فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علینا بیانه

الحمد لله العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ علیٰ سیدنا المصطفیٰ اکہ

کتاب مستطاب المسمّٰی بہ تفسیر حسینی دعبارت سیدی المعروف بہ

غایۃ البرہان فی تأویل القرآن

بسال ۱۳۲۳ھ

از تالیفات علامہ فیض مآب اجل المحققین بے بدل جناب حضرت مولانا حکیم سید محمد حسن صاحب نقوی جلالی دام فیضہ رئیس امروہہ ضلع مرادآباد

[illegible] طبع شد

اعلان

مقدمہ ہفتم تفسیر غایت البرہان فی تاویل القرآن جلد دوم وسوم

(۱۴ پارہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلام مجید کی بے شمار تفسیریں دنیا میں شائع ہوئی ہیں مگر یہ تفسیر اپنے اچھوتے اور مفید مضامین عالیہ کے لحاظ سے سب میں ممتاز ہے جسمیں قرآن مجید کی اصلی خوبی ہر موافق و مخالف کی تسلیم کی قابل دکھلائی گئی ہے جو طالب تحقیق کو آئینہ کا کام دیتی ہے اوس میں قرآنی مضمون کی وجہ اور مناسبت اونکے جوابوں سے مدلل کیگئی ہیں اور نیز اوس میں حروف مقطعات کی تفسیر بطور پیرایہ عمدہ استدلال کیگئی ہے اور کتب مقدسہ سابقہ اگرچہ بعض مقام پر محرف ہیں مگر بے شمار اہل اسلام کے حالات کی خوبی اونسے ظاہر فرمائی گئی ہے۔ اور تاریخ صحیح واحادیث شریفہ کے مطابق آیات قرآنی کی ترتیب مثل سلسلہ مروارید ظاہر کی گئی ہے یہ باعتبار ضخامت تین حصوں پر منقسم ہے۔

حصہ اوّل میں ایک تمہید اور چھ مقدمات ہیں اور تمہید کی سات فصلیں ہیں بے بہا مضامین ہیں چنانچہ مجموعہ توریت سے سنہ شمسی و قمری حضور ختم المرسلین صلے علیہ وسلم مع دوسرے اور عجیب و غریب حالات کے درج کئے گئے ہیں۔

مقدمہ اوّل - اس میں ۹۳ فوائد ہیں جنمیں علوم تصوف و معقول و منقول و تاریخ ضروریہ متعلق قرآن مجید و فلسفہ قدیم و جدید وغیرہ کے عجیب و غریب مسائل بیان کئے گئے ہیں جن سے اسلام کی اصلی خوبیاں عقلی و نقلی دلائل سے واضح فرمائی گئی ہیں امید ہے کہ جنپر غور کرنے سے مخالفین اسلام اعتراضات سے اجتناب فرمائینگے اور اہل اسلام کو کمال تسلی واطمینان پیدا ہوگا۔

مقدمہ دوم - جس میں حضرت موسے علیہ السلام کی کتاب تکوین سے ۲۸ خبروں اور ساتھ روز

کی جس میں بدءِ عالم ہونی مطابق نقل صحیح فرمائی گئی ہے ۔ اور حیات حضرت آدمؑ و ادریسؑ و شیثؑ
و انوشؑ و نوحؑ و سامؑ و حامؑ و یافثؑ و ہودؑ و صالحؑ و ابراہیم علیہ السلام و سارہ و ہاجرہ
و لوطؑ و ایوبؑ و لقمانؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئیاں درج ہیں
اور آزادی حضرت ہاجرہ اور حج کے ارکان کا بیان اس طریقہ سے فرمایا گیا ہے جس کو ہر طرح
عقل کلی تسلیم کرے ۔

مقدمہ سوم ۔ اس میں مجموعہ تورات (جو آنحضرت کے عدد کے مطابق انتالیس پیغمبروں کی چالیس
کتابوں کا مجموعہ ہے) کی ہر کتاب سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں جس کو انجیل کا مجموعہ
تسلیم کرتا ہے غرض ان دونوں مقدمات میں مجموعہ تورات کے تمام ضروری و مشکل مقامات کی تشریح
کی گئی ہے گویا وہ بجائے خود ایک مستقل کتاب ہے جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک
محمدؐ و احمدؐ و نام پدر حضرت عبد اللہؓ و نام جد عبد المطلب و دیگر واقعات مثل حضور کی ولادت کی تاریخ
قمری وجود آدمؑ سے ساتویں ہزار کے شروع میں اور تاریخ شمسی پانسو ستر مسیح میں مع مقام ولادت
مکہ و ہجرت گاہ مدینہ طیبہ و ظہور بدر و شکست احد و جلاوطنی بنی نضیر و قتل بنی قریظہ و فتح احزاب و
فتح مکہ و جنگ ہرقل و فارس وغیرہ و خلافت حضرات خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم مع اسلام کے
دوسری جوشوں کے تفصیل و بسط کے ساتھ لکھی گئی ہیں

مقدمہ چہارم میں انجیل کی ستائیس کتب کے مجموعہ سے مکمل بشارات حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کی پیشگوئی اور (جس میں حضور کے زمانہ کو خدا کی بادشاہت سے تعبیر کیا گیا ہے) دوسرے صحائف میں نام
مبارک احمدؐ و نام حضرات خلفاء اربعہ بترتیب ایام و بترتیب خلافت مع اہل اسلام کے جوش
ایمان کی بادشاہت کے (تا ہزار سال ہجری) اور ہزار سال بعد ضعف اسلام و ادبار کی [illegible]
در حضرت مسیح علیہ السلام جو بار دیگر تشریف لانے والے ہیں نہایت شرح و بسط سے مشخص کی گئی
الی گئی ہیں ۔

مقدمہ پنجم ۔ اس میں انجیل و فارس و ہندوستان [illegible] میں [illegible] کے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیون کی نسبت پیشین گوییان درج ہین اور ویدہنود سے نام مبارک محمد کی پیشینگوئی اور پرانون سے ظہور کلکی اوتار کی پیشینگوئی جو ملک عرب مین (جسکو سنسکرت مین شنبل کہتے ہین) بارہوین چاند سدی ماہ بیساکھ مین تفصیل کیساتھ مع زائچہ لکھی گئی ہے۔

مقدمہ ششم۔ مین قرآن و حدیث شریف و تورات و انجیل منزل و دساتیر فارس و وید و پران غیر منزل سے یاجوج و ماجوج کے عجیب و غریب حالات درج ہین۔

مقدمہ ہفتم۔ یہ قرآن شریف کی تفسیر ہے جسکے دو حصے کئے گئے ہین ایک حصہ سورہ فاتحہ سے آخر چودہ پارہ تک اور دوسرا پندرہوین پارہ سے آخر پارہ تک فقط

قیمت جلد اول چھ مقدمات	جلد دوم چودہ پارہ	جلد سوم سولہ پارہ
قسم اول عمہ / قسم دوم ۱۲ر	عہ ۱۲ر	عہ ۱۲ر

(تاجران سے رعایت کیجائیگی)

المشتہر

خاکساران حکیم محمد مظہر الہادی و حکیم سید عبد الملک محلہ ... امروہہ

(ضلع مرادآباد)

1082

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ بنی اسرائیل مکیہ ہے جسکے ایک سو گیارہ آیت اور پوری بارہ رکوع ہین اور پہلی سورت کا اختتام بنی اسرائیل کے حال پر ہوا ہے جسکے یہان بنی نسبتی ہزار ہفتمی اعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فتوحات ممالک مقدس پر لکھی ہوئی ہین اور یہ سورت ہجرت کے قریب زمانہ مین نازل ہوئی ہے اور حوالی مدینہ مین ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصل ۳۳ سفر تثنی و ۲۱ یشعیا سے ظاہر ہے اور بارہ قوم یہود نے حوالی مدینہ کو اسیلا آباد کیا تھا تاکہ کامل ہو جو فصل ۱۸ سفر تثنی کا فرمودہ کہ تمہاری بارہ قوموں کے بھائیون والا نبی تمہارے درمیان مین ہوگا یعنی نہ تمہاری اولاد مین اور فصل ۳ ملاکی مین ناگہان تشریف لانا ہیکل یعنی بیت مقدس مین لکھا ہے تو مناسب ہوا کہ اونکی مسجد کے حال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیر کرا کے مطلع کیا جاوے اور جو ان پر بیتا ہے اور آیندہ کو بیتیگا وہ ظاہر فرمایا جاوے کیونکہ فصل نہم دانیال مین کفارہ ہونا ہر دلت حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے لئے مقرر ہوا ہے اور فصل نہم سفر تکوین مین احوال نوح مین ہے کہ نوح حالت نشہ مین جو اونکے یہان جائز تھا ایک روز ننگے ہو گئے تو حام دیکھکر ہنسا اور سام و یافث کو خبردار کیا اون دونون بزرگوارون نے ادب سے الٹے پاؤن جاکر پردہ ڈالا اور نوح علیہ السلام کو اسکی خبر ہوئی تو نوح علیہ السلام نے حام کو بددعا دی کہ تیرا بیٹا کنعان غلام ہے یعنی سام کی اولاد کا چنانچہ زمانہ یوشع سے بنی اسرائیل

وہ غلام تھی اور یافث کو دعا دی کہ تو سام کے گھر آوے یعنی جبکہ اولاد سام سے بخت نصر مردود کی
ہمیشہ حامی قوم یہود کو شادی تو اولاد مادی بن یافث یعنی ذوالقرنین کیقباد سے قوم بنی اسرائیل
ساکی سرسبز ہون چنانچہ ایسے ہی ہوا اور مادیون کے بعد یوآن بن یافث کی نسل سے سکندری
سلطنت اون ممالک مین ہوئی اور رومیہ یونانی الاصل رہین رہے اور سام کو دعا دی کہ تو خداوند
خدائیگان سے مبارک ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ یافث کی نسل کی شرارت پوری
ہو تو اسماعیلی سامی سے آباد ہون اور رومیہ تباہ ہون اور یعیا بن مدین بن قطورا حرم ابراہیم
یعنی ترکون سے ممالک کنعان جو آباد ہین وہ بھی بنی اسماعیل کے نام لیوا مسلمان ہین تو اوس
جگہ سے ساری اولاد نوح کو مخاطب کر کے مناسب حوال و واقعات کے لئے ہوا بالخصوص نسل ابراہیم سے
بنی اسرائیل کو اور فصل ۲ تکوین مین ابراہیم کو بعید مبارکباد دی کہ جو بذریعہ اسماعیل ہونی تھی اور
اسحاق کے ذریعہ سے بھی مبارکباد دی گئی اور چونکہ وہ بخت نصر سے تمام ہونیوالے تھی تو اونکو مبارکباد
قوم مادی سے حاصل ہوئی تو اونکی نسبت ابراہیم کو فرمایا کہ جو تجھکو مبارک کرین یعنی کیانیہ و قباد
ہون کہ گیا تیہ متبارک ہو گا اور تجھکو جو ملعون کرے گا مراد اوس سے رومیہ یونانیہ الاصل ہین وہ ملعون ہو
چنانچہ وہ ملعون و تباہ اہل اسلام سے ہوئے تو رومیہ نے ملعون کرنے والون کو جو اہل اسلام ہوئے پھر
مبارکباد دی گئی کہ اونسے ساری قبائل نے برکت پائی اور اوسوقت ابراہیم کی اولاد کا سفر تمام
ہو کر غیر قومین بلا خوف مسلط ہونی پاوینگی پھر بنی اسرائیل کے لئے موسیٰ کی کتاب احبار کی فصل ۲۶
مین ان واقعات کی پیشین گوئی کی گئی کہ مملکت کنعان مین جبکہ اے بنی اسرائیل جاؤ تو تم اوسکے سوا
دوسرے معبود کو نہ پوجیو ورنہ بہت سے واقعات کے بعد تم تباہ ہو گے یعنی زمانہ یرمیا مین سرکشی
کر کے تباہ ہو گے اور مقید ہو کر مسافر ہو گے یعنی زمانہ بخت نصر مین اور پھر آباد ہو گے یعنی بذریعہ اولاد
یافث مادی کے جیسے فصل ۲۵ سے تا ۳۰ سفر ثانی میں بھی مذکور ہے اور پھر جبکہ سرکشی کرو گے یعنی مسیح کی
بگستاخی پیش آؤ گے تو پھر سخت برباد ہو گے یعنی بذریعہ قوم رومیہ سے پھر رومیہ کی بربادی کو خدا کی تلوار یعنی
خالد سیف اللہ بھیجوں گا چنانچہ فصل ۴ سے تا ۳۰ سفر ثانی مین یہ مذکور ہے اور خود دس کلمات سے

دوسری کلمہ مین فصل ۲۰ خروج وہ سفر ثنی مین اسکی طرف اشارہ ہی کہ باپ دادونکی بدکاریان اونکی اولاد پر جو مجہسے بغض رکہتی ہین یعنی مسیح پر ایمان نہین لاتی تیسری و چوتہی پشت تک پہونچاتا ہون چنانچہ قوم یہود رومیہ سے اس وجہ سی تباہ تین چار پشت تک ہوتی رہی پہر دوسرے کلمہ مین ہی کہ اوسکے بعد خدا کو رحم آویگا یعنی بصورت حضور ختم المرسلین علیہ السلام و اس بربادی کے بعد خدا کو شرم آویگی کہ اپنی قوم بنائی ہوئی اسرائیلی تباہی پر آ گئے تو خداوند اونکے مقابلون کو یعنی بصورت حضرت احمد علیہ السلام سزا دیگا اور سیف خدا نکلے گی یعنی خالد سیف اللہ اور سوفت مقام مقدس خلاص ہوگا چنانچہ فصل ۳۳ سفر ثنی مین لکہا ہی کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین اور سعیر کی سیر کو گیا یعنی یوآب بصری بن الظہار بن رعوائیل بن سعیر بن اسحاق مین اور صحرای فاران مین مقیم ہوا جہان مدینہ منورہ تیمہ بن اسماعیل سی بستا ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مظہر روح اعظم کی مکہ مین تشریف آوری اس صورت سی مقرر تہی کہ حسب فصل ۳ حبقوق کی ابتدا دیر عبدیت کا پردہ ڈالینگے جسکا اس سورت مین بیان آتا ہی کہ العبد وما فی یدہ لمولاہ مشہور ہی تو باوجود اسکے کہ فصل ۱۸ سفر ثنی مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مثل موسیٰ کرکے لکہا ہی مگر فرق مابین موسیٰ و حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین مراتب کا ہی تا آنکہ موسیٰ کو آرزوی دخول ممالک مقدس ہی اور نہ پہونچے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فصل ۳ ملاکی مین ناگہان تشریف لانا وہان لکہا ہی وہ حاصل ہوا اور موسیٰ کو کتاب دی جو ہدایت و پیشین گوئی تہی بنی اسرائیل کی بابت زمانہ دخول ممالک مقدس اور اونکی خروج زمانہ بخت نصر مین اور پہر اونکے لئے دخول زمانہ کیقباد مادی ذوالقرنین مین اور پہر اونکی بربادی زمانہ رومیہ مین اور رومیہ کی تباہی زمان خداوند مین سیف اللہ سی لکہی ہی مفسرین نے چونکہ کتاب توراۃ نہین دیکہی ان دونون مرتبہ کی بربادی و آبادی مین جو بکمال درجہ ہوئی ہی دیکہیہ کا کچہ لکہدیتی ہین کہ تاریخ سی پہلونکی آشنا کمتر ہین چنانچہ بعض پہلی بربادی کو بخت نصر سی لکہدیتی ہین اور موسیٰ کو دس احکام دئیگئے تہی جسکی دوسری و چوتہی مین ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کمی خوبی سی ہی اور چوتہا کلمہ تعظیم سبت کا بالخصوص حضور کی نسبت ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن دیا گیا جو پیشینگوئی

اہل اسلام کو ہے اور وعدہ اجر کبیر کا ہی کہ خدا کی بادشاہت کا وہ زمانہ ہی اور ان کے مقابلین کے لئے
جہنم تیار کیا گیا ہی اور فتح مکہ و فتح ممالک کی خبر دی گئی ہی گو اہل مکہ کا تجاوت کرنا اس فتح کی
بابت غلطی سے تہا تو ایک اس امر کی نسبت غور کرنیسے موسیٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت
دیکھنی چاہئے پہر یاد رکہنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی معراج ہین اس سورت مین جو
معراج ہی وہ معراج جسمانی ہی کہ بیت مقدس تک ہوا جیسے کتاب طٰہٰ کی پیغمبرین مذکور ہی اور دوسری
معراج قبل از نبوت جلی جسمانی بہی ہین جیسے وقت ولادت کے ابر آسمانی مین اوٹہایا جانا اور حلیمہ رضہ
کے مکان کے قیام کے وقت شق صدر ہونا اور مطابق روایت مسلم کے انتالیسوین سال جبکہ چہ ماہ
مین نبوت خواب مین تہی حالت نوم مین اور بامطابق بخاری کی مابین نوم و یقظہ یعنی مراقبہ مین آسمانونکی
سیر کرنا کہ اوس وقت مین نبوت کی خبر فرشتون کو بہی تہی اور امام نووی کا شرح مسلم مین انتالیسوین سال کو
خارج کرنا مقابل روایت کی صحیح نہین ہو سکتا اور دوسری مفسرین و کتاب مشکوٰۃ مین روایت بخاری و
مسلم کے لفظ مابین النوم والیقظۃ کو نقل نکرنا یہ مصصر اسکو نہین کہ وہ معراج جسمانی تہا و حق یہ ہی کہ ہر مرتبہ کی
معراج کو اوسکے مقام پر رکہنا چاہئے اور بہ سبب اسکے جو اس معراج مین خواب مین ہوئی ہنوز نبوت جلی کے
پہلے ہونیسے محکوم اسکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہ تعلیم ہی فرمادین تعلیم بعد نبوت جلی کے ہوئی بلکہ وہ بہی
دو سال اقرء کے نزول کے بعد اور بارہ معراجونکی تفصیل سورۂ نجم کی تفسیر مین دیکہنی چاہئے پہر موسیٰ کے
دس احکام توراۃ کو دیکہنا چاہئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کو نہ پہونچ تو توریت میں ہے ذبح کرو اور ایکے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے دس احکام کو غور کرنا چاہئے کہ کس خوبی سے مفصل ہین تا انکہ اتفاقاً ایک
ایک شخص مسلمان اور یہودیہ سے گفتگو ہوئی اور مسلمان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم و موسیٰ کی نسبت یہ کہا کہ
موسیٰ علیہ السلام مال سے زیادہ کو راہ خدا مین صرف کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کو نہ پہونچی تو عورت
یہودیہ نے لڑکے کو اوسکی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنی بیٹی کو کرتے کی طلب مین بہیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو اوسوقت دہی کرتا تہا اوتار دیا اور کرتے کے نہونیکے سبب باہر تشریف نلائے تو حکم ہوا کہ مخلوق کی مالداری
تنگی سب بحکم خدا ہی تو سخاوت کی ساتھ ایسی سخاوت بہی نہ کے آپ ملامت والے مفلس ہون اور اس سورت مین

چند معجزات مین ایک اونمین سی ابوجہل کا قصد ہوا کہ پیغمبر کو ایذا دین اور باوجود بالمشافہ ہونیکے اوسنے
حضور علیہ السلام کو نہ دیکھا دوسرا یہ ہوا کہ بعض بتونکی مذمت سمجھے اور تیسری بعض بہری ہوگئی اور چوتہی عمرو
بن عاص کی نسبت پیشین گوئی ہی کہ جہاز اونکا ڈوبنے لگیگا جب خدا کو خاص پکارینگے ساحل نجات پر
لگیگا پانچوین مہاجرین کو حبشہ سے نہ لوٹا دینگے جبکہ اسقدر دریافت ہوا اب مطلب سورت کی طرف توجہ
درکار ہی تو بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی ارشاد ہی کہ غور کا مقام ہی سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی
بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ
مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ط وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰہُ ھُدًی لِّبَنِیْٓ
اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ہ ذُرِّیَّۃَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ط اِنَّہٗ کَانَ
عَبْدًا شَکُوْرًا ہ ای اولاد اون تین بیٹو نوح کے جنکو ہمنے اوٹھایا نوح کی ساتھ اوسکی کشتی مین کیونکہ وہ
بندہ شاکر تہا خدا پرست جیسی سام کو خداوند خدایگان یعنی احمد مصطفٰے کی اونکی اولاد مین خبر دی کہ پاک ہے
شرک سی وہ خدا جسنے سیر کرائی اپنی خاص بندہ کو ۔ جسکی رہی عین رہی خدا ہی حصہ رات مین مسجد حرمت والی
مکہ سی مسجد اقصیٰ تک کہ نہایت سفر کی جہ الونپر ہے جسکے گرد گو برکت دی گو خود اوسوقت مین برباد تہی
تاکہ دکہلاوین اوسکو اپنی آیات سی جسکا بیان آتا ہی کہ بالآخر اوس نبی کی امت کی بدولت اوسکو آباد کرینگے
پہر ویران نہوکیونکہ وہ سننے والا ہی تحقیق ہود کی دعا اور بینا ہی رد بیہ کی شرارت کو اور بیان آیات کرتا ہی
کہ دی تہی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت اور کیا اوسکو ہدایت بنی اسرائیل کے لئی کہ نہ پکڑو بیری سوا وکیل تو
تم مملکت بیت مقدس مین داخل ہوگی وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ
مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا ہ اور حکم کیا ہمنے بنی اسرائیل کی طرف فصل ۲۶ کتاب احبار و ۲۰ سی
کتاب گنتی وغیرہ توریت مین کہ بعد دخول کے تم دو مرتبہ فساد ڈالوگے زمین ممالک مقدس مین ایک مرتبہ زمان
یرمیاہ مین دوسری مرتبہ زمان یحییٰ و مسیح مین اور سرکشی کروگے بڑی سرکشی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىہُمَا
بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ط وَکَانَ وَعْدًا
مَّفْعُوْلًا ہ پس جب آوی اول دونون کا پہلا وعدہ یعنی زمان یرمیاہ مین بہیجین ہم تمہاری اوپر اپنی

ہندی بابلی بخت کرامی والے بخت نصری لیس گہس جاوینگے گہر دنکی اندر اور ہی وعدہ کیا ہوا ہی جسمین درج ہین چنانچہ ۶۰۸ قبل مسیح مین یہویقیم شاہ یہود کے گیارہوین سنہ جلوس مین یرمیا کی نصیحت کو نہ سنکر اونکا بخت نصر سی شکست ہوگئی اور یہویقیم یہودی کو بخت نصر نے تاج بخشی کی پہر ۵۹۹ قبل مسیح یہویاکین کو تاج بخشی کی مگر وہ نالائق خردسالی سے نکلا تو تین ماہ کے بعد صدقیا کو تاج بخشی کی مگر چونکہ بخت نصر کے ساتھ صدقیا نے خلاف ارشاد یرمیا کے سرکشی کی تو ۵۸۸ مسیحی مین بخت نصر نے بیت مقدس کے مکان مقدس کو ڈہا کر پہونکدیا اور لاکہا یہودی قتل کئی اور ستر ہزار کو بابل مین گرفتار کر لیا اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا اویل مرودک شاہ ہوا اوسکے بعد نرگلیسر اوسکے بعد لابوسوار اوسکے بعد بیلشصر نبت نصر کا دوسرا بیٹا یا نسل بخت نصر سے شاہ ہوا اور درس ۱۲ فصل ۲۵ یرمیا مین لکہا ہوا ہی کہ ستر سال بعد اجاڑ ہوا بیت مقدس کی قوم بخت نصری برباد ہونگی تو سام کی اولاد کی مدد کیلئے یافت کی اولاد مادی سے کیقباد ذو القرنین سے اولاد حام بخت نصری کو تباہ کیا اور کیقباد سے اول سال فتح بیت قید سے یہود کو خلاص کیا جیسے خدا تعالی نے فصل ۲۶ کتاب احبار موسی ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ مصر مثنی وغیرہ مین فرمایا تہا جیسے ارشاد ہی

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا

پہر لوٹا دین ہم فتح کے نئی دولت کو تمہاری مقابلون پر کہ اونکو ذو القرنین کیقباد اولاد مادی یافث سے برباد کرین اور مدد کرین ہم تمہاری مالونکے ساتہ اور بیٹونکے ساتہ اور کریں ہم تمکو اکثر نفر کہ بیت مقدس کا مال و سامان جو بخت نصر لیگیا تہا واپس کیا گیا اور یہود کی اولاد ستر ہزار جو گرفتار ہوکر بابل مین مقید ہوئی تہی اونمین سی جو زندہ رہی واپس آئی اور سال اول خلاص مین مسجد و فصیل شہر مطابق کتاب عزیر کے زربابل اور دوسری سال جو شہر کی فصیل کا ارادہ کیا تو حوالی موالی نے شرکت چاہی پر یہود نے منظور نکی اور ذو القرنین کورش کیقباد بن اول حشویروش چالیس سال تک بادشاہت مملکت مادی ہمدان و موصل وغیرہ کی کر کے ستر سال کی عمر مین بادشاہ فارس و بابل و بیت مقدس ہوا تہا اور سات سال تک یہودیونکی خلاصی کی اونکی ممالک سے و جو بلاد کورش کی مملکت سوران مین اور مملکت تمسک و توبل کو سیر پای روس مین گیا اور تارہ بسایا حبشہ کی اولاد کی مدد کے لئی کوہ یرال مین جو منتہای شمال مین ہی سد بنا رہا تہا تو حوالی موالی نے یہود کی شکایت مین

کہ فصیل شہر نہ بنائی پادین کہ گردن کش ہین عرضی بہیجی مگر سات سال بادشاہت بابل کی سنہ ۵۲۹ قبل مسیحی مین کیا
اور مسجد و فصیل بنی نیائی کہ کیکاؤس بن کینہ بن کیقباد شاہ ہوا اور وہ سنہ ۵۲۲ قبل مسیحی مین مرا اوسکی جگہ پر
دارا کیخسرو بن ہستاسپس سیاوش شاہ ہوا اور اوسکی زمانہ مین فصیل شہر بنی تو سنہ ۵۲۱ قبل مسیحی مین کیخسرو مرا
اور احشویروش دوم یعنی لہراسپ شاہ ہوا اوسکے وقت مین ایک جوبلی پچاس سال کا انتظار دیکھکر
تعمیر کی بابت پہر عرضی دی تو سنہ ۵۲۲ قبل مسیحی مین ممانعت کا فرمان نکلا اوسکی بعد ارتخششتا یعنی گشتاسف
شاہ ہوا اوسکو سنہ ۵۲۵ قبل مسیحی مین عرضی دی تو پہر ممانعت کا فرمان ہوا پہر سنہ ۵۲۰ قبل مسیحی مین دارایوس
بن سوم احشویروش نے اجازت کا فرمان صادر کیا اور مسجد و فصیل پہر کر بنائی گئی اور یہود بڑے
شاد آباد ہوی اور بت پرستی جیسے ثابت ہی پہر ارشاد ہی اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ
فَلَهَا ۵ اگر اس واع اولاد کی کثرت کی بعد تم نیکی کرو کہ شرک سی بچو اور مثل مسیح انبیا کی پیروی کرو تو نیکی کرو
اپنی جانوں کے لئی و گر بدی کرو تم کہ شرک کرو اور انبیا کو نہ مانو تو تمہاری اوس نفس کے لئی ہی کہ مصیبتین اوٹہاو
اور تمہارا زمانہ خراب آوی جیسے فصل ۲۳ سفر مثنی مین ہی تو زمانہ کیانیہ و سکندری سلطنت مین وہ خوش
رہی اور رومیہ کی سلطنت مین بڑی اوپر تکلیفین ہوئین کیونکہ مسیح سی سرکش ہوی اور اونکی ساتہ وہ برتاؤ کیا جو
پہلے سی مسیح کی نسبت لکہا تہا اور انجیل مین مفصل ہی تو پاشیاشین پادشاہ سنہ ۶۹ مسیحی مین ہوا اور اوسنی اپنا زور
سات سال تک حسب فصل نہم دانیال کی دوسری قوموں سی کیا اور نصف ہفتہ یعنی ساڑہی تین سال مین دو یہود
ایک شارلین دوسری جان ذی پاشیاشین سی سرکشی کی تو پاشیاشین نے اپنی بیٹے طیطوس کو شریک سلطنت
کرکے بیت مقدس کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اوسوقت دس لاکہ یہودی و پادسیف وغیرہ سی تباہ ہوی جو دوسری بار
بربادی کو کتاب موسیٰ مین لکہا ہی تو ارشاد ہی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ
وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۵ پس جب آوی
دوسری مرتبہ کا وعدہ کہ تم شرارت کرو اوسکی پیاری مسیح کی ساتہ تو سنہ ۷۰ مسیحی مین چاہیی کہ اداس کرین
رومیہ تمہاری موںہہ اور چاہیی کہ داخل ہون برباد کنندہ غیر قوم اعنی رومیہ طیطوس کے ساتہ مسجد مقدس مین
جیسے داخل ہوی تہی بخت نصر سی برباد کنندہ اوسمین پہلی مرتبہ اور چاہیی کہ ہلاک کرین اون یہود کی اولاد کو؟

بخت نصری بربادی کے بعد بلند ہوئی تہی پوری ہلاکت اور جب رومیہ سے پوری ہلاکت ہوچکی او
رومیہ کی بادشاہت حسب فصل ۷ دانیال کی دو قسم سنہ ۷۰ مسیحی مین ہوجاوی اور مغربیہ دس بادشاہتین
الارک گاتہی سے لیکر الوہین لعبادی تک سنہ ۴۷۶ مسیحی مین تا سنہ ۴۰۰ مسیحی مین ہوجاوین اور مشرقیہ مین تین بادشاہتین
سکا پادوشیا دسریا دسو پٹیمیا ہوکر گیارہوین شاخ سنہ ۶۱۱ مسیحی مین ہرقلی ہو جو تینون شاخون مشرقیہ پر
غالب ہوا اور یہود کی بقیہ پر قتل کا فتوی دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب روزنامہ قدیم کی بدولت
غیر قوم اعنی ہرقلی کی بربادی ممالک مقدس سے ہوا اور حسب فصل نہم دانیال کی یہود کا کفارہ ہو کہ
جس سے قوم اسرائیل اسلام لاکر یا جزیہ دیکر ممالک مقدس مین وطن کرین اوس وقت کی
بابت ارشاد ہو عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ قریب ہے کہ رب تمہارا بصورت نبی قیداری سبتی یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمکو رحم کرے کہ تمہارے دشمنون غیر قوم کو تمہارے ممالک سے خارج کرے کہ اوس نبی کی
امت مین سے خلیفہ اول کی وقت سیف خدا خالد ولید نکلے وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا اگر تم بدی کا اعادہ
کرو کہ اسماعیلی نبی کو نہ مانو بلکہ اوسپر کفر و نفاق اختیار کرو تو ہم بہی جزای بدی کے ساتہ تم پر عود کرینگے
کہ بنی قریظہ و بنی النضیر و خیبر کو تباہ کرین گے جیسے درس ۱۸ فصل ۳۲ سفر تثنی مین لکہا ہے کہ کینہ وروں پر
تلوار چلیگی اور فصل ۲۹ یشعیا مین مفصل ہے اور سفر تثنی و اخبار موسی مین اشارات ہین جیسے درس ۱۹
فصل ۱۸ سفر تثنی مین فرمایا ہے کہ جو کوئی بہی اسماعیلی کی بات نہ مانیگا اوس سے تفتیش ہوگی یعنی دنیا مین
بجلا وطنی و قتل و آخرت کی نسبت ارشاد ہے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۵۲ اور روز قیامت
کرینگا فرون بالخصوص یہود کے لئے جہنم قید کہ اوس سے نکل نہ سکین الحاصل موسی کی تورات مین
یہ پیشین گوئی ہے اور مفصل کتاب یشعیا مین بہی ہے اور خود موسی کو ممالک مقدس تک جانا نہوا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناگہان حسب پیشینگوئی کتاب ملاکی کے وہان تشریف لے گئے اور
اوسکی فتح کا اہل اسلام کو وعدہ ہوا تو قرآن مجید کا رتبہ تورات سے بڑہکر ہوا جیسے فرماتا ہے
اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ بدرستی یہ قرآن وہ راہ بتاوے جو
محکم ہے اوسکی تفصیل فرماتا ہے وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

اَجْرًا كَبِيْرًا اور بشارت دی اون مومنوں بالخصوص یہود کو جو وہ نیک کام کریں کہ ایمان لاویں اجر بزرگ ہو
کہ اونکے لئے کفارہ ہو درست ہوئے بیت مقدس سے کہ وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا اور ان روسیہ کو کہ جو ایمان نہ لاویں روز آخرت کے ساتھ عذاب ہے دردناک کہ دنیا کے ممالک مقدس سے
نکالے جاویں اور آخرت میں دوزخ میں جلاویں مخفی نہ رہے کہ صبح اس معراج میں اول جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا وہ ابوجہل تہا
اوسنے دریافت کیا کیا خبر ہے ارشاد ہوا کہ مجھکو معراج ہوا کہ میں بیت مقدس تک گیا اور اوسنے ابوبکر کو پاس
آدمی بھیجکر بلایا کہ تمنے سنا کہ شب کی شب میں بیت مقدس میں جانا آنا ہو سکتا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ کا معتقد ہوں پس ابوجہل مایوس صدیق سے ہوا اور اوسنے بیت مقدس کے
آثار دریافت کئے کہ حضور صلعم کو چونکہ اچانک گئے اور تشریف تین یا چار ساعت کے لئے اُنکو یاد نہ تہے
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا ہی تہا کہ جبرئیل نے اوسکا نقشہ سامنے رکہدیا اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب بیان اوسکی نیکی کہ سراسر مطابق دیکھنے والوں کے تہے اور دوسری علامات طلب کئے
کہ فلانا قافلہ کہاں ملا اور فلاں کس دن آویگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری بتا دیا اور
مطابق فرمودہ کے سب راست آئی جیسے ہمنے رسالہ مولد شریف و رسالہ معراج الرسول میں مفصل
لکہے ہیں الغرض اس پیشینگوئی قرآن کو اہل مکہ منکر عذاب کی نسبت تمسخر کرنے لگے چنانچہ نضر بن حارث
نے کہا کہ اے اللہ دو گروہوں کی بہتری کہ اگر اسلام حق ہے تو برسا ہمارے اوپر آسمان سے پتہر اس پر
ارشاد ہوا وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور مانگے
انسان شر یعنی اپنی دعائے خیر کہ اوسکو لازم تہا کہ کہتا کہ مجھکو مسلمان کر اور ہے انسان کافر قبل از
وقت شتابی کرنیوالا اور موسی کی پیشینگوئی کو نہ دیکھے کہ کتنی رسوائی و صدیوں بعد و تیرہ میں ایسے وقت ہمت
آئیں کہ الحمد للہ کرتے ساتویں ہزار دولت اسلامی کا آیا جو ہر روز روشن مثال ہے جسمیں کفر کی اندہیری محو
کیجا دی چنانچہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَآ اٰیَةَ الَّیْلِ وَجَعَلْنَآ اٰیَةَ النَّهَارِ
مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ اور کیا ہے
رات دن کو دو نشان یعنی کہ رات کفر کی مثالی ہے اور دن اسلام کی نشانی ہے پس محو کر دی رات کی

نشانی کفر کو اور کریں روز کی نشانی اسلام کو بینا کرنیوالا تاکہ تم طلب کرو اپنے رب کے فضل اسلام کو
اور تاکہ جانو عدد برسوں و حساب قمریہ ہزار ہفتم ہزار ششم کو یا لسویں مسیحی یا شمسی کو کہ ختم المرسلین کا زمانہ ولادت
جسکے کا ذکر تباہ ہون اور وہ مفصل کتاب سابق میں ہے سارا ان ارشاد ہے وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا اور
ہر ستے اسلامی کہ پہلے کتاب میں تفصیل کیا ہے کہ فصل ہم اسیال میں ولادت ختم المرسلین یا لسو شمسی میں
لکھی ہے اور زمانہ آدم سے ولادت ختم المرسلین سات ہزار قمری میں لکھی ہے جو سب تیں کوئی نوح کی صاحب گمان
ہیں وگر مطابق قول یہود کے جو مسیح کے حواریوں کو کہا کہ یہ تمہارے ساتہ بد فالی کی ہے کہا ملک یہ کہ ہم
کبھی برباد نہیں ہوے یہ بربادی ہی اگر آویگی تو اوس نبی کے سبب ہوگی تو اسلام بد فالی ہے اونکی تو اونکا
جواب مطابق جواب حواریوں کے دینا چاہیے کہ تمہارے ساتہ ویسی ہی ارشاد ہے وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ
طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور ہر انسان کا نصیب
لازم کر دیا ہے اوسکی جان کے ساتہ اور نکالیں اوسکو جو اپنے نصیب کی مطابق کیا ہے روز قیامت ایک کتاب
کہ پاوے اوسکو کھلی ہوئی کہ اوسکو پاس آ کر آوے تو اوس اعتبار سے جو ظاہر ہو تو حکم ہوا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ پڑہ اپنی کتاب تمام احوال اپنی نصیب کی مطابق کافی ہے تو آپ سے حکر درو
تجہیز حساب میں تو بد فالی اہل مکہ کی اسلام نہیں ہو سکتا بلکہ اونکا کفر اونکی لیے بد فالی ہے مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ جو راہ درست پاوے تو راہ پاب ہوا اپنی جان
کے نفع کے لیے اور جو گمراہ ہوا پس جز این نیست وہ گمراہ ہوا اپنی نفس و بال پر اور میرہ کا یہ کہنا کہ کفر کرو اوسکا
وبال میرے اوپر ہوگا تو اسقدر تو اوسکا قول صحیح ہے کہ برابر اونکے گناہ ہونگی اوسکو گناہ ہوگا لیکن
چاہیے کہ اونکی بوجہ ہوا سکے یہ غلط چنانچہ فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ اور
نہ اوٹہاوے دوسری کا کوئی بوجہ کہ اوس سے تخفیف عذاب کیا جاوے جو دوسرے کے کہنے سے گناہ کرے
اور اونکا بد فالی کا مقولہ ہر چند غلط ہے لیکن انہوں نے کہا اگر ہلاکت ہی اہل مکہ کی منظور تھی تو رسول کے
بھیجنے کی کیا ضرورت تھی تو ارشاد ہے کہ اسقدر ضرور ہے کہ ہلاکت کفار بلا ہدایت حجت نہیں ہوتی یہ دستور
طبیعت کو خلاف ہے بدان نظر فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ اور ہم عذاب

تَفْضِيْلًا ۝ اور البتہ آخرت بزرگ درجات مین ہی اور بزرگ فضیلت والی ہی اہل اسلام کے لیے پس اسلام ایک
دس صورت مین الین باآخرت ہوا پس امور اسلامی کا ارشاد کرنا لائق ہوا جو دس کلمات اسلامی سی
ارشاد ہی ایک لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ اور نکر خدا کی
ساتہ دوسرا معبود کہ اس صورت مین تو بیٹھی مذمت والا زیان کار اور دوسری الہ پکڑنیکی دو
صورتین ہین ایک معاذ اللہ خدا کا شریک ذاتی کوئی پکڑ اباوے جیسے آریا دہا نندیونکا قول ہی کہ
ارواح اور پرمانو بہی واجب الوجود یعنی ضروری الوجود بلا ایجاد خالق واحد کے ہین اگرچہ اونکی
وہ عبادت نہین کرتے اور اس قسم کے لوگ اہل مکہ مین نہ تہی جیسے بعض جہلا اہل فارس اہرمن و
یزدان کے استقلال کے معتقد خلاف اپنے ایمہ کی تصریح کے کہین کیونکہ اونکی اہل علم مظہر اسم مضل
خدا کو اہرمن کہین جنکو ہم شیطان کہتے ہین اور مظہر اسم ہادی کو یزدان جسکو ہم عقل اول کہین دوسری
صورت اتخاذ انداد کی یہ ہی کہ اگرچہ خدا کو ایک کہین پر اوسکی ہی حلال کو حلال اور اوسکی حرام کو
حرام نہ کہین بلکہ دوسری لوگونکی طرف بہی حلال و حرام کی نسبت کرین تو ایسی عظیم نسبت اونکی طرف
کرنی یہ اتخاذ انداد ہی اسکی تفصیل آتی ہی یہ پہلا کلمہ ہی دس کلمات موسیٰ سی فصل ۵ سفر ثنی اور فصل ۲
خروج مین اور ایک تیسری صورت شرک کی شرک فی العبادت ہی کہ خدا کو تو ایک کہین اور نہ دوسرا
واجب الوجود کہین اور نہ اتخاذ انداد کرین لیکن دوسرون کو مقرب سمجھکر اونکی عبادت کرین خواہ
اوسکی صورت یعنی تمثیل ادہوری یا مورت پوری پوجنے کو بناوین یا بوجہن یا نہ بناوین اوسکی نسبت
فرماتا ہی جو دوسرا کلمہ قرآنی ہی وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا ہی تیرے
رب نے کہ نہ عبادت کرو مگر اوسکی یہ دوسری کلمہ کا احوال ہی جو فصل بستم خروج مین دس کلمات مین ہی جسکی
تفصیل مقدمہ اول مین گذر گئی اور پانچوان حکم جو فصل ۲۰ خروج مین دس حکمون مین سی ہی قرآن مین
وہ تیسرا حکم فرماتا ہی وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۝ اور دونو والدین کے ساتہ حکم کیا ہی خدا نے
احسان کا وہ توراۃ مین مجمل ہی اوسکی تفصیل فرماتا ہی اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ اگر پہونچی تیری

وقت میں اپنی محافظت ایک اون دو کو یا اون دونوں کو بڑھاپا آوے تو مت کہہ اونکو صورت تنگدلی میں
اف چہ جائیکہ دشنام دینا اور مت ڈانٹ اونکو صورت اونکے جرم میں چہ جائیکہ رد و کوسا کرنا اور
کہو اون دونوں کے لئے اچھا قول وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور جھکا اونکے لئے
عاجزی کے بازو رحمت و ملائمت سے وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا اور در صورت
اونکی گنہگاری کے دعا کر کہ ای میرے رب رحم کر اون دونوں کو جیسے انہوں نے پالا مجکو چھوٹا یہ حکم تمکو
ہر طرح سے ہی خواہ اوس سے تنگ ہو یا خوش جیسے فرماتا ہے رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِن
تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا پروردگار تمہارا دانا تر ہے اوسکو ساتھ
جو تمہارے دلوں میں ہی اوس سے محبت یا سنگدلی اگر تم ہوگے نیکو کار پس اللہ رجوع کرنیوالوں کیلئے
بخشش کرنیوالا ہی کہ جو سنگدلی میں اف کہا اور اونکی گنہگاری میں دعا کرنا یہی خدا کی طرف
رجوع کرنا ہی اور صورت دوستی میں رجوع ظاہر ہے اور تتمہ حق والدین میں ارشاد ہی وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ
حَقَّهُ اور دی صاحب قرابت کو جو صاحب والدین سی مخصوص ہوں اونکا حق کہ در صورت احتیاج
اونکو لقطہ دینا چاہیئے اور قرابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام حسب آیت النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ
کے زیادہ تر قابل رعایت ہی۔ اسی مقام میں امام زین العابدین نے ایک شامی کو کہا کہ آیا قرآن میں
سورہ بنی اسرائیل میں نہیں پڑھی جو آیت مذکور ہوئی اور فرمایا کہ وہ اہل قرابت ہم ہیں وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ اور دی مسکین و مسافر محتاج کو بالخصوص جو نسل پیر اجداد سی ہیں کہ مال کی حاجت درکار ہی
اور وہ یہ کہ موقع سی اوسکو کام میں لاوی وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ
الشَّيَاطِينِ اور بیجا صرف کرو کہ والدین و قرابت دار و مسکین تو بھوکے رہیں اور عیاشی وغیرہ میں
صرف کیا جاوی کیونکہ بیجا صرف کرنیوالے شیطان کے بھائی ہیں وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا اور
ہی شیطان اپنے رب کی نعمت کا ناشکر کہ اوسکو ٹال دیا ہوا اور وہ اہل قرابت اور مسکین و مسافر محتاج پر
صرف نکری بلکہ بیجا صرف کری اور در صورت پاس ہونیکے ارشاد ہی وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ
رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا اگر تو اوس سے اعراض کری اپنے رب کی

رحمت کی خواہش ہو جسکی تو امید رکھی کہ جب آوے او سر فت دیا جاوے تو فقط نرمی ہی کافی نہین
ارشاد ہے کہ پس اس صورت مین فرما او نکو آسان قول مثل اسکے کہ نصیب کرے اللہ ہمکو اور تمکو تاکہ او نکو
جواب دریافت ہو مخفی نرہے کہ یہ صورت اگر کل مکیہ ہے تو آیت ذیل بھی مکیہ ہے تو ممکن ہے کہ عورت یہودیہ
اور مسلمان کا قصہ مکہ مین ہی واقع ہوا ہو جیسے سابقًا مرقوم ہوا کہ اپنا کرتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے بخش دیا لیکن اسکے بعد جو منقول ہے کہ بسبب برہنگی بدن کے بلال کی اذان پر بھی باہر تشریف
نہ لائے مطلب اطلاع اذان سے اطلاع بلال ہو نہ اذان معمولی کہ مدینہ مین مقرر ہوئی تھی تو اس وجہ سے
ارشاد ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ
مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ اور مت کر ہاتھ اپنا بندھا ہوا اپنی گردن پر کہ ندیا جاوے اور نہ پورا اسکو
فراخ کر کہ تو بیٹھے ملامت کیا ہوا درماندہ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ کیونکہ تیرا رب رزق کی فراخی کرے جسکو چاہے اور
تنگ کرے جسکو چاہے بر رستی وہ اپنے بندوں کے لئے خبردار بینا ہے تو اسقدر فراخی دست بھی اس خیال سے
کہ فلان محتاج ہے مناسب نہین کہ خود تنگ ہو جاوے اور توقع والدین سے یہ ہے کہ اپنی اولاد کو
یالیس نہ آنکر او نکو قتل کرین جیسے بعض عرب کرتے تھے بدان نظر فرماتا ہے وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا
كَبِيرًا ۝ اور نہ قتل کرو اپنی اولاد کو بخوف افلاس ہم او نکو رزق دیتے اور تمکو کیونکہ او نکا
قتل بڑی خطا ہے اور ساتوان حکم دس حکمون سے فصل ۲ خروج مین مخالفت زنا ہے اور قرآن مجید
مین وہ چوتھا کرکے ارشاد ہے کہ زنا کرنا تو درکنار فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ اور نہ قریب ہو زنا کے کیونکہ ہے وہ بیحیائی اور بری راہ ہے کہ اوپر اپنا
تخم ضائع کرو اور پھر دوسرے کی ملکیت مین تصرف ہو اور چھٹا حکم دس احکام موسی مین ہے
کہ قتل نکر قرآن مین پانچوان حکم کرکے ارشاد ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ اور نہ قتل کرو اوس نفس کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر بحق جیسا کہ وہ ارتداد اور زنا اور

قتل ناحق کی عوض مین ہو وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا
يُسْرِفْ فِّى الْقَتْلِ اور جو قتل کرے کسی مظلوم کو تو کیا ہے ہمنے اوسکے ولی کے لیے غلبہ پس
نہ اسراف کرے قتل مین کہ ایک کی عوض مین دوسرے کو مارے یا مثلہ وغیرہ کرے یا سوا اوس
قاتل کی قوم کو مارے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا کیونکہ ولی مقتول کی جانب خدا سے مدد دیا گیا قاتل
کے قتل پر نہ غیر پر اور آٹھوان حکم دس احکام توریت سے یہ ہے کہ چوری نکر اور چوری مال محفوظ کے
لیجانے سے ہے جو مالک کی بلا اجازت بطور خفیہ لیا جاوے تو یہان حکم ہے کہ مال یتیم جو چندان
محفوظ نہین تو اوسکے قریب بھی نہ آنا چاہیے جو چھٹا حکم قرآن مین ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ
الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ اور نہ قریب ہو مال یتیم کے
مگر اوس طور سے کہ وہ نیک ہو کہ شرعاً و عرفاً درست ہو تاکہ پہونچے یتیم اپنی جوانی و فہم کو اور
توریت کا نوان حکم ہے کہ جھوٹی گواہی مت دے جو قرآن مین ساتوان حکم ہے وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا اور پورا کرو عہد کو کہ عہد ہی سوال کیا گیا اور آنکہ کا عہد ہے کہ
جیسے دیکھا ہو ویسے ہی کہو علی ہذا کان کا عہد ہے کہ جیسے سنا ہو ویسے ہی کہو جیسے آیندہ ارشاد ہے کہ
سمع و بصر و فواد سوال کئے جاوینگے اور توریت کا دسوان حکم ہے کہ پڑوسی کے گھر پر لالچ مت کر
قرآن شریف مین آٹھوان حکم ہے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور پورا کرو کیل کو جب تم کیل کرو اور وزن کرو سیدھی ترازو سے
جسمین کان و دہری کا نہو یہ بہتر ہے اور نیک انجام ہے تو صحت خریداری بھی ایک قسم کا پڑوس ہے اور
تیسرا حکم توریت مین ہے کہ خدا کے نام کو بیفائدہ نہ لینا قرآن مجید مین نوان حکم ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ مَسْئُوْلًا اور نہ چل
اوسکے پیچھے کہ جسکا تجھکو علم نہین کیونکہ ہر ایک سمع و بصر و دل سوال کیا جاویگا پس خدا کا نام بیفائدہ لینا بھی
اسمین آگیا اور چوتھا حکم توریت کا ہے کہ سبت کی تعظیم کر تو اہل سبت جو امت نبی ہستی مین داخل ہین اوسپر
سے تکبر خدا کرنا چاہیے نہ تجبر بدین وجہ اوسکو دسوان حکم قرآن مین ہے وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ

لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا اور مت چل اواست نبی بستی والی کہ تو است
ایسے نبی علیہم السلام میں ہوا اکڑتا ہوا کیونکر تو اکڑنے سے زمین کو نہ پھاڑیگا اور نہ پہاڑ کی بلندی کو پہنچیگا
كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ان پر ایک ممنوعات کی برائی تیرے رب کے پاس
ناپسند ہے ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہ اوس حکمت سے ہیں کہ وحی کی ہے تیری
طرف تیرے رب نے فی الحقیقت عجب حکمت کی باتیں ہیں اور چونکہ نبی اسماعیلی نبی بستی کی صفت فصل ۱۸ اسفر بستی
میں توحید کی تعلیم کی نسبت زیادہ ہے اور مکہ والے ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتے اور آسمانی اشیا مثل شمس و قمر
وغیرہ کو مقرب کرکے پوجتے تو بنظر مزید تاکید کے اونکا وعید فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ۝ اور مت کر خدا کے ساتھ دوسرا معبود کہ اس صورت میں
تو ڈالا جاویگا جہنم میں ملامت کیا گیا فرشتوں میں راندا گیا مومنین سے اور اہل مکہ جو ملائکہ کو خدا کی
بیٹیاں کرکے پوجتے حالانکہ اونکی بات مادہ لڑکی کو ذلیل جانتے اور لڑکے کے نر سے خوش ہوتے تو اونکی سفرات پر
ارشاد ہوا أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ
قَوْلًا عَظِيمًا کیا برگزیدہ کیا تمکو تمہارے رب نے بیٹوں کے ساتھ اور پسند کیں اپنے لئے ملائکہ سے مادہ بیشک تم البتہ
کہتے ہو بڑا قول کہ خدا تعالی کو اپنے سے بھی ذلیل جانتے ہو وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا
وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اور البتہ طرح بطرح سے بیان کیا ہمنے اس قرآن میں بالخصوص مسائل
توحید کو تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور نہ زیادہ کری اونکو نصیحت مگر نفرت اور وہ جو بتوں کو شفیع کرکے پرستش
کرتے اوسکا جواب ارشاد فرماتا ہے قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ
ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا فرما اگر ہوں خدا کے ساتھ معبود اوسکے الہ جیسے وہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے مقرب و
شفیع ہیں تو شفیع و مقرب کا کام یہ ہے کہ اپنے مالک کی طرف راہ بتادیں نہ آنکہ خود مالک بن بیٹھیں اسوقت
البتہ وہ خواہش کرتے ذی العرش کی طرف راہ قربت کی جیسے آیندہ سے اس سورت میں آتا ہے حالانکہ بتوں نے
کبھی خدا کی راہ بتلائی تو وہ قابل پرستش و شفیع ہوں عرصہ تیس سال کے قریب گذرا کہ راجہ سروہی کو بیٹھے
کہا جو بڑی تہی کہ آپ بت پرستی کیوں کرتے ہیں کہنے لگے کہ ہمکو خدا سے قریب کرتے ہیں میں نے کہا کہ آپ بھی

ہوگئے ہین پرستش سے کسقدر قریب ہوئی کہنے لگے کچھ بھی نہین جیتی کہا پھر کیا حاصل کہا کہ رسم ہے
یہ کلام درصورت تشفیع ہونیکے ہی اور درصورت استقلال ہونیکے لعلا بعضہم علی بعض ہی جو سورۂ
مومنون مین آتا ہی سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ پاک ہی وہ اور بہت ہی برتر ہے
اوس سے کہ وہ کہین اور آسمانی و زمینی اشیا اوسکی جو ہین اونکا حال فرماتا ہی تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ
السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۚ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا
تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ عاجزی کرین اوسکے لیے ساتون آسما
و زمین اور جو اونمین ہین اور نہین ہی کوئی شے مگر اوسکی عاجزی کرتے اللہ کی حمد کے ساتھ
ولیکن تم نہ سمجھو اونکی عاجزی اس سے اونکو تم پر جو کیون کہ خدا ہی بردبار پردہ پوش ورنہ تمکو
ہلاک کر دیتا اور جبکہ کفار کی نسبت وارد ہوا کہ قیامت مین مشرک مذمت کئے گئے ہون سگے تو
ابوجہل وغیرہ نے کہا کہ اگر مدعی نبوت کو قرآن پڑھتا دیکھین یعنی بابت مذمت کفار کے جو مذکور
ہوئی تو قیامت جب آویگی دیکھا جاویگا لیکن دنیا مین ہی اونکو ایذا دو تو وہ خبیث آیا مع دوسری
آدمیون کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھا تو بعض کی نظر نہ پڑی بدان نظر ارشاد ہے
وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا
مَّسْتُوْرًا ۝ اور جبکہ تو نے پڑھا قرآن کیا ہمنے تیری اور بعض اون لوگونکی درمیان کہ آخرت کی ساتھ
ایمان نہین لائی پردہ پوشیدہ کہ تو دیکھے اور وہ نہ دیکھین اور جبکہ ابولہب کی عورت پر بھی جو یہی حالت
گذری کہ پتھر مارنے کو آئی تھی اور حضور صلعم باوجود تشریف رکھنے کے نظر نہ آئی وہ دوسرا قصہ ہی جسکا
متعلق نہین وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ اور کیے
ہمنے اونکی بعض کے دلون پر پردے اس سے کہ اوسکو سمجھین جسمین اونکی بتونکی مذمت تھی اور بعض کے
کانون پر بوجھ کیا کہ انہون نے نہ سنا تو اس ایک وقت مین تین معجزات صادر ہوئے وَاِذَا ذَكَرْتَ
رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب تو نے یاد کی قرآن مین
اپنے رب کی توحید الٰہی ہی جس بعض اپنی پیٹھونکی بل بھاگے درنفرت کرتے ہوئے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ

بِهٖ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ وَاِذْ ھُمْ نَجْوٰی ہم دانا ہیں اوسکے ساتھ جسکے ساتھ وہ سنا
یعنی مذمت کفار جبکہ وہ کان لگاتا جاہیں اور جبکہ وہ مشورت کرتے ہوں کہ چلکر مذمت سکروئی
ثبوت کرو دنیا میں ایذا دو تو اونکے لیے تین معجزات مذکورہ دکھلائی گئی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
سَبِیْلًا ۝ دیکھ جبکہ لوٹے کافر پیٹھ پھیجے تو ابو سفیان اونہیں سے کہی کہ میں بعضی باتیں انکی سچ جانتا ہوں
کہیں ظالم مثل ابوجہل وغیرہ کہ نہ پیروی کرو مگر مرد مجنون سحر کردہ شدہ کی وبعض کہتے کہ شاعر ہے اور
بعض کہتے کاہن ہی دیکھ کیسی بیان کریں تیرے لئے مثلیں پس گمراہ ہوکر تو نہیں پا سکتے راہ درست کہ
وحی سے کہیں اور قیامت کے انکار کی نسبت اونکا مقولہ فرماتا ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ اور کہا کفار نے آیا جبکہ ہوگئے ہم استخوان وگلی ہوئی بوسیدہ
آیا ہم اوٹھائے جاویں گے نئی خلقت میں تو فرماتا ہے کہ خاک خشک پر جیسے پانی پڑنے سے سبزی پیدا
ہوتی ہے ویسی اس طریق سے اونکی ہڈیاں پر مادہ منی برسا کر اپنے علم کی مطابق پھر پیدا کریگا قُلْ کُوْنُوْا
حِجَارَۃً اَوْ حَدِیْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ کہہ تم ہو جاؤ پتھر یا لوہا یا دوسری
مخلوق اس قسم سے کہ بزرگ ہو تمہارے دلوں میں قبول جدید ہم تو اونکو گلا کر خاک کرکے پیدا اونکو تمہاری
اصلی حیات کو دیگا فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا پس جلد کہیں کہ کون لوٹا دیگا تو انہوں کی مبارک
لوٹادیگا قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ۝ فرمادی جسنے تمکو پہلی مرتبہ پیدا کیا فَسَیُنْغِضُوْنَ
اِلَیْکَ رُءُوْسَھُمْ تو جلد ہلاوینگے تیری طرف اپنے سر کہ کیسے ہوسکے وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھُوَ
اور کہیں کب ہوگا جو انہوں نے دریافت کیا قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا ۝ یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ
فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِہٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ امید ہے کہ وہ قریب ہو او سدن کہ
تمکو بلاوے پس تم جواب دو اوسکی تعریف کی ساتھ اور گمان کرو کہ ہم نہ ٹھہرے مگر کم کہ موت سے بعث
دوبارہ کا دخل نہیں تو اس طریق سے او سدن وہ قریب ہے ورنہ نفس اوسکی نسبت ارشاد ہے کہ کسی کو معلوم نہ
کہ وہ قریب ہے وصحیح ہو کہ پہلے مذکور ہوا کہ قرآن ہدایت کرتا اوس راہ کی جو اقوم ہے تو بعض کفار کہتے

ع ۵

کہا کہ کیسے ابوطالب کا برادرزادہ یتیم قرآن کے ساتھ مشرف ہو سکتا ہی جسکے چند لوگ ہو گئے
پیرو ہوگئے ہین تو بعض مسلمانون کے دلمین جوش آیا چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز کسی کافر نے برا بہلا
کہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکرؓ خاموش تہی و بالآخر صدیقؓ سے صبر نہو سکا اور جواب دیا امید
آیت آیندہ سے کیجاتی ہی کہ وہ سخت تہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوی کہ جبتک تو خاموش
تہا تو فرشتہ جواب دیتا تہا یعنی وحی کے طریق سے اور جب تو بولنے لگا تو فرشتہ چلا گیا تو ارشاد ہوا

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ ط اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَہُمْ ط اِنَّ الشَّیْطٰنَ
کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ۵ اور فرما دی میری بندون مثل صدیقؓ کو کہ کہین وہ بات جو نیک ہو
کیونکہ شیطان وسوسہ ڈالی اونکو درمیان جس سی وہ ایسا کہین کہ شیطان ہی انسان کے لئی دشمن ظاہر
پس غصہ تمہارا مفید نہین رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِکُمْ ط اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْکُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْکُمْ ط
رب تمہارا دانا تر ہی تمہارے ساتھ اگر چاہی تمکو رحم کری کہ اسلام سی مشرف کری چنانچہ مشرف کیا یا اگر چاہی
عذاب کری کہ اسلام سی مشرف نکری وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْہِمْ وَکِیْلًا ۵ اور نہ بہیجا ہمنے تجکو اونپر نگہبان
کہ خواہ مخواہ اونسی طلب ایمان تو کری اور وہ جو کافر نے کہا کہ ابوطالب کا یتیم کیسے مشرف بنبوت ہوا ارشاد ہی
وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اور رب تیرا دانا تر ہی اوس شخص کے ساتھ جو آسمانون
و زمین مین ہی اوسکے علم مین ہی یتیم ابوطالب کی نسبت قرآن کا پارہ پارہ نزول ظاہر ہے کہ فضل الٰہی انبیا
مین نسل و قید اور پدر مشمول شیبہ و پسر عبداللہ ہونا یعنی عبداللہ کرکے لکہا ہی و تخصیص نزول پارہ پارہ کلام پر
اگر کوئی اعتراض کرے یا صاحب شمشیر ہونے پر جو وعدہ کیا جاتا ہی تو ارشاد ہی وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ
عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۵ اور تفضیل دی بعض نبیون کو بعض پر کہ موسی کو معجزات
ظاہر دئے اور دی ہمنے داؤد کو زبور جو اکثر نبی اکرم کی تعریف مین ہی چنانچہ درس پنجم فقرہ ۶۸ مین تجسم ہونکی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین بیویونکی کثرت کی طرف اشارہ ہی
کہ دونون برعکس ہوتی ہین تاکہ امت اسلام مین ان دونون کا بند و بست ہو نہ جیسے دوسری قومون مین
اوپر ستم ہوتی ہین اور کسیپر اوسمین شوکت اسلام کا بیان لذا ہی اور درس ۳ فقرہ مذکور مین صدیقؓ کی خوشی کا

ذکر ہی اور درمیان اوسکے حبش والون کی نسبت بسرعت اسلام لانیکا تذکرہ ہی جسمین لبا
اسلام خدا کے پکارنے والونکی ہجرت کا تذکرہ ہی اور مکہ والون نے ارادہ کیا کہ عمرو بن عاص وغیرہ کو
مہاجرین کے لوٹانے مین حبش بھیجا جاوے تو ارشاد ذیل سے دریافت ہوتا ہی کہ اونپر جہاز کے غرق
ہونے سے آفت آویگی اور غیر خدا کے پکارنے سے ساحل نجات پر اونکا جہاز نہ لگیگا جب تک
خدائے یگانہ کو نہ پکارینگے اور تحویل مہاجرین پر نوبت نہ آویگی جیسے فرماتا ہی قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ
زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ فرما پکارلو اونکو جنکو تم
گمان کرتے ہو اوسکے سوا معبود پس جبکہ جہاز ڈوبنے لگے پس نہ مالک ہونگے وہ دور کرنے ضرر کے سختی
اور نہ تحویل کی مہاجرین پر اُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ
أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۝ وہ
اور وہی ملائکہ وغیرہ جنکو کفار پکارتے ہین وہ خود چاہتے ہین اپنے رب کی طرف وسیلہ عبادت سے کہ کون اونکا
قریب تر ہی اور امید رکھتے ہین اوسکی رحمت کی اور خوف کرتے ہین اوسکے عذاب سے کہ تیرے رب کا عذاب ہے
حذر کیا گیا پس وہ لائق عبادت نہون کردہ خلاف حکم خدا کے عذاب خواہی کیا سکین دیکھو پیشنگوئی
آیندہ کو بت پرستون کی نسبت جو ارشاد ہی وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝ اور کوئی
مملکت عرب نیل وجیحون کے درمیان قریہ کافرون کا مستند نہین مگر ہلاک کرنیوالے ہین ہم پہلے دن
قیامت کے شوکت اسلام سے یا اوسکو سخت عذاب دینے والے ہین طلب اسلام مین یہ ہی شکل فصل ۲ حبقوق
مین لکھی ہوئی کہ زمین لڑائی جاویگی د فصل ۱۳ سفر ہتی مین کتاب لکھی ہوئی جسمین سیف اللہ خالد
ولید یا ہر کی خبر ہے پس کہہ ہی امین آگیا جسکی اہل نے ظلم کیا ہو وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ
إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ اور ایکے نہ روکا تھا ہمکو ملائکت کی آیات کے بھیجنے سے مگر
تکذیب کی اوسکے ساتھ پہلون نے اور مستحق عذاب ہوئے چنانچہ اونکے قصہ ثمود ذکر کرنا مناسب ہوا
تو فرماتا ہی وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوا بِهَا ۚ اور دی ثمود کو ناقہ نشانی پیدا کرنیوالی

پس ظلم کیا ثمود نے اوسکے ساتھ اور تباہ ہوکر ویسے اہل مکہ بہی آیت ہلاکت سے ہلاک ہونگے وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝ اور نہ بہیجتے ہم آیات قبل از ہلاکت مگر خوف دلانیکو ہی وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۝ اور یاد کر کہ فرمایا ہے ہمنے تجہسے کہ تیرا رب احاطہ کرنیوالا ہے مکے کے آدمیوں کو یعنی بدر و فتح مکے مین چنانچہ چند مقام پر قرآن مین اسکی پیشین گوئی فرمائی ہے دگر کوئی یہ کہتا کہ فتح بدر و فتح مکے کے آدمیوں کو مثل معراج و درخت تہور کے ہین جو قرآن مین آگے ہین جنا بتلایا گیا ہے کہ جیسے اونکی اصل اونکے مروکات تہی ویسے ان وعدونکی بہی اصل تہی تو فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۝ اور نہ کیا ہمنے اوس رویا معراج کو اور شجرہ زقوم کو آتش دوزخ مین جو مکروہ رکہا گیا ہے قرآن مین مگر آزمایش جو دونوں اس عالم کے امور نہین کہ معراج سبع سماوات وہ عبارت ہفت مراتب سے کرنیسے ہے جو حدیث ان فی جسد آدم لمضغۃ مین فرمائے گئے ہین جیسے مفصل سالہٗ معراج الرسول مین کیا گیا ہے اور شجرہ ملعونہ کا انبات دوزخ مین وہ بہی دوسری عالم حیوان قیامت مین سے ہے تو جای تعجب نہین وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝ اور خوف دلاتے ہین ہم کفار مکہ کو پس نہ زیادہ کرے اونکو مگر بڑی سرکشی کہ عبارت مشرکوں و مسلمانوں کی ساتھ عناد سے ہے جو اونکو غلبہ و سلطان شیطان سے حاصل ہے بران نظر اوسکا قصہ بیچ مین یاد دلایا جاتا ہے پس واضح ہو کہ حقیقت شیطان سابقًا دریافت ہوئی کہ اوسکی روح خبیث مادۂ سوختہ نار سموم سے متعلق ہے کہ وہ دیکہو انسان کو اور انسان اوسکو نہ دیکہے جسکا مرکب مجاری دم مین مواد سوختہ سودا و یہ جاری ہے اور حسب درس اول فصل دوم کتاب تکوین قبل از وجود آدم صفی اللہ خدا نے جو زمینہ کو روکا تہا استیلا ہے مواد سوختہ نار سموم کا استیلا تہا تو وجود اس آدم سے وہ پہلے پیدا ہوا تہا اور پہر آدم صفی اللہ کو پیدا کیا اور اولاد آدم اونکی پشت سے نکالی اور درخت حیات کو منع کر دینے کی ساری جانداروں پر پیش کیا کہ اونکے اسما بتلاوین جاندار نہ بتلا سکے اور آدم نے اپنی جمعیت سے

بیان کی تو ارشاد ہوا کہ اس امانت کو اوٹھاؤ مگر سوا آدم کے کوئی نہ اوٹھا سکا اور جب انہوں نے اوسکو اوٹھایا
تو ملائکہ سفلی کو حکم ہوا وہ جو فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ۝ اور یاد کرو جبکہ فرمایا ہمنے ارباب ملائکہ سفلی کے لئے کہ سجدہ کرو آدم کے لئے یعنی سجدہ تعظیمی
پس سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا کہ مواد سوختہ سرکش سے بنا ہے قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ
طِيْنًا ۝ کہا مجکو پیدا کیا تونے آگ سے یعنی نار سموم سے کیا سجدہ کروں اوسکو جسکو پیدا کیا ہے تونے
گلا سے تو حکم خدا ہوا کہ تو درجہ آتش سے گرکر محل مواد سوختہ تسفل کو جاتا ہے تو رہ ملعون ہوا اور بعد
ملعونی کے اوسنے کہا جو نقل فرماتا ہے قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ
اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ عرض کیا کہ خبر دی تو اوسکی
جسکو تونے مکرم کیا ہے میرے اوپر اگر ڈھیل دے مجکو تا روز قیامت البتہ جڑ سے اکھاڑوں اوسکی اولاد کو
مگر کم کو جو متعلق بروح حیات میں جیسے درس ۱۶ فصل سوم تکوین میں ہے کہ حوا کی اولاد کا شیطان
پاؤں کا ٹھیگا یعنی اولاد کو بہکا دیگا جس سے انبیا کو تکلیف ہوگی قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ فرمایا اللہ نے جا پس جو تیری پیروی کرے اونمیں سے
کہ اونپر تیرا سلطان ہو پس جہنم پوری جزا ہے سب تمہاری کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ
وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اور بہکا راہ راست سے جسکو تو بہکا سکے
اپنی آواز کے ساتھ اور آواز اوسکی عبارت اوس آواز سے ہے جو آدمی کے مونہہ سے فساد ڈالنیوالی
بات نکلے اور کھینچ لا اونپر اپنے سوار و پیادے جو طرح طرح کے وسوسہ اونسے پیدا ہوں اور شریک بناؤ انکو
مالوں میں کہ تیرے نام پر چڑھاوا چڑھا دیں اور اولاد میں کہ عبد الشمس و عبد العزی وغیرہ نام رکھیں اور
وعدہ کر انکو جیسے بت کرت وغیرہ شفاعت کرینگے تو ای اولاد انسان کافر تم اونکو پوجو اور نہ وعدہ کرے
اونکو شیطان مگر فریب کا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۭ اللہ تعالی نے فرمایا
کہ جو مستی میرے بندوں پر تیرا سلطان نہو کہ تو اونسے شرک کرادے یعنی کروبئین ستر ہزار پر اور جو اونسے

متعلق ہین کہ ہر ایک کے ساتہ ستر ستر ہزار ہون کہ اونسی شیطان کا سر جسٹ ب س ۱۶ فصل ۳ تکوین کے
کچلا جاوی وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ اور کافی ہی تیرا رب اونکا وکیل اس مقام سی شیطان حسب نص
بستم مکاشفات کے ہزار سال کے لئی زمانۂ اسلام سی مقید ہوا تہا کہ بندگان خاص اہل اسلام پر دوسرے
لوگون کا جو کافر ہین استیلا نہوا پس دراصل بنی آدم اہل اسلام ہی ہین نہ کفار جنکا ذکر آتا ہی اس قصہ
آدم وشیطان کو سنا کر توحید کی طرف رجوع فرماتا ہی رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ
لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ پروردگار تمہارا وہ ہی جو چلاوی تمہارے لئی کشتی کو
دریا مین تاکہ خواہش کرو اوسکی فضل کی کیونکہ وہ تمہارے ساتہ رحیم ہی نہ آنکہ اوسکی مقابل مین شرک و
کفران نعمت کرو کہ عمرو بن عاص حبش کو جاوی اور اہل اسلام کی خرابی کے درپے ہو وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
كَفُوْرًا ۝ اور جب لگی تمکو بلا دریا مین غرق ہونیسے گم ہو وہ شخص جنکو تم پکارو سوای خدا کی اور خدا کو
یاد کرو اور بت پرستی سی توبہ کرو پس جب نجات دی تمکو اللہ نی بر کی طرف تم اعراض کرو کہ بتوں کو پوجاؤ
شاہ حبش سے اہل اسلام کی برائی کرو اور ہی انسان ناشکرا ور جیسے بحر مین سی جا کر عمرو بن عاص طالب اس بہر
کہ مہاجرین پر قابو نہ پاوی ویسے بوقت ہجرت نبی صرا خسف ہو جیسے ارشاد ہی اَفَاَمِنْتُمْ
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝
اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ
فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ آیا وہ مامون ہوی اس سے
کہ خسف کری تمکو بر کی طرف یا بہیجے تمہارے اوپر پتہرون کا مینہ جو سنگریزہ شب ہجرت مین ایک مٹہی نبی نے
پہینکے اور اونکی آنکہوں مین پڑے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاف اونکی بیچ سی نکل جاوین پہر نہ پاؤ اپنے لئی
وکیل یا تم مامون ہوی اس سی کہ لوٹا دی تمکو اس دریا مین پہر سی پس بہیجے تمہاری کشتی کے اوپر توڑنے والی
ریح پس غرق کری تمکو بسبب تمہارے کفر کے پہر نہ پاؤ اپنے لئی ہماری اوپر اوسکے ساتہ پیچہا کرنے والا چنانچہ
عمرو عاص کے ساتہی واپسی حبش سے ایسی حالت مین ڈوب گیا اور عمرو عاص نے بمشکل نجات

پانی اور لائق نہین اوسکو بت پرستی جیسے ارشاد ہو وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا ع
تَفْضِيْلًا ۝ اور البتہ ہمنے مکرم کیا بنی آدم کو وسوار کیا اونکو ہم طرح طرح کی سواری پر بر مین
اور کشتی وجہاز پر بحر مین اور رزق دیا اونکو طیبات سے اور تفضیل دی ہمنے بڑی فضیلت سے بہت سے
اوس مخلوقات پر جو ہمنے پیدا کی ہے پس ایسی فضیلت والی کو سواے خدا کے پرستش بتونکی بیجا ہے شیخ سعدی
فرمادین ~~ عجب آدم زادن ہمہ ماجرا کہ حی جمادی پرستد چرا ۔ پس وہ جو بتونکی طرف میلان
کرنیکا مشرکون کا ارادہ بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ بنی ثقیف کہین کہ ہم ایمان لادینگے
کہ ایک سال بت پرستی معاف ہوجاوے اور نماز مین رکوع وسجدہ نہو اور زمین طایف حرم ہوجاوے
وگر کوئی کہے کہ ایسا کیون ہوا تو فرمائی کہ خدا نے حکم کیا ہے یہ بد بات ہے اس سے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم غضبناک ہوے پر کچھ نہ کہا اور عمر فاروق رض غصہ ہوے اور اہل مکہ نے کہا کہ تو بہتر ہو مسلمانون کو
حجر اسود کا استلام نکرنے دینگے جب تک بتون کو مس نکرین اگرچہ سر انگشت سے کیون نہو اور خاطر
مبارک مین کہتے ہین یہ گذرا کہ کیا ہوگا جو مین یہ کرلون اللہ جانتا ہے کہ مین اونسے بیزار ہون اور معًا
اس خطرہ کو دفع فرمایا تو اوسکے قصہ کے لئے تمہید ہے يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ
فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝
یاد کر اوس روز کہ ہم پکارین ہر ایک آدمی کو اونکے اعمال کے ساتھ کہ اے فلان اعمال الے پس جو
اہل اسلام ہے دی جاوے اوسکی کتاب اوسکے داہنے ہاتھ مین پس وہ پڑھین اپنی کتاب اور نہ ظلم کئے جاوینگے
برابر تاگے کی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور جو ہو
یہان اندھا یعنی توحید خدا سے پس وہ آخرت مین نامہ اعمال کے پڑھنے سے اندھا ہو جبکہ اوسکی بائین
ہاتھ مین دیا جاوے اور گمراہ ہو کہ زبان اوسکی لکنت کرے اور جبکہ یہ مہید ہو تو شرک سے بچنا لازم ہوا
تو فرمایا وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ
وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ اور اگرچہ تھے بنی ثقیف قریب اسکے کہ فتنہ مین ڈالین تجھکو اوس شے سے

کہ وحی کی ہم نے تیری طرف تاکہ تو افترا کرے ہم پر اوسکے غیر کا اور اس وقت میں البتہ
وہ پکڑتے تجکو خلیل اور بعض والوں نے جو نسبت مس کی کہا کہ سر انگشت سے بتوں کو مس کیجئے
ارشاد ہے وَلَوْلَا أَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا ۝ اگر ہم ثابت
رکھتے تجکو البتہ قریب تہا کہ جہکے تو اونکی طرف کچھ إِذًا لَأَذَقْنَاكَ ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ
الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝ اس وقت میں ہم نے البتہ ہم چکہاتے
تجکو دگنا عذاب زندگانی میں اور دگنا بعد موت کے پھر نہ پاتا تو اپنے لئے ہمارے اوپر مددگار کیونکہ ایک
گونہ عذاب اپنے فعل کا ہوتا اور ایک گونہ پیروؤں کی گناہ کے برابر کا وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ
مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا وَإِذًا لَا يَلْبَثُونَ خِلَافَكَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اگرچہ قریب
اہل مکہ کے البتہ گہبرا دیں تجکو زمین مکہ سے تاکہ نکالیں تجکو مکہ سے اور اسوقت میں نہ ٹہرتے تیرے خلاف
مگر کم سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝ طریقہ ہے ع
اون رسولوں کا جنکو بہیجا تہا تجسے پہلے کہ اونکی جلاوطنی کے بعد اونکی امت پر تباہی آتی ہے اور نہ پاوے گا
تو ہمارے اس طریقہ کی تبدیلی کہ تیرے ساتھ بہی یہی ہوتا ہے اور جبکہ نامۂ اعمال کی طرف روز قیامت
ہر ایک کو پکارا جاتا اور دریافت ہوا اور کفار مکہ تیرے اخراج کا قصد کرتے ہیں تو تجہی اپنے نامۂ اعمال کو
اعمال حسنہ سے خرسند کرنا چاہئے بالخصوص پنجوقتہ نماز سے کہ جو عبادت ہر ایک نبی کی ہے اور اس میں حصہ ہے
اور سواے اوسکے تیری امت خصوصی بادشاہت خدا والی ہے تو تجہہ سے ہی حصہ کر کر خاص اولاد
اسماعیل کا حصہ ہے تو ارشاد ہے أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ
إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝ برپا کر نماز بعد ڈہلنے آفتاب کے اندہیری رات تک اور فجر
کے قرآن کو نماز فجر میں پڑہنی قرآن فجر ہے مشہود ملائکہ کہ صبح و شام کے ملائکہ اوسمیں حاضر ہوتے ہیں
اس مقام پر مذہب حنفیہ میں زوال شمس سے اندہیری رات تک کوئی وقت خالی نہیں کا وقتیہ نماز کے لئے
نہیں بخلاف وقت طلوع کے کہ اونکے یہاں وقتیہ بہی درست نہیں کیونکہ شروع طلوع میں وقت قبل
طلوع الفجر نہیں ہوتا بخلاف غروب کے کہ کل جبکہ غروب ہوتا ہے وہ وقت غروب کہا جاتا ہے تو قرآن

حالت طلوع میں وقت فجر نہیں رہتا بخلاف عصر کے وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ اور پہر رات کہ رات میں پس چونکہ نبی موعود نسل اسماعیل میں جنکے بارہ بیٹے اور آپ تیرہویں ہیں تو انکی عبادت کا بھی حصہ لینا بہتر ہے جو ممالک عرب میں دوسری ممالک سے آنکر مخفی ہے پس بیدار رہو ساتھ قرآن کے قریب ہے کہ اس جمعیت تامہ سے اوٹہا دے تجکو مقام محمود میں تیرا رب کہ اعلیٰ ترین مقامات سے ہے بروز قیامت جبکہ تیرے ہاتہ میں لواء الحمد ہوگا اور شفاعت کبریٰ کرا دے اور بابت اونکے قصد اخراج کے نبی کو ارشاد ہے وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ اور عرض کر اے میرے رب داخل کر مجکو جاے صدق یعنی مدینہ تیمہ بن اسماعیل میں حسب عدہ فصل ۳۳ سفر تثنیٰ و اولشعیا کے اور نکال مجکو خروج صدق فصول مذکورہ کی مطابق اور کر بعد ہجرت کے اپنے پاس سے غلبہ ظاہر کہ ممالک موعود پر فتح حاصل ہو وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ اور کہہ آیا حق فتح دین اسلام اور گہٹا باطل کفر و بت پرستی باطل ہے گم ہونیوالا اور وہ جو بابت نزول قرآن کے پارہ پارہ پر اعتراض کیا کہ کتاب آسمان سے آجاوے تو اوسکی نسبت ارشاد ہے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ اور نازل کریں پارہ پارہ وہ قرآن موعود فصل ۱۸ سفر تثنیٰ او سفار کردہ جو شفا ہے مومنین کے لئے جبکہ تکلیف اونکو پہونچے اور رحمت ہے اونکے لئے جبکہ اونکو نعمت پہونچے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور نہ زیادہ کرے مشرکین کے لئے مگر زیان کاری جسکی تفصیل فرماتا ہے وَاِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ۝ اور جب کریں نزول قرآن سے انعام انسان کافر پر تو اعراض کرے پہیسے اور پہیر کرا اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو دکہ و برائی تو نا امید ہو جیسے قرآن سی لغت کو چہوڑ کر کفران نعمت کرے اور قحط سالی وغیرہ سے پریشان ہو اگر کوئی دریافت کرے کہ اسکا کیا سبب ہر ایک ایک طریقہ سے کیوں نہو ارشاد ہے قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فرما ہر ایک عمل کرے اپنی شاکلت طبعی پر جسمیں حسب اسکان جا و دیت حق فی پیدا کیا ہے جیسے دوسرے مقام پر فرمایا ہے اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى

دیا ہر شئے کو اوسکا انداز جیسے ممکن تہا پہر راہ بتلائی جسکی ترکیب سے کہ اوسپر اثر مرتب موافق انداز کے کیا اور بندہ سے اپنی شاکلت کے سبب سے عمل صادر ہوئی گو عنایت حق نے حسب حدیث مامن مولود ہر ایک کو فطرت پر پیدا کیا ہے جو پشت آدم سے نکالکر اقرار ربوبیت کیا تہا اب یہان غور کرنا چاہیے کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ؏ پس تمہارا رب دانا ہے اوس شخص کے ساتھ کہ جو چلے کوئی راہ پس اسوجہ سے ہر ایک اپنی اپنی طریق پر ہے اپس دیکہا چاہیے کہ جسپر یہ قرآن شریف نازل ہوا ہے وہ وجہ روح اعظم ہے جسکو مظہر و سچی کے سچی مطابق مین حق کہتے ہین اور ہر چند فصل ۱۸ اسفر ثنی مین تفسیر آیت محمد رسول اللہ والذین معہ مین لکہا ہے کہ خدا آیا سینا یعنی مکہ مین اور سعیر کی سیر کو گیا اور صحرائے فاران مین آٹہرا اور اوسکے ساتھ دس ہزار مقدس تہے تا آخر اور فصل ۳ حبقوق مین لکہا ہے خدا آیا تیمہ یعنی طیبہ مدینہ طیبہ مین اور وہان بہی در پردہ رہا یعنی عبودیت کے پردہ مین اور اہل مکہ نے نضر بن حارث و نا خلف ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بہیجا تا کہ یہود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال دریافت کرین انہون نے جاکر قوم یہود سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات دریافت کئے تو یہود نے کہا تعجب ہے عرب کی سردارو ہم جانتے ہین کہ زمانہ ظہور نبی اسماعیلی کا قریب آیا اور تمہاری کلام سے نبی کے احوال کی بو آتی ہے اور فصل ۱۸ سفر ثنی مین مثل موسی کی نبی اسماعیلی کو فرمایا گیا ہے اور موسی نے پہلی خبرین اور پچہلی پیشینگوئی سے باتین کہی ہین اسوجہ سے یہود نے کہا تو تم آزمایش کر و ایک قصہ ذو القرنین سے یعنی یاجوج و ماجوج پر سد باندہی ہے اور اوس نبی موعود کی امت پر اونسے آفت آنی ہے تو یہ سوال اول و آخر اخبار دونون سے متعلق ہے اور دوسرا سوال اصحاب کہف سے کرو یعنی جنکا قصہ بعد انجیل کے واقع ہے کہ نہ توراۃ مین ہے نہ انجیل مین یہ پہلی اخبار سے متعلق ہے اور تیسری روح موعود سے دریافت کرو پس اگر وہ پہلون کا جواب دین اور تیسری کی تفصیل نکرین تو جانلو وہی نبی موعود ہین وگر تینون کا جواب نہ دین تو وہ نبی موعود نہین تو انہون نے مکہ مین آنکر

صح

کردیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیاں اوسکے آگے دھس گئین مطلب اس سے
بادشاہونکا زوال ہے نہ آنکہ پہاڑ پتھرون کے ریزہ ریزہ ہوجانے سے مطلب ہی اور تفجیر انہار
کا بھی حسب درس ۸ و ۹ فصل سوم حبقوق کے بعد کھینچے گمان خداوند جاریا رسکے زمانہ عباسیہ مین
ہوئی نہ آنکہ قبل از ہجرت و بغیر حکم جہاد کے ہوسکتی تہین اور فصل ۴۱ لیشعیا مین اجرای انہار کو مملکت
عرب مین لکہا ہی مگر بعد از ہجرت چنانچہ فصل ۲۱ یشعیا مین بعد ایک سال ہجرت کے یہ فتح بدر موعود
جیسے کتاب یوئیل مین بطور بیان اشارہ روح القدس کی خبر حواریون پر بذریعہ عیسیٰ کے پہلے ظہور
خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہی حالانکہ فارقلیط کی عبارت روح قدس ہی ہی رفع مسیح سے پچاس
روز کے بعد نازل ہوا اور فصل ۳ سوتکوین مین ذریات خبیثہ کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا ہی تو اوسسے
یہ سمجھے کہ مردون کو زندہ کرین گے حالانکہ مطلب اوس سے زندگانی ہمیشگی کی ہی کہ اسلام سکہلادین
دیکہو اس مقام پر تحقیق دوم باب ہفتم مقدمہ چہارم کو دگر زندہ کرنیکا اشارہ بہی کہین ہی تو والدین
احدین کی نسبت بقول بعض کے ہی اور فصل ۳۳ سفر ثنی مین خداوند کا دس ہزار قدوسیونکی ساتہ
آنا لکہا ہی مراد اوس سے اہل اسلام مقدسین کا آنا ہی جو اونکی بروز مین و گر کہین اشارہ نزول
ملائکہ کا ہی تو وہ بروز بدر وغیرہ ہی اور نیز فصل ۳ سو مذکور مین خدا کا آنا جو لکہا ہی مراد خلیفہ خدا
یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہا ہی اور ملائکہ سے مراد برقوات اونکی حضرات صحابہ ہین اور فصل ۲
حبقوق مین آفتاب ماہتاب پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت لکہی ہی اور فصل ۳ یوئیل مین
اس محفوظ مین ستارون کا گرنا لکہا ہی مطلب اوس سے اولیا و امم سابقہ کے جاتی رہنی کا ہی یا ہولناک
واقعون کا ہونا ہی اور نیز شہاب کی کثرت کی طرف اشارہ جس سے شیطان کو دکہہ ہوا اور رجعت
آفتاب و انشقاق قمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیتک ہوا اور فصل ۴۹ یشعیا مین کعبہ کا
شہر بیت اللہ تا زہ جواہرسے لکہا ہی مگر بعد ہجرت کے جیسے فصل ۱۲ یشعیا سے ظاہر ہی اور درس چہارم فصل ۳
کتاب امثال و درس ۱۰ فصل ۴ یشعیا آسمان کی معراج کی طرف اشیر ہی جس سے مطلب سیر سات
درجات متصل حدیث ان فی جسد آدم لمضغۃ الحدیث مین جیسے رسالہ معراج الرسول مین

منفصل کیا گیا ہی اور نصل ما سفر تشی مین پارہ پارہ نزول قرآن کی خبر ہے ایکبارہ جملۂ واحدہ کی نزول
کی اور معالم مین ابن عباس سے مروی ہی کہ شیبہ و ربیعہ و ابوسفیان بن حرب و ابا البختری بن ہشام
و اسود بن عبد المطلب و زمعہ بن اسود و ولید بن مغیرہ و ابوجہل و عبد اللہ ابن امیہ یعنی ابن
عاتکہ پھوپھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم و امیہ بن خلف و عاص بن وائل و نبیہ و منبہ ابنای حجاج و نیز
نضر بن حارث و عقبہ جو مدینہ کے یہود کی پاس حال دریافت کرنے گئے تھے پشت کعبہ پر غروب کی بعد
جمع ہوئے تو بعض نے بعض سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
خیال سے کہ انکو میرے امر مین کچھ ظاہر ہوا ہی شتابی کی کہ انکی ہدایت کے حریص تھے پس جبکہ تشریف
لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنی منہ کرکے مخاطب ہوئے اور کہا کہ ہمنے آپکو مقدمہ مین عذر
کے لئے آپکو بلوایا ہی اور قسم خدا ہم نہین جانتے کسی مرد کو عرب سے کہ اوسنے اپنی قوم پر ایسا کیا ہو جو تو نے
اپنی قوم پر داخل کیا البتہ دشنام دین اپنی باپون کو اور عیب کیا دین مین و سفہ کیا خوابون کو اور دشنام
دئے معبودون کو متفرق کیا جماعت کو اور باقی نرکھا کوئی امر کہ تو اوسکو نلایا ہو اپنی درمیان اگر مال کی
خواہش کی تو یہ بات کی ہو کرین ہم تجھکو مالدار اپنی سے زیادہ و گر تو شرف طلب کرے تجھکو سردار بنادین و گر ملک
گیری کا خیال ہو اپنی اوپر مالک بنادین و گر تجھکو دیو لگا ہو سیانی بلوادین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا اونمین سے کوئی بات نہین کہ مین جو لایا ہون نہ بطلب جاہ ہی نہ بخواہش حصول مال نہ مالک بنے
تمہارا ہو اوپر لیکن اللہ نے مجھکو بھیجا ہی تمہارے اوپر رسول اور نازل کی میرے اوپر کتاب اور حکم کیا مجھکو
کہ ہوون مین مومنین کو بشارت دہندہ یعنی فتح سے اور کافرون کو ترسانندہ یعنی شکست سے پس
پہونچائی مین نے اپنی پروردگار کی رسالت اور تمہارے واسطے مین نے نصیحت کی پس اگر قبول کرو
اوسکو تو وہ تمہارا النصیب ہی دنیا و آخرت مین و گر تم رد کرو اوسکو تو مین صبر کرون خدا کی حکم کے لئے
تا کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان حکم کرے یعنی جہاد کا پس انہون نے کہا کہ اگر ہماری باتون کو قبول نکیا
جو ہمنے پیش کین اور تو جانتا ہی کہ ہمسے زیادہ تنگ تر عیش مین کوئی نہین تو اوس سے کہ جسکو تو
بھیجے والا خیال کرتا ہی کہہ کہ ہماری پہاڑون کو ہمسے دور کردے اور فراخ کرے ہمارا شہر اور اومین نہرین شام و

وعراق کی سی جاری کردی اور زندہ کر ہمارے لئے قصی بن کلاب کو کہ وہ ہمارے واسطے آپکی نبوت
کی گواہی دے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکے لئے مبعوث نہیں ہوا میں نے جو کچھ
ہوچکا نا تھا پہونچا دیا آیندہ تمہارا نصیب ہے اگر تم قبول کرو دنیا و آخرت میں ورنہ میں صبر کرونگا
خدا کے حکم کا تو انہوں نے کہا کہ خدا سے طلب کر فرشتہ کہ تیری تصدیق کرے اور اللہ سے چاہ اپنے لئے
باغ و قصور و خزانہ زر و سیم جو تیری مدد کرے اس سے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تو بازاروں میں کھڑا ہوتا ہے
اور معاش ہماری طور سے طلب کرتا ہے یعنی بطور سوداگری تو ارشاد فرمایا کہ میں اسلئے نہیں بھیجا گیا
لیکن بھیجا ہے مجکو بشارت دہندہ یعنی مومنین کو اور ترسانندہ یعنی کافرین کو فتوحات سے پھر کفار
مکہ نے کہا کہ گرا ہمارے اوپر آسمان جیسے تو گمان کرتا ہے کہ اگر خدا چاہے تو کرے ارشاد فرمایا کہ یہ امر خدا کی
طرف ہے اگر چاہے وہ کرے تو ایک قائل نے ان میں سے کہا کہ ہم ایمان نہ لاویں جب تک روبرو اپنے
اللہ اور ملائکہ کو نہ لاوے پس جبکہ یہ کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور عبداللہ بن ابیہ
بھی ساتھ اوٹھا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری قوم نے جو پیش کرنا تھا وہ پیش کیا اور تو نے
اونمیں سے کچھ قبول نکیا پھر طلب کئے اپنی جانوں کے لئے وہ امور جس سے تیرا مرتبہ خدا کے پاس پہچانیں
تو تو نے نکیا پھر جلدی کی عذاب کی جس سے کہ تو ڈراتا ہے پس تو نے نکیا تو خدا کی قسم نہ ایمان
لاؤں تیرے اوپر کبھی جب تک کہ میں دیکھوں سیڑھی کہ اوس پر تو آسمان پر چڑھے اور لاوے کتاب کھلی ہوئی
اور ملائکہ کہ تیری گواہی دیں اوسکے ساتھ جسکو تو کہتا ہے اور خدا کی قسم اگر یہ بھی تو کرے تو گمان کروں
کہ میں تیری تصدیق نکروں پس پھرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان مبارک کو اور آیت نازل ہوئی

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْبُوْعًا ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اور کہا کفار نے کہ ہرگز ایمان تیرے اوپر
نہ لاویں جب تک کہ نکالے ہمارے لئے زمین کے سے چشمہ یا ہووے تیرے لئے باغ کھجور اور انگور کہ نکالے تو
نہریں اوسکے اندر نکالنا اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
قَبِيْلًا ۙ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ یا اگر لاوے تو آسمان کا ٹکڑا جیسے تو گمان کرتا ہے یا لاوے

اللہ و ملائکہ کو روبرو یا ہو تیرے لئے گھر زر یا تو چڑھے آسمان میں اور ہرگز نہ ایمان لاوینگے تیرے

آسمان پر چڑھنے پر یہانتک کہ تو لاوے ہمارے اوپر کتاب کہ ہم اوسکو پڑھیں اور چونکہ فصل ۲ مضمون یہ

روح کی آمد صورت پردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھی ہے ارشاد ہوا قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ

اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۠ فرمایا کہ ہے میرا رب ان تمھاری سوالوں سے کہ سب مرسلان اونسے کیے ہوں نہیں ہوں میں

اپنی خصوصیت سے مگر بشر رسول عظیم الشان اسماعیلی موعود جسکے نشان سے ختم رسالت

و نبوت ہے کہ اگر اوسکے جیسا جو کوئی ایک آیت بھی بدعوی نزول کلام الٰہی لاوے تو مارا جاوے

اور پیشینگوئی اوسکی الٹی ہو جاوے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓی

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ اور نہ روکا آدمیوں کو کہ اونکو ایمان لاویں

جبکہ آئی اونکو پاس ہدایت مگر یہ کہ کہا کیا بھیجا اللہ نے بشر کو رسول کیونکہ مثل فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں

لکھا ہے کہ خدا آیا مکہ میں اور سیر کو گیا سعیر کی اور آ پڑا صحرائی فاران کے شہر مدینہ میں جسکے ساتھ

دس ہزار قدوس تھے مطلب اوس سے استخلاف و بروز وجہ روح القدس ذکر و بیہ ہی سے ہے جو زمین پر بطور

اطمینان رہیں اور بہر اونپر ملائکہ کا نزول ہو کہ مناسبت باہم گر تر ہے جس کا ہی خسروی

تاج شاہی بہر کل کی رسد جاشادی کرائی چنانچہ فرماتا ہے قُلْ لَّوْ کَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَةٌ

یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا ۝ یا اگر ہوں

زمین میں ملائکہ کہ چلیں مطمئن طور پر البتہ نازل کریں اونپر آسمان سے ملائکہ رسول اور یہی سورت

بیان پر متحقق ہے قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ؕ اِنَّهٗ کَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا

بَصِیْرًا ۝ فرما کافی ہے اللہ گواہی کو میری اور تمھارے درمیان میری رسالت پر کہ وہ ہی اپنے

بندوں پر خبردار بینا اور خدا کی شہادت پر عقل کی گواہی ہے وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۝

وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُکْمًا وَّصُمًّا ؕ اور جسکو ہدایت کرے اللہ سو وہ ہی راہ پاب ہے اور جسکو

وہ گمراہ کرے پس تو نہ پاوے اونکے لیئے دوست سوا اسکے بچانیوالا اور حشر کرینگے اونکو روز

قیامت اونکے مونہوں پر اوندہا اندھے اور گونگے اور بہرے اس لیے کہ انہوں نے نبی کے اوصاف نیکی اور گواہی

راستی کی تری اور حق بات نہ سنی مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ٹھکانا اونکا (نصف)

جہنم ہے جب بجھے زیادہ کریں اونکا شعلہ اونکے دلوں میں تخم ایسے جہنم کا ہے کہ جو ہر ایک آیت

کہلائی جاتی ہے تو وہ اوسکا انکار کرتے ہیں تو قیامت میں اثر یہ ہو جو فرماتا ہے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝

یہ جزا اونکی اسلیے ہے کہ انہوں نے کفر کیا ہماری ہر ایک آیات کے ساتھ جو شب معراج میں دکھلائیں

کہ یہود کی دوسری بربادی کے بعد اہل اسلام ہی اونکی آبادی ہونی ہے اور کہا جبکہ ہم ہوی استخوان اور

بوسیدہ کیا ہم مبعوث ہوں قیامت میں خلق جدید کرکے تو قیامت کا جو ابد الآباد ہی انہوں نے

انکار کیا تو یہ انکار ابد الآباد تخم جہنم ہے اور الآباد کا جو مقدار جہنم ہی اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ

فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ وہ ہی جسنے اپنی رحمانیت سے پیدا کیا

آسمان و زمین قادر ہی اس امر پر اپنی رحمانیت سے کہ پیدا کرے اونکی مثل قیامت میں اور کرے اونکی

سب کی پیدائش ثانیہ کے لیے وقت جسمیں شک نہیں پس انہوں نے اقرار نکیا مگر ناشکری کی اور

اوائل سورت میں فلاح یہود مذکور اس زمانہ میں ہوئی ہے اور جیسے کفار مکہ منکر قیامت تھے ویسے یہود کی

فلاح کی بربادی روسیہ میں منکر تھے کہ کیسی شاہنشاہ ہرقل ممالک مقدس سے نکالا جاویگا تو ارشاد کر

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ (۱۱ ع)

الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ اگر تم مالک ہوتے میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے اسوقت میں البتہ تم روکتے

خوف خرچ ہو جانے سے اور ہی انسان بخیل اور سنت قوم یہود کی فلاح پر اس زمانہ پر [illegible] میں کتاب تورات

موسی سے ظاہر ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

اِذْ جَآءَهُمْ ۝ اور البتہ دیئے ہمنے موسی کو نو معجزے عصا کے سوا [illegible] ظاہر کہ تو پوچھ

بنی اسرائیل سے کہ جب لایا موسیٰ اونکی پاس ایک دریا وغیرہ کا خون ہونا دوسری مینڈکونکی کثرت
تیسری جوؤن کی بہتات چوتہی مچہرون کی زیادتی پانچوین مواشی کی موت چہٹے فرعونیون کے دنبل
ساتوین اولونکی بارانی آٹہوین ٹڈی کا آنا نوین تاریکی جیسے فصل ۷ سے تا ۱۰ خروج مین مشرح ہین
پس نوین نشانی پر فرعون نے مطابق ورس ۲۴ فصل ۱۰ خروج کی موسیٰ سے کہا کہ تم جاؤ خداوند
کی عبادت کرو فقط تمہاری گلی اور تمہاری گای بیل یہان رہین تمہارے بچے بہی جاوین ۲۵ موسیٰ نے
کہا کہ تجہے ضرور ہے کہ تو ہماری ہاتہ مین قربانیان اور سوختنی قربانیونکے لئے ذبیحہ دیوے تاکہ ہم خداوند اپنے
خدا کے آگے قربانی کرین تا آخر ورس ۲۶ فَقَالَ لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا مُوسَىٰ مَسْحُورًا ۝
تو فرعون نے موسیٰ کو کہا کہ بدرستی مین تجکو ظن کرون ای موسیٰ فریب کہایا ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا أَنْزَلَ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرَ وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ
يَا فِرْعَوْنُ مَثْبُورًا ۝ موسیٰ نے کہا البتہ تو جانے کہ نہ نازل کین یہ مگر آسمان و زمین کے مالک نے
اور بدرستی مین ظن کرون تجکو ای فرعون ہلاک شدہ لیکن خدا نے فرعون کا دل سخت کردیا مطابق ورس ۲۸
فصل ۱۰ خروج کے اونکا جانا نچاہا اور کہا میرے سامنے سے جا آپ سے ہوشیار رہ پہر میرا مونہہ دیکہنے مت آیو
ورنہ ہلاک ہوگے جیسے ارشاد ہے فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَفِزَّهُمْ مِنَ الْأَرْضِ پس ارادہ کیا فرعون نے کہ
مضطرب کرے بنی اسرائیل کو اوس وقت موسیٰ نے کہا کہ تو نے اچہا کہا مین پہر تیرا مونہہ نہ دیکہونگا تو خدا کی
حکم سے موسیٰ ایک اور آیت عظیم لائی کہ فرعونیون کے جیتے بیٹے ایک رات مین مرے اور فرعون نے اجازت
خروج موسیٰ و بنی اسرائیل کو دی اور وہ راہ بہی گمراہ کہی گئے اور فرعونیون کو خبر ملی پس موسیٰ کا تعاقب
کیا اور بنی اسرائیل سمندر سے نکلے فَأَغْرَقْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ جَمِيعًا ۝ پس غرق کیا فرعون کو اور جو
اوسکے ساتہ تہے سب کو اور بعد کو طرح بطرح کے اعجاز موسیٰ سے صادر ہوئی اور چالیس سال تیہ مین رہی
وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ اور فرمایا ہمنے بنی اسرائیل کو زبانی
موسیٰ کی کہ بعد موسیٰ کے یہود مین سلاطین ہین اور تیرہ سوا ای دوسری زیادیون کے دو مرتبہ سخت
ہلاکت آویگی ایک زمانہ بخت نصر مین دوسری غیر قوم رومیہ مین اور پہلی مرتبہ کی بربادی کے بعد

کیقباد بادشاہ دوالقرنین سے نجات ہوگی فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝
پس جب آوے دوسرا وعدہ ہلاکت حسین اور مدینہ کی تباہی پر تباہی آوری لاویں ہم تمکو ساتھ اسلام
میں شوکت سیف اللہ خالد سے جمع کرکے کیونکہ سفر اولاد ابراہیم تمام ہو دیکھو فصل ۲۹ و ۳۰ و ۳۱
و ۳۲ و ۳۳ سفر پیدائش کو اور فصل ۳۳ سفر مثنیٰ میں رسول خداوند کا آنا سینا یعنی کوہ سے اور سیر کرنا الصری
یعنی کوہ سعیر پر اسحاق اور عرب صحرائے فاران مدینہ میں ہونا کہ یہاں سے ظاہر ہے جو ارشاد ہے کہ وَبِالْحَقِّ
اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ اور اس عصر ابراہیم
ادریس ہی موعود پر جو پانسو ستر مسیحی تھی میں حسب فصل ۹ دانیال کے پیدا ہوئے اور رسالت شاہ یار دکم
رومیہ ہرقل کا ہی تو وعدہ راست کو ساتھ ہمنے قرآن نازل کیا اور وعدہ کے ساتھ نازل ہوا اور نہیں بھیجا
ہمنے تجکو تا وقتیکہ تو لکہ میں ہے مگر بشارت دینے والا ایمانداروں کو فتوحات سے اور ڈرانیوالا کافروں کو
شکست بدر و شکست مثل ہرقل وغیرہ سے اور قرآن کا فصل ۱۸ سفر مثنیٰ موسیٰ میں یہ وعدہ ہے کہ پیغمبر
اسماعیلی کے منھ میں خدا کا کلام ہوگا یعنی ٹکڑے ٹکڑے کرکے جیسے ابراہیم تا ہیگا اور کہا کہ کیونکر آیا ہے فرمایا کہ
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ اور قرآن کو
پارہ پارہ ہمنے کیا تاکہ تو پڑہے آدمیوں پر ٹہر ٹہر کر حسب حاجت وہ وعدہ اور تاکید فرماتا ہے پارہ پارہ
اوسکو ہمنے نازل فرمایا قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ
رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ درستی وہ جو دیگر ہیں
علم پہلے نزول قرآن سے مثل اہل حبش وغیرہ اشیٰ تو اہل کتاب کہ جو مکہ میں آئے و اسلام لائے جب
پڑا جاوے پارہ پارہ اونکی کتاب سفر مثنیٰ کی فصل ۱۸ کی مطابق اوپر قرآن گرادیں اپنی ٹہوڑیوں کو
سجدہ کے لئے اپنے دستور کی موافق کہ سینے سے لگ جاتی ہیں اور کہیں پاک ہے ہمارا رب کہ یہ وعدہ ہمارے
رب کا نزول قرآن کے لئے سچا اور جھکادیں اپنی ٹہوڑیوں کو روتے ہوئے اور زیادہ کرے قرآن انکو خشوع
چنانچہ اونکا آنا اوس وقت کی بعد ہوا جبکہ عمرو بن عاص نے مہاجرین کی نسبت شاہ حبش سے کہا کہ جاکر

سجدہ

یہ غلام سرکش ہیں اور بادشاہ کو سجدہ نکرینگے تو بادشاہ نے حضرات مہاجرین کو بلوایا اور انہون نے
سجدہ نکیا بادشاہ نے سبب دریافت کیا تو حضرات نے فرمایا کہ سجدہ ہم خاص خدا کو کرتے ہیں اور
بادشاہ نے سورۂ مریم سنی اور نبوت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کیا اور بکمال خشوع
ٹہوری کو سینے پر لگایا یہ وجہ ٹہوریونکی خصوصیت کی ہے اس آیت پر سجدہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سجدہ میں اللہ رحمن کرکے مالک کا نام لیتے تو اسکو مشرکون نے سنکر کہا کہ دوسرونکو توحید کی
تعلیم اور یہان آپ دو کو پکارتے ہیں اور صورت اخفا میں غل و شور سے بہلائی ارشاد ہوا قُلِ
ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ فرما پکارو مالک کو
بلفظ اللہ کرکے چاہو یا برحمٰن کسی لفظ کے ساتھ تعبیر کرکے پکارو پس اوسی واحد کے اسماء حسنی ہیں
تو تکثر اسماء موجب تکثر مسمی نہیں وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ اور نہ جہر کر اپنی نماز میں کہ کفار سنکر ہنسی کرین اور نہ مخفی کر اوسکو غل و شور سے
شبہ ڈالین اور نکال اسکے درمیان کی راہ اس آیت کی تعلیم حضرت صدیقؓ کو جو مخفی پڑہتے تہے اور
حضرت عمرؓ جو جہر کرتے تہے یون ہوئی کہ حضرت صدیقؓ کچہ جہر کرین اور فاروقؓ کچہ اخفا اور جبکہ تکثر اسما کے
مسمی میں تکثر نہین آتا جیسے بنی ملیح وغیرہ پر انکا ذو ولد و شریک ہونا آتا ہے تو فرماتا ہے وَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ
مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ اور کہہ ان اسماء کی ساتھ سب تعریفین ثابت ہین اوس ذات
واحد کو کہ نہ پکڑا اولاد اور نہین ہے اوسکے لئے شریک ملک مین اور نہین ہے کوئی دوست بچانیوالا
ذلت سے بندون کو اور تکبیر سے اوسکی بزرگی کر کہ اللہ اکبر کہہ۔

ع ۱۲

سورۂ کہف مکیہ ہے ایک سو دس آیت اور بارہ رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین حکم تہا حمد خدا کہنے کا تو یہ سورت الحمد للہ سے شروع ہے اور پہلی سورت مین مذمت

اون ہی مدلج وغیرہ ہی جو مثل نصاریٰ کے ملائکہ کو ولد پکڑتے اور مدح تہی اہل حبش اہل کتاب کی جو مسیح کو عبد اللہ کہتے تو اس سورت مین ذمت ہی اون بنی مدلج وغیرہ کی جو ولد پکڑتے اور اون یاجوج و ماجوج کے جو دین نصاریٰ رکہتے ہین اور مسیح کی الوہیت کے قائل ہین جنکی تحقیق مقدمۂ ششم مین گذر گئی اور نیز اس زمانہ مین اونہین جو ملحد ہین اونکا بہی بیان ہی اور مدح ہی اون اہل یورپ کی جو باوجود مسیح مین عنقریب عرصہ مین بہت سی کچہ ایمان لانیوالی ہین اور نیز مدح نصاریٰ اصحاب کہف کی ہی جو توحید کے قائل تہے بدین وجہ بعد سورۂ بنی اسرائیل یہ رکہی گئی اور قائلین ولد اللہ بنی مدلج نے جیسے روح موعود علی کی نسبت سوال کیا تہا ویسے قصہ اصحاب کہف کا اہل مکہ نے دریافت کیا تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا انشاء اللہ کے فرمایا کہ مین کل جواب دونگا تو اس وجہ سے دیر نگ وحی مین ہوئی اور حضور کو اہل مکہ کی ہدایت کی حرص تہی اور وہ یہ چاہتے تہے کہ ہماری موتے ہوئے مجلس مین مفلس لوگ نہ آوین کہ اونکو غریبون کے ساتہ بیٹہتے ہوئے شرم آتی ہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ہوا کہ امراء کی آنے پر غریب لوگ جو یاد خدا مین مستغرق تہے علیحدہ کئے جاوین تو اس سورت کا اوائل نازل ہوا اور اس سورت مین دوسری عجیب قصص ہین جنسے اہل توحید کو نصیحت ہی اور اخبار تقدم کی تفصیل اور اخبار ما تاخر کا بیان ہی جسمین سے یاجوج والی روس و ماجوج گال کے حالات ہین جنکا حال اس وقت مین مشاہد ہو رہا ہی اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ برور و خلیفہ روح موعود ہین جو پہلی سورت مین بیان کئی گئی لیکن اپنے آپکو قابل پرستش نہین بتلایا بخلاف دجال کے کہ وجال آپ کو خدا کہلائیگا اور اپنے تئین ظاہر کریگا پس اول اس سورت مین دجال کی طرف لفظ عوج سے اشارہ ہے اس وجہ سے حدیث مین وارد ہی کہ جو اوائل اس سورت کو پڑہی وہ شر دجال سے محفوظ رہیگا بعد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے فرماتا ہی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَ لَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا ساری اظہار کمال اللہ ہستی مطلق کو مراتب جمع و فرق مین ثابت ہین نہ غیر کو جسنے نازل کی اپنے بندہ خاص پر کتاب اوپر کی اور اوسکو ٹیڑہی کجی جو مسمریزم سے دجال کو حاصل ہوگی جو اپنے تئین کو الوہیت پر قادر سمجہیگا قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡہُ وَ یُبَشِّرَ

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ؕ درحالیکہ وہ عہد مکرم کتاب
سیدھا ہے تاکہ ڈراوے سخت جنگ سے خدا کے پاس سے جسمین فرشتے کافرون کو قتل کرین گے اور
بشارت دے اون مومنین کو جو نیک عمل کرین کہ اونکے لئے نیک اجر ہے بہشت مین رہنے والے
ہمیشہ اور ڈراوے اون لوگون کو جنہون نے کہا کہ خدا نے پکڑا ولد نہ اونکو علم ہے نہ اونکے باپ
دادون کو بڑا ہے وہ کلمہ جو نکلے اونکے مونہون سے نہ کہین مگر دروغ اور چونکہ یہ سورت مکیہ ہے تو قرار
متخذین ولد اللہ سے یہان پر بھی مطلع مین نہ یہود و نصاریٰ اور جواب کی درنگی سے تو اتنا رنج کرتا کہ
جو بابت روح و اصحاب کہف کے سوال مین واقع ہے فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ
يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ؕ پس لعلہ امید ہے کہ تو کہیل جاوے اپنی جان کو اگر نہ ایمان
لاوین کافرین اس حدیث ذیل کے ساتھ براہ حسرت۔ ہیچ سکے کہ زینت والی ایمان نہ لاسکے
إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ
مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ؕ درستی تھی کہ ہے جو زمین پر ہے زمین کی زینت حیات دنیا مین انسانونکو کے
تاکہ ہم اونکو آزماوین یعنی ظہور مین لاوین اجمالی علم کی مطابق کہ کونسا اونکا نیک عمل ہے اور ہم البتہ
کرنیوالے ہین اوس سامان کو جو زمین پر ہے خاک بے شجر و نبات اور اوسکے بعد پھر زندہ کرنیوالے ہین جزا کے لئے
تو دنیا دارونکی مال کی طرف توجہ نکیجئے بلکہ اہل ایمان کی طرف خیال رکھنا فرض ہے چنانچہ غریبونکی عزت
کی نسبت اور وجود فنا و ایجاد قیامت پر یہی دلیل ہے منکرین قیامت کے لئے قصہ اصحاب کہف سنایا جاتا ہے
جسکو وہ طلب کرتے ہین جو قریب زمانہ ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین واقع ہوا جسکو نصاریٰ بھی
تسلیم کرتے ہین پس اذکار طلب اصحاب کہف آیا تھے عجیب و غریب تھے اور خدا نے اونکو دلیل قیامت مقرر
کیا اور عجیب لکھا تو غلط أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا
وا تو گمان کرے کہ اصحاب کہف و کتبہ والے تھے ہماری آیات سے عجیب کہ اونکو دلیل قیامت کا عجب ہے گردانا جائے
جنکا وجود بنظر ساتھ دشمنی اوس ہونیکی بھی کے سبب مقدم ہے لزاہم تم کی دلیل تھا اور صورت عجیبہ ہونیکی پھر اوکو
سے کیون نفرت اور قیامت کا انکار تو کیون انکار ہے جنکے قصہ کی ابتدا یہ ہوئی کہ دقیانوس ایک

بادشاہ تہا جبار رومی کافر بت پرست منکر قیامت جسکا ذکر فائدہ دوم مقدمۂ اول میں گذر گیا
وہ افسس میں آیا اور تہوار بناکر لوگوں کو بت پرستی کرنیکا حکم کیا اور جو اوسکا کہا مانتا نجات پاتا
ورنہ قتل کرتا اور چہ جوان صالح نصاری موحد تہے وہ کوٹہے میں بیٹہکر دعا و زاری کرتے تہے
کہ دقیانوس کے فتنہ سے خدا بچاوے اور وہ پکڑے آئے تو اوسنے اونکو بت پرستی کا حکم دیا پر وہ توحید پر
راسخ رہے اور نوجوان دیکہکر تیس روز کی مہلت دی کہ تیس روز میں سوچ و بچار کریں لیکن وہ خلاص
ہوکر باہر شہر سے بہاگے تو راہ میں ایک چرواہا ملا اوسنے اونسے حال دریافت کیا تو کہا کہ ہم خدا کی
طلب میں جاتے ہیں اوسنے دریافت کیا کہ خدا کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ جسنے زمین و آسمان بنائی تب
اوسنے کہا میں بہی اسی کی طلب میں نکلا ہوں اور اوسکے ساتہ کتا تہا مسمی قطمیر اوسکو بہگایا پر اوسنے
ساتہ نہ چہوڑا یہانتک کہ پہاڑ مسمی بناجلوس کے غار میں جو مسمی بکرم تہا پہونچے جو عرض زمین میں سائہہ
سینتیس درجہ پر ہے سامنے قطب شمالی اسقدر دور ہے کہ پہاڑ کے سایہ سے اونکی غار پر طلوع و غروب کے
وقت میں سورج اونکو نہیں دیکہتا تو اول بطور اجمال کے فرماتا ہے اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ
فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۱۰ یاد کر جبکہ آئی جوان
کوہ تک تو عرض کیا ای ہمارے رب دے ہمکو اپنی طرف سے رحمت خاص کہ ایمان کی پائداری سے عبارت ہے
اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام سے نیکی و ثواب فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۱۱
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۱۲ پس تہپک دیے اونکی کانوں پر
غار میں برس میں جنکا شمار آتا ہے کہ اونمیں برسوں تک وہ سوتے رہیں پہر جگایا ہمنے اونکو تاکہ ہم علم تفصیلی میں
علم اجمالی کی مطابق جانیں کہ کون سا دو گروہوں کا نگاہ رکہنے والا زیادہ ہے اوس مدت کو جسمیں وہ ٹہرے
یعنی بت پرست منکرین قیامت یا نصاری موحدین معتقدین قیامت اس اجمال کے بعد تفصیل سے قصہ اونکا
کہتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۗ ہم قصہ پڑہتے ہیں تیرے اوپر اونکی خبر کا راستی اِنَّهُمْ
فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۱۳ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ تحقیق وہ جوان تہے کہ ایمان
لائے اپنے رب پر اور زیادہ کی ہمنے اونکو ہدایت اور محکم کردی ہدایت اونکی دلوں پر اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ٥ یاد کرجب
دقیانوس سے مہلت لیکر شہر سے باہر نکلے اور ایک چرواہی کو ملے اور کہا کہ خدا کی طلب مین ہم جاتے ہین
تو اوسنے دریافت کیا کہ خدا کون ہے تو کہا کہ ہمارا پروردگار آسمان و زمین کا کہ ہرگز نہ پکارین اوسکو سوا
دوسرے معبود اللہ کو ورنہ بصورت دوسرے خدا کی پکارنے مین البتہ کہین جھوٹا قول هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا
اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ یہ قوم ہماری دقیانوسی ہے
کہ پکڑی انہون نے بہت سے معبود سوائے خدا پر دروغ کا وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ
فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا
اور جب گوشہ تم پکڑو اونسے اور اونکے معبودون سے سوائے خدا کے پس چلو غار کی طرف پھیلا دیگا تمہارے اوپر
تمہارا رب اپنی رحمت سے اور تیار کریگا تمہارے لئے تمہارے کام سے نرم وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ
تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ
فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ اور تو دیکھے آفتاب کو جب طلوع کرے جھکے اونکے غار سے داہنی غار کے اوس شخص کے
جو شرق کو موںھ کرکے کھڑا ہوا اور جب غروب ہوا اور آدمی سورج کو دیکھتا ہو تو اونکو چھوڑے بائین
طرف اور وہ ایک کشادگی مین ہین غار کے اور دقیانوس نے تین روز کے بعد جو تلاش کیا وہ حاضر
نہوئے تو اونکے ماں باپ پر تشدد کیا انہون نے کہا کہ کچھ ہمسے روپیہ لیکر کہین چلے گئے ہین بعد تلاش کے
معلوم ہوا کہ غار مین چھپے ہین تو اونکے غار پر دیوار بنوا دی کہ یہین مر جائینگے اور کتبہ لکھا یا جو رقیم کرکے
فرمایا گیا ہے شیشہ کی دو تختیون پر کہ وہ مکسلمینا یا تخشلمینا و یملیخا و مرطونس و کشفوطنش و بیرونس
و دیموس و بیطینوس و قالوس اور قطمیر اونکی ساتھ کتا ہے یہ بادشاہ دقیانوس کے خوف سے بھاگے گئے
اور داخل ہوگئے ہین غار مین پس جبکہ اونکے فرار کی خبر کی گئی حکم کیا گیا اوس غار کے بند کرنیکا پتھر دیکر
اور پیچھے لکھدیا ہے اونکا حال اور خبر اونکی تا کہ جانے وہ جو پیچھے آدمی اگر اوسپر مطلع ہو اور تحقیق اونکے
اسماء کی کہ دراصل سات ہین آیندہ آتی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ
الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ۧ یہ اونکا سات شخص ہونا اور

اور غار میں جانا آیات خدا سے ہے جسکی تفصیل آویگی جسکو ہدایت کرے اللہ پس وہ ہدایت یافتہ ہے
اور جسکو اللہ گمراہ کرے پس تو ہرگز نپاوے اوسکے لئے کوئی ہدایت کرنیوالا اور اونکی صفت کا حال
فرماتا ہے وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ اور تو اونکو گمان کریگا جاگتے اور وہ سوتے ہیں
وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
اور ہم بدلتے ہیں اونکی کروٹیں داہنی اور بائیں اور اونکا کتا پھیلائے ہوئے ہے اپنے دو ہاتھ غار کی چوکھٹ پر
لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝ اگر تو مطلع ہوتا اونپر
تو تو اونسے لوٹتا بھاگ کر اور بھر جاتا اونسے رعب اور ۲۷۲ عیسوی میں تدوسس بادشاہ کا راج
ہوا جو ایماندار نصاری تھا اور باہم حشر میں نزاع تھا بعض حشر کے معتقد تھے و بعض منکر تھے اور بادشاہ
کشف ماجرا چاہتا تھا تو خدای تعالیٰ نے اونکو جیسے وہ غار میں گئے اور سو گئے تھے اوٹھایا جیسے فرماتا ہے
وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ اور جیسے وہ سوئے ویسے ہی ہمنے اونکو جگایا لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ
قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ تاکہ سوال کریں باہم ایک
اونہیں اور جب وہ اوٹھے تو باہم گفتگو کی اور کہا اونمیں سے ایک نے تم کتنے ٹھہرے تو اونہوں نے کہا کہ
ٹھہرے ہم ایک روز یا کچھ دن سے کم اور وہ غار میں صبح کو گئے تھے اور اوٹھے تو چاشت کا وقت تھا
تو بسبب خوب نیند کے بھر جانیکے ایک روز کہا اور بسبب چاشت کے خیال کے کہا اوس سے کم قَالُوا رَبُّكُمْ
أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا تمہارا رب دانا تر ہے اوس مقدار پر کہ تم ٹھہرے فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ
هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ
وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ اور جبکہ وہ اوٹھے تو کہا کہ بھیجو کسی کو اس چاندی کے ساتھ شہر
تو چاہئے کہ دیکھے کونسا اونکا پاک تر ہے کھانا تو چاہئے کہ لاوے تمکو اوس سے رزق اور چاہئے کہ نرم
کلام کرے اور نہ خبردار ہو تمہارے ساتھ کوئی إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ
يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ کیونکہ وہ اگر غالب ہو جاویں تمہارے
اوپر سنگسار کریں تمکو یا لوٹا دیں گے تمکو اپنے دین میں اور اس صورت میں ہرگز نہ فلاح پاؤ کبھی اور

اسوقت مین یملیخا کہ ادنمین سی ہشیار تہا وصیت قبول کرکے شہر کو چلا شہر کے دروازہ کو دگرگون
پایا جب اندر گیا تو بازار و محلات کی بہی کیفیت دگرگون پائی تو حیران ہوا لیکن نان پز کی دکان
دیکہکر درم روٹی کی خرید کے لئے دیا جسپین سکہ دقیانوس کا تہا تو نانپز سمجہا کہ اسنے خزانہ پایا ہی
جو پرانا سکہ اسکے پاس ہی اور یملیخا سے خزانہ طلب کیا اوسنے انکار کیا تو رفتہ رفتہ شہر کے کوتوال
کی طرف اسکو لیچلے اور اوسکو دہمکایا یملیخا نے جواب دیا کہ کل ہم یہان سی گئے اور آج ہم یہان
آئی ہین ہمارے پاس خزانہ کہان سے آیا لوگون نے یملیخا کو باندہکر مارا اور کوتوالی کے دروازہ پر
لائی تو وہ گمان کرتا تہا کہ اوسکے کنبہ کا کوئی آدمی آویگا وہ خلاص کرا دیگا تا آنکہ رجوع لایا دو نیک
آدمی ایک اریوس دوسرا اسطیوس کی طرف اور یملیخا نے گمان کیا کہ دقیانوس کے پاس مجہکو
لئے جاتی ہین تو داہنے بائین دیکہتا تہا اور آدمی اوس سی ٹہٹہا کرتے تہے کوئی مجنون کوئی مکار جانتا تہا
پس رویا کہ مین اپنی ایماندار یارون سے جدا ہو گیا کاش وہ منہ آوین اور دقیانوس کے ہاتہ سے مارے جاتے ہم
لیکن ان دونون آدمیون کا تہمل دیکہا تو جانا کہ دقیانوس پاس نہین لئی جاتی اور کچہ آسودہ ہوا اور ایک نے
اوسکو درم کو دیکہا اور پوچہا کہ خزانہ جو تو نے پایا ہی کہان ہی اوسی کہا مین نے خزانہ نہین پایا ہی یہ درم
مین نے باپ سی لیا ہی اور اس شہر کا نقش ہے مجکو نہین معلوم کہ کیا ہوا ہی تو دوسرے نے دریافت کیا کہ
تو کون ہے جواب دیا یملیخا پہر اوس سی دریافت کیا کہ تو کسکا بیٹا ہی اوسنے اپنے باپ کا نام بتلایا پہر
اوس سی دریافت کیا کہ تجکو کوئی جانتا ہی اوسنے اپنے باپ اور دوسرون کا نام لیا جو کوئی اوسوقت
نہ تہا اسپر ایک نے کہا تو دروغ گو ہی تو یملیخا نے سر اپنا نیچے ڈالا اور بعض نے مجنون کہا اور بعض نے کہا
کہ یہ قصدًا احمق بنتا ہی تو ایک نے اوسکی طرف سخت دیکہا اور کہا کہ یہ سکہ تین سو سال پہلے کا ہی اور
تو جوان ہی آیا تو ہمکو فریب دیتا ہی اور ہمارے پاس خزانہ ہی اوس سکہ کا ایک بہی روپیہ نہین بہتر یہ ہی کہ
بیان کر دے ورنہ تو سخت عذاب دیا جاویگا تو یملیخا نے کہا مجکو جواب دو کہ دقیانوس نے کیا کیا
انہون نے جواب دیا کہ ہم دقیانوس کو نہین جانتے پہلے اس سی ایک بادشاہ تہا اوسکو قرن گذر گئے
اوسوقت یملیخا نے کہا کہ مین حیران ہون کہ کوئی میری تصدیق نہین کرتا ہی اور اپنی اصلی حال سے

مطلع کیا تو اریوس نے کہا کہ ہمکو یہ حق تعالیٰ نے نشان دیا ہے تاکہ ہم جانین کہ قیامت آنی ہے
اور پہنچا اریوس اور اوسکے احباب کو غار پر لیگیا اہل غار نے گمان کیا کہ کہین دقیانوس پہر آگیا
اور غار مین مشغول ہوا ہو نیکو پہر لپہنچا پہلے اونکے پاس گیا اور قصہ کی خبر کری اوسوقت اونکو
اپنے قیام کا تین سو نو سال تک خواب مین رہنے کا حال دریافت ہوا اور قیامت کی دلیل ظاہر
ہوئی اریوس نے ایک تابوت تیار کیا اوسمین رصاص کی دو تختیان تہین جسمین اونکے نام تہے جنکا ذکر
سابقاً مذکور ہوا وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
لَا رَيْبَ فِيْهَا اور ایسے ہی ہمنے مطلع کیا اونپر اہل شہر کو تاکہ وہ جانین کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے
اور ساعت قیامت مین شک نہین اور اسکی خبر شاہ تندوسس کو پہونچی اور اوسکی عقل ٹہکانے آئی
اور کہا کہ اوس نور کو تو نے کل نکیا جو ہمارے باپ دادون نے قسطنطین کو دیا اور بادشاہ افسس مین
آیا اور اہل شہر شاہ کو غار مین لے گئے اور اونسے شاہ ملا اور شکر خدا بجالایا اور اصحاب نے کہا
کہ اب ہم پہر دکرتے ہین تجکو خدا کے ساتہ اور لیٹ کر وفات پاگئے اور بادشاہ نے ہر ایک کو صندوق
زرمین رکہا تو خواب مین بادشاہ کے روبرو آئے کہ ہمکو تابوت زر سے نکال اور پہر ساج کی لکڑی کے
صندوق مین اونکو رکہکر دفن کیا اور مقرر کیا اونپر عرس سال بسال تحقیق یہ ہے کہ قیامت کی تحقیق
یہ ہے کہ ہر چند حشر اجساد ضروریات سے ہے لیکن وہ جسد عالم حیوان سے ہے مثل ملائکہ جو فانی نہوگا اصل
اونکی موت کی بعد قصہ جو واقع ہوا اوسکا ارشاد فرماتا ہے اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ
فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ
لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۲۱ یاد کر جبکہ بسا ذمت کی اہل شہر نے باہم تو بعض نے کہا کہ بناؤ
اونکی قبرون پر بنیاد مثل قبہ کی پروردگار اونکا دانا تر ہے اونکے ساتہ کہا اون لوگون نے جو غالب
ہو ہوئے اوپر امر البتہ بنائینگے اونپر مسجد اور مسجد بنانی بین قبر پر حدیث مشہور سے منسوخ ہے اور اس مقام پر
قبر کے قریب مین زائرین کے لئے یا نمازیون کو بنیان بنانی منع نہین اور چونکہ اونکی نسبت سات
اشخاص سے زیادہ کوئی نہین کہتا اور نو نام تختیون پر لکہے ہوئے تہے تو بعض بلا دلیل و خلاف ظاہر

ہر ایک کا مع باپ و دادی کے نام سمجھے تو اونکو تین سمجھے اور بعض شہر والون کے نام مع اونکی باپ کے
آٹھ سمجھے بلا دلیل خلاف ظاہر کے اور راعی کا نام بلا ذکر باپ کے خیال کیا تو پانچ کہنے لگے بطور
اٹکل کے یہ دو قول ہین اور تحقیق ہی جیسے ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ سات ہین کہ وہ مکسلمینا
و یملیخا و مرطونس و بینونس و سارینونس و ذو انواس و کفشطیطیونس ہین کہ بعض نام بطور
تفسیر کے دوسرے نام کے ہین جو تختی پر لکھے تھے اونمین سے مثلاً مکشلمینا وہی مکسلمینا ہے اور دوسرا
یملیخا اور تیسرا کستطونس کہ وہی مرطونس ہے اور چوتھا تبرونس کہ بینونس ہے اور پانچوان دیموس
کہ وہی سارینونس ہے اور چھٹا بطیونس کہ وہی ذو انواس اور قابوس ہے اور ساتوان کفشطیطیونس
ہے اور چونکہ مدینہ مین بعد اسکے نصاری نجران کی آمد ہوئی تھی اور اونکا خیال تین و پانچ کا غلط ہے تو
اونکو آپکی نسبت پیشگوئی ہے بنا بر آن فرماتا ہے سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ
خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ج جلد کہین نجران کے نصاری کہ وہ تین ہین چوتھا
اونکا کتا ہے اور کہین پانچ ہین چھٹا اونکا کتا ہے اٹکل کرکے غیب کے ساتھ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ
وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّيْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۵ اور کہین
اکثر اونکو سات ہین آٹھوان اونکا کتا ہے فرما کہ میرا رب دانا ہے اونکی شمار پر کہ وہ سات ہین نہ جانتے
اونکو مگر کم جنہیں سے بقول ابن عباسؓ ابن عباس ہین اور سات کے عدد مین روایت سبب ہو وہی ظاہر
فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۵ پس جھگڑ تو ع ۵
اونسے بعد از ہجرت مگر ظاہر جھگڑا کہ کیسے اٹکل سے تین و پانچ ہو سکتے ہین اور نہ اونکو متمد سمجھنا
کسی سے اونمین سے فتوی دریافت کیجو کہ اونکا قول اٹکل سے ہے اور جو اس قصہ کے جواب کی بابت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کل مین کہونگا اور دیر لگ ہوئی اوسکی نسبت فرماتا ہے
وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۵ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
اِذَا نَسِيْتَ اور ہرگز نہ کہنا کسی شی کی نسبت کہ مین کرنیوالا ہون کل مگر انشاءاللہ کے ساتھ
دگر بوقت کہنے جواب کے انشاءاللہ کو تو بھولے تو بوقت یاد داشت یاد کر نام خدا کا یعنی انشاءاللہ

اوس شخص مثل عیینہ بن حصن فزاری کی (جو قبل از اسلام لانیکے کہتے کہ فقیرونکی جماعت کے
بو بری لگتی ہے اور ہم سادات مضر و قریش ہین) جسکا دل ہمنے غافل کر دیا اپنی ذکر سے اور
اپنی خواہش کی پیروی کری اور ہی کام اوسکا زیادہ گوئی وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ
شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا
أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا اور فرما کہ دین حق ہے تمہارے
رب کی طرف سے پس جو چاہے سو چاہے کہ ایمان لاوے اپنے بھلے کے واسطے اور جو چاہے کہ
کفر کرے اپنے وبال کے واسطے ہمنے تیار کی ہے ظالمونکے واسطے آگ کہ گھیر لیوے اونکو اوسکی چار دیواری اور
اگر پانی کی طلب کرین دی جاوین پانی مثل عکر زیت کہ بھونے اونکے مونہون کو برا پانی ہے اور برا ہے
آتش اونکا مقام إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ
أَحْسَنَ عَمَلًا أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَ
إِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا
تحقیق وے جو ایمان لائے اور کام کئے نیک بدرستی ہم نہ ضائع کرین اجر اوسکے جو نیک عمل کرے اونکو ہے
جنت عدن ہے کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین پہنین اوسمین کنگن سونیکے اور پہنین کپڑے سبز سندس
و استبرق کے تکیے لگا دین اوسمین تختون پر اچھا ثواب ہے اور نیک ہے یہ مقام پس کافرونکی
مالداری دنیاوی آخرت مین کام نہ آوے چنانچہ اوسپر مثل فرماتا ہے ایک کافر قطروس یا قطفیر
دو دوسرے مسلمان یملیخا کی جو غالبا اصحاب کہف سے تہا جنکو باپ کے ترکہ سے چار چار ہزار دینار ملے
کافر نے ایک ہزار دینار کی زمین خریدی اور باغ لگایا اور یملیخا نے ہزار خیرات کئے اور کہا
مینے زمین خریدی جنت مین اور کافر نے ایک ہزار دینار مین مکان لیا اور یملیخا مسلمان نے
ہزار دینار خیرات کئے اور کہا کہ جنت مین مینے نکاح کیا اور کافر نے ہزار دینار کے خدم و متاع

پھری اور مسلمان نے سارا خیرات کیا اور کچھ حصہ بیچ خادم و متاع میں سے خریدی پھر مسلمان کو
ضرورت پڑی تو کافر کی راہ میں کھڑا ہو گیا جس کافر نے دیکھا حال دریافت کیا مسلمان نے کہا
کہ کچھ حاجت رکھتا ہوں اگر پوری کرے کافر نے کہا کہ تیرا مال کہاں گیا اوسنے کہا کہ میں نے
خیرات کر دیا اور کافر نے مسلمان کا ہاتھ پکڑا اور اپنا مال و اسباب دکھلایا اور دو باغ کی سیر
کرائی تو حق تعالیٰ اون دونوں کے حال کی خبر دیتا ہے کہ واضرب لهم مثلا رجلين

جعلنا لاحدهما جنتين من اعناب وحففناهما بنخل وجعلنا بينهما زرعا

كلتا الجنتين اتت اكلها ولم تظلم منه شيئا وفجرنا خلالهما نهرا ۝ و

كان له ثمر اور میوہ اوس کے لیے بہت دو مردوں سے کہ کہتے ہیں ایک اونکے لیے دیا ہیں
دو باغ انگور کے اور گھیرا ہے اون دونوں کو خرمے سے اور کھیتی ہے اون دونوں کے بیچ میں
کہتے ہیں ہر ایک اون دونوں باغوں کا لایا اپنا میوہ اور نہ کمی کی اوس سے کسی چیز کی اور بہائی
اونکے اندر نہر اور تھا اوس ایک کے لیے پھل فقال لصاحبه وهو يحاوره انا اكثر منك
مالا واعز نفرا ۝ میں کہا کافر نے اپنے صاحب مسلمان کے لیے درحالیکہ مخاطب کیا اوسکو کہ میں
زیادہ تجھ سے ہوں مال میں اور غالب ہوں جماعت میں ودخل جنته وهو ظالم لنفسه ج

قال ما اظن ان تبيد هذه ابدا ۝ وما اظن الساعة قائمة ولئن رددت

الى ربي لاجدن خيرا منها منقلبا ۝ اور گیا اپنے باغ میں اس حال میں کہ ظالم
تھا اپنی جان کے لیے کہا میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ خراب ہو یہ باغ کبھی اور نہیں گمان کرتا کہ قیامت قائم
ہونے والی ہے اور اگر میں لوٹایا گیا رب کی طرف تو البتہ پاؤنگا بہتر اس سے بدلہ پایا جوا قال له

صاحبه وهو يحاوره اكفرت بالذي خلقك من تراب ثم من نطفة

ثم سوىك رجلا ۝ لكنا هو الله ربي ولا اشرك بربي احدا ۝ اور جواب دیا
اوسکو اوسکے صاحب نے کہ وہ اوسکو مخاطب کرتا ہوا کہ آیا کفر کرتا ہے تو اوسکے ساتھ جسنے
تجھکو پیدا کیا اول خاک سے کہ تیرے دادا آدم کو خاک سے بنایا پھر پیدا کیا تجھکو تیرے باپ کے نطفہ سے

واسطے ہر بڑا جانا قریب قیاس ہے اور کافر اسود جو منکر قیامت و حیات دنیا کا ہی معتقد ہے
اوسکی نسبت ارشاد ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور بیان کر اونکے لیئے حیات دنیا کی مثل وہ کہ جیسے پانی ہے کہ ہمنے اوتارا
اوسکو آسمان سے پس ملی اوسکے ساتھ زمین کی روئیدگی پس ہوگیا پانی خشک کہ اڑا لیگئین
اوسکو ہوائین اور ہے اللہ ہر شی پر قدرت والا تو یہی حال اسود کافر کا ہوا کہ یکایک دعا سے
تباہ ہوا اور وہ جو سردار عرب اپنی مال و اولاد پر فخر کرین جو کافر ہون اونکی نسبت فرماتا ہے
اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ اور مال کافر اور اوسکی بیٹے زینت حیات دنیا ہین اور مال و اولاد ہون
جو باقیات صالحات سے ہون بہتر ہے تیرے رب کے پاس ثواب مین اور بہتر ہے امید مین دنیا مین
اور باقیات صالحات مین پنجوقتہ نماز اور کلمۂ طیبہ وغیرہ داخل ہین جنکا نتیجہ باقی اچھی طرح سے
رہے بخلاف کافر کے کہ آخرت مین لباس تک اوسکے پاس نرہے جیسے ارشاد ہے وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ
وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ
صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝
اور بروز قیامت چلاوین ہم پہاڑون کو اور دیکھے تو زمین کو صاف اور جمع کرین ہم اونکو پس
نہ چھوڑین اونمین سے کسی کو کہ سب جمع ہون وہ تیرے رب پر صف بصف اوس روز آؤ تم ہمارے پاس
جیسے ہمنے تمکو پیدا کیا پہلے ننگے اوسوقت تمکو اس کہنے کا عوض ملے جو تمنے کہا کہ یتیم الوطالب کے
پاس چند ننگے بھوکے جمع ہوگئی ہین اور منکرین بعث سے کہا جاوے کہ کس واسطے آئے جسکا گمان کرتے تھے
بلکہ جہل مرکب سے تم زعم کرتے تھے کہ ہرگز ہم نکرینگے تمہارے لیئے وقت وعدۂ بعث و اول
وہ جو بروز قیامت پہنایا جاوے لباس ابراہیم ہون اوس روز امر سخت ہوکہ ایک کافر دوسرے
کو معائنہ کرے وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ اور رکہی جاوے
روبرو کتاب اعمال پس تو دیکھے مجرموں کو خوف کہانے والے اوس سے جو اوسمین لکہا ہوا ہی اور
کہیں ای ہماری خرابی افسوس کیا ہی اس کتاب کے لئے کہ نہ چھوڑی چھوٹا اور نہ بڑا مگر اوسکو شمار کر لیا
پس تمہاری یہ بات اہل اسلام کے لئے کہ بے سوکے نیکی جمع ہو گئی ہین اوسمین لکہی ہوئی وَوَجَدُوْا
مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۵ اور وہ پاوین اوسکو جو کیا ہے حاضر اور نہ ظلم
کرے تیرا رب کچھ کسی کو تو لکہوا چکے اور یاد سمجھ رکھا رہے کہ شیطان کے مکائد سے جو شرک
کرتے ہو ترک کرو اور انبیا کی تسلیم کرو تو تم شیطان کی مثال ہو جیسے آدم کو سجدہ نکیا اور اپنے کو بڑا
سمجھا جیسے ارشاد ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ط بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۵ اور یاد کرو جبکہ ہمنے فرمایا فرشتوں کو
کہ سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے کہ وہ جن سے تہا کہ سرکشی کی اپنے رب کے امر سے
کیا تم اوسکو اور اوسکی اولاد کو میرے سوا اولیا پکڑتے ہو حالانکہ وہ اور اوسکی اولاد تمہاری بد دشمن ہے
بڑی ظالموں کا ظلم کے لئے بدل خدا کو چہوڑ کر اور کی پرستش کی قابل نہین وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۵
اور یاد کرو جس دن کہ رب فرماوے یعنی روز قیامت ای کافرو پکارو میرے اون شریکوں کو جنکو تم
زعم کرتے تو اونکو وہ پکارین اپنی شفاعت کے لئے پس نہ جواب دین وہ شریک اونکو اور کرین ہم اونکے درمیان
وادی عمیق کہ اسطرف والا اوس طرف والے کو جواب نہ دیسکے یا ایک وقت میں ہو اور دوسری وقت مین
اونکی معبود اونکو جھٹلا دین وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا
عَنْهَا مَصْرِفًا ۵ اور دیکہیں گنہگار آتش دوزخ تو گمان کرین کہ وہ اوسمین گرنے والے ہین اور نہ پاوین
اوس سے مخلص وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط وَكَانَ الْاِنْسَانُ
اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۵ اور البتہ ہمنے بیان کی اس قرآن مین آدمیوں اہل مکہ کے لئے ہر ایک قسم کی

مثل اور یہی انسان کا ذکر تھا جسمین جدل کرنیوالا کہکر نصیحت دی اسلیے جو آدم کے زمانہ سے بات
قصہ شیطان کے فرمائی گئے ۔ حال سے یہ آیندہ سے یہ آیت مکیہ کی سورت مین ہے گو نہیں مدینہ مین حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت پڑہی کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ پاس تشریف لیگئے
اور فرمایا کہ کیوں نماز نہیں پڑہتے تو عرض کیا کہ ہماری جانین ہمارے اختیار مین نہین پس جب چاہے
اوسوقت اوٹہا دے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور جب علیؓ سے یہ کہا تو اونکی طرف رجوع
نفرمائی اور علیؓ نے سنا کہ اپنی ران پر ہاتہ رکہہ رکہکر کہتے تھے اور کان الانسان اکثر شیء جدلا
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ
إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۵ اور یہ رد کا مکہ کے اکثر
سرداروں کو ایمان سے جبکہ آئی اونکے پاس ہدایت اور استغفار کرنیسے اپنے رب سے گمراہی اور تکے لیے پہلے
انبیاء کی بات کہ وہ ہجرت کرتا تا آئی اونکی روبرو عذاب جو روز فتح مکہ جیسے نصل ہو اور وہ پیشتر سے ظاہر
پہچانا آیت عذاب ہو روز بدر کو ساتہ معجزہ دلہ اور مسخریہ کرنے لگے کہ کہاں اہل اسلام ضعیف اور کہاں ہلاکت مکہ کے
سرداروں کی اونکو اسے تو ارشاد فرمایا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَيُجَادِلُ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ ۵ مجادلہ کرتے وہ جو کفر کرین باطل بات کے ساتہ
تاکہ گرادین اوسکے ساتہ حق کو اور پکڑا میری آیات اور اوسکو جس سے ڈرائے گئے ٹہٹا ارشاد وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۵ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ
أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۵ اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ ذکر کی جاوین
اوسکے روبرو اوسکے رب کی آیات تو اونسے اعراض کرے اور بہول جاوے جو مقدم کیا ہے اوسکے دونوں ہاتہوں نے
درستی کے تحقیق اونکے دلوں پر پردہ اس سے کہ وہ قرآن کو سمجہین اور اونکے کانوں مین ٹہوس وَإِنْ تَدْعُهُمْ
إِلَى الْهُدَى فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۵ وگر تو اونکو بلاوے راہ درست کی طرف پس ہرگز نہ
پاوین راہ اسوقت کبہی اور عدم مواخذہ کی وجہ جو دیا ہے وہ فرماتا ہے وَرَبُّكَ الْغَفُورُ
ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ

لن یجدوا من دونہ موئلا ۵ اور تیرا رب غفور پردہ پوش صاحب رحمت ہی اگر اونکو پکڑے
اونکے کسب کے سبب فی الفور تو جلدی کرے اونکے لئے عذاب اور یہ خلاف شان رحمت ہی بلکہ اونکو لئے سوا
رحمت کی وجہ سے ایک وعیدی مدت ہے کہ نہ پاوینگے اوسکے سوا کوئی پناہ و تلک القری اھلکنٰھم

ع ۵

لما ظلموا وجعلنا لمھلکھم موعدا ۵ اور یہ قریے ہین جنکو ہمنے ہلاک کیا جبکہ انہون نے ظلم
کیا اور کیا ہمنے اونکی ہلاکت کے لئے وعدہ ۔ اور کافرونکے لئے لائق یہ تہا کہ بمقابل ہماری آیات کے جدل
کرتے اور ہماری آیات کو ٹہٹا نہ پکڑتے مگر اونکی فہم مین کوئی بات ۔ آتی تو اوسکو رد الحاد کرتے اس
مقام پر قصہ موسیٰ بن عمران و خضر کو یاد دلانا مناسب ہی کہ اپنے بزرگون کے روبرو سر ڈالنا ہی مناسب ہی
اونکو دخل اونکے کام مین دیا جاوے مخفی نرہے کہ موسیٰ چند ہین ایک اونمین سے موسیٰ بن میشا اولاد
یوسف سے ہی اور چونکہ توراۃ مین اس قصہ کی تفصیل نہین اور یہ ضرور نہین کہ سارے موسیٰ کے قصے
اوسمین موجود ہون اور مفصل کئے گئے ہون تو اوسکی نسبت نوفل بکالی یہودی کا قول ہی کہ خضر کے
ساتہ جو قصہ ہوا اس موسیٰ بن میشا سے واقع ہوا ہی پر عبداللہ بن عباسؓ نے ارشاد فرمایا ہی کہ یہودی
دروغ گو ہے یہ دوسرے موسیٰ کلیم اللہ ہین اونکا ۔ قصہ ذیل ہی کہ جب موسیٰ مصر سے بڑے اہتمام کے ساتہ
نکلے اور حسب ورس ۲ فصل ۱۴ خروج کے مقام پی الحیراث مین مجدال و دریا کے مابین مین قوم کو فرمایا
کہ ٹہرین اوسوقت تلاش خضر مین موسیٰ تشریف لے گئے اوسکی تفصیل قرآن و حدیث مین حسب ارشاد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہی کہ کہڑے ہوے موسیٰ رسول اللہ خطیب بنی اسرائیل مین نصیحت کرتے آدمیون کو
یہانتک کہ انکہین بہر آئین اشک سے اور دل نرم ہوے تو سوال کئے گئے آدمیون سے کون آدمی دانا تر ہی پس
موسیٰ نے (بنظر ظاہر حال کے بطور تواضع) کہا مین پس اللہ نے عتاب کیا کہ انبیا کو صفت درکار ہی
کہ اللہ کی طرف علم کو رد نکیا پس اللہ تعالیٰ نے وحی کی موسیٰ کی طرف کہ میرا بندہ ہی مجمع بحرین مین
وہ تجہسے دانا تر ہے تو موسیٰ نے کہا اے میرے پروردگار کیسے اوس پاس پہونچون فرمایا اپنے ساتہ مچہلی
بہونکر اوسکو زنبیل مین رکہ پس جہان وہ گم ہو وہین اوسکی جگہ ہی تو کیا مچہلی کو زنبیل مین اور روانہ ہوے
اور اونکے ہمراہ یوشع بن نون (نسل افرایم بن یوسف سے) تہے یہانتک کہ آئے ایک صخرہ پر اور کیا سر کو

اور سوگئے مچھلی بیقرار ہوکر ٹوکری سے نکل گئی اور دریا میں چل گئی اور پانی جا تھم رہا اور اوسکی راہ کے اوپر
طاق کی مثل گیا اوس سے جیسا ہو وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ
مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ اور یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنے جوان یوشع کو ہمیشہ سفر
کرتا ہوں تاکہ پہونچوں مجمع البحرین میں یہانتک کہ گذریں حقب جو ایک حقبہ اسی سال کا ہوتا ہے
اور مجمع البحرین سے مراد حسب قول ابی بن کعب کے مجمع البحرین ہے جو افریقہ میں ہے جہاں
دریا سے سمندر ملتا ہے۔ روم و فارس کا دریا کہ کہتے ہیں موسیٰ کی گذر رہا کہ مقدس تک ہیں ہوئی جو جائیگی
روم و فارس میں تاکہ اونکی امر ایک مجمع کیا جاوے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ پس جب دونوں پہونچے مجمع البحرین میں بھولے وہ دونو
اپنی مچھلی کو کہ لی مچھلی نے اپنی راہ دریا میں بطور سرنگ طویل اوسوقت کہ موسیٰ خواب میں تھے اور
یوشع اوسکو دیکھتے ہی بے پردہ بھول گئے کہ اوسکا ذکر موسیٰ سے کریں فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ
اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ پس جبکہ مجمع البحرین سے دونوں نے
تجاوز کیا کہا موسیٰ نے اپنے جوان یوشع کو لا ہمکو ناشتا ہمارا تحقیق ملی ہم اس سفر سے دکھ کو اس
خدا تعالیٰ نے اونکو موقع سے جانے دینا منظور ہوا اور نہ موسیٰ کو ایسے سفر کچھ معلوم ہی ہوئے تھے
قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ
اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝ یوشع نے عرض کیا جو دیکھئے جب ہمنے
آرام لیا صخرہ کی طرف تو میں بھولا مچھلی اور نہ بھلایا اوسکو مگر شیطان نے اس سے کہ یاد کرا دیتا میں
اوس سے آپکو اور لیا اوس مچھلی نے اپنی راہ دریا میں عجب طور پر کہ پانی شق ہو گیا میں موجب
تعجب یوشع تھا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ موسیٰ نے کہا
ہم اسی کو چاہتے تھے تو لوٹے اپنے دونوں پاؤں کے نشان پر قصہ پڑھتے ہوئے اور بمقام مچھلی کے
جانے پر چلے فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ
لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ تو پایا دونوں نے ایک بندہ کو ہمارے بندوں سے کہ دی اوسکو رحمت بھی اپنے پاس سے

اور تعلیم کیا اوسکو اپنی پاس سے علم وسیع اور تحقیق اسکی کہ وہ کون بندہ ہی وہ مفصل بتا انکو بیا
و نامہ عزیزاں سے ظاہر ہے کہ ایک عالم ملکوت میں ہیں کہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں یعنی بعد موت کے
اور وہ دراصل صالح تھے اور نام رکھا گیا دوسری ولادت میں اوسکا خضر کہ وہ گدی پر جہاں بیٹھا
پس ناگہاں اوسکے پیچھے سے سبزہ اوگا اور بقول یوس اکا باپ رہا کا بیٹا ہیں یعنی دوسری مرتبہ
زندہ ہوئے ہیں اور یہ ایسے بزرگ پیغمبر ہیں کہ مسیح اونکے قدم پر تھا برابر جو ولایت کا غلبہ حضرت
موسیٰ کو نبوت کے مرتبہ کا غلبہ تھا اور مسیح پر بار دگر میں ولایت کا غلبہ ہوگا قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ
أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝ بیان کیا اونسے موسیٰ نے آیا پیروی کروں
تیری اس بات پر کہ تو مجھکو تعلیم کرے اوس علم سے کہ تو تعلیم کیا گیا ہے راہ کی قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝ خضر نے کہا ہرگز تو طاقت نہ رکھیگا
میرے ساتھ صبر کی اور کیسے تو صبر کریگا اوس پر کہ اوسکے ساتھ تو نے احاطہ کرے راہ خبر قَالَ سَتَجِدُنِي
إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝ کہا جلد تو مجھکو پاوے گا صابر اگر خواستہ اللہ کی
اور نہ سرکشی کروں تیری کسی کام میں قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ ع ۱
أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ خضر نے کہا اگر تو پیروی میری کرنی چاہتا تو مجھسے کچھ
نہ پوچھ یہانتک کہ میں بیان کروں تیرے لئے اوسکا ذکر کیوں کہ خضر نے اونکی آزمائش کے لئے یہ کہا کہ شاگرد کو
پیروی اوستاد ضرور ہے دوسرے اوپوری بات کو کاٹنا جہل سے شمار کیا جاتا ہے اور استاد کو لازم ہے کہ
شاگرد کی استعداد کے مطابق تعلیم کرے لہذا خضر نے موسیٰ کو وہی تعلیم فرمائی جو ولایت کی حالتیں
موسیٰ و اونکی ماں سے امور صادر ہوئے تھے پر اوپر عالم مکشف اونکا نہ تھا یعنی وہ جانتے تھے پر کیا نتیجہ میں
جانتا ہوں جیسا کہ موسیٰ کی ماں مسماۃ یوکبد بنت لاوی بن یعقوب زوجہ عمران بن قاہت نے
ٹوکری میں رکھکر موسیٰ کو پانی کے کنارہ ڈالدیا تھا اور موسیٰ نے قبطی کو قتل کیا تھا تاکہ باعث فرار
و حصول صحبت شعیب ہوا اور شعیب کے بیٹیوں کی بکریوں کو بلا اجرت پانی پلایا تھا تو اوسکی مطابق
خضر کی تعلیم موسیٰ کو تھی مگر بلا صبر یہ خضر کی باتوں کی برداشت نہ کر سکے فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا

رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۵ پس وہ دونوں چلے تا کہ سوار ہوئے ایک کشتی میں کہ پہاڑا اسکو
خضر نے قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ج لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۵ موسی نے کہا کیا تو نے
اسکو پہاڑا کہ غرق ہوں اسکے اہل البتہ تو لایا بری شے قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ
مَعِيَ صَبْرًا ۵ خضر نے کہا کیا میں نے تجھے نہ کہا تہا کہ تو میرے ساتھ صبر کی طاقت نہ رکھیگا قَالَ لَا
تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۵ موسی نے کہا نہ مواخذہ کر
میرا اوس سے کہ میں بہولا اور نہ تنگ کر مجھے میرے کام کی مشکلی فَانْطَلَقَا قف حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا
فَقَتَلَهُ پہر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ملا دریا کے کنارہ ایک غلام سے یعنی اوس سے جو نوبت مراہقت
نہ پہونچا تہا پس قتل کیا اوسکو خضر نے جیسے موسی نے قبطی کے مکا مارا تہا اور مر گیا تہا قَالَ أَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ط لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۵ موسی نے کہا کیا تو نے قتل کیا
ایک جان پاک کو بغیر اسکے کہ وہ دوسری نفس کو قتل کرے البتہ تو لایا بد شے قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ
إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۵ خضر نے کہا کیا میں نے نکہا تہا تجکو کہ ہرگز تو طاقت نہ رکہیگا
میرے ساتھ صبر کی قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ج قَدْ بَلَغْتَ
مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۵ موسی نے کہا اگر میں پوچھوں تجھسے کوئی بات تو نہ مصاحبت کیجیو مجھسے تو پہونچا
میری طرف سے عذر کو فَانْطَلَقَا قف حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا
أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ط پس دونوں
چلے تا جبکہ آئے ایک قریہ میں شام کے وقت کہ دروازہ بند کر دیا تہا تو اون دونوں نے طلب کیا تہا
اہل قریہ سے کہ اگر دروازہ نہیں کہولتے کچھ کہانا دو تو انکار کیا اہل قریہ نے ضیافت سے اور جب شہر کا
دروازہ صبح کو کہولا تو موسی و خضر نے اوس میں پائی ایک دیوار جہکنا چاہتی تہی پس خضر نے
اوسکو گرا کر از سر نو پہر کہڑی کی قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۵ موسی نے کہا کہ اگر
تو لینا چاہتا اوسپر اجر قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ج سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ
مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۵ خضر نے کہا یہ فراق ہے میرے اور تیرے درمیان جلد خبر دار

۱۶ [illegible]

کردن اوس شئی کی تاویل کے ساتھ جسپر تو صبر کی طاقت نہیں رکہتا اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ
لِمَسٰکِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِیْبَهَا وَکَانَ وَرَآءَهُمْ
مَّلِكٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا لیکن کشتی کے توڑنے کی حکمت سو وہ تہی
مسکینون کی کہ کام کرین دریامین تومین نے عیب دار کرنیکا اوسکے ارادہ کیا تاکہ بادشاہ
ظالم نہ پکڑے اور تہا اونکے پرے ایک بادشاہ کہ پکڑے ہر کشتی کو بغصب۔ تو اوسکی بیگار کے بعد
مساکین درست کرالینگے جیسے موسیٰ کی ماں نے موسیٰ کو اپنی ہی مدالدیا کہ فرعون کو بیٹھ نے
پالا وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَیْنِ فَخَشِیْنَآ اَنْ یُّرْهِقَهُمَا طُغْیَانًا
وَّکُفْرًا فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَکٰوةً وَّاَقْرَبَ
رُحْمًا اور غلام کے قتل کی حکمت تو تہی اوسکے دونوں باپ ایماندار پس ہمنے خوف کیا
کہ یہ لڑکا ڈالے اون دونون کو سرکشی اور کفر مین پس ارادہ ہے اوسکے قتل سے یہ کیا کہ
عوض دے اون دونون کو اونکا رب بہتر اوس سے پاک و قریب تر رحم سے اور حسب حدیث وہ غلام
مطبوع کفر پر تہا تو گو جو پیدا ہوتا ہی وہ پیدا ہوتا ہی فطرت اسلام پر جو سرشت آدم مین مفطور
ہوا تہا لیکن اپنے امکان کی مطابق اوسمین کفر مرکوز تہا سو یہ معنی یہان مفطور کے ہین جیسے
وہ چالیس غلام جو حضرت الیسع پر ہنسے اور بددعا الیسع سے اونکو گیدڑون نے مارا انہا
اور اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا حالی ہی اور ہی جو پہلے شوہر سے تہی اور علی ہٰذا دوسرے
کافرون کے اطفال کا حال ہے کہ وہ بہی اس قسم کے ہین اور جن اولاد کفار کی پیدائش بفطرت
اسلام پر ہے وہ خود اہل جنت ہوکر جنت مین رہینگے اس مقام سے احادیث کے مضامین مین
باہمگر اس مقدمہ مین تعارض نہین تو یہ تعلیم مطابق قتل قبطی کے ہے جو موسیٰ نے قتل کیا اور موجب
صحبت شعیب ہوا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَکَانَ تَحْتَهٗ
کَنْزٌ لَّهُمَا وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور دیوار کا حال یہ ہے کہ تہی دو لڑکون یتیمون کے شہر مین
اور نیچے اوسکی تہا خزانہ اونکا لئے اور تہی اونکا باپ صالح نام اوسکا کاشح کہتے ہین اور ظاہر مراد خزانہ

خزانہ سیم وزر ہے اور دوسرے اقوال بھی اسمین ہین جو قیاس سے باہر نہین دیکھو اسپین کی تختی کو
اور روم اٹلی کی تختی کو اور مصر کی تختی کو جو شاہ ادسے چلی آئی تہی کہ صریح اوسمین ذکر خیر حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تہا پس خزانہ سے مطلب بیان برا گر تختی ہے جو جسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکہا ہوا
کیا جاوے تو عجب ہے فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ پس ارادہ کیا تیرے رب نے کہ پہونچین وہ اپنی شدت کو
اور نکالین وہ اپنی گنز کو تیرے رب کی رحمت سے اور مین نے اوسکو اپنے کام سے نہین کیا ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۭ یہ ہے تاویل اوسکی جسپر طاقت تو نہ رکہتا تہا اسکی مثل شعیب کی
لڑکیونکی بکریون کو پانی پلاتا ہوا جو موسی نے بلا اجرت پلایا یہ قصہ پیر و مرید کی بابت عجب ایک کام
کہ مرشد و نکو امور مین دخل دینا بیجا ہے بخلاف کفارونکی کہ اونکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاے جنکی خضر کو بہی آرزو تہی اور کافر منکر رہے اور قصہ اصحاب کہف سے آزما چکے تہے حقیقی تہے کہ تا تَسْتَطِعْ
بنظر استقلال حذف کردی گئی جیسے آیندہ اسطاعوا مین تا ثقل کی وجہ سے
و اجتماع تا و طا سے بعض قرارت مین اجتماع ساکنین جائز ہے اور جبکہ دو سوالون کا اونکی جواب
حسب خواہش یہود آیا اور روح موعود کا بیان دربردہ آیا تو تیسرا سوال اہل مکہ نے کیا تا کہ نبی کی
نبوت کی آزمایش بخوبی کرین اور چونکہ باوجود ایسی شوکت کے یاجوج وماجوج کافر ہین اللہ تعالی ایک
دن ایک عزت نہین چنیز ذوالقرنین نے سد بنائی لہس مناسب ہوا کہ اونکی قصہ کو اس مقام پر ذکر
فرماوے وَيَسْـــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرین تجہسے کفار ذوالقرنین کے حال سے
ذوالقرنین کیا کیا فصل ۸ دانیال کے خواب دانیال مین بنظر اسکے کہ میڈ و فارس کا بادشاہ تہا دو سینگ کا
مینڈہا نظر آیا تہا باقی توجیہات تراشیدہ کا اعتبار نہین قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۭ
فرما جلد پڑہون تمہارے اوپر اوس سے ذکر ذوالقرنین اللہ تعالی کی وہ ہتر سال کی عمر مین بعد بائیس
سال کی سلطنت کے ٥٣٦ قبل مسیح مین بابل کا بادشاہ ہوا اور قید بابل سے قوم یہود کو خلاص
کیا بلکہ جس جس مقام پر یہود مقید تہے اونکو خلاص کیا تا انکہ مصر و حویلا یعنی سودان و توبل تک

گیا جیسے فصل ۲۹ تثنی میں پیشنگوئی فرمائی گئی تھی جیسے ارشاد ہے اِنَّا مَکَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ
وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ ہمنے قدرت دی اوسکو زمین مقدس میں اور
دیا ہمنے اوسکو ہر شے ضروری کا سامان تو پیرو ہوا سامان کی اور چونکہ بخت نصر کے برباد کرنیمیں
یہود مصر کو بہاگ گئے تہے اور بہت سے ہلاک کئے گئے تہے اور پہر بہی باقی تہے تو چلے مالک مقدس کے
مغرب کو گیا حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ
عِنْدَهَا قَوْمًا ۝ یہانتک جبکہ پہونچا زمین مقدس کے مغرب شمس کو کہ مصر ہے پایا سورج کو ڈوبتا
بطور محاورہ چشمہ عین شمس میں کہ وہ بوار ہے اس مقام سے وہ عین حمئہ ہوا اور چونکہ اوسکا پانی
گرم رہتا تہا تو عین حامیہ بہی قرأت میں ہے اور ایک مکان بیت شمس کرکے بہی شہر عین شمس میں
تہا جیسے ورس ۱۳ فصل ۴۳ یرمیاہ سے ظاہر ہے اور کتاب یشعیاہ سے بیت الشمس ظاہر ہے وہاں پر
قوم بابل تہی جو یہود کو ظلم سے دکہہ دیتی قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ
تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۝ فرمایا ہمنے بذریعہ انبیا جو بابل سے اوسکے ساتھ تہے کہ ذوالقرنین یا اونکو تو
عذاب دے یا کر اونمیں نیکی قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ
فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ کہا لیکن وہ جو ظلم کرے یعنی یہود پر پس جلد اوسکو ہم عذاب دینگے
پہر رد کیا جاویگا اپنے رب کی طرف تو وہ اوسکو بد عذاب سے عذاب دیگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ۝ ولیکن جو ایمان
لاوے اور نیک کام کرے پس اوسکے لئے نیک جزا ہے اور جلد ہم کہینگے اوسکو اپنے امر سے آسان بات اور
اس مقام سے ذوالقرنین کی تقدیس ظاہر ہے پہر وہاں سے فتحیاب ہوتا ہوا ہو کر لابن کو تس پر سوار ہو
میں گیا جو جنوب میں ہے ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ
عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۝ كَذٰلِكَ ۝ پہر چلا اوسمت شرقی تا جسکہ پہونچے
مطلع شمس یعنی مملکت تک کہ جو سیریا کی روم میں ہے پایا سورج کو نکلتا ایک قوم پر کہ نکیا ہمنے
اونکے لئے درون سورج کے پردہ تہو ویجر سے ایسی ہی اونکے ساتھ ذوالقرنین نے کیا جیسے اہل مغرب کے ساتھ

کیا تہا وہان پر بہی حسب فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کے یاجوج والی رشیا کا توبل وتسک تک
قبضہ تہا اور سب کو خلاص کیا وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ٥ اور ہمنے احاطہ کیا ہے
اوسکو سامان جو اوسکے پاس تہے خبر کرتا مقام سیر شمالی مملکت توبل پر گیا ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ٥
حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ
قَوْلًا ٥ پہر چلا راہ توبل سے تارہ کی مملکت کی طرف جسکو تاتار کہتے ہین تاجبکہ پہونچا درچوچون پہاڑ کے
پہاڑیوں کو درمیان اورنگ کی شرق کے پاس پایا اونکے نزدیک ایک قوم کو کہ قریب نہ تہی کہ سمجہین
اوسکی بات کو دیکہو قرب مملکت تارہ و ذوالقرنین مادی کے سبب کچھ کچھ سمجہتے تہے جیسے لایکادون
سے ظاہر ہے کہ استعمال لاکاد و لا یکاد کا ایسے موقع پر آتا ہے کہ کچھ ہوا اور کچھ نہوا قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ
اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ٥ کہا اے ذوالقرنین کہ یاجوج والی روس و تسک و توبل جو نسل یاجوج
بن سمیا بن بواٹیل ہیں اور بن یعقوب ہو حسب فصل ۲ تاریخ ایام اول کے ہین اور توبل و تسک
ابنائے یافث سے ہین اور اوسکے ساتہی ماجوج بن یافث کیلی و گال سرکش ہین ہمیشہ آتا مارہ جن یافث
مین پس آیا کرین ہم ترے لیے خراج اسلیے کہ تو کرے ہمارے و اونکے درمیان ایک سد قَالَ مَا مَكَّنِّيْ
فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ٥ ذوالقرنین نے کہا
جسمین مجکو قوت دی ہے میرے رب نے بہتر ہے سو تم مدد کرو میری قوت مزدوری سے کہ کرون تمہارے
و اونکے درمیان دیوار اور مطابق اوسکی دیوار بنائی پتہرون اور گارے سے شروع کی کہ جب اوسکو
کہودین تو اوپر سے پتہر گر کے برابر ہو جائے تو کہا اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۖ لاؤ میرے پاس لوہے کے
ٹکرے حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۖ یہانتک کہ جب برابر ہوئی لو
دو چوٹیون مین کہا دہونکو بہٹیون مین لوہے کے ٹکرون کو حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ۭ تاکہ کیا اوسکو سرخ آگ مثال کہا لاؤ میرے پاس کہ ڈالون اوسپر گرم کر کے تانبا
اور اوپر اوس دیوار کے جو پتہرون و گارے کی تہی یکسان کر دیا فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَ

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ پس نہ طاقت رکھتے تھے کہ اوسپر چڑہ آدین اور نہ طاقت رکھتے تھے
اوسکے نقب کی کہ جہان کہودتے اوپر سے گارا و پتھر گرکر برابر ہو جاتے اور ریار ہوتے کہ شعاع
آفتاب دیکھ اور اس دیوار کے سبب تاتار کو ترکستان کہنے لگے کہ وہ اس سد سے ترک کئے گئے
جیسے معالم وغیرہ میں مذکور ہے اور ترکستان مملکت معروف و مشہور ہے چنانچہ تیس میل تک تین تین
میل کے فاصلہ پر اب تک اوسکی سد کی قلعہ جنوبی گہاٹی پر الان مین موجود مین کہ شہر تارہ جو اوسکی اولاد
جیسے نہرلول سے مسدود تہی اس سد سے محفوظ و مسدود ہے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ
وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ ذو القرنین نے کہا کہ یہ رحمت ہے
ترکوں پر میرے پروردگار سے پس جب آوے میرے رب کا وعدہ کرے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے چنانچہ یہ وعدہ
آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پورا ہوا کہ حسب روایت صحاح ستہ کی جیسے ام المومنین زینب
رضی اللہ عنہا و ابوہریرہ سے مروی ہے وہ آر پار ہو گئی وگرچہ پہلے جب کہودتے تھے تو آر پار نہو لی تہی دیکہا
وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چہوڑا ہمنے اونکی بعض کو اونکی بعض پر آج کے روز کہ ہزار ہفتم ہے
موج مارے کہ ہزار ہشتم مین اونکا خروج ثانی ہو وہ ہر واقعہ کلان کے لئے سو رہو نکلنا مقرر ہے جیسے
کتاب مکاشفات یوحنا سے ظاہر ہے کہ وہ عبارت عالم مثال مین تیاری سے ہے بدان نظر فرماتا ہے
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ اور نفخ کیا جاوے صور مین یعنی ہزار سال بعد اہل اسلام کے
عالم مثال مین کہ اونکے خروج ثانی کی تیاری ہو اور بڑی جماعت سے اونکو جمع کرین کہ مثل ریگ
صحرا کہلاوین جیسے فصل بستم مکاشفات یوحنا مین ہے یعنی بکثرت اور محاورہ مین کہا جاوے
کہ نہین حزب ایک اونکا حساب ایک ہزار نو مقاتل کو نذر کیے لے وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ
لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ
وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ اور جہنم زمینی کو بڑی وسعت سے اون کے کافرین کو لئے
وسیع کرین کہ بجای سات اقلیمون کے چالیس اقلیمون مین وہ پہلین ایسے وہ کافر اونکی
دل کی آنکہین پردوں مین ہین میری یاد داشت سے اور دراز گوشے سے دین کی بابت نہ طاقت

ع ۱۱

رکھیں حق بات کے سننے کی گویا اونکے کان اسلام کی باتون کے سمجھنے مین فرش ہو رہے ہین

اس جگہ سے تیسرا گروہ یاجوج ماجوج سے مراد ہے جسے نصاریٰ کہتے ہیں ارشاد ہے أَفَحَسِبَ الَّذِينَ

كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ

نُزُلًا ۵ کیا ایسی گمان کرتے ہیں اونکا فر کہ پکڑیں میرے بندون مسیح و مریم کو معبود یہ کہ ہم اہل حق ہین

اور دوسرے ملک کو حقانیت کی دلیل یہ غلط بات ہے ہمنے تیار کیا ہے جہنم یعنی اونکی کافروں کی

مہمانی اس مقام پر قصہ وفات صحابی سمرہ یاد کرنا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی موت

آگ میں ہونی فرمائی تھی، اور اہل علم گویا جہنم سمجھتے ہیں کہ اونکی موت گرم پانی میں ہوئی اور دوسری

قوم اونصیت المجوس جنکا ذکر فرماتا ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۵ الَّذِينَ ضَلَّ

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۵ کہدیا کیا خبر دار کرین یاجوج

ماجوج کے زیادہ کار ترین اعمال ہو وہ ہین جنکی سعی گم ہو گئی حیات دنیا میں کہ حیات دنیا

کی ہی معتقد ہین اور وہ گمان کرین کہ وہ اچھی بناوین صنعتیں مثل ریل و تار وغیرہ کی أُولَئِكَ الَّذِينَ

كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۵

ذَلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۵ ان لوگون نے

کفر کیا اپنے رب کی آیات پر جو مہدی و مسیح ہیں جیسے قریب عرصہ میں آجاتا اور اوسکی لقا کا بصورت

خداوند چہار حلقا جیسے فصل سوم مکاشفات یوحنا میں ہے پس جاتی رہے اونکے اعمال پس نہ قائم کرینگے

اونکے لئے بروز قیامت وزن اونکی جزا جہنم اخروی ہے اونکے کفر کے سبب اور پکڑا میری آیات و میرے

رسولوں کو ٹھٹھا چنانچہ اس عرصہ میں اکثر نسل یاجوج ماجوج جو آپکو اہل علم جانتے ملحد ہین اور تیسری

قوم اونمیں وہ ہو نیوالی ہے جو اسلام لاویگی جو فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ

لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۵ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ۵ بر ستی وہ جو

اونمین سے مثل اہل یورپ و امریکہ والوں کے ایمان لاوین و کام کرین نیک اونکی لئے جنت فردوس ہے

ہمیشہ اوسمین رہینگے نہ چاہینگے اوسنے تبدیل یہی مسیح نے درس ۲ فصل دوم مکاشفات مین انصاری کو

جو ایمان لاوین وعلاوہ کیا ہو دیکھو اس مقام پر فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل اور ہنود کی پیشینگوئی لوگ دو ذوک کی بابت مشاہدہ دوم مقدمہ ششم کو محی زہے کہ جیسے اونکی سوال کا جواب بابت اصحاب کہف و ذو القرنین کے اس صورت مین دیا گیا اور روح کی بابت بہی پہلی سورت مین جواب دو پردہ آیا اور اوسمین مذکور ہے کہ نہین دیے گئے ہو تم علم سے مگر کمتر حالانکہ یہ خطاب کفار کو ہے لیکن کفار نے کہا کہ یہ صریح مخالف ہو آیت ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا کے اور زیر حارث کو حکیم جانتے اونکا جواب آیا قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ٥ فرماتا ہی کسی کو خبروں مین سے علم ہو مگر بمقابل حکم خدا کے کمتر ہے اگر ہو دریا مثل سیاہی میرے رب کی کلمات کی تحریر کے لئے جو بے انتہا ہین البتہ تمام ہو دریا پیشتر اسکے کہ تمام ہون میرے رب کے کلمات بے انتہا اگرچہ ہم لاوین دریا کی مثل اوسکی مدد مین پہر خیر کثیر بنظر عباد حکمت ہو نہ بنظر خداوند کے علم کی عادت نہین دئے گئے علم مگر کمتر اور جبکہ فصل ۳۳ سفر تثنیہ دوم حقیقوق مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روح موعود لکہا ہی تو اس صورت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم قابل پرستش ٹہرے کہ ارشاد ہوا قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ج فرما کہ جز این نیست بشر ہون مثل تمہاری جز این نیست وحی کی گئی ہی میری طرف کہ بس ہو تمہارا الٰہ مگر الٰہ واحد سوبت مطلقہ تو اسوجہ سی وحی سے متخلق کی اوصاف سی خلیفہ کو وصول مذکورہ مین بطور مشابہ یاد کیا ہی کہ صورت فنا مین اہل کمال کو حق کے سوا دوسرا شہود مین نہین ہوتا فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ٥ پس جسکو آرزو ہو اپنے رب کی لقا کی تو چاہئے کہ نیک عمل کرے کہ عمدہ اوسمین توحید ہی اور نہ شرک کرے اپنے رب کی عبادت مین کسی کو اسیواسطے اوائل اس سورت مین حضور کو عبد کرکے فرمایا گیا ہی بخلاف دجال کے کہ وہ لکہا آخر مین خدا کہلوائیگا دیکہو یاجوج و ماجوج و مسیح و دجال کے حالات مقدمہ ششم کتاب ہذا مین۔

ع ۱۲

سورۂ مریم مکیہ ہی اسمین ۹۸ آیت و چہہ رکوع ہین

پہلی سورت مین ہی کہ آیا اصحاب کہف کا قصہ عجب ہی اور دوسری قصص بہی اس قسم کے مقدورات

حق سے چند پہلی سورت مین بیان ہوئی اور اس سورت مین بہی عجب عجب قصص مین اونمین مسیح کی
ولادت بلا پدر ہی کہ جنکا مسن ضعیف مالک یہودی کو انکار تہا اور پہلی سورت مین اہل مکہ پر فتوحات
اسلامیہ کی پیشین گوئی ہی اور اس سورت مین بہی اوس کی پیشینگوئی ہی دوسری پہلی سورت مین
یاجوج وماجوج کے حالات مذکور ہین جو بارد گر آنے مین مسیح علیہ السلام سی تباہ ہونگی تو اس سورت مین
مسیح کے حالات مذکور ہین تو پہلی سورت کے بعد اسکا ہونا مناسب ہی اور جبکہ مالک بن ضیف
یہودی کا مقولہ تہا کہ کسی بشر پر خدا نے کچھ نازل نہین کیا اور کتابون موسی کو اونہین کی تحریر سمجہتا
اور گردہ تحریر موسی ہین لیکن وہ ارشاد حق سی لکہی گئی ہین تو اون حضرات انبیا کا ذکر مناسب ہوا
جنپر قوم یہود خدا کا کلام منزل ہونا مانتی تہے جو اولاد آدم و نوح و ابراہیم و اسرائیل مین گذرے ہین
اور یہود مسیح کے منکر تہے اسواسطے مسیح کے حالات و اعجاز کا ذکر فرمایا جانا مناسب ہی ان حضرت مسیح کو جو
خدا کا بیٹا کہے تو اونکی غلطی کا اظہار بہی ضرور ہے تو اوسکا اظہار کیا گیا ہی پہر اہل مکہ کی طرف متوجہ
ہوتا ہی جو یہود کو بحث کے لئے بلالائے تہے اور پہلی بیان ہوچکا کہ مقطعات براعت استہلال ہین اون
سورتون کی جنپر وہ مقدم ہین اور اس سورت مین ایک عہد زکریا کا ذکر ہی جسمین مسیح و یحیی و مریم تہے تو
کاف زکریا سی لیا اور نیز اسمین عہد ابراہیم کا ذکر ہی جنکی نسل سی اولاد اسحاق ہی تو اوسی عہد ہوا تو ہائی
ابراہیم لیکر براعت ہی اور نیز اسمین عہد ادریس کا ذکر تو یا ادریس پر دلالت کرتی ہی اور نیز اسمین
عہد اسمٰعیل کا ذکر ہی تو عین اسماعیل سی لی گئی اور ہر ایک کو صدق و صدیقیت یاد کیا ہی تو صاد صدیق
و صدیقیت سی لیکر براعت ہوئی بدان نظر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد کٓھٰیٰعٓصٓ سے
براعت اس سورت کی ہی جو مذکور ہوئی سو اول زکریا کا ذکر ہے جنپر کلام خدا نازل ہوا تو فرماتا ہے۔
ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ترجمہ خدا کے بندہ زکریا پر تیرے رب کی رحمت کی یادداشت ہے
کہ ذیل مین مذکور ہے جو خاندان انبیا سی حسب درس ۵ باب اول لوقا کے ہے اور پر خدا کا کلام نازل ہوا
اور انبیا کا ذکر درس ۲۴ فصل ۲۴ تاریخ اول مین ہی کہ وہ نسل ہارون سے تہا اور بادشاہ ہیرودوس
کے وقت مین موجود زکریا تہا جو ذکر سے ماخوذ ہے عربی مین بذال ہونا چاہئے لیکن چونکہ عبری سی منقول ہے

تو صحیفوں میں تذکرہ لکھا گیا اور زکریا کی بی بی الیسابات حسب درس ۵ فصل اول لوقا کی ہارون کی
نسل سے تھی ۶ وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خدا کے ساری حکموں و حالوں پر بلا عیب
چلنے والے تھے ۷۔ اور ان کی لڑکا نہ تھا کیونکہ الیسابات بانجھ تھی اور دونوں بوڑھے تھے ۸۔ اور ایسا
ہوا کہ جب وہ خدا کے حضور اپنی فرقوں کے باری پر امامت کا کام کرتے تھے ۔ ۹۔ کاہنی کے دستور پر
اوسکی چٹھی نکلی کہ خدا کی ہیکل میں جاکر خوشبوئی جلاوے ۱۰۔ اور لوگوں کی ساری جماعت خوشبو
جلانے کے وقت باہر دعا مانگ رہی تھی اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ یاد کرو جبکہ دعا کی زکریا نے
اپنے رب سے مخفی دعا کیونکہ انہر ۹ برس لیعنی چار سو تراسی سال مخالفت تعمیر کے فرمان اخشویروش
دوم سے فصل نہم دانیال کے قریب ہونیکو تھے مسیح کی ولادت کے آگے اور ولادت مسیح کے پہلے
الیاس کی قوت پر یحیی کا آنا ضروریات سے فصل ۳ دہم ملاکی کی مطابق تھا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ
وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝
کہا اے میرے رب میری ہڈی ضعیف ہوگئی اور سفید براق ہوگیا بڑھاپے سے میرا سر اس حالت میں
نہیں ہوں تیرے ساتھ دعا کرنے سے اے میرے پروردگار شقی کہ ناامید ہو جاؤں وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ
مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور میں خوف کرتا ہوں اپنے بنی عم سے جو سوا میرے ہیں
کہ میری اولاد کے نہ ہونے عاقر ہونا سبب میری عورت پر ہو جس سے ابتری کا عار مجھکو لگا دیں جیسے الیسابات
کے قول سے حسب درس ۲۵ باب اول لوقا کے ظاہر ہے کہ ہنگام پانچ ماہ گذرنے کے الیسابات نے
کہا کہ میری شرمندگی عاقر ہونے کی جاتی رہی فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ يَّرِثُنِیْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ق پس بخش اپنے پاس سے بیٹا عظیم الشان کہ وارث ہو میرے علم نبوت کا اور
وارث ہو علم نبوت یعقوب کا کیونکہ ہارون کی اولاد کو مال کی وراثت نہ ہوتی تھی جنکی اولاد میں
نبوت چلی کہ حسب درس ۱ باب ۱۸ کتاب سفر تثنیٰ کی وراثت سے محروم تھی وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝
اور کر اوس ولد کو اے میرے رب پسندیدہ نیکو کار تقی تو حسب درس ۱۱ باب اول لوقا کے زکریا کو خدا کا
فرشتہ خوشبوی جلانے کے وقت مذبح کی داہنی طرف کھڑا ہوا دکھائی دیا زکریا دیکھکر گھبرایا اور

بہت ڈرا ۱۳- پہر فرشتہ نے اوس سے کہا مت ڈر کہ تیری دعا سنی گئی یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ
بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی اے زکریا ہم تجکو بشارت دیتے ہیں ایک فرزند کی جسکا نام ہی یحییٰ اور حسب
ورس ۱۳ باب اول لوقا کے کہا کہ نہ ڈر جو روالیسا بات تیرے لیے ایک بیٹا جنیگی تو اوسکا نام
یوحنا رکھنا ۱۴- اور تجہے خوشی و خورمی ہوگی او بہتیرے اوسکی پیدائش سے خوش ہونگے ۱۵ کیونکہ
وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوگا اور نہ مے اور نہ کوئی نشہ پیئے گا اور اپنی ماکے پیٹ ہی سے
روح القدس سے بہر جائیگا ۱۶- اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو اونکے خداوند کی طرف پہیریگا ۱۷-
اور وہ اوسکے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلیگا کہ باپ دادونکی طرف اور نافرمانونکو
راستبازونکی دانائی کی طرف پہیرے کہ خداوند کے لئے ایک مستعد قوم تیار کرے لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ
مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ہم نے نہین کیا اوس یحییٰ کے لئے پہلے سے برابر چنانچہ مسیح کا مقولہ حسب ورس ۱۱
باب ۱۱ متی کی ہی کہ یحییٰ کی مثل پہلے کوئی نہین ہوا کہ ہر ایک پیغمبر اوسکی خبر دیگیا ہی مطابق اسکی
عطا و سعید بن جبیر کا قول ہی اور درخت نبوت زمان آدم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک ترقی
پاتا رہا اور امید کے ساتھ خوف بہی لگا رہتا ہی تو قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امْرَاَتِیْ
عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ۔ زکریا نے عرض کیا اے میرے پرورش کرنیوالے کہان سے
ہو میرے بیٹا اور میری عورت بانجہ ہی اور ہو چکی مجکو بڑہاپے سے خشکی قَالَ کَذٰلِکَ ج قَالَ رَبُّکَ
هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْـًٔا ۔ جبرئیل نے کہا اسی حالت پر
فرمایا ہے تیرے رب نے کہ وہ مجہپر آسان ہی اور پیدا کیا مین نے تجکو اس سے پہلے اور تو کچہ نہ تہا
پس جو قادر ایجاد بطون معدوم پر ہے وہ قادر بڑہی دعا کی اولاد دینے پر ہے پہر شرطہ عدم مانع
درکار ہین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ط زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کر میرے لئے
نشانی اسکے صدق کی قَالَ فرشتہ نے حسب ورس ۱۹ باب اول لوقا کی جواب مین اوس سے
کہا مین جبرئیل ہون جو خدا کے روبرو کہڑا رہتا ہون اور بہیجا گیا کہ تجہے کہون اور یہ خوشخبری تجہے
دون اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۔ نشانی تیرے لئے یہ ہی کہ تو نہ بول سکیگا

آدمیون سے تین رات برابر جسدن تک حسب ورس ٢٠ باب اول لوقا کی یہ چیزین واقع ہوئین
اسلیئے کہ تونے میری باتون کو جو اپنے وقت پر پوری ہونگے باور نکیا ١٢۔ اور لوگ زکریا کی راہ
دیکہتے تہے اور ہیکل مین اوسکے دیر کرنیسے تعجب کرتے تہے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ
پس نکلا اپنی قوم کے پاس محراب سے کہ حسب ورس ٢٢ باب اول لوقا کی بول نسکا انہون نے
دریافت کیا کہ اوسنے ہیکل مین کوئی رویا دیکہی ہے فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝
تو اشارہ کیا اونکی طرف کہ تم تسبیح کرو صبح و شام اور گونگا رہگیا اور فصل مذکور مین ہے کہ ایسا ہوا جب
اوسکی خدمت کے دن پورے ہوئے وہ اپنے گہر گیا ٢٣۔ اون دنون کے بعد اوسکی بی بی الیسابات
حاملہ ہوئی اور اوسنے پانچ ماہ تک اپنے کو یہ کہکر چہپایا کہ ٢٥۔ جن دنون مین خداوند نے مجہپر نظر کی
میرے ساتہ ایسا کیا تا کہ لوگون مین میری شرمندگی دور ہوئی اور حضرت زکریا بن بیر کیا صاحب
صحیفہ کی شہادت تو معلوم ہے لیکن ان زکریا بن ابیا کی موت کس طریق سے ہوئی یہ بطریق
منزل مجکو دریافت نہین الحاصل پورے نو ماہ حمل رہکر یحیی پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے جنکا قصہ آتا ہے
تو حق تعالی نے فرمایا یٰیَحْیٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝ اے یحیی پکڑ
کتاب توراۃ کو قوت کے ساتہ اور دی ہمنے اوسکو نبوت بچپن مین جیسے ورس ٨٠ باب اول لوقا
اور سیر دال ہے کہ دم کے دم مین منہ اونکا کہل گیا اور زبان سے بولنے لگے اور خدا کی بادشاہت
اسلامیہ کی پیشین گوئی کہنے لگے جیسے ورس ٣ باب دوم متی سے اونکا مقولہ ظاہر ہے کہ توبہ کرو کہ
خدا کی بادشاہت نزدیک ہے وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ اور دی ہمنے نرمی اپنی طرف سے
اور پاکیزگی وَ كَانَ تَقِیًّا ۝ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۝ اور تہا وہ پرہیزگار
اور تہا نیکو کار اپنی والدین کے ساتہ اور نہ تہا جبار لقی کی مقابل اور نہ تہا سرکش شریر مقابل نیکوکار
وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۝ اور فرمایا سلام ہے اوسپر
ع ١٥
جسدن کہ جنا گیا اور جسدن کہ وہ مریگا یعنی حیات طبعی اوسکی ختم ہوگی گو وہ شہید ہین زندہ حیات
طیبہ سے اور ہرچند شریعت مین شہید کو مُردون کی نسبت بنظر مصلحت حکم ہے کہ تم اوسکو مردہ

نکہو کیونکہ حیات طیب سے وہ زندہ ہوتے ہین تاکہ جہاد مین سستی نہ آوے پر خدا اونکو مختار ہے کہ
اونکو ایک وجہ سے مردہ کہے اور سلام ہے اوسپر جسدن کہ وہ زندہ طبعی ہوکر اوٹہے یعنی بروز قیامت
اور مسیح علیہ السلام کا جو قوم یہود انکار کرتے ہین کہ وہ نبی نہ تہے اونکی غلطی کا اظہار فرماتا ہے اور
فصل ۷ یشعیا مین باکرہ کے جنتی ہونیکی نسبت اشارہ ہے جو حسب فصل نہم دانیال انہتر[٦٩] ہفتے
ایک واقعہ سے اور انہتر ہفتے کے اندر باسٹہ ہفتے کے ایک واقعہ سے اور باسٹہ ہفتے کے اندر سات
ہفتے کے ایک واقعہ سے مسیح کی ولادت لکہی ہے اس وقت سے برسون پہلے عمران یہودی کی عورت نے
نذر کی تہی کہ جو میری پیٹ مین ہے اوسکو مسیحا کرون پر وہ لڑکی ہوئی اور اوسکا نام مریم رکہا
اور زکریا کی پرورش مین رہین اور انکی بعد بہائی انکا بہی ہارون ہوا جیسے حدیث سے ظاہر ہے نہ
ہارون پیغمبر تو اس وجہ سے مریم اخت ہارون کہلائین اور اگر حدیث ہیں یہ امر ہوتا تو ممکن تہا کہ مقدس
عورت کو اخت ہارون کہنے کا محاورہ ہو پہر اونکی منگنی یوسف نامی نسل داؤد سے ہوئی تو وہ ناصرہ کو
گئین جو بیت مقدس سے شرق مین ہے اور منگنی ہونے سے اپنی سسرال والون سے پردہ کرنے لگین اور
منگنی ہونے سے پہلے بقدرت حق مریم کو حمل ہو چکا تہا ہداں نظر فرماتا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ
اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا اور یاد کر
کتاب قرآن مین مریم بنت عمران کا جبکہ علیحدہ ہوئی اپنی اہل سے منگنی کے لئے مکان شرقی بیت المقدس
مین اپنی ناصرہ مین پس پکڑا اہل کے سوا اپنی سسرال سے حجاب حسب دستور زمانہ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا
رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پس بہیجا ہمنے اوسکی طرف روح جبرئیل کو پس متمثل ہوا پورا بشر
اوسکے ملنے جیسے ورس ۲۶ باب اول لوقا مین ہے کہ چہٹے ماہ حمل الیسابات کے جبرئیل فرشتہ خدا کی
طرف سے جلیل کے ایک شہر مین جسکا نام ناصرہ تہا بہیجا گیا ۲۷ ایک کنواری کے پاس جسکی یوسف نامی مرد
جو داؤد کے گہرانے سے تہا منگنی ہوئی تہی اور اوس کنواری کا نام مریم تہا ۲۸ اور اوس فرشتہ نے اوس
پاس اندر آکر کہا کہ اے پسندیدہ سلام خداوند تیری ساتہ تو عورتون مین مبارک ہے ۲۹ تب وہ اوسے
دیکہکر اوسکی بات سے گہبرائی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

وقف لازم

اِنۡ کُنۡتَ تَقِیًّا ٥ مریم نے کہا کہ مین پناہ چاہون رحمٰن کے ساتھ تجھسے اگر ہے تو تقی قَالَ اِنَّمَاۤ
اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا ٥ روح نے کہا کہ مین جبرئیل رسول ہون تیرے
رب کا ہون کہ بخشون تجکو بچہ پاکیزہ جیسے درس ۳۰ باب اول لوقا مین مذکور ہے کہ فرشتہ نے اوسسے
کہا کہ ای مریم مت ڈر کہ تو نے خدا کی حضور فضل پایا ۳۰۔ اور دیکہہ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور نام
اوسکا یسوع رکہینگے ۳۱۔ وہ بزرگ ہوگا اور خدا تعالی کا بیٹا کہلاویگا (یعنی مہدی خداوند کا خلیفہ
ہوگا) اور خداوند خدا (یعنی بصورت مہدی) اوسکے باپ داؤد کا تخت اوسے دیگا ۳۲۔ اور
وہ سدا یعقوب کے گہرانے کی بادشاہت کریگا اور اوسکی بادشاہت آخر نہوگی (یعنی آمد بار دگر مین
اونکی لیدا اونکے حواری وغیرہ اونکی قایم مقام ہون گے ورنہ مسیح آن کر وفات یافتہ دوسری بار بہم ہونگے
قَالَتۡ اَنّٰی یَکُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّ لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَکُ بَغِیًّا ٥ مریم نے کہا کیسے ہوسکے
بچہ حالانکہ نہ نکاح کیا مجسے کسی بشر نے اور نہین ہون بدعورت قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ هُوَ
عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجۡعَلَهٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَۃً مِّنَّا ۚ وَ کَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا ٥ جبرئیل
نے کہا ایسے ہی کہا تیرے رب نے کہ وہ میرے اوپر آسان ہے تاکہ ہو تو فوزیاب اور تاکہ کرین ہم اوسکو
نشان آدمیون کے لئے اپنی قدرت کا اور تاکہ کرین آدمیونکے لئے رحمت اپنی طرف سے اور ہے یہ کام حکم کیا گیا
کہ پہلی کتابون مین ہمنے مفصل کیا ہے دیکہو فصل ۷ یشعیا وغیرہ مین اشارہ ہے باکرہ کی بچہ جننے کا اور
فصل ششم دانیال مین انہتر و باسٹہ و ساٹہ ہفتے تین واقعات سے لکہے ہین پس اس صورت مین کوئی
مقام تہمت کا نہین ہوسکتا یہ وہی ہے جو درس ۳۵ باب اول مذکور لوقا مین ہے کہ فرشتے نے جواب مین
اوسسے کہا کہ روح قدس تجہپر اوتریگا اور خدا تعالی کی قدرت کا سایہ تجہپر ہوگا اس سبب سے
وہ قدوس بہی جب پیدا ہوگا تو خدا کا بیٹا کہلائیگا (یعنی مہدی خدا کا خلیفہ ہوگا) ۳۵۔ اور دیکہہ
تیری رشتہ دار الیسابات کو بہی بڑہاپے مین بیٹا ہونیوالا ہے اور یہ اوسکا جو بانجہ کہلاتی ہے چہٹا مہینا
ہے ۳۶۔ کیونکہ خدا کے آگے کوئی بات انہونی نہین (یعنی جو ممکن ہے) ۳۷۔ اور مریم نے کہا دیکہہ
خداوند کی باندی ہون مجھے تیری کہی کی موافق ہووے انتہی پس فرشتہ کے قول سے اوس حالت القیقت حمل

مریم کو انشراح پیدا ہوا کہ اوس خوشی مین صورت ایسی انزالی پیدا ہوئی کہ کسی طریق سے
روح الامین نے روح مسیح کو منی مریم سے متعلق کردیا جسکو نفخ کہتے ہین فحملتہ پس مریم حاملہ
ہوگئی مسیح سے تب فرشتہ حسب درس ۳۸ فصل مذکور کے چلا گیا ۳۹۔ اور انہین دنون مین
مریم اوٹھکر جلدی سے پہاڑون پر یہودیہ کے ایک شہر کو گئی جیسے ارشاد فرماتا ہے فانتبذت
بہ مکانا قصیا ہ یعنی جدی ہوئی اوس حمل کے ساتھ مکان بعید یہودیہ مین کہ حسب درس ۴۰
فصل مذکور کے زکریا کے گھر مین داخل ہوکے الیسابات کو سلام کیا ۴۱۔ اور ایسا ہوا کہ جونہین الیسابات
نے مریم کا سلام سنا لڑکا اوسکے پیٹ مین اوچھل پڑا اور الیسابات روح قدس سے بھر گئی ۴۲۔ اور
زور سے پکار کے کہا تو عورتون مین مبارک ہے ۴۳۔ پھر مجھے یہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ماں مجھ پاس
آئی کہ دیکھ تیری سلام کی آواز میرے کان تک آئی لڑکا میرے پیٹ مین خوشی سے اوچھل پڑا ۴۵۔ اور
مبارک ہے وہ جو ایمان لائی درس آخر باب اول لوقا اور ناصرہ سے یہودیہ مین اسوجہ سے آنا ہوا کہ
یوسف دراصل بیت لحم یہودیہ کا تھا اس مقام سے متی کی انجیل کے باب اول کے درس ۱۸ مین ہے کہ
جب مسیح کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو اوسکی سنگت ہونے سے پہلے وہ روح قدس سے حاملہ
پائی گئی ۱۹۔ تب اوسکے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا نہ چاہا کہ اوسے تشہیر کرے ارادہ کیا کہ اوسے
چپکے سے چھوڑ دے ۲۰۔ وہ ان باتون کے سوچ ہی مین تھا کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتہ نے اوسکو
خواب مین ظاہر ہوکے کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہان لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو
اوسکے رحم مین ہے سو روح قدس سے ہے اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اوسکا نام یسوع رکھیگا کیونکہ وہ اپنے
لوگون کو گناہون سے بچاویگا تو یوسف حسب درس ۲۴ باب اول متی کے اپنے گھر لے آیا اور انتظار
راز کے لئے یہودیہ مین سکونت کرلیگیا جیسے درس ۲۵ سے گذر گیا پھر مریم تین ماہ رہکر اپنے گھر کو پھر آئی
کہ حسب درس ۵۶ باب اول لوقا کے پھر سے اور باب دوم لوقا مین ہے کہ اون دنون مین یون ہوا کہ قیصر
اگستس کی طرف سے حکم نکلا کہ ہر بستی کے لوگون کے نام لکھے جاوین ۲۔ اور یہ پہلے اسم نویسی تھی جو
سوریہ کے حاکم قرینیوس کے وقت مین ہوئی ۳۔ تب ہر ایک اپنے شہر کو نام لکھانے چلا ۴۔ اور یوسف بھی

جلیل کے شہر ناصرہ سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت لحم کہلاتا ہے گیا اسلئے کہ وہ داؤد کے
گھرانے اور اولاد سے تھا کہ وہ اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھا دے تو موقع نام لکھانا نہیں
سرا میں جگہ نہ ملی اور درد زہ شروع ہو گیا فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ ج
پس لایا مریم کو درد زہ تنہ درخت خرما خشک کی طرف اور مسیح پیدا ہوئی قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ
قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا شدت بھوک و پیاس سے کہا مریم نے ای کاش میں مرگئی اور
ہو جاتی بھولی بسرائی فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا
پس پکارا مسیح نے مریم کو نیچے مریم سے کہ غم مت کھا کیا ہے تیرے رب نے تیرے قدم کے نیچے چھوٹا چشمہ
وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ اور ہلا اپنی طرف تنہ درخت
خرما خشک کو وہ سرسبز ہو کر گرا دیگا تیرے اوپر تازہ خرما فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ج پس
کھا و پی اور سرد و تازہ کر آنکھ میری ساتھ پس مریم نے مسیح کو حسب ورس ۷ باب دوم لوقا کپڑے میں
لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ انکو سرا میں جگہ نہ ملی اور خدا کا فرشتہ ورس ۹ اُس ملک کے گڈریوں پر
ظاہر ہوا اور عجائبات مسیح کی انہوں نے اس سے سنی جیسے باب دوم لوقا میں ہے یہ سوا ہے ان مجوسیوں کے
جنکا ذکر باب دوم متی میں ہے تو مسیح کے دیکھنے کو آئے اور مسیح نے پہلے سے فرمایا تھا تاکہ ملک کی گڈریوں کو
تصدیق کامل ہو جو ارشاد ہے فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ
صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ۝ پس اگر تو دیکھے کسی بشر کو تو اشارہ کر جیسے آئندہ ظاہر ہوگا
کہ میں نے نذر کی ہے رحمن کے لئے بولنے کی امساک کی پس نہ کلام کروں میں آج کے روز کسی آدمی سے
فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ط پس لائی مریم مسیح کو اوٹھا کر اپنی قوم کے پاس قَالُوا يَا مَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ انہوں نے کہا ای مریم تو لائی عجب شے يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ
أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ ع ای ہارون کی بہن کیوں نہیں یہ عجب تھا
تیرا باپ بد مرد اور نہ تھی تیری ماں بری اور یہ محاورہ بھی ہو کہ اچھی عورت کو خواہر ہارون بنظر تقدس
کہتے کہ ہارون بڑے مقدس نبی تھے جنکی اولاد میں ہزارہا نبی ہوئے پس نصاری نجران وغیرہ کا اعتراض

ہارون نبی و مریم مین صدہا سال کا فاصلہ ہے کیسے اخت ہارون قرآن مین آیا ہی نادرست ہی
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ پس اشارہ کیا مریم نے مسیح کی طرف اور یحیی علیہ السلام کی نسبت شکم مادر مین
مسیح کی تعظیم کرنا اور نیز کلام کرنا ورس ۴۴ باب اول لوقا سے حالت پیدایش مین ثابت ہی
لیکن اونکو تعجب ہوا قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ کہنے لگے کیسے ہم
کلام کرین اوس سے جو پالنے مین بچہ ہو قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا
مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ
وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ کہا کہ مین خدا کا بندہ ہون دیگا اللہ مجکو کتاب اور کرے مجکو
نبی اور کرے مجکو مبارک جہان مین ہون اور وصیت کری مجکو نماز و زکات کی جب تک مین
زندہ رہون اور نیکوکار اپنی ماں کے ساتھ اور نکرے مجکو جبار بدبخت وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ
وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور سلام ہی مجہپر جسدن کہ جنا گیا اور جسدن کہ مین
مرون بار اول دفعہ دوم اور جسدن کہ اوٹہایا جاؤن بار اول لو بار ثانی زندہ اور ورس ۲ باب دوم
لوقا مین ہی کہ دیکھکر راعیون نے اوس بات کو جو اوس لڑکے کے حق مین اونسے کہی گئی تہی پہیلائی
۱۸ اور سب سننے والون نے اون باتون سے جو گڈریون نے انہین کہین تعجب کیا اونہین سے یہ بات
بہی تہی جو قرآن مین مذکور ہوئی جسکو نصاری و ملحدین انکار کرتے ہین حالانکہ نصاری یحیی کے
کلام کرنیکی نسبت بچپن مین حسب ورس مذکور کے اقرار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ مسیح کی ساری باتین
انجیل مین مرقوم نہین ہوئین جیسے ورس ۲۵ باب ۲۱ یوحنا انجیل مین ہی اگر اسکا بعد وہ امور
واقع ہوئی جو اناجیل مین مرقوم ہین اور مسیح کے عبد اللہ ہونے پر گواہی خدا کا قول دوسرے
مقام پر ہے جیسے ورس اول فصل ۴۲ اور ورس دہم فصل ۴۳ وغیرہ یشعیا و ورس ۱۵ فصل ۲ اتی کر
حواری تسلیم کرتے ہین پہر واقعات ہوئی جو کتب انجیل مین مفصل ہین ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ
قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ یہ ہی صفت والا عیسی بن مریم ہی وہ کلمۂ خدا ہی جسمین
یہود شک کرتے ہین بعض ساحر و کذاب جانتے ہین حالانکہ نبی اولو العزم ہین جو مہد مین کلام کرنا

اور باکرہ بے شوہر کے بیٹا ہونا خود کتاب یہود مین مسلم ہی جیسے فصل ۷ یشعیا مین اشارہ ہی
اور فصل نہم دانیال مین مسیح کے سنہ تک ستر ہفتے جسکے اندر باسٹھ و سات ہفتے کرکے تین واقعے
لکھے ہین وہ سب مطابق ہوی وگر یہود کہین کہ اناجیل مین مسیح کو ابن اللہ کر کے لکھا ہی اور یہ صریح
تعلیم بخدای یگانہ ہی جواب اسکا یہ ہی جو فرماتا ہی مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ لا
سُبْحٰنَهٗ ۞ نہین لائق ہی خدا کے لئے کہ پکڑی وہ ولد پاکیزگی ہے اوسکو اتخاذ ولد سے البتہ اگر
مراد مصطفےٰ ہی وگر یہود کہین کہ پہر کیسے وہ پیدا بغیر از پدر ہوی ارشاد ہی اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا
يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۞ جب حکم کری اللہ کسی کام کا جزین خست فرماوی اوسکی بین کو کہ ہو تو
حسب امکان وہ اپنی استعداد کی مطابق ہو جاتا ہی اور ہم نہین کہتے کہ مسیح ولد خدا ہی کیونکہ عیسی نے
درس ۵ الفصل ۵ا کتاب انجیل یوحنا کی مطابق کہا ہی جو ارشاد ہی وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۞ اور بدرستی اللہ میرا رب اور تمہارا رب ہی بس عبادت
کرو اوسکی یہی راہ درست ہی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ پس اختلاف کیا نصاری کے
گروہون نے مقدمہ مسیح مین کہ بعض ابن اللہ کہنے لگے اسی طریق سی کہ اونکا وہ قول قابل تسلیم نہین
جیسے بعض نصاری نے بعد اوسکے مدینہ مین آنکر کہا کہ اگر مسیح ابن اللہ نہین تو پہر وہ کسکا بیٹا ہے
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۞ پس افسوس ہی اون نصاری کے لئے
جنہون نے کفر کیا حضور روز بزرگ قیامت سی اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا کیا ہی اونکا
سنانیوالا ہی اور کیا ہی اونکو دکہلانیوالا ہی جسدن وہ آوین ہماری پاس لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۞ لیکن ظالم کافر نصاری آجکے روز ظاہر گمراہی مین ہین وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ
اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اور ڈرا اونکو روز حسرت
روز شکست سی جبکہ پورا کیا جاوی کار دین اور وہ سب غفلت مین ہون اور وہ ایمان نہ لاوین یعنی
زمان فاروق رضی مین شاخ یازدہم ہرقلی تباہ ہو جیسے اکثر کتب مقدسہ مین بالخصوص فصل ۲ و ۷ و ۸
دانیال مین شاخ یازدہم ہرقلی کی بربادی اہل اسلام خدا کی بادشاہت والون سی لکھی ہی بدان نظر

ع ۵

فرمایا ہم نے اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ٥ بدرستی ہم
وارث ہوں زمین مقدس کا اور اوسکے جو اوسپر ہے بصورت اہل اسلام اور ہماری طرف رجوع
کئے جاوینگے وہ جو زمین مقدس پر رہتے ہیں کہ اہل اسلام کی حکومت ہو پہر سند نزول کلام خدا کی
قصہ ابراہیم سے فرمایا ہے جو مسلم یہود و نصاریٰ کو ہے کہ وہ نبی تھے کہ نبوت بغیر نزول کلام الٰہی
نہیں ہوتی وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۥ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ٥ اور یاد کر
قرآن میں ابراہیم کو کہ وہ صدیق نبی تہا کہ تارح نے حسب ورس ۳۱ فصل ۱۱ تکوین کے اپنے
بیٹے ابراہیم اور اپنے پوتے لوط کو اور اپنی بہو ابراہیم کی جورو سرہ کو لیا اور اونکو ساتھ کسدیوں کے
شہر اُور سے روانہ ہوئے کہ حاران تک آئے اور وہاں رہے ۳۲ اور تارح کی عمر دو سو پانچ برس کی ہوئی
تب تارح حاران میں مرگیا انتہی یعنی حاران اپنے بیٹے کے ملک میں اور تارح بت پرست تہا تو قبل موت
باپ کے ابراہیم کو حکم ہوا کہ اپنے عشیرہ اقربین کو تعلیم توحید کر چنانچہ فرماتا ہے تو بحکم نزول کلام الٰہی جو
کہا جو ارشاد ہوا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ
عَنْكَ شَيْئًا ٥ یاد کر جبکہ کہا اپنے باپ آزر یعنی تارح کو اے میرے باپ تو کیوں عبادت کرتا اوسکی جو
نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ غنی کرے تجھے کچھ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ
فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ٥ اے میرے باپ تحقیق آیا مجکو علم سے وہ جو نہ آیا تجکو پس
پیروی کر میری راہ بتاؤں تجھے سیدھی راہ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ٥ اے میرے باپ تو نہ عبادت کر شیطان کی کہ شیطان رحمٰن کے لئے نافرمان
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ٥
اے میرے باپ بدرستی میں خوف کروں کہ لگے تجکو عذاب رحمٰن سے تو تو ہو شیطان کے لئے ولی اور اسکی
قرب میں استغفار آفتاب و ماہتاب وغیرہ کی نسبت واقع ہوا قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ
يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ٥ تارح آزر نے کہا
کیا تو روگرداں ہے میرے معبودوں سے اے ابراہیم اگر تو نہ باز رہیگا البتہ سنگسار کروں تجکو اور چھوڑ مجکو

ایک زمانہ تو حسب فصل ۱۲ تکوین کے خدا نے ابراہیم کو کہا کہ تو اپنے ملک اور اپنی قرابتون کے
درمیان سے اور اپنے باپ کے گہر سے اوس ملک مین جو تجہے دکہلاؤن نکل جا قَالَ سَلَامٌ
عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا کہا سلام تیرے اوپر جلد
استغفار کرون تیرے لئے اپنے رب سے کہ ہے وہ میرے ساتھ مہربان وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ
مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا اور
جدا ہوتا ہون تمسے اور اونسے جو سوای خدا کے پکارتے ہو اور پکارونگا اپنے پروردگار کو قریب ہے کہ نہون
اپنے رب کی پکار کے ساتھ شقی تو خدا تعالی نے حسب درس ۲ فصل ۱۲ تکوین کے فرمایا کہ مین تجہے ایک
بڑی قوم بناؤنگا (یعنی بدولت اسماعیل جیسے درس ۲ فصل ۷ اور درس ۱۸ فصل ۱۸ تکوین سے
ظاہر ہے اور تجہے مبارک اور تیرا نام بڑا کرونگا اس وقت میں مطابق قرآن مجید کی ابراہیم نے کہا اور
میری ذریت سے تو فرمایا کہ میرا عہد ظالموں کو نہ پہونچیگا یعنی رومیہ کو جسکی تفصیل درس ۱۰ فصل ۱۲ تکوین
مین ہے کہ تو ایک برکت ہوگا یعنی بہ نسل اسحاق کے جیسے درس ۴ فصل ۲۲ تکوین سی ظاہر ہے
۳۔ اور اونکو جو تجہے برکت دیتے ہیں (یعنی کیقباد والقرنین وغیرہ کو) برکت دونگا اور اوسکو جو تجہے لعنت
کرتا ہے (یعنی ظالم رومیہ) لعنتی کرونگا اور دنیا کی ساری گہرانے تجہ سے برکت پاوین گے یعنی اولاد اسماعیل سے
زمانہ اسلام مین جیسے درس ۱۸ فصل ۱۸ تکوین اور درس ۲۵ فصل الف ۔ اعمال سے ظاہر ہے کہ یہہ
پیشین گوئی ماین جانے مسیح دوبارہ مگر اسمین آن نبی عظیم الشان سے تکمیل پا دیگی بنی اسرائیل کے
بہائیون مین ہونا اونکی اولاد مین اور ابراہیم حسب درس ۴ فصل ۱۲ تکوین کے روانہ ہوا جبکہ پچہتر
سال کا تہا الی آخر درس اول فصل ۱۲ تکوین پہر حسب درس ۱۹ دوم فصل ۲۱ تکوین کے اسحاق پیدا ہوکر
اور اسحاق کے حسب درس ۲۲ فصل ۲۵ تکوین کے عیسو و یعقوب ہوے جنکے نتیجین بہت قصص
مثل ولادت اسماعیل وغیرہ واقع ہوے مگر چونکہ کلام زیادہ تر یہود کے ساتہ ہے ارشاد ہے فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ
وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۝ وَكُلًّا
جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پس جب جدا ہوا ابراہیم اونسے اور اوس سے جو وہ پوجتے خدا کے سوا بخشا ہمنے

اوسکو اسحاق و یعقوب اور ہر ایک کو نبی کیا ہی وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے اونکو اپنی رحمت سے یعنی کلام اور غیر آثار اور
کی اونکے لئے سچی زبان بلند یعنی بسبب نزول کلام خدا پر قصہ موسیٰ فرمایا کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ اور یاد کر قرآن میں موسیٰ کا کہ
خالص کیا گیا تھا بنی اسرائیل کے خلاص کے لئے اور تھا رسول نبی وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ
الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝ اور پکارا اوسکو ہمنے داہنی جانب طور حوریب کی اور قریب
کیا اوسکو گفتگو کے لئے بطور تمثیل کے وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝ اور
بخشا ہمنے موسیٰ کی مدد کے لئے اوسکے بھائی ہارون کو نبی کرکے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ
إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ
وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ اور یاد کر قرآن میں اسماعیل ابن ابراہیم کا کہ
تھا وہ وعدہ کا سچا اور تھا رسول نبی اور حکم کرتا اپنی آل کو نماز و زکات کی نسبت اور تھا اپنے رب کے
نزدیک پسندیدہ جیسے ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکلنا مفصل توراۃ میں ہی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور یاد کر کتاب قرآن میں
ادریس کو کہ وہ صدیق نبی تھا اور اٹھا لیا اوسکو بلند مکان میں أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ یہ وہ لوگ نبی ہیں جنپر اللہ نے احسان کیا
نبوت کے ساتھ اور اولاد آدم سے ہیں جیسے ادریس اور نسل اول لوگوں کی ہیں جنکو ہمنے اوٹھا لیا
نوح کے ساتھ یعنی سام و حام و یافث کے جیسے ابراہیم اور اولاد ابراہیم سے ہیں جیسے اسحاق و
یعقوب و اسماعیل اور اسرائیل سے ہیں جیسے موسیٰ و زکریا و مریم و مسیح اور اون لوگوں سے
جنکو ہمنے ہدایت کی و برگزیدہ کیا جب پڑھی جاویں اونپر آیات رحمٰن گر پڑیں سجدہ میں پکارتے ہوئے کہ سب

ع

سجدہ

یہ بشر تھے جبیر خدا کا کلام نازل ہوا جس سے ثبوت اونکی اسلام و نبوت ہے پس وہ قوم یہود جو کہیں کہ
نہیں نازل کی اللہ نے بشر پر کچھ جیسے سورۂ انعام میں ہے محض اونکا قول بیہودہ ہے چنانچہ فرماتا ہے
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ
غَيًّا پس پیدا ہوئے پیچھے اونکے اولاد جنہوں نے ضائع کی نماز کہ عبارت یہاں پر نماز سے ہے اور پیروی
کی خواہشات کی تو انکا کہنا نزول کلام خدا کا بشر پر پس جلد پڑینگے ہلاکت میں حسب تفصیل مذکور
وغیرہ سے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُونَ شَيْئًا مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور کام کرے نیک تو وہ داخل ہونگے
جنت عدن میں اور نہ ظلم کیے جاوینگے کچھ اپنے اجر سے جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ
عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا وہ جنات عدن جنکا وعدہ کیا رحمن نے
اپنے بندوں کو غیب کے ساتھ کہ ہے اوسکا وعدہ آنیوالا لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا
نہ سنینگے اوسمیں لغو مگر سلام خدا کی طرف سے یا باہم یا فرشتوں کی طرف سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ
فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا اور اونکے لیے اوسکا رزق ہوا اوسمیں صبح و شام کا جو دنیا میں عزیز رکھتے ہیں
یا مراد ہر وقت ہے نہ اوسکو جنت میں صبح و شام ہو تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا
مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہ جنت وہ ہے کہ ہم وارث کریں اپنے بندوں میں سے اوسکو جو تقی ہے اور کفار نے
کہا کہ اگر اللہ کے حکم سے قرآن کا نزول ہوتا جسمیں احکام مذکور ہیں تو جواب سوال روح وغیرہ میں
اپنے پیغمبر کو کیوں بھولتا تو بہ ہدایت خدا جبرئیل کہتے ہیں وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ج
اور نہیں ہم اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ج
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا خدا کے لیے وہ ہے جو ہمارے روبرو ہے حال میں اور وہ جو آیندہ کو ہے دنیا میں
اور وہ جو مابین ان دونوں کے ہے اور نہیں ہے تیرا رب بھولنے والا یعنی تمکو اوس خلف تحیر آنیوالی کی نسبت معلوم ہے
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ هَلْ تَعْلَمُ
لَهُ سَمِيًّا پروردگار آسمانوں کا ہے اور زمین کا اور جو اونکے درمیان ہے پس عبادت کر اوسکی اور ثابت رہ

اوسکی عبادت کے لئے ثابت جانی تو اوسکے لئے مثل یعنی ہرگز نہین بس عبادت اوسکی ہی لائق ہے
یہ تاویل اس آیت کی بنظر ترتیب قرآنی ہے گو شان نزول اوسکی مطابق ارشاد ابن عباسؓ کے
یہ ہے کہ ایک روز جبرئیلؑ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ درنگ آنیکی دریافت کی تو جبرئیلؑ نے
یعنی بحکم حق یہ فرمایا کہ ہم نہ اُترین مگر تیرے رب کے حکم سے الخ اور وجہ درنگ حکم الٰہی کی یہ تہی جیسے
ضحاک و عکرمہ کا قول ہے کہ اصحاب کہف و ذو القرنین کے سوال کے جواب مین حضور نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے انشاء اللہ نکہا تہا اور کہا کہ کل اسکا جواب دونگا اور جملہ کلام جبرئیل سے قیامت
آنی دریافت ہوئی جو کہا عذاب کے لئے ہے وہ جو ہماری خلقت مین ہوا اور ابی بن خلف جمحی اوسکا
منکر تہا تو ارشاد اونکی نسبت فرماتا ہے وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ
حَيًّا ٥ اور کہی انسان کافر کیا جب مین مرون البتہ اُٹہون زندہ ہوکر قبر سے قیامت مین اور عذاب
ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکا مقولہ تہا کہ جب انسان پراگندہ بعد از مرگ ہو جاوین تو کیسے پیدا و از سر نو
ہوسکتے ہین اور جب مر کر کچہ تمیز نرہے مومن و کافر مین تو حساب کتاب کس لئے کیسے ہم جمع کر جہنم مین
ہون سکتے یعنی مراد یہ اور کیسے اونہین سے کافر سرکش جدی کئے جاوین تو اول رفع استبعاد کرتا ہے أَوَلَا
يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ٥ آیا نہ فکر کری انسان کافر کہ
ہمنے اوسکو پیدا کیا پہلے اور نہ تہا وہ کچہ پہر جواب ارشاد کرتا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ
ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ٥ تو قسم ہے تیرے پروردگار کی البتہ تمام انسانون کو اور
شیاطین کو جنکے بہکاوے سے کافر انکار قیامت کرتے ہین ہم حشر کرین پہر اونکو حاضر کرین جہنم کے
گرد سب کو کہڑے ہوئے گہٹنون پر گو بعد حشر اہل ایمان پاؤن پر کہڑے نرہین بلکہ ناتوان ہو جاوین
اونکے زمین کی جانب یا قوت سے ہون اگر قصد کرین تو اوپر سر کرین دگر قصد کرین اونکا توازن
ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ٥ پہر نکالین ہم
ہر گروہ جہہ امت سے اوسکو جو اونکا سخت ہے رحمن پر سرکشی مین یعنی کافر کو ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ
هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ٥ پہر ہم البتہ دانا ہین اون لوگون کے ساتہ جو اوسکی داخل ہونیکی لائق ہین

لیکن اس سے ظاہر ہوا کہ ہر انسان مومن وکافر گرد جہنم حاضر کیا جاوے تو ارشاد ہے وَاِنْ
مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۞ اور نہیں کوئی تمہارا مگر جو
جہنم پر وارد ہونے والا ہے اور یہ تیرے رب پر ضروری حکم کیا گیا اور ہر ورود مستلزم دخول کو نہیں
جیسے آیت ولما ورد ماء مدین سے ظاہر ہے اور آیت اولی بہا صلیا سے دخول کفار ہی
مخصوص ہے اور مومنین کے لئے آیت لا یصلاہا الا الاشقی الذی کذب وتولی کا ارشاد ہے
اور نیکوکاروں کے لئے آیت لا یخاف ظلما ولا ہضما کو سورۂ انبیا میں کفار کے لئے آیت
انتم لہا واردون میں دخول ہے مراد اس سے اہل بات والونکی نسبت بظاہر دال ہے کہ وہ
داخل ہوں اور قیامت میں صراط وہ صورت ترتیب ہے جو جہنم پر رکھا ہوا ہے پس اوس پر سے گذرنا
سب کو لازم پس دوزخ پر ورود سب کو ہونا بعید نہیں کہ بعض حسب حدیث برق خاطف کی طرح اُتر جاوینگے
و بعض مثل سوار و بعض مثل شتر سوار و بعض پیدل کی چال سے اپنے اعمال کی موافق نار سے اُتر جاوینگے
تو جیسے ورود دخول جہنم کے بعد کفار دوزخ میں حسب آیت اولی بہا صلیا کے داخل ہونگے اہل اسلام کو
نجات ہوگی دخول سے بروز قیامت رہا دنیا اونکے لئے سجن ہے اور قبر میں بھی سجن ہے جو باویہ کرسکے
مسیح کی نسبت انجیل میں ہے یہ دوسری بات ہے تو ارشاد فرماتا ہے ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ
الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۞ پھر نجات دیں دخول سے ان لوگوں کو جو تقوی کریں شرک سے اور چھوڑیں
ہم مشرک ظالموں کو دوزخ میں سب کو خواہ بت پرست ہوں یا سورج پرست و ماہتاب پرست وغیرہ
مثل منکرین نبوت اور اہل اسلام اگرچہ حکم ورود میں شامل ہوں پر وہ داخل ہوں اور گنہگاروں کا ایمان
ظلم و شکستی کا جبر کرے اور سات ہزار سال سے کم میں وہ جہنم سے بروز حشر بشفاعت نکالے جاوینگے جسمیں
آگ کا تخفف کلالیب کی مثال ہے اہل اسلام کے گنہگاروں کو ہے اور جہاں حدیث میں دخول اہل توحید
کی نسبت آیا ہے مراد اوس سے وہ موحدین ہیں جنہوں نے نبوت قبول نہیں کی جیسے مرفوعا جابر سے
مروی ہے کہ عذاب دیئے جاوینگے توحید والے آگ میں یہاں تک کہ کوئلہ ہو جاوینگے پھر اونکو رحمت حق یاد کرے

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ اور جب پڑھی جاتی ہیں ظالمان کفار مکہ پر ہماری آیات
واضحہ فتوحات و قیامت پر کہتے ہیں وہ جنہوں نے کفر کیا اون غریب مسلمانوں کے لئے جو ایمان لائے
کون دو فریق کا بہتر ہے اس وقت میں مقام میں اور بہتر ہے مجلس میں تو صورت آئی قیامت
میں بھی ہم بہتر ہونگے جواب فرمایا وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ
اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ اور بہت سی اونکے پہلے قرن کو ہمنے ہلاک کیا کہ وہ نیک تھے سامان اور دکھاوے میں
تو اونکو مالداری اسکی موجب نہیں کہ وہ دنیا میں قائم رہے اور آخرت میں بھی مالداری بحالت
قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ
جُنْدًا ۝ فرما دو جو کوئی گمراہی میں ہے پس چاہئے کہ مہلت دیوے اوسکو رحمٰن ایک مہلت تا آنکہ جب
دیکھیں وہ جو وعدہ کئے گئے ہیں یا عذاب بدر وغیرہ یا قیامت پس جلد جانیں گے وہ کون بدتر ہے مرتبہ کر
اور کم لشکر وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ
عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور زیادہ کرے اون لوگوں کو جو ہدایت پاویں
اور اونکے اعمال صالحہ جو باقی رہیں اچھے عملیں کے ساتھ بہتر ہیں تیرے رب کے پاس ثواب میں اور
بہتر ہیں مرجع میں اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝
آیا پس تو نے دیکھے مثل عاص بن وائل کے جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات پر اور خباب کو کہا جبکہ
انہوں نے اپنی مزدوری طلب کی کہ میں اوس وقت دونگا جبکہ تو محمد صلعم کا انکار کرے تو خباب نے
کہا آگاہ ہو خدا کی قسم یہاں تک کہ تو مرے پھر تو اوٹھایا جاوے عاص نے کہا آیا میں مرنیوالا ہوں
پھر اوٹھایا جاؤنگا خباب نے کہا ہاں ابن وائل نے کہا کہ ہو یا جاؤنگا تو وہاں مال اور اولاد
پس تیرا قرض وہاں ادا کردونگا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝
كَلَّا ۭ آیا مطلع ہوا غیب پر کہ اوسکے لئے بعد مرگ مال ملیگا یا لیا اوسنے خدا کے پاس کوئی
عہد اسکا نہ ملکو یہ ہرگز نہیں سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا

وَنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝ حفاظت کرین گے اوسکے قول کی اور زیادہ کرینگے
اوسکے لیے عذاب سے زیادہ دنیا مین جیسے آیت انا کفیناک المستہزئین سے ظاہر ہے
اور وارث ہون گے ہم اوس مال و ولد کے جسکی نسبت کہہ رہا ہے کہ قیامت مین مجکو ملیگا اور
آویگا ہمارے پاس تنہا نہ مال ہوگا نہ ولد اوسکے پاس جو گروہ بتون کو اپنا شفیع سمجھے تو ارشاد ہے
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ
بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ اور پکڑا انہون نے سواے خدا کے
چند معبود تاکہ ہوا و نکے لیے عزت نہین نہین عزت اونکے ہوگی جلد کافر انکار کرین قیامت مین
اونکی عبادت کے ساتھ اور ہون اونکے مخالف اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ
تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ کیا تونے نہ دیکھا کہ بھیجے ہین شیطان کافرون پر کہ حرکت عظیم دین اونکو
مخالفت مین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ پس نہ شتابی کر اونکی ہلاکت پر
جز این نیست شمار کرتے ہین ہم اونکے عذاب پر میعاد ایک سال بعد از ہجرت يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ
اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ جس روز کہ حشر کرین ہم متقیون کو اوس رحمن کی
طرف مہمان اور ہانکین گے گنہگارون کو جہنم کی طرف نہ مالک ہون اونکی شفاعت کے
لیکن وہ جسنے پکڑا رحمن کے پاس عہد شفاعت انبیا و اولیا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝
اور کہا کفار مکہ نے بالخصوص یہی طرح سے کہ پکڑا رحمن نے ولد یعنی ملائکہ کو بیٹیان کہ وہ شفاعت
کرین جواب فرمایا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝ البتہ تم لائے شے بھاری تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝
وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑین اس قول سے
اور پھٹے زمین اور جھکین پہاڑ گرتے ہوے اس سے کہ پکارین رحمن کے لیے ولد اور نہین سزاوار رحمن
کے لیے کہ پکڑے ولد اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

مفصل زیادہ اور عرش سے مراد عرش روح ہے جو مثال کے عالم میں دریافت ہوا اور یہ سورت
اوائل اسلام میں نازل ہوئی ہے جبکہ عمر فاروقؓ ایمان نہ لائے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
حرص ہدایت زیادہ تھی تو اس جہت سے سخت محنت گوارا فرماتے حالانکہ بہت سے واقعات پیش
آنے تھے کہ اسلام والوں کی کثرت اور واقعات کے پیش آنے پر موقوف تھی اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو فصل ۸ اسفر شتی میں مثل موسیٰ فرمایا گیا ہے تو اس وجہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
دل تازہ ہو کر یہ قصہ موسیٰ جو زمان نبوت سے اونکو واقع ہوا سنایا جانا مناسب ہوا تو اول میں محنت
سخت محنت کی اوٹھانے سے ممانعت فرمائی جاتی ہے کہ یہ ایک روز کا کام نہیں بلکہ ایک مدت درکار ہے
اور اس سورت کی آخر میں پیشینگوئی فتوحات اسلامیہ ہے مگر صحف اول کی مطابق کہ بعد ایک سال
ہجرت کے ہونگی اور پہلی سورت کے آخر میں حکم ہے کہ ہمنے آسان کیا ہے قرآن کو تیری زبان پر تاکہ تو اہل تقویٰ
کو بشارت دے اور قوم شریر کو امور آئندہ سے ڈراوے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حرص ہدایت زیادہ
ہوئی اور مشقت زیادہ کھینچی اور طٰہٰ مرد حریص کو کہتے ہیں اور ہدایت سے ماخوذ ہے اس بنا پر بعد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کے بطور براعت فرمایا طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

لِتَشْقٰٓى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ اے مرد حریص ہدایت ہمنے قرآن اسلئے تیرے اوپر نازل
نہیں کیا کہ تو تکلیف کھینچے کہ تو چلا کر اونکو تعلیم کرے مگر یاد داشت ہے اوسکے لئے کہ خشیت کرے قیامت سے
اور تو سن حق تعالیٰ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى اس بات کو چاہتا ہے کہ دوسرونکی ہدایت میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعب کھینچے تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ بلحاظ
یاد داشت حسب فصل ۸ اسفر شتی کے نازل کیا گیا ہے یہ قرآن پارہ پارہ نزول کر کے اوس ذات حق
جسنے پیدا کیا زمین اور بلند آسمان جیسے ورس اول فصل اول تکوین میں ہے کہ خدا نے پہلے آسمان بنائے
اور زمین بنائی یعنی عالم ارواح لطیفہ زمین عالم مثال اور عالم زمین یعنی عالم مثال جو زمین عالم
شہادت ہے ویران تھی ظہور شہادت کی روشنی سے اور بغیر سنسان تھی کہ بغیر روح حق کے ظہور میں
نہ آسکے تھی تاآنکہ فصل اول تکوین کے حصہ چہ زمانہ میں آدم اول تک پیدا کیا اور حسب نفخت روحت

ایک کم لاکھ دورہ آدمون کے ہوئے جنکے زمانہ کی مقدار خدا تعالیٰ کو ہی معلوم ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَى
الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ پھر رحمٰن کا دیر پورا ہوا کہ پہلے آدمون کو قبل عصر روز ہفتم تباہ کیا جیسے
فائدہ چہل وسوم مقدمہ اول مین گذر گیا اور پھر حسب فصل دوم تکوین کے سبت کو مقدس کیا
جسمین اشارہ وجود ختم المرسلین کی ساتوین ہزار وجود ان آدم صفی اللہ سے ہوا اس پر ظاہر ہے
وہ جو ارشاد ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝
خدا کی لئے ہی وہ جو آسمانون مین ہے اور وہ جو زمینون مین ہے اور وہ جو اونکے درمیان مین ہے اور
وہ جو زمین نمناک کی نیچے ہے کہ آگ سے بھری ہوئی ہے جیسے حکماء جدید کا قول ہے وہی اہل شرع دوزخ کو
زمین کے اندر کہتے ہین جیسے اوس حدیث سے ظاہر ہے جسمین ایک منافق کے مرنیکے وقت مدینہ مین
زلزلہ دریافت ہوا جبکہ سبب دریافت ہوا تو ارشاد ہوا کہ ایک منافق کے دوزخ مین جانے سے
جو مدینہ مین مرا ہے یہ زلزلہ پیدا ہوا ہے کہ اوسکی روح کو جذب سے یہ حرکت ہوئی ہے چنانچہ مدینہ مین جبکہ
تشریف لیگئے حضرات صحابہ کو اوسکا مرنا اسیوقت دریافت ہوا اور تحقیق نون وثور کی زیر آیت
ن سورۂ ن مین ہم لکہین گے وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ وگر تو
چلا کر تعلیم قول توحید مین کسی کفار کے لئے تو اللہ جانتا ہے اونکے سر کو کہ عبارت عین ثابتہ سے ہے اور جانتا ہے
اونکے اخفیٰ کو جو اونکی قابلیت اسم رحمٰن کا اثر ہے پس جسکی عین مین قابلیت اسم رحمٰنی سے اثر عبودیت
نہین چلانا ہر گز مفید نہو دیکہو اس مقام پر روایت عبد اللہ بن عمر کہ جب حضور صلعم مٹھی باندھے
تشریف لائے اور دونو ہاتون مین فرمایا کہ دو کتابین ہین رب العالمین کی جنمین قبل از تصویر اندر
رحم وپشت آدم سے پہلے سے بندہ کا حال واوسکی قبیلہ کے نام لکہے ہوئے ہین اس مقام سے علم ہوگیا کی
اصل ہی پر ہمکو تصریح سے اوس ہوگیا کا حال دریافت نہین یہ دوسری بات ہے کہ ہوا مین جو اصلی تحریر ہے
وہ استعداد ساری ہی تھی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اللہ ہستی مطلق ہے کہ
غیر کوئی معبود نہین اوسکے لئے اسماء حسنی ہین پس مقیدات کی پرستش بے سود ہے تو جسمین اثر اسم
مضل ہے اثر پذیر اوسپر تعلیم ملبتہ آواز سے نہین ہو سکتے چنانچہ اس ہمارے مطلب گذشتہ پر کہ قرآن تذکرہ ہے

اور پارہ پارہ نزول ہوا ہی اور جلانا کچھ مفید نہیں قصہ موسیٰ سناتا ہی جسمین قول لین کہنے کا موسیٰ کو
ارشاد ہی تاکہ فرعون کو خشیہ ہو مگر فرعون کے دل کو سبب اوسکے اسکان کے اللہ نے سخت کردیا تہا
کہ باوجود بڑی بڑی معجزات کے وہ ایمان نہ لایا اور اِس موسیٰ کے قصہ سے ظاہر ہو کہ اثبات حق سوا حق کے
سوا دوسرا معبود نہین اور خدا کے لئے ہی کل جو زمین و آسمان مین ہی جلدی غضب کچھ مفید نہین
وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اور کیا آئی تیرے پاس حضرت موسیٰ کہ حسب فصل ۲ و ۳
خروج کے جبکہ موسیٰ کے جیرسوم نام بیٹا مقام مدین مین ہوا اور فرعون مسمی فیتاحس جو قبل از ہجرت
موسیٰ سے تہا مر گیا تو بنی اسرائیل پر دوسرے فرعون مسمی سامسیس کے زمانہ مین مشقت زیادہ ہوئی
اور انہون نے طغیان کیا تو موسیٰ کا اتفاق حوریب پہاڑ پر ہوا تو خدا کا فرشتہ یعنی روح اعظم
سبز درخت عناب پر شعلۂ آتش مین متمثل ہوا موسیٰ نے دیکہا کہ درخت مین آگ روشن ہی اور پہر وہ سبز ہی
اور جلتا نہین جیسے ارشاد ہی اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ
اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۵ پس کہا اپنے اہل کے لئے جو موسیٰ کے
ساتھ تہی تم یہان ٹہرو مین نے معلوم کی ہی آگ امید کہ لاؤن اوسمین سی ایک پارہ روشنی کے لئے
یا پاؤن آگ پر ہدایت راہ کی اور یہ منافی اسکی نہین جو درس ۳ فصل ۳ خروج مین ہی کہ کب
موسیٰ نے کہا کہ مین دیکہون کہ یہ درخت آگ سی کیون نہین جلتا فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۵
اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۵ پس جب آیا موسیٰ
شجرہ کے پاس ندا کی گئی کہ ای موسیٰ بدرستی مین تیرا رب ہون تو نکال اپنی نعلین کہ تو جنگل پاک مسمی
طوی مین ہی اور نعلین موسیٰ مردہ گدہے کی جلد سے بغیر دباغت بنی تہین جیسے ابن مسعود سے
مرفوع کہا لیکن مفید ہنوز اس آیت کی ظاہر معنی پر رکہکر مسجد مین جوتا لیجانا مکروہ سمجہتے ہین اور پانچ ایسی
ایسی حدیث وہ دوسری حدیث مرفوع سی جو مروی ہی کہ یہود کے خلاف کرو کہ وہ مسجد مین جوتا نہین
لیجاتے تم لیجاؤ مسجد مین لیجانا جائز سمجہتے ہین اور حق نے موسیٰ کو کہا کہ مین تیرے باپ کا الٰہ
ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہون اور موسیٰ نے حسب درس ۶ فصل ۳

خروج کے خوف سے اپنا منہ ڈھکا کر دیکھنے سے اوسکی طرف ڈرتا تھا جو موسیٰ اشعری نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ خداوند کے لئے حجاب آتش ہے اگر اوسکو اوٹھا دے تو تجلیات
وہ محادق جو اوسکے روبرو ہے جہانتک ہم پہنچے اوسکو جلا دے الحدیث یہ درصورت تجلیات صوری ہے
اس مقام سے آتش پرست آگ پوجنے لگے اور درس ۷ فصل مذکور سے ارشاد حق ہوا کہ مین نے بنی اسرائیل
کی فریاد سنی اونکو اوس زمین کنعان وغیرہ مین لاؤنگا جہان دودہ و شہد کی ندیان جاری ہین یعنی
دودہ و شہد وہان بکثرت ہے جسکا مین نے وعدہ کیا ہے تو مصر مین جا اور فرعون سے کہہ تاکہ میری
قوم کو خلاص کرے تو موسیٰ نے کہا کہ مین کون ہون جو جاؤن اور مصر سے قوم کو نکالون تو ارشاد ہوا
وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحٰى ۝ اور مین نے تجکو پسند کیا تو سن جو وحی کیجاوے جیسے
درس ۱۲ فصل مذکور مین ہے کہ خدا بولا کہ یقینًا مین تیرے ساتھ ہونگا اور اسکا کہ مین نے تجھے بھیجا
یہ نشان ہے کہ جب تو قوم کو مصر سے نکال لے تو یہ پہاڑ عبادت گاہ ہوگا تو موسیٰ نے حسب درس ۱۳
فصل مذکور کہا کہ اگر وہ مجھسے دریافت کرین کہ جسنے تجھے بھیجا ہے اوسکا کیا نام ہے تو کیا بتاؤن تو
حق نے بنظر محویت اپنی اسکے وجود مطلق مین کہا اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝ بدرستی مین ہی خدا ہون کہ نہین ہے کوئی الٰہ میرے غیر تو تو خاص
میری ہی عبادت کر اور ہر بار کہہ نماز میری یاد داشت کیلئے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد ہے کہ جو کوئی نماز فراموش کرے تو پڑھے جب اوسے یاد آوے نہین ہے نماز کا کفارہ مگر یہ اور اس
آیت کا ترجمہ درس ۱۵ فصل مذکور مین ہے کہ مین وہ ہون جو ہستہ ہے اور بنی اسرائیل سے کہیو کہ اہیہ
یعنی ہستہ نے مجکو تمہاری طرف بھیجا ہے اور خدا نے پھر موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل سے کہیو کہ خداوند
تمہارے باپ ابراہیم و اسحاق و یعقوب کی خدا نے تمہارے پاس مجکو بھیجا ہے میرا یہی نام ہے اور ہمارے
لئے یہی ہے میرا یہی نام ہے کہ ساری نسلون سے مراد اسماعیلیان اہل اسلام مین جیسے درس ۲
فصل ۱۷ و درس ۸ فصل ۱۸ تکوین و درس ۲۵ فصل ۳ کتاب خروج سے گواہ ہے اور بیشبہ
اسلام مین لا الٰہ الا اللہ ولا الٰہ الا انا کی جیسی تاکید ہے کسی کے ہان نہین اور اسی تحقیق

انابت کے لئے ایاک نعبد و ایاک نستعین سورۂ فاتحہ میں ہے جو نماز میں واجبات سے ہے
اور فصل ۳ خروج میں فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری کا ذکر نہیں اس سے ظاہر ہے کہ
یہ جملہ معترضہ اسلام والونکے لئے قرآن شریف میں ہے گویا تفسیر ہے درس ۱۵ فصل ۳ خروج کی جسمین
مذکور ہے کہ ساری قوموں میں ہر ایسی نام ہے اور درس ۱۶ فصل ۳ مذکور ہیں اللہ نے فرمایا کہ جا الیغی اسر
موسیٰ اور اسرائیلیونکے بزرگون کو ایک جگہ جمع کر اور انہیں کہہ کہ خداوند تمہارے باپ کا خدا ابراہیم اور
اسحاق و یعقوب کا خدا یوں فرماتا ہوا دکھلائی دیا کہ میں نے یقیناً تمہاری خبرداری کی اسمین قیامت کا
ذکر آگیا کیونکہ فصل ۲۲ متی و ۱۲ مرقس و ۲۰ لوقا میں ہے کہ صدوقیوں نے جو قیامت کے منکر تھے مسیح کو کہا کہ
اگر قیامت ہوگی تو جس عورت نے سات نکاح کئے ہونگے وہ کسکو ملیگی تو مسیح نے جواب دیا کہ تم نوشتوں کو
نہیں دیکھتے کہ قیامت میں آدمی مثل ملائک ہونگے مطلب اسکا مخالف زوجناهم بحور عین آیت
قرآنی کو نہیں کہ خدا کی طرف سے نکاح ہوگا نہ مردوں کو بیاہ شادی کی حاجت ہوگی کہ بنیاد رفع نزاع کیونکہ
اور وہاں پر نزاع سے پاک مثل ملائک ہونگے یعنی جسکو خدا چاہیگا اوسکو ملیگی اسکی تحقیق ارشاد نہم باب اول
مقصد چہارم میں گذر گئی دیکھنی چاہئے اور قیامت کی بابت مسیح نے فرمایا کہ مردوں کے جی اوٹھنے کی بابت خدا نے
جو تمہیں فرمایا وہ تمنے نہیں پڑھا کہ میں ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خدا مُردوں کا
نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے مخفی نرہے کہ ایک لوگ ملحدین منکرین جزای اعمال کے بعد موت کے ہیں جو
نیست محض ہو جانیکے بعد موت کے قائل ہیں دوسرے ہیں معتقدین جزای اعمال کہ وہ دو قسم کی ہیں ایک
تناسخ کے قائل ہیں جسمین ناہونگی تبدیلی حسب تبدیل اجسام ہو جانی چاہئے دوسری قیامت کے
اعتقاد والی اور قوم مذکور صدوقی ملحدین سے تھے تو اونکی نسبت ارشاد ہوا کہ خدا مردونکا نہیں یعنی نیست جو
محض ہو جاویں تو جزا ضرور ہے تو جیسے عقلا کی جزا روحی ہوتی ہے ویسی جسمانی جزا الابدی ہے گو دونکا
جسم حیوانات پائدار ہوگا اور جسم اوسکی نزدیک ... بموجب کتاب موسیٰ کے قائل ہے ہوتا نہیں ونسلا ہوگا
تو ضرور ہوا کہ قیامت میں متجسد ہونگے جیسے آیت وحرام علی قریۃ اهلکناها انهم لا یرجعون
حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وهم من کل حدب ینسلون امتناع تناسخ کی دلیل ہے

حسیر تحقیق کیا گیا ہی اوسکی واقع ہونیکو عقل جزدی کیسا بعید سمجھتے تہی اور یاجوج و ماجوج تو آ گئے پس
تناسخ بہی باطل ہوا دوسری آیت واذ اخذ ربک من بنی آدم الآیۃ سی ظاہر ہی کہ ہم
پشت آدم مین سب زندہ تہی جیسے حال مین ایک انچہ بہی مین ہزار ہا ان حصہ آدمی زندہ ہوتا در یافت
ہوا ہی بنا بر ان ارشاد ہوا اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اور تحقیق قیامت آنیوالی ہی و بطور جملہ معترضہ
کے جیسے وعظ کا دستور ہی اہل اسلام کی نسبت جسکے وقت کی تعیین کفار طلب کرتے ہین فرمایا ہی
اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۝ اور قراءت ابی بن کعب مین کاد اخفیہا
من نفسی اور عبد اللہ بن مسعود کی قراءت مین اکاد اخفیہا من نفسی ہی اور متعارف
قراءتون مین من نفسی کا ذکر نہین ترجمہ قریب ہون یا قریب ہی کہ چہپا ڈالن اوسکی تعیین کو اپنی
جان سے تا کہ جزا دیا جاوے ہر نفس اوس اعمال کے ساتھ جو اوسنے سعی کی ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ پس نہ روکے تجہکو بیان قیامت سی وہ شخص
جو ایمان نہ لاوے اور پیروی کرے اپنی خواہش کی پس ہو تو ہلاک اور فی الحقیقت مطابقت انجیل کے
فصل سوم خروج مین قیامت کی بابت اب تک وہی الفاظ ہین جو انجیل مین ہین اور قرآن مجید مین جو
جو واقع ہوا اوسکی تفصیل فرمائی گئی ہے کہ ہتم مکارم اخلاق ہی الحاصل درس ۱۶ فصل مذکور مین
بعد بیان قیامت کی بنی اسرائیل کی نسبت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سی کہا کہ تو اونسے کہہ کہ جو کچہ تمپر مصر مین
ہوا خدا نے دیکہا ۱۷- اور مین نے کہا ہی کہ مین تمہین مصریون کی تکلیفون سی کنعانیون و حتیون و اموریون
و فرزیون و حویون و یبوسیون کی زمین مین جہان دودہ و شہد بہتا ہی نکال لاؤنگا ۱۸- اور وہ تیری آواز
سنینگے اور بلکہ تو اسرائیلیون کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس آئیو اور اوس سی کہیو کہ خداوند عبرانیونکے
خدا نے ہم سے ملاقات کی اور اوس سی کہیو اور اب ہم تیری منت کرتے ہین ہمکو تین دن کی راہ بیابان مین جانے دے
تا کہ ہم اپنی خداوند خدا کے واسطے قربانی کرین ۱۹- اور مین یقیناً جانتا ہون کہ مصر کا بادشاہ تمکو یون جانے نہ دیگا
بلکہ بڑی زور سے ۲۰- اور مین اپنا ہاتہ لمبا کرونگا اور سب عجائب قدرتون سی جو مین اونکے درمیان
دکہاؤنگا مصریون کو مارونگا تب وہ تمہین نکال دیگا ۲۱- اور مین اون لوگون کو مصریونکی نظر مین عزت

بجتون گا اور یوں ہوگا کہ جب تم جاؤ گے تو خالی ہاتھ نہ جاؤ گے بلکہ ہر ایک عورت اپنی
پڑوسن سے اور اوس سے جو اوسکے گھر میں رہتی ہو روپے سونے کے برتن اور لباس عاریت لوگے
اور تم اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کو پہناؤ گے اور مصریوں کو غارت کروگے فصل ۴ تب موسیٰ نے
جواب دیا اور کہا کہ دیکھ وہ مجھپر ایمان نہ لائینگے یعنی باعث قیامت کہ انسان عرصہ کر لیسے عالم
پہلی مثال ہو جاویگا اور خدا سے جگہ ہی تو وحدت خصوصیت تمثل و تجلی کی میری بات نہ سنینگے وے
کہینگے کہ خداوند تجھے دکھائی نہیں دیا تب خدا نے اوس کو کہا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ۝
اور کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ جو موسیٰ نے کہا کہ وہ میرا عصا ہے
درس دوم فصل ۴ خروج میں اسقدر ہے پر قرآن مجید میں اوسکی تکمیل ہے أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ
بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ۝ اسپر تکیہ کرتا ہوں اور جھاڑتا ہوں اوسکے ساتھ بکریوں پر
درختوں کے پتے اور میری دوسری مطلب ہیں تو سبق درس ۳ فصل ۴ خروج کے قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ۝
اللہ نے فرمایا ڈال دے اوسکو زمین پر اے موسیٰ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ۝ تو ڈالا اوسکو
موسیٰ نے زمین پر پس ناگہاں وہ سانپ ہوا دوڑتا ہوا اور موسیٰ اوسکے آگے سے بھاگا قَالَ خُذْهَا
وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ۝ کہا ہاتھ بڑہا اوسکی طرف اور پکڑ لے اور
نہ خوف کر جلد اوسکو لوٹا دینگے اوسکی پہلی صورت پر تو موسیٰ نے ہاتھ بڑھایا اور اوسے پکڑ لیا وہ اوسکے
ہاتھ میں عصا ہو گیا درس ۵ فصل ۴ خروج میں ہے تاکہ وہ اعتقاد کریں کہ خداوند اونکے باپ دادونکا
خدا ابراہیم کا خدا اسحاق کا خدا اور یعقوب کا تجکو دکھائی دیا کہ قیامت سے تغیر اور اوسمیں
عالم کے لوٹنے کی دلیل ہو اور دوسری مطلب کی دلیل فرماتا ہے وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۝ درس ۶ فصل ۴ خروج کی مطابق پھر خدا نے
اوسے کہا کہ تو اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر سینے کے رکھ کر نکالے سفید بغیر برائی برص سے یہ نشان دوسرا
دوسری مطلب کی دلیل ہے پس موسیٰ نے ویسی ہی کیا اور وہ روشن بلا مرض برص کے ہو گیا
اس سے ظاہر ہوا کہ گو انانیت حق ہر جگہ ہے پر بطور ظہور کے کسی خاص مقام سے اوسکا تعلق ہوتا

بجنسہ نہیں ۱۰۔ پہر موسیٰ نے اوسکو چہپایا تو پہر اصلی حالت پر آگیا اس سے دلیل رفع تجلی پر ہوئی
اور اسی عصا کی نسبت حسب درس ۱۷ فصل ۴ مذکور کے فرمایا کہ اوسکو ہاتہ میں رکہہ کہ اوس سے
معجزات دکہلاؤنگا جیسے ارشاد ہی لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ج تاکہ دکہلاویں تجکو
اپنی بزرگ آیات اور حسب درس ۸ فصل ۴ خروج کے فرمایا اور یوں ہوگا کہ اگر وے تجہپر ایمان
نلاویں اور اگر پہلے معجزہ کے سنتے والے نہوں تو وے دوسری معجزہ کے معتقد ہونگے ۹۔ اور یوں
ہوگا کہ اگر وہ دونوں معجزوں پر بہی ایمان نہ لاویں اور تیری بات کو سنتے والے نہوں تو تو دریا کا پانی
لیکے خشک زمین پر چہڑکیو اور وہ پانی جو دریا سے لیگا خشکی پر لہو ہو جاویگا اِذْهَبْ اِلٰى
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ع جا فرعون کے پاس کہ اوسنے سرکشی کی کہ بنی اسرائیل پر تعدی اوسنے زیادہ
کی ہے جیسے درس ۲۳ فصل دوم خروج سے ظاہر ہے اور مطابق درس ۱۰ فصل ۴ خروج کی تب موسیٰ نے
خداوند سے کہا کہ اے میرے خداوند میں فصاحت نہیں رکہتا نہ آگے سے اور نہ جب سے کہ تو نے
اپنے بندے سے کلام کیا اور میری زبان و باتوں میں لکنت ہے ۱۱۔ تب خداوند نے اوسکو کہا کہ آدمی کو
زبان کسنے دی اور کون گونگا یا بہرا یا بینا یا اندہا کرتا ہے کیا میں نہیں کرتا جو خداوند ہوں ۱۲۔ سو
اب جا اور میں تیری بات کے ساتہ ہوں اور تجہکو سکہاؤنگا جو کچہ تو کہیگا ۱۳۔ تب اوسنے کہا کہ اے میرے
خداوند میں تیری منت کرتا ہوں جسکو تو چاہے تو اوسکے وسیلے سے بہیج یہ مجمل ہے تفصیل اوسکی وہ ہے جو ارشاد ہے

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ
يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۠ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۙ هٰرُوْنَ اَخِي ۙ اشْدُدْ بِهٖٓ
اَزْرِيْ ۙ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۙ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۙ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۭ

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ موسیٰ نے عرض کیا اے میرے رب کہولدے میرے لئے میرا صدر اور
آسان کر میرے لئے میرا کام اور کہول میری زبان کا عقدہ سمجہیں اہل مصر میرا قول اور کر میرے لئے
وزیر ہارون کو میری خاندان سے محکم کر اوسکے سبب سے میری کمر اور شریک کر اوسکو میرے کام میں تاکہ
ہم بہت تسبیح کریں تیری اور بہت تجکو ہم یاد کریں کیونکہ تو ہی ہمارے ساتہ بینا ہے درس ۱۲ فصل ۴ خروج میں

سجع

تب خدا اوسکا عصا موسیٰ پر بہتر کا اوسکی تفصیل قرآن میں ہے قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ
اللہ نے فرمایا تو دیا گیا اپنا سوال ای موسیٰ اور خروج باب ۴ میں مذکور ہے کہ خدا نے کہا کیا نہیں ہے لاوی ہارون
ہارون تیرا بہائی میں جانتا ہوں کہ وہ فصیح ہے اور دیکھو وہ بہی تیری ملاقات کو آتا ہے اور تجھے دیکھکر
دل میں خوش ہوگا اور تو اوس سے کہیگا اور اوس سے باتیں بتاویگا اور میں تیری اور اوسکی زبان کے
ساتھ ہوں گا اور تم جو کچھ کروگے تمکو بتاؤنگا ۱۵ اور وہ تیری عوض لوگوں سے باتیں کریگا اور ہاں
وہ تیری زبان کی جگہ ہوگا اور تو اوسکے لئے خدا کی جگہ ہوگا ۔ ۱۶ اور تو یہ عصا اپنے ہاتھ میں رکھیو
اوس سے تو معجزہ دکہلاویگا اور جو کچھ عصا کے مقدمہ میں ارشاد کیا اور تورات میں ہیں وہ قرآن مجید میں
ذکر فرماتا ہے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ اور البتہ ہمنے احسان کیا تیرے اوپر ایک
اور مرتبہ دیکھو آخر فصل ۵۰ پیدایش کو کہ یوسف نے خبر دی تہی کہ تمکو خدا تعالیٰ اس کنعان میں
لیجاویگا تو اوسوقت میری ہڈیاں بہی اوس مقام پر لیجائیو جس سے زمانہ موسیٰ کی پیشگوئی تہی پہر
دیکھو فصل اول کتاب خروج کو کہ یعقوب کے بارہ بیٹے اور اونکی اولاد سب ستر تہی جو مصر میں آئی وہ
بہت بڑہے اور مصر میں ہوا کہ اوس فرعون بادشاہ کے بعد جو زمانہ یوسف میں تہا اور پیدا ہوا جسکا
نام رعمسیس تہا اوسنے دانشمندی سے فکر کی کہ بنی اسرائیل بہت بڑہکر ہمارے دشمن سے ملجاویں تو اونسے
سخت کام لینا شروع کیا اور اونسے بیگار کرائی کہ پتوم اور رعمسیس کے شہر بنوائے پہر جتنا اونکو تنگ کیا
وہ اتنے ہی زیادہ ہوئے تو اہل مصر نے اونسے خفا ہوکر اور سخت کام گہر جس سے اونکی زندگی تلخ ہوئی اور
دو عبرانی دائیوں ایک سفرہ دوسری فوعہ نام کو مقرر کیا کہ جب اسرائیلی عورت بچہ جنے تو بیٹے کو قتل
کیجیو اور بیٹی کو زندہ رکہیو پر وہ خدا سے ڈریں اور بچوں کو نہ مارا تو فرعون نے اپنے لوگوں کو کہا کہ جو لڑکا
اونمیں سے ہو اوسکو قتل کرو اور جو بیٹی ہو اوسکو جیتے رہنے دو لاوی بن یعقوب کی نسل سے ایک شخص مسمی
عمران نے جو کہ نام حسب فصل ۶ آیت ۲۰ خروج کی یوکبد ہے نکاح کیا وہ حاملہ ہوئی اور
بیٹا جنا اور اوسے خوبصورت دیکہکر تین ماہ تک چہپا رکہا تو خدا نے اوسکی طرف وحی کی جسکا
بیان فرماتا ہے اور احسان اول کو یاد دلاتا ہے إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ یاد کر جبکہ وحی کی

جیسے تیری ماکی طرف اے موسیٰ وہ جو وحی کی جسکا بیان فرماتا ہے اَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ
فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ
اسی کو کہہ رکہہ موسیٰ کو ڈکری مین تو پہر اوسکو دریا مین جہان پانی نیل کا ہی تو جانے کر ڈالدہ اوسکو
دریا کے کنارہ پر کہ لیگا اوسکو میرا اور موسیٰ کا دشمن یعنی فرعون چنانچہ حسب درس ۳ فصل ۲
خروج کے جب وہ چہپا نہ سکی تو اوسنی سرکنڈ ونکا ایک ٹوکرہ بنایا جسپر لاسا و رفت کو لگایا اور
لڑکے کو اوسمین رکہا اور اوسنی اوسکو دریا کے کنارہ پر جہاؤ مین رکہہ دیا یعنی جہان پانی تہا ہر اور
اوسکی بہن مریم دور سے کہڑی دیکہتی تہی کہ کیا ہوتا ہے اوسکے ساتہ ۵ تب فرعون کی بیٹی غسل
کرنیکو دریا مین اوتری اور اوسکی سہیلیان دریا کی کنارے پر پہرنے لگین اوسنی جہاؤ مین ٹوکرا دیکہکر
اپنی سہیلی کو بہیجا ۶ جب اوسنی کہولا تو لڑکے کو دیکہا روتا ہے اوسکو رحم آیا اور بولی یہ کسی عبرانی کا
لڑکا ہے چنانچہ ارشاد ہے وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۞ اور ڈالی تجہپر
محبت اپنی سے جس سے فرعون کی بیٹی محبت کرنے لگی اور چاہیے کہ تو تربیت پاوے روبرو میری آنکہہ کے
روبرو جو تیری بہن اوس واقعہ کو دیکہہ رہی تہی جیسے درس ۴ فصل ۲ مذکور ہو گذرا إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ
جبکہ چل رہی تہی تیری بہن مریم فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ پس کہنے لگی اون سب
کیا بتلاؤن تمکو اوس عورت عبرانی کو جو متکفل اسکی پرورش کی ہو تو فرعون کی بیٹی نے کہا اوسی لالا
چہوکری گئی اور لڑکے کی ماں کو بلا لایا تو حسب درس ۹ فصل ۲ خروج کے فرعون کی بیٹی نے اوس سے
کہا کہ اس لڑکے کو لے اور میرے لئے دودہ پلا مین تجہے درما دونگی جیسے ارشاد ہے فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ
كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ پس لوٹایا ہمنے تجکو تیری ماکی طرف تاکہ قرار پکڑے تیری ماں کی آنکہ
روئے سے اور نہ رنج کرے اور دوسری مقام پر قرآن مین ہے کہ فرعون کی عورت نے کہا کہ قریب ہے کہ اوسکو
بیٹا کرین کہ ہمکو نفع دے اور ت جمع لفظ امرأت کی ہے بغیر لفظون کے اور نساء کے لفظ کا اطلاق بیٹی پر
بہی آتا ہے جیسے آیت مباہلہ سے ظاہر ہے تو تورات و قرآن مین اس امر مین تخالف نہین الحاصل
حسب درس ۱۰ فصل ۲ مذکورہ کے جب لڑکا بڑا ہوا تو اوسکی ماں لڑکے کو فرعون کی بیٹی پاس لائی اور وہ اوسکا

بیٹا ٹہرا اوسنے اوسکا نام موسیٰ رکہا اس سبب سے کہ مین نے موبہ یعنی پانی سے نکالا ۔ ۱۱ ۔ اور
اون روزون مین یون ہوا کہ جب موسیٰ بڑا ہوا تو اپنے بہائیون کے پاس باہر گیا جبکہ موسیٰ کی
عمر ۴۰ سال کے قریب تہی اور اونکی مشقتون کو دیکہا اور دیکہا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو
جو ایک موسیٰ کے بہائیون مین سے تہا مار رہا ہے ۱۲ ۔ پہر اوسنے ادہر اودہر نظر کی اور دیکہا کہ کوئی نہین
تب اوس مصری کو مار ڈالا اور ریت مین چہپا دیا ۱۳ ۔ جب وہ دوسرے دن باہر گیا تو دیکہا دیکہا
کہ دو عبرانی آپسمین جہگڑ رہے ہین تب اوسنے اوسکو جو ناحق پر تہا کہا کہ تو اپنے یار کو کیون مارتا ہے
۱۴ ۔ وہ بولا کہ کسنے تجہے ہمپر حاکم و منصف مقرر کیا آیا تو چاہتا ہے کہ جسطرح تو نے اوس مصری کو مار ڈالا مجہے بہی
مار ڈالے تب موسیٰ ڈرا اور کہا کہ یقیناً یہ بہید فاش ہوا ۱۵ ۔ جب فرعون نے یہ سنا تو چاہا کہ موسیٰ کو
قتل کرے جیسے ارشاد ہے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ اور تو نے قتل کیا نفس مصری کو تو
نجات دی ہمنے تجکو غم سے کہ حسب درس ۱۵ مذکور کے تو بہاگا اور مدیان کی زمین تک گیا اور ایک
کوئے کے نزدیک بیٹہا ۱۶ ۔ اور مدیان کے کاہن کے سات بیٹیان تہین وے آئین اور پانی نکالنے
لگین اور کہٹرون کو بہرا تاکہ اپنے باپ کے گلے کو پانی پلاوین ۱۷ ۔ تب گڈریون نے آکے انہین ہانکا لیکن
موسیٰ نے کہڑے ہوکر اون لڑکیون کی مدد کی اور اونکے گلے کو پانی پلایا ۱۸ ۔ اور جب وے اپنے باپ رعوایل
پاس آئین اوسنے پوچہا کہ آج تم کیونکر جلد پہرین ۱۹ ۔ وہ بولین ایک مصری نے ہمین گڈریونکے ہاتہہ سے بچایا
اور ہمارے لئے جتنا کافی تہا پانی بہرا اور گلے کو پلایا ۲۰ ۔ اوسنے اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہے تم
اوسے کیون چہوڑ آئین اوسے بلاؤ کہ روٹی کہاوے ۲۱ ۔ تب موسیٰ اوس شخص کے گہر مین رہنے پر راضی ہوا
اور اوسنے اپنی بیٹی صفورہ موسیٰ کو دی ۲۲ ۔ وہ بیٹا جنی اوسنے اوسکا نام جیرسوم رکہا کیونکہ اوسنے
کہا کہ مین اجنبی ملک مین مسافر ہون الحاصل موسیٰ علیہ السلام کسقدر آزمایشون مین پڑے چنانچہ
فرماتا ہے وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۵ اور مفتون کیا تجکو فتنون مین فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ
پس تو ٹہرا رہا مدین والون مین دیکہو درس ۲۴ مفصل خروج اور ایک مدت کی بعد یون ہوا کہ مصر کا
بادشاہ فیومانس مرگیا اور بنی اسرائیل مشقت سے آہ بہرنے لگے اور روئے اور اونکا رونا جو اونکی مشقت کے

باعث سی تہا خدا تک پہونچا ۲۴ ۔ خدا نی اونکا کراہنا سنا اور خدانی اپنا عہد کو جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے ساتھ تہا یاد کیا اور خدا نی بنی اسرائیل پر نظر کی اور اونکی حال کو معلوم کیا یعنی وہ جو فصل ۱۵ تکوین مین چار سو سال بعد غلامی سی آزاد ہونیکا اولاد اسحاق کی بابت ابراہیم کو ہوا ہی اور یعقوب کو ورس ۴ فصل ۴۶ تکوین مین لوٹنی کا اونکی اولاد کو مجملاً ہوا ہی اور ورس ۸ فصل ۳ خروج مین ہی اور موسی اپنی سسری یترو کی جو مدیان کا کاہن تہا گلّے کی نگہبانی کرتا تہا تب اوسنے گلّے کو بیابان کی ایک طرف ہانکدیا اور خدا کے پہاڑ حوریب کی نزدیک چلا گیا تا آخر کہ خدا سے ہمکلام ہوا اس مقام سی ارشاد ہی ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۵ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ پہر آیا تو تقدیر خدا سی ای موسی یہان پر اور برگزیدہ کیا تجکو اپنی جان کی لئی ہمکلامی سی اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۵ جا تو اور تیرا بہائی ساتہ میری آیات کے اور سستی کرو تم ہر دو مت کرین کا اپنی ذات کی میری یاد کرنا پس جب ورس ۱۸ فصل ۴ مذکور کر موسی روانہ ہوا اور اپنی سسر یترو پاس گیا اور اوسسی کہا کہ مین تیری منت کرتا ہون مجہکو رخصت دی کہ اپنی بہائیون مین جو مصر مین ہین جاؤن اور دیکہون کہ وہ ابتک جیتی رہین کہ نہین یترو نی موسی سی کہا سلامتی سی جا ۱۹ ۔ تب خدا نی مدیان مین موسی کو کہا کہ مصر مین پہر جا کیونکہ وے سب جو تیری جان کی خواہان تہی مرگئی (اس مقام سے مصرون مین راجہ کرنیکے بعد ساری خونی خلاص ہو جاتی ہین جیسے ہند کے راجون مین رسم ہی) ۲۰ ۔ تب موسی نے اپنی جورو اور اپنی بیٹون کو لیا اور انہین ایک گدہی پر بیٹہلایا اور مصر کو روانہ ہوا اور موسی نے خدا کا عصا اپنی ہاتہ مین لیا ۲۱ ۔ اور خدا نی موسی کو کہا کہ جب تو مصر مین داخل ہو دیکہہ سب معجزی جو مین نی تیرے ہاتہہ مین رکہی ہین فرعون کے آگے دکہلائیو لیکن مین اوسکے دل کو سخت کرونگا کہ وہ لوگون کو جانے نہ دیگا ۲۲ ۔ تب فرعون کو یون کہیو کہ خدا نی یون فرمایا ہی کہ اسرائیل میرا بیٹا ہی (یعنی برگزیدہ ہی) ۲۳ ۔ سو مین تجہسے کہتا ہون کہ میری بیٹے کو جانے دی تاکہ وہ میری عبادت کری اور اگر تو اوسی جانے نہین دیتا ہی تو دیکہہ مین تیرے بیٹے کو بلکہ تیرے پہلوٹہے کو مار ڈالونگا ۲۴ ۔ اور راہ مین منزل پر یون ہوا کہ خداوند اوسسی ملا اور چاہا کہ ہلاک کری ۲۵ ۔ تب صفورہ نے ایک پہتر تیز اوٹہایا اور اپنے بیٹے کی ختنہ کر ڈالی اور اوسے اوسکے روبرو پہینکا اور کہا کہ تو بیشک خون کے سبب سی میرے دشمن کی جگہہ ہی ۲۶ ۔ تب اوسنی اوسی چہوڑ دیا اور وہ بولی کہ

ختنہ کے سبب سے تو خصم کی جگہہ ہوا ۲۷- اور خداوند نے ہارون کو کہا کہ بیابان مین جاکر موسیٰ کی
ملاقات کو وہ گیا اور خدا کی پہاڑ پر اوسے ملا اور اوسے بوسہ دیا ۲۸- اور موسیٰ نے خدا کی ساری باتین
جسنے اوسے بھیجا تہا اور معجزہ کو جو اوسنے اوسے حکم دیا تہا ہارون سے بیان کئی اور موسیٰ و ہارون فرعون
پاس حسب فصل ۵ خروج کئی گئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو عید کرنیکے لئے بیابان مین چھوڑ کہ رب العالمین کے
ہم رسول ہین اوسنے کہا کہ رب العالمین کو مین نہین جانتا جسکی تفصیل سورۂ اعراف و شعرا مین ہے تا آنکہ
اونکو فرعون نے کہا کہ اگر میرے سوا دوسرے الٰہ پکڑو گے تو مین تمکو قید کرونگا اور موسیٰ نے جو رب العالمین کو
آسمان و زمین و مابین کا رب کہا تو اوسنے ایک محل رصد کے لئے بنوانا چاہا کہ اوس سے اوس رب موسیٰ کو
دیکھے جیسے سورۂ قصص مین ہے اور بنی اسرائیل کو ذلیل کام مین مثل اینٹ پاتھنے و پکانے کے پہلے سے مقرر
کیا تہا اور قصر کے لئے اینٹونکی تیاری کرائی اور حسب فصل ۵ خروج کے موسیٰ سے کہا کہ کیون انکو کام سے
روکتے ہو اور اینٹ پکانے مین چونکہ گہاس پہوس کی ضرورت ہوتی ہے وہ پہلے سرکار سے ملتے تہے حکم دار وغونکو
ہوا کہ یہ لوگ کاہل ہین سرکار سے گہاس اینٹونکی سے نہ ملے خود بنی اسرائیل لاوین و پکاوین اور اون داروغونے
گہاس کو ڈانا لانے پر بنی اسرائیل کے سرداروں کو مارا اور فرعون سے جو شکایت کی اوسنے کچہ سماعت
نکی اور وہ موسیٰ پاس شکایت لیگئے اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمپر آفت آئی تب موسیٰ نے خدا وند سے
عرض کیا کہ مجکو رسوائی ہوئی اور قوم کو خلاص نکیا تو حسب فصل ۶ خروج کے حق تعالیٰ نے ارشاد کیا
کہ مین اپنا وعدہ پورا کرونگا جو مین نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے کیا ہے کہ کنعان کی زمین تمہاری
اولاد کو دونگا اور بنی اسرائیل کی تشفی کردی تو موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حسب درس نہم فصل ۶
مذکور کے کہا پر بنی اسرائیل اوسکو شنوا نہوئے اور سرداری نسل لاوی قوم موسیٰ کے دوسری قومونکی
سرداری جو روبن ابن یعقوب و شمعون کی اولاد تہی موسیٰ سے پہر گئی جنکا ذکر درس ۱۴ و ۱۵ فصل ۶
خروج مین ہے تو حسب درس ۱۰ فصل مذکور کے اللہ نے کہا کہ فرعون سے کہہ کہ بنی اسرائیل کو مصر سے
باہر جانے دے تو موسیٰ نے حسب درس ۱۲ فصل مذکور کے عرض کیا کہ میری بنی اسرائیل نہین سنتی فرعون
کیا سنیگا پس بحسب درس ۱۳ فصل مذکور کے خدا نے تسلی دی اور حسب فصل ہفتم خروج کے خدا کا حکم

ہوا کہ میں نے تجھکو فرعون کے لیے خلیفہ اپنا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیری طرف سے پیغمبر ہے وہ
فرعون سے کہے کہ قوم کو جانے دے اور میں فرعون کے دل کو سخت کر دونگا تاکہ اپنی قوم کو مصر سے
نکالوں اور فرعون کو معجزہ عصا و ید بیضا کے دکھلا دیا گیا حکم ہوا تو دوسری مرتبہ فرعون کے پاس
جانیکا حکم نکلا جیسا کہ فرمایا اِذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا
لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ۝ جاؤ فرعون پاس کہ وہ سرکش ہے تو کہو اوسکو نرم قول سے شاید
نصیحت پکڑے یا ڈرے قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ ۝ اون دونو نے
کہا اے ہمارے رب ہماری بنی اسرائیل نے نہ سنی تو بدرستی کہ ہم ڈرتے ہیں کہ فرعون زیادتی کرے ہمارے اوپر
یا سرکشی کرے قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝ اللہ نے فرمایا تم دونو مت ڈرو
کیونکہ تحقیق میں تم دونوں کے ساتھ ہوں بطور شہود میں سنوں اور دیکھوں تمہارے کان اور آنکھ سے
فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ
قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۝ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ ۝ پس دونو جاؤ
اوسکے پاس کہ ہم دونو تیرے رب کے رسول ہیں تو بھیج ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو اور عذاب اونکو
مت دے کہ ہم لائے ہیں تیرے لیے آیت تیرے رب سے یعنی عصا اور لگا و بعد کو ید بیضا اور سلامتی ہے اوسپر
جو ہدایت کی پیروی کرے إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝
اور تحقیق ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ عذاب ہے لازم اوسپر جو تکذیب کرے خدا کی آیت کی اور منہ
پھیرے تو موسیٰ و ہارون دوسری مرتبہ حسب فصل ۵ خروج کے فرعون پاس گئے اور پیغام بدستور مذکور
سنایا کہ ہمارے رب نے جو ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہے تیرے پاس بھیجا ہے اوسوقت میں قَالَ فَمَن
رَّبُّكُمَا يَا مُوسَىٰ ۝ فرعون نے کہا پس کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰ تو اوسوقت قَالَ
رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ ۝ موسیٰ نے کہا ہمارا رب وہ ہے جسنے اوّل
بسیط میں حسب امکان ہر شئے کو دی اوسکی اندازہ (فیض اقدس میں) پھر دوام اوسکی مطابق فیض مقدس میں
جعل مرکب سے ارادہ راہ بتلائی کہ فیض اقدس کی مطابق اشیا کو مرتب الآثار کیا پس اس سے

نیچ جہنم و تناسخ آکہا ہی کہ حسب اختلاف امکان اشیاء مین اختلاف ہی اور موسیٰ نے جو رب ابراہیم
و اسحاق و یعقوب کہا تہا۔ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ۝ فرعون نے دریافت کیا تو کیا
حال ہی پہلے قرنون کا جو معدوم ہو گئے او نکا رب اوسکو تم کیسے کہتے ہو وہ تو معدوم ہو گئے اونکی
تمیز کیا باقی رہی قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ۝ موسیٰ نے
کہا کہ علم ورن اونکے کا کتاب علیین و سجین مین ہی کہ ارواح مقدس مقام علیین مین ہین اور کفار
سجین مین ہیں معدوم محض نہین ہوئی۔ نہ گم کرے رب میرا کسی شی کو کہ وہ معدوم محض ہو جاوے تا کہ
علم اوسکا متصور ہو اور نہ بہولے اور یہ بات ادیان مین مرکوز ذہن ہی کہ بعد از مرگ جنم ہی یا قیامت
تو قیامت کی صورت بتلاتا ہی الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا
سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ۝
كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ۝ رب ہمارا وہ ہی جسنے ع
کیا تمہارے لئے زمین کو مہد خشک اور بنائی تمہارے لئے اوسمین راہ کہیتی باڑی وغیرہ کی اور وہ خشک تہی گی
اور اوتارا آسمان سے اللہ نے پانی پس نکالا ہمارے رب نے پانی کے ساتھ طرح طرح کے نبات متفرق
طور پر کہاؤ اور چراؤ اپنے چوپاؤن کو اسمین بدرستی اللہ آیات ہین اہل عقل کے وجود قیامت مین کہ عجز و
آدمی مین اصلی جزو وہ بجای تخم کے باقی ہی اور بروز قیامت اوسپر منی کا باران پڑی اور آدمی اوٹھ کہڑی
ہون مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ زمین سی تمکو
ہمنے پیدا کیا اور اوسمین ہی ہم اعادہ کرین تمکو اور اوسمین سی ہم نکالین تمکو بار دگر اس مقام پر التفات کر
غور کرنا چاہیے کہ اناء موسیٰ و ہارون کو جو بطور شہود تہا اناء حق فرمایا گیا اسکے بعد اس دعوی پر
فرعون نے دلیل چاہی تو موسیٰ نے لیا کہ کیا دلیل نہ لاؤن تو اونہون نے کہا لا اور فرعون کو قیامت کے
اعادہ کی نسبت جو تردد تہا موسیٰ نے ذکر کیا کہ جو عصا ہی وہ سانپ ہو گیا اور پہر سانپ عصا ہو گیا اور درس الاہی
فصل ۲ خروج مین قصہ عصا کا بطور اختصار نقل کیا ہی اوسکی تفصیل قرآن مین فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ
أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۝ ہم نے دکہلائین اوسکو کل آیات مذکورہ مخروج توریت

اور عصا و ید بیضا پس تکذیب کی فرعون نے اور انکار کیا رخصت بنی اسرائیل سے جیسا کہ
عصا کے معجزہ کی بابت فرعون کا قول نقل فرماتا ہے قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا
بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ○ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا
لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى فرعون نے کہا آیا تو لایا معجزہ عصا تاکہ نکالے
ہمکو ہماری زمین سے اپنی سحر کے ساتھ اے موسیٰ پس چاہئے کہ ہم بھی لادیں تیرے لئے سحر اسکی مثل
پس کر ہمارے اور تیرے درمیان ایک وقت وعدہ کہ تخلاف کریں ہم اور نہ تو مکان برابر میں ہو
موسیٰ اسی سال کے اور ہارون تراسی سال کے تھے قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ
يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ○ موسیٰ نے کہا کہ وقت وعدہ تمہارا بروز عید ہے جو روز زینت ہے
اور یہ کہ جمع ہوں آدمی چاشت کے وقت فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ○
پس رخصت ہوا فرعون اپنی دوسری جگہ تو جمع کیا مکر اپنے کو کہ ہزار ہا جادوگر و شعبدہ باز بلائے
پھر آیا بروز مقررہ ساحروں کے ساتھ اور انہوں نے ایک مکان بنایا جسکی چھت تابنے کی تھی اور
رسیوں اور عصاؤں میں پارہ بھر کر تیار کیا اور کہا کہ یہ بھی خدا کے حکم سے ہے یعنی منظور شہود کے ورنہ سارا
عالم بحکم خدا اسکے ارادہ سے ہے قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ○ انکو موسیٰ نے فرمایا افسوس ہے تمکو
مت افترا کرو خدا پر دروغ کا تو تمکو خدا ہلاک کرے عذاب کے ساتھ اور زیاں کار ہوا جسنے افترا کیا
فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ○ پس جھگڑے اپنے کام میں آپس میں اور
پوشیدہ کیا مشورہ سے بسیار کو بعض نے کہا کہ موسیٰ پیغمبر ہی غالب ہے اور دوسرے بعض نے کہا جو ارشاد ہے
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ○ بعض نے کہا کہ یہ دونو ساحر ہیں ارادہ کریں تمکو تمہاری
زمین سے نکالنے کا اپنی سحر سے اور لیجاویں تمہاری پسندیدہ طریق کو واضح ہو کہ قرأت میں مشددہ ان ھذان
بالف حالت نصب لغت ابا الحرث ابن کعب و خثعم و کنانہ ہے جو کہ میں رائج ہو گیا تھا اگر جاری

عالم میں نہوا ہو باوجود دوسری قرءوت متعارفہ کے حرج کا نہیں وگر دوسری قرءت نہو تو ادستوین
البتہ کلام کیا جاتا ہے پھر بھی بہت اوقات ایک امر خاص میں مروج ہونا جسکو عام نہیں جانتے کوئی حرج کی
بات نہیں دیکھو بہت سے الفاظ غالب کے اشعار میں ہیں جنسے عام دہلی والی واقف نہیں اور
انکو درجہ اعتبار سے نہیں گرا سکتے پس یادان گمان عدم فصاحت کا ذکر کی الفرض ساحرون نے کہا
فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس جمع کرو اپنے کید کو پھر آؤ صف لبستہ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ
مَنِ اسْتَعْلٰى اور فلاح پاویگا وہ جو غالب ہو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ
اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۵ انہون نے کہا اے موسی یا تو ڈال یا ہم اول ہون او سکے جو ڈالے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا
موسی نے کہا بلکہ تم ڈالو تو انہون نے اپنی رسیون اور عصاؤن پارہ بھر کر جو کو پانی کی بھسپ پر جسکے نیچے
آگ جل رہی تھی ڈالا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۵
پس ناگہان انکی رسیین وعصا خیال کیکر جاتے تھے اوسکی طرف انکے سحر سے کہ وہ چلتے ہیں فَاَوْجَسَ
فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۵ پس پایا موسی نے اپنے دل میں خوف قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى
فرمایا ہمنے نہ خوف کر بیرستی تو بلند مرتبہ ہے وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا
كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى اور ڈال وہ عصا جو تیرے ہاتھ میں ہے نگلیگا اوسکو
جو انہون نے سحر کیا ہے بتحقیق وہ جو کیا ہے اونہون نے کید ساحر ہے اور نہ فلاح پاویگا ساحر جہان آوے پس
موسی نے ہارون کو عصا دیا ہارون نے عصا ڈالا کہ سب کو نگل گیا اور خدا نے فرعون کے دل کو سخت
کر دیا کہ اوسنے بنی اسرائیل کو رخصت نہ دی تو موسی و ہارون نے معجزہ پانی کے خون کر دینے کا دکھلایا جس سے
مچھلی دریا کی مرگئیں و سڑگئیں اور کچھ کچھ مثل وم الاخوین وغیرہ سے ساحرون نے بھی پانی دسرا مچھلی
کنون کا سرخ کر دیا بالآخر کوی کھود کر فرعونیون نے پانی پیا مگر فرعون کا دل سخت رہا اور سات دن
پیچھے معجزہ مینڈکون نکالنا ظاہر موسی سے ہوا اور کچھ کچھ ساحرون نے بھی سحر سے کیا اور فرعون نے جانیکی اجازت
کا وعدہ بعد دفع مینڈکون کے کیا اور موسی کی دعا کے سبب وہ جاتی رہین پر فرعون کا دل ایسی
سخت ہو گیا اور وعدہ سے پھر گیا پھر دعا موسی سے جوئیں بکثرت پیدا ہوئیں جسپر ساحرونکی قدرت نہ چلی

پھر ہوئی موسیٰ کی دعا سے وہ بلائیں دور پہلے ساحر حاضر ہوئے اور وہ ایمان لائے پھر فرعون نے اونکی
تنگ ہوکر بنی اسرائیل کے خلاص کا وعدہ اونکی دور ہوجانے پر کیا وہ بھی دعای موسیٰ سے رفع
ہوگئیں پر فرعون کا دل سخت ہوگیا اور وعدہ خلاف ہوا فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا
بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ٥ پس ڈالے گئے ساحر سجدہ کرتے کہا کہ ہم ایمان لائے رب موسیٰ
و ہارون پر چنانچہ ایسا ہی اونکا ایمان خود بہ ثبات سکے دیکھنے کے بعد آپ سے ثابت ہے جیسے ورس ۱۱
فصل ۱۲ خروج سے اونکی حاضری اسکے بعد ہے قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ
لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ
خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ٥
فرعون نے کہا تم ایمان لائے موسیٰ کے لئے قبل اسکے کہ میں اذن دوں تمکو بدرستی وہ البتہ
سردار بڑا تمہارا ہے جسنے تمکو سحر تعلیم کیا ہے پس البتہ کاٹوں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں خلاف سے
اور البتہ لٹکاؤں دار پر چڑھا کے درختوں پر اور پھر آئندہ تم جانو کونسا ہمارا سخت عذاب ہے اور باقی تر
تاکہ دوسرے لوگ ملاحظہ کریں اسواسطے خصوصیت دار کے چڑھانے کی درخت پر کے قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ
عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا ۖ فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِي
هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ٥ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ
مِنَ السِّحْرِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ٥ انہوں نے کہا ہرگز تجکو ہم قبول نکریں اوپر بینات کے کہ
موسیٰ لایا ہمکو اور اوس خدا پر جسنے ہمکو پیدا کیا پس تو حکم کر اوسکا جو حکم کرنیوالا ہے جز این نیست
تو حکم کریگا اس حیات دنیا کا تحقیق ہم ایمان لائے اپنے پروردگار پر تاکہ بخشے ہمکو ہماری خطائیں
اور اوس سحر کو جو تو نے جبر کیا ہمکو اوسپر کہ موسیٰ کا مقابلہ کرایا اور اللہ بہتر ہے اور باقی تر ہے اور
تیرا عذاب گذرنے والا ہے إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ
فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ٥ تحقیق شان یہ ہے جو آدمی آیا رب کے پاس مجرم تو تحقیق اوسکے لئے جہنم ہے
مریگا اوسمیں کہ پاپ کٹے اور نہ جیگا کہ لذت پاسے وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تتمۂ ربع ۱۲

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ اور جو اوسکے پاس مومن کر اوسکے عمل
کیے ہون نیک اونکے لیئے بلند درجات ہین عدن کی جنتین جنکے نیچے نہرین جاری ہین
ہمیشہ رہنے والے اوسمین یہ جزا ہے اوسکی جو پاک کرے آپکو شرک سے الحاصل فرعون نے اونکو سولی پر
چڑہا دیا اور وہ اپنے رب کی طرف منقلب ہوگئے پہر مینڈکون کی آفت آئی پر فرعون کا دل سخت
ہوجاتا تہا پہر جوئون کا معجزہ موسی کا ہوا اور موسی کی دعا سے جاتی رہی اور فرعون کا دل سخت رہا
پہر موسی وہارون نے فرعون کو ٹڈی کی خبر دی اور فرعون کے نوکرون نے کہا کہ اس مرد سے ہم
عاجز آئے کب تک اسکے پہندے مین رہین اور وہ عاجز ہوا اور کہا کہ اس مرد کے سبب سے ہم
عاجز ہین چہوڑ دو کہ وہ جاوین اور موسی وہارون سے کہا کہ خود جاوین مگر مواشی کو نہ لیجاوین
موسی وہارون نے اسکا اقرار نکیا اور کہا کہ ہم اپنے ہمراہ اونکو لیجاوینگے تو دونون کو ذلت سے
اپنے محل سے نکلوا دیا اور ٹڈی آئی اور بقیہ کو جو ژالون سے بچا تہا وہ کہا گئی اور پہر موسی کی دعا سے
جاتی رہی اور دعاء موسی سے تاریکی چہا گئی اور موسی کی دعا سے دور ہوئی یہ نو نشان بعد اسکے کہ
عصا سانپ ہوگیا تہا موسی کے ہوئے اور فرعون نے اجازت دی لیکن موسی نے کہا کہ ہم اور مواشی
جاوین کہ سوختنی قربانی کیلئے تو ہمکو ذبیحہ دے اسپر فرعون کا دل سخت ہوگیا اور کہا میری روبرو سے
جا کہ کبہی اپنا موُنہہ دکہلائیو تو موسی نے کہا اچہا ایسا ہی ہوگا پس ایک نشان باقی رہا کہ بحکم خدا
بنی اسرائیل نے زیور و برتن سونے چاندی کے مصری فرعونیون سے طلب کیے اور انہون نے بلا تامل دیدیئے
پہر موسی نے دعا کی کہ اول زادہ فرعون و فرعونیون کے ایک رات مین مرگئے اوسوقت فرعون نے
اجازت دی حسب دلخواہ موسی مصر سے مع قوم کے نکلے جیسے فصل ۱۲ خروج مین مفصل ہے اوسکی طرف اشارہ
فرماتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اور البتہ وحی کی ہمنے موسی کی طرف
کہ لیجا میرے بندون کو رات مین کہ چارسو تیس سال بعد ابراہیم کے وعدہ سے بنی اسرائیل مصر سے نکلے
جسکی کیفیت مجموعہ صفحہ ۲ مین ہمنے مفصل بیان کی ہے اور اوس روز عید فسح کو روز عاشورہ قرار دیا کہ

نشان رہی کہ اوس روز قید سے خلاص ہوئے تو حکم خدا ہوا جیسے ارشاد ہے فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَىٰ پس بنا بنی اسرائیل کے لئے راہ دریا مین خشک کہ
نہ خوف کر گرفت فرعون کا اور نہ خوف کر غرق کا پس عصا بحر احمر دریا پر مارا تو خدا نے پوربی
اندہی چلا کر دریا کا پانی راہ سے ادہر اُدہر کر دیا غالباً راہ مین پتہر تہا کہ بنی اسرائیل جو چہ لاکہ
مرد سوای لڑکوں کی تہے سلامت نکل گئے لیکن حق تعالیٰ نے اونکو فلسطین کی راہ کی رہبری نکی
ملکہ قلزم کی طرف لیگیا اور موسیٰ اپنی ہمراہ یوسف علیہ السلام کی استخوان بہی لے نکلے اور مقام
اسکات مین گئے اور وہان سے ایتام مین بیابان مین گئے کہ دن کو ابر سایہ کرتا تہا اور رات کو ستون
روشنی کا اونکی سات چلتا تہا اور خدا نے موسیٰ سے کہا کہ فی الحیرات کے روبرو دریا و مجدال کے
مابین مین مقیم ہو تاکہ فرعون جانے کہ بنی اسرائیل حیران ہین اور تعاقب کرے اس وقت مین
خضر و موسیٰ کی ملاقات ہوئی ہے اور فرعون کو خبر لگی کہ بنی اسرائیل راہ بہک گئے ہین اور مقام
فی الحیرات کے آگے مجدال و دریا کے مابین ہین تو بنی اسرائیل کا تعاقب کیا اور بنی اسرائیل نے
فریاد کی اور موسیٰ کی شکایت کی اور فرعون کے ساتہ مصری گاڑیون کی سوا حسب درس ۷ فصل ۱۴
خروج کے چہ سو گاڑیان تہین اور سوار ہزار ہا تہی تو بنی اسرائیل کو فی الحیرات وبعل صفون کے مقابل
آلیا مگر خدا کا فرشتہ بیچ مین آگیا اور بدلی کا ستون بیچ مین سیاہ ہوگیا کہ ایک لشکر دوسری کے
نزدیک نا آیا فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ
فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ پس پیچہا کیا فرعون نے بنی اسرائیل کا اپنی لشکر سمیت پس موسیٰ نے
عصا مارا کہ سمندر باہم ملگیا پس ڈہانپ لیا لشکر فرعون کو اوس سمندر نے جو ڈہانپا اور گمراہ کیا فرعون
نے اپنی قوم کو اور نہ خود راہ یاب ہوا جیسے تا فصل ۱۵ خروج مذکور ہی اور جناب شیخ اکبر کا یہ مقولہ کہ
کہ راہ یاب نہونا اوسکا قبل از وقت غرق ہے کیونکہ ہنگام غرق مین ایمان اوسکا ثابت قرآن شریف
سے ہے جیسے ارشاد ہے حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ بِمَا آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ
اور اوسوقت بہی اسرائیل کو خدا و موسیٰ پر پورا ایمان آیا جبکہ فرعون و فرعونی غرق ہونے لگے اور اونکی

لا شبہ دریا کے پایاب ہونے میں جیسے ورس ۱۰ فصل ۱۴ خروج مین بہی اس سے ظاہر ہے کہ وہان پر پانی کم تہا
اور چوڑائی سمندر کی کم تہی اور اگر زیادہ بہی ہوتا تو اوسپر کیا قدرت نہ چل سکی اور فصل ۱۵
خروج مین موسی کی مناجات کا بیان ہے جو فرعون کے غرق ہونے کے بعد کی اور اونکی بہن مریم نے
دف بجائی اور وہان سے شور کے میدان مین گئے اور تین دن تک پانی نہ ملا اور مقام مارہ مین
پہونچے جہان پانی مر یعنی کڑوا تہا اوس جگہ پانی مین موسی نے درخت ڈلوایا جس سے پانی میٹہا
ہوگیا اور وہان شریعت اونکے لئے موسی نے بنائی جنمین سبت کی تعظیم کا حکم تہا جو اسلام کے
زمانہ کی آمد کے لئے مقرر ہوئی تہی اور وہان سے ایلم مین آئے جہان بارہ چشمہ و کہجور کے ستر درخت تہے
اور سیتر مین سات دہائی ہین جو اسلام کے ہزار ہفتم کی نسبت نشان ہے اس مبارک کے سبب
وہین خیمے کہڑے کئے اور حسب فصل ۱۶ خروج کے ایلم سے بیابان سین مین گئے ایلم و سینا کے مابین
اور وہان پر اکثر قوم چہلائی کہ ہم مصر مین گوشت کی ہانڈیون کے پاس بیٹہے تہے اور روٹی کہاتے تہے
تو خدا تعالی نے من جو ہیڑا اتاری اور سبت کی تعظیم کے لئے ایک روز پہلے من و سلوی زیادہ اونکا
حکم ہوا کہ اوس روز بستر تا دگر دوسرے روز زیادہ اوٹہاتے تو سڑ جاتا اور حسب فصل ۱۷ خروج کے
بیابان سے رفیدیم مین آئے اور وہان پانی نہ تہا تو بنی اسرائیل موسی کے سنگسار کرنے پر مستعد ہوئے
تو موسی نے رب سے فریاد کی تو حسب ورس ۵ فصل مذکور کے خداوند نے موسی کو فرمایا کہ لوگونکے آگے
جا اور اونکے سرداروں کو لے اور ایک چٹان پر عصا مار کہ وہان سے پانی نکلا اور انہون نے پیا اور
جہگڑا کرنیکے سبب سے اوس مقام کا نام مسّہ ہوا اور ریب کرنیکے مریبہ کہلایا اور عمالیق بنی اسرائیل
رفیدیم مین چڑہ آئے اور موسی نے عصا اپنا لیا کہ جب اوسکو اونچا کرتے بنی اسرائیل کی فتح ہوتی اور
جب نیچا کرتے تو عمالیق کی فتح ہوتی تو موسی کے ہاتہ کے نیچے پتہر رکہا گیا اور فتح حاصل ہوئی اور
حسب فصل ۱۸ خروج کے شعیب یعنی یثرو موسی پاس آئے اپنی بیٹی صفورہ زوجہ موسی و جیرسوم
والیعزر اونکے دو بیٹون کو لائے اور سات درجے مقرر کئے تا کہ نشان دولت اسلامی یاد رہے ایک دہ
سپاہی کا دوسرا دس مین ایک حوالدار کا اور تیسرا پچاس مین ایک جمعدار کا اور چوتہا سو مین ایک

صوبہ دار کا اور پانچواں ہزار میں سردار کا چھٹا خود موسیٰ کا جو خلیفۂ خدا تھے ساتواں اللہ کا کہ
درجہ بدرجہ انصاف ہوتا اور حسب فصل ١٩ خروج کے بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کی تیسرے مہینے سینا کے
بیابان میں آئے اور سینا نام ملک کے پہاڑ کا ہے تو خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کہ اسرائیل سے کہدو
کہ اگر تم میری سننے والے ہوگے اور میرے عہد کو نگاہ رکھوگے تم سب سے زیادہ ہوگے تو موسیٰ نے قوم سے
کہلایا اور قوم نے منظور کیا اور یہ انکی منظوری موسیٰ نے خدا سے جا کہی تب خداوند نے پیغام بھیجا
کہ دو دن پاک ہو رہیں تاکہ خداوند کا جو ابر میں کوہ سینا پر آویگا کلام سنیں اور بجلیاں اور گرج تیسرے روز
بادل سے نمودار ہوئیں اور حسب فصل ٢٠ خروج کے دس کلمے خدا نے فرمایا یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ قَدۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ
مِّنۡ عَدُوِّکُمۡ وَ وٰعَدۡنٰکُمۡ جَانِبَ الطُّوۡرِ الۡاَیۡمَنَ وَ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکُمُ الۡمَنَّ
وَ السَّلۡوٰی ۝ کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ اے بنی اسرائیل ہمنے تمکو تمہارے دشمن سے
اور وعدہ کیا ہمنے تمسے برکت والی طور یعنی پہاڑ کی جانب سے جبکہ حسب درس اول فصل ١٦ خروج کے
ایلم و سینا کے درمیان میں تھے من و سلویٰ کا اور نازل کیا ترنجبین کو جو مثل دانہ کشنیز کے تھی جسکا
مزہ شیرین تھا اور بٹیرا اتارین فرمایا ہمنے کہ کھاؤ ان طیبات سے جو ہمنے نصیب کیا ہے جسکو بنی اسرائیل
چالیس سال تک حسب درس ٥ ٣ فصل ١٦ کے کھاتے رہے اور دس احکام ملے انمین اول کلمہ ہے کہ میرے
حضور تیرے لیے دوسرا خدا نہو اور دوسرا یہ ہے کہ وَلَا تَطۡغَوۡا فِیۡہِ فَیَحِلَّ عَلَیۡکُمۡ غَضَبِیۡ ۚ وَ مَنۡ
یَّحۡلِلۡ عَلَیۡہِ غَضَبِیۡ فَقَدۡ ہَوٰی ۝ وَ اِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ
اہۡتَدٰی ۝ اور فرمایا کہ طغیانی نکرو خدا کی نعمتوں میں نوازش تمہارے اوپر میرا غضب یعنی جو زمانہ کہ بعد اوسکے ترک کریگا
پس وہ ہلاک ہے اور بیشک میں بخشنے والا ہوں اسکی جو مانا اسلام میں توبہ کرکے اور ایمان لاوے اور کام نیک کرکے پھر راہ پاوے ان دس کلمات کی تفصیل
درس فصل بستم خروج کے ہے اول یہ کہ خداوند تیرا خدا ہوں جو تجہے مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں
سو میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو اور دوسرا کلمہ یہ ہے کہ تو اپنے لئے مورت یا کسی شی کی صورت جو اوپر
آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا تو انکی تعظیم اور انکے آگے مت جھکنا اور نہ انکی
عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی برائیاں انکی اولاد پر جو مجھسے عداوت

رکھتے ہین (یعنی زمانہ مسیح مین) تیسری اور چوتھی پشت تک پہونچاتا ہون پر ان سب کو ہزار در ہزار پر جو مجھ
پیار کرتے اور میری حکمون کو یاد کرتے ہین (یعنی زمانہ حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مین) رحم کرتا ہون
اور تیسرا کلمہ درس ۷ مین یہ ہے کہ خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے (جیسے نصاریٰ بے طور خدا کا
نام لیتے ہین) اور چوتھا کلمہ سبت کی تعظیم کی بابت ہے جو وجہ نبی سبتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقرر ہوئی تھے اور جب گرج و بجلیان اسرائیل نے دیکھیں تو موسیٰ سے کہا کہ تو خدا سے سنکر ہمکو کہہ ایسا نہو
کہ ہماری دل پھٹ جاوین تو موسیٰ نے کہا کہ خدا تمہارے امتحان کے لئے آیا ہے خوف نکرو اور خدا نے
کہا کہ تمنے دیکھا کہ مین نے بلندی سے تم سے باتین کہین تم روپیہ و سونیکے معبود نہ بنانا یعنی بخاطر روپیہ
و سونیکی تاکہ میری ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو نہ پھر جاؤ اور جس جگہہ مین اپنا نام ظاہر کرونگا
وہان مین تیرے پاس آؤنگا یعنی بصورت ختم المرسلین اور تجھے برکت دونگا جسکی تفصیل فصل ۱۸ استثنا
مین ہے کہ ہمارا کلام پیغمبر اسماعیلی کے منہ مین ہوگا یعنی پارہ یا رہ جسمین سے تنزیلا ممن خلق الارض
والسمٰوٰت العلی یہ ہے اور مطابق فصل ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ خروج کے طرح طرح کے احکام اتری جیسے فصول
مذکورہ مین مفصل ہین اور حسب فصل ۲۴ خروج کے موسیٰ سے کہا کہ تو میرے پاس آ اور ہارون اور ندب
و ابیہو اپنا کہ ہارون اور ستر بنی اسرائیل ستر تن جو تعظیم بنی خاتم کے سبت کے سبب نبی ہوگئے تھے دور سے
خدا کو سجدہ کرین اور موسیٰ نے احکام خدا سب کو سنائے اور پہاڑ کے نیچے قربان گاہ بنائی اور
بارہ ستون بنا کے تب موسیٰ و ہارون و ندب و ابیہو و ستر بزرگ اسرائیل کے اوپر گئے اور اسرائیل کے
خدا کو دیکھا اور اوسکے پاؤن تلے جیسے نیلم کے پتھر کی کاریگری اور اوسکی شفافی آسمان کے جرم کیسے تھی
اور اوسنے اپنا ہاتھ اونپر نرکھا اور انہون نے خدا کو دیکھا یعنی تجلی اور کھایا اور پیا اور خداوند نے
موسیٰ کو کہا کہ پہاڑ پر میرے پاس آ اور وہان رہ تاکہ مین تجھے پتھر کی دو لوحین اور شریعت اور احکام
جو مین نے لکھے ہین دونگا تاکہ تو انہیں سکھلاوے اور موسیٰ اور اوسکا خادم یشوع اوٹھے اور موسیٰ
حسب ارس ۱۳ فصل مذکور کے خدا کے پہاڑ پر گیا اور کہا کہ جو کچھ کام پڑے ہارون و حور جو ہمارا
تمہارے ساتھ ہین تب موسیٰ پہاڑ پر گیا اور بدلی نے اوسے ڈھانپ لیا اور خداوند کا جلال کوہ سینا

اور بدلی چھ دن تک ڈھانپے رہی اور ساتوین روز اوسی بدلی مین سے موسیٰ کو بلایا کہ موسیٰ بدلی کے درمیان چلا گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور چالیس رات دن رہا اور جبکہ حسب درس ۲۴ فصل مذکور کے موسیٰ خدا پاس گئے تو مطابق آیت ذیل کے ارشاد ہوا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوسٰى ۝ اور کس چیز نے تجکو جلدی کرائی تیری قوم سے اے موسیٰ کہ میرے پاس آیا قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ موسیٰ نے جواب دیا وہ یہ ہین عقب مین میرے اور مین نے جلدی کی اے میرے رب تاکہ تو راضی ہو یہ سند نہ جلدی کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر ہوئی کہ موسیٰ کی شتابی سے کیا ہوا الحاصل حسب درس ۲۵ تا ۳۱ فصل مذکور احکام کا حکم ہوا جسمین تعظیم سبت و تابوت سکینہ کے بنانیکا ذکر ہے اوسمین بھی دولت اسلامی کی طرف اشارہ ہے جیسے نامۂ عبرانیون سے ظاہر ہوا لیکن خدا کے لئے ہے وہ جو زمین مین ہے اور وہ جو آسمان مین ہے موسیٰ کی جلدی مفید نہوئی بلکہ شیطان نے اونکی آرزو کے بر آنے مین خلل ڈالا جو مظہر اسم مضل ہے کہ تیس روز کا چلہ چالیس دن کا ہوا چنانچہ فصل ۳۲ خروج مین مذکور ہے کہ قوم نے موسیٰ کی آنے مین دیر دیکھی تو ہارون کے پاس جمع ہوئے اور کہا موسیٰ کا حال معلوم نہین کہ اوسکی نسبت کیا ہوا تو ہمارے واسطے معبود بنا کہ ہمارے آگے آگے چلین اور درصورت انکار ہارون ہارون کے قتل کے درپے ہوئے اور بحالت اضطرار مین ہارون نے اونکا زیور لیا اور سامری کو دیا اوسنے گوسالہ بنایا اور اوسپر عید کرائی تحقیق اوسکی یہ ہے کہ ہارون نے مطابق قرآن کی پہلے تو منع کیا اوسپر بنی اسرائیل نے ہارون کے قتل کا ارادہ کیا اور بحالت اکراہ مین اجرای کلمہ کفر سے کافر نہین ہوتا تا آنکہ عمار یاسر کو اجازت فرمائی گئے کہ اگر پھر اکراہ کی حالت ہو تو اوسی کلمہ کفر کو اعادہ کرنا یعنی بشرطیکہ دل مین اطمینان اسلام ہو اور ہارون نے اسمین اسرائیل کی جماعت کے پراگندہ ہونیکا خیال کیا لہٰذا بنزاع اشخاص باغین بنی یہودیہ سے اور اونسے مباد اجنگ ہو جاوے تو مطابق روایت معالم کی سعید بن جبیر کے ابن عباسؓ سے ہارون نے آگ جلائی اور کہا کہ ڈالو جو کچھ تمہارے پاس ہے تو سب نے ڈالا پس سامری نے زیور آگ مین ڈالا اور خاک پای فرس جبرئیلؑ کی لیکر اوسکے اندر ڈالی کہ گوسالہ

ہو گیا دیکھو معالم التنزیل کو زیر آیت القی السامری میں جو ہے الحاصل حسب میں سامعتم فصل ۳۲ کو دیکھ

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ○ اللہ نے کہا
کہ ہمنے آزمایا تیری قوم کو تیرے بعد اور گمراہ کیا انکو سامری نے مجکو چھوڑ کر اس قوم گردن کش کو تباہ
کروں اور تجھے امت عظیم بناؤں یعنی اہل اسلام میں داخل کروں یہ کیا شرف کم ہے موسی نے عرض کیا
کہ اے میرے پروردگار تو انکو مصر سے لایا ہے تباہ مت کر آدمی کہین گے کہ مصر سے لیجا کر تباہ کیا
تو نے ہماری باپ دادوں سے وعدہ کیا ہے اپنی بڑائی کر نیسے درگذر تو حق تعالی موسی کی دعا سے
انکی ہلاکت سے باز آیا اور موسی مع دو لوح وعالیگا کتاب اسرار موسی وصیت امر وعید ضمیر کے
لوٹے تو راہ مین شور سنا تو جانا کہ اسرائیل مین جنگ ہوئی تو یوشع نے معلوم کیا تو دریافت ہوا
کہ مطرب گویوں کی آواز ہے اور جب لشکر گاہ کے قریب موسی آئے تو بچھڑے اور آگ کو دیکھا
تو موسی کا غضب بڑھا جیسے ارشاد ہے فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ تو
لوٹا موسی اپنی قوم کی طرف جو بنی لاوی تھے غضبناک افسوس کرتا ہوا قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ
رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۬ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ○ کہا اے قوم کیا وعدہ نکیا تہا تم کو تمہارے رب نے
نیک وعدہ کہ تمکو ملک مقدس مین لیجاویگا جیسے آخر فصل ۳۳ خروج مین ہے آیا زمانہ گذرا تمہارے
اوپر یا تمنے ارادہ کیا کہ آوے تمہارے اوپر خدا کا غضب تو خلاف کیا تمنے میرے وعدہ کو کہ حضرت
ہارون کی طرف متوجہ نرہے قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ
زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ○ انہوں نے کہا ہمنے خلاف کیا
تیرے وعدہ کو اپنی قدرت سے لیکن ہم تکلیف دئے گئے ہیں بوجھ کے اوٹھانیکے جو فرعون کی قوم کے
زیور ہیں تو ہمنے اوسکو ڈالدیا اور ایسے ہی ڈالا سامری نے فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ
خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۬ فَنَسِيَ ○ پس نکالا انکے لئے سامری نے
گوسالہ ایک جسد کہ اوسکے لئے بچھڑے کی آواز ہے پس انہوں نے کہا دوسری قوموں کے لئے جو طالب

اور سمجھتے تھے کہ یہ تمہارا الٰہ ہے اور موسیٰ کا الٰہ ہے بھول گیا تو موسیٰ اوسکی تلاش میں گیا ہے اَفَلَا
يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ کیا پس
گوسالہ پرست سمجھتے نہیں کہ وہ نہ لوٹاوے اونکو جواب اور نہ مالک ہو واسطے انکے ضرر کا درصورت ترک
پرستش اور نہ نفع کا درصورت پرستش بخلاف حق تعالیٰ کے کہ ہر پکارنے والی کا جواب دیتا ہے
جیسے مولوی روم فرماتے ہیں ع اللہ اللہ گفتنت لبیک ماست ؛ این سوز و گداز تو پیک ماست
لیکن چاہیے کہ جواب کی طلب کریں وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا
فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ اور البتہ
کہا تھا ہارون نے اس سے پہلے اے قوم تم آزمائے گئے ہو گوسالہ کے ساتھ اور بدرستی تمہارا رب رحمٰن ہے
پس تابعداری کرو اور اطاعت کرو میرے امر کی قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ
اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ جواب دیا گوسالہ پرستوں نے کہ ہم گوسالہ پر اعتکاف کرتے رہیں یہانتک کہ
لوٹے ہماری طرف موسیٰ یہانتک قتل ایجانزار بارہ ہزار کا تمام ہوا تو موسیٰ ہارون کی طرف متوجہ ہوے
قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝
اور سر و داڑھی پکڑ کے کہا ہارون سے موسیٰ نے اے ہارون کسنے منع کیا تجکو جب تو نے دیکھا انکو
گمراہ ہوے کہ تو پیروی کرے میری آیا تو نے نافرمانی کی میرے امر کی قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ
بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ
تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝ ہارون نے کہا اے میری ماں کے بیٹے نہ پکڑ تو میری داڑھی اور نہ میرے سر کو میں خوف
کرتا ہوں کہ تو کہے تو نے جدائی کی بنی اسرائیل کے درمیان اور نہ تو نے انتظار کیا میرے قول کو
کہ جاتے وقت موسیٰ نے کہا تھا کہ اصلاح کیجیو پھر موسیٰ متوجہ سامری کی طرف ہوے قَالَ فَمَا خَطْبُكَ
يٰسَامِرِيُّ ۝ موسیٰ نے کہا پس کیا ہے تیرا حال اے سامری قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝
کہا سامری نے میں نے دیکھا وہ جو انہوں نے نہ دیکھا پس پھر میں نے ایک مشت خاک نشان

براق رسول یعنی جبرئیل سے تو اوسکو مین نے ڈالا گوسالہ مین ایسے مزین کہا میرے لئے نفس میرے نے اس مقام سے ظاہر ہے جو فصل ۱۳ خروج مین ہے کہ وہ مرد خداشناس تہا قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ تو موسیٰ نے کہا بس چلا جا کہ تیری لئے ہے حیات دنیا مین کہ تو کہے نہ مس کرو مجکو یہ عذاب اوسکو دنیا مین لگا کہ جب کوئی اوسکے پاس آتا کہتا کہ مجکو مس نکرو اور سامری وہی بطالیل ہے جسکا ذکر فصل ۳۱ خروج مین ہے وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ اور بدرستی تیرے لئے وعید ہے یعنی وعید لا مساس ہے کہ تو خلاف کرے اوسکو وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ اور دیکہہ اپنے معبود کی طرف جسپر تو اعتکاف کرنیوالا تہا البتہ جلاوین اوسکو پہر ڈالین اوسکو چشمہ مین جو پہاڑ سے حسب درس ۲۰ فصل نہم استثنا کے نکلا تہا اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ جز این نیست معبود تمہارا وہ معبود یگانہ ہے جسکی کوئی معبود غیر نہین وسعت رکہی ہر شی کی بنظر علم اور یہی لاوی کو فرمایا کہ کمر باندہو جیسے فصل ۳۲ خروج مین ہے تا کہ گوسالہ پرستون کو جو ہارون کے قتل کے درپے ہوئے تہے قتل کرین بالخصوص اپنے قریب گوسالہ پرست کو تو انہون نے کئی ہزار مرد کے قریب اوس روز قتل کئے اور حسب درس ۲۰ فصل مذکور کے موسیٰ پہر خدا کے پاس گئے اور چالیس رات دن حسب کتاب استثنا کے عاجزی کرتے رہے تو خدا اونپر بڑا غضب مین تہا اور ہارون پر غضبناک ہوا تہا کہ اوسکو ہلاک کرے مگر موسیٰ کی عاجزی پر دہیان کیا اور خدا ہلاکت سے اونکی درگذرا اور اوس بچہڑے کو آگ مین جلا کر خاک کیا اور اوسکو چشمہ کے پانی مین جو پہاڑ سے نکلتا تہا بہا یا اور اوس چشمہ کا پانی گوسالہ پرستون کو پلایا اور مطابق درس ۳۴ خروج کے کہا کہ مین اپنے مطالبہ کے روز اونکی خطا کا مطالبہ کرونگا یعنی زمانہ بخت نصر و بادشاہان مین الحاصل گوسالہ پرستون پر دبا حسب درس ۳۵ فصل ۳۲ خروج کے پڑی اور آیندہ جو گذرا کہ موسیٰ کو دو الواح پہر مطابق اول کے دی گئین جسکے کلمۂ دوم مین ذکر اسلام ہے اور چوتہا کلمہ خاص اہانت سبت مین ہے جو خاص دولت اسلامی کو دی

اور سوا اسکے کہ موسیٰ نے چہرہ کی رویت کی درخواست کی جو فصل ۳۳ خروج و فصل نہم استثنا
مین مفصل ہی کہ صندوق عہد وغیرہ سامری نے اور بت جو رین یہود نے بنائے اور اوسکو
حکمت خدا نے عطا کی كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ج اسکی مثل
ہم پڑہتے ہین تیری اوپر خبرون گذشتہ سی تاکہ سند ہو تیری نبوت پر جو اوائل سورت مین مذکور ہی کہ ہمنے اسلئے
تیری اوپر نازل نہین کیا کہ تو دکہ بہگتے ع۔ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِن لَّدُنَّا ذِكْرًا ۞
مَّنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۞ خَالِدِينَ فِيهِ ۞ وَسَاءَ لَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِمْلًا ۞ اور البتہ ہم تیری پاس اپنی طرف سی ذکر یعنی قرآن جو اوس سی اعراض کرے
تو وہ اوٹہاویگا بروز قیامت بوجہ ہمیشہ رہنے والا اوس بوجہ مین اور بری ہی اونکی لئے بروز قیامت
بوجہ برداشت ہی وہ بوجہ اس مقام سے ال ہی کہ کب تک بلا حساب و کتاب آدمی بعد از مرگ رہینگے تو
ارشاد ہی جس سے یہ سوال رفع ہو جاوے کہ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ
زُرْقًا ۞ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۞ جسدن کہ نفخ کیا جاوے صور مین
اور جمع کرین گنہگارون کو اوسدن ازرق چشم مشورت کرین نہ ٹہرے تم مگر دس روز بعد مرگ کے
نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۞ ہم دانا تر
ہین جسبکہ کہو نگا کامل عقل نہ ٹہرے تم مگر ایک روز اور اونمین جو زیادہ کامل عقل ہی کہے کہ نہ ٹہرے
مگر ایک ساعت جیسے دوسری مقام پر قرآن مجید مین ہی جسکا حاصل یہ ہی کہ ارواح کفار کو بعد از
ستام مرگ تا صبح قیامت ایک ساعت ہو جسمین اونکو عذاب کا پیش ہونا دریافت ہو اور اسی
جزری کو یہ مقام بھی دریافت کا ہی کہ ایسی بڑی شئے جیسے پہاڑ ہی اوسکا کیا حال ہوگا تو ارشاد ہی
وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۞ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۞
لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۞ اور سوال کرین تجہسے پہاڑون سی تو جواب دے کہ پہاڑون
کو میرا رب پہیلا کر ایسی چہوڑی مواضع پہاڑون کو برابر اطلس تو دیکہے اومین کجی نہ کہڑا پن
يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ

ع ۵

إِلَّا هَمْسًا ۝ اوس دن وہ پیروی کرین اسرافیل بجلانے والے کی جبکہ وہ ہلاوی استخوان بوسیدہ وغیرہ کو نہ کجی ہو کسی کو اوس داعی کے لئے اور جب دوزندہ ہون تو خوف سے ذلیل ہون اونکی آوازین رحمٰن کے لیے پس تو نہ سنیگا اون کفار سے جو آجکی روز سرکش ہین مگر آواز باریک جیسے اونٹ کے پانو رکھنے کی ہوتی ہے نرم زمین مین اور کفار جو اپنے بتون کو شفیع سمجھتے تھے اونکو کلام کا ہرگز اذن نہوےگا اوسی پر نظر فرماتا ہے يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ اوس دن نہ نفع دیگی شفاعت مگر اوسکو جسکے لیے رحمٰن نے اذن دیا ہو اور راضی ہوا ہو اوسکے لئے قول لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ سے یعنی مشرک کی شفاعت نہوگی بلکہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کے معتقد کی ہوگی اور کوئی کچھ کہے کہ معدوم کی تمیز کیسے ہوگی کہ نفع صورت سے وہی زندہ ہوا جو دنیا مین تہا ارشاد ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ رحمٰن جانے وہ جو اونکے روبرو ہے عالم دنیا کو اور وہ جو اونکے پیچھے آنیوالا ہے آخرت کا عالم نہ احاطہ کرین ساتھہ اوسکے براہ علم کہ پہلے ہی پیدایش سے اللہ کو علم ہر ایک شی کا تہا جبکہ اشیاء کے خارج مین آثار ظاہر نہوئے تھے وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ اور ذلیل ہون اوس روز کفار کے منہ اور زیان کار ہووے جو کرے ظلم کر اوسکے ساتہہ اعمال نیک نہون وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝ اور وہ جو کرے نیک کام اور وہ مومن ہو تو نہ خوف کرے زیادہ گناہ کا اور نہ کمی اعمال حسنہ کی کیونکہ کراما کاتبین بدستور عمل تحریر کرتے ہین اور سادہ ایمان جسمین نیک اعمال دوسرے نہو وگرچہ دوسری بداعمالی زیادہ ہو تو اوسکا لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا سبب غالب ہو جاوےگا وہ ورود جہنم سے تکلیف پاکر بالشفاعت جنت مین جاوین وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا اور جیسے سورت پر اونکی زبان پر نازل ذکر کیا ویسے ہمنے نازل کیا ذکر حدیث موعود کو قرآن عربی کرکے تاکہ تو سمجھے وہ سمجھاوے وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اور لوٹا دین ہم وعید تاکہ وہ شرک سے تقوی کرین یا پید

اونکو نصیحت اور حکمہ اللہ پاک نے قرآن نازل کیا اور جو لوگ خدا کو معطل سمجھیں کہیں کہ
سوت سے اوسکو کیا تعلق ارشاد فرماتا ہی کہ حسب وقوع اونکی خیال کے علاوت ہو فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ تو بزرگ و عالی ہے بادشاہ حق خیالات ملحدین وکفر سے جو قرآن کو منکر ہیں

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ
عِلْمًا ۝ اور جسکہ قرآن کا نزول خدا کی طرف سے ہو تو تعجیل کر قرآن کے ساتھ پہلے اسکے پوری
کیجاوے تیری طرف اوسکی وحی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبل از اتمام وحی اوسکی یاد کا قصد
کرتے اور کہہ کہ اے میرے رب زیادہ کر مجھکو علم پس تعجیل تیری ستے ہے تو قبل از وقت کام کرنے سے
عبارت ہے اسپر آدم کا قصہ بیان کرتا ہی کہ آدم سے کہا گیا تھا کہ درخت حیات ساتویں ہزار میں
ظہور پاویگا اور تو عجلی بالطبع رہ اور شریعت کا پاس مت جن لیس شیطان نے اونکو بہکایا کہ
مخالفت کے درخت شریعت کی وجہ یہ ہے تاکہ تو درخت حیات کو نہ پہونچے جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَآ

ع ۱۱

اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ اور عہد کیا ہے آدم کی طرف پہلے سے
کہ ساتویں ہزار کو مبارک کیا جسمیں درخت حیات ظاہر ہو کہ عبارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر
پس وہ بہول گیا اور نہ پایا اوسمیں عزم کہ شیطان نے کہا کہ تم درخت شریعت سے اسواسطے
منع کیے گئے ہو کہ درخت خلد تک نہ پہونچو پس وہ اس امر کو بہول گئے کہ درخت خلد تو ساتویں ہزار میں
اوگیگا پس مقید ہوئی درخت شریعت سے کہ اب اس مدت سے نہ پہونچ سکتے ہیں تو درخت شریعت کے
پابند ہوئی چنانچہ اسکے قصہ کی تفصیل ابتدا سے فرماتا ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ۝ اور یاد کر جبکہ ہم نے فرمایا ارباب ملا اعلی حیوانات جاندار میں کو
کہ تعدادی کرو آدم کی تو سب نے تعدادی کی مگر ابلیس نے انکار کیا فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ پس ہم نے فرمایا اے آدم
یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے پس نہ نکالے تم دونوں کو جنت عدن سے تو تو شقی ہو جاوے

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝

تحقیق نہ ہوگا ہو جنت عدن طائف میں کثرت میووں سے اور نہ برہنہ ہو کر برہنگی کی حقیقت
شریعت سے دریافتہ ہوتی ہے نہ پیاسا ہو نہ میووں کے سبب سے نہ مالش آفتاب سے گرم ہو
کثرت درختوں جنت عدن مثل طائف کو اور تو درخت شریعت نیک و بد کی پہچیان سے علحدہ
رہنا جیسے مفصل معدہ دوم و سورۂ بقر میں گذر گیا فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰاٰدَمُ
هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى تو وسوسہ الاشیطان نے آدم کی طرف
کر کہا اے آدم کیا بتا دوں تجھکو ہمیشگی کا درخت اور ملک کہ تمام ہو تو درخت نیک و بد کی پہچان
سعید ہو جاؤ فَاَكَلَا مِنْهَا پس کہایا اون دونوں نے کہ سعید بشریعت ہو کر او درخت حیات کے
ساتویں ہزار میں ظہور کرنا تہا وہ بہول گئی پس سعید بشریعت کر کے حوا سے عورت کرائی کہ سات
و سانپ حقنی کہائی ہوئی عورت پر اونکی پاس شیطان آتا حالانکہ اونکی شریعت میں مثل شریعت
عیسوی حد ار رہنا بہتر تہا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ
الْجَنَّةِ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ پس ظاہر ہوئی اونکو لئے اونکی عضو نہانی اور لگے ڈہانپنے
اوپر انجیر کے درخت کی جنت عدن سے پتے کہ جوڑی جوڑی ہونے میں او عصیان کیا آدم نے کہ پابند
شریعت ہو کر عورت کی خواہش سے تو شریعت کی مخالفت میں اوسکی خواہش ہوئی کہ جسکا نام علم الشیطان
رکہا پس عصیان کے بعد ارشاد ہوا کہ کم رتبہ ہو جاؤ جیسے سورۂ بقر میں مفصل گذرا پس آدم نے
عجز وزاری کی تو حق تعالیٰ اونکی عصیان سے درگذرا جیسے فرماتا ہے ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ
عَلَيْهِ وَهَدٰى پہر بعد عصیان کے جو آدم نے توبہ کی تو برگزیدہ کیا اوسکے رب نے پس توبہ قبول
کی اور پہر کر چمڑے کے کپڑے پہنائے اور ہدایت کی اور آدم درخت شریعت سے واقف ہو گیا تہا اور
خدا کو بہتا منظور تہی میاد ارادہ تہی اور درخت حیات کو مکرر کو ساتویں ہزار میں ظاہری حکم ہوا قَالَ اهْبِطَا
مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝ خدا نے فرمایا انکو اے آدم و حوا اور شیطان جنت سے
کہ بعض تمہارا بعض کو دشمن ہو اور درخت حیات کی نگہبانی کے لئے کروبیم مقرر ہوئی یعنی حضور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شمشیر سے حفاظت کریں اور درخت حیات کو مقرر کیا مکہ میں اور حضور

صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے حاصل تحقیق کرو بیہ ہوات وہی ارشاد ہی فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ
هُدًى ۙ۵ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ۵ پس اگر آوی تمہیے ہدایت یعنی
ہدایت قرآنی جو حجت نیک و بد کی پہچان کا ہی پس جو پیروی کری میری ہدایت کی پس نہ گمراہ ہو
دنیا مین نہ شقی ہو آخرت مین وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا
اور جو اعراض کری میری ذکر یعنی حدیث و قرآن سے تو تحقیق اوسکے لئے تنگ عیشی ہی کہ شمشیر کو بیسے
وہ تباہ ہو وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ۵ اور چونکہ شریعت کو اوسنی دنیا مین نہ دیکھا تو ہم حشر
کرین اوسکو روز قیامت اندہا قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا
وہ کہی اے رب کیون مجکو حشر کیا تونے اندہا اور مین بینا تہا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا
فَنَسِیْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی فرمادی اللہ ایسیہی آئین تیری پاس ہماری آیات
پس تو اونکو بہولا ویسیہی آجکے روز تو جزای فراموشی دیا گیا کہ عدم شناخت شریعت مصطفوی
وہ اندہاپن ہی دنیا مین پس سزا اوسکی قیامت مین اندہا ہونا ہی وَكَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ
اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْۢ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ۵
اور ایسیہی ہم جزا دین اوسکو جو اسراف کرے کہ شرک کرے اور نہ ایمان لائی اپنی پروردگار کی
آیات پر اور البتہ عذاب آخرت سخت ہی و پائدار تر جسکو تا احقاب حسب دلالت آیت لٰبِثِیْنَ فِیْهَا
اَحْقَابًا لا یذوقون فیها بردا وَّلَا شَرَابًا انقطاع نہین الحاصل کفار کو تعلیم قرآن
بطور مناسب درکار اور کفار کو تنگ عیشی ہزار ہا قسم مین ہوتی ہی تو اوسیر سند لاتا ہی اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
لِّاُولِی النُّهٰی ۵ آیا پس نہ راہ بتلائی اونکو کہ بہت سی ائی قرون کو پہلے اونکے سے ہلاک کیا
جنکے مسکنون مین اہل مکہ چلتے ہین سوداگری کیلئے ہوی تحقیق اسمین البتہ نشانیان ہین عقل
والون کے لئے کہ جیسے انبیا کی مخالفت مین وہ تباہ ہوئی کہ اہل مکہ بہی مخالفت سی تباہ ہونگے
اور وہ جو شتابی کرتے ہین جواب فرماتا ہی وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا

سع

وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ط اگر نہوتا وہ کلمہ جو بابت فتح مکہ کے بعد ایک سال ہجرت کے قدس آگے سبقت لیا
مین گذرا تیرے رب سے البتہ ہوتا عذاب لازم اور میعاد ٹھہرائی مقرر پر خلاف اوسکے نہوتا فَاصْبِرْ عَلٰى
مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ
اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ پس صبر کر اوپر جو کچھ کی
بابت کہین اور تسبیح کر یعنی نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی بفاتحہ کتاب پہلے طلوع آفتاب
صبح کی نماز اور پہلے غروب آفتاب کی عصر کی اور شب کی گھڑیون مین یعنی مغرب عشا کی اور وتر مین پس تو
نماز پڑھ اور اطراف روز مین ظہر کی امید کہ تو راضی ہو شفاعت کبریٰ کے ساتھ اس مقام سے حنفیہ کا قول
بابت نماز فجر و عصر کی بڑا قوی ہے کہ طلوع آفتاب اوسوقت مین ہوتا ہے جبکہ اوسکا اول کنارہ دکھلائی لگے
اور غروب اوسوقت کہلاتا ہے جبکہ کل غروب ہوجاوے پس فجر کی نماز قبل طلوع اس آیت سے
لازم ہے اور عصر کی اوسوقت تک درست کہ کل غروب ہوجاوے اور قرآن یقینی متواتر ہے اور روایت
احاد ظنی پس یقینی کی مقابل ظنی کا اعتبار ساقط ہوتا ہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا
بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور ہرگز مت کھول اپنی دونون آنکھون کو اوسکی طرف جسکے ساتھ ہمنے کفار کو
برخوردار کیا ہے قسم قسم کی اونسے رونق دنیا کو تاکہ فتنے مین ہم ڈالین اونکو کہ قرآن کے منکر
ہون اور بد بیمن تباہ ہون اور تیرے رب کا رزق بہتر و پائدار ہے اوس خلفا وغیرہ کو جنکا ذکر مفصل
سورہ شوریٰ مین آتا ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ اور حکم کر اپنے اہل
اہل اسلام کو نماز کے ساتھ وحکم جہاد پر صبر کر اور کفار کی برخورداری دیکھکر دل کا للچانا چاہیے
اس نظر سے کہ اگر بہتر ہوتا وہ ہمارے پاس ہم غریبون کو دیتے بلکہ ان نظر فرماتا ہے کہ لَا نَسْــَٔــلُكَ
رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ تجھسے نہ مانگین ہم روزی ہم تجکو روزی
ہم تجکو خود روزی دیتے ہین وآخر انجام تقویٰ کے لیے ہے جو شرک سے بچتے ہین اونکی فتح ہوتی ہے
وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اور کہین کافر کیون نہین لاوے ہمکو آیت فتح اپنی

رب کی پروردگار سے اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ کیا نہ آیا اونکو بینہ اوسکا جو صحف اولیٰ مین ہی کہ بعد ایک سال ہجرت کے فتح موعود ہی اگر وہ کہین کہ ہم پہلے قرآن کی اگر ناحق تھی تو بتاؤ کیون نہوی جواب فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ وگر ہم اونکو ہلاک کرتے عذاب کے ساتھ قبل قرآن کی نزول کے تو کہتے کفار قیامت مین کیون نہ بھیجا تو نے ہماری طرف رسول کہ پیروی کرتے تیری آیات کی قبل اسکے کہ ہم ذلیل و رسوا ہون لیکن بعد رسول کے بھیجے کے ڈرایا جاوے کہ تمنے جو رسول کو نہ مانا تو تباہی تمہاری لابدی ہی وگر کافر کہین کہ اسکو بھی ہم دیکھین گے جواب فرماتا ہی قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ فرما ہر ایک انتظار کرنیوالا ہی تو تم انتظار کرو تو جلد جانو کون راہ درست چلنے والے ہین اور کون ہدایت پایا ہوا ہی

سورۂ انبیا مکیہ ہی مشتمل ہی سات رکوع و ایکسو بارہ آیت پر

اس سورت مین چودہ سوالونکی جواب ہین جیسے مذکور ہونگی اور پہلی سورت کا آخر انتظار فتح اہل اسلام و شکست کفار مین تہا جو توحید و نبوت کے منکر تہے حالانکہ حساب سے ولادت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا ہی شاخ یازدہم روہیمہ ہر قلی فصل نہم ۲۰ و ۲۷ و ۸ دانیال وغیرہ کی مطابق ہی اور اونکی شکست بعد ایک سال ہجرت کی جو فصل ۲۱ یشعیا مین لکہی ہی قریب آگئی اور اس سورت مین بہی اوسکا بیان بطور پیشین گوئی ہی تو اس سورت کو طٰہٰ کی پاس رکہنا مناسب ہوا اور اس سورت مین بہت وجود نکی دلائل مین جنکا ذکر آتا ہی

تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے فرماتا ہی **اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ** حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ قریب ہوگیا آدمیون کہ کے لئے اونکا حساب بابت ولادت اونکی نبی کے پانسو سے سجی مین ہزار ہشتم آدم مین مراد اونکی منکرون کی ہلاکت کے لئی جو روز تعظیم جمعہ اور ماہ ہشتم رجب ہی اوسکا ظاہر ہے کہ ساتوین ہزار مین ولادت اونکی نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کی ہی اور قوم یہود مسیح و وہ دریافت کرتی رہتی اور فصل ۲۱ یشعیا کے کتاب مین شکست سرداران

الجزء ۱۷

بنی قیدار بعد ایکسال ہجرت کے لکہی ہوئی ہی اور وہ غفلت مین اعراض کرنیوالے ہین حساب سے
جو صحف اول مین ہی مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ ۝ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ نہ آتی اونکی پروردگار سے کوئی نصیحت نئی مگر اوسکو انہون نے
سُنا اور وہ لعب کرین اوس ذکر سے کیسا حساب خدا کو نبی بہیجنے سے کیا علاقہ ہی تمام جہان
اوسکا کہیل ہی جسکا جو دل چاہے سو کرے اس حالت مین کہ لہو کرنیوالے ہین اونکے
دل کہ بعض ملایکہ کو پوجین اور بعض زمینی اشیا کو پوجین پہر قرآن کی بابت غالبا بنظر درستی
حساب کے سرگوشی کی جیسے فرمایا ہی وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ اور پوشیدہ سرگوشی کی اون
لوگون نے جنہون نے ظلم کیا کہ اپنے نبی کو نہ مانا نہین ہی یہ مگر تمہاری مثل بشر تو صریح یہ شعبدہ ہے
کہ ہم اور وہ برابر کے ہین آیا پس تم مانو شعبدہ کو اور تم دیکہتے ہو کہ یہ شخص کہانا کہاتا ہی اور کوئی قدیم
نہین ہماری شامل پیدا ہوا حالانکہ کتب سابقہ مین لکہا ہی چنانچہ فصل ۳۳ سفر متی مین کہ خدا
آویگا کہانا پینا یعنی مکہ مین اور کیسے کہانا کہا دین اور حقیقت نبی سے آشنا نہو کہ اوس ذات مقدس کی
نسبت دونون طرح کے وعدہ ہین کہ بنظر حقیقت وہ روح اعظم ہین کہ مظاہر تمام اوسکے ہین اور بنظر ظاہر
فصل ۸ اسفر متی مین مثل موسی اور بنظر ظاہر پسر عبد اللہ و پوتے شمول یعنی شیخ شیبہ جسب فصل ۴۲
یشعیاہ کے ہین قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝
فرمایا کہ میرا رب جانے گفتگو کو جو آسمان مین ہے اور زمین مین ہی کہ عالم ارواح علویہ مین مظہر اتم روح اعظم کے ہین
اور عالم شہادت مین پسر عبد اللہ و نواسہ یعنی عبد المطلب جیسے فصل ۴۲ یشعیا سے گذرا پس کہانا پینا
منافی نہین اور شعبدہ ہی قرآن کو کہا بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بعض کافرون نے کہا بلکہ
یہ خواب پریشان ہین بَلِ افْتَرَاهُ بعض نے کہا بلکہ قصدًا افترا کیا ہی قرآن کو خدا پر بَلْ هُوَ
شَاعِرٌ ج بعض نے جو عبارت قرآن عمدہ دیکہی کہا بلکہ شاعر ہے اور اگر نبی ہی فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ
كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ دلیل چاہی کہ لادے ہماری پاس آیت عظیم جیسے بہیجے گئے پہلے رسول اوسکی

بابت کہ اوسکی فتح ہوگی جیسے فصل ۱۲ تتمہ دیباد عیرہ مین ہے اب جواب کی طرف توجہ فرماتا ہے
مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝ نہ ایمان لائی
پہلے ان کے کوئی قریہ آیت سے جسکو ہمنے ہلاک کیا پس وہ کیا ایمان لاوینگے اور جواب بشریت
فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ
إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور نہ بھیجے ہمنے پہلے تجھسے رسول مگر مرد کہ وحی کرتے ہم اونکی
طرف سو تم دریافت کرو اہل ذکر سے تحقیق کے لئے اگر تم نہ جانو اور وہ کہتے تھے کہ یہ کہانا کہاتا ہے
اوسکا جواب فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝
اور نہ کیا ہمنے انبیا کو جسد کہ نکہایا کریں اور وہ نہ ہمیشہ رہے یہ بات کہ آیت ہلاکت کی طلب مین
شتابی کرتے ہین پہلے انبیا کا حال دریافت کرو کہ انجام کار ہلاکت آئی ہے نہ ابتدا مین جیسے
فرماتا ہے ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنْجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝
پھر ہم نے سچا کیا اونکے لئے وعدہ کو تو اونکو اور جنکو ہمنے چاہا کہ وہ ایمان اوپر لائے تھے بچایا اور
ہلاک کیا ہمنے مسرفون کو جو حد سے درگذری تھے پس تمکو آیت ہلاکت سے کیا فائدہ اور آیت
صحت نبوت حضرت سے نزول قرآن ہے ہزار ہفتم وجود آدم مین جسکی وجہ سے روز جمعہ اونکے ہان معظم تہا
کہ ساتوان روز ہے اور روز ہفتم کی تعظیم اوس یہود مین بالخصوص جیسے تم دریافت کرو تو ہو
بہت کچھ ظاہر کرو پیغمبر اسماعیلی ہزار ہفتمی امی کی موہنہ مین ہمارا کلام ہوگا پارہ پارہ جسکی مقابل
دوسرا بادعوی تنزیل نہ لاسکیگا اگر کوئی دعوی نبوت کا کریگا اوسکی پیشین گوئی الٹی ہوگی اور دعوے
رسالت پر ادبار دیگا جیسے فصل ۱۰ استفسار مین ہے یہان نظر فرماتا ہے لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ
كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ البتہ نازل کی ہمنے تمہاری طرف کتاب آیت نبوت
ہزار ہفتم وجود آدم مین جسمین تمہارا ہی نیک یاد ذکر ہے کہ اگر ایمان لاوگے ملکونکے بادشاہ
دنیا مین ہوگے اور آخرت مین فلاح یاب کیا تم تعقل نکرو اور اپنی ہلاکت چاہو وکم قصمنا
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ اور بہت سے

ع

حزیون کو جنتے زیروزبر کیا کہ وہ ظالم تھے اور پیدا کیا ہمنے بعد اونکے دوسری قوم ویسے ہی تمہارا
حال ہوگا پس کیون اپنی پاؤن مین کلہاڑی مارتے ہو فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا
يَرْكُضُوْنَ ۝ پس جب انہوں نے دریافت کی ہماری عذاب کی سختی ناگہان وہ اوس عذاب سے
سرعت کرنے لگے انبیا کی طرف اور حالت یاس کا ایمان معتبر نہین اسواسطے اونکو فرمایا گیا -
لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ اور
نہ سرعت کرو انبیا کی طرف اور لوٹو اپنی اوس مالداری کی طرف جسمین تم تھے اور اپنی مسکنون کی
طرف امید کہ تم سوال کیے جاؤ کہ قیامت ہین اور اب تمہاری تباہی کا وقت ہے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ انہوں نے کہا ای افسوس ہمکو ہم تھے ظالم فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ
حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝ پس ہمیشہ اونکی یہی پکار تھی یہانتک کہ کردیا اونکو مقطوع
بتر مردہ جیسے حاصور وغیرہ برگذ راخصوصیت اہل حاصور کی اسمین نہین اور جواب اونکے قول لعب کا
فرماتا ہے کیا حساب ہوکتاب سب جہان اللہ کا کھیل ہے نبی کی کیا ضرورت ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ اور نہ پیدا کیے ہمنے آسمان وزمین اور اونکا مابین کو لعب کرنیوالے
بلکہ اسی جود کے رستے مطابق اونکی امکانات کی اونکی اعیان علم حق سے متعین ہوئی اور اوسکی مطابق وہ
مجعول بجعل مرکب ہوئی کہ اونکی اعیان مرتب الآثار خدا نے کردی اور اونکی اعیان کی موافق کوئی نبی ہوا
کوئی ولی کوئی منکر اسکے بعد جزا و سزا مقرر بروز قیامت یہ جواب اونکی لعب کا ہوا اب اونکی لہو کا
جواب ہے جو ملائکہ وغیرہ کو پوجتے جیسے ہنود کہ ان بتوں کی پرستش ہین کیسے لہو ہو رہی ہین لَوْ اَرَدْنَآ
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ارادہ کرتے ہم کہ پکڑلی
لہو تو پکڑتے لہو اپنے پاس سے نہ زمین مین ہم لہو کرنیوالے ہیر پاس سے اور ہمنے اویسے ہی انہون پکڑا
پس اونکو بت بنانی بیفائدہ پس بتونکی پرستش بیسود اگر بت پرستی درست ہوتی تو بت پرستون پر
اہل حق کو غالب نکرتا العاقبة للمتقين قضیہ مشہور ہے جیسے ارشاد ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝

کری کہ اوسکو ہر طرح کا ظہور ظاہر کرنا ہی اور جسمین جس صفت کا ظہور ہو اوس صفت سی وہ موصوف کہی جاوے یعنی جس سے کہ وہ متصف ہون تو جسمین ایمان قائم ہی وہ مومن ہی اور جسمین کفر قایم ہی وہ کافر ہی اور مطلق متصف بکفر نہین ہو سکتا اسپر زیادہ بیان لاتے ہین اَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً کیا پکڑ لی ہین انہون نے اوسکے سوا معبود قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ کہ فرما لاؤ تم اپنی برہان دوسرے معبودون پر کہ اونکی پرستش راہ سری ہی هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ فَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ یہ توحید ذکر ہی اوسکا جو میری ساتھ اہل اسلام ہین اور ذکر ہی اوسکا جو انبیا مجھسے پہلی تہی پر اہل کا ایمان نہ لاوین بلکہ اکثر اونکی نہ جانین حق کو کہ توحید کیا شی ہے پس وہ اعراض کرنیوالی ہین وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝ اور نہ بھیجا ہمنے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر وحی کی ہمنے اوسکی طرف کہ نہین ہی کوئی معبود غیر انا کی تو انا کی عبادت کرو کہ اعرف تر معارف ہی جیسے فصل وہ خروج موسی سے ظاہر ہی اور بعد کو حضرات انبیا و رسول اوسکو ثانی آئی اور پہلی رسولون کا حال فرما دیگا اور جب انائیت حق ہر انا مین جلوہ گر ہی اور مراد پیدایش جن و انس سی عبادت ہی جسمین انکی نیستی و اثبات حق ہو بصورت آزادی ہی پس غلام بنانا مسود ہی بلکہ مضر اور ظاہر ہی کہ انا کی مطلق کا ولد ناممکن ہے تو وہی قابل پرستش ہی اور کفار یا ملائک کو بیٹیان قرار دیکر اونکا حال فرماتا ہی وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہا خدا نے پکڑا رحمن نے فرشتون کو ولد مادہ سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ ۝ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ پاک ہی اللہ اتخاذ ولد سی اور فرشتی اللہ کی بیٹیان نہین بلکہ وہ بندہ ہین مکرم نہ سبقت کرین اوسپر قول سی اور وہ اوسکی امر کے ساتھ عمل کرین تو کفار کی شفاعت وہ کبھی نکر اوین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ اللہ جانتا ہی جو اونکی روبرو اور اونکی بعد آنیوالا ہی اور نہ شفاعت کراوین شافعین مگر اوسکی لیے جس سی اللہ راضی ہو اور وہ اوسکی خوف سی ڈرین وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ

نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور جو کہے اونمین سے مثل شیطان کی کہ مین اله ہون اوسکے سوا پس اوسکو
ہم جزا دین جہنم جو اوسکی لائق ہو ایسے ہی جزا دین ظالمون کو جو اونکو پوجین یا وہ پوجین آسمان کے
تارون اور زمین کی اشیاء کو تو فرماتا ہے اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا کیا وہ اپنی بزرگون سے نہ سنین اور نہ جانین
وہ لوگ جو کفر کرین کہ آسمان والی تارہ و زمین تہے دو ملے وابستہ تو اون دونون کو جدا کیا دریا وہ
پوجین میکائیل کو جو مینہ کا واسطہ ہے تو فرماتا ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ط
اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور ہر شی زندہ کو کیا ہمنے پانی سے نہ میکائیل نے جو بیمار نغر ہوا اور ایا لیقین لے آتا ہے لائین تبا
ہی زندہ و مردہ ہے کہ سبز زندہ اور خشک مردہ ہے دریا کافر پوجین پہاڑون کو و پتہرون کو تو ارشاد ہے
وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِھِمْ ص اور کیا ہمنے زمین مین پہاڑ کہ جنبش نکرے
تمہارے اوپر کہ زمین کا مادہ اوسکی حرارت سے ابلا کر پہاڑ بنا دئیے تاکہ زمین حصہ پانی سے بلندی
اختیار کرے و پانی مین نکو نہ ملے پر دریا کافر گہاٹیون کو پہاڑ کی پوجتے ہین تو ارشاد ہے
وَجَعَلْنَا فِیْھَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّھُمْ یَھْتَدُوْنَ ۝ اور کئی ہمنے پہاڑون کی گہاٹیون کو راہ
باُمید اسکے کہ راہ چلین نہ آنکہ اونکو پوجین دریا کفار آسمانی اشیاء کو پوجتے ہین تو ارشاد ہے
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ج اور کیا ہمنے آسمان کو سقف محفوظ شیاطین کے صعود سے
کہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین شہاب کی کثرت ہوئی اور کافرون کو سبب اسکا بعثت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم دریافت ہوا وَھُمْ عَنْ اٰیٰتِھَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور کفار آسمانی آیت سے
غافل ہین دریا کافر آفتاب یا ماہتاب کو پوجتے ہین اور کوئی دن سکے دیوتا نے ہین اور کوئی
رات کے تو ارشاد ہے وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط کُلٌّ
فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کئے رات و دن و آفتاب و ماہتاب کہ ہر ایک اپنی
مدار پر سیر کرین برسون کا حساب دریافت ہو بالخصوص سنہ شمسی قمری آدم کا جسمین ختم المرسلین
علیہ السلام کی ولادت ہوا اور سنہ شمسی یا شیبی روحی کی مدت سے ولادت حضور خاتم المرسلین

دریافت کرو اور تاکہ فصول اربعہ یا ثمانیہ کا سند و بست ہو کہ زمین اوسکی گرد سیر کرتی اور چاندکی
حرکت سے زمین پر روشنی مناسب طور پر ہو اور شمس کی فطرت کے گرد کی گردش سے جو چوبیس ہزار
سال میں پوری ہوتی ہے بڑے بڑے واقعات ظاہر ہوں وہ کل مسخر ہیں خدا کی تو وہ قابل پرستش نہیں
جس سے اللہ پاک سے قرب حاصل ہو (حقیقی) نہ ہی جبکہ کفار کو شفقت کامل ہوئی اور جواب نہ آسکا
تو بعض نے کہا کہ حضور مدعی نبوت کو اوسکی کام پر اونکی باپ بھی جوان مرے ہیں یہ بھی جوان حوادث
زمانہ سے مرجائینگے جیسے سورۂ طور میں ہے تو تسلی کے لئے ارشاد ہوا وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۵ اور نہیں کی ہم نے کسی بشر کے لئے تجھسے پہلے
ہمیشگی یہانتک کہ مسیح بھی مرکر زندہ ہو کر چالیس روز حواریوں پر ظاہر ہو کر اوٹھائے گئے اور ادریسؑ
والیاسؑ و خضرؑ نے بھی موت کا مزہ چکھکر زندگی دوسری بار پائی پس اگر تم مرو تو کیا وہ ہمیشہ
رہینگے اور صاحب روزہای قدیم ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منتظر اپنی مار زکے ہوکر ارض خضم ہی
ورنہ دنیا میں ارشاد ہی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۖ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اب
دیکھنا چاہئے کہ نیکی کی گیند کون لیجاتا ہے ۔ نیک و بد یوں ہیں بیاید مرد خشک آنکس کہ گوی
نیکی برد شر امور طبعیہ سب کو لازم ہیں یہانتک کہ مسلمانوں کی فتح و شکست تک ہوتی ہے چنانچہ
فرماتا ہے وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ اور ہم آزماوین تمکو اے
اہل اسلام شر و خیر کے ساتھ بڑی آزمایش کہ ضعف حالی اہل اسلام ہی کا فرشتہ کریں اور تم ہماری
طرف رجوع کئے جاؤ چنانچہ کفار نے ٹھٹھا کیا جیسے فرماتا ہے وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ وَهُم بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ
هُمْ كَافِرُونَ ۵ اور جب تجھے دیکھیں وہ جنہوں نے کفر کیا نہ پکڑیں تجھکو مگر ٹھٹھا اور کہیں کیا یہی ہے
جو مذمت کرتا ہے تمہاری معبودوں کی اور وہ رحمن کی یادداشت سے جو قرآن ہے کفر کریں چنانچہ
کفار کہتے کہ شرک کو ہمیں منع کرتے ہیں اور آپ اللہ کو ساتھ رحمن کے معبود ہونیکے قایل ہیں حالانکہ
جسکو اللہ کہتے ہیں اوسی کو اہل اسلام رحمن کہتے ہیں کہ کثرت اسماء مسمیٰ میں کثرت لازم نہیں آتی اور

طلب کرین عذاب کی جلدی خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ط سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۵ پیدا کیا گیا انسان عجلت سے کہ ہنوز آدم مین سانس پورا نہ آیا تہا وہ
کہڑا ہونے لگا وہی صفت اوسکی اولاد مین آئی اور جلد دکہلا دونگا تمکو اپنی آیات پس عجلت کرو
کہ یہ فتح بدر و حنین ہے کہ وہ دلیل واضح ہے وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۵
اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو فرماتا ہے لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ
عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۵ کاش جانین
کافر اوس وقت کو کہ نہ روک سکین اپنے منہون سے آگ مجاہدین کی شمشیر کے مار دیا تو وقت اور اپنی
پشتون سے پکڑی جاتی وقت بدر میں اور نہ وہ مدد دیے جاوین فتح مکہ کے وقت یہود سے تو
عذاب کے وعدہ کی نسبت شتابی نکرین کہ وہ آنیوالا ہے بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ بلکہ آوے عذاب بے خبر ان کو ناگہان جبکہ انکو خیال
شکست نہو تو نہ طاقت رکہین وہ اوسکے روکنے کی اور نہ مہلت دیجاوین بابت فتح مکہ کی جیسے
ابوسفیان کی معرفت مہلت انہون نے چاہی اور منظور نہوئی ان فتوحات کی نسبت یہی تاویل
اسوجہ سے کی جو ذیل مین تسلی فرماتا ہے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ
بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۵ ع اور البتہ ٹہٹا کیے گئے رسول پہلے تجہسے
پس لوٹ پڑی وہ شی جسکے ساتھ ٹہٹا کرتے تہے اون لوگون پر جو ٹہٹا کرتے تہے پس یہ جوابی طور پر
وعید ہے جنپر وہ ٹہٹا کرتے ہین آنیوالی ہے قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ
فرما کون روکیگا تمکو رحمن سے رات مین جبکہ مکہ مین لشکر اسلام پہونچا اور دن مین جبکہ بدر مین جنگ ہو
آیا کہینگے تو یہ نہ کہینگے بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے
اعراض کرنیوالے ہین اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا یا انکے الہ ہین کہ بازرکہین
انکو عذاب سے سوا کے ہمارے ہرگز ہو سکتا نہین جیسے فرماتا ہے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ
وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۵ وہ اپنی نفسونکی نصرت کی طاقت نرکہین اور نہ وہ ہمارے عذاب کے

منع کریں جیسے روز فتح مکہ ثابت ہوا کہ بت توڑ ڈالے گئے اور کفار کو اوسسے مدد نملی دگر وہ کہیں کہ
بتوں نے ہمکو اور ہماری آبا کو برخوردار کیا ہی کہ اس عمر کو پہونچے تو اونکو کیسے ترجیح نہ دیں تو جس طرح
ہماری مدد کرسکے غلبہ دین سگے ارشاد ہی کہ انہوں نے تمکو برخوردار نہیں کیا وہ تو اپنی نصرت پر
قادر نہیں بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ بلکہ برخوردار کیا ہمنے
ہمنے اونکو اور اونکی آبا کو یہانتک کہ دراز ہوئی اونپر عمر رہا تمکو غلبہ سو نامغیبر کے مقابل یہ محض خیال ہے
اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ
کیا ایسے یہ نہیں کہ ہم زمین کی اطراف کو کم کرتے ہیں کہ اسی طرح مثال اہل کتاب کفر سے تائب ہو کر
کہ ہیں اگر ایمان لائے ہیں آیا وہ ایسی صورت میں وہ غالب ہونگے ہرگز غالب نہونگے اور جبکہ یہ ظاہر ہے
کہ تمہارا مدوده کی مواقف ہوا چلا جاتا ہے تو جاننا چاہئیے موعوده وحی ہی اللہ کی طرف سے یہ دان دعیہ فرماتا ہی
قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ
فرما اور نہیں ہیں تمکو ڈراوں وحی کے ساتھ اور نہیں سنتے بہرے پکار کو جبکہ ڈرائے جاویں تو کافر میں جو
اوسکو سمجھے اوس بہرے کی مثال ہیں وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ
يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور البتہ اگر اوسکو لگی بڑی لو تیرے رب کے عذاب کی یعنی فتح مکہ میں
تو کہیں اے ہمکو افسوس کہ البتہ ہم تھے ظالم چنانچہ اوسوقت قومیں کی قومیں ایمان لائیں ۔۔
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا اور رکھینگے ہم اعمال کے وزن کو
عدالت سے بروز قیامت پس نہ کم کیا جاوے کوئی نفس کچھ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ دگر ہو رائی کے دانہ کی برابر عمل لاوین ہم اوسکو اور کافی میں
ہم حساب کرنیوالے مخفی نرہے کہ اس مذکور میں چند دعوے ہوے ایک قرآن کا وحی ہونا جو لست پر
نازل ہے دوسری بت پرستی کی مذمت تیسرے انبیا کے وعدوں کا سچا ہونا چوتھے مقابلین انبیا کی
تباہی پانچویں باوجود انبیا کی عظمت کے دنیا کی کاموں میں مختار رہنا اور ہمیشہ کرنا چھٹے انبیا کو حاجت
آزمایش میں صبر کرنا ساتویں انبیا سے کفار کی بربادی ہونا اور کفار کے ٹھٹھے وانکار سے غصہ نہونا آٹھویں

حق تعالی کے مصریوں کو وعدہ در رنگ پریامین مکرر ما تویں آپ سے کفار کا ایمان لانا ضرور نہیں
دسویں قیامت کا آنا مرد رات سے بیچ گیا نہویں حق کا غالب ہونا کہ اہل اسلام میں خدا کی بادشاہت
ہوئی جس سے باطل کا ملک کو ٹنا جاوے گا بارہویں عذاب اہل مکہ پر در رنگ سے کیوں آیا والا ہی یہ ہو کیا
یہ کہ کفار مکہ جو طرح طرح کی مخلوق کو دیوتے وہ باطل اور مکا محض تراشیدہ خیال ہے اور حق واحد کی
پرستش لازم چودہویں وحدت قسم سے دریافت کرتے لوہر ایک کا جواب ارشاد ہے پس ما کان
میں حیثیت یہودی کے بہکاوے سے وحی کی سنت جو کوئی کہی کہ بشر پر اللہ نے کچھ نازل نہیں کیا تو جواب
اون دعوی کا ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً
وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝
اور البتہ دی ہمنے موسی ہارون کو توریت کہ وہ فرقان ہے حق و باطل میں اہل کتاب کے لئے اور
روشنی ہے یعنی پیشین گوئی کرتی ہے مثل موت سی اسی اسماعیلی کی اور یاد داشت اون اہی سعود کی لئے
جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے اور وہ قیامت سے خوف کہا یا والے ہیں کیونکہ یہاں کلام آخری ہے
دیکھو اس مقام پر فصل ۱۸ سفر تثنی کو وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ
مُنْكِرُوْنَ ۝ اور یہ ذکر مبارک ہر استثنی ہے جسکو ہمنے نازل کیا ہے جیسے فصل ۲ خروج میں
موعود ہے کہ میں جہاں اپنا نام ظاہر کرونگا میں تیرے پاس آونگا اور برکت دونگا اور فصل ۱۸ سفر تثنی
میں برادران اسرائیلی یعنی اسماعیلیوں کی کے منہ میں خدا کا کلام ہوگا آیا پس تم اوسکے لئے منکر ہو
جو یہود سے تم سنتے ہو دوسرے بت پرستی کی مذمت کا حال تم اسی خدا سے ابراہیم کے قصہ سے دریافت
کر و چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ۔۔۔ الخ اور البتہ دیا تھا ابراہیم کو
اوسکا رستہ پہلے موسی سے دہر صدا اور کلدانیوں سے ہجرت کر یہی اس قصہ کی طرف فصل ۱۱
تکوین میں اشارہ ہے لیکن جہالت سے اگر کوئی قصہ دین کو قوم یہود سے انکار کرے اور کہے کہ توراۃ میں
یہ قصہ نہیں تو فرماتا ہے وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اور ہیں ہم اوسکے ساتھ واقف جسکی سند موکد انہو
سکا ابراہیم کا فصل ۱۱ تکوین میں ہے چنانچہ اوس رستہ کی تفصیل فرماتا ہے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ جسوقت کہا ابراہیم نے اپنے
باپ تارخ کو اور اپنی قوم کو کیا ہین یہ تماثیل جنپر تم اعتکاف کرتے ہو اور پوجتے ہو اس مقام
تماثیل سے مثل تصویر ہے قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ قوم نے کہا ہم پائی ہین اپنے
باپون کو اونکے لئے عبادت کرنیوالے قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
ابراہیم نے کہا البتہ تم و تمہارے باپ دادے گمراہی ظاہر مین تھے عجب آید مرا زان کہ ماجرا ئی
کہ حق جداری پرستش چرا ئی قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ قوم نے
جواب دیا کیا تو لایا ہمارے پاس حق بات کے ساتھ جسکی عبادت کرین یا تو لعب کرنیوالون سے ہے
کہ تماثیل پر سخریہ کرتا ہے قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ
فَطَرَهُنَّ ابراہیم نے کہا کہ یہ معبود قابل عبادت نہین بلکہ قابل عبادت رب تمہارا ہے
آسمان و زمین کا رب جسنے اونکو پیدا کیا کہ اوسکی انانیت ہر ایک کے ساتھ ہے بدان نظر فرماتا ہے
وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور مین اوسپر شاہدون مین سے ہون کہ من عرفت
نفسہ فقد عرف ربہ اس مقام سے ہے اور بتونکی پرستش سے ضرر ہے کہ خدا سے آدمی دور رہتا ہے
پر اونکی قوم اسکو نہ سمجھی اور بدستور بت پرستی مین مشغول رہی اور اوس قوم مین کوئی عید تھی انہون نے
کہا کہ ابراہیم کو عید مین لیچلو کہ اوسکی کھیل تماشہ مین ہمسے مانوس ہونگے تو اوسوقت مین ہمارے
معبودونکے ساتھ انس پیدا ہوگا کہ صحبت کے لئے تاثیر بڑی ہے پس جب کچھ راہ چلے اور کافرونکی
طرف دیکھا اپنی جان کو ڈالدیا اور کہا کہ مین بیمار ہون مین نہین چل سکتا اور بیمار اس تاویل
کہا کہ اونکی شرکت مین دل اونکا درست نہ ہونے والا تھا تو قوم نے کہا کہ بتون کو بھوگ لگا دینا جسکو
موجب تبرک سمجھتے ہو ابراہیم نے اونسے کہا کہ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ
تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ اور قسم ہے خدا کی البتہ مین مکر کرون تمہارے اصنام سے بعد اسکے کہ پھرجاؤ
تم پھر دیکر پیٹھ اور وہ ایک ترتیب سے رکھے ہوئے تھے کہ دروازہ کے سامنے بڑا بت ہبل تھا غالبًا
شبیہ اول ہابیل کی صورت اور چارون طرف اوسکے چھوٹے چھوٹے بت رکھے تھے تو ابراہیم بھوک کے لئے

کھانا پینگے اور سب کے آگے کیا اور استہزا سے کہا کہ کیا کیون نہیں کھاتے اور نہیں جان ستعار سے کہاں جو بولو کو
اور جواب نہ پایا تو ابراہیم نے کہا جواب کیون نہیں دیتے امید ہے کہ دونکے ساتھ توڑ ڈالا سارا
ہی تھے تو ماری اور پھر جو بدستی فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ تو کر دیا اونکو ٹکڑے
ٹکڑے مگر اون کے بزرگ بڑا جو کہ اوسکی ناک کاٹی جو سخت ذلت کی نشانی ہے اور یہ مکر اسلئے کیا
سر دہرا ہے لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ۝ امید کہ وہ رجوع اللہ کی طرف لاوین اور کہا حمید
لوٹے اور رسم ہے کہ بت پرست جب کہیں جاکر پھر لوٹتے ہیں تو اپنے بتون کے سلام کو آتے ہیں جب
وہ لوٹ کر بت خانہ کا یہ حال دیکھا قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ
لوگون نے کہا کسنے یہ کیا ہمارے معبودون کے ساتھ کہ وہ ہے ظلم کرنیوالون میں سے قَالُوا سَمِعْنَا
فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ سنے والون نے ابراہیم سے جو سنا تھا کہ ایک دن
کہا سا تہا کہ تم تنو سارے جوان عظیم کو کہ اوسکا ذکر کرتا تھا کہ کہا جاوے اوسکو ابراہیم جو مشہور ہے ابراہیم
مشہور ہو جیسے اصل نام عیسیٰ کا مسیح ہے کہ عرب میں اسے کہتے لگے قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ
أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ قوم نے کہا بلاؤ ابراہیم کو کہنے والو تو روبرو سامنے
کہ گواہی دین اور دروغ و صحت اونکی کلام کی ظاہر ہو کہ آدمی آنکھ کی شرم سے جھوٹ کم
بولتا ہے چنانچہ مثل ہے دروغ گو برو بر دے تو پس ابراہیم بلائے آئے قَالُوا أَأَنتَ فَعَلْتَ
هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ قوم نے دریافت کیا کہا تو نے یہ کیا ہمارے معبودون کے
ساتھ قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ ۝ ابراہیم نے
جواب دیا ہمنے تو نہیں بلکہ اونکے بڑے نے یہ کیا ہے کہ تم دریافت کرو اگر وہ بولتے ہون ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ ابراہیم نے دروغ نہ کہے مگر تین وہ ذات حق کے مقدمہ میں کہ
بیمار ہون اور بڑے نے چھوٹون کو توڑا ہے اور ایک اپنی بی بی سارا کی نسبت کہ یہ بہن ہے کیونکہ
مصلحت کے واسطے تھے جیسے لوگوں نے بہت کچھ اصل مصلحت کو لیا کیا ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ از راست
فتنہ انگیز قول سعدی مشہور ہے گو اس حقیقت کی خوبی جو فتنہ انگیز بنا نہیں فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ

فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس رجوع ہوے اپنی جانون کی طرف تو کہا بیرستی ظلم
کرنیوالے ہو تونکی پرستش مین اپنی نفسون پر ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۞ پہر اونہی ہوے اپنی سرون پر کہا کہ اے ابراہیم تونے جانا کہ یہ نہین
بولتے تو کیسے ہم اونسے دریافت کرین قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۞ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
ابراہیم نے جواب دیا کہا پس تم عبادت کرو سوای خدا کی ایسی شی کی کہ نفع دی تمکو حالت پرستش
مین اور نہ ضرر دی تمکو حالت عدم پرستش مین اُف ہی تمہارے لئے اور جسکو تم پوجو سوای خدا اسکے
آیا تم تعقل نکرو و دگر وہ کہتے کہ ہم وجہ مطلق کی عبادت اس صورت سے کرتے ہین پس اول تو غیر خود
ذات حق کی نہوئی تو اس صورت سے خود کو جو قریب ترین ہے چہوڑکر دوسرے کی عبادت کرین جو بیجا ہے
بے سود اور پہر اس صورت مین آیا کوئی کمال کو پہونچا ہرگز نہین و دگر کوئی کہے کہ ہم تصور اہل کمال کا
اس صورت سے کرتے ہین اور عبادت خدا کی کرتے ہین جیسے مرشدون کا تصور ہمارے اہل کمال مین
جاری ہے تو کہا جاوے کہ اول صورت جس سے بنائی جاتی ہے اوسکا اثر اول ہوتا ہے پس سنگین صورت سے
بجز سنگینی کے اور کیا دل مین پیدا ہو اور کوئی اس صورت سے حقیقت کو نہین پہونچتا اور اونکی
حالت انبیا کے مقابل مین اول دلیل ہے اونکے بطلان پر پہر ابراہیم کے مقابلون کو توی چاہے
تہیرا قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۞ انہون نے کہا ابراہیم کو
جلاؤ اور نصرت چاہو اپنے معبودون سے اگر تم کرنیوالے ہو پس ایک مکان حکم بادشاہی سے
بنایا گیا تیس گز لمبا اور دس گز چوڑا اور اوس کے دس گز اوپر چارون طرف کو شک تماشا ہونیکو
بنائے گئے اور بادشاہی حکم سے ہر شخص نے اوسمین ہیزم جمع کین اور سات دن تک آگ جلائی جبکہ
خوب جلکر روشن ہوگئی تو اوسکا زبانہ اسقدر ہوا کہ وسط مین اوسکے کسیکی طاقت نرہی کہ ابراہیم
کو اوسمین ڈالین تو اوسوقت شیطان کی تعلیم سے جو کسی خبیث آدمی کی شکل پر آیا ہو ڈہینکلی بنائی گئی
اور اوسمین ابراہیم کو مغلول و مشدود کرکے بٹہایا اوسوقت آسمان و زمین اونپر روئے کہ اے پروردگار

اگر ابراہیم کو آگ جلا دیگی تیرا نام زمین پر کوئی نہ لیگا تو حکم کر کہ ہم اوسکی مدد کریں تو خدا نے
فرمایا کہ نہیں ہے اوسکے لئے کوئی معبود غیر میرے میں اوسکا الٰہ ہوں اگر وہ تمسے مدد چاہے تو دو وگر
نچاہے تو میں جانوں اور وہ جبکہ ارادہ اونکو ڈالنے کا آگ میں ہوا پانی کا خازن آیا کہ میں مدد
کرون ابراہیم نے کہا مجھکو حاجت نہیں پھر خازن ریاح نے کہا وہی جواب پایا بالآخر جبرئیل
نے کہا جیسے چاہ ابراہیم نے کہا تیری طرف مجھکو حاجت نہیں تو جبرئیل نے کہا کہ خدا سے چاہ
فرمایا کہ اوسکا علم مجھکو کفایت کرے میری سوال سے مخفی نرہے کہ حالت سالک مختلف ہوتی ہے کہ
کبھی خدا کی ہی سپرد ہوتا ہے اور کبھی بحکم خدا دعا کرتا ہے جیسے خود ابراہیم نے دعا کی ہے ولد کی طلب
لکھا ہے کہ مرغی آگ کا اطفا کرتی تھی مگر گرگٹ مخفی نرہے کہ گرگٹ نفس کی صورت ہے کہ ہمیشہ رنگ
بدلتا ہے اس مقام سے وزغ کے مارنیکا ثواب شریعت میں مقرر ہے پس جسکی یہ صورت ہے اوسکا مارنا
اسقدر بڑے ثواب کا باعث ہو یعنی نفس کا الحاصل جبکہ ابراہیم نے خدا کی علم پر اپنا کام سپرد کیا
حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ فرمایا
یعنے ای آگ تو ہوجا سرد وسلامت ابراہیم پر پس حق تعالیٰ نے ابراہیم کے انس کے لئے فرشتہ بھیجا
اور لباس حریر لایا اور سات دن اوس آگ میں سلامت رہے کہ آگ پھول مثال ہوگئی جیسے خیال
کے لئے آگ شہر تاریخ حسب اونکی کتاب کی فصل سوم وششم کی ہوگئی تہی او سوقت نمرود جو نسل نمرود
کوش سے تہا اوس آگ کا تماشا دیکھ رہا تہا تو چار ہزار گاؤ کی اوسنے قربانی کرائی پر ابراہیم پر ایمان
نلایا تو آتشکدہ اور کلدانیون سے ابراہیم سلامتی سے ہمراہ ہجرت کے لئے مع اپنے باپ تارح و بھتیجے لوط
و بی بی سارا کو حاران کی مملکت میں جو کردستان میں ہے چلے تو نمرود نے اونکی طلب میں لشکر بھیجا
کہ حق تعالیٰ کی قدرت سے مچھر دل نے اوسکو تباہ کیا جیسے مشہور و معروف ہے اور غالبًا اشارہ اوسکی
طرف ہے جو ارشاد ہے وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ اور ارادہ کیا
نمرودیوں نے ابراہیم کے ساتھ مکر کا پس کیا ہمنے اونکو زیانکار اور ابراہیم حاران میں پہونچے
اور حسب فصل ۱۱ تکوین کے حاران برادر ابراہیم حسب مدراس ۲۰ فصل ۱۱ تکوین کے آتشکدہ میں جلا اور

کلدانیوں میں جل گیا اور حاران ابراہیم کا خسر بہی تہا کہ اوس وقت میں اس قسم کے
نکاح درست تہے جیسے مادر موسیٰ مسماۃ یوکبد عمران پدر موسیٰ کی پہوپہی تہیں اور تارح
باوجود اس انجار کے دیکہنے کے بہی کافر رہی تو خدا نے ابراہم کو آزمایا کہ اپنے باپ و
قرابت داروں کے گہر سے ہجرت کر تو ابرام نے ہجرت کی اوسوقت حسب فصل ١٢ تکوین کے
تارح کی عمر ٢٠٥ سال کی تہی اور ابراہیم کی عمر ٧٥ سال کی تہی اور تارح نے دوسو پانچ برس کی
عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت ابراہیم کو حسب درس دوم و سوم فصل مذکور کے دولت اسمٰعیلی
و دولت اسحاقی کا وعدہ ہوا پس اوس ممالک مقدس میں آئے اور کعبہ شرقی لوز کی بنیاد ڈالی کہ
مردوں میں اونکی ساتہہ سوای لوط کے دوسرا کوئی نہ تہا بدان نظر فرماتا ہے وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا
إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو مع لوط کے اوس
ارض مقدس کی طرف جسمیں ہمنے برکت دی عالموں کو پہر ممالک مقدس سے مکہ میں آئے اور مع کعبہ
مسعود کیا اور مذبح بنایا اور دعا ابی لقب کی نسبت کی اور مصر کو گئے اور شاہ مصر نے اپنی بیٹی ہاجرہ
ابراہیم کی سپرد کی اور وہاں سے پہر کعبہ مسعودی مکہ میں جو واقع ہے آئے اور اسلامیونکی نسبت دعا کی
اس سے عمرہ کی بنیاد ہوئی اور پہر وہاں سے ممالک مقدس میں گئے اور لوط علیہ السلام سدوم و عمورہ
کو گئے اور ابراہیم ممالک مقدس میں رہے اور اولاد کی دعا کی اور وعدہ عام اولاد کا ہوا جنمیں سے
بنی قطوراہ اولاد عیفا بن مدین کی اولاد بہی آگئی اور لوط کی قوم کی بابت قصہ ہوا کہ شاہ سدوم
ممالک ایران میں پکڑا آیا اور ابراہیم نے جہاد کر کے شاہ و لوط کو خلاص کرا دیا اور خضر سے جو دراصل
بنی صالح ہیں ملاقات ہوئی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اونکی نسل میں ہونیکی دی
اور حضرت ابراہیم کے چشمہ میں حضرت اسمٰعیل حسب وعدہ پیدا ہوئے اور بڑی قوم کی مبارکبادی
نسل اسمعیل میں دی گئی اور وعدہ اسحاق بہی ہوا بالآخر حسب فصل ٢١ تکوین کے ابراہیم کی صد سالہ
عمر میں اسحاق پیدا ہوئے اور اونکی اولاد میں یعقوب ہوئے چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً اور بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب کو زیادہ کر کے سب کے بعد

ابراہیم کے اسحاق ہوئے اور اسحاق کے نسل مین یعقوب ہوئے اور یعقوب کے ۱۵ کے بعد ابراہیم

کی وفات ایک سو پچھتر سال ہو کر فرمائی جیسے فصل ۲۵ تکوین سے ظاہر ہے وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ اور کیا ہر ایک

ابراہیم و اسحق اور یعقوب کو نیکو کار اور کیا اونکو سردار کہ ہدایت کرین ہمارے امر سے ختم المرسلین

کی نسبت اور وحی بھیجی کی اونکی طرف نیک کاموں کی اور اونمین سے برپا رکھنے نماز دینے زکات کی

اور تھے وہ ہمارے لئے عبادت کرنیوالے پس اس مقام سے کہ ابراہیم اہل مکہ کے جد مقدس تھے

اونکی تعلیم ظاہر ہوئی جو توحید خدا اور مذمت بت پرستی تھی اور اثبات نزول کلام خدا بشر پر کا

ظاہر ہوا جو بڑا امر ہے وہ یہی دیانت ہوا اب تیسرے امر کی نسبت فرماتا ہے کہ خدا کے وعدہ راست

ہوتے ہین الرجعتی ہر دن اور سکا پہلے سے انکار کرے چنانچہ فرماتا ہے وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ

عِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ

سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ اور دیا ہمنے لوط کو حکم حق و باطل مین فیصلہ کرنیوالا اور علم نبوت اور نجات

دی اوسکو ہمنے اوس قریہ سے جسکے لوگ خبیث باتین کرتے تھے کیونکہ تھی وہ قوم فسق کرنیوالی کہ اونکو تباہ کیا

ع ۵

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور داخل کیا اوسکو اپنی رحمت مین کہ

وہ ہے صالحین سے اور چوتھے امر کی نسبت فرماتا ہے کہ انبیا کے مقابل تباہ ہوتے ہین چنانچہ فرماتا ہے

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

اور ہمنے سنا نوح کو جبکہ پکارا نوح نے پہلے ابراہیم و لوط سے بابت شکایت قوم کی تو ہمنے اوسکو نجات دی

اور اوسکے اہل کو بڑی کرب سے وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور اوسکی ہمنے مدد کی اوس قوم سے جنہوں نے ہماری

آیات کی تکذیب کی کہ وہ تھی بد قوم تو غرق کیا ہمنے اون سب کو پانچوین امر کی نسبت دنیاوی امور مین

اونکے تعلق کا بیان کرتا ہے تا انکے اجتہاد مین خطا تک واقع ہوئی ہے جسکو اللہ نے معاف کیا ہے اور یاد کیا

اور کارخانہ ہونا منافی نبوت نہیں تاکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بابت سوداگری اعتراض
کیا جاوی تو ارشاد ہو وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اور یاد کرو داؤد و سلیمان کو حکم و علم نبوت
اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ جبکہ حکم کرتے تھے انگور کے درختوں کی بابت جیسے عبد اللہ بن عباس و
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ج جبکہ پہر
چر گئیں اوسمیں قوم کی بکریں تو داؤد نے حکم کیا کہ صاحب زراعت کو بکریں دلا دی جاوین وگر کوئی
کہے کہ کتاب عہد عتیق میں یہ قصہ نہیں ارشاد ہو وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ اور ہم تھے انکے
حکم کے گواہ کتب حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ احاطہ والوں پر دن میں نگہبانی ہے
اور جو شب میں مواشی فاسد کریں اوسپر ضمان ہے لیکن صاحب بکریوں والوں نے مرافعہ سلیمان
کی طرف کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج اور ہمنے سمجھا دیا سلیمان کو کہ زراعت سے جو پیدا بکریوں کے
بچے ہیں وہ اہل زراعت کو دیئے جاویں اور بکریں بکری والوں کی رہیں اسکو داؤد نے پسند کیا
وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا اور ہر ایک کو اونکو دیا ہمنے حکم و علم اور وہ جو ابوہریرہ نے روایت
کی کہ دو عورتیں تہیں جنکے ساتھ دو بیٹے تہے اور آیا بھیڑیا اور ایک کی لڑکی کو لیگیا پس ایک نے کہا
تیرا بیٹا لیگیا دوسری نے کہا تیرا بیٹا اور محاکمہ داؤد کے پاس لیگئیں تو داؤد نے بڑی کے لئے
حکم کیا اسکا مرافعہ سلیمان کے پاس چھوٹی نے کیا تو سلیمان نے حکمت کی چھری طلب کی تاکہ اونکے
درمیان بچہ چیرا جاوے کہ نصف ایک کو اور نصف دوسری کو دیا جاوے تو جسکا بچہ نہ تھا وہ اس حکم پر
راضی ہوئی اور جسکا بچہ تھا وہ اس حکم پر شفقت کی نظر سے راضی نہ ہوئی تو سلیمان نے جانا کہ بچہ
چھوٹی کا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ مصل سلاطین اول کا قصہ دوسرا ہے جو داؤد کی وفات سے دوسری سال
ہوا ہے شاید داؤد نے حکم بڑی کو دیا ہو اور سلیمان کے مرافعہ میں یہ حکم فرمایا ہو اس مقام پر کہنا چاہیے
کہ باوجود داؤد کی اجتہاد میں خطا ہوئی پس نبوت بشریت کی منافی نہیں پھر دیکھنا چاہیے کہ باوجود
جلالت قدر نبوت داؤد سے اوس بڑے قصہ کو جو ابسلوم بن داؤد کا داؤد کے ساتھ واقع ہوا کہ
جس سے داؤد بھاگے پھرے کہ کسی جگہ پر ٹھہر نہ سکتے تھے کہ اکثر ممالک داؤد کی اوپر ابسلوم قابض

ہوگیا تھا و با لآخر مارا گیا اور وہ بڑی بڑی پہاڑ مثال ابوسلوم کی مشیر اپنی سرداروں کی ساتھ داؤد کے
تابعدار بنی لیس یہ دنیاوی امور نبوت کی مخالف نہیں دیکھو کتاب شموئیل دوم کو تفصیل کے ساتھ تو
ارشاد فرماتا ہی آیہ پیشہ درع بنانیکا کرنے کہ نبوت و بیشی کی منافی نہیں چنانچہ ارشاد ہی وَسَخَّرْنَا
مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ۝ اور سخر کیا ہمنے داؤد کے
ابوسلوم کی مشیر پہاڑ مثالوں کو کہ تابعداری کریں اپنی باوقار سرداروں کے ساتھ اور تھے ہم کرنیوالے
فصل ۱۰ دانیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پتھر آسمانی فرماتا ہی جو پہاڑ ہوگیا جیسے دولت
آسمانی قائم ہو اور لغت میں طیر کے معنی جیسے اڑنیوالی جانور کے آتے ہیں ویسی باوقار کے دیکھو دشمن جنگی
فصل ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ تا آخر سموئیل دوم کو کہ داؤد کے ساتھ ساری امیر دشمن ہوگئی تھے جبکہ داؤد ابوسلوم
کے ڈر و جالی پر ہوگئی تھی خدا تعالیٰ ہی کی قدرت ہی وہ تابعدار ہوئی پھر داؤد کے پیشہ کا ذکر فرماتا ہے
اور یہ ظاہر ہے کہ نبوت پیشہ کرنیکے مخالف نہیں وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ اور تعلیم کیا ہمنے
اسکو لباس زرہ کو تمہاری لئے کہ اول کسکے پاس زرہ اوسی صنعت سے تھی اور پہلے داؤد سے زرہ نہ تھی
لِتُحْصِنَكُم مِّن بَأْسِكُمْ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ ۝ تاکہ وہ حفاظت کرے تمہاری تمہاری
لڑائی سے پس آیا تم شکر کرو کہ نبی پر پیشہ سے اعتراض نکرو اور سلیمان کا کارخانہ دنیاوی غور کیا جاوے
لیکن خدا تعالیٰ اسے غفلت بچاتے ہے ۝ چیست دنیا از خدا غافل بدن نہ قماش و نقرہ و فرزند و زن
چنانچہ فرماتا ہی وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا
فِيهَا ۚ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ ۝ اور مسخر کیا ہمنے سلیمان کے لئے ریح تند کہ چلتی اوسکی حکم سے
اوس زمین مقدس کی طرف جسمیں ہمنے برکت دی ہی اور ہم ہر شئی کے ساتھ عالم ہیں اور ریح کا زور سے
مسخر ہونا کنایہ ہے زیادہ شوکت سے جو اونکی سلطنت زمین مقدس میں تھی نہ علی العموم یہانتک کہ انکی
عروج سلطنت میں ملک سبا کہ جو عرب میں ہے نہ جانتے تھے اور درس ۲۴ فصل ا کتاب اول سلاطین میں
انکو تخت کی طرف اشارہ ہی شہر اڈیہ کر کے جسکا نام تھا اغلب کہ ہندو نہیں جو ہوا ان کی ترکیب تھی وہ
حکمت سلیمانی سے لی گئی تھی اور کابل کا ملک جو درس ۱۳ فصل نہم سلیمان میں لکھا ہے وہ ملکت افغان کا

کابل نہیں بلکہ یعنی عراب مین کے ہے جو زمین کنعان مین ہے اور سلیمان کا تسلط کفار شیاطین
مثال پر جو تہا اوسکی نسبت فرماتا ہے وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَنْ يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ
عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝ اور بعض کفار مثل شیطان غیرہ بازی کے
بیرونیوں سے وہ تہے جو غوطہ لگاتی دریامین اسکو واسطے تاکہ موتی وغیرہ نکالیں اور کرتے دوسرے
کام سوای اسکے اور تہے ہم اوکے نگہبان مراد دریا سے دریای قلزم ہے جیسے درس ۲۰ فصل نہم اول
سلاطین مین ہے اور اجنہ دوسری جو وہ ہمکو دیکہیں اور ہم نہ دیکہیں وہ بہی سلیمان علیہ السلام کے
تابع تہے جیسے حدیث بخاری کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب جن کو پکڑا کہ موذی
تمثلی سے اوسکو باندہنا چاہا مگر دعای سلیمان کی یاد کرکے اوسکو چہوڑ دیا قدرت حق خدا کی مخلوق
کسی اہل نیچر نے احصا کیا ہے کہ اپنی نہ دیکہنے سے وہ انکار پر کمر باندہتا ہے اور انجیل سے تو بہت کچہ ظاہر ہے کہ
مسیح کے حواری وخود مسیح جن اوتارتے تہے اب جنتہ امرکی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ ہنگام آزمایش مین
دنیا کو صبر درکار ہے تو ایوب کا قصہ سناتا ہے وَاَيُّوبَ اور یہ جانتے ایوب بن موص بن ناحو
بن تارح کو اور اوسکو طرح طرح سے ہم نے آزمایا پر اوسنے کبہی قضا کی خدا کی شکایت نکی اور ہرگز
متوجہ دوسری طرف نہوئے وگو مقتضی کی شکایت بہت سی خدا تعالی سے کی کہ مجہکو یہ تکلیف ہے
اور رحم بہی دوسری سے نکی کہ صبر مین شکایت دوسرے سے کرنی قدح کرتی ہے پر جس سے تکلیف پہنچی
اوسکو حکم کی شکایت نکی جاوی اور اوس سے اپنی تکلیف عرض کرنا نہایت پسندیدہ ہے یہی کتاب
ایوب سے ظاہر ہے جو بیالیس فصل پر مشتمل ہے ناواقف اس تحقیق سے اونکی کتاب کو دیکہکر شبہہ
کرتا ہے کہ ایوب صابر اس کتاب کی مطابق نہ تہے بلکہ شاکی تہے واوسکی تراجم بکثرت موجود ہین حاجت
تحریر قصہ جداگانہ کی نہین اور ایوب نے اس عہدہ بلا مین کسی دوسری متعین شی کی طرف توجہ نکی
بلکہ ہویت غیبیہ باطن کی طرف توجہ رکہی اور نیز اس عہدہ بلاؤن مین باوجود تکالیف کی اظہار کے
تکلیف کی مرفع کی درخواست نکی کہ رحمت اوسکا نہ آیا تہا بالآخر جبکہ اونکی بی بی کا قصہ ہوا اور وقت
خلاصی کا آن لگا تو بحکم خدا دعا کی چنانچہ فرماتا ہے اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ج فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ

اٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ۝

جب پکارا اوسنے اپنے رب کو کہ پہونچا مجکو ضرر اور تو ارحم الراحمین ہی تو اوسکی دعا ہمنے قبول کی پس دور کیا ہمنے وہ ضرر جو اوسکو تہا اور دیا ہمنے اوسکو اوسکے اہل اور اوسکی مثل انکے ساتہہ بنظر رحمت اپنے پاس سے اور بنظر یاد داشت عبادت کرنیوالونکی پس وہی حال بری فتح کا ہی

وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُمْ

فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور بچایا ہمنے اسمعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو ہر ایک صبر کرنیوالون سے ہی اور داخل کیا ہمنے اونکو اپنی رحمت میں کہ وہ صالحین سے تہے اب تک بیان انکی بربادی کی نسبت جو صبر کرنا انبیا کو لازم ہی قصہ ذوالنون فرماتا ہی جسکی کتاب بہی مجموعہ توریت مین ہے اور وہ حسب ورس ٢٥ فصل ١٤ سلاطین دوم کی بن متی ہین جو جات حیفر کے رہنیوالی قوم زبولون سے تہے سیاق ذکر حیفر ورس ١ فصل ١٩ یوشع مین ہی اور حسب ورس ٥ لانکو رکے زمانہ امصیا بادشاہ یہود امین و قریب الیسع شیا علیہ السلام تہے اونکو حکم ہوا کہ اہل نینویہ کو تعلیم کرو انہون نے قصد مثل زمانہ اشعیا دریافت کیا کہ اوسکی رحمت وسیع ہی غضب اوسکا مسبوق ہی اگر مین عذاب کا وعدہ کردونگا تو وہ اپنی رحمت سے دور کردیگا تو کشتی مین دوسرے ملک مین جا نکلے اور کشتی نے لرزہ کہایا اور غلام کہ خدا رحمو لی سے سخت گناہ ہی اہل کشتی نے کہا کہ اسمین کوئی سخت گنہگار ہی وہ ایسا غلام ہی جو اپنی مولی سے بہاگا ہی اور قرعہ ڈالا تو تین مرتبہ یونس کے نام پر آیا کہ اپنے مالک رب العزت خدا کے حکم سے بہاگے تہے اہل کشتی نے اونکو دریا مین ڈالدیا کہ بعض شیا اردو بخیل لی بالالبق شکم ماہی میں رہے ابوہریرہ سے مرفوعًا مروی ہی کہ خدا تعالی نے حوت کی طرف وحی کی کہ یونس کو لے کر اسکا گوشت نہ خراب ہونہ اسکی ہڈی ٹوٹی تو اوسنے لیا اور اپنے مسکن کو چلا گیا تو جب پہونچے دریا کے اسفل مین تو یونس نے سنی ایک ہلکی آواز انہون نے اپنی جان مین کہا کیا ہی یہ تو وحی کیا اللہ نے اونکی طرف یہ دواب دریا کی تسبیح ہے اور مچھلی کے شکم مین یونس تسبیح

کرتے تھے تو ملائکہ نے اونکی تسبیح سنی تو کہا اے ہمارے پروردگار ہم سنتے ہیں ضعیف آواز غریب
زمین سے تو فرمایا یہ میرا بندہ ہے اسنے میری نافرمانی کی ہے میں نے اوسکو مقید کیا ہے مچھلی کے
شکم میں پس ملائکہ نے عرض کیا وہ صالح بندہ کہ ہر شبانہ روز اوسکے اعمال صالح ہماری طرف
چڑھتے تھے فرمایا ہاں پس انہوں نے یونس کی شفاعت کی تو حوت کو حکم ہوا تو ڈالا اوسنے اوسکو
ساحل پر اور وہ بیمار تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ اور یاد کر جبکہ یونس کہ نینوا کی طرف تھے تو ذوالنون یعنی صاحب
مچھلی کہلاتا ہے جبکہ گیا وہ غصہ ہوکر ہمارے حکم سے کشتی پر اور ظن کیا کہ خدا نہ قدرت رکھیگا اوس پر
یعنی نہ پکڑیگا نہ آنکہ معاذ اللہ وہ نبی ہوکر اوسکی عدم قدرت کا ظن کرتے تو کشتی سے مچھلی کے
شکم میں ڈالے گئے فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس پکارا ظلمات میں ایک ظلمت شکم ماہی دوسری مچھلی سمندر کے پانی میں
اور تیسرے پانی کی تہ کی پاس کہ نہیں ہے کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو ہر عیب سے بدرستی میں ہوں ظالموں سے
کہ تیرے حکم سے بھاگا فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ
پس اوسکی دعا قبول فرمائی ہمنے اور نجات دی اوسکو غم سے کہ مچھلی نے اوسکو نگلا تو ساحل پر
ڈالا اور ایسے ہی ہم نجات دیں مومنین کو اس مقام سے آیت کریمہ کو جبکہ بندہ کی سختی ہو مومن
پڑھے اللہ اوسکو نجات دے تو یونس کے لئے حق تعالی نے ہرنی دودھ پلانے کو مقرر کی کہ گوشت میں
خرابی ہوا استخوان میں شکستگی نہ آئی تھی پر بسبب تکلیف اونکو پہونچی تھی کہ حرکت نکر سکتے تھے تو کیا کسی
نے آدمی کے بچے نہیں پالے اور روس در رومیہ یونس کو یعنی نے پرورش کی ہرنی کے دودھ پلانے میں
یونس نبی کی نسبت کونسی جائے استحالہ ہے پھر یونس نینوہ گئے اور وعید عذاب اونکو وقت مقرر فرمایا
اور آپ ایک طرف چلے گئے اور صورت عذاب ظاہر حسب وعدہ ہوئی کہ نینوہ والوں نے گریہ وزاری
شروع کیا جسکا بیان سورہ صافات میں آتا ہے اور نینوہ میں ممکن ہے کہ قوم یہود سے وہاں مقیم ہوں
تو عام لوگوں کو منافی نہیں پھر مخفی نرہے کہ باوجود قدرت صحیحہ پہنچے کہ اگر دوسری عبارت میں درجہ

نہونے قرأت صحیحہ کے لحن ہو حرج کا نہیں حرج لحن اوسوقت مین معیوب ہی جبکہ قرات صحیحہ نہو
کرے بطور تقطیع کیہو اب آٹھوین امر کی طرف توجہ فرماتا ہی کہ حالت درنگ مین امکان کی صورتین
پاس پہنچا ہے بلکہ اوسکی طرف رجوع درکار اور اوسپر قصہ ذکریا فرماتا ہی وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ
رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝ اور سچا منو زکریا
کو جبکہ بوڑہا ہوا اور اونکی زوجہ الیسابات عقیمہ تہی اور ولادت مسیح کو اٹہتر برس تہے فصل نہم زمانہ
کے قریب آن لگے تو ذکریا نے پکارا اپنے رب کو اے میرے پروردگار نہ رکہیو مجکو بے اولاد بلکہ کر میرے لیے
وارث میرے علم نبوت کا اور تو نیک وارثون کا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا
لَهُ زَوْجَهُ ط پس قبول کی اوسکی دعا اور بخشا ہمنے اوسکو یحیی اور اصلاح کی ہمنے اوسکی زوجہ کی
اوسکے لیے کہ بانجہ تہین إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا
وَرَهَبًا ط وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ بدرستی وہ سرعت کرتے تہے نیکیون مین اور پکارتے تہے
ہمکو رغبت وخوف سے اور وہ تہے ہمارے لیے خشوع کرنیوالے اب نوین امر کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ آیت
سے جب ایمان نہین دیکہو قصہ مسیح کو جنپر قوم یہود بالخصوص بیت مقدس والے ایمان نہ لاسکے
باوجودیکہ سراسر وہ اونکی ماں آیت ہی آیت تہی کہ بغیر از شوہر اونکی ماں کو حمل رہا اور مسیح بغیر از
باپ پیدا ہو مرحبا بجہ فرماتا ہی وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا
وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ اور مقدس کیا ہمنے اوس مریم کو جسنے نگاہ رکہا
اپنی فرج کو تو نفخ کی ہمنے اوسمین اپنی روح سے کہ وہ کلمہ ہی بسان وجہ روح اعظم سی اور کیا ہمنے
اوسکو اور اوسکے بیٹے کو نشانی قدرت عالمون کے لیے اور قوم یہود نے اونکو تسلیم نکیا اور تباہ ہوگئے
اب جبکہ بسبب امور مذکورہ کی سند گذر گئی اہل مکہ کو ارشاد فرماتا ہی کہ توحید اختیار کرو إِنَّ هَٰذِهِ
أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝ تحقیق یہ اہل مکہ تمہارا گروہ ایک
امت ہی اولاد اسماعیل سے اور مین تمہارا رب ہون تو مجہی کی عبادت کرو وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم
بَيْنَهُمْ اور پارہ پارہ کیا انہون نے اپنا امر کہ کوئی ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کرکے عبادت کرنے لگا

د کوئی آفتاب پرست و کوئی ماہتاب پرست کوئی بت پرست ہے جنکو سزا ملنی قیامت میں ضروریات
سے ہے اور قیامت آنی ہے جو دہریوں کا دعوی ہے حیاتیہ اوسکی نسبت ارشاد ہے كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ۝
ہر ایک ہماری طرف رجوع ہونیوالا ہے بروز قیامت فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ۝ تو جو نیکو کار ہوا اور ہو وہ مسلمان
پس نہیں ہے کفران اوسکی سعی کے لیے بروز قیامت اور ہم ستحق ہم اوسکے لیے البتہ لکھنے والے ہیں اگر
کوئی خیال جنم کا کرے کہ مرکر بعد دوسرے جنم میں جزا و سزا ملتی جاتی ہے نہ قیامت میں تو ارشاد ہے
وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ
وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ۝ اور حرام ہے اوس قریہ والوں پر جسکے
اہل کو ہمنے ہلاک کیا کہ وہ رجوع کریں دنیا میں بطور تناسخ یہاں تک جبکہ کھولے جاویں یاجوج
و ماجوج اور وہ ہر بلند و پست کرہ زمین سے بعد ہزار سال اہل اسلام نکل پڑیں اور کہا جاتا تھا
کہ یاجوج والی روس و ماجوج کا یہ شوکت ہوگی کہ بلند حصہ شمالی سے والی روس کی یہ صورت
ہوگی جو مشاہد ہے اور جانب پست حصہ جنوبی میں ماجوج کی یہ شوکت ہوگی پر قرآن کی مطابق سے
بعید واقعات ہو پس تناسخ کا ابطال بھی ہوا اوسکی خروج پر متعلق تھا ظاہر ہوا اور قیامت کا
واضح ہوگیا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب ہوا وعدہ راست سچ ۔ کیونکہ ۔ سے
وعدہ کی نسبت وما یدریک لعل الساعۃ تکون قریبا وارد ہے فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ
أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۝
پس ناگہان قصہ یہ ہے کہ پھٹی ہوں اون لوگوں کی آنکھیں جنہوں نے کفر کیا کہیں ہائے ہماری افسوس
تھے ہم غفلت میں اوس سے بلکہ تھے ہم ظالم إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۝ بدرستی تم اور وہ جسکو عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے ایندھن ہے
جہنم تم اوسکے پہنچنے والے ہوگے لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ
اور اگر ہوتے یہ معبود یعنی مقبول الشفاعت نہ داخل ہوتے دوزخ میں اور ہر ایک کافر اوسمیں ہمیشہ

رہیگا اور اہل مکہ مسیح کو نہ پوجتے تھے تاکہ زبعری کا مسیح کی نسبت جو اعتراض کیا درست ہوتا کہ ما تعبدون
سے مراد وہی ہیں جنکو اہل مکہ سوا خدا کے پوجتے اس مقام پر ارشاد حدیث میں ہے ما اجہلک
بلسان قومک یا زبعری) لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ٥ اونکو وہی
جہنم میں فریاد ہوگی اور وہ اوسمیں نہ سنیں گے کہ کانوں سے بہرے ہونگے و گر کوئی اعتراض کرے کہ
سورۂ مریم سے ظاہر ہے کہ ہر شخص کو ورود جہنم لازم ہے تو ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ
مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ٥ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ
فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ٥ بے شک اہل اسلام جنکے لئے پہلے نکوئی نے
سبقت کی وہ گو اوسپر وارد ہوں پر داخل نہوں وہ جہنم سے دور ہونگے اور نہ سنیں اوسکی آواز
آواز اور وہ جسمیں اونکی نفس خواہش کریں ہمیشہ رہیں دیکھو رکوع ۵ سورۂ مریم کو اس مقام پر
لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥ نہ رنجیدہ کریگا اونکو فزع اکبر نفخ صور دوم اور ملاقات کریں اونسے ملائکہ
اور کہیں یہ دن تمہارا ہے کہ وعدہ دیا گیا تھا اور انبیا کا قول نفسی نفسی وہ بہ نسبت
اپنی جان کے ہوگا بہ نظر اپنی امت کی ہر چند گنہگار ہوں يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ٥
جسدن لپیٹ دینگے ہم آسمان مثل لپیٹنے طومار کتب کی خطوں کے جیسے پیدا کیا پہلے اول خلق کو لوٹا دینگے
اوسکو وعدہ ہے ہمارے اوپر بے شک ہم کرنیوالے ہیں اور آسکے یہ ہے کہ بڑا سخت ہولناک واقعہ
بہ بشارت جواب کیا ہے ان امور کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ اہل باطل کی سرکوبی اور اونکا مغرور کرنا جانا
دنیا میں ہوتا ہے جو دلیل قیامت ہے کیونکہ ضعیف اہل اسلام تھے کہ کسی کو کفار کے مقابل میں
اونکی سر بری کا احتمال نہوتا تھا لیکن اونکا وقوع میں آنا دلیل قیامت سمجھا و اوکر دنیا کیطرف ناظر
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصّٰلِحُوْنَ ٥ اور البتہ لکھ چکے زبور ۳۷ کی ورس ۱۱ اور ۱۲ وغیرہ میں ذکر کے بعد کہ اہل مکہ کفار ونیکو کار

اور پروردگار ہمارا فریاد کیا گیا ہے اور پیر جو تم وصف کرتے ہو قرآن کا کہ کوئی قرآن کو سحر
کہے کوئی افترا کہے کوئی شعر کہے۔

سورۂ حج اٹھتر آیت دس رکوع ہیں مدنیہ ہے بطرز مکیہ

کیونکہ اس سورت کے اول میں طرح اہل مکہ کی پیشین گوئی کیا ہے جنہوں نے بدر میں قتل عتبہ
بن ربیعہ و امیہ بن خلف وغیرہ سے ابوجہل و عقبہ بن معیط وغیرہم شیطانوں کی پیروی کی
اور قیامت کا خوف نکیا چنانچہ سعد بن معاذ نے جبکہ قبل از فتح بدر عمرہ کرنے مکہ کو گئے امیہ سے
کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امیہ سرکش یاروں کے ہاتھ سے مارا جاویگا اور جنگ
بدر کی روانگی میں قافلہ قریش کے تھا اس نے عقبہ و امیہ کو کہا تھا کہ تم دونوں مارے جاؤ گے
اور عاص بن ہشام سے عداس نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں اور وہ ایمان لایا
پر ابولہب کا قرضہ اوسپر چار ہزار درہم کا تھا تو اس قصے میں وہ پڑا کہ ابولہب نے بوجہ صحت
سری الدہر کہا در اپنی جگہ پر اوسکو بھیجا اور مقابلہ اہل اسلام میں جہنم رسید ہوا تو اول اس سورۂ کے
اس واقعہ کے بیان پر بیٹھے ہیں اور پہلی سورہ میں بدر کا بیان تھا تو اس وجہ سے بعد اسکی لائی
تو جب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ
زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ اے لوگو اپنے آدمیوں ڈرو اپنے رب سے احوال قیامت سے
کیونکہ ساعت قیامت کا زلزلہ بہت بزرگ شے ہے يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ
عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا اوس روز کہ تم اوسکو دیکھو تو بہولے ہر دودہ
پلانے والی اوسکو جسکو دودہ پلا کر بچے سے کمال محبت ہوتی ہے اوسوقت وہ بہولی اور اوسوقت
وہ وحشت ہو کہ جنے ہر صاحب حمل اپنے حمل کو کہ اوٹھائی جاویں اوس حالت پر کہ وہ مری ہوں یس
حاملہ و مرضعہ جو حالت حمل و رضاع میں مری ہوں تو اوسی حالت پر اوٹھیں وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اور دیکھے آدمیوں کو نشہ میں مدہوش

اور نہوں نشہ میں ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے اوسکے ہول سے مدہوش ہوں گے ۝ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ
أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ اور
بعض آدمیوں مکہ کے مثل امیہ وہ ہے جو مجادلہ کرتے ہیں بیچ دین خدا کے بغیر از علم قیامت چنانچہ مجادلہ
کرتا تھا اور پیروی کرتے ہیں مثل نضر بن حارث و ابوجہل و عتبہ بن معیط شیطان سرکش کی
لکھا مقرر کی گئی ہے اوسپر یہ بات کہ جو اوسکی موالات کرے تو وہ اوسکو گمراہ کرے گا اور راہ بتاوے اوسکو
سوزندہ عذاب کی طرف چنانچہ کسیکا مقولہ ہے مصطفی اللہ کا یہ کہا ہے جاہر شے ہر ایک اپنی اصل کو جاتی ہے
کہ شیطان کی پیدایش آگ زہری سے ہے اور یہ آیت غزوہ بنی مصطلق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
بقول ابوسعید خدری پڑھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو طلب کیا اور فرمایا کہ آیا تم
جانتے ہو کہ یہ دن یعنی جسکا ذکر آیت میں ہے کونسا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ یہ دن ہے کہ خداتعالی آدم کو
فرماوے کہ اٹھا اور بہانا آتش کا اپنی اولاد میں سے نوسو ننانوے آگ میں اور ایک جنت میں
تو صحابہ کو گراں آیا اور روئے ارشاد فرمایا کہ بشارت پاؤ و درست رہو اور قریب ہو اس سے کہ
تمہارے ساتھ دو مخلوق ہیں کہ نہوں کسی قوم میں مگر زیادہ ہو جاویں وہ یاجوج و ماجوج ہیں کہ اہل
دوزخ سے ہوں الحدیث مخفی نہ رہے کہ یہ ارشاد بطور محاورہ کے و بنظر گناہگاران امت کے ہے کہ ہزار میں
ایک مسلمان ہوں کیونکہ اس وقت میں اہل اسلام دسویں حصہ اولاد آدم سے زیادہ ہیں کہ دوزخ
میں اس حساب سے اس امت کی اہل دوزخ گناہگار ہوں اور بنظر جنت کے ارشاد ہوا کہ تم اہل جنت کے
ثلث ہو پھر نصف فرمایا کہ اول ایک ثلث ہوں پھر جبکہ گناہگار بھی جنت میں جاویں تو نصف
اولاد آدم سے ہوں پھر فرمایا دو ثلث یعنی وہ جو شفاعت سے کنارہ دوزخ سے نکل کر اہل جنت کے
شریک ہوں اور ممکن ہے کہ نزول اوسکا پہلے بدر سے ہوا اور پھر غزوہ بنی المصطلق میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے صحابہ کو سمجھائی ہو اور مثل امیہ کہ قیامت میں شک رکھتا تھا جو بوسیدہ استخوان لا کر کہتا
از سرنو زندہ ہو سکتے ہیں تو اوسکا جواب بطور تمثیل سے رنج فرماتا ہے پس اول فرماتا ہے یَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ
لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ج ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ج وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ
أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۱ اے مرد والو آدمیو اگر تم شک
مین ہو قیامت مین اوٹھنے سے کہ کیسے پھر پیدا ہو سکتے ہین تو غور کرو کہ ہستی ہے تمہارے دادے
آدم کو خاک سے بنایا پھر تمکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر مضغہ سے تام الخلقت یا غیر تام الخلقت کہ
قریب ہے ان کو اشرف نطفہ رکھا اور اسکے قریب علقہ اور اسکے قریب مضغہ تاکہ ظاہر کرین تمہارے لئے کہ دس دن
[illegible] نفخ روح ہو کہ ایک چالیس مین یہ کارخانہ کرین جیسے حدیث بخاری شاہد اس معنی کی ہے جیسے
دوسرے راوی روایت کرین اور بعد نفخ روح کے ٹھہراوین رحمون مین استقرار کہ ہم چاہین میعاد
مقرر تک پھر نکالین تمکو لڑکا پھر [illegible] کہ تم پہنچو اپنی جوانی کو اور بعض تمین سے وہی جو اس
اثنا مین مرجاوے اور بعض تمین سے وہ ہے جو پہنچایا جاوے ذلیل عمر تک [illegible] کہ آخر کار بچانی بعد علم کے
کچھ تو علم بعض ہے امید ہے کہ [illegible] سمجھتا تھا اور یہ انقلابات سوا خدا کے کون کر سکتا ہے اگر
طبیعت جزویہ کا اثر کہا جاوے تو بھی وہ بغیر طبیعت کلیہ حقیقی کے متصور نہین ہوسکتا پس جو ایسے
انقلابات پر قادر ہو تو خاک استخوان بوسیدہ سے پھر انسان کو پیدا کرنا اوسکے نزدیک کیا مشکل ہے
دوسری تمثیل لاتی ہے وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۵ اور تو دیکھتا ہے اے مخاطب زمین کو خشک تو جب
اوتارین ہم اوسپر پانی زمین حرکت کرتی اور بڑھتی ہے اور جماد کے ہر نبات نبات کی رونق دار اگاتی
اسپر کون سوا خدا کے قادر ہے پھر قیامت کو لانیکی نسبت وہی قادر ہے کون مانع ہے کہ قیامت کے
روز اصلی ہیأت انسانی پر ہستی کا بیج بوکر کھڑا کردیگا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ
يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۵ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

فیہا لا وان اللہ یبعث من فی القبور ۵ اور یہ آیات مذکورہ دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ
ساتھ کہ اللہ ہی حق ہے اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور ساعت اعادہ
آنیوالی ہے جسمیں شک نہیں اور اللہ اوٹھاویگا بروز قیامت انکو جو قبروں میں ہیں کیونکہ دوسرے سے
ایک بیٹہ یا انکا پیدا نہیں ہو سکتا اور مردہ کا زندہ ہونا صاف اس سے ظاہر ہے اور قدرت
اوسکی ہر شی پر ظاہر ہے اور یہ تمثیل ہے قیامت کی پس اوس سے قیامت کا آنا ظاہر ہوا اور بیہ
جو بعید تہا وہ دور ہوا اور جیسے زندہ گہاس خشک ہو کر زمین میں چلی جاتی ہے اور پہر اگتی ہے
ویسے قبر سے بعث کا حال ہو ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم و لا
ہدی و لا کتب منیر ۙ ثانی عطفہ لیضل عن سبیل اللہ ط لہ
فی الدنیا خزی و نذیقہ یوم القیمۃ عذاب الحریق ۵ اور بعض
آدمیوں میں سے وہ مثل ابوجہل و عقبہ بن معیط و نضر بن حارث کی ہے جو مجادلہ کرے خدا میں
بغیر از علم و بغیر از ہدایت دوسرے کے و بغیر کتاب روشن کے اپنی پہلو کو لپیٹنے والا ہو تکبر سے تاکہ
گمراہ کرے راہ خدا سے اوسکے لئے دنیا میں رسوائی ہے بروز بدر اور چکہاوینگے اوسکو بروز قیامت
جلانے والی آگ کا عذاب اور کہا جاوے ذلک بما قدمت یداک و ان اللہ لیس
بظلام للعبید ۵ یہ اے مخاطب منکر اوس سبب سے ہے کہ مقدم کیا تیرے دونوں ہاتھوں نے اور
بدرستی اللہ ظلم کرنیوالا بندوں پر نہیں اور عاص بن ہشام کی نسبت ارشاد ہے کہ بعد اوسکے جو
ایمان لایا اور ابی لہب نے جو قرضہ سے بری الذمہ کیا شریک کفار ہو گیا و من الناس
من یعبد اللہ علی حرف ج فان اصابہ خیر ن اطمان بہ ج و ان
اصابتہ فتنۃ ن انقلب علی وجہہ ج خسر الدنیا و الاخرۃ ط
ذلک ہو الخسران المبین ۵ اور بعض آدمیوں میں سے مثل عاص کہ وہ ہے جو عبادت
کرے یعنی ایمان لاوے شک پر اگر پہونچے اوسکو بہتری عذاب سے تو مطمئن ہو جاوے اور اگر پہونچے اوسکو
فتنہ مال کا کہ ابولہب بری الذمہ کرے پہر جاوے اپنے مونہہ پر زیان کا ہوا دنیا میں کہ مارا گیا اور

آخرت میں کہ دوزخ میں پہونچی یہ ظاہر زیان کاری ہے يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا
يَضُرُّهُ وَمَا لَا يَنفَعُهُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ پکارے خدا کے سوا اوسکو
جو نہ ضرر دے اوسکو ترک کی صورت میں اور نفع دے اوسکو صورت عبادت میں یہ گمراہی ہے
بعید حق سے يَدْعُو لَمَن ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ
الْعَشِيرُ پکارے اوسکو البتہ ضرر زیادہ ہے اوسکی نفع سے البتہ بدہے مولی اور البتہ برہے
ہم صحبت ابن عباس اصل قصہ تو یہ ہے کہ بعض اعراب کے مقدمہ میں یہ آیت پڑھی گئی ہے جو مال
وجسمانی صحت واولاد سے خوش ہوکر اسلام پر رہے اور تکلیف جسمانی زیادہ اولاد دیکھکر مرتد ہوگئے
إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْا
إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ بدرستی اللہ داخل کرے اون لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام
کئے نیک جنتوں میں کہ جاری ہیں اونکے غرفوں کے نیچے نہریں بدرستی اللہ کرے وہ جو ارادہ کرے
مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ جو مرتد گمان
کرتا تھا کہ ہرگز نہ مدد کرے اوسکو اللہ دنیا و آخرت میں پس اوسکی مثل ایسی ہے کہ چاہیے کہ دراز
کرے امید کے رسی آسمان تک پھر چاہیے کہ قطع کرے پس چاہیے کہ دیکھے آیا لیجاوے کید اوسکا کہ
قطع کرنا رسن کا ہے اوس شئی کو جو غیظ میں ڈالے ہرگز نہیں یعنی ایماندار کو امید آسمان پر چڑھنے
کی ہے کہ مراتب علیا کو فائز ہو اور اوسنے ایمان کی رسی مراتب علیا تک پہونچائی ہے مرتد سے
دریافت کیا جاوے کہ رسن ایمان کی قطع سے تونے کیا حاصل کیا چنانچہ حیدرآباد کے ایک
برہمن قوم کی نقل ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا اوسکے پاس دوسری قوم مرتد کرنیکو گئی تو اوسنے کہا کہ
یہ مجھکو بتلاؤ کہ اہل اسلام کا قول ہے کہ سوا اہل اسلام کے سب دوزخ میں جاوینگے اور ہمیشہ
اوسمیں رہینگے اور تم کہتے ہو کہ جنم ہوگا پس اگر تمہارا کہنا صحیح ہوا تو دوسری جنم میں باوجودیکہ
میں مسلمان ہوں درست ہوسکتا ہوں دگر مسلمانوں کا کہنا صحیح ہوا تو بتلاؤ ہمیشگی دوزخ سے

کیسے نکل سکتا ہوں اسپر دوسری برہمن قوم کے خاموش ہوئی اور جواب نہ دیسکی وَكَذٰلِكَ
اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ اور ایسی رسن آسمان تک پہونچنے والی کو نازل کیا ہم نے آیات
بینات، وَّ اَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝ اور بتحقیق اللہ ہدایت کرے جسکو ارادہ کرے
اور دوست اسمانی اسلام میں پہونچاوے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ
وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ بتحقیق اللہ فیصلہ کرے اون لوگوں کے درمیان جو
ایمان لائے اور اون میں جو یہود ہوئے اور صابئین اور نصاریٰ و مجوس اور وہ جو شرک کریں بتحقیق
اللہ فیصلہ کرے اونکے درمیان بروز قیامت ۔ بیشک اللہ ہر شی پر شاہد ہے تو جو دوسری کو
پوجیں کہ یہودی اپنے سرکشوں کی حکم کو خلاف حکم خدا بجالاویں و ایمان مسیح و حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
تسلیم نکریں و صابئی ادریس کو اور نصاریٰ مسیح کو اور مجوس آگ وغیرہ کو اور مشرک بتوں کو پوجیں
اونکو جہنم ہو اور مقام تعجب ہے کہ اونکو کیوں پوجیں کہ سب محکوم خدا ہیں چنانچہ فرماتا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۝ کیا تو نہ دیکھی کہ اللہ
کے لئے سجدہ کریں وہ بزرگ جو آسمان میں ہیں مثل مسیح و ادریس اور وہ بزرگ جو زمین میں ہیں
مثل عزیر اور آفتاب اور قمر و نجوم درخت و شجر و دابہ اور بہت سے آدمی پس جبکہ وہ خود عبادت
اللہ کی کرتے ہیں تو دوسری جو اونکی عبادت کریں بے سود کہ قرب حق سے دور ہیں بخلاف مومن کے
کہ اللہ کو جو اوسکی شہ رگ سے بھی پاس ہے پوجتا ہے وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۝ وَمَنْ
يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝ اور بہت سے آدمیوں پر
ثابت ہوا عذاب جو سوائے خدا کی پرستش کریں کے ذلت میں دوسروں کی پڑتے ہیں اور جسکو اہانت
کرے خدا تو کوئی نہیں ہے اوسکے لئے بزرگ کرنیوالا بیشک کرے اللہ جو چاہے هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا
فِيْ رَبِّهِمْ یہ دو قومیں ایک کافر مردار انکہ ہیں قید اور دوسری مسلمان خدا کی یاد رستا

رہین اپنے رب کے مقدمہ مین فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ
يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ
وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ پس اونکے لیے جنہون نے کفر کیا قطع کیے جاوین اونکو لیے آگ کے
کپڑے ڈالا جاوے اونکے سرون پرسے کہولتا پانی گل جاوے اوس سے وہ جو اونکے پیٹون مین ہے
اور جلدین اور اونکے سرکوبی کو ہونگے مین ہون لوہے کی كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا
مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ جب وہ ارادہ کرین اوس سے
نکلنے کا غم کے سبب سے لوٹائی جاوین اوسمین اور کہا جاوے چکہو آگ جلانیوالی کا عذاب اِنَّ اللّٰهَ
يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ
تحقیق اللہ داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور کام کیے نیک جنتون مین کہ جاری ہین نیچے
اونکے غرفون کے نہرین پہنائے جاوینگے جنتون مین سونے و موتی کے کنگن کیونکہ اونہون نے اپنے
ہاتہون سے شجاعت دکہلائی جیسے بہادر دنکے لیے انعام مین دیے جاتے ہین اور لباس اونکا
اوسمین حریر ہو مقابل اسکے کہ جوشن و زرہ پہن کر جہاد کیا ہو وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ
وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ اور وہ راہ بتلائی گئی پاک قول لا الہ الا اللہ کی طرف
جو اصل ایمان ہے اور راہ بتلائی گئی خدا پسندیدہ کی راہ کہ وہ شریعت ہے کہ نفس لا الہ الا اللہ کے
قول سے اونکو جنت ویجاوے اور باقی شریعت کی پیروی سے اونکے غرفونکے نیچے نہرین ہون حسب مراتب
اور کوشش ہاتہ سے جو جہاد مین کی اونکے انعام مین سونے و موتیون کے کنگن ملین ابوذر رضی اللہ
عنہ نے حلفًا کہا کہ علی و حمزہ و عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم مومنین و عتبہ و شیبہ و ولید
بن عتبہ کافرین کے مقدمہ مین آیت هٰذٰنِ خَصْمٰنِ نازل ہوئی ہے اور بعید نہین کہ
نزول اوسکا پہلے ہوا اور بدر کے وقت مین پڑہی گئی ہو مخفی نرہے کہ سعد معاذ قبل از فتح بدر
و بعد از ہجرت عمرہ کرنیکے کو گئے اور امیہ کے مکان پر ٹہرے ابوجہل کو خبر ہوئی امیہ سے اوسنے کہا کہ

۲ ع ۱۲

یہ ہماری دشمنوں سے کہ ہم سو گئے ہین اور انکو اپنے گہر ٹہرایا ہی اور تو چہوڑتا ہی کہ ہماری جنگل سے
نکل جاوین سعد نے بلند آواز سی کہا کہ ای ابوجہل تو یہ بات کہتا ہی اور جو کچھ چاہی تو کہو اور جس امر کا
قصد ہی وہ کر تمہاری قافلہ کا عبور ہماری اوپر ہی امیہ نے سعد سے کہا کہ یہ ابوالحکم ہے اس وادی کا
مہتر اوسکو درشتی سے بات مکر سعد بن معاذ نے امیہ کی طرف منہ کر کے کہا تو یہ بات کرتا ہی حالانکہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مجہے سنا ہی کہ فرماتے تہے کہ امیہ بن خلف میری یاروں کے ہاتہ سے مارا جاویگا
امیہ نے کہا تو نے سنا ہی سعد نے فرمایا ہان امیہ اس بات کو اپنے دل مین رکہتا تہا یہانتک کہ
قریش نے جبکہ بدر کا قصد کیا تو اوسکا ارادہ تہا کہ تخلف کرے غالبا آیت ذیل اسوجہ سی بحال
ابوجہل وغیرہ ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ
بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تحقیق جنہون نے مثل ابوجہل کی کفر کیا اور
روکین حاجی ومعتمرین کو راہ خدا اور اوس مسجد حرام سے جسکو کیا ہی ہمنے آدمیونکی برابر ایسا کہ
اوسمین ہو یا مسافر اور جو اوسمین ارادہ کرے الحاد کے ساتہ ظلم کا چکہاوین اوسکو عذاب درد
دینے والا ہی وزر اور کیونکہ مسجد حرام اہل اسلام کے واسطے ہی جیسے سند فرماتا ہی کہ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ
مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ اور یاد کر جبکہ جگہ دی ہمنے ابراہیم کو بیت اللہ شریف کی مقام پر
اسلئے کہ تو شریک کیجیو میری ساتہ اور پاک رکہیو میری گہر کو بتون سے طواف کرنیوالون یعنی مسافرون کو
اور ٹہرنے والون کو اور رکوع کرنیوالون اور سجدہ کرنیوالون کو جسمین خصوصیت اہل اسلام ہے
عام ہی اس سے کہ مسافر ہو یا مقیم ہو پس جو اونکے سوا ہین وہ نکالے جاوینگے تنبیہ کرین اور
درد الیم مین گرفتار ہونگے بدر مین وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَ
عَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا
اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ج

فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ اور حکم کر آدمیون کو حج کے ساتھ کہ
آدین تیرے پاس پیادہ اور ہر دبلے ناقہ پر کہ آدین ہر دور کی راہ سے تاکہ حاضر ہون اپنے منافع کیلئے
کہ سوداگری ہو اور یاد کرین نام خدا کو ایام معلومہ حج مین اون بہیمۃ الانعام مین کہ خدا نے اونکو
دیئے ہین تو کہاؤ اوس سے اور بانٹو بہت محتاج و فقیر کو اور یہ ابراہیم کو اسواسطے حکم ہوا کہ درخت
حیات کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عبارت ہے ترقی حصہ عدل مین وسط عدن مین یعنی مکہ مین
حسب فصل ہو تکوین کے ظہور مقرر ہوا تہا کہ اوسکی یاد داشت ہمیشہ کو بنی رہے پہلے تو آیندہ
یادداشت کے لئے اور بعد تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکہ پہلے وعدہ یاد کرین جاوین
کہ احرام باندھکر اس دریافت کے لئے اس مقام مقدس مین آوین اور توجیہ کہ جو اس مقام مقدس مین
مقرر کی گئی ہے یاد رکھتے رہین یہانتک کہ اپنی قربانیین خاص خدا کے نام ہون جیسے مضمون ذیل سے
ظاہر ہے ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ پہر چاہئے کہ دور کرین اپنا میل حلق عانہ و شوارب و نتف ابط
وغیرہ سے مخفی نرہے کہ زمان زجاج مین لغت کا پورا پورا احتماع ہوا تہا اگر لفظ تفث سوا کے
قرآن کے اوسنے پایا ہو اوس سے عدم استعمال اہل مکہ کا اس لفظ کی نسبت لازم نہین آتا وَلْيُوْفُوْا
نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ اور چاہئے کہ وہ پورا کرین اپنی نذرون کو
اور طواف کرین پرانے مکان آدم کا جسمین روح اعظم اونکو لئے غالبًا یہان پر متجلی ہوا اس سے
وہ مقام صدر کہلایا اور شجرہ حیات کا ظہور اوس ملک مین مقرر کیا گیا ذٰلِكَ یہ حکم خدا
ابراہیم کی نسبت ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو
تعظیم کرے اللہ تعالی کی حرمات کی پس وہ بہتر ہے اوسکے لئے اوسکے رب کے نزدیک وَاُحِلَّتْ
لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ اور حلال کئے گئے تمہارے لئے اون بہیمۃ الانعام سے جو
کہائے جاتے ہین مگر وہ جو پڑہا جاوے تمہارے اوپر کہ وہ سور ہے اور وہ جو ذبح کیا گیا ہو بغیر نام خدا
ہنگام ذبح اور مردہ بآسانی اور اونکا خون مسفوح جیسے سورۂ بقرہ و سورۂ انعام مین پڑہی گئے
اور غیر طیبات بہی حرام ہین جیسے سورۂ مائدہ مین ہے کہ دریافت کرین کیا حلال کیا گیا تو وہ جو طیب ہے

تو غیر طیب مثل حرو غیرہ نا درست ہین اور جبکہ ابراہیم کو حکم ہو کہ شرک نکرو اور خدا کی نذر پوری
کرو تو ارشاد ہی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۙ
حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ؕ تو بچو بتون کی پلیدی سے اور بچو قول زور سے
کہ دوسرون کی نذر کرو خالص کرنیوالے ہو خدا کے لئے کہ دوسرون کا طواف نکرو کہ عبارت
سات شوط سے ہی نہ شرک کرنیوالے ہو اوسکی ساتھہ علی العموم وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝
اور جو شرک کری اللہ کی ساتھہ بالخصوص اولاد و پیروِ ابراہیم تو گویا وہ گرا آسمان سی جو مظہر اولاد
ابراہیم سے جیر تا ہوا ہا پس اوچک لین اوسکو طیر یا لیجاوی اوسکو ریح دور مکان مین کہ راہ
نپاوی ذٰلِكَ یہ بات درست و صحیح ہی وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى
الْقُلُوبِ ۝ اور جو عظمت کری شعائر خدا یعنی بدن و ہدی کی تو وہ دلون کے تقوی سے ہی
لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ تمہاری لئے
بدن وہدی مین قبل از وجوب نفع ہین میعاد سفر و جوب تک پہر جگہ ذبح و نحر کی بیت العتیق
کی طرف منا مین ہی نہ جیسے اہل جہالت کرتے کہ جو سوداگری کے لئے ہوتے اوسکو نذر کرتے
جیسے بہت اہل اسلام اہل ہند کا دستور ہی کہ جب تک فاتحہ نہولے اوس کہانی کو جو گذشتون کی ثواب
کے لئے اللہ کی نذر کرتی مین کسی کو کہانی نہین دیتی نہ گہر والے کو نہ محتاج کو بلکہ روایت مرفوع ابوہریرہ
کی مطابق اگر بدنہ پر سواری کیجاوی تو حرج کا نہین لیکن خصوصیت بیت عتیق کعبہ کی طرف
لیجانیکی کیا وجہ ہی جواب اوسکا ارشاد ہی وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ
اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ
أَسْلِمُوا ۗ اور ہر گروہ نسل ابراہیم کے لئے خواہ یہود ہو یا نصاری کیا ہمنے ذبح تاکہ یاد کرین
اللہ کا نام اوس بہیمہ انعام پر جو اونکو نصیب کیا ہی بس معبود تمہارا معبود ایک ہے تو
اوسکو ہی گردن رکہو تاکہ اوس منسک پر جو لوگ آوین تو واپس آنکر بہی اپنی گہرون مین

خدا کے نام پر ذبح کریں چنانچہ یہود کے لئے منسک پہلے کعبہ شرقی تھا جیسے فصل ۱۵ و ۲۳ پیدایش سے ظاہر ہے اور نصاری نسل ابراہیم کے لئے بیت مقدس ہے اور عیسائیوں اہل یورپ کا ان اگرچہ مقام منسک مطابق فصل نہم و دہم نامہ عبرانیوں کے وہ تھا جہاں مسیح خدا کے نام پر چڑھے لیکن سب بزرگان نے جنہیں یعقوب حواری بھی تھے حسب درس ۲۳ فصل ۲۱ کتاب اعمال کے پولوس کو کہا کہ ہمارے ساتھ چار مرد ہیں جنہیں نذر ادا کرنا ہے ۲۴۔ تو انہیں لیکر آپ انکو پاک کر اور انکے لئے کچھ خرچ کر تا کہ وہ سر اپنا منڈوائیں تو سب جانیں گے کہ جو باتیں تیرے حق میں سنی ہیں سو کچھ نہیں بلکہ تو آپ ہی شریعت کو حفظ کر کے درست چلتا ہے ۲۵۔ پر جو غیر قوموں سے ایمان لائے انکی بابت ہمنے ٹھہرا کے لکھا ہے کہ وے ایسی باتیں نہ مانیں مگر بتوں کے چڑھاوے اور لہو اور گلا گھونٹی ہوئی اشیاء و حرام کاری سے پرہیز کریں اور خرچ کرنے سے مطلب خرچ کرنا ہے وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ اور بشارت دے ان عاجزی کرنیوالوں کو اس شی سے جو انکو پہونچے یعنی مہاجرین و انصار کو جو کافروں و یہود سے تکلیف پہونچے اور برپا کرنے والے نماز کو جو زیادہ یہ صفت مہاجرین کی ہے اور اس سے جو نصیب کیا ہے انکو صرف کرتے ہیں یہ صفت انصار میں زیادہ ہے اگر یہودی قربانی شتر پر اعتراض کریں تو ارشاد ہے وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور اونٹ کی قربانی کی ہمنے تمہارے لئے احکام خدا سے تمہارے لئے اوسمیں بہتری ہے تو بوقت ذبح یاد کرو اوپر ان کے اللہ کا نام اس حال میں کہ بستہ ہوں کھڑے کر دیں جب گر پڑیں اپنے پہلوؤں پر تو کھاؤ اوس اور کھلاؤ قانع و مضطر کو اس طرح ہمنے انکو مسخر کیا ہے امید کہ تم شکر کرو کہ قربانی اوسکی ہی لئے کرو لیکن خدا کے لئے قربانی کرنے سے کیا حاصل

زیادہ گوشت اوسکا کہاتا ہو یا خون بہاتا ہو ارشاد ہو لَن یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا
دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِن یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنكُمْ نہ پہنچے اللہ کو اوسکا گوشت نہ اوسکا
خون ولیکن پہنچے اللہ کو تمہاری پرہیزگاری کہ اللہ کے نام پر ذبح کرو كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اسطرح اونکو تمہارا
مسخر کردیا ہو تاکہ بزرگی یاد کرو اللہ کو اوس طور پر کہ تمکو اوسنے ہدایت کی کہ خدا کے ہی نام پر ذبح کرو
نہ غیر کے نام پر کیونکہ خدا نے ہی تمہارا تابعدار اونکو کردیا ہو تو اوسی کے نام پر نحر و ذبح کرنا چاہئے
اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۝ تحقیق اللہ دفع کرتا اون لوگوں سے جو
ایمان لائے ضرر ہو وسے اوربڑی بشارت ہو کہ ادہر اوس مدت مین اہل مکہ نے شرارت
کی کہ اوسکے سبب سے ہجرت ہوئی اودہر یہود نے بدمعاشی پر کمر باندہی کہ اکثر حوالی مدینہ
ایمان نہ لائے دیگر یہود کہین کہ شتر ملت ابراہیم مین منع ہے تو وہ خیانت کرنیمین جسکا اشارہ کی
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ ع خدا دوست نرکہے ہر خیانت کرنیوالی سرکش
یہود کو کہ جو بابت قربانی شتر کے دین ابراہیم مین جائز نہ کہین دیکہو درس ۵ افصل ۴ ہو کہ
کہ یعقوب نے بیش بہا دودہ والی اونٹنیاں علیسو کے ہدیہ کیسے گذرانی ہین کہ اگر اونٹ
حرام ہوتا تو اوسکا دودہ بہی حرام ہوتا اب جبکہ ہجرت نبی ہوئی اور بعد ہجرت کے ابوجہل
و عتبہ بن ابی معیط وغیرہ کے یہانتک شرارت ہوئی کہ سعد بن معاذ سے ایسی ناہنجاری سے
پیش آئے اور کوئی دقیقہ شرارت کا کفار مکہ نے اہل اسلام کی نسبت نہ چہوڑا اور اہل مکہ کی کو اکثر
کے قافلہ جو شام کی مملکت کو آتے مدینہ کے گرد نواح ہو کر آتے جاتے تو اول حکم بابت قتال کی
اہل مکہ کی نسبت آیا جو ارشاد ہو اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۝ وَاِنَّ اللّٰهَ
عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۝ اجازت دی گئی اون مہاجرین کے لئے جو مقاتلہ کئے گئے ساتھ
اس امر کے کہ وہ ظلم کئے گئے ہیں اور اللہ تعالی اونکی مدد پر البتہ قدرت والا ہو اَلَّذِیْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۝ وہ جو نکالے

کہ گئے نکالے گئے اپنے گہروں سے بغیر حق مگر اس بات پر وہ نکالے گئے کہ کہتے ہیں رب ہمارا اللہ ہے۔ مگر کوئی اعتراض کرے کہ دین کی پہیلا نیکی چاہیے نہ آنکہ جہاد سے اسلام جاری کیا جاوے اس سے ظاہر کہ جہاد دین کا نہیں تو ارشاد ہوتا ہے وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ اور اگر نہوتا دفع کرنا اللہ کی جانب سے بعض کفار کو بعض اہل حق کے ساتھ تو گرائی جاتے تکئے اور مدارس اور عبادت گاہ و مسجدیں جنمیں ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا نام بہت سا جنہیں پہلے حضرات انبیاء نے جہاد کیا ہے بلکہ موسیٰ اور یوشع تو خود ہی چڑھ گئے ہیں وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ اور البتہ مدد کرے اللہ اوسکی جو مدد کرے اللہ کے رسول کی اور سنی اللہ البتہ قوی غالب ہے یہ اشارہ انصار کی طرف ہوا پھر دوسرے مہاجرین کی صفت فرماتا ہے الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وہ مہاجرین اگر اونکو قدرت ہم دین زمین میں برپا رکہیں نماز اور دین زکات اور حکم کرین اچھا اور منع کرین برائی سے اور خدا کے رسولوں کے لیے ہے کاموں کا انجام سزا دیر فرماتا ہے وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۝ وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ اگر تیری تکذیب کرین تو انکے سے پہلے اونکی قوم نوح نے نوح کی اور قوم عاد نے پیغمبر کی و قوم ثمود نے صالح کی اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کی اور قوم لوط نے لوط کی اور اصحاب مدین نے شعیب کی اور جھٹلایا گیا موسیٰ پس مہلت دی میں کافرون کے لیے پھر اونکو پکڑا تو کیسا ہوا انکار کفار کا اس سے وہ شبہ جو مشلل مقوقس نے حاطب بن بلتعہ پر لعبد اسکو کیا تہا کہ اگر تمہارے صاحب نبی ہین تو ہجرت کیوں کی یعنی مخالف اونکی ایمان کیوں نہ لائے جس سے ہجرت نکرنے جانا پڑا کہ دوسرے انبیا پر بہی ایسا ہی گیا

گذرا ہی جیسے حاطب بن بلتعہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا تہا کہ عیسی پیغمبر رسول تہے تو پہر کیون سولی پر پڑا ہو گئے پس منوص خاموش ہوا فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝ پس بہت بستیون ہین جو سرور لسن انبیا تہنے ہلاک کی ہین کہ وہ گرے والی تہے اونکی مخالفت سے پس وہ گری پڑی ہین اپنی چہتون پر اور بہت سے کوی متروک اور محکم محل پس اہل مکہ کی تباہی بہی لازم ہے پس جہاد اہل اسلام پر کیا جای اعتراض ہے أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ کیا منکرین سیر نکرین زمین تو ہون اونکے لئے دل جنسے سمجہین یا کان ہون جنکے ساتھ سنین کیونکہ بینائین اونکی اندہی نہین لیکن اندہے ہین اونکے وہ دل جو سینون میں ہین کہ سمجہتے نہین وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ اور جلدی چاہین عذاب کی اور ہرگز نہ خلاف کریگا اپنے وعدہ کو جو بعد ایک سال ہجرت کے فتح فصل ١٢ اشعیا مین لکہی ہی دگر کوی یہ کہی کہ سورۂ نبا مکیہ مین وعدہ عذاب قرب کا ہی پہر کیون نہین آیا کہ ہجرت کو ایک سال گذر گیا تو ارشاد ہی کہ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ اور تحقیق ایک روز دوسری ایام کے سوا کہ وہ چند ہین تیری رب کے نزدیک مثل ایک ہزار سال کے ہی اون دنون سے کہ تم شمار کرو دیکہو اس مقام پر فصل ٢ نامہ پطرس کو باب بست و سوم مقدمہ چہارم مین چنانچہ سبت مقدس ہزار ہفتم اہل اسلام کے لئے مقرر ہوا ہی اور ایک سال ہجرت کے بعد فتح کا ہونا لکہا ہی وہ بعید کیا ہی دگر کوی کہی کہ اب مہلت فتح مین کیون ہجرت بہی ہو چکی اور قرآن مین ہی وما کان اللہ معذبھم وانت فیھم کہ اور نہین ہی اللہ عذاب دینے والا کفار مکہ کو اور تو اون مین ہو ارشاد ہی وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ ۝ اور بہت قریون کو مینے مہلت دی کہ وہ ظلم کرنیوالے تہے اور نبی اونکے اون مین سے چلے گئے تہی پہر اونکو مینے پکڑا

اور میری طرف ہی بازگشت دیکھو قوم یہود مسیح کے منکر بعد مسیح کے رجع کے سالہا سال بعد

سنہ مسیحی میں تباہ ہوئی قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا

فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ فرما اے آدمیوں میں ڈرانیوالا
ظاہر ہوں ساری کفار کو اونکی شکست ہی لیس وہ جو ایمان لاویں اور کام کریں نیک اونکو
مغفرت ہی آخرت میں اور رزق بزرگ ہی دنیا میں اور آخرت میں درجات جنت سے مومن
اور وہ جو سعی کریں ہماری آیات میں ہمیں عاجز کرنیوالی اہل اسلام کے وہ اصحاب دوزخ ہیں
ان آیات کے بعد جبکہ جہاد دوسری سال میں ہجرت سے فرض ہوا تو بقول بعض عبیدة الحارث
کے لئے یعنی چچازادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکو شیخ المہاجرین کہتے علم سپید باندھا گیا
وہ ساٹھ یا اسی آدمیوں سے قریش پر جا کے لائے جو مکہ سے کسی کام کو نکلے تھے کہ وہ دوسو
تھے اور سردار اونکے بقول بعض ابو سفیان بن حرب تھے تو مشرک بھاگے اور سعد بن وقاص سے
اول تیر چلایا اور بیس تیر اونپر چلائے کہ ہر ایک کاری لگا اور مشرک بھاگے اور فتحمندی اہل اسلام
کو شروع ہوئی جیسے کتب تفاسیر دوسری میں ہی لیکن جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سال دوم ہجرت
میں دوسو آدمیوں کے ساتھ قریش و بنی ضمرہ کے قافلہ کے قصد پر منزل بوا تک باہر مدینہ سے
نکل کر گئے پر مخشی بن عمرو ضمرہ کے قبیلہ کا بیٹا صلح کے ساتھ پیش آیا اور صلح سے لوٹنا ہوا اور
سعد وقاص کو قریش کے کاروان پر بھیجا اور ارشاد تھا کہ خرار سے بڑھنا جو جحفہ کے قریب
میں ہی پر قافلہ نکل گیا اور بے نیل مرام واپس آئے پھر خود بنفس نفیس دوسو آدمیوں کے ساتھ
قریش کے قافلہ پر جسمیں ڈیڑھ ہزار اونٹ تھا جبل رضوی تک حضور تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ
وہاں سے نکل گئے تھے اور بے نیل مرام لوٹنا ہوا تو اوس مقام پر زباں درازی اہل نفاق کی
منصور ہوئی کہ ہی کی ہرا دیر یہ آئی یہ کیسی نبوت ہے الا نظر آیت ذیل کیسے سند کا موقع ہوا

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى

الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ج اور نہ بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول و نبی مگر جب تمنا کری اوسنے
تو اوسکی آرزو بر آنے مین خلل ڈالا شیطان نے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ
يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ تو دور کرے اللہ اوسکو جو شیطان نے
ڈالا تھا پھر محکم کرے اللہ اپنی آیات کو جو وعدہ وعید فرمایا کہ وہ کامل ہوں اور اللہ دانا حکمت والا ہے
دیکھو موسٰی نے آرزو کی کہ خدا کی پاس سے شریعت لاؤں اور مطابق فصل ۲۴ خروج کے
قوم نے گوسالہ پرستی کی پھر موسٰی نے چاہا کہ ملک مقدس مین قوم جاوے مگر قوم نے شیطان کے
بہکاوے جانیسے انکار کیا اور چالیس سال تیہ مین پھنسے مسیح نے چاہا کہ قوم یہود ایمان لاوے مگر
اکثر اونکے سرکش ہوگئے طالوت یعنی گدعون نبی نے چاہا کہ قوم نہر سے پانی نہ پیوین مگر جلد سے
اکثر نے پی لیا و تباہ ہوئے وعلی ہذا لیکن آخر کار انبیا کا مقصود درست آیا ویسے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنظر تکمیل وعدہ خدا کے سریہ و غزوہ کیے مگر اکثر ناقبل پر مرام کو نہ پہونچے جیسے
سنہ پنجم نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ نجم اوتری اور کافروں پر پڑہی گئی جسمیں
ذکر ہے کہ پیغمبر نے اپنے رب کی آیات عظیم دیکھیں اور کافروں کی نسبت بطور استفہام کے ارشاد ہوا
افرءیتم اللات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری کیا تمنے دیکھا لات وعزی
و تیسری مناۃ ذلیل کو تو اوسکے بعد بعد تسلیم اوسکی جو نقل کرتے ہین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان پر جاری بطور استفہام کے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی کہا
یعنی آیا یہ سردار بزرگ ہین اور آیا تحقیق انکی شفاعت مقبول ہوگی کیونکہ اسکے بعد ہی آیت بطور
استفہام کے الکم الذکر ولہ الانثی وارد ہے جیسے پہلے بہی اس سے استفہام ہے اور عرب کا
دستور ہے کہ مثلاً قرآن کی آیت پڑہکر دوسری طرح سے سمجھاتے ہین تو شیطان نے کفار کو لقا کیا کہ
یا جملہ قرآنی ہے اور بطور خبر کے ہے تو سب کفار سجدہ مین گرکر سوا ولید کے کہ اوسکو اپنی
کبر سنی سے جو سجدہ نکر سکتا تھا مٹھی خاک کی لیکر ماتھے کو لگائی جو بجای سجدہ ہوا اور کفار نے کہا کہ
ہماری نزاع بس یہی تھے کہ ہماری بتون کو پیغمبر برا نہ کہین جو ہماری شفیع ہین اور خالق ارض و سما

خدا ہی ہے اور جبکہ پیغمبر نے بھی اونکا حصہ کر دیا تو نزاع جاتی رہی پس جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے پیغمبر کچھ وحی مین ایزاد کیا ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم رنجیدہ ہوے تو نازل ہوئی آیت مذکورہ پس کفار نے کہا کہ مدعی نبوت شرمندہ ہوا اوس سے کہ ہمارے معبودون کے مرتبہ بیان کئے اور سخت عداوت کرنے لگے اور آجتک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نہین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر شیطان نے یہ کلمہ بطور خبر کے ڈالا چنانچہ شاہ ولی اللہ قول ابن عباس جو بطور احاد کے مروی شاذ ہے فہم قرآن کے مخالف کب درست آسکتا ہے جیسے اس موضع مین اس آیت کے رکھنے سے ظاہر ہے لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ٥ تاکہ کرے اللہ اوسکو جو ڈالا شیطان آزمایش اون لوگونکے لئے جنکے دلون مین نفاق کا مرض ہے اور دل سخت والونکے لئے اور تحقیق ظالم نزاع بعید مین ہین وَّلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ٥ اور چاہو کہ جانین وہ جو دی گئی ہین علم کتاب فصل ا اشیاکی مطابق کہ وعدہ فتح حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس ایمان لادین اوسکے ساتھہ تو عاجزی کرین اپنے رب کے لئے اونکے دل وہ درستی اللہ ہدایت کرنیوالا ہے اونکو جو ایمان لائے راہ درست کی طرف وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ٥ اور ہمیشہ رہینگے وہ جنہون نے کفر کیا شک مین یہانتک کہ آوے اونکو ساعت فتح ناگہان یا آوے اونکو عذاب روز عقیم کا کہ وہ قیامت ہے الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ٥ اوس روز عقیم مین ملک خدا کیلئے ہے حکم کریگا اونکے درمیان تو وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے نعمت والی جنت مین ہونگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ٥ اور جنہون نے کفر کیا اور تکذیب کی

ہماری آیات کے ساتھ تو اونکے لئے عذاب ہی ذلت دینے والا بروز قیامت وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ

اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ اور وہ جو ہجرت کرین خدا کی راہ مین اور قتل کئے جاوین

یا مرین البتہ رزق دیگا اونکو اللہ تعالی نیک رزق طیب وہ جو لائق اوس عالم کی ہی اور

بدرستی اللہ البتہ اچھا رزق دینے والا ہی لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ

اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ۝ البتہ داخل کریگا اونکو ایسے موضع داخلی مین کہ وہ راضی ہونگے اوس سے

اور تحقیق اللہ دانا بردبار ہی ذٰلِكَ یہ امر ایسے ہی ہونیوالا ہی وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ

مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

اور جو عذاب دے اوس مثل کے ساتھ جسکے ساتھ عذاب دیا گیا ہی جیسے مہاجرین اپنا عوض

اہل مکہ سے لین پھر بغاوت کیجاوے اوسپر کہ مکہ والے چڑھ آوین البتہ اللہ اوسکی مدد کریگا بدرستی

اللہ غفور رحیم ہی اہل اسلام پر اس سے اہل اسلام کی تسلی منظور ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ

فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝ یہ اس لیے سے

کہ اللہ تعالی داخل کرتا ہی رات کو دن مین اور داخل کرتا دن کو رات مین اور بدرستی اللہ سننے والا

دانا ہی کہ اول مین رات کفر کو نہار اسلام پر غلبہ دیا کہ اہل اسلام نے ہجرت کی اب اللہ تعالی

روز اسلام کو رات کفر کفار پر غالب کریگا کہ دعا کو سنتا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ۝

یہ دلیل ہی اسکے ساتھ کہ اللہ وہ حق ہی اور وہ جو اوسکے سوا کو پکارین وہ باطل ہی اور بدرستی

وہ بالا بزرگ ہی اور دلیل اسپر کہ اللہ کی پرستش حق ہی ارشاد ہی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؗ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝

کیا تو نے دیکھا کہ اللہ نازل کرتا آسمان سے پانی تو ہو جاوے زمین خشک اوس پانی سے سبز بدرستی

اللہ تعالی پاکیزہ ہی دور سے خشکی اہل اسلام پر اپنی مہربانی سے پانی فتح کا دیکر سرسبز کریگا اور دلیل

اسکی کہ کافروں کی جیسیں باطل ہیں ارشاد ہے لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۝
وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ اوسی کے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے ع
اور اوسکے غیر کا مال ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ البتہ وہ صاحب غنا حمد والا ہے یعنی بے پروا
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ
بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ کیا تو دیکھتا کہ اللہ نے مسخر کیا تمہارے لئے وہ جو زمین پر ہے
اور وہ جو پانی پر ہے کہ کشتی جاری ہے دریا میں اوسکے حکم کے ساتھ اور ٹھہراتا ہے آسمان والی تھی
کہ گر پڑیں پر مگر گر پڑنا ان کے زمین پر اوسکے حکم سے تحقیق اللہ تعالیٰ آدمیوں کے ساتھ البتہ
مہربان رحم کرنیوالا ہے کہ عالم کو ایک بندوبست مناسب سے رکھا تو یہ اشیاء قابل پرستش نہیں
بلکہ وہی قابل پرستش ہے جسنے یہ مسخر کئے وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ
إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا ہے پھر مارے گا تمہیں پھر جلاوے گا روز
قیامت میں تحقیق انسان البتہ سرکش ہے کہ ایسی کارخانہ ادسی کے متعلق ہے اور خدا کی نام سے
ذبیحہ پر اعتراض کریں کہ خدا کی ماری کو حرام اور اپنی ماری ہوئی کو اہل اسلام حلال کہتے ہیں تو ارشاد کی
لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ
إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٍ ۝ ہر ایک امت پیغمبر کے لئے مقرر کیا ہے ذبح کرنا کہ ذبح
کرنیوالے ہیں اوسکو نام خدا لیکر پس چاہئے نہ جھگڑیں کفار تجھسے امر ذبح میں کیونکہ عام رسم انبیاء کی ہے اور
بلا اونکو اپنے رب کی طرف کیونکہ تو راہ درست ہدایت پر ہے جیسے سابقاً اسی سورت میں ہو ولکل امۃ
کی کسی ظاہر ہے اور ذبح بنام خدا میں تعلیم ہے رب کی طرف بلانے میں کیونکہ رسم جاہلیت سے
یہ کہ جانوروں کو غیر خدا کی نام پر چڑھاتے ہیں اور مردہ میں جو موت سے مرتا ہے اوسمیں بیماری سے
نقصان پیدا ہوتے ہیں وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ اگر وہ جھگڑا کریں تجھسے تو کہہ اللہ دانا تر ہے

اور سکے ساتھہ جو عمل کرو کہ مردہ کہا ؤ اور جو دوسرو نکی نام پر ذبح کرو خدا حکم کریگا تمہارے در میان
بروز قیامت جسمین تم اختلاف کرو اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
کیا تو نجانے کہ اللہ داناہی اوسکا جو آسمانون مین ہی اور زمین مین ہی اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ
تحقیق وہ ذبح کرنا کتاب توراتمین ہی جو مسلم یہود و نصاریٰ کو بہی ہی جینانچہ درس ۵ فصل
نہم تکوین مین گوشت کو لہو کے ساتھہ کہانا منع کیاہی اور مردہ مین گوشت مع خون مشتمل ہوتا ہی
اور فصل ۱۷ او ۱۹ اکتاب احبار موسیٰ مین مردہ و خون والی گوشت کی ممانعت ہی ویسی ہی درس ۲
فصل ۱۲ سفر ثنی مین گوشت لہو والی کی ممانعت ہی اور درس ۲۰ و ۲۹ فصل ۱۵ اکتاب اعمال
مین بتون کی چڑہی ہوئی شے اور گلا گہوٹے سے ممانعت عام ہی جسمین خون بچجاتا ہی اِنَّ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ بدرستی وہ یعنی گرفت حق و فیصلہ بروز قیامت اللہ پر آسان ہی
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ
عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اور کفار عبادت کرین سوای خدا کے اوسکی جسپر نہین
اوتری دلیل اور اوسکے کہ نہین ہی اونکو اوسکے ساتھہ علم اور نہین ہی ظالمونکے لئے کوئی مددگار
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جب
پڑہی جاوین اونپر ہماری آیات روشن تو پہچانے کفار کے مونہہ مین بدی قریب ہی کہ حملہ کرین
اون لوگون پر جو پڑہین اونپر ہماری آیات جیسے سعد معاذ پر ابو جہل ترش ہوا کہ حملہ کرنا چاہتا تہا
فرما آیا پس خبردار کرون تمکو اس تمہاری شر سے بڑی ساتہہ کہ وہ آگ ہی وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو
جنہوں نے کفر کیا اور بد ہی جای بازگشت آگ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ ۭ ای آدمیون بیان کیجاتی ہی مثل پس سنو اوسکو وہ اشیاء جنکو تم پکارتے ہو سوائے

خدا کے نہ پیدا کرسکین مکھی سی ذلیل شئے وگرچہ جمع ہوجاوین اوسکے لئے تو ایسی کی کیا پرستش
کیجاوے وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ
وَالْمَطْلُوْبُ ۝ وگر لیجاوے ان معبودون سے مکھی کچھ مثل اونکے چڑھاوے وغیرہ کی نذر در
کرسکین اوسکو اس شئے سے ضعیف ہے طالب و مطلوب مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ط
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ اور نہ قدر کی بت پرستون نے اللہ کی جسکا کل تصرف ہے
اور بت پوجنے لگے بیشک اللہ البتہ قوت والا غالب ہے اور خدا تعالی کی قدر کرنی یہین توحید خدا
وا اوسکے انبیا و رسول کی تسلیم ہے پس جسنے اوسکے انبیا و رسول کو نمانا اوسنے خدا کو نمانا اَللّٰهُ
یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝
اللہ ہی برگزیدہ کرتا ہے فرشتون سے رسول اور آدمیون سے رسول وا اونکی پرستش ہو بیشک اللہ شنوا
دعا کا ہے بینا پس ایسی شنوا بینا اصطفا کرنیوالے کو چھوڑکر جو قریب تر ہے دوسرے کی عبادت
مضر ہے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ط وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝
اللہ تعالی جانے وہ جو روبرو ہے اور جو اونکے بعد آوے جنکی بابت دعا کیجاتی ہے اور خدا کی طرف رجوع
کرین سارے کام پس اوسکی ہی عبادت لائق ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ج اے ایمان والو رکوع
کرو و سجدہ کرو اور عبادت کرو اپنے رب کی نذر و طواف وغیرہ سے اور کرو بہتری امید کہ تم
فلاح یاب ہو وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰىكُمْ اور جہاد کرو راہ
خدا مین اوسکے جہاد کا حق اوسنے ہی تمکو برگزیدہ کیا وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ
مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ ط هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۵ مِنْ قَبْلُ
وَفِیْ هٰذَا لِیَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِیْدًا عَلَیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ ج فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ج
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ع اور نہین کیا اللہ نے تمہارے اوپر دین مین حرج روک

سجدہ

ع ۱۰

چاہیے جیسا کہ تمہارے باپ ابراہیم کی ملت ہے جنہنے ساری گھرانی کی برکت کا وعدہ فرمایا کہ برباد کرتے ہوا
یہود کے روبیہ اہل اسلام سے حسب فصل ۱۲ تکوین کے برباد ہوں گے اسنی تمہارا نام رکھا مسلمان
پہلے سے دیکھو فصل ۱۷ تکوین کو اور اس کتاب قرآن میں تاکہ ہو رسول گواہ تمہارے اوپر کہ تم ایمان
لائے اور تم ہو گواہ دوسرے آدمیوں پر کہ انکو پیغام خداوند پہونچایا گیا اور وہ نہ مانے پس تم برپا
رکھو نماز اور دو زکات اور چنگل مارو اللہ کے ساتھ وہ تمہارا مالک ہے پس اچھا ہے مولی اللہ
اور اچھا ہے مددگار خدا فتح دیوے مخفی نہ رہے کہ اس سورۂ کے مضامین کی تاویل تاریخ کی مطابق
سراسر ہے گو مجکو تفسیر مفصل نہیں ملی کہ رای سے درست نہیں۔

سورۂ مومنون مکیہ ہے چھہ رکوع اور اکاسی آیت

پہلی سورت کا آخر مذمت بت پرستی و خوبی ایمان و اقامت نماز و ایتائے زکوٰۃ و اعتصام بخدا کے
بیان میں ہے اور اس سورت کا شروع نماز و ادائے صدقات و اعتصام احکام خدا ہے بوجہ اسکے کہ فلاح
منصور ہے پس اون فلاح والوں کا ذکر اول لاکر بت پرستوں کی تفہیم کی طرف متوجہ ہوتا ہے پس پہلے خلفاء
اربعہ والا میں جنمیں کی پیشین گوئی ہے اور نیز اس سورت میں پہر کہ خلفاء اربعہ کی پیشین گوئی ہے اور
پیشینگوئی شکست اہل مکہ و بیان اعجاز رفع قحط سالی بدعائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد

الجزء ۱۸ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ فلاح پائی اون ایمان لانیوالوں نے مثل ابو بکر
جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں اور خشوع کی تفسیر دراز ہے ہر ایک اوس معنی سے اوسکی تاویل
ہو سکتی ہے جو معالم میں ہیں اور ان مومنین کے خشوع سے امر پیغام پر نماز میں اوسکا ادا کرنا
مطابق فرمودہ انبیا کے ہے کہ اونکی زبان کو زبان خدا جانتے اور اونکی فرمان سے اعراض نہیں کرتے
اور اونسے تکبر نہیں کرتے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ اور وہ مومن مثل علی
جو لغو سے اعراض کرنیوالے ہیں کہ بدکلامی و تہمت وغیرہ سے عبارت ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

فاعلون ۵ اور وہ مثل عثمان جو صدقہ دینے والے ہیں کہ زکات قبل از ہجرت صدقہ سے
عبارت ہے والذین هم لفروجهم حافظون ۵ اور وہ مثل عمر جو اپنی فرجوں کی
حفاظت کرنیوالے ہیں الا علی ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم
غیر ملومین ۵ مگر اپنی ازواج اور اپنی لونڈیوں پر کہ وہ غیر ملامت کئے گئے ہیں صفت
خاص مردوں کیلئے ہے باقی عام مرد و عورت سب کو ہے فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک
هم العادون ۵ پس جو خواہش کرے سوای اسکے پس وہ تجاوز کرنیوالے ہیں لیکن اس
آیت کریمہ کا حکم خاص متعہ کی جواز سے منسوخ ہوگیا تھا جیسے زیر آیت نسا فما استمتعتم به
منهن الآیت میں اسکی تحقیق گذری اور پھر دو مرتبہ جواز و منع کیا گیا اور بالآخر آیت مدنی
سورۂ نساء ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات المؤمنات فمما ملکت
ایمانکم کے حصر سے متعہ کی کلیۃً ممانعت ہوئی والذین هم لاماناتهم وعهدهم
راعون ۵ اور وہ مومن مثل امام حسن جو اپنی امانتوں و عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں والذین
هم علی صلواتهم یحافظون ۵ اور وہ مومن مثل حسین جو اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں وقت کا بیان
کہ اپنے وقتوں پر پڑھتے ہیں تا آنکہ عصر کی نماز میں ظالموں کے زخموں سے سجدہ کرتے امام حسین گھوڑے سے
گرے یہ بطور پیشین گوئی ہے اور نماز کی پانچ وقت ہیں کہ ظہور صبح صادق سے طلوع آفتاب تک خواہ
تمام کی گئی ہو طلوع سے پہلے جیسے حنفیہ کا مذہب ہے یا نیت کی گئی ہو طلوع سے پہلے اور نماز کی گئی ہو
بعد طلوع کے جیسے شافعیہ کا مذہب ہے اور وقت ظہر زوال آفتاب سے تا دو چند سایہ مع سایہ
اصلی کے ہے حنفیہ کے نزدیک سوای امام ثانی وثالث کے اور شافعیہ کے نزدیک یک چند سایہ تک ہے
حضر میں سوای سایہ اصلی کے اور عصر کی نماز کے پڑھنے کے پہلے ہی سفر و حج میں اور بہت سے ائمہ
حدیث کے نزدیک حضر و سفر میں قبل از شروع نماز عصر کے حدیث ابن عباس سے اور عصر کا وقت
امام اعظم کے نزدیک بعد دو چند کے ہے سوای سایۂ اصلی کے اور شافعیہ کے نزدیک بعد سایہ
اصلی کے سوا یک چند کے بعد ہے اور بہت سے محدثین کی ائمہ کے نزدیک جیسے شرح مسلم امام نووی میں ہے

بعد ادائے ظہر کے ہے اور مغرب کا وقت امام اعظم کے نزدیک بعد غروب آفتاب کے ہے غیبوبت سفید شفق تک اور شافعیہ کے نزدیک سرخ شفق کے غروب تک اور عشا کا وقت امام اعظم کے نزدیک شفق سفید کے غروب کے بعد اور شافعیہ کے نزدیک سرخ شفق کے غروب کے بعد ہے اور ائمہ حدیث کی بہت سی ائمہ کے نزدیک مغرب کا وقت قبل ادائے عشا ہے اور عشا کا بعد ادائے مغرب تحقیق اسکی حاشیۂ مشکوٰۃ میں ہمنے مفصل لکھی ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یہ لوگ فردوس کے وارث ہوں اور وہیں ہمیشہ وہ رہیں جیسے مسیح نے اُن نصاریٰ قسس کے لئے جو ایمان خداوند چار خلفا پر لاوی حسب درس، فصل دوم مکاشفات میں وعدہ فرمایا ہے کہ میں اوسکو جو میری باتیں مانیگا درخت حیات سے جو فردوس کے بیچ بیچ ہے پہل کہانے دونگا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بہ یقینی امر ہے اور کافر جو بت پرستی کرتے ہیں اور قیامت کے منکر ہیں وہ غور کریں جو ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ اور البتہ ہمنے پیدا کیا انسان کو ہضم رابع کے خلاصہ سے اگرچہ ارشاد کیوں نہو جو لیا گیا ہے طین سے مخفی نرہے کہ انسان کہاتا ہے وہ اناج ہو یا پہل یا ترکاری، یا گوشت اون حیوانات کا جو گہاس یا اناج یا پہل کہاتے ہیں سبب گلابہ ہمنے بنے ہیں اور جب غذا جاتی ہے پیٹ میں تو اُس سے کیموس بنتا ہے دیکہو بحر الجواہر میں نہایہ کی عبارت کو زیر لفظ کیموس جسکو ناقلوں نے بقول واقفین لغت یونانی و نہایہ کی کیلوس کر لیا ہے اور کیموس ہی کیلوس جگر میں حاصل ہوتا ہے جو معدہ و قعر معدہ و امعا سے ماساریقا جو اجوف کے شعبہ جگر میں پہیلے ہوئے ہیں خلاصہ چوستے ہیں اور وہ جگر میں اخلاط بنتے ہیں اور اخلاط کا عروق میں ہضم ثالث ہوتا ہے اور عروق سے ہر ایک اعضا کو حصہ پہونچتا ہے اور ہضم رابع ہوتا ہے اور بقیہ ہضم رابع مرد و عورت کا دونوں کے ساری آگے پیچہے مردہی جسکو قرآن میں بَیْنَ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ کرکے فرمایا ہے وہ امشاج جیسے جگر کی طرف بذریعہ عروق اخلاط گئی تہی واپس آ کر جگر سے گردوں کی طرف اور وہاں ہی حالبین کے ذریعہ سے اوعیہ منی میں ٹہرتا ہے اور پہر وہاں سے

خصیون مین جاتا ہی اور وہ سفید ہو جاتا ہی خواہ مرد ہو یا عورت مرد کے خصیے ظاہر ہین اور
عورت کے خصیے فم رحم کی جڑ مین نہین ہوتے جیسے بعض نے ناواقفی سی لکہا ہی بلکہ اصل رحم کے
اوپر ہوتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پہر کیا ہمنی اوس طین کو یعنی
آدم مین منی بناکر نطفہ رحم استوار مین کہ وہ جسم ہی عصبانی جسکی عنق فرج کہلاتی ہی اور اوسکا مدخل
فرج ہی وہ فم رحم ہے اور اوسکی پری رحم ہے دو طبقہ والا ظاہری و باطنی جیسے علم تشریح سی ظاہر ہی
پس اگر رحم استوار ہوتا ہی کہ اپنی مزاج مین اور اپنی خلقت و محل مین درست و استوار ہوتا ہی
تو نطفہ اوسمین ٹہرتا ہی پہر وہ علقہ ہوتا ہی جیسے ارشاد ہی ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً اور کیا ہمنی
نطفہ کو علقہ اور صورت خلق موقوف کچہ ایک قوت پر نہین بلکہ تمامی قوی پر ہے تو اس وجہ سے
خلق صفت مخصوص بخدا ہی کہ اوسمین قوت امساک و تولید و تصویر و دوسری سب قوتونکو دخل ہی
بخلاف ایک ایک قوت کی مثلا تصویر کی قوت ہی کہ وہ مظہر اسم مصور ہی اور علیٰ ہذا قیاس کرنا چاہی
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پہر پیدا کیا ہمنی علقہ کو مضغہ کہ علقہ خون بستہ وہ پارہ گوشت کی شکل
مضغہ ہو جاتا ہی کہ قابل مضغ ہوتا ہی یہ وجہ مضغہ کہنے کی ہی تشریح رحم فصل سابع مقالہ دوم
مفرح القلوب مین ہی کہ جب نطفہ رحم مین قرار پاتا ہی تو جوش سی چہار نقطہ حباب کی مانند نمود ہوتے ہین
ایک دل کی مقام پر دوسرا دماغ کے مقام پر تیسرا جگر کے مقام پر اور چوتہا وہ جس سی ساری پر
احاطہ ہو اور یہ جوش ایک ہفتہ مین پیدا ہوتا ہی اسکو احالہ اولی کہتے ہین اوسکے بعد سرخ نقطے اور
عروق کی منفذ ظاہر ہوتے ہین اور جنین کا خون ناف کی طرف جریان پاتا ہی اور یہ چار دن مین
تمام ہوتا ہی اسکا نام احالہ ثانیہ ہی اسکے بعد علقہ ہوتا ہی اور چہہ دن مین تمام ہوتا ہی اسکا نام احالہ
ثالثہ ہی اسکے بعد مضغہ ہوتا ہی اور بعض اعضا اوسمین متمایز ہوتے ہین اور کچہ حیوانی و طمثی خون اوسپر
مترشح ہوتا ہی اور واہب الصور سی صورت حیوانی کی قبول کا مستعد ہوتا ہی اور اسکی تمامی بارہ دن مین
ہوتی ہی اسکا نام احالہ رابعہ ہی اسکے بعد ذکوری یا انوثی مزاج فائز ہوتا ہی اور اعضا ی اصلی تمام
ہونے لگتی اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہی اور نام اسکا احالہ خامسہ ہی بعد اسکے سب اعضا خلقت

بانٹے ہین اور عروق و مجاری و مفاصل ظاہر ہوتی ہین اوسکو حالِ اسادسہ کہتے ہین پھر
پانچ روز مین تمام ہوتا ہے کہ کل ۲۳ روز ہو ہوا اور اوسکو اکثر یہ لکہا ہے اور لکہا ہے کہ جسقدر
ایام مین خلقت پوری ہوتی ہے اوس سے دوگنی مدت مین حرکت کرتا ہے اور اوس سے تگنی مدت مین
پیدا ہوتا ہے اور اس حساب سے کل چھ ماہ ہوتے ہین اور چھ ماہ والے اکثر نہین جیتے اس سے اونکو
اوس قول کا وثوق جاتا رہا جو لکہا ہے کہ پینتیس روز خلقت والا ساتوین ماہ مین اور چالیس
دن خلقت والا آٹھوین ماہ مین پیدا ہوتا ہے تو اس مقام سے ظاہر ہے کہ اکثر اتمام خلقت کی
جو نو ماہ مین بچہ پیدا ہوتا ہے چالیس دن مین جیسے اسپر عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت مرفوعًا
دال ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی جمع کرتا ہے ایک تمہاری کی پیدائش چالیس روز مین
(اس تفصیل قول سے اس چالیس دن مین) نطفہ پھر ہوتا ہے علقہ مثل خلق نطفہ کے پھر ہوتا ہے
مضغہ مثل خلق علقہ کے پھر بھیجتا ہے اللہ تعالی اوسکی طرف ملک چار کلمات کے ساتھ تو لکہتا ہے
اسکا عمل اور اجل اور رزق اسکا اور شقی و سعید پھر نفخ کرتا ہے اوسمین روح کہ کل مدت چالیس روز مین
اکثر ہو جاتی ہین الحدیث چنانچہ اوسکی تحریر کے کچھ نشان ہاتھون پر موجود ہین جیسے علم رکہنے والے
کچھ ظن سے کہتے ہین اور تثلیث علقہ و مضغہ کی خلق مین ہے نہ تعداد ایام مین پس اگر علقہ کم مدت
ہے حرج کا نہین اور مضغہ کے بعد تا نفخ روح وہ زمانہ تکمیل استخوان وغیرہ کا ہے وہی ارشاد ہے
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ق پس کیا ہمنے مضغہ کو استخوان پس پہنایا ہمنے
استخوانون کو لحم یہ ادہی چالیسے مین اکثر ہوا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ط پھر پیدا کیا ہمنے
اوسکو دوسری خلق کہ طبعی پیدائش نباتیت سے روح نفخ کر کے پھر اوسکو انسان بنایا کہ چالیسون
روز اوسمین روح پھونکی اس وحی کو جہانتک عبداللہ بن سعد بن سرح نے لکہا تہا کہ اونکی منہ سے یہ نکلا
جو ذیل مین ارشاد ہوا تہا تو فرمایا کہ یہ میری اور یہی وحی کی گئی ہے فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
پس بابرکت ہے اللہ نیک پیدا کرنیوالا اونکا کہ خلق انسان مین ہر ایک قوت کو مثل تولید و تصویر و
اسکے جذب کے دخل ہے جو ہر ایک مظاہر اسمائے حسنیٰ لیکن اللہ جو محیط سب کو ہے وہی کامل ہے اس مقام کی

سنہ معتزلہ کی بابت افعال کی خلق سے جسمین بندی کو مستقل جانتی ہین نادرست ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؁ پہر تحقیق ای مخاطبین بعد اسکے کہ تم پیدا ہوئے البتہ تم مروگے
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ؁ پہر تم بروز قیامت اوٹہوگے اسمین کوئی استحالہ کی
صورت نہین جو قادر نطفہ سے ان تقلیبات کا ہی وہ قادر عظام رمیم سے انسان کی بنانی پر ہی
اور جیسے طین سی سلالہ اور سلالہ سی نطفہ و نطفہ سے علقہ و علقہ سے مضغہ اور مضغہ سی استخوان
اور استخوانون پر لحم اور لحم کے بعد نفخ روح سات اشیا بنائین جو تمہاری بدنون مین ہین ویسے
سات آسمان اللہ تعالی نے بنائے جیسے ارشاد ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ج
اور بتحقیق پیدا کئی ہمنے اوپر تمہارے سات درجات آسمان آیا تم سخت خلق مین ہو یا آسمان
پس جو قادر اوپر اسکے ہی وہ اعادۂ معدوم پر قادر ہی اور اعادۂ معدوم پر جو اعتراض کرتے ہین کہ
اعدام مین تمیز نہین ہوتی وہ معدوم مطلق نہین ہوتی بلکہ اوس معدوم کی عین ثابت ہی چنانچہ
فرمایا ہی وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ؁ اور نہ تہی ہم خلق سے پہلے پیدایش کے غافل کہ
اونکی اعیان درجہ ثبوت کا رکہتے ہین دیکہو جبکہ خلق انسانی کرنا منظور تہا تو زمین کو جو سمندر
مین غرق تہی اوسکو خدا نے کہولا پہر وہ خشک ہوئی تو غذاء انسان درکار ہوئی کہ طبعی خوراک
اوسکی گوشت ہی جو حیوانات پاکیزہ سے حاصل ہو اور وہ بغیر از اپنی غذا جو اونکی مناسب ہون
کب رہ سکتی ہین اور غذا اونکی نباتات ہی اور وہ بغیر از آب متصور نہین تو خدا تعالی نے بندوبست
پانی کا کیا چنانچہ ارشاد ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ق
اور نازل کیا ہمنے بلندی سی پانی اندازے کے ساتھ نہ اسقدر کہ مخلوق اُس سے غرق ہو جاوی پس
ٹہرایا اوسکو زمین کی ندیون و تالابون و کنوون مین وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ؁
اور ہم بتحقیق اوسکے لیجانی پر قادر ہین مثلاً ہوا چلادین تو تمام کو خشک کردین اور یا نہرین
نکالکر خشک کردین جیسے نہرون سی گنگا کی قدرت گہٹ گئی اور یہ امر عنقریب زمانہ مین دوسری
جنت کی نہرونکی نسبت جو نیل و فرات و دجلہ و جیحون مین ہونیوالا ہی قبل اسکے کہ یاجوج روس ملک

مقدس پر جری ہے فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ
كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ پس پیدا کیا ہمنے تمہارے لئے پانی سے باغ خرما اور انگور کے
تمہارے لئے اُن باغوں مین بہت سے میوے ہین کہ دوسری کار خانون مین کام مین آتے ہین او بعض
اونمین سے کہاتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ
اور پیدا کیا پانی سے زیتون کا درخت جو اگتا کوہ سینا سے نکلا جو اگادی تیل اور نان خورش کے
ساتھ کہانیوالونکے لئے اس طور سے الوان مین انبیا ہین وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ
اور تحقیق تمہارے لئے انعام مین البتہ مقام عبرت ہے کہ پلاوین تمکو اُس سے جو اونکے پیٹونمین ہے
دودہ بناکر اور تمہارے لئے مادون مین اور نردین اونکے بہت سے نفعے ہین جیسے زمین کا جوتنا
اور اناج کا اُگانا اور نا وغیرہ اور اونکے کہال سے بہت سی اشیا بنائی ہین اور بعض اونمین مثل گاؤ وغیرہ
کی وہ جو کہاؤ کہ ہر ہر چیز موجب نفع ہے وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۙ اور اونپر اور
کشتیون پر چڑہتے ہو اور اترتے ہو کہ حالت دوسری حالت کی خلاف ہے پس کافر لوگ جو ایمان
ﻻوین تباہ ہون جیسے سابقین مخالف انبیا تباہ ہوے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا
اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؀
اور البتہ بہیجا نوح کو اوسکی قوم کی طرف تو نوح نے کہا اے میری قوم عبادت کرو خاص اللہ کی
نہین ہے تمہارے لئے کوئی معبود اوسکی غیر آیا تم نہ بچو شرک سے اور مشرکین اولاد قابیل سے تم پیدا شادی
نکرو جیسے توریت مین ہے اور معبود اونکے معتبر پانچ شکل کے تہے ایک شکل گہوڑی کی جو سود مین
کلکی اوتار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سواری لکہی ہے اور ایک شتر بچہ بمعنی بکر کے اور ایک سواع
بشکل انسان بمعنی مرد کے ذی النور کے اور ایک نسر بشکل عقاب کی دابۂ یغوث بشکل اسد
کی تو انہون نے کہا کہ ہم انکو ہرگز نچہوڑینگے تو کہا انہوں نے کہ نچہوڑو اپنے معبودون کو اور نچہوڑو
ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور نہ نسر اور نہ یعوق کو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ع ۲

مِن قَوْمِهِ مَا هٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ
پس جب سرداروں نے کفر کیا نوح کی قوم سے کہا نہیں ہے نوح مگر بشر تمہاری مثال ارادہ کرے
یعنی بڑائی تمہارے اوپر اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا
سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ اگر چاہتا خدا اگر رسول بھیجا جاوے تو اوتارتا
فرشتے نہ سنا ہمنے اسکو یعنی پہلے باپ دادوں میں اور اونکا باکی عمر اگرچہ بڑی ہوئی ہے مگر قبل زمانہ
طوفان سے گذر چکی تھی إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ
نہیں ہے نوح مگر ایک مرد جسکو جنون ہے جو طوفان سے خشکی میں ڈرا دی جیسے اہل نیچر مسیح کے دوبارہ
آنے کی نسبت کہیں پس انتظار کرو اوسکے ساتھ ایک وقت تک کہ اوسکو موت آوے جیسے
اس وقت بعض نیچری سرکار اہل یورپ کی شوکت کی نظر سے مہدی و مسیح کے منکر ہیں قَالَ
رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ کہا اے میرے رب نصرت دے مجھکو اس سبب سے کہ انہوں نے
مجھکو جھٹلایا فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ
أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ
إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم
مُّغْرَقُونَ ۝ پس وحی کی ہمنے نوح کی طرف کہ بنا جہاز تین درجہ والا تیس گز کا چوڑا اور تین سو
ہاتھہ کا لمبا ہمارے روبرو اور ہماری وحی سے پس جب آوے ہمارا امر اور جوش مارے تنور زمین پانی کا
پس چڑھا اوسمیں ہر حیوان سے جو نکاح کی جاتی ہوں دو دو جوڑے اور جو کھائے جاتے ہوں اونسے بھی
نسل کی بقا کے لئے دو دو جوڑے اگرچہ باعتبار غذا کے نسے کے سات سات زوج تھے اور اپنے
خاندان کو مگر جسپر ہمارے قول نے سبقت کی ہو کہ وہ ایمان نہ لاوینگے اور نہ خطاب کر مجھکو اُن
لوگوں کے مقدمہ میں جنہوں نے کفر کیا ہے کہ وہ سب غرق ہونیوالے ہیں فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ
وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝
پس جب تو سوار ہو اور وہ جو تیرے ساتھ ہیں جہاز پر تو کہہ کہ ہر ایک حمد ہے اللہ کو جسنے ہمکو نجات دی

ظالم قوم یعنی کافرے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ
اور دعا کر کہ اے میرے رب لا مجھکو منزل برکت والی میں اور تو بہتر اتارنیوالا ہے چنانچہ
نوح نے جودی پر کشتی سے اتر کر مذبح جو حسب درس ۲۰ فصل ۸ تکوین کے بنایا وہ یہی مقام
برکت والا سنا گاہی بوجہ اسکے کہ منزل کی تقدیس و برکت اوس صاحب کمال کے سبب ہوئی
جو مکہ میں رونق افروز ساتوین ہزار میں ہوئی چنانچہ کنعان کا عہد حسب فصل ۹ تکوین کے اوسکی
بابت ہوا کہ جب تک کنعان خداوند چار خلفا آوینگے اور موقف تک قیامت کے یاد دل برباد کنند
آوین گے جسکا ذکر چند بار گذرا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ بیشک اسمیں آیت قدرت خدا
اور اوسکی توحید اور آیت نبوت رسول ختم المرسلین و قیامت ہے وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ
اور تحقیق تھے ہم علم ازلی کی مطابق دنیا میں البتہ آزمانیوالے یا کہا جاوے کہ ہم ہیں
آزمانیوالے جیسے فصل ۹ تکوین میں اس عہد کا ذکر ہے اہل مکہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ
قَرْنًا اٰخَرِیْنَ پھر ہمنے پیدا کئے بعد اونکے نسل نوح سے دوسری قوم کہ بابل میں اور اوسکے
گرد رہتے تھے اور بت پرستی کرنے لگے فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اور بھیجا ہمنے اونمین
اونمیں سے ہود پیغمبر کو رسول اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ع ۲
کہ عبادت کرو اللہ واحد کی نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود غیر اوسکے کیا پس تم تقویٰ نکرو
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ
اور اوسکی قوم کے اون امرا ذات العماد کے سرداروں نے جنہوں نے کفر کیا اور تکذیب کی آخرت کی لقا کی اور نعمت والا
کیا ہمنے اونکو دنیا کی زندگانی میں کہا کہ نہیں ہے یہ ہود مگر تمہاری مثل کھاتا ہے اوس سے جو تم کھاتے ہو اور پیتا ہے اوس سے کہ تم پیتے ہو پھر
نبوت و رسالت کی ہے یہ کیوں مخصوص ہو وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور اگر تم اطاعت
کرو بشر اپنی مثل کی بیشک تم اوسوقت میں البتہ زیانکار ہو اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا
اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ کیا وہ وعدہ کرے تمکو کہ جب تم مرجاؤ اور ہوجاؤ خاک و استخوان بوسیدہ کہ

آخرت میں مدتی تم نکلنے والے ہو اپنی قبروں سے دور ہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا
تُوعَدُونَ ۙ دوری دوری ہے اسکے لیے جو وعید کی گئی ہو اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۙ نہیں ہے وہ مگر زندگانی ہماری قریب کی
یا مرتے ہیں اور جیتے ہیں لیکر جیویں اور نہیں ہم اوٹھنے والے قیامت میں اور مقولہ ہود کا یہ ہے کہ پھر نکلوگے
اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ۝
نہیں ہے وہ مگر ایک مرد جسنے افترا کیا خدا پر دروغ اور نہیں ہیں ہم اوسکے لیے ہم ایمان
لانیوالے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ ہود نے عرض کیا ای میرے رب
نصرت دے مجکو اوسکے ساتھہ جو تکذیب میری کرتے ہیں قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ
اللہ نے فرمایا قلیل زمانہ میں البتہ ہوجاویں وہ ندامت والے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ پس پکڑا اونکو ہلاک نے
سخت دھمکہ کے ساتھہ پس کیا ہمنے اونکو مثل گھاس کہائی ہوئی کے اور باقی قوموکو نام میں
لگی کر دیا جو مرحمت ساتھ ہیں شریک تہوس دوری ہے قوم ظالموں کے لیے ثُمَّ أَنْشَأْنَا
مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا آخَرِينَ ۝ پھر پیدا کیں ہمنے وہ بعد دوسری قومیں جو زمین پر
پر آباد ہوئیں مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝ سبقت کریں
کوئی امت اپنی اجل کو اور نہ تاخیر کریں ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا پھر بہیجے ہمنے
رسول ایک دوسرے کی ردیف کہ بعض اونکا بعض کے بعد آیا جیسا کہ صالح کو قوم ثمود میں
اور ابراہیم کو بابل میں قوم کلدی پاس بہیجا اور لوط کو سدوم و عمورا میں كُلَّمَا جَاءَ
أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ جب آیا ہر امت میں اوسکا رسول تکذیب کی انہوں نے
اوسکی تو ہلاک کیا اوسکو فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ پس
پیچھے لائے ہم بعض اونکو بعض کے کہ ابراہیم کا خلیفہ اسحاق کو اور اسحاق کا یعقوب کو اور
یعقوب کا یوسف کو کیا اور کیئے ہمنے اونکی قصہ قرآن میں علی ہذا لوط کو خلیفہ بنایا ابراہیم کا

قوم عمورا وصیدا مین اور اسماعیل کو اہل کر کے لئے فَبُعۡدًا لِّقَوۡمٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝ پس
دوری از رحمت ہی اوس قوم کے لئے جو ایمان نہ لاوین ان قصص کو سنکر ہر ایک اونکی
اس زمانہ مبارک کے پیشین گو گذرے ہین ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی وَ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ ۝
بِاٰیٰتِنَا وَ سُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ۝ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَ كَانُوۡا قَوۡمًا
عَالِیۡنَ ۝ پہر بہیجا موسٰی کو اور اوسکے بہائی ہارون کو اپنی آیات اور غلبہ ظاہر کے ساتہ
فرعون اور اوسکے گروہ کے پاس کہ ہماری قوم کو اجازت دیکہ باہر جاکر عید کرین کہ حکم خدا ہی
اوسنے کہا کہ مین تمہارا خدا ہون دوسرا خدا کون ہے تو انہون نے تکبر کیا اور تہی وہ قوم
دنیا مین بلند مرتبہ فَقَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لِبَشَرَیۡنِ مِثۡلِنَا وَ قَوۡمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوۡنَ ۝
فَكَذَّبُوۡهُمَا فَكَانُوۡا مِنَ الۡمُهۡلَكِیۡنَ ۝ پس کہا انہون نے ایا ہم ایمان لاوین
اپنی مثل دو بشر کے لئے حالانکہ اون دونون کی قوم ہمارے لئے غلامی کرنیوالی ہین پس
تکذیب کی انہون نے اون دونون کی پس ہوے وہ ہلاک ہونیوالون مین سے غرق کئے
دریای احمر مین اور موسٰی و ہارون و اونکی قوم کو نجات دی وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡكِتٰبَ
لَعَلَّهُمۡ یَهۡتَدُوۡنَ ۝ اور دی ہمنے موسٰی کو کتاب جسمین جابجا ذکر خیر اسلامی است کا ہی
تاکہ وہ راہ یاب ہون وَ جَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰیَةً اور کیا ہمنے مسیح ابن
مریم کو اور اوسکی ماکو آیت اسوجہ سے کی کہ مریم نے حسب اوائل کتاب لوقا کے پیشین گوئی
اسلام کی کی دیکہو مقدمہ چہارم کو اور مسیح کی نسبت وارد فصل ۱ کتاب اعمال مین ہی جسکا خلاصہ
یہ ہوکہ مسیح کو پیطرس نے اسلئے بہیجا کہ رسول اکرم کا پیشین گو ہو جو مسیح کے جانے اور بار دگر آنیکے بیچ مین
رونق افروز ہون اور مسیح نے بہت کچھ خدا کی بادشاہت اسلامیہ کی خبر قبل از مرگ دی و بعد
از وفات کے قبر مین تین شب مسیح رہکر چالیس روز حواریون پر ظاہر ہوکر حسب فصل اول
کتاب اعمال کے کوہ زیتون کے اوپر ٹہرے جنکے ساتہ حواری و مریم تہے خدا کی بادشاہت
اسلامیہ کی خبر دیتے رہے چالیس روز قبر سے نکلنے کے بعد مسیح آسمان کو اوٹہائے گئے بعد ان نظر

ارشاد ہے وَ اٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ۝ اور جگہ دی ہمنے
اون لوگون کو بلندی کی زمینون کی طرف جو صاحب قرار و آب جاری ہے اور مسیح کے اوٹہا جانے کے
بعد مسیح کے حواری رسول ہوے اونکی نسبت بذریعہ پطرس ارشاد ہوا جیسے فصل ۱۱ نامہ اعمال
رسل سے ظاہر ہے یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ اے رسولو کہاؤ طیبات سے اور کام کرو نیک بدرستی ہمین تمہارے کامون کو
جانتا ہون یعنی ذبح کرکے کہاؤ جیسے ورس ۱۳ فصل ۱۱ نامہ اعمال مین ہے اور ورس ۲۰ و ۲۹
فصل ۱۵ کتاب اعمال مین ہے کہ بتون کی گندگیون اور حرام کاری اور گلا گہونٹی ہوئی چیزون اور
لہو سے پرہیز کرین اور سور کی مذمت خود زبان مسیح سے ظاہر ہوئی ہے گو غیر قومین حرام غیر طیب کو
ورس ۲۰ و ۲۹ مین حصر سمجہین اور سور کہانے لگے اور اس ممانعت کے ساتھ جو لہو اور غیر مذبوح
کے ہے وہ اوسکو بہی کہانے لگے اور خاص ورس ۸ فصل ۱۵ کتاب اعمال کی مطابق غیر قومونکی نسبت
حواریون کو فرمایا کہ اونمین اور تم مین کچہ فرق بعد ایمان کے نہین ہے ان نظر فرماتا ہے وَاِنَّ ھٰذِہٖٓ
اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور تحقیق یہ تمہارا گروہ اکیلا
ایک گروہ عظیم موعود اور مین تمہارا رب ہون جسکا وعدہ ابراہیم و ہاجرہ سے بار بار ہوا دیکہو فصل ۱۲
و ۱۶ و ۱۷ و ۲۱ تکوین کو اور دوسری کتب منزلہ کو مگر ساتھ اسکے بہت سے سرداران بنی قیدار کو
کافر بنا ہی لکہا ہے جو بعد مین ہادی ہوا دین فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَھُمْ بَیْنَھُمْ زُبُرًا کُلُّ حِزْبٍ
بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ۝ پس ان گروہونے متفرق کیا اپنے امر کو اپنے درمیان فرقہ فرقہ ہر ایک
گروہ اپنے عقیدہ کے ساتھ خوش ہے توحید والے توحید کے ساتھ تثلیث کے قائل تثلیث کے جیسے
بعض نصاری ہوگئے تہے بعض ملحد بعض بت پرست بعض ستارہ پرست فَذَرْھُمْ فِیْ غَمْرَتِھِمْ
حَتّٰی حِیْنٍ ۝ پس چہوڑ اونکو اونکی غفلت مین کہ اپنے مال و منال کے استدراج سے آپکو اہل حق
جانتے ہین خدا تعالی فرماتا ہے اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۝ نُسَارِعُ
لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ کیا وہ گمان کرین کہ دیر مال و اولاد دیکر ہم

مدد کرین ہم سرعت کرین انکے لئے خیرات مین یہ بات ہرگز نہین بلکہ وہ شعور نہین رکہتین انکی مدد
اور وہ جسکے وعدہ فصل ۱۱ ہے شیعیا وغیرہ کے تباہ ہونیوالی ہین اور سرعت خیرات اونکے لئے اللہ نے
کی ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا
سٰبِقُوْنَ ۝ بدرستی وہ ابوبکرؓ مثال جو اسلام لاکر اپنے رب کے خشیہ سے ڈرین اور وہ عمرؓ مثال
جو اپنے رب کی آیات کی ساتھ ایمان لاوین یعنی آیات سورۂ طٰہٰ سنکر اور وہ جو علیؓ مثال ہوی
رب کے ساتھ شرک نکرین کہ آپکی پیشانی بت کو کبھی نہ لگی اور وہ عثمانؓ مثال جو دیوین اور انکے
دل انکا خوف خدا سے بہر ہون بدرستی وہ اپنے رب کی طرف رجوع لانیوالے ہون یہ لوگ سرعت کرنیوالے ہین خیرات مین
اور وہ خیرات کیلئے سبقت کرنیوالے ہین کہ خدا کی بادشاہت اسلامیہ والے ہین اس مقام میں ہے کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
جیلاعرض کیا کہ اگر وہ زنا کرین اور شراب پیوین اور چوری کرین ارشاد ہوا کہ نہین اے بنت صدیق لیکن وہ روزہ رکھیں
و نماز پڑھیں و صدقہ دیویں و خوف کریں کہ قبول کیا جاوے اوس الحدیث اس مقام پر یہ سوال ہے کہ اگر قائم نہو سکتا ہو نماز میں قیام
طاقت نہو تو ارشاد ہے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اور نہ تکلیف دیں ہم کسی نفس کو مگر اوسکی وسعت
کے ساتھ کہ اگر قائم نہو سکتا ہو تو نماز مین بیٹھ جاوے اگر طاقت صدقہ نرکہتا ہو اوس سے معاف ہے
کہ لاچاری ہے وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ہمارے پاس
کتاب ہے نامۂ اعمال کہ بولے حق اور راستی کے ساتھ اور وہ کمی نہ کیے جاوین اور یہ کلام بطور جملہ
معترضہ کے ہوا اور کلام اسمین تہا کہ وہ شعور نہین رکہتے تو ارشاد ہے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ
مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ بلکہ ان کے دل
غفلت میں ہیں اس تحقیق مذکورہ سے اور اونکے لئے برے اعمال ہین سوای اس مذکور کے وہ اوسکے
عامل ہین کہ بجای خشیہ و خوف کے وہ بیخوف و خطر ہین اور بجای ایمان کے وہ کفر کرتے ہین اور
بجای توحید کے وہ شرک کرتے ہین اور بجای عطا کے بخیل ہین اور وہ اپنے رب کی طرف رجوع

نہین کرتے تو کیسے اونکی مال و اولاد کی کثرت موجب سرعت فی الخیرات ہو سکی حَتّٰۤى اِذَاۤ
اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ۝ لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور سوقت تک غفلت مین ہون یہانتک جب ہم پکڑین
یقینًا اونکی سرداروں کو عذاب بدر کے ساتھ ناگہان وہ فریاد کرین اور کہا جاوی کہ فریاد
کرو آجکے روز تحقیق تم ہم سے نہ منتع ہو قَدْ كَانَتْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ
عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِیْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ پڑہی
جاتی تہین میری آیات تمہارے اوپر اور تم اپنے پاشنون پر اولٹے لوٹتے تھے تکبر کرنیوالی اللہ پر
کہ ہم کون غنیمت ہو سکتا ہے رات کو کہانی کہنے والے فحش بکنے والے اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ
اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ یَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ آیا نہ فکر کرین قول یعنی
کلہا ابراہیم و اسمعیل و زید و قصی کو بابت وحی موعود کے یا آئے ہو اونکے لئے وہ سے جو
نہ آئی اونکی پہلے باپوں کو کہ اونکو وحی آئی ہو قرآن کے انکار پر یہ تردید منظر قرآن اور وحی کہے ہے
اور تردید دوسری منظر رسول کے ہے اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ
اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ یا نہ پہچانین اپنے رسول موعود کو پس کفار اوسکا انکار کرین
اگر پیغمبر کو اہل عقل نہ سمجھین یا کہین کہ اوسکو جنون ہے اگر دیوانہ جانین تو پہلے کا جواب فرماتا ہے
کہ یہ قرآن اونکی باپ دادونکی ارشاد کی موافق ہے مخالف نہین اور اونپر سوای قرآن کی دوسری
وحی نہین آئی جس سے قرآن کا انکار ہو بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
كٰرِهُوْنَ ۝ بلکہ لایا پیغمبر اونکو وعدہ راست آبا کے ساتھ اور اکثر اونکی حق کے لئی جو وعدہ
راست ہو گیا ہے کراہت رکھنے والی ہین کہ اوسمین توحید کی تعلیم ہے اور کہتے ہین کفار کہ محمد ہمکو
طرف متوجہ ہو تو ہم تیری بات کی طرف توجہ کرین ارشاد ہے وَ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ
لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ اگر پیروی کرتا قرآن اونکی خواہشون
شرک کی اور شرک کو فرض کیا جاوی کہ حق کے غیر کوئی معبود ہو تو غیریت مستلزم ہے باہمد گر منکر

پس ایک وجود آسمان و زمین چاہتا اور دوسرا اونکی نیستی تو فاسد ہوجاتے آسمان و زمین
اور جو اونمین ہے اگر دو وجود مغائر ہوتے تو اگرچہ مغائرت مباینت کو چاہتی ہے مگر
بفرض محال صورت اتفاق مین توارد علل مستقلہ لازم آتا جو ممکن نہین اور جواب سوال کے
انکار کا فرماتا ہے بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا بلکہ لائے ہم اونکا رسول کو اونکے لئے اونکی بابت دا اونکی ذکر کی مطابق
پس وہ اونکے ذکر سے اعراض کرنیوالے ہین یا تو مانگے اونسے اجر تو اونکے پاس اجر کی طاقت
نہ رکھکر اعراض کرین تو جنون کہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
تو اجر تیرے رب کا بہتر ہے کہ فتوحات بھی اصغر ہوا اور وہ نیک رزق دینے والون کا ہے

رہا جنون کا خیال یہ دلیل ذیل سے غلط ہے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور بدرستی تو البتہ بلاوے اونکو راہ راست کی طرف اور بلانیوالا راہ راست کی طرف
مجنون نہیں ہوتا وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝
اور بدرستی وہ کافر جو ایمان نہ لاوین آخرت کے ساتھہ راہ سے البتہ تجاوز کرنیوالے ہین
تو وہی دیوانہ ہین اور تکبر اونکا بابت آیات اللہ کی جو خیال کرتے کہ ہم پر عذاب نہ آویگا
محض غلط ہے کہ قحط سالی حضور کی دعا سے اونپر آئی چنانچہ استخوان و کتے کہاگئے ویسے ہی
اونکا خیال بابت قیامت کے نہ آنیکے محض غلط ہے اور ایسے لوگ راہ سیدہی سے ہی اونہر کے آئینہ
جو فرماتا ہے وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُوْنَ ۝ اگر ہم اونپر رحم کرین اور کہولین اونسے وہ قحط سالی کی تکلیف جو اونکے
ساتھہ ہے البتہ رہین اپنی طغیان مین کہ بہٹکین وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا
لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور البتہ پکڑا ہم نے اونکو عذاب قحط سالی سے پس نہ عاجزی
کرین اپنے رب سے اور نہ زاری کرین حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ
اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب کہولین ہم اونپر دروازہ صاحب عذاب سخت کا جو فتح بدر

مسلمانوں کو ہوتا گیان وہ اوسمین اندوہناک ہوں مروی ہی کہ ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ مین قسم دیتا ہون اللہ کی ورحم کی کہ کیا آپ نہی گمان کرتے مین کہ آپ بہیجے گئے ہو رحمت کے لئے تو ارشاد ہوا ہان پس عرض کیا کہ دعا کیجئے اللہ سے کہ دور کرے اللہ ہمسے قحط تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو جاتا رہا قحط پر بت پرستی سے کفار مکہ باز نہ آئے اور بت پرستی کی شناعت مین فرماتا ہی جو اہل مکہ کرتے

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ٥ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیو تمہارے نفع کے لئے سمع و بینائیں اور دل اور تم بت پرستی کر دار شریک کر دانو تو اون شریکون نے کیا پیدا کیا کم ہین وہ جو شکر کرین اور ایمان لاوین وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ٥ اور خدا وہ ہے جسنے پہیلایا تمکو زمین مین زمانہ ہود مین اور اوسکی طرف بروز قیامت جمع کیے جاؤ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥ اور خدا وہ ہی جو جلاوی اور مارے اور اوسکے لئے اختلاف رات و دن ہے کیا تعقل نکرو کہ وہ اللہ ایک ہی اور قیامت کی لانے مین قادر ہی اسپر وہ ایمان نہ لاوین بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ٥ بلکہ کہا انہون نے مثل اوسکی جو کہا پہلون نے کہ بت پرستی ہماری اباسے چلی آئی ہی اور قیامت کے انکار کرنے لگے قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ٥ انہون نے کہا کہ جب ہم مرگئے اور ہوگئے خاک و استخوان ذلیل کیا ہم البتہ اوٹہائے جاوین لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ٥ البتہ وعدہ کئی گئی ہم اور ہمارے آبا اسکے لئے پہلے نہیں ہے یہ مگر پہلی کہانیین اگر سچے تھے کبھی تو آتے تو جواب اونکو شرک کرنیکا فرماتا ہی قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ دریافت کر کسکے لئے ہی زمین اور جو اوسمین ہے اگر تم جانتے ہو سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا

تَذَكَّرُوْنَ ٥ جلد کہین اللہ کے لئے ہے تو اس صورت مین اونسے کہہ آیا تم نصیحت
نہین پکڑتے کہ اوسکو چھوڑ کر دوسرے کو پوجو قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ٥ دریافت کر اونسے کون ہے سات آسمانون کا مالک اور عرش
عظیم کا مالک سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ٥ جلد کہین کہ اونکی ربوبیت
اللہ کے لئے ہے فرمایا آیا پس تم شرک سے تقوی نہین کرتے قُلْ مَنْ بِیَدِہٖ مَلَكُوْتُ
كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ دریافت کر
کس کے ہاتھ مین ہے ہر شے کا ملک اور وہ پناہ دی اور نہ پناہ دیا جاوے اوسپر اگر تم جانتے ہو
سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ٥ جلد کہین کہ ہر شے کے ملکوت خدا کے لئے ہین
فرمایا پس کیون تم مسحور ہوتے ہو کہ شریک خدا گردانو اور شیطان نے تمکو سمجھا دیا اور فریب کا
موقع فرمایا بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ٥ بلکہ لائے ہم حق بات کہ وہ
قرآن منزل ہے اور تحقیق وہ جھوٹے ہین جو اوسکی تکذیب کرین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ
وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ
عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ٥ نہ پکڑا خدا نے ولد اور نہین ہے اوسکے ساتھ
کوئی معبود مغایر اس صورت مغایرت و استقلال مین شان یہ ہے کہ البتہ جاتا ہر الٰہ اپنے
خلق کے ساتھ ورنہ پرستش کی لائق نہو اور البتہ بلند ہو بعض اونکا بعض پر کہ تعدد مطلق
جائز نہین ایک غالب ہوتا دوسرا مغلوب تو مغلوب خدائی کی قابل نہو پاک ہے اللہ اوس سے
کہ وصف کرتے ہین کہ بنی ملیح خدا کی بنات ملائک کو کہین اور کوئی مقرب سمجھے اوسکا جواب
سورۂ بنی اسرائیل قرآن مین ہے کہ وہ اپنے مالک کی طرف راہ بتلاتے نہ خود اپنے کو پجواتے
عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ٥ اللہ دانا غیب و شہادت ہے
نہ دوسرا پس برتر ہے اللہ اوس سے کہ اوسکا شریک گردانین چنانچہ اس کہنے پر وہ ہلاک
ہوئے بدر مین اور قیامت پر دلیل فتح اسلام ہے کہ جیسے فرمایا تھا ویسا ہی وہ ہوتا ہے پس جیسے

فتح بدر بعید سے اور وہ ہونیوالی بعد از ہجرت ہی ویسے قیامت بھی بعید سمجھتے اور وہ ہونیوالی ہم
تو سبطر ہجرت دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ قبول کرے بنا بران فرماتا ہی قُل رَّبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي
مَا يُوعَدُونَ ۙ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٥ دعا کر ای میرے رب
اگر وہ جو تو مجکو دکہلاوے یعنی وہ جو وعید کئے گئے ہین بدر مین ای میرے مالک پس مت کر
مجکو قوم ظالمون مین بلکہ میری ہجرت کرا دے وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ
اور ہم اس بات پر کہ دکہلاوین تجکو وہ جو وعید کرتے ہین اونکو البتہ ہم قادر ہین اگر وہ اس
عرصہ مین قبل از ہجرت شرارت کرین ارشاد ہی ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ
دفع کر اونکے شر ایسی شئے کے ساتھ جو نیک ہو اونکی برائی سے تحمل سے صبر سے اعراض سے
نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ٥ ہم دانا ہین اوسکے ساتھ جو وصف کرتے ہین اور ہم تحمل
کرنے مین اگر کوئی وسوسہ ڈالے کہ جب ہجرت رسول کی ہو تو فتح کا کیا گمان کہ ہوتے ہوے
اونکے کمزور رہی تو کیا نبی سے ہو سکتا ہی اور کفار صاحب نسب ہین اونکے ساتھ کثرت نہی
تو ارشاد ہے وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۙ وَأَعُوذُ بِكَ
رَبِّ أَن يَحْضُرُونِ ٥ اور دعا کر ای میرے رب پناہ چاہتا ہون تجہسے دفعات شیاطین سے
اور پناہ چاہتا ہون تجہسے ای میرے رب اس سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس چہ جائیکہ حاضر ہوکر
وسوسہ ڈالین حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ ۙ
لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ تا کہ جب آوے ایک اونکو موت کہا ای میرے
رب واپس لے ملائک لوٹا دو مجکو امید کہ مین نیک کام کرون اوسمین کہ مین نے چہوڑا ہے
یعنی اسلام مین كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ ہرگز نہین تحقیق وہ کلمہ ہے کہ کافر اوسکا
قائل ہی کچہ اثر اوسپر مرتب نہین بلکہ مرکر برزخ مین کہ اوسکا عالم مثال ہی جاتا ہی ہرگز دنیا مین
نہ لوٹے چنانچہ فرماتا ہی وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ٥ اور اونکے پیچھے
برزخ ہی یعنی عالم مثال اوس روز تک کہ مبعوث ہون روز قیامت فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ

فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون ۵ پس جبکہ نفخ کیا جاویگا
صور میں بار دگر اور مخلوق اوٹھ بیٹھے تو نسب مفید نہوا اونکے لئے بغیر ایمان کے اوس روز اور
نہ سوال کئے جاوینگے نسب سے کہ کسکے بیٹے و کسکے پوتے ہو اگرچہ پکارے جاوینگے ای فلان بن فلان
جیسے ابن مسعود کا ارشاد ہے بخلاف مومنین کے کہ اونکو حسب آیت الحقنا بھم ذریتھم
کے نسب مفید ہو فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ۵ پس جسکے
وزن کی ترازو بھاری ہو نیک اعمال سے پس وہ لوگ فلاح یاب ہوں یعنی اہل ایمان کہ
بنفس ایمان کا پرچہ ہی سب پر ہوینر غالب ہو ومن خفت موازینہ فاولئک الذین
خسروا انفسھم فی جھنم خالدون ج اور جسکے اعمال کی ترازو ہلکی ہو کہ کفر پر
مرے اگرچہ کتنے ہی اعمال نیک اوسکے ہوں پس وہ جنہوں نے زیان کیا اپنی جان پر جہنم میں
ہوں ہمیشہ تلفح وجوھھم النار وھم فیھا کالحون ۵ جلا دیگی اونکے مونہوں کو آگ
اور وہ آگ میں ترش رو ہونگے اور اللہ پاک فرماویگا الم تکن آیتی تتلی علیکم فکنتم
بھا تکذبون ۵ کیا نہ پڑھی جاتی تہیں میری آیات تمہارے اوپر پس تم اوسکی تکذیب
کرتے تہے قالوا ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ۵ کہینگے ای
ہمارے رب غالب ہوئی ہمارے اوپر ہماری شقاوت اور ہم قوم گمراہ تہے ربنا اخرجنا منھا
فان عدنا فانا ظلمون ۵ ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سے پس اگر ہم پھر لوٹیں
تو بیشک ہم ظلم کرنیوالے ہیں قال اخسئوا فیھا ولا تکلمون ۵ فرماویگا اللہ جیسے
کتے کو کہتے ہیں کہ دور ہو اوسمیں اور نہ کلام کرو ہم سے انہ کان فریق من عبادی
یقولون ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت خیر الرحمین ۵ بیشک
شان یہ ہے کہ ایک فریق میرے بندوں سے کہتے تہے ای ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمکو بخش
اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر رحمت کرنیوالوں کا ہے فاتخذتموھم سخریا حتی انسوکم
ذکری وکنتم منھم تضحکون ۵ پس پکڑا تم نے اونکو ٹھٹھا یہانتک کہ بہلادیا اونہوں نے یاد

استہزا سے تمکو میرا ذکر اور تم اونسے ٹھٹھا کرتے تھے اِنِّی جَزَیْتُہُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا
اَنَّہُمْ ہُمُ الْفَائِزُوْنَ ۝ بدرستی مینے اونکو جزا دی آج کے روز اوسکے مقابلہ مین کہ
انہون نے تمہارے ٹھٹھے پر صبر کیا بدرستی وہ فوز یاب ہوے اور وہ کافر جو حیات دنیا کے ہی
قائل ہون اور قیامت کے منکر سخت تکلیف مین ہون کہ بمقابل عذاب آخرت حیات
دنیاوی کے کچھ قدر نہ سمجھین قٰلَ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ۝ قَالُوْا
لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَادِّیْنَ ۝ کہے اللہ اونسے کتنے سال تم زمین
مین ٹھہرے کہین ہم ٹھہرے ایکدن یا بعض اوسکا پس تو دریافت کر گنتے والون سے قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ جواب دیگا خدا تعالی نہ ٹھہرے تم مگر کم کہ تناہی
بمقابل لاانتاہی کے کم ہے کاش بدرستی تم جانتے اور ایمان اس روز بر لاتے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ آیا پس تمنے گمان کیا کہ پیدا کیا ہم نے
تمکو عبث اور یہ کہ تم ہماری طرف نہ رجوع کرو فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج پس برتر ہے
بادشاہ حق اس سے کہ عبث پیدا کرے تمامی کارخانہ زمین کے انسان کے لئے پیدا کئے
اور انسان کو اپنے عرفان کے لئے پیدا کیا ہے پس اگر انسان کی پیدایش عبث ہو تو سب
کارخانہ عبث ہوا جاتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ نہین ہے
کوئی معبود بغیر اسکے جو کار بزرگ والا ہے وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا بُرْہَانَ
لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ اور
جو پکارے اللہ کے سوا دوسرا معبود جس پر اوسکو دلیل کوئی نہین پس جز این نیست اوسکا
حساب اونکے رب کے نزدیک ہے کہ وہ فلاح نہ دیگا کافرون کو وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ
وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور دعا کر اسے نبی طلب ایماندار کہ چھپا مجکو اپنے مین
کہ فنا ہو جاؤن مجھ مین اور رحم کر کہ تیرے لقا پاؤن اور تو بہتر رحم کرنیوالون کا ہے۔

سورہ نور مدنیہ ہے چونسٹھ آیت و نو رکوع ہین

یہ صورت بڑی مشابہ کو خلفاء اربعہ مین ہے جیسے اسے موسیٰ بن موسیٰ کہ دادی لاوی کی
نسل مین موسیٰ کی خلافت نگئی بلکہ یوسف کی اولاد مین یوشع کو ہوئی اور یوشع کے بعد
کالیب خلیفہ ہوا اونکے بعد صورت سے کالیب کے بیٹے کو خلافت ہوئی پھر حقیقت خلافت بنی
آیا اور بنی لاوی جسمین انبیا بکثرت ہوتے رہے محروم الارث ہو رہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے قرابت دار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث نہوئے جو دنیا دار ہونکا حصہ تھا
اور عدی و تیم و عبد شمس و ابی طالب کی اولاد مین اوسی طریق سے جیسے سرائیل کے ان
خلفا ہوئے اہل اسلام مین خلیفہ ہوئے کیونکہ فصل ۱۰ استثنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
مثل موسیٰ فرمایا گیا ہے اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بڑھکر ہے اور نیز اکثر مجیب
پسندیدہ احکام عہد جدید ہین جو حسب فصل ۲۸ یشعیا کے قانون پر قانون اور حکم پر حکم ہین
جیسے خود حق تعالیٰ بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے اسکی تعریف فرماتا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ یہ سورت ہی عظیم الاحکام جسکو ہمنے نازل کیا ہے اور اوسکے احکام ہمنے
فرض کئے ہین اور اوتاری ہمنے اس سورت مین احکام روشن امید کہ تم نصیحت پکڑو اور
چونکہ اس سورت مین بعض احکام منسوخ ہین تو فرض سے مراد لزوم نہین ہو سکتی اور اون
فرضون مین سے ایک حکم بابت ممانعت زنا ہے کہ زنا بدتر ہے کہ نکاح والی عورت ہو دوسرے کے
ملک مین تصرف کرنا ہے کہ وراثت و خانہ داری کا بندوبست اوس سے نہین ہو سکتا کہ کماوے
کوئی اور کھاوے دوسرے کی اولاد کہ جیسے نیوگ مین بھی برائی ہے اور بغیر نکاحی عورت سے زنا کرنا اوس مین
بھی خانہ داری و وراثت کا بندوبست نہین ہو سکتا پس اگر قبل از نکاح ہو رہا ہے تو اوسکا حال
فرماتا ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ پس
ہر ایک جو زنا کرنیوالی عورت محصنہ جسنے نکاح نکیا ہو اور علی ہذا جو مرد زانی ہو سو تم لگاؤ ہر ایک
کے سو تازیانہ اور نکاح نکئے جانیکی قید آیت آئندہ سے ظاہر ہوگی علی ہذا احصان کی قید آیت

رہا بعد از نکاح اگر یہ فعل مسلمان مرد یا عورت سے صادر ہو تو یہ دوسری بات ہی کہ نکاح نجاوے
پس حاجت نسخ کی نہین اور سورت مدنیہ ہی مکیہ نہین تا کہ کہا جاوے کہ مہاجرین قبل از ہجرت
زانیہ و مشرکات سی بخاطر وجیہ مجامعت کرتے تہے اور مردونکی نسبت بالفرض اگر کہا جاوے
تو مومنات کی نسبت کیا کہا جاوے گا پس صحیح وہی ہی جو ہمنے لکہا گو دوسری اس آیت کا حکم
منسوخ بقول سعید بن مسیب و جماعت کہین کہ آیت وانکحوا الایامی منکم سے داخل
ہوگئی زانیہ ایامی مسلمین مین اور جو کہی لا الہ الا اللہ اوسکی تحقیر مناسب نہین اگرچہ زنا کرے یا
چوری کہ اوسکو جنت مین داخل کرنا خدا کا ذمہ ہے تو ذمہ خدا کو حقیر بنجانو لیکن جب تک زانیہ
توبہ نکرے زنا سے اوسکی نکاح مین دیوثیت لازم آتی ہی کہ وہ حرام ہی اور تائید وہ زانیہ نہین
رہتی پس آیت کا مطلب صاف ہی اور تحقیق اسکی کہ زنا سے عورت نکاح مین رہتی ہی یا نہین
تو جابر سے مروی ہی کہ ایک مرد آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیک میری عورت چہونے والے کے ہاتہ کو منع نہین کرتی تو ارشاد ہوا کہ تو اوسکو طلاق دیدے
اوسنے عرض کیا کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ وہ جیسی ہے فرمایا کہ تمتع پکڑ اوسکے ساتہ
یعنی منع کر اوسکو زنا سے جیسی خبر مین مذکور ہوتا ہی تو طلاق بعبارت دفع نکاح نہین ہوتا اس سے
ظاہر ہے کہ زنا سے نکاح نہین جاتا پر اوسکی واسطے وعید حدیث مین ہی کہ مدمن خمر و دیوث جنت
کی بو نہ سونگہی گا اور جبکہ زنا ایسا سخت گناہ ہی جسکے لئے سو تازیانہ یا رجم مقرر ہے تو اوسکی
نسبت کسی کی طرف کرنا وہ بہی سخت گناہ ہی اگر اوسمین نپایا گیا ہو تو اوسکے لئے بہی سو تازیانہ
اگر نہین تو اسّی تازیانہ تو ضرور مقرر ہین اور جس منہ سے اوسنے کہا ہی اوسکی گواہی ہمیشہ درست
نہونی چاہیے جیسے حنفیہ کا قول ہی یا تا بوقت توبہ کے اور چونکہ زنا بڑا سخت گناہ ہی کہ اوس سے
قبیلہ کی بدنامی بالخصوص دو شخص کی مرد و عورت کی ہے تو اوسکا ثبوت بہی کامل درکار ہے
جنکا نصاب قتل سے بہی بڑہ کر ہونا چاہیے اس سی چار گواہ اوسکے مقرر ہوے اگر غیر شخص نسبت
کرے و گر شوہر ہو اور چار گواہ نرکہتا ہو اور اوسنے زنا کرتے اپنی عورت کو دیکہا تو لعان ہی جسکا

بیان آتا ہی تو دوسرا حکم فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً ۵ اور وہ جو نسبت کریں محصنت کی طرف
قذف کے کہ کسی کو کوئی کہے کہ تو نے زنا کیا یا کہے اے زانی پس اونکو ثبوت کرنا ہے
اوسکی زنا کا چار گواہوں سے جو سبیل فی المکحلہ کے طریق سے وہ اپنا دیکھا بیان کریں
تو جسپر ثبوت زنا ہو اوسکی حد مذکور ہوئی پھر اگر نہ لاویں چار گواہ بدستور مذکور تو قاذف کے
اسی کوڑے لگائے جاویں ؕ وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۵ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۵ اور نہ قبول کرو اونکی شہادت کبھی اور وہ لوگ فاسق ہین مگر جنہوں نے
توبہ کی بعد اسکے اور نیکوکار ہوئے پس اللہ غفور رحیم ہے سواے اسکے جو ازواج مطہرات کو تہمت
کرین اگر اصحاب بدر سے ہوگا تو وہ بخشا جاویگا جیسے ظاہر ہوگا حنفیہ کے نزدیک یہ استثنا جو
آیت مین مذکور ہی فاسقین سے ہی جو قریب ہین اور عدم قبولیت شہادت بعد از حد ہی اور
شافعیہ مفہوم سے آیت کی کہتے ہین جبکہ فاسق سے استثنا ہوا تو قبولیت شہادت کا حکم اوپر
لوٹنا چاہیے کہ اونکی حالت اچھی ہوگئی بخلاف قبل از حد کے کہ اونکی بری حالت تھی اور توبہ
قاذف کی یہ ہی کہ مقذوف سے بخشوائے کہ حق غیر ہے اور تتمہ اس حکم سے یہ ہے جو ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ
یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ
اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۵ اور وہ مرد جو نسبت قذف کریں
اپنی ازواج کو اور نہوں اونکے گواہ مگر اونکی جانیں پس شہادت ... گواہیں ہیں
اللہ کے ساتھ کہ تحقیق وہ البتہ سچوں سے ہے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ
كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۵ اور پانچویں گواہی اوس طرف سے ہو کہ لعنت خدا کی اوسپر اگر
ہو وہ دروغگویوں میں سے وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ
بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۙ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَآ

اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اور بعد لعان شوہر کے عورت پر رجم ہے اگر محصنہ ہو
ورنہ کوڑی لگای جائین بشرطیکہ لعان کرنیسے انکار کرے ورنہ دفع کیا جاوی اوس سے
عذاب اگر گواہی دی وہ عورت چار گواہیین اللہ کے ساتھ کہ شوہر تحقیق جھوٹا ہی اور
پانچوین مرتبہ عورت کہی کہ خدا کا غضب ہی عورت پر اگر ہو شوہر سچون مین سی تو اوس وقت
عورت سی عذاب رجم یا جلد کا دور کیا جاوی اور شان نزول اس حکم کا علی ہٰذا فرقت و طلاق
کی نسبت جو حضرات ائمہ مین اختلافات ہی تفاسیر بالخصوص معالم مین مذکور ہے مطالعہ کیا جاوی
اور یہ حکم فضل خدا سے ہے ورنہ دقت کی صورت تھی وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۝ اور کیوں نہو فضل خدا اور اوسکی رحمت تمپر حالانکہ اللہ توبہ کا
قبول کرنے والا ہی اہل ایمان پر و باحکمت ہی کہ زمان آدم سے اوس امانت کا جس سے
اہل ایمان مرد و عورت پر توبہ قبول کی جاوی ذکر ہے کہ مراد اوس سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
مین مخفی نہ ہے کہ مرد و عورت کا معاملہ چونکہ کمال اتحاد کو چاہتا ہے تو اسلام مین اونکے
اتحاد کے اسباب مین بہت کوشش فرمائی گئی ہے اور قتل انسان سخت امر ہی بالخصوص مسلمان کا
تو اس وجہ سے مسئلہ لعان کا ارشاد ہوا اور مرد کو چاہئے کہ ہر ادنی امر مین عورت سی تعلق نہ توڑے
کہ انسان کا دشمن شیطان بہت بڑا ہی جسکے اثر سے ایک آدمی دوسری عورت پر تہمت کر دیتا ہی
دنیاوی ضد سی مستعد ہوجاتا ہی بلکہ آدمی کو پیروی اپنی رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
کرنی چاہئے اس مطلب کے لئے حق تعالی نے قصہ افک صدیقہ کو بیان فرمایا تاکہ اہل ایمان
اوسکی مطابق کرین پس مناسب ہوا کہ اوس قصہ سی اس مقام پر اطلاع فرمائی جاوی مروی ہی
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کا جب قصد فرماتے تو بنظر عدالت ازواج مین قرعہ ڈالتے تو غزوہ
بنی المصطلق مین قرعہ بنام صدیقہ آیا کہ اوس سے پہلے امہات المومنین کے پردہ کا حکم ہو گیا تھا
تو صدیقہ رضی اللہ عنہا ہودہ مین بیٹھتین اور مقام پر اوس سی اوترتین تو جبکہ غزوہ سی لوٹنا ہوا
تو مدینہ کے قریب ایک منزل مین اوتارا ہوا اور رات مین کوچ کا حکم ہو گیا صدیقہ قضاء حاجت کے لیے

ربع

تھی ہیں جب لوٹیں تو ایک زیور آپ کا ٹوٹا تو تلاش کے لئے پھر گئیں اور اوسکی تلاش میں
دیر لگی اور چونکہ مستورات میں کم عمری سے ہلکی تھیں تو ہودہ کے اوٹھانیوالوں نے ہودہ
کسا اور معلوم ہوا کہ یہ ہودہ خالی ہے اور کوچ ہوگیا اور صدیقہ نے زیور پایا
واپس آئیں تو دیکھا قافلہ روانہ ہوچکا تھا اور اوس مقام پر کوئی نہ تھا صدا دیکر بیٹھ
اور وہ جواب دی تو اس خیال سے کہ منزل پر دریافت کرکے کوئی بولیگا اب وہیں مقام پر
ٹھہر گئیں اور نیند آپ پر غالب تھی سو گئیں اور بزرگان صحابہ سے صفوان بن معطل لشکر
کے پیچھے رہتے تھے تاکہ اسباب کی حفاظت رہے تو جبکہ صبح ہوئی وہ اپنے شتر پر اوس مقام پر
آگذرے جہاں صدیقہ سوئی ہوئی تھیں اور وہ پہلے حجاب سے پہچانتی تھی تو پہچان کر انہوں نے
انا للہ پڑھا کہ اونکے اس پڑھنے سے صدیقہ جاگ گئیں اور منہ پر چادر ڈال لی نہ انہوں نے
کچھ کہا، اونہوں نے پھر صفوان نے ناقہ کو بٹھایا اور سوار کرایا اور آپ پیدل ہوگئے
جیسے مردان باصفا کا دستور ہے یہانتک کہ لشکر میں جہاں اوتارا ہوا تھا آگئے تو راس المنافقین
ابی بن سلول خبیث نے جو یہود کی صحبت سے سمت نفاق پیشہ تھا نسبت کی افک کی
(حالانکہ کوئی موقع افواہ پھیلانے کا نہ تھا ورنہ وہ لشکر میں واپس کیوں آتیں) اور اس افک کے
حسان بن ثابت خزرجی و مسطح بن اثاثہ و حمنہ بنت جحش، دوجہ ظاہر خواہر زینب بنت جحش جنکو
حضرت صدیقہ سے کچھ انکار تھا اور ابی بن سلول کے ساتھی رہے انہوں نے اوس تہمت کا موکد
کیا اور اس خبر کا رفتہ رفتہ لوگوں میں ہوا جیسے ظاہر ہوگا اور اتفاق سے صدیقہ مدینہ منورہ میں
آنکر سخت بیمار ہوگئیں اونکے پاس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے پر وہ لطف جو
پہلے تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدیقہ پاتی نہیں تو ایک روز صدیقہ کے ساتھ
مسطح کی ماں قضاء حاجت کو گئیں کہ ہنوز بیت الخلا تعمیر نہیں ہوئی تھی تو مادر مسطح نے مسطح کو
برا کہا صدیقہ نے کہا وہ بدری ہے اوسکو برا کہتی ہو ام مسطح نے کہا کہ تو نہیں جانتی جو اوسنے
کیا صدیقہ نے کہا کہ کیا کیا تو جواب دیا کہ وہ اہل افک کی ساتھ ہے تو اسکی ... صدیقہ کو اوسکی

خبر ہوئی تو اونکا مرض زیادہ ہوگیا اور جب وہ گھر کو لوٹیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے اور صدیقہ نے اذن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا کہ اپنے باپ کے گھر
تشریف لائیں اور کہا ای میری ماں کیا آدمی باتیں کرتے ہیں تو اونکی ماں نے کہا کہ جب
کوئی عورت مرد کے نزدیک محبوب ہوتی ہے تو اوسکی سوتیں زور کرتی ہیں تو رو دیں صدیقہ
صبح تک۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی و اسامہ سے مشورہ اپنی اہل کے فراق کا لینا
کیا تو اسامہ نے کہا کہ ہم نہیں دیکھتے آپ کی اہل میں مگر خیر لیکن مرتضی نے کہا کہ عورتیں اور
بہت سی ہیں اور بریرہ سے حال دریافت کیجئے تو بریرہ نے صدیقہ کی پاکیزگی بیان کی اور کہا
کہ نہیں دیکھوں اونمیں کوئی امر مگر یہ کہ حدیثۃ السن ہیں سو جاتی ہیں آٹا گندھا رہتا ہے
بکری آتی ہے آٹا کہا جاتی ہے اور ام المومنین زینب نے بھی باوجودیکہ صدیقہ کے مقابلہ کی
تہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دریافت کیا تو یہی کہا کہ میں اونمیں کوئی برائی
سوای خیر کے نہیں دیکھتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا یا ای مسلمانوں
کوئی عذر کرے ابی بن سلول کی جانب سے جس سے میری اہل کے مقدمہ میں تکلیف پہونچی ہے
نہیں دیکھوں اونمیں مگر خیر تو سعد بن معاذ نے کہا کہ میں عذر کروں اگر قبیلہ اوس سے
ہو تو اوسکی گردن ماروں اور اگر خزرج سے ہو تو حکم فرمائیے تو حضور کے حکم کو بجا لاؤں تو سعد بن
عبادہ کو جنکے چچا کی بیٹی حسان کی ماں تہی کہ پہلے مرد صالح تہا جاہلیت کی حمیت نے گہیرا اور کہا
کہ ای سعد تو جھوٹا ہے اوسپر قتل کی قدرت نرکھیگا تو اسید بن حضیر چچیری سعد بن معاذ نے کہا کہ
ای ابن عبادہ تو جھوٹا ہے قسم خدا کی ہم قتل کرینگے اوسکو اور تو منافق ہے منافقوں کی طرف سے
مجادلہ کرتا ہے یہانتک کہ دونوں قوموں میں مقاتلہ کا قصد ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر تھے تو بانکہ نزاع رفع کی گئی اور صدیقہ کے رونے کی یہ حالت تہی کہ گویا جگر ٹکڑے ہو گیا
اور ماں باپ اونکے اونکے پاس بیٹھے تھے کہ صدیقہ کے ساتھ انصار کی ایک لڑکی بھی رونے لگی تہی
ناگہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر صدیقہ کے پاس اسطرح سے بیٹھے کہ کبھی اس طرح

ماہ مین نہ ہنچے تہے اور نہ وحی اس بر سے مین صدیقہ کی نسبت آئی تہی ارشاد فرمایا کہ اگر تو بری ہے تو اللہ بری کریگا اگر تجسے اتفاقاً کچہ ہوا تو اپنے گناہ کا استغفار کر اور توبہ کر بندہ جبکہ اقرار کرے پہر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے اور صدیقہ کثرت آنسو سے جواب نہ دیسکین اور ماں باپ سے کہا کہ تم جواب دو تو اونکی ماں نے کہا کہ ہم نجانین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دین تو صدیقہ نے کہا کہ تمنے سنا اور تصدیق کری اگر مین کہون کہ مین بری ہون تم تصدیق نکرو اور اگر مین اقرار کرون کسی امر کا اور اللہ جانے کہ مین بری ہون البتہ وہ مجہے سچ کریگا اور کہا خدا کی قسم مین نپاؤن اپنے لئے اور آپکے لئے مثل مگر وہ جو ابو یوسف یعنی یعقوب نے کہا کہ صبر پسندیدہ ہے اور اللہ مستعان ہے اوسپر جو تم وصف کرتے مراد صدیقہ کو یہ خیال نہتا کہ وحی متلو اونکی بریت مین آویگی بلکہ خیال تہا کہ خواب مین بریت دریافت ہوجاویگی پر حضور پر آثار وحی ظاہر ہوے اور وحی آئی جو ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ بدرستی وہ جولائے تہمت دروغ ایک جماعت تم مین سے کہ تہمت کی ابی بن سلول نے اور نقل کیا اوسکو بلا ارادہ کے دوسرون نے نہ گمان کرو اوسکو شر اپنے لئے بلکہ وہ بہتر ہے تمہارے لئے کہ طریق پسندیدہ تمہارے درمیان مین جاری ہو کہ کسی کی تہمت سے اپنے اہل کو ترک نکرو جب تک چار گواہ معائنہ کے نلاوین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ہر ایک شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اوسنے حاصل کیا گو بری ہونیکے سبب سے اللہ نے معاف کیا کہ انہون نے قول افک کو مان لیا اور رد نکیا کیونکہ آیندہ امہات المومنین کی نسبت قذف کرنیوالون کو جبر دنیا و آخرت کی فرماتا ہے اور مسطح بدری اور حسان وہ قارف نہ تہے اور حمزا ابی بن سلول جو اونمین والی ہوا بڑے گناہ کا اوسنے افک کیا اوسکے لئے عذاب ہے بزرگ دنیا مین حد کا اوسپر حد لگی و آخرت مین یہ ہے کہ اگر ستر دفعہ اوسکے لئے نبی بہی استغفار

کریں تو نہ بچتا جاوے گا لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ
خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُبِينٌ ۝ کیون نہوا جبکہ مومنین و مومنات نے اس
افک کو منافقون سے سنا تھا ظن کرتے اپنی جانون کے ساتھ بہتری کا اور کہتے کہ یہ افترا ہے
ظاہر جیسا کہ ابو ایوب انصاری کی عورت نے اس قصہ کا ذکر اپنی شوہر سے کیا تو شوہر نے کہا
کہ خاموش آیا تو اپنی نسبت یہ جائز رکھتی ہے اوسنے کہا نہیں تو انصاری نے کہا کیسے جائز ہو
صدیقہ مقدسہ کی نسبت جو تجھسے اعلی ہے لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ
فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ کیون نہ لائے
اوسپر چار گواہ پس جب نہ لائے منافقین اوسپر چار گواہ (کیونکہ یہ قصہ و تخصیص متعلق ہوتا ہے
تو اسلئے چار گواہ مقرر ہوے) پس یہ وہ خدا کے نزدیک حسب تصریح سورہ منافقون کے
جھوٹے ہیں تو کیسے دوسرون نے اونکے قول کا اعتبار کیا وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝
وگر نہوتا فضل خدا کا تمپر ای اہل ایمان اور اوسکی رحمت دنیا و آخرت مین البتہ لگتا تمکو اوسمین
کہ تم مین پہونچے عذاب بزرگ کہ مسطح بدری ہین اونکے لئے فضل خدا دنیا و آخرت مین پہونچا کہ
کہ جو چاہو سو کرو اور مسطح و حسان و حمنہ ناقل تہمت خود مفتری کو روایت ضعیف مین عروہ نے
صدیقہ سے روایت کی کہ ابی و مسطح و حسان و حمنہ کو حد لگی پہر یہ حدیث بابت اہل بدر اعملوا
ما شئتم کے خلاف ہے إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ
لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ ۝ جب لو تم
اوسکو اپنی زبانون کے ساتھ اور کہو تم اپنی مونہون سے وہ جسکے ساتھ تمکو علم نہیں اور گمان
کرو تمکو اوسکو آسان حالانکہ وہ خدا کے نزدیک بڑا ہے وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ
لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۝ اور کیون نہوا جب سنے اوسکو
سنا تم کہتے نہیں ہے جائز ہماری لئے اوسکو سا تہہ کہ ہم کلام کرین پاک ہے تو ای اللہ یہ بہتان

عظیم ہے جیسے ابو ایوب نے کہا یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِہٖۤ اَبَدًا اِنْ کُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ج نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ کہ نہ کرو اس افتراء کی مثل کو کبھی اگر تم ایمان لائے ہو
وَیُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اور بیان کرتا ہے اللہ تمکو
آیات و اللہ دانا باحکمت ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ
فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ جو لوگ کہ وہ منافق جو دوست رکھتے ہیں
فحش کے افشا کو ایمان والوں میں انکے لئے عذاب ہے دردناک دنیا و آخرت میں
کہ دنیا میں حد لگی اور آخرت میں بخشش نہ پائینگے و اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مسلمانوں پر
اللہ کا فضل عظیم ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ اور کیوں نہ ہو فضل خدا کا تم پر اور اسکی رحمت اور یہ کہ اللہ مہربان با رحم ہے
یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط وَمَنْ یَّتَّبِعْ
خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط اے ایمان والو
نہ پیروی کرو شیطان مثل ابی بن سلول کی کا ہونگی اور جو پیروی کرے شیطان کی کا ہونگی
تو وہ حکم کرتا ہے فاحشہ و بری کے ساتھ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ
مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ط
وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اگر نہ ہوتا فضل خدا کا تمہارے اوپر اور اسکی رحمت نہ پاک کرتا
تم میں سے کسی کو کبھی مثل مسطح وغیرہ کے ولیکن اللہ پاک کرتا ہے جسکو چاہے و اللہ سننے والا
دانا ہے اسکے بعد آثار خوشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسے اور اول کلمہ جو فرمایا یہ تھا اے عائشہ قسم خدا کی کہ بری کیا اللہ نے تجکو بی بی عائشہ
کی ماں نے کہا اے عائشہ کھڑی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو صدیقہ نے کہا قسم
خدا کی نہ کھڑی ہونگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور میں نہ حمد کرونگی سوائے خدا کے

ع ۱ ۱۰

اور ابو بکر صدیقؓ نے قسم کہائی تہی کہ مسطح پر کبہی نفقہ نکر دونگا بعد اسکے کہ انہوں نے
کہا تہا صدیقہ کی نسبت تو آیت ذیل نازل ہوئی وَلَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ اور نہ قسم کہائیں صاحب فضل و وسعت تمہاری یعنی ابو بکر
یعنی صاحب قرابت و مسکیں و مہاجرین سے راہ خدا میں اور چاہیے کہ بخشیں اور درگزر
کریں مومنین سے جو شریک افک ہوئے کیا وہ دوست نرکہیں کہ اللہ بخشے تمکو اور اللہ غفور رحیم
اور یہ آیت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر پر پڑہی تو ابو بکرؓ نے کہا کہ ہاں میں دوست
رکہتا ہوں کہ بخشے اللہ سر کو لئے اور رجوع کیا مسطح کو اونکا نفقہ جو صرف کرتے تہے پہلے
اونپر اور قسم کہائی کہ نہ موقوف کرونگا نفقہ کو اوسسے یہ آیت بڑی خوبی کی ہے صدیق
رضی اللہ عنہ کی اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ بدرستی ان لوگوں نے کہ
نسبت افک کی کی امہات المومنین محصنات غافلات مومنات کی طرف لعنت کئے گئے ہیں
دنیا میں کوڑوں و بدنامی سے اور آخرت میں دوزخ سے اور اونکے لئے عذاب بزرگ ہے
اس مقام سے ظاہر ہے کہ مسطح و حسان و حمنہ نے نسبت افک کی نہیں کی البتہ ابی بن سلول وغیرہ
منافقوں کا فتنہ بند نکیا براشا اونکی قول کا اوسسے ہوا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ
وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞ جسدن گواہی دیں اونکی زبانیں
اپنے جہوٹ بولنے پر قبل اسکے کہ مہر کیجاوے اونپر اور اونکی ہاتون پر جس سے انہوں نے
دنیا میں اشارہ کیا ہے اور اونکی پاؤں پر جس سے چلکر فساد میں بیٹہے اوسکی ساتہ جو عمل وہ
کرتے تہے يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ اوسدن کامل کریگا اونکو اللہ
جزا اونکی واجبی وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۞ اور جانیں کہ اللہ ہی

حق ظاہر کرنیوالا ہے دین اسلام کا اور شک منافقون کا اوسوقت جاتا رہیگا کچھ نہ بیدے

اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ج وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ

وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ج أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ط لَهُم مَّغْفِرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ع ۲ خبیث باتین خبیثون کے لئے ہین اور خبیث لوگ خبیث باتون کو
ہین اور پاک باتین مرد پاکون کے لئے ہین اور پاک لوگ پاک باتون کے لئے ہین وہ پاک بری ہین
اوس خبیث باتون سے جو منافق کہتے ہین اس مقام پر مراد خبیثات سے بری باتین ہین اون
پاک لوگون کے لئے مغفرت ہے اور بڑا رزق دنیا و آخرت مین اس مقام پر آیت ان الذین
یرمون المحصنات کی خصوصیت ازواج مطہرات سے ظاہر ہے کہ جنہوں اونکو بری نسبت کی وہ
ملعون دنیا و آخرت مین ہوئے اور دوسری کی نسبت تو یہ ہوسکتی ہے جیسے سابق آیت والذین
یرمون المحصنات مین مذکور ہین پہر مخفی نرہے کہ اگر مراد خبیثات سے عورتین ہین تو مراد اونکی
زانیہ ہین نہ آنکہ دوسرے گناہ والی جیسے سورۂ تحریم مین یہ امر ظاہر کیا جاویگا جیسے زن لوط و نوح
دونون اس گناہ سے پاک تہین گو دوسری طرحکی شرارت اونکی تہی جیسے مذکور ہوگی پوشیدہ نرہے کہ
صدیقہ فخر کرتی ہین چند اشیاء کے ساتھ جو دوسری کیتین. اتہین جو دوسری عورت اونکو سوا
نہ دی گئی تہی اونمین سے یہ ہے کہ جبرئیل صدیقہ کی صورت لائے حریر پر اور فرمایا کہ یہ آپکی زوجہ ہین
دوسری باکرہ ازواج مین سوای صدیقہ کے دوسری نہ تہی تیسرے حضور صلعم نے اونکی گود مین وفات
پائی چوتہی صدیقہ کے حجرہ مین مدفون ہوئے پانچوین وحی نازل ہوئی حضور صلعم پر اور صدیقہ
لحاف حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوتین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چہٹے براءت آپکی
وحی آسمانی سے ہوئی ساتوین وہ بیٹی ہین اول خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضور
کی صدیقہ و حبیبہ آٹھوین اونکے لئے مغفرت و رزق کریم کا قرآن مین وعدہ ہوا پہر اس سورت کے
حکم سے ہے کہ دوسرے کے گہر مین بلا اذن نجانا چاہئے چنانچہ ایک انصاریہ نے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ مین اپنے گہر مین کبہی ننگی بیٹہی رہتی ہون کہ اوس حالت مین دوسرے کا

دیکھنا حوش ہو آدمی ناگہاں کوئی آجاتا ہے اور مجھے دیکھ لیتا ہے آیت آئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا
عَلٰۤی اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے ایمان والو مت جاؤ
مسکونہ غیر کے گھروں میں جبکہ اون میں کوئی ہو تاآنکہ موانست کرو سلام دو اون گھر والوں کو
یہ بہتر ہے تمہارے لیے تاکہ تم نصیحت پکڑو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا
پس اگر نہ پاؤ گھروں مسکونہ میں کسی کو تو اون میں مت جاؤ حَتّٰی یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ تاآنکہ اجازت
دی جاوے تمہارے لیے وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰی لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝ و اگر کہا جاوے تم کو کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ پاکیزہ تر ہے تمہارے لئے
اور اللہ اوس کام کے ساتھ جو تم کرو دانا ہے لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا
غَیْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ اور نہیں ہے تم پر گناہ اس بات میں کہ تم داخل ہو
گھروں غیر مسکونہ میں جنہیں متاع ہو تمہارے لیے مثل دکان وغیرہ کے وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ اور اللہ جانتا ہے جو ظاہر کرو اس حکم کی تعمیل میں کہ اون جیا ہے یا پوشیدہ کرو
کہ دوسرے کے پردہ کے اندر جاؤ اور احکام اس سورت سے وہ ہیں جو ارشاد ہے قُلْ
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰی لَهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ فرما مومنین کے تئیں کہ بند کریں اپنی آنکھیں اوس محل
غیر عورت کی طرف جس پر نظر ڈالنا درست نہیں اور غیر مرد کی عورت کی طرف اور نگاہ رکھیں
اپنی شرمگاہوں کو یہ بہتر ہے اون کے لئے درستی اللہ خبردار ہے اوس کام کے ساتھ کہ وہ کریں وَ قُلْ
لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ
زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور فرما مومنہ عورتوں کو کہ بند رکھیں اپنی نگاہیں اس
محل غیر مرد کی طرف اور عورت کی طرف جس پر نظر ڈالنی درست نہیں اور نگاہ رکھیں اپنی شرمگاہوں کو
اور نہ ظاہر کریں اپنی مقام زینت کو غیر مرد کی طرف مگر وہ جو ظاہر ہوا اوس سے جیسے منہ اور دونوں

ہتیلیان اور ابن عباس نے کہا ہے سرمہ و انگوٹھی اور خضاب زینت ظاہر ہے وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ اور چاہیے کہ ڈالیں اپنی اوڑہنیون کو اپنے گریبانون پر کہ سینہ
کہلا دکہلائی نہ دیوے وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ
أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ
أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ
الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ اور نہ ظاہر کرین اپنے مواضع زینت
باطنہ کو مثل سر و کلائی یا سینہ یا پنڈل وغیرہ مگر اپنے شوہرون کو یا اپنے باپون یا اپنے شوہرونکے
باپون کو یا اپنی بیٹیون کو یا اپنے شوہرونکے بیٹون کو یا اپنے بہائیون کو یا بہتیجون یا بہانجون کو
یا مسلمان عورتون کو سوای اپنی لونڈی کافرہ کے یا جنکے اوپر تمہارے ہاتہہ کا تصرف بملکیت ہے
یعنی غلام و لونڈی دونون اگرچہ کافرہ ہون جیسے تین وقت کی طلب اذن سے خود آیت سے
ظاہر ہوگا یا اُن تابعین مردون سے جو خواہش والون کے سوا ہون یا وہ لڑکے جو عورتونکے
عورات پر ظاہر نہوتی ہون کر قدرت نرکہتی ہون وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ط اور نہ مارین اپنے پاؤن کو تاکہ جانی جاوے وہ زینت جو
انہون نے پوشیدہ کی ہے وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
اور توبہ کرو خدا کی طرف سب اے مومنین امید کہ تم فلاح پاؤ کہ غیر عورت سے سوای سودے سلف
وغیرہ ضروری الامر حجانہ شرع سے اونکی غرض نرکہو مخفی نرہے کہ ہندوستان کے شریفون مین پردہ
مسنون طریق پر نہین مثلا دیور اور جیٹھ کے بیٹے علی ہذا شوہر کے بیٹے اور رشتہ والے سے پردہ
زینت کا نہین کرتین اور نرمی ہے تو ایسی اور سختی ہے تو ایسی کہ چہرہ کہ ہتہ کی غیر مردون سے
حاجت کا روبار کے لیے اجازت نہین اوسکو بہت بد سمجھتے ہین اور اپنے خیال مین وہ پردہ جو
امہات المومنین کو مخصوص تہا وہ اپنی عورتون کی نسبت سمجھتے ہین بہر و الخیر ہو کہ سب مومنین کو

توبہ کے لئے حکم فرمایا کیونکہ حسنات الابرار سیئات المقربین مشہور ہے تو ہر ایک کو اپنے مافوق
درجہ کے حصول کے لئے توبہ مناسب ہے اور اس سورت کے مسائل سے بغیر شوہر والی عورت آزاد
اور بے زن آزاد وغیرہ کے نکاح کا بیان ہے جسکی خوبی پر اسوقت میں ایک عالم گواہ ہے
جدا ان نظر فرماتا ہے وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ اور نکاح کرو عورتوں بغیر شوہر دار اور مرد آزاد کا
اپنے میں سے وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ اور نیکوکار اپنے غلاموں و
لونڈیوں کا إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ
اگر ہونگے وہ فقیر غنی کریگا انکو اللہ اپنے فضل سے اور اللہ با وسعت دانا ہے جسکے سبب یہ حکم
فرمایا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابی نے تنگی رزق کا بیان کیا
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تو نکاح کر اونسنے نکاح کیا اور تنگی بدستور رہی
پھر صحابی نے تنگی معاش کا ذکر کیا ارشاد فرمایا کہ دوسرا نکاح کر لو اوسنے دوسرا نکاح کیا دوسری
نیک بخت جو آئی اور اوسنے تنگی معاش دیکھی تو اوسنے ہر روز کے کھانے سے ایک مٹھی آٹا اوٹھانا
شروع کیا جبکہ وہ آٹا جمع ہوگیا تو اوسنے مرغی خریدی اور مرغی کے انڈے بچے سے بکری خریدی
اور بکری سے کھیتی بڑھی اور وہ آسودہ ہوگیا وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا
حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ اور چاہئے کہ عفت قبول کریں وہ مرد جو نہیں پاتے مہر و نفقہ
نکاح کے لئے تاکہ غنی کرے اللہ انکو اپنے فضل سے اور بیشک جو مرد عفت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو
غنی کرتا ہے یہ آیت دال حرمت متعہ پر مدنیہ ہے اور اس سورت کے احکام سے طریق آزاد کرانیکا
لونڈی و غلام کے ہے اوسکی اسلام میں بڑی تعریف ہے رہا کافروں کو غلام بنانا یہ ایک
اہل اسلام کا کفار کے ساتھ احسان ہے غور کریں وہ کافر جو دنیاوی آزادی کی خاطر اس عرصہ تک
کسقدر محنت کرتے ہیں اور اہل اسلام کو کسی طرح کا شک نہیں کہ کافر دوزخ میں ہمیشہ معذب
و گرفتار رہینگے اگر اوس آزادی کے لئے یہ سعی کریں تاکہ مثل تازی یا ترکی کاشیا کی مطابق
چند لوگوں کو ہزاروں میں سے بلکہ لاکھوں میں سے اس غرض سے کہ دوام عذاب سے بچیں گرفتار

کریں کیسی طرح کی بات کہ یہ راہ انکی آزادی کی صورت ہی مدوج ہو اور کسی چیز سے وہ تنگ نہیں
ایک یہ ہے کہ اگر بندہ کی خواہش مکاتب ہونے کی ہو تو بشرط علم خیر اوسکو مکاتب کرنا چاہئے
چنانچہ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اور لونڈی یا غلام جنپر تمہارے ہاتھ مالک ہوئے ہیں جو چاہیں
کہ بہت کچھ مال دیکر آزادی حاصل کریں تو اونکو مکاتب کرو اگر جانو تم انمیں خیر کہ بھیک مانگ کے
نہ کھلاویگا جیسے سلمان سے غلام نے اونکو کہا کہ مجھکو مکاتب کر دیجئے فرمایا کہ تیرے پاس مال ہے
جواب دیا نہیں فرمایا قوت ادای مال ہے کہا نہیں فرمایا کہ تجھکو مکاتب نکروں کہ مجھکو آدمیونکا
چرک کھلاویگا یعنی بھیک مانگکر ادا کریگا اگرچہ سلمان کو حسب حدیث گوشت صدقہ ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پرہیز تھا وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو
مکاتبوں کو اوس مال خدا سے جو تمکو دیا ہے مصرف بیت المال ہیں یہی وفی الرقاب ہو واقع
زکات سے امام حسن بصری کے نزدیک ہے اور دوسرے اقوال بھی اسمیں ہیں اور مسائل اس مورد میں
ممانعت لونڈی بنانیکی تھی جیسے ابی بن سلول کے چھ لونڈیاں تھیں بعض سے حرامکاری کراتا اور
کرایہ لیتا چنانچہ معاذہ و مسیکہ نے اسلام لاکر کہا کہ اگر یہ کام جو ہم کرتے ہیں نیک ہے تو بہت
کچھ کیا ہوا اور جو بد ہے تو چھوڑتے ہیں اور جاکر سرور رسول خدا کی خدمت میں عرض کیا آیت
نازل ہوئی وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور نہ زبردستی کرو اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر اگر وہ ارادہ تحصن کا کریں تا کہ تم
خواہش کرو زندگانی دنیا کی اسباب کا اگر بے رضا سے کریں تو انپر ابتلا کہ حد ہی انکو تعزیر
وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جو انپر
جبر کرے تو اللہ بعد اونکو اکراہ کیے بخشنے غفور رحیم ہے اونپر اور اس بدکاری کا وبال ہے اکراہ
کرنیوالوں پر اور جو کہ ابی بن سلول سردار منافقین تھا پس وہ ان احکاموں کو من اللہ نہیں سمجھتا
تو ارشاد ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

ع

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ٥ اور البتہ اوتارین ہمنے تمہاری طرف آیات ظاہر کرنیوالی کہ یہ
خدا کی طرف سے ہے اور اوتاری مثل ان پیغمبرون سے جو گذرے تمہارے پہلے جیسے سورۂ مومنون میں
اونکا حال گذرا جو بابت قرآن مجید کی عہد کر گئے تھے اور نصیحت ہے متقیوں کیلیے اہل اسلام کی جو
کروبیہ کر کے فصل ۲ و ۳ تکوین مین درخت حیات کے ساتھ مذکور ہین جس سے مراد حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متفضن ہین اور قبل زمان آدم سے ذکر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
لیکن منافقوں کی مثال کو یہ خیال آتا ہے جنکے سردار ہیں ایمان سے انفک کیا تھا کہ خدا
سب جگہ ہے اوسکو کلام کے نازل کرنیسے کسی خاص جگہ کیا علاقہ تو جواب اوسکا سمجھایا جاتا ہے
کہ بیشک اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ٥ اللہ نور ہے آسمان و زمین کا مطلق نور ہے
سب میں ایک ہے کسی مین فرق نہیں پر ظہور اوسکا اوس طرف کو جاتا ہے جسکا ذکر آتا ہے
اور اللہ کے نور آسمانوں و زمین کے ہونے کی تحقیق رسالہ امام غزالی مرحوم مسمی بہ مشکوٰۃ الانوار
مشہور ہے فصول ثلثہ مین خوب ہی لکھی ہے کہ لفظ نور لسان عوام مین بولا جاتا ہے روشنی پر
جو آنکھ سے بنفسہ دیکھی اور اوسکے واسطے سے دوسری اشیا مبصر ہوں اس سبب سے سورج و چاند و
چراغ کی روشنی پر نور بولا جاتا ہے اور جیسی روشنی اشیا پر ادراک بصری سو توقف ہے کہ اندھے کو دوسری
اشیا کی روشنی کچھ کام نہین دیتی تو قوت بصر کو بھی نور کہتے ہین اور اصل ادراک بصری قسم ادراک
عقل سے ہے جیسے روشنی آفتاب قسم روشنی سے ہے کہ کبھی ادراک عقل بواسطہ حواس ہے اور کبھی بغیر
واسطہ حواس کے اور جو بواسطہ حواس کے ہے یا بواسطہ حواس ظاہر کے ہے یا بواسطہ حواس باطن کے
اور جو حواس ظاہر سے ہے اسمین ایک بواسطہ بصر ہے اور ادراک بصری میں سات شی کی کمی ہے ایک
دور والی شے جو اپنے درجہ کی مطابق بصر سے دور ہو جاوے نہ دیکھے دوسری اگر اسقدر دوری کو نہ
پہونچے تو چھوٹی دیکھے تیسری پردہ کی آڑ کی شی نہ دیکھے چوتھے سطح کے سوا اندر کا حال دریافت نکر سکے
پانچوین اوسکو جو ادراک سمع و لمس و شم و ذوق سے دریافت ہو یا کلیات کو بجائے چھٹے غیر متناہی
شے ہو پہونچے ساتوین خود کو نہ دیکھے بخلاف عقل کے کہ کل کا ادراک کرے گو وہم کی غلطی سے عقل غلطی

کرچادی مگر بنفسہ اوسکا ادراک قابل سند ہی تو اصل نور ظہور ہے بہ نسبت ادراک بصری کے ادراک عقلی ہی ہے جو مجردات و کلیات کو بنفسہ سمجھے اور جزئیات مادیہ کو حواس و آلات کے ذریعہ سے جانے اور ادراک عقل بدیہیات کلیات کا بنفسہ ہی اور بعض بدیہیات مین جو عدم ادراک حین احتیاج تنبیہ کی ہو اور نظریات کو بدیہیات سے سمجھے اور تنبیہات و ہدایات جو کہ کتب مقدسہ سے بہت کچھ حاصل ہوتی ہین تو قرآن و توراۃ وغیرہ کو نور و ہدایت اس مقام سے کہا گیا جیسے رویت بصری کے لئے روشنی آفتاب وغیرہ کو نور کہا گیا ہے اور عقل ملاوت کہ عالم سی ہی جسکے مقابل مین عالم شہادت باوجود اپنی کثرت کے بہت ہی کمتر ہے اور عالم ملکوت مین اعلیٰ درجہ روح اعظم کا جو عقل اول کرکے ہے پس وہ لائق ہی عقول سی کہ اوسکو نور کہین پھر اوسکی جید ستر ہزار درجہات کہ جو صحیفہ مرکرہ ہین وہ نور ہین پھر ہر درجہ کے ستر ستر ہزار گروہ جو اس زمین پر ستر ہزار او نین سے اہل سلام اونکے بروزو پرتو ہین پھر ہر ایک گروہ کے ستر ستر ہزار لغات تو اس مقام سے مسیح کا نام جو کلمۃ اللہ مین نور کہنا مناسب جیسے باب اول یوحنا کی انجیل مین ہی لیکن یہ سب کا سب تمام وجود مطلق مین ظاہر بنفسہ نہین ظاہر جسمہ وہ وجود مطلق ہستی محتاج الیہ الکل ہی کہ ہر انا مین وہ انا گویان ہی وانا حیب متکلم اظہر و اعرف معارف ہی گو کمال ظہور سے اسمین خفا ہی جیسے کمال روشنی کے ظہور سے دوسری اشیا کی رویت مین روشنی کی رویت کی طرف التفات نہین ہوتا تو اس مقام سی اللہ تعالیٰ ہستی مطلق عین ظہور ہی آسمانون یعنی عالم بالا و عالم زمین عالم شہادت کا اس نور سی کسی مین فرق نہین ہے سب مین پورا ہی کسی مین کم نہین بلکہ سراپا وہی ہی کہ کم نہین ہے لیکن صورت انسانی احسن تقویم ہی اوسمین انسان طرح طرح کے ہین اور اونکے لئے دو راہ مین ایک بصیرت و ہدایت کا جو نور پر نور ہے کہ نور حق بطور ہدایت کہ وہ خاص نور ہے ظاہر ہوا ہی دوسری راہ ظلمت و ضلال ہی اور الہام تقویٰ و فجور بنظر اس نور کے ہر نفس کو حسب ہدایت فالھمہا فجورہا وتقوٰیہا کے حاصل ہی لیکن فلاح یافتہ وہی ہی جسنے اپنی بصیرت و ہدایت کی مطابق ارشاد قد افلح من زکٰہا کے نفس کو پاک نیا نزکیہ

زوایل سے اور زیانکار ہو وہ شخص جسنے اپنے نفس کو حسب ہدایت و قد خاب من دسّٰہا
کے خراب کیا اور فلاح پائی کی یہ صورت پہلوں کو ہوئی کہ پہلے ساری ارواح بنی آدم سادی تھیں
ظلمت عدم سے نکلکر پھر بھی ظلمت میں تہی انہیں منتظر عدم ہدایت کی جو نور ہے پس حسب ادعای استعداد کے
ہنگام عرض امانت و رحمت حیات میں خدا تعالیٰ نے ذرات بنی آدم پر اپنا نور خاص یعنی ہدایت
ہدایت ہی سے چھڑکا یعنی بوجہ پیشتر ہونے رحمت حیات کی جبکہ عہد الست ہوا لیس جسمیں اوس
نور کی قابلیت حسب امکانات تہی اوسنے قبول کیا گروہ دنیا میں آنکر مومن ہوکر اور اونمیں کو ذوق
بطور شہود کے اپنی انانیت کو انانیت حق سمجھے تو وہ صاحب جمع ہوئے اگر کوئی صاحب شہود و کوئی
اصحاب قلب اور اصحاب قلبیہ میں کوئی ولی و کوئی نبی ہوے و کوئی رسول و کوئی اولوالعزم اور
جسمیں عدم قابلیت ہوا تو اوس نور کا نہوا وہ ظلمت میں رہا پس اوس نور نے ہدایت پر دار ہویت و نبیّہ
سکا ہی اوسکی مطابق مومن و کافر ہوے پس اس مقام سے حق جل جلالہ یعنی مطلق کو نور آسمانون
و زمین کا ہی ہر انسان میں اوسکی جلوہ گری کمالی ہے اور نیز گوہر جسد آدم میں مضغہ ہے اوسمین
فواد ہے عالم مثال اوسمیں روح ہے اوسمیں عالم سر اعیان ہے اوسمین خفی اسما و اسم رحیم کا عالم ہے اور
خفی میں عالم قابلیت اسم رحمٰن اخفی ہے اور اخفی میں انا ہے لیکن جسد مومن دیوار مثال ہے اور
مضغہ اوسکا اوسکی جسم میں مشکوٰۃ یعنی طاق مثال ہے جسمیں فواد آبگینہ عالم مثال ہے اور اوس
آبگینہ میں روح بمعنی چراغ ہے اور اوس چراغ روح میں عالم سر بمنزلہ مثال کے اوس عالم سر روشن کو لیا ہے
شجرہ مبارک عالم خفی اسم رحیم صاحب اسما ہی اور اوس شجرہ مبارک میں قابلیت عام مقام اخفی
اسم رحمٰن کی ہے جو خصوصیت شرقی و غربی کی نرکہو اور اس قابلیت میں انا ہے ذات حق وہتی سکے
طور پر ظاہر ہے جیسے ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ

اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ
لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ
نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ

لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اللہ کے خاص نور کی مثل دل مومن کے
جسم مین اوس روشنی دیوار کے طاق کی مثال ہے جسمین چراغ ہو اور چراغ رکھا ہو شیشۂ آبگینہ
مین وہ شیشۂ آبگینہ گویا وہ صبح کا ستارہ روشن نہ ہو جو روشن کیا گیا ہو روغن درخت
زیتون سے اور وہ روغن زیتون لیا گیا ہو درخت مبارک زیتون سے کہ نہ خاص شرقی ہو نہ
خاص غربی قریب ہے کہ اوسکا زیت روشن ہو اگرچہ نہ مس کرے اوسکو آگ یہ ضیا نور خاص ہے
نور مطلق پر راہ بتاوے اللہ اپنے نور خاص کے لئے جسکو چاہے تو ہدایت خاتم نور ہے نور مطلق پر اور
بیان کرے اللہ مثلون کو آدمیونکو لئے کہ اس مثل مین بہت سی مثلین آگئین اور اللہ ہر شی کے ساتھ
دانا ہے یہ مثل نور حق کی قلب مومن مین ہے اس مقام سے قراءت عبد اللہ بن مسعود مین مثل نورہ
فی قلب المومنین آیا ہے اور قراءت ابی بن کعب مین مثل نور من امن کمشکوۃ ہے
اوسمین بہی حاجت حذف مضاف ہے مشکوۃ سے پہلے کہ وہ لفظ نور ہے اور منافقونکی دوسرے
خیالات کا نفیہ غور کرنا چاہیے جو ارشاد ہے فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ
وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ص ان مسلمانون کے
گہرون مین کہ حکم کیا ہے اللہ نے کہ بلند و منظم کئے جاوین اور ذکر کیا جاوے اونمین نام خدا کا تسبیح کرین
خدا کی اوسمین صبح و شام وہ مرد ہین مثل صفوان نہ لہو مین ڈالے اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا اور
برپا کہنے نماز اور دینے زکات سے يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝
وہ مسیحین مرد خوف کرین اس روز قیامت سے جسمین بیکل ہو جاوین دل اور آنکہین لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط تاکہ اللہ انکو جزا دے نیک اوسکی جو کرتے اور
زیادہ کرے اپنے فضل سے کہ دیدار دکہلاوے پس ایسے مقدسونکی طرف بلا سبب تہمت لگانی سخت نادانی ہے
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اور اللہ دنیا مین بہی رزق دے جسکو چاہے بلا حساب
اپنے حسد کرنا اور حسد سے تہمت کرنا خدا تعالی سے حسد کرنا ہے اور خداے پاک کو برا کہنا ہے اور مقدسون کا

حال تو ایسا ہوا جو بیان ہوا اور جو کافر ہیں کہ مقام کی خصوصیت سے مراد منافق ہیں جیسے کہ عقیدہ
نقلوں سے اونکا حال ظاہر ہوگا تو اگرچہ وہ خیرات و مبرات کریں پر چونکہ اونمیں ایمان
نہیں کچھ مفید نہوا اونکا حال بیان فرما کر اونکی نسبت ذکر ہے جو اللہ کے نور خاص ہیں ارشاد
کرتا ہے یعنی منافقوں کا حال فرماتا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ
يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ
عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ اور وہ جنہوں نے کفر کیا اونکے
اعمال ظاہری سراب کی مثال ہیں صاف زمین میں گمان کرے پیاسا اوسکو پانی اور پانی نہو
یہانتک جب آوے اپنے عمل کے پاس ہنگام موت نپاوے اوسکو کچھ اور پاوے اللہ کو اپنے پاس کہ
پورا کیا ہو اوسنے اوسکا حساب دنیا میں اور اللہ حساب میں سرعت کرنیوالا ہو کر ہر اوسکا
دنیا میں پورا کرے یہ اونکے ظاہر اعمال کی مثل ہے اور اونکے عقائد کی مثل فرماتا ہے جو اونکے دل دریائے
مارنیوالے ہیں أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ۚ ظُلُمَاتٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۗ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا ۗ یا مثل
اندھیروں کے ہے گہرے دریا میں کہ ڈھانپے اوسکو موج اور اوس موج کے اوپر
اندھیرے ہیں ہوں بعض اوسکے بعض پر جب نکالے اپنا ہاتھ کہ دیکھے نہ دیکھے اوسکو دل اونکا مثل
دریا لجہ مارنیوالے کی ہیں وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ ۝ اور
جسکو نکرے خدا نور ہدایت پس نہیں ہے اوسکے لئے نور ہدایت اللہ ہی آسمانوں و زمین کا مربی ہے
وہر کار میں اوسیکا دخل ہے نبوت و نزول کلام بھی اوسی کے تصرف سے ہے اگر منافق حکم شرعی
تسلیم نکریں حق تعالی کو کچھ نقصان اوسکی تسبیح میں نہ پہونچا سکیں جیسے ارشاد ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ
وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ کیا تو نہ دیکھا اے مخاطب کہ اللہ کے ہی لئے
تسبیح کرے وہ جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو تیں طیر پر باندھ ہوا میں ہر ایک نے

ع ۵

جانی اپنی صلوٰۃ کہ عبارت عجز سے ہی اور تسبیح کہ عبارت عدم انحصار حق ہی ہے کسی ذات و
صورت سے اور اللہ دانا ہی اوسکے ساتھ جو کرتے ہین ترا ایک کا رمین دخل خدا کو ہی ویسے ہی ہی ہوتے
و نزول کلام الہی ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ہ اور
خدا کی ہی لئے ہے آسمانون و زمین کا ملک اور اُسی کی طرف مرجع ہی پس نبوت و انزال کلام بھی
مقدسون پر اوسکی طرف سے ہے اور نبوت کی خصوصیت کی کسی شخص کے ساتھ مثل فرماتا ہی
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ج کیا تو نہ دیکھا کہ اللہ ہی چلاتا ہی بادلون کو پھر جوڑ دیتا ہے
اوسکے درمیان پھر کرتا اوسکو تہ بتہ تو دیکھے کہ نکلے پانی اوسکے اندر سے وہی حال نبی کو دیکھو کہ
کسی خاص شخص کو ہے دوسری مثل فرماتا ہی وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ
بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ہ اور نازل کرے بلندی پہاڑون سے جنمین اولے ہون تو پہونچادے
اوسکو جسکو چاہے اور روکے جس سے چاہے قریب ہی کہ اوسکی بجلی کی چمک لیجاوے بینائیون کو اور
یہ کل بغیر ارادہ حق کے نہین ہو سکتا پس جسکے نزدیک نزول باران کی نسبت خدا کی طرف سے
اوسکے نزدیک نزول کلام الہی مین کیا بعد ہی اور تحقیق جدید سے ظاہر ہے کہ بغیر سرد پہاڑ کے تکرار
کہا ہی ہوی پانی کثرت سے ساہی دہی پہلے سے قرآن مین ہی تیسری مثل فرماتا ہی يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ ط پھیرتا ہی اللہ تعالیٰ رات دن اور جو کچھ اوسمین ہی تو نزول اپنے کلام مین بھی مسکا ہی
اختیار ہی کہ صفت آن پیال سے جود حود کی ہی زمانہ کا تو ہم ہے کہ شب و روز کا ظہور ہوتا ہے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ہ بہ تحقیق اس مذکور تقلیب لیل و نہار وغیرہ امثال مین
البتہ عبرت ہی والی بینائی و لون کے لئے مقدمہ نزول کلام مین ہر کسی نبی پر چوتھی مثل فرماتا ہے
وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ج وَمِنْهُمْ
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ج وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ط يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ط

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۵ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جاندار کو پانی سے یعنی مادہ منی کو حسب درس دوم فصل اول تکوین مین مراد پانی سے اوسکا مادہ ہے پس بعض اونمین سے وہ ہین جو چلتے اپنے پیٹ کے بل اور بعض اونمین سے وہ جو چلتے دو پاؤن پر اور بعض اونمین وہ جو چلتے چار پاؤن پر پیدا کرے اللہ جو چاہے بدرستی اللہ ہر شیت کی نہی سے پر قدرت والا ہے تو سطور نیچے فرمایا ہر لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۵ البتہ نازل کی ہین ہمنے آیات بیان کرنیوالی نزول قرآن و دوسرے مطالب پر اور اللہ ہدایت کرے جسکو چاہے محکم راہ کی طرف جو اسلام ہے وَ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ بِالرَّسُوۡلِ وَ اَطَعۡنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیۡقٌ مِّنۡہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِکَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۵ اور کہیں منافق کہ ہم ایمان لائے اللہ و رسول کے ساتھ اور اطاعت کی پھر پھر جاوے فریق انہین سے مثل مغیرہ بن وائل کے بعد اس قول کے اور نہین ہین وہ ایمان لانیوالے چنانچہ مروی ہے کہ ما بین مرتضی اول مومنین اور مغیرہ بن وائل منافق کی ایک پانی و زمین پر جھگڑا ہوا امیر نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوسکا فیصلہ کرین اور مغیرہ نے کہا کہ وہ اپنے چچا زاد کی طرفداری کرین گے اور قصہ یہودی و منافق مسمی بشر کا جو معالم مین منقول ہے کہ یہودی نے منافق مذکور سے مخاصمہ کے فیصلہ مین کہا کہ چلو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس او منافق نے کہا کہ ہم محاکمہ لیجاوین کعب اشرف کی طرف کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حیف کرین وہ ہے رائے ہماری اور یہ بھی ممکن ہے مگر قریب ہے کہ نازل پہلے قصہ کی نسبت ہے اور پڑھی دوسرے قصہ پر بھی گئی ہو جیسے قصہ قول مومنین اسپر آیندہ دال ہے پر کتاب صافی مین سخت مکرر بات لکھی ہے کہ معاذ اللہ خلیفہ سوم و چہارم کے تنازع مین نازل ہوئی ہے کہ ہرگز طبیعت صاف اسکو قبول نکرے کیونکہ منافق کے حق مین آیت ذیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین اعراض حضرت عثمان کہین ثابت کتب شیعہ مین بھی نہین اور جیسے مرتضی چچا زاد حقیقی حضور تھے ویسے عثمان بھی پھوپھی زاد ایسے کہ اونکی ما حضرت عبد اللہ والد ماجد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی توام تھی اور

والا دیتے ہیں دونوں برابر بلکہ تحقیق قصہ منافق ہی کا اشارہ ہے کہ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ اور جب بلائے جاویں وہ منافق
اللہ اور اوسکے رسول کی طرف تاکہ حکم فرماوے رسول صلعم اونکے درمیان میں ناگہان ایک فریق
اونمیں سے اعراض کرنیوالے ہوں حکومت رسول سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ
مُذْعِنِيْنَ ○ اور اگر ہو انکے لئے حق تو آویں پیغمبر کی طرف مطیع ہو کر اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
آیا اونکے دلوں میں مرض کفر ہے یا شک کریں یا یقین کے ساتھ خوف کریں کہ طرفداری کرے اللہ
اور اوسکا رسول دوسروں کی آیہ یہ تردید علی سبیل منع خلو ہے بلکہ وہ ظلم کرنیوالے ہیں مخاصم پر اِنَّمَا
كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ جزین نیست قول مومنین کا ہے جسوقت بلائے جاویں
اللہ اور اوسکے رسول کی طرف تاکہ حکم کرے اونکے درمیان کہنا اونکا کہ ہمنے سنا و اطاعت کی اور یہی
فلاح پانے والے ہیں وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ○ اور وہ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور خوف کرے
اللہ سے اور پرہیزگاری کرے پس وہ مراد پانے والے ہیں وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ
لَيَخْرُجُنَّ ؕ اور قسم کھاوے وہ منافق اللہ کے ساتھ اپنی قسموں کی تاکید میں کہ قسم ہے البتہ اگر تو
حکم فرماوے خروج کا تو البتہ وہ نکلیں گھروں اور مالوں سے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ فرما مت قسم کھاؤ طاعت تمہاری معلوم ہے کہ زبانی ہے تحقیق کہ اللہ خبردار ہے
اوس کام سے کہ تم کرتے ہو قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فرما اطاعت کرو اللہ کی
اور اطاعت کرو رسول کی اس مقام سے ظاہر ہے کہ ترجمہ معروفہ ہی مناسب ہے جو کیا گیا فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ پس اگر منافق پھریں دلی اطاعت سے پس
تحقیق جو بیسب رسول پر ہی لازم ہے جو امر کہ لگایا گیا ہے رسول پر اور لازم ہے تمہارے اوپر جو امر دیا گیا

ع

زمین کنعان اور قدرت دین اونکو زمین مین تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مثل موسٰی ہوے
موسٰی کے بعد اولاد موسٰی و ہارون سے کوئی خلیفہ نہوا بلکہ خاندان افرائیم بن یوسف سے یوشع
موسٰی کے خلیفہ و امام ہوے جنکے سبب سے دین موسٰی برپا رہا اور فتوحات و ممالک مقدس مین ہوگئین
اور یوشع نے قوم یہودا سے حضرت کالیب کو اپنا خلیفہ کیا اور کالیب کے زمانہ مین بڑی شوکت سے
فتوحات بنی اسرائیل ہوئین کہ امت موسٰی کا زمین کنعان مین خوب تمکن ہوا اور اسرائیل کو اونکی
شوکت سے خوف جاتا رہا۔ اور اسرائیل خدا کی ایسی عبادت مین مصروف ہوے کہ اونمین شرک
نہ رہا اور کالیب کے بعد غالبًا مشورت سے یوسا قوس بن کالیب نبیرہ بنی یہودا ہوے پر اونکے
زمانہ مین اکثر قوم اسرائیل بت پرست ہو گئی تو قوم جالوت کے ہاتھ گرفتار ہوئی پھر حق تعالی نے
بنی اسرائیل کو منصور قانیوں کا ہاتھ فتح دی اور کتاب صافی شیعی مین آیت لیستخلفنہم فی الارض
کے بعد لکھا ہے کہ خلیفہ کرے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے
کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین دلالت اسکو بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص کر فرمایا ہے
وعد اللہ الذین آمنوا منکم الآیۃ پس ہستی و نسبہ معتقدین الم باقر متفق ہین
اس آیت مین کہ یہ آیت دلالت امر مسلمین پر بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتی ہے اور
موجود تھے پس مثابت موسٰی و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فصل ۱۰ سفر مثنی مین ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ ہوا کہ عباسؓ و زہرہ بتول رضی اللہ عنہا سے جو دو وارثونکی
طرف سے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہوتی کوئی خلیفہ نہوا جیسے ہارون موسٰی کی
اولاد سے کوئی خلیفہ نہوا بلکہ بطور خلافت بوتیع افرائیمی کے قوم ہوئی و ایسی تیم بن کعب سے ابوبکر
صدیقؓ حسب و رضا خلیفہ ہوے اور دین اسلام کا تمکن ہوا جیسے سورۂ قصص بارہ ۲۰ بنی اسرائیل کی
نسبت ونمکن لہم فی ۲ کا وصف فرمایا ہے یوشع کی سی فتوحات حاصل ہوئین اور جیسے یوشع نے
بنی یہودا پر کالیب کو اپنا خلیفہ کیا ویسے صدیقؓ نے عمرؓ کو خلیفہ کیا جو عدی بن کعب سے ہین اور
کالیب کی طرح سے بڑی ہی فتوحات فاروق کی ہوئین اور مسلمانوں کو دشمنان دین کا خوف

جاتا رہا اور سعادت ہدایت اثر کے جاری ہوئی جسکی خبر حسب تصریح صافی و کافی کتابوں شیعہ
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو دی کہ میرے بعد
ابو بکرؓ خلیفہ ہوں گے اونکے بعد تیرا باپ جیسے زیر آیت اذا اسر النبی الی بعض ازواجہ
حدیثا اس کشف ۔ گو یہ لکھا ہے وہ آیت لیستخلفنکم میں خلافت کا ذکر قولی کے
ساتھ مخاطبین موجود کو ہے پس ابو بکر صدیق کی وہی خلافت حقہ اور جاننا نہ دینا باغ فدک کا
محض حسب شریعت کام ابو بکرؓ کا تھا اور عمر فاروقؓ کا مذہب دینا باغ فدک کا مرتضیٰ کو بطور احسان کے
ایسے ہوا جیسے ہی ہارون محروم الامارت کو ہو کر بنی اسرائیل نے کیا ہو تو صدیق کو اور عمر کے بعد
یوشا قیس کی طرح سے عثمانؓ خلیفہ ہوئے اور اونکے آخر زمانہ میں جیسے بنی اسرائیل نے کفران نعمت کی
ویسے خارجیوں اہل اسلام نے کفران نعمت کی کہ خلیفہ برحق پر خروج کیا اور سخت خرابی اہل
اسلام میں واقع ہوئی تو علی مرتضیٰؓ خلیفہ برحق ہوئے پر انپر بھی خروج بناحق ہوا اس سے
صاف صاف تمثیل کی حقیقت ظاہر ہوئی اور جبکہ امام محمد باقر کی فرمان سے جو خلف الصدق
امام علی بن امام حسینؓ ہیں بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کا شان نزول دریافت ہوا
جو واقعہ کا بہ اپنے باپ کے ارشاد کے خوب تھے پس عیاشی کی روایت امام علی بن الحسین کو خلاف
امام باقر کے محض افترا ہے کہ مراد اس سے مہدی موعود ہیں علی ہذا وہ جو کتاب اکمال سے صافی میں
امام صادقؓ سے خلاف اونکے باپ کے روایت کی ہے محض افترا ہے کہ ضمیر منکم حاضر کو ہی مفسر نے نہیں
سمجھا اور امام پر افترا کیا ہے کہ کہا ہے کہ مراد یہاں امام مہدیؑ ہیں اور صافی میں یہ مکذر بات
جو افترا سے لکھی ہے کہ ابو بکرؓ و عمرؓ کے وقت میں کب امن ہوا تھا کہ جنگیں کفار سے لگ رہی تھیں
وہ امام مہدیؑ کے زمانہ میں رومیوں و دجال لعین اور یاجوج و ماجوج سے لگے رہیں گے تعجب ہے کہ
ایسی صریح آیت کو نا واقف نہ سمجھیں یہ نتیجہ ہے اوس اشارہ کا جو ارشاد ہے کہ وہی لوگ جو تفریق
کریں دین میں اور ہوں شیعہ تو نہیں ہے اونمیں سے کچھ واضح ہو زمانہ فاسقین خارجیوں میں
اہل حق کو کیا لازم ہے ارشاد فرماتا ہے کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۵ اور بپا رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی امید کہ تم رحم کیے جاؤ

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ

اور مت گمان کر ای مخاطب ان لوگوں کو جن اہل اسلام نے کفران نعمت مثل مسیلمہ کے کیا عاجز کرنیوالے ہیں
اہل حق کو زمین میں اُن کا ٹھکانے کی جگہ آتش دوزخ ہی البتہ برا ہی انکی جگہ جہنم اس آیت کی تحقیق سورۂ
شوریٰ میں آئی ہی یہ حکم اس سورت کا تمام ہوا اور احکام اس سورت سے دوسری کے مکان میں
بلا اذن کے نجانیکا ہی غلاموں کو اور جو بلوغت کو نہ پہونچے ہوں عشا کے بعد اور صبح سے پہلے اور دوپہر کو بعد
چنانچہ ایک انصاری کا غلام مدلج بن عمرو عمر فاروقؓ کو بلانے کو بلا اجازت چلا گیا اس حالت میں کہ
فاروق اپنی قبیلہ کی ساتھ تھے تو فاروق نے کہا کیا ہی خوب ہی کہ ایسے وقت میں خادم و غلام بلا اذن کے
نہ آوین عین سمیں اس قول فاروقؓ کی آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ
صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ ای مسلمانو چاہیے کہ اذن چاہیں وہ غلام جنپر مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ
اور وہ اطفال جو بلوغت کو نہیں پہونچے ہیں تین وقت نماز فجر سے پہلے اور جبکہ تم اتار دیتے ہو کپڑے
گرمی کے وقت اور بعد نماز عشا کے یہ تین وقت پردہ کے ہیں تمہارے لئے لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَ

هُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ نہیں ہی تمہارے اوپر اور نہ اونپر گناہ بعد ان تین وقتوں کے آنے جانیوالے ہیں تمہارے اوپر
بعض تمہارے بعض پر ایسے ہی بیان کرے اللہ تمہارے لئے آیات واللہ دانا با حکمت ہے وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ

مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۵ اور جب پہونچیں اطفال تم میں سے بلوغت کو پس چاہیے کہ اذن چاہیں
غیر وقتوں کے گھروں میں جیسے اذن چاہا اُن لوگوں نے جو ان سے بڑے ہیں ایسے بیان کرے اللہ اپنی آیات تمہارے لئے واللہ

دانا با حکمت ہے اور احکام اس سورت سے ہی جو ارشاد ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا

فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ

خَيْرٌ لَهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور اُن بیٹھ رہیوں عورتوں پر جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں نہیں ہے

گناہ اُنپر اسکا کہ اُتار رکھیں اپنی برقع اور چادریں اوڑھنی کی اوپر والی نظاہر کرنیوالی اپنی مواضع زینت کے

دیکھنا اس سے بہتر ہے اُنکو اور اللہ سنیوالا دانا ہے اور احکام اس سورت کے جو ذیل میں ہیں کہ پہلے واسطے [illegible] کے

ساتھ کھانے جسکی چند جگہیں لکھی ہیں پس ارشاد کی لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ

وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ

أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ

أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ

أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ نہیں ہے اندھے پر حرج اور لنگڑے پر حرج اور بیمار پر حرج [illegible] اوپر تمہارے جانوں پر حرج

اسکا کہ کھاؤ اپنے گھروں میں یا اپنے باپوں کے گھروں میں اور ماؤں کے گھروں میں اور بھائیوں کے گھروں میں بہنوں کے گھروں میں اور اپنے چچاؤں کے

گھروں میں اور اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں اور اپنے ماموؤں کے گھروں میں اور خالاؤں کے گھروں میں اور گھروں اُنکے میں جنکی کنجیوں کے تم

مالک ہو مثل غلام وغیرہ کی اور اپنے دوستوں کے گھروں میں شرط رضا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ

نہیں ہے تمہارے اوپر گناہ کہ کھاؤ ملکر یا جدا جدا [illegible] فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ پس جب تم داخل ہو گھروں میں تو سلام کرو اپنے [illegible]

تحیت اللہ کی طرف سے مبارک پاک كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ایسے ہی بیان کرتا ہے اللہ تمکو

آیات اسلیے کہ تم عقل کرو اور اس سورت کے احکام سے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

[illegible] ارشاد کی إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ

عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ جز این نیست مومنین کامل وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ

اور اسکے رسول پر اور جب ہوں رسول کے ساتھ امر جامع پر نہیں جاتے جب تک کہ اذن چاہیں رسول سے

تحقیق وہ جو اذن طلب کریں تجھ سے وہی ایمان لانیوالے ہیں اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ

ع ۸

لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ پس جب اذن چاہیں تجھسے
بعض حاجت اپنی کے لئے تو اذن دے جسکو چاہے اونمیں سے اور طلب مغفرت کی کر اونکے لئے اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۶۲﴾ تحقیق اللہ غفور رحیم ہے الیسوان بر لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ
بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ مکرو پکار رسول کو اپنے بیچ مثل
بعض اپنے کی پکار کی بعض کو جانتا ہے اللہ اُن مسلمانوں کو جو کھسک گئے تم میں سے نظر بچا کر روز جمعہ جسکی تفسیر
سورۂ جمعہ میں مذکور ہوگی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ
یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۳﴾ پس چاہئے کہ بچیں وہ لوگ جو مخالفت کرین اوسکے امر سے کہ پہونچے اونکو فتنہ
مثل فتنہ زمان عثمانؓ یا پہونچے عذاب دردناک مثل وبا جیسے بعض لشکر اسلام پر آئی خلفا کے زمانہ میں
اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ کی ہی ہے وہ جو آسمانوں میں ہے
اور وہ جو زمین میں ہے قَدْ یَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ
بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ جانتا ہے جو تم اوس میں ہو کر ہو اور جسدن کہ رجوع کئے جاوینگے
خدا کی طرف تو آگاہ کریگا اونکو ساتھ اوسکی جو عمل کرتے اور اللہ دانا ہر شے کے ساتھ ہے۔

سورۃ الفرقان مکیہ ہے مشتمل ہے ستتر آیات و پانچ رکوع پر

پہلی سورت میں نزول کلام حق کی نسبت منافقین کو تعجب تھا اوسکو بوجہ کامل ثابت کیا گیا اور اس
سورت میں بھی بیان نزول کلام حق ہے اور اہل مکہ کو نزول کلام حق میں چند اشتباہ تھے اونکا جواب
دیا گیا تو اس وجہ سے پہلی سورت کے بعد یہ سورت لکھی گئی اور اس سورت میں بڑی ظاہری پیشنگوئی حضرات مہاجرین
و خلفاء اربعہ و تابعین کی ہے جیسے فصل ۵ متی میں ہے جیسے ظاہر ہوا لشکر ایمان عمر فاروق کا جو بدخواہ حضور ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ
نَذِیْرَا ۙ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾ بابرکت ہے وہ ذات جسنے
نازل کیا فرقان اپنے بندہ خاص پر تاکہ جہانوں کے لئے ڈرانیوالا ہو ایسا وہ نازل کرنیوالا جسکے لئے ملک ہے آسمان

دین کا قوام دین کے لیے سلطنت اسلامیہ آسمانی سلطنت ہے اور اسی کا ثمرہ زمینی دولت اتفاقی ہے اور
نہ بیٹا رکھا اور نہیں ہے اسکا کوئی شریک ملک میں اور پیدا کیا ہر شے کو تو اندازہ کیا اسکو ٹھیک اندازہ کر اسکے خلاف
تصور ہیں لیکن جسطرح بکمال ظلم انسان سے انداز ایمان موحدین و شرک مشرکین بتقدیر خدا ہے جسمیں ایمان
قائم ہے وہ مومن مستحق جنت ہے اور جسمیں شرک قائم ہے جو ظلم ہے وہ ظالم مشرک مستحق دوزخ ہے جبکہ ہر شے کی خلق جانب
حق سے ہے پس مستحق عبادت وہی ہے نہ دوسری مقیدات جنکو کفار پرستش کرتے ہیں جیسے ارشاد ہے وَاتَّخَذُوا
مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ
ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا ۝ اور پکڑا کافروں نے
اس وجود مطلق کے سوا مقیدات کو معبود کہ پیدا کریں کسی کو اور وہ پیدا ہوتے ہیں اور نہیں مالک ہیں اپنی
جانوں کے ضرر اور نفع کے اور نہ مالک ہیں موت اور زندگانی کے اور نہ اٹھنے کے بعد از مرگ کے وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ ۚ اور کہا ان کافروں نے
جنہوں نے کفر کیا کہ نہیں ہے یہ قرآن مگر بہتان جسکو افترا کیا ہے مدعی نبوت نے اور مدد کی اوسپر دوسری قوم نے کہ مراد انکی
انسے وہ سات نصاریٰ سات جو ان میں ہیں جو فصیح تھے مکاشفات میں مذکور ہیں جیسے عداس و یسار وغیرہ جو تفسیر
سورۂ نحل میں مذکور ہوئی جواب فرماتا ہے فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۝ پس لائے یہ اعتراض بڑا ظلم و دروغ
کیونکہ انکی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن ہے عربی فصیح تو اسپر نضر بن حارث نے کہا چنانچہ ارشاد ہے وَقَالُوا أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ اور کہا نضر بن حارث اور اسکے ساتھیوں نے
کہ یہ پہلے لوگوں کے قصص سطور ہیں جنکو لکھوایا مدعی نبوت نے کہ وہ خود پڑھ لکھ نہیں سکتا سو وہ املا کیجاتی ہیں اسپر صبح
و شام کہ مضمون انہیں کا ہے اور زبان عربی میں مدعی نبوت لکھواتا ہے قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ فرمانا نازل کیا ہے اسکو اس ذات پاک نے جو
جانتی غیب سموات و زمین کو کہ دولت آسمانی اوسنے قایم کی ہے وہ دولت اتفاقی زمینی دولت تبعی ہے
وہ ہے غفور رحیم بالخصوص اس قرآن کی نسبت اور یہ جواب مفصل سورۂ رحمن میں اسکا آیا کہ رحمن کی تعلیم ہے اور
کفار نے اپنے دعوے پر دلائل بیان کیے جو ارشاد ہے وَقَالُوا مَالِ هَٰذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ

وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ۔ اور کہا اور آدمیوں افترا میں کیا ہے اس رسول کے لئے کہ کہانا کہاتا اور چلے
پہرتا ہے اور یہی حال اُس پیغمبر کی نسبت فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں لکہا ہے کہ خدا آیا سینا یعنی کہ میں اور گیا سعیر
یعنی مصر کی حد عوائیل بن قنادہ بن سعیر بن اسحاق کو اور آیا فاران کے جنگل میں یعنی مدینہ میں اور اسکا
جواب ان معترضین کا یہی ہے کہ ہر رسول کہانا کہاتے آئے ہیں اور چونکہ فصل ۲ دسم کوین میں نشان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہا ہے کہ وہ درخت یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم حفاظت کریگی شمشیر سے ہوگی
کہ جو زور کو مر بیدی حسب فصل ۳۳ سفر ثنی کی مقدسین صحابہ میں جنکی تلوار سے حفاظت ہوگی پر یہود اسکو نہ سمجہا اور انکی
بہکاوے سے سائل کہنے لگا جو ارشاد ہے کہ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا ۔ کیوں نہیں اُترا
اوسکی طرف فرشتہ تاکہ ہوتا اوسکے ساتھ ڈرانیوالا اور نہ سمجہے کہ دس ہزار قدوسونکے ساتھ … اور جو فصل ۳۳
سفر تثنیہ میں لکہی ہے تو اوس نے کہا أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنْزٌ یا ڈالا جاتا اوسکی طرف خزانہ جیسے زمین ہونا خانہ کعبہ کا
اوسکو سبب ہے … فصل ۱ یشعیا میں لکہا ہے جواب اوسکا ہے کہ فصل ۲ یشعیا میں … بعد از ہجرت
لکہے ہیں کہ دس ہزار لاکہ … لئے آئی اور خانہ کعبہ میں اسکے ہوا اور چونکہ شجرہ کا خلد کرکے
فصل ۲ دانیال کوین میں وہ پیغمبر موعود ہے کہ وہ صاحب جنت عدل میں مقرر ہوا ہے تو یہود کی بہکاوے سے کفار نے کہا أَوْ تَكُونُ
لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا ۔ یا ہوا اسکے لئے باغ کہ اوس سے وہ کہاوے جیسے ورس ۳ فصل ۲ یوئیل میں لکہا ہے کہ اسکے
روبرو باغ عدن ہے مطلب اوس سے یہ ہے کہ جو اوس نبی کو تسلیم کرے وہ جنت خلد میں جاوے اور جبکہ انکی خیال کی ہوا نہ
یہ نشان نہ تو کہنے لگے جیسے ارشاد ہے وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ۔ اور کہا کہ
ظالموں نے پیروی کرتے مسلمان بالخصوص عمار وغیرہ جو غریب و خوار ہیں مگر مرد سحر زدہ کی ۔ انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا
لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۔ دیکہہ کیسی بیان کیں تیرے لئے مثلیں پس گمراہ
ہوگئے پس نہ طاقت رکہیں راہ کی کہ اونکو مطالب سمجہیں یہ سوالات لغو ہوئے پس بطور نشر حق تعالی ہر ایک
جواب دیتا ہے نسبت جنت کی فرماتا ہے کہ وہ وعدہ منتظر آخرت ہے تو فرماتا ہے تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ
جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا ۔
بابرکت ہے وہ ذات اگر چاہے کرے تیرے لئے بہتر اوس سے جو انکی خیال میں ہے وہ باغ کہ جاری ہوں نیچے اوسکی

ع ۹

ٹھہریں اور کریں تیری لئے محل خزانہ وغیرہ یعنی قیامت مین لیکن وہ قیامت کے معتقد نہین بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ
وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ۝ بلکہ تکذیب کی انہون نے ساعت قیامت کی اور تیاری
کی ہے ہمنے اوسکے لئے جو تکذیب کرے ساعت کی آگ سوزندہ إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا
تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝ جب آگ اونکو دیکھے دور سے وہ سنین اوسکا جوش اور آواز کہ بقول بعضے سو سال کی راہ
دیکھ کر آگے لئے دو آنکھین ہون اوسکی مناسب وَإِذَا أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا
هُنَالِكَ ثُبُورًا ۝ اور جب ڈالے جاوین اوس سے تنگ مکانمین بندھے ہوے پکارین وہان پر ہلاکت کو کہا جاوے
لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ۝ نہ پکارو آجکے روز ایک ہلاکت کو اور پکارو
بہت سی ہلاکت کو قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ
جَزَاءً وَمَصِيرًا ۝ لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا ۝
فرما آیا یہ کہ بہتر ہے منکرین کے لئے یا وہ جنت خلد کہ متقی اوسکے لئے وعدہ کئے گئے ہین کہ مکان ہین وہ اور جنت عدن لئے
ہونا باعتبار مآل کے ہے جیسے ارشاد ہے جنت اوسکے لئے جزا اور بازگشت اونکے لئے ہے اوسمین جو چاہین ہمیشہ رہنیوالے
یہ ہے تیرے رب پر وعدہ سوال کیا گیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ بندے انکو اونکی طلب کی موافق ذکر اور
جو اوس جنت خلد کا منکر ہو کر بت پرستی کرے اور تمسخر کرے سب کی آتش مین ڈالا جاوے مطالب اوسکا یہ ہے کہ وہ آخرت مین
آتش دوزخ مین جاوی جیسے ارشاد ہے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ
أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا
أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَ
كَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝ اور جسروز کہ انکو اللہ حشر کرے اور اونکو ان بتون کو جو سواے خدا کے پوجین تو کہے انکی
دی صورتون سے کیا تمنے گمراہ کیا میرے ان بندون کو یا خود اونہون نے راہ کو گم کیا کہین انکی ذی صورت تو پاک ہے
شرک سے نہین سزاوار ہے ہمکو کہ پکڑین ہم تیرے سوا کوئی دوست کہ وہ ہمکو پوجین لیکن تو نے اونکو اور انکے
آبا کو برخوردار کیا یہانتک کہ بھولے تیری یاد داشت کو اور تھی قوم ہلاک ہونیوالی کہ بت پرستی کرنے لگی
فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ

کیسے ہم ہلاک ہوں وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کریں ہم
مثل عقبہ بن معیط کافروں کی اس کام کی طرف کہ وہ کریں مثل صلہ رحم وغیرہ کی کہ کریں ہم اسکو ہوا پراگندہ اور کچھ
اونکو نفع آخرت میں نہ ہو اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ اور جنت والے
اس روز بہتر مقام پر ہوں اور نیک ٹہرنے کی جگہ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ اور جس دن کہ پھٹے
آسمان بادل جسمیں نور عظیم متمثل و متجلی ہے جیسے موسیٰ کو لئے حسب فصل ۱۲ خروج کے متمثل ہوا تھا اور اتریں فرشتے
اترنا ملک اوس روز درست رحمن کی ہی ہوا اور ہو وہ دن کافروں پر سخت خاصکر عقبہ بن معیط پر جسکی عادت تھی کہ
سفر سے آکر دعوت کرتا تو ایک مرتبہ سفر سے آیا اور ضیافت کی اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی بلایا تو اسکے
سبب سے گیا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جب تک تو کلمہ نہ پڑھیگا تیری ضیافت کا کھانا نہ کھاؤنگا
تو عقبہ نے کلمہ پڑھا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کھانا نوش فرمایا ابی بن خلف عقبہ کا دوست تھا وہ
اسپر خفا ہوا کہ تو دین اسلام میں آگیا عقبہ نے کہا کہ مجھکو شرم آئی کہ وہ ان میرے گھر سے بغیر کھانا کھائے اوٹھ جائے
تو ابی بن خلف نے کہا جب تک تو رخ مبارک حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نہ تھوکے مجھکو اعتبار نہ آویگا تو وہ خبیث
گیا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دار الندوہ میں سجدہ میں تھے کہ عقبہ خبیث نے تھوکا پر وہ شعلہ کی مانند اوسکے
منہ پر الٹا آیا اور اس سے کلستان عقبہ کو منہ پر تا دم زیست رہا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے
عقبہ اگر میں تجھکو مکہ کے باہر پاؤں تو قتل کرونگا چنانچہ بدر میں بدست مبارک علی کے جنکا خون خون رسول اور لحم لحم
تھا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحیثیت نہایت مردود مقتول ہوا جب جہنم رسید ہوا تو آپکی نسبت ارشاد ہو وَيَوْمَ
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ
اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا ۝ اور جس روز کاٹیگا ظالم عقبہ اپنے دونوں ہاتھ تکلیف سے جن دونوں ہاتھوں سے خوشامد کرکے نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو پکڑ کے لایا تھا اور منہ سے جو اس خبیث نے تھوکا تو کہے اس منہ سے کاش میں پکڑتا رسول کے
ساتھ سیدھی راہ اسلام کی ای افسوس پکڑا میں ابی بن خلف یا امیہ بن خلف کو دوست جسنے البتہ مجھکو گمراہ کیا

ذکر خدا توحید سے جبکہ آیا مجکو اور ہے شیطان جنی و انسی انسان کو ہلاکت مین ڈالنیوالا اور جبکہ قرآن کی نسبت
اہل مکہ سے یہ اقوال ہوے کہ رسول کو سخت رنج ہوا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ٥ اور کہا رسول احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اے میرے رب قوم نے پکڑا اس قرآن کو متروک تو تسلی ہے
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہوا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ٥ اور اسیطرح
کیے ہمنے ہر نبی کے لئے دشمن مجرمین سے اور پھر ہمنے اونکے مقابلوں کو ہلاک کیا وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ٥ اور
کافی ہے تیرا رب ہدایت کرنیوالا صبر کے لئے اور مددگار اور چونکہ یہود کو مسیح کا انکار تھا جو پہلی کتب تھے اور اونکو انتظار تھا مسیح
کے انبیا اور مسیح کی بعد خاتم المرسلین کا آنا تھا جنپر پارہ پارہ کلام خدا کا نازل ہوا جاتا تو اونکا مقولہ تھا کہ اگر نبی کی کوئی
معجزہ ہین تو چاہیے کہ بجاے پارہ پارہ کلام خدا کی یکبارہ کتاب لادین اور یہود کی آمد رفت اہل مکہ کی ساتھ تھی تو اہل مکہ سے
کہا تھا اسکو ہوا وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج اور کہا کافرون نے
کیوں نہ نازل کیا گیا اوپر قرآن یکبارگی جیسے بعض کتب موسی کا حال ہے حالانکہ اکثر کتب اسی تفریق کے طریق سے ہین
کہ مصرح اقوال کی حمی ابن کوچ قبی ہے اور خاص کر قرآن مجید کے نزول کی نسبت فصل اسفر متی مین لکھا ہے کہ ہمارا کلام
یہ سکے سینہ مین ہوگا یعنی پارہ پارہ بوقت ضرورت نازل ہوتا رہے گا اور پارہ پارہ کی وجہ فرماتا ہے كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ
فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ٥ ایسی پارہ پارہ نزول اسلیے ہے کہ ہم ثابت کرین اوسکے ساتھ تیرے دلکو ہر واقعہ کے لئے اور
بیان لطیف سے اسکو ثابت کیا کہ ہر ایک آیت اسکی موقع پر رکھی تو مجموعہ قرآن ہوا وَلَا يَأْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ
بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ٥ اور نہ لاوین وہ تیرے لئے کوئی مثل بطور اعتراض کے قرآن پر مگر ہم لادین تجکو حق بات کی ساتھ
یعنی جواب اور نیک بیان تفسیر اوسکو نذر جہنم کر جاوے اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ
شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ٥ ع وہ جو حشر کئے جاوینگے اپنے موہنون پر الٹی سمجھ کے سبب جہنم کی طرف وہ بدتر مکان والے
ہون اور گمراہ اور وہ جو ہمنے فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر کے دشمن مخالف ہوئے ہین اور بالآخر اونکے دشمن ہلاک ہوے ہین انکو سنو
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ج فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ط فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ٥ اور ہمنے دیا موسی کو مضمون کتاب اور کیا ہمنے اوسکے ساتھ
اوسکے بھائی ہارون کو وزیر تو فرمایا ہمنے جاؤ اس قوم مصر والونکی طرف جو ہماری آیات کی تکذیب کریں پس ہلاک کیا

وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٥ اور جب دیکھینگے عذاب کو جانینگے
نہ پکڑتین ہمکو مگر ٹھٹھا کہیں آیا ہی یہ وہ جو بھیجا اللہ نے رسول کہ کہانا کہاتا ہی اور بازار مین چلتا تحقیق قریب تھا
کہ ہمکو گمراہ کرے ہمارے معبودون سے اگر ہم نہ صبر کرتے اوپر جسکا ذکر سورہ ص مین آتا ہی اور جلد جانینگے جب دیکھینگے
عذاب کون گمراہ ہی أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ ٥ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ٥ کیا تو نے
دیکھا اس شخص کو جسنے پکڑا اپنا معبود اپنی ہوا کہ کوئی آفتاب کو کوئی جوجودل کا دیوتا کرکے اور کوئی اندر میکائیل کو
وکیل بنایا پس تو ہوا اوسپر مختار کہ اوسکو ہوا سے اوسکی پھیرے کہ وہ قرآن کو سنکر پرستش غیر خدا سے باز آوین أَمْ
تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ٥ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٥
یا تو گمان کرتا ہی کہ اکثر اونکے سنتین سمع قبول سے قرآن یہانتک کہ سمجھین نہیں ہین یہ مگر چوپایون مثال بلکہ اونسے بھی
گمراہ بعید چونکہ چوپائین ایسی شی کو کہ درصورت پرستش نہ نفع دیں اور درصورت ترک نہ ضرر دیں اور انعام اپنے پالنے پرورش کنندہ
کی مرضی اطاعت کرتے ہین اور یہ پیغمبر کی مخالفت خوب کرتا مقام ہی کہ آفتاب پرست ہنگام ظل شمس مین جو اوسین طلوع فجر
و طلوع آفتاب مین انتظار طلوع آفتاب کرتا ہی کہ اوسکو پوجے اور یہ خیال کرے کہ اللہ پاک نے ذی ظل کیا ہی اللہ چاہی تو
سورج کو نہ نکالے اور پرستش خدا پاک کی چھوڑکر آفتاب پرستی اسوجہ سے اور نظر حرارت آتش پرست آفتاب پرست
فارس مین مشہور کیا جاتا ہی اور اونکی کہانیان اچھی سمجھتا ہی چنانچہ بمقابل قرآن کے قصص کے رستم و اسفندیار کی کہانیان کرتا اور تعریف سے
جو قرآن مجید کو اساطیر الاولین کہتا ارشاد ہی کہ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا
کیا تو نے نہیں دیکھا ای مخاطب اپنے رب کی قدرت کی طرف کیسے دراز کیا ظل کو اگر چاہتا البتہ کرتا اوسکو ٹھہرا ہوا کہ سورج کو نہ نکالتا
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ٥ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ٥ پھر کیا ہمنے آفتاب کو اوسپر چلنے والا یعنی
آفتاب کی انسا سے قبض کیا کھینچی ظل کو اپنی طرف یعنی غیب مین تھوڑا تھوڑا اس سے ظاہر ہی کہ خواہش کی مطابق
آفتاب کی پرستش بیہودہ ہوا اور جیسے دن کا دیوتا مقرر کرکے آفتاب کی پرستش ہوسوے ویسے غروب ہونے کے وقت آفتاب کی
رات کا دیوتا مقرر کرکے اسکی پرستش موجب زیاں کاری جیسے ارشاد ہی کہ یہ امور سب خدا تعالی کی طرف سے ہوتے ہین جیسے فرماتا
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ٥ اور خدا وہ ہی جسنے کیا
تمہارے لیے رات کو لباس اور کیا نیند کو آرام اور کیا اٹھنے دن کو بیداری اور بعض پرستش اپنی ہوا کی مطابق اندر دیوتا

کے میکائیل کی گردش با منازل قمر کی تو ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ
وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا
وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے بھیجا ریاح کو بشارت دینے والی اپنی رحمت کی دونوں ہاتھونکے آگے
اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی پاک تاکہ زندہ کریں اوسکے ساتھ خشک شہر کو اور پلادین پانی اس سے جو ہمنے
پیدا کیا چوپایہ اور بہت سے آدمی لوگو بعض پیاس سے بعض مقام پر مرین وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ اور تحقیق بیان کیا ہمنے قرآن کو اونکے درمیان تاکہ نصیحت پکڑین
پس نہ پیروی کی اکثر آدمیون نے قرآن کی مگر سرکشی کی اور وہ جو اعتراض کرین کہ اگر خدا کو نبی بھیجنا تو ہر ایک
شہر مین بھیجا خصوصیت مکہ کی کیا ہے جواب ہے وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ۝ اور اگر ہم چاہتے
البتہ بھیجتے ہر قریہ مین نذیر چنانچہ پہلے بھیجے گئے بالآخر مشیت حق عالم کے امکان کی مطابق اسکے خواہشمند ہوئے
ختم المرسلین صلعم صاحب جہاد کو بھیجا جاوے جیسے پارۂ تلک الرسل مین مفصل ہوا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ
بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝ پس اطاعت کر ساتھ کافرونکے قول کی اور جہاد کر اونکے ساتھ قرآن کے بڑا جہاد اور
حق تعالیٰ کو چاہتی ہے کہ کہین نبی ہو اور کہین امت پس اگر وہ خیال کرین کہ ایک نبی اور دوسری امت کیونکر ہوئی
اور بتاناوں دو سمندر ونکو کہ گرد ممالک شمال مین مثل لندن کی ایک میٹھا ہے جسکے سبب جاڑے کے موسم مین گرم اور
اوٹھتے مین اور گرمی مین سرد اور دوسرا کھاری ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے ملایا دو دریا کو ایک
میٹھا پانی خوشگوار دوسرا یہ نمکی سمندر کا سخت کڑوا اور کیا اونکے درمیان برزخ اور پردہ روک والا اسیطرح ہے
آدمیون مین ایک کو نبی کیا دوسرے کو مومن وسط والے تیسرے کو کافر وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۝ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے بشر پس کیا ہے اسکو صاحب نسب و صاحب سسرال
کہ دونون حالت مختلف ہوتی ہین کہ انسان کی حالت یکسان کب ہے وہی حالت ایک کو نبی اور دوسرے کو امت
کر دیتی ہے وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ اور ہے تیرا رب قدرت والا یعنی جیسے ممکن تہا ویسے اسپر قدرت رکھکر بنایا
وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا

اور کافر عبادت کرتے ہیں سوائے خدا کے اوسکو جو نفع دے اونکو درحالت پرستش اور نہ ضرر دے اونکو درصورت
ترک اور ہے کافر اپنے رب کے مقابلہ پر زور دینے والا اگر کہیں کہ رسول کی بشارت سے فتوحات مسلمانوں کا اور
ڈرانے سے کافروں کو شکست کیوں واقع نہیں ہوتی تو ارشاد ہے کہ رسول کا یہی کام ہے اور وقت پر آنیوالی امور کا تبین
جیسے فرمایا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۵ اور نہیں بھیجا ہے تجکو مگر بشارت دینے والا فتوحات
اسلام سے اور ڈرانیوالا کافروں کو شکست سے پر بعد ہجرت کے یہ امور حسب تفصیل ہذا پیشینگی ہونیوالی ہیں اور یہ رہ
ظہور کرین جیسے ارشاد ہے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ
سَبِيلًا ۵ اوسکو فرما کہ نہ مانگوں تم سے اس تعلیم قرآن پر اجر مگر جو چاہے ہو کہ لے اپنے رب کی طرف راہ درست اسلام
کی اور اہل عقل کے نزدیک ایسے شخص ناصح کی نصیحت جو مزد نہ چاہے قابل سننے و سمجھنے کی ہے لیکن یہ اونکو در پے قتل ہیں تو ارشاد
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۵ اور
بھروسہ کر اونکی قصد قتل کے مقابلہ میں اُس زندہ پر جو نہ مرے اور تسبیح کر اسکی حمد کے ساتھ یعنی نماز پڑھ جسمیں تسبیح و سورہ
فاتحہ ہے اس مقام پر نماز میں سورۂ فاتحہ کا ہونا ضروریات سے ہے اور کافی ہے اللہ اپنے بندوں کے گناہوں کا ساتھ خبردار اور وہ
میری قدرت بڑی برکت ہے جیسے ارشاد ہے الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ
أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ وہ خبردار جسنے پیدا کیے آسمان و زمین اور جو کچھ انکے مابین ہے کو عرصہ چھ دن
یعنی زمانوں میں پھر پورا ہوا رحمٰن عرش یعنی کار پر کہ پہلے آدمیوں کو برباد کر کے آدم صفی اللہ کو بسایا اور ساتویں دن یعنی
ہزار ہفتم کو متبارک و با رحمت کیا کہ ساتویں ہزار میں خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رحمت خاص کی
یہ قدرت خدا ہے اور یہ منزلت پیغمبر موعود کی پر کیسے ناواقف ہیں کہتے ہو کہ ہر قرن میں اس وقت میں نیا پیدا ہو گا تو اونکا طلب
واقف نہیں فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ۵ تو تو دریافت کر کسی خبردار اہل کتاب سے جنکے پاس توریت اور انجیل اور صحف ہیں
تکوین میں سبقت کی تبارک کی حسب تفسیر نامہ عمر انہوں کی مخفی نہیں وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا
وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ۵ اور جب کہا جاوے اونکو نفع کی لیے کہ سجدہ کرو رحمٰن کو
کہتے ہیں کون ہے رحمٰن کیا ہم سجدہ کریں اُسکو جسکو تو ہمیں حکم کرے اور زیادہ کرے اونکو یہ ارشاد نفرت اور یہ جیسے برجون
سورج و چاند کو حالانکہ رحمٰن ان سب کا خالق ہے جیسے ارشاد ہے تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

نصف معا

۱۷ ع سجدہ

جَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿﴾ بابرکت ہے وہ ذات خدا جسنے کئے آسمان مین بارہ برج حمل ثور جوزا
سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور کیا اسمین آفتاب کو چراغ اور قمر روشن اور ماہتاب کی
گردش سے بطور محاورہ جبکہ چہ ہزار سال وجود آدم سے پوری ہوئی تو ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی معصوم
پیدا کیا جیسے پانسو ستر مسیحی بعد مین حسب فصل نہم دانیال کی پیشینگوئی کے ولادت نبی موصوف علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ہوئی وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿﴾
اور رحمن وہ ہے جسنے کیا رات و دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنیوالا تا آنکہ آیا ہزار ہفتم ان لوگونکے لیے جو یاد کرے
رحمن کو جو ایمان لاوے یا ارادہ کرے شکر کا مثل قوم ہود کی کہ اونکے لیے بالخصوص مقام شکر ہے کہ اونکے دشمن مغرب مین
اس دنیا مین ممالک مقدس سے نکالے جاوینگے جسکی تفصیل مفسر نے بہت کچھ مقدمات مین کی ہے کہ ہر ایک پیغمبران ولد کی خبر
دے گئے ہین بالخصوص مسیح اس زمانہ مبارک خدا کی بادشاہت کی مطابق فصل ۵ متی کی آٹھ قسمین لکہی ہین ایک انکا
کی جو غریب تھے دوسرے مہاجرین جو غمگین مہاجرین تہے اور پہر صدیق و فاروق و ذی النورین و مرتضیٰ و امام حسن و امام حسین
کی اور انصار و مہاجرین کر کے فصل ۵ متی مین تاویل پہلے نہین کی گئی اسوقت بعد طبع تاویل فصل ۵ متی کے سورہ معارج کی
تاویل کے وقت دریافت ہوئی پس یہی اس مقام پر مطلب ہے کہ وہ عباد الرحمن مین جنکی تفصیل فرماتا ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ
الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿﴾ اور رحمن کے بندے
وہ غریب انصار ہین کہ چلین زمین پر نرم اور جب مخاطب ہون اونسے جاہل تو جواب دین کہ ہماری طرف سے تمکو برائی کی
سلامتی ہے یہ ایک گروہ ہے ان آٹھ کا جو فصل ۵ متی مین مذکور ہین اور دوسرا گروہ ہے مہاجرین غمگینونکا اونکی نسبت ارشاد ہوتا ہے
وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿﴾ اور وہ جو رات کاٹین اپنے رب کے لیے سجدہ و قیام مین بالخصوص مہاجرین
مین چار خلفا و خلیفہ چہارم کے ولد ارشد امام حسن و امام حسین پس تیسرا گروہ فصل ۵ متی کا صدیق حلیم کا ہے اونکی نسبت
ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ
مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿﴾ اور وہ جو کہین اے ہمارے رب روک ہم سے عذاب جہنم کو عذاب اوسکا لازم ہے کفار کے لیے کروہ
بری ازراہ قرار و قیام کے چوتہا گروہ ہے عثمان کا جو پانچوان گروہ کے فصل ۵ متی مین ہے وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا
وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿﴾ اور وہ جو صرف کرین تو نہ اسراف کرین اور نہ روکین اور ہوا و نکا

صرف کا درمیان مین تو ام اور پانچوین عمر فاروق کا حال ہی جو وقت اس آیت کی ایمان نہ لائی تہی پر ایمان لانیواسطے تھے
جیسے ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ اور وہ جو نہیں پکارین گے اللہ کے سوا دوسری معبود کو اور نہ قتل کرین گے اوس نفس کو جسکو اللہ نے
حرام کیا ہے مگر حق اور نہ زنا کرین بالآخر سورهٔ شوریٰ مین عمر کی صفت ہوئی کہ وہ بچین کبائر و فواحش سی اور جب غصہ
ہون تو بخشین اور اسمین اشارہ آنکی دو قصد کا ہوا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اس مقام سی بحق عمر رضی اللہ عنہ
مقبول ہوئی اور ابی جہل کی نسبت بالآخرہ ہوا جو ارشاد ہی وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا اور جو ایسا کری کہ شرک کری اور قتل کا ارادہ کرے بالخصوص نبی کی قتل کا
بڑی بڑی گناہ مین دگنا کیا جاوی اوسکو عذاب بروز قیامت اور ہمیشہ اوسمین رہی ذلیل اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ
وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
مگر وہ جو توبہ کری شرک و ارادہ قتل سی مثل عمر کی اور ایمان لاوی اور کری نیک کام تو اللہ تعالی بدل دی اونکی برائیان
نیکیون سے اور ہی اللہ غفور رحیم اونکی پہلی باتون پر چنانچہ اونکی برے ارادہ قتل کو ایمان کے ساتھ تبدیل کیا حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کی نزول سی جو پہلی آیت کی دو سال بعد اتری ہی ایسے خوش ہوی کہ کبھی خوش نہوی تہی کیونکہ
فاروق کے ایمان کی اسمین خوشخبری ہی جیسے ارشاد ہی وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ
مَتَابًا اور جو توبہ کری مثل عمر کی یعنی ارادہ قتل نبی سی اور ایمان لاوی اور کری نیک کام تو وہ توبہ کری اللہ کی طرف
بڑی توبہ اور چھٹا گروہ علی کا ہی جنپر بغاوت ہوی اور شامیونکی خطبون مین لغو طور پر لعنت آپ پر ہوتی پر مرتضیٰ نے کہا
کہ ہماری بھائی ہین انہون نے بغاوت کی جنکا ورس ۸ فصل ۵ متی مین خدا یعنی رسول خدا کی دیکھنے والی کرکے لکھا ہے
اور جناب مرتضیٰ کی پیشانی کبھی کسی بت پر نہین سائیدہ ہوی جو سخت ترین زور سی ہی بران نظر ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ
لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا اور وہ جو نہ حاضر ہون زور کو اور جب
گذرین لغو پر گذرین بزرگانہ اور ساتوان گروہ امام حسن مجتبیٰ کا ہی جنکی نسبت سورهٔ شوریٰ مین سلطنت سی صبر کرنا
اور معاویہ کو بخشدینا لکھا ہی اور ورس ۹ فصل ۵ متی مین صلح کیش و ابن اللہ یعنی ابن رسول اللہ کرکے لکھا ہی وہی
حدیث مین ہی کہ یہ میرا بیٹا صلح کری دو فریق اہل اسلام مین اونکی نسبت ارشاد ہی وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ۝ اور وہ ہین جب یاد کرین انکو رب کی آیت مثل وطن
صبر و عفو ان ذلک لمن عزم الامور کو نہ گرین اوپر جہری وانندہی ہو کر بلکہ انکو سمجھتے و عمل کرتے ہین امر
برکت سے امام حسن علیہ السلام کی اولاد مین امام ہمام مہدی علیہ السلام و حضور غوث الاعظم صاحب کمالات
باہرہ کی خبر ہے جو آیات قرآنی کے برکت سمجھنے والے ہین دوسری ظاہر ہوئی وہ اول کی نسبت ظہور عنقریب ہونیوالا کہ وہ
پیر آیت رسول کی جیسے بار دگر امر صریح ہے آسمان سے ولیے آدھے ہی ہی آیات سے ہے جبکی سلطنت تا ابد طولانی موجود رہ
اور وہ اولاد امام حسن سے شاہ ہونگے خود امام حسن نے اسکو سوچکر سلطنت ترک کی اور آٹھون گروہ عباد الرحمن
گروہ امام حسین شہید کربلا ہین جنکی اولاد مین اکثر ائمہ ہوئے اونکا ذکر ورد مین ہم فصل مین کرتے ہین ہے کہ راستبازی
کے سبب وہ شاہ ہوجاتے ہین کہ معصیت مین اطاعت شاہ درست نہین وہی یزید کی اطاعت آپکو پسند نہ ہوئی
کہ ناحق خلاف عہد و پیمان کے شاہ ہو بیٹھا یہانتک کہ امام مظلوم نے شہادت اختیار کی تو آپکی نسبت ارشاد

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا ۝ اور وہ جو کہین اے ہمارے رب بخش ہمکو ہماری ازواج و اولاد سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہمکو متقیون کا
امام اس مقام سے شہربانو کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور وہ اگرچہ پکڑی آئی تھین مگر آیت سے ظاہر ہے کہ اونکا نکاح
ہوا جس سے زوجہ کہلائین اور امام زین العابدین علی سجاد جو آپکی آنکھ کی ٹھنڈک رہی اور ائمہ کی بنیاد انسے
ہوئی ہے پس اول امام متقین ائمہ امام حسین ہین دوسرے امام زین العابدین تیسرے امام محمد باقر چوتھے
امام جعفر صادق پانچوین امام موسیٰ کاظم چھٹے امام موسیٰ رضا ساتوین امام محمد تقی آٹھوین امام
علی النقی نوین امام حسن عسکری دسوین امام مہدی بن عسکری اور امام حسن و امام حسین کو اول آخر مین امام
مہدی کو بارہ ہوئے یہ آیت اصل امامت ائمہ ہے اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ
فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ وہ لوگ جنکو بہشت کی غرفون کی جزا دیکر
جاوینگے صبر کے سبب اور پہنچائے جاوینگے اور سنینگے تحیہ و سلام ملائکہ کی جانب سے ہمیشہ رہنے والے اونمین نیک ہے جنت
غرفہ قرار و مقام کے لیے اس سے رحمت کا حال دریافت ہوا کہ جسکے بندے ایسے ہین جنمین کلام تہا تو ارشاد ہے

قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ۝ فرما پروا کرے

تمہاری میرا رب اگر تمہاری رغبت ہو قرآن کی طرف کا تمنے اوسکی تکذیب کی پس جلد اوسکی تکذیب کی خبر
کی جزا لازم ہے تمہارے اوپر اور اوسکا وبال بروز بد دیکھو۔

سورۂ شعرا مکیہ ہے جو دو سو ستائیس آیات و بارہ رکوع پر مشتمل ہے ✢ ✢

چونکہ پہلی سورۃ میں کفار اہل مکہ کی تباہی کی خبر ہے اور اس سورت میں بھی وہ مذکور ہے تو اسکے متصل کیا گیا اور اس
سورت کا مضمون سب ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موسیٰ کی الف سے دیا گیا ہے جو طور سینیٰ پر بحکم خدا
موسیٰ نے لکھی ہیں اور طور سینیٰ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت حسب فصل ۲۰ خروج کے وعدہ ہوا ہے جسکو
فصل ۱۸ استثنیٰ میں مفصل بیان کیا ہے کہ جو اسماعیلی نبی کو مانیگا بہتر ہے ورنہ قوم سے ہلاک ہوگا اور اہل مکہ کے
اکثر ہمدردی نہ کرنے سے جیسا کہ فرمانا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابر سخت حسرت کھاتے تو تسلی کے لئے کتب مع نبی سے
قصص بیان فرماتا ہے کہ اکثر انبیا کا اونکی امت نے کہنا نہیں کیا اور وہ تباہ ہوئے وہی حالت یہاں ہوئی ہے تاسف
کا کرنیں تو اسمیں پیشینگوئی ہے چنانچہ بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ
اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اے طور سینیٰ کے موعود محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اے حریص ہدایت رسول محمد مذکور
ذیل آیات ہیں کتاب روشن تورات کی تاکہ تو غور کرے کہ پہنچا دینا نبی کا کام ہے پس اس سے اپنی جان نبی سلامت ہیں
رکھ کہ اکثر تیری کی مقابل ایمان نہیں لائے اور وہ تباہ ہوئے ہیں لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ۝ شاید تو کھیلنے والا ہے اپنی جان اس سے کہ وہ ایمان نہ لاویں اور اس سبب سے نبی کی خواہش ہے
سبب سے اونکے لئے ایسی آیت آوے کہ وہ تعداد و ذلیل ہوں جیسے ارشاد ذیل سے ظاہر ہے اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ
مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ اگر ہم چاہیں اوتاریں اونپر آسمان سے آیت تو
پس ہو جاویں اسکے لئے اونکی گردنیں ذلیل لیکن بعد ایک سال ہجرت کے جاری جانیوالی مقرر کی گئی ہیں ہر وہ کون
ہوں جیسے فرماتا ہے وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝
اور نہ آیا اہل مکہ کو کوئی نیا ذکر رحمٰن سے مگر وہ اس سے اعراض کرنیوالے ہوئے اور مخالف کی لئے وعدہ ہلاکت فصل ۱۸
استثنیٰ میں ہوا ہے فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَأْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پس تکذیب کی نمونے

جنتے تھے اور مصروں میں قاعدہ ہے کہ جب بادشاہ مرجاتا ہے اور دوسرا بیٹھتا ہے تو پہلے خونیوں کو چھوڑ دیتے ہیں
جیسے ہند و مصر وغیرہ میں بھی ہنود کے راجاؤں میں وہاں سے آئے ہیں اتنی اصل حق تعالیٰ نے ہارون کو نبی کیا اور کہا وہ تیرے
استقبال کو آویگا اور دو آیات خدا تعالیٰ نے موسیٰ کو دیں ایک عصا دوسری ید بیضا اور موسیٰ مصر کو گئے اور ہارون
ملے جو اونکے استقبال کو آئے تھے اور مصر میں آئے تو فرعون سے ملاقات ہوئی اور کہا کہ بنی اسرائیل کو باہر جانیکی اجازت
دیجیے کہ خدا کے لئے وہ عید منا دیں اوسنے کہا خدا کون ہے میں اوسکو نہیں جانتا تم جاؤ اپنا کام کرو اور بنی اسرائیل
جو اینٹیں بناتے تھے یہ ظلم اور زیادہ کیا کہ کوڑا کچرا اونکی پکائی کے لئے جو سرکار سے ملتا تھا وہ جنگل سے خود لادیں اور
بنی اسرائیل پر اور بھی سختی ہوئی کہ وہ موسیٰ سے ناراض ہوئے تو پھر حکم ہوا جو ارشاد ہے فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم
مُّسْتَمِعُونَ ۝ پس جاؤ میری آیات کے ساتھ فرعون کے پاس موسیٰ نے کہا کہ بنی اسرائیل ہی نے سنا نہیں تو فرمایا تحقیق
ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَنْ أَرْسِلْ
مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ پس جاؤ فرعون پاس تو کہو کہ ہم دونوں رسول رب العالمین ہیں کہ بھیج ہمارے ساتھ
بنی اسرائیل کو شہر سے باہر عید کے لئے قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ۝
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ فرعون ساتھ ان کے کہا کہ کیا ہم نے تجھکو نہ پرورش
کیا اپنے میں بچپن میں اور رہا تو ہم میں اپنی عمر سے برسوں اور تونے کیا وہ اپنا فعل جو تونے کیا مثل قتل قبطی کے
اور اب ہمکو ترک کر کے تو رب العالمین کا رسول بنا ہے تو ناسپاسوں میں سے ہے کہ ہماری ربوبیت کا منکر ہے قَالَ
فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي
مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ کہا کیا تھا وہ فعل میں نے تب اور میں گمراہوں سے تھا پس فرار کیا میں تم سے جبکہ مجھے تم سے خوف
ہوا پس بخشا مجھکو میرے رب نے حکم نبوت اور کیا مجھکو رسولوں سے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدتَّ
بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ اور یہ امر جو تونے میری نسبت کہی کہ تجھکو تعلیم بالا یہ نعمت ہے نہ ربوبیت جسکا تو احسان
جتلاتا ہے میری اوپر کہ بنی اسرائیل کو تونے بندہ بنایا نہ مجھکو میرا رب رب العلمین ہے نہ تو تو میں تمہاری ناشکری
نہیں کرتا قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ کہا فرعون نے اور کیا ہے رب العلمین جسکا تو رسول ہے
قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ۝ کہا رب ہے آسمانوں اور

ع

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ٥ اور نکالا اپنا ہاتھ جو تھا بغل میں پس ناگہاں
وہ روشن تھا دیکھنے والوں کے لئے کہ دلیل تجلی حق مخصوص طور پر موسیٰ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ
عَلِيْمٌ ٥ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ٥ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ٥ کہا اس
گروہ کے لئے جو اوسکے گرد تھا کہ تحقیق یہ شعبدہ باز ہے دانا ارادہ کرتا ہے کہ نکالے تمکو تمہاری زمین سے اپنی شعبدہ
سے پس کیا تم حکم کرتے ہو مجکو قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ٥ يَاْتُوْكَ
بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ٥ سرداروں نے کہا کہ موسیٰ و اوسکے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے والے
بھیج کہ وہ لاویں تیرے پاس ہر شعبدہ باز کو فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ٥ پس جمع ہوئے شعبدہ باز روز
معین کے وقت کو لئے کہ وہ روز سبب تھا جسکی تعظیم وجود آدم سے قبل بسبب ولادت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہر ہفتہ میں مقرر ہوئی ہے وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ٥ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ
اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ٥ اور آدمیوں کو کہا گیا بطور استہزا آیا تم جمع ہو گے امید کہ ہم پیروی
کریں ساحروں یعنی موسیٰ و ہارون کی اگر ہوں وہ غالب پر آدمی جواب اونکی استہزا کا دیتے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ٥ پس آئے جبکہ شعبدہ باز انہوں نے
فرعون سے کہا کیا ہمارے لئے البتہ اجر ہے اگر ہوں ہم غالب قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ٥
فرعون نے کہا ہاں اور تحقیق تم اوس وقت البتہ مقربوں سے ہو گے تو اس وعدہ سے انہوں نے ایک مکان بنوایا
جسمیں تانبے کی چھت تھی اور عصے اور رسیاں منگائیں جنکے اندر پارہ بھرا اور چھت کے نیچے جو تانبے کی تھی آگ
جلوائی تاکہ پارہ کی اشیا گرمی کے سبب حرکت میں آویں پس بروز مقرر ساحر اور موسیٰ اور مخلوق جمع ہوئے تو
ساحروں نے جو کہ پہلے موسیٰ و ہارون کی عظمت سنی تھی یہ بطور ادب عرض کیا کہ آپ اپنا کرتب دکھلائیے یہ اونکا
ادب موجب رحمت ہوا قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ٥ موسیٰ نے اونکو فرمایا کہ تم ڈالو
جو ڈالنے والے ہو فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ٥
پس ڈالا انہوں نے اپنی رسیوں اور عصاؤں کو تانبے کی چھت پر جسکے نیچے آگ جل رہی تھی اور کہا فرعون کی
عزت کی قسم ہم ہیں غالب کہ ایک عصے کی مقابل بہت سے عصا تھے پس وہ سانپوں کی طرح سے حرکت کرنے لگے اور

موسیٰ کو پہلے تو خوف لگا پھر بحکم خدا جا مارا فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝
پس ڈالا موسیٰ نے اپنا عصا پس ناگہاں وہ منگلا اونکو جو مکر کیا تہا پھر فرعون بدستور کافر ہی رہا اور موسیٰ کو
ترا شعبدہ باز کہتا رہا اوسکے بعد حسب فصل ۷ خروج کے واقعات ہوئے اونمین سے موسیٰ نے سارے اہل مصر کا پانی
سوای بنی اسرائیل کے بحکم خدا خون کر دیا اور کچھ کچھ ساحروں نے بھی بنی اسرائیل کے لئے ووا ڈال کے سرخ کر دیا
پر بنی اسرائیل کو لاچار نکر سکے اور خون کی تکلیف اہل مصر کو ایک ہفتہ تک رہی اور موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی
پر فرعون بدستور مقرر سرکش ہو گیا پھر حسب فصل ۸ خروج کے بد دعا موسیٰ سے مینڈکوں کی اہل مصر پر ایسی کثرت ہوئی کہ کوئی
مقام اونکا خالی نہو تا اور کچھ کچھ ساحروں نے بھی مینڈکوں کو جلا کر اوسپر پانی ڈال کے جلائین پر بنی اسرائیل کو
اوس سے کچھ تکلیف نہ تھی پھر فرعون کی خواستگاری سے بد دعا موسیٰ وہ جاتی رہین پر فرعون پھر اپنے وعدہ سے پھر گیا
تو موسیٰ کی دعا سے جوؤں کی کثرت ایسی ہوئی کہ اونسے ساحر سخت عاجز ہوکر فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا
آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ تو آگرے ساحر سجدہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایمان لائے رب العلمین
رب موسیٰ و ہارون پر اور فرعون نے موسیٰ سے جوؤں کے رفع کی درخواست کی اور بعد رفع کے وعدہ سے پھر گیا اور ساحروں کی
نسبت قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ کہا تم ایمان
لائے موسیٰ کے لئے پہلے اسکے کہ مین تمکو اجازت دوں کیونکہ وہ البتہ تمہارا وہ بزرگ ہے جسنے تمکو تعلیم کیا سحر پس جلد تم
اسکی جزا جانو البتہ کاٹون تمہارے ہاتھ و پاؤں خلاف سے اور تم سب کو سولی دوں چھواری کے درختوں پر کہ دوسرے تمکو
دیکھکر عبرت کریں قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝ ساحروں نے اسلام لا کر کہا کہ کچھ حرج
نہیں ہم اپنے رب کی طرف ظاہری بطرف غیبت رجوع کرینگے إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا
أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہم خواہش رکہیں کہ چھپا دے ہمارے لئے ہمارا رب ہماری خطائین تحقیق ہم ہین اول مومنین
قوم فرعون سے پھر بد دعا موسیٰ قبطیوں پر مچھروں کی کثرت ہوئی کہ اونسے سخت دکھ ہوا اور فرعون نے موسیٰ سے درخواست کی
کہ بد دعا موسیٰ وہ جاتی رہی پر فرعون کا دل سخت رہا پھر حسب فصل ۹ خروج کے موسیٰ کی دعا سے فرعونیوں کی مواشی مین
مری پڑی پھر بھی فرعون کا دل سخت رہا پھر بد دعا موسیٰ اوپر ٹیڑی جسمین آگ تھی کہ جنگل کی مویشی وغیرہ پر اوس سے

ع ۳

مرے اور فرعون کی قوم سے موسیٰ وہارون کے رب پر کوئی ایمان نہ لایا مگر وہ جو اپنا ایمان
پوشیدہ رکھتا تھا اور اوسکے ساتھی کہ اوسنے فرعون کو نصیحت کی پروہ نہ مانا تو اونکے گھروں میں کہ
مویشی رکھتے تھے وہ کچہہ بچگئے اور فرعون نے موسیٰ سے درخواست کی اور بھاگ گئے پر فرمان پذیر
نہوا پھر حسب فصل ہم خروج کے موسیٰ کی دعا سے ٹڈیاں آئیں کہ بقیہ گیہون کو کہا گئیں
کہ اولون کے وقت میں وہ اُگے نہ تھے اور موسیٰ کی دعا سے رفع ہوئیں پھر بھی فرعون کا
دل سخت رہا کہ موسیٰ کے فرمان کے مطابق پوری اجازت بنی اسرائیل کو نہ دی تو اس سبب سے
کہ موسیٰ اوسکے حکم پر راضی نہوے تو انکو دربار سے دھکے دیکر نکلوا دیا پھر موسیٰ کی دعا سے
زمین پر ایسی سیاہی چھائی کہ ٹٹولنے سے شے مشکل دریافت ہوا اور بنی اسرائیل کے ہاں روشنی موجود تھی اور وہ اگر
موسیٰ سے دور ہوئی اور فرعون کا دل پھر سخت رہا اور موسیٰ کو کلمات ناشائستہ کہنے لگا کہ میرے سامنے سے جا اور کبھی
اپنا منہ مجھکو نہ دکھلانا پس خدا کا حکم فصل الخروج کی مطابق یون ہوا کہ اب تم مصریوں سے سونے چاندی کی پوشاکیں
مانگو کہ رات میں تمہارا کوچ ہے پس ظروف و زیورات انہوں نے طلب کیے اور رات میں فرعونیوں کی پہلوٹھی مرنے لگی تو فرعون نے
حسب دلخواہ موسیٰ کی اجازت جانیکی بنی اسرائیل کو دی کہ لیکن بروز دوشنبہ پانزدہم ماہ نیسان مطابق دسوین محرم کو موسیٰ وہارون کے ساتھ
بنی اسرائیل نکلے اسی سبب سے یہ روز عید فسح مقرر ہوا وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْٓ اِنَّکُمْ مُّتَّبَعُوْنَ
اور ہمنے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ سیر کر میرے بندوں کی ساتھ رات میں تحقیق تم پیچھا کیے جاؤ گے فرعون سے پس قریب
راہ فلسطین سے وہ نہ گئے بلکہ قلزم کی طرف خدا انکو لیگیا جنکے لیے رات میں روشنی کا ستون اور دن میں ابر سایہ
کرتا تھا اور مقام فی الحیرات میں پہونچے مجدال و دریا کے بیچ وہاں پر موسیٰ نے خطبہ پڑھا اور قصہ خضر و موسیٰ کا جو سورۂ
کہف میں ہے اس جگہ واقع ہوا اور فرعون کو خبر لگی کہ بنی اسرائیل کیچڑ میں پھنسے ہیں تو خاص چہ سو گاڑیوں کے ساتھ دوسری
مصر کی گاڑیوں کو لیکر تعاقب کرنیکا قصد کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۝ اِنَّ ہٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ۝ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ پس فرعون نے بھیجے
شہروں میں جمع کرنیوالے کہ یہ بنی اسرائیل البتہ چھوٹا گروہ ہے اور تحقیق وہ ہمکو البتہ خشم میں لانیوالے ہیں کہ ہمارے
غلام اونکل جائیں اور بدرستی ہم سب باسلاح ہیں فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّکُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ

معصل سورۂ بقرہ مین گذرا کہ باپ سے کہا کہ مجھکو بتلا کہ یہ زمین وآسمان وغیرہ کسنے پیدا
کئے ہین جیسے ارشاد ہے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ جبکہ کہا اپنے باپ و قوم کو
کیا تم پوجتے ہو اور تارح آذر یعنی کہ بت پرست تہا قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۝ انہون نے
جواب دیا کہ ہم عبادت کرین اصنام کی تو ہم ہون اونکی مجاوری کرنیوالے قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ
اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ ابراہیم نے کہا آیا وہ سنتے ہین تمہاری جب تم اونکو پکارو یا نفع دیتے ہین تمکو
جب پوجو یا ضرر دین جبکہ تم نہ پوجو قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ انہون نے
جواب دیا یہ تو کوئی بات نہین جس سے ہم انکو پوجین بلکہ پایا ہمنے اپنے باپ دادون کو ایسے ہی کرتے ہین
مقام سے ظاہر ہے کہ تارح ہی آذر پدر ابراہیم ہے نہ چچا قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ
فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ
يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ وَالَّذِيْۤ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ ابراہیم نے
فرمایا آیا پس تم دیکھو وہ جو تم اور تمہارے باپ پہلے جنکو پوجتے سو وہ میرے دشمن ہین کہ اونکے پوجنے سے مجکو ضرر ہے
مگر وہ رب العالمین جسنے مجکو پیدا کیا ہے پس وہ مجکو راہ بتلاویگا اور وہ جو مجکو کھانا دیگا اور پانی پلاویگا اور
جب مین بیمار ہون تو وہ مجکو شفا دیگا اور وہ مجکو مار کے پھر مجکو قبر و قیامت مین جلاویگا اور وہ جو طمع کرون کہ
بخشے مجکو میری خطا بروز قیامت رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ
لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اے میرے رب بخش مجکو حکم اور ملا مجکو صالحین کے ساتھ اور کر میرے لیے
نیکنامی پچھلی امت والون مین جو زمان آدم سے سبھی اہل اسلام ہین وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝
وَاغْفِرْ لِاَبِيْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ اور کر مجکو جنت نعیم کے وارثون سے اور بخش
میرے باپ کو کہ وہ ہے گمراہون سے اور نہ ذلیل کر مجکو اس دن کہ اولاد آدم اوٹھائی جاویگی جس دن کہ نہ نفع
دیگا مال و نہ بیٹے مگر وہ جو لایا ہو سلامتی والا دل اور ابراہیم کو قیامت کا آنا بھی تحقیقات نوح و آدم سے

در یافت چلا آتا تہا چنانچہ نوح نے فرمایا ہے کہ جب تک کمان نہ آوے اوس وقت تک طوفان کے بادل آویںگے
یعنی کمان خدا نہ چار خلفا اور فرمایا وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ اور نزدیک کیجاوے بروز قیامت
جنت متقی گروہ یعنے اہل اسلام سے جیسے فصل دوم شکوہ کی گروہ کی تفسیر فصل ۳۴ سفر متی و فصل ۳ ملاکی میں متقیوں
اہل اسلام سے کی ہے وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ۙ اور ظاہر کیجاوے دوزخ کجوں کے لئے جو شمشیر آتشبازی
گروہ سے دوزخ میں داخل کئے جاویں جو درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے حسب فصل
دوم شکوہ کے مقرر ہوکر ہیں وَ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ اور کہا جاوے گا ان کجوں کے لئے کہاں ہیں جنکو تم عبادت کرتے تہے خدا کے سوا آیا مدد کریں وہ تمہاری
یا بدلہ لیں فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ۙ وَ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ؕ پس اوندہے ڈالے جاویں
جہنم میں اونکے معبود جو سواے خدا کے ہیں اور کج لوگ اور ابلیس کا سارا لشکر قَالُوْا وَ هُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝
فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ وَ لَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ کہیں وہ اس حالت میں کہ اوسمیں معبودوں سے جہگڑیں کہ
قسم ہے خدا کی تحقیق تہے ہم البتہ ظاہر گمراہی میں جبکہ برابر کیا ہمنے تمکو رب العالمین کے ساتھ کہ تمہارے فرمان پر
ہم چلے اور نہ گمراہ کیا ہمکو مگر مجرموں نے جنسے مراد سردار ہیں پس نہیں ہے ہمارے لئے کوئی شفاعت کرنیوالا اور نہ دوست
اہتمام کرنیوالا فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پس اگر ہو ہمارے لئے دنیا میں بار دگر تو
ہوں ہم ایمان لانیوالوں سے پس دیکہو اس قصہ میں توحید حق و خبر نبی برحق کو جیسے فرماتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق اسمیں ہے البتہ نشان توحید خدا و نبوت مصطفےٰ پر اور
نہیں ہیں اکثر سرداران مکہ ایمان لانیوالے کہ وہ بدر میں موعود ہیں کہ مقتول ہوں اور امید ہے کہ یہ قصہ اپنے
آبا و قوم ہود سے وہ سنتے چلے آتے تہے کہ بہت سے اجمال کی تفصیل زبان انبیا سے قوم یہود میں تہی وَ اِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب ہے فتح کے لانے پر در نگ اس سے ہے کہ وہ رحیم ہے کہ
تبلیغ کامل ہو جاوے اور بابت غریبوں کی علیحدہ کرنیکے نوح کا قصہ سنو جو نوح کو ضعیف سمجہے اور غرق ہوے جیسے ارشاد ہے
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۣالْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ تکذیب کی قوم نوح نے

رسولوں کی کہ شیث کی اولاد ہو کر اولاد قابیل کی لڑکیوں پر مائل ہونے لگے اور شرک اونمین جاری ہوا یاد کر جبکہ کہا
اونکو اونکے بھائی نوح نے کیا تم تقوی نکرو گے اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَمَآ
تمہارے لیے رسول امانتدار ہوں پس تقوی کرو اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے اور میری اطاعت کرو وَمَآ اَسْئَلُکُمْ
عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور نہ مانگوں تم سے اپنی رسالت پر اجر نہیں ہے میرا
اجر مگر اللہ رب العالمین پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ پس تقوی کرو اللہ سے اور اطاعت میری کرو قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
لَکَ وَاتَّبَعَکَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ کیا ایمان لاویں تیرے لیے حالانکہ تیری پیروی کی ذلیل
لوگوں نے کیا تو نہ جانتا مثل جولاہے و موچی نکی اونکو تو دور کر اگر ہم ایمان لاویں تو ایک اونمیں سے ہم بھی شامل
ہوں قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ نوح نے
جواب دیا اور نہیں ہے میرا علم اوسکے ساتھ جو وہ کرتے تھے نہیں ہے اونکا حساب مگر میرے رب پر کاش تم جانو کہ بنیا
پیشے سے جو حلال ہو دین کا دخل نہیں وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝
اور میں مومنین کو دور کرنیوالا اپنے پاس سے نہیں اور نہیں ہوں میں مگر ڈرانیوالا عذاب طوفان سے اگر تم میری اطاعت
نکرو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ۝ قوم نے کہا کہ اے نوح اگر تو نہ باز آیا
ڈرانے سے البتہ تو ہوگا سنگسار ہونیوں سے قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ
نَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ کہا اے میرے رب میری قوم نے مجکو تکذیب کی پس کر میرے اور انکے درمیان
بڑی فتح اور مجھکو نجات دے اور ان مومنین کو جو میرے ساتھ ہیں تو اللہ نے نوح کو کشتی کا حکم دیا اور کشتی بنائی
اور قوم آئے مسخریہ کرتی کہ پہلے تو نبی تہا اب بڑھئی بنا پس جب وہ تیار ہوئی تو ایت دیا فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ
فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ۝ پس بچایا ہم نے اوسکو اور جو اسکے ساتھ تہا نجات دی بہری کشتی میں ثُمَّ اَغْرَقْنَا
بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ۝ پھر پیچھے غرق کیا پیچھے اوسکے سوار ہونیکے باقیوں کو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً وَمَا کَانَ
اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ بتحقیق اسمین البتہ آیت ہے کہ تم
ایمان لاؤ اور غریبوں پر اعتراض نکرو اور نہیں ہے اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب
لائق فتح پر رحم والا ہے زمان ہجرت تک کہ اہل مکہ کی تباہی قبل ہجرت نہیں ہوئی اور نوح کے بعد زمانہ ہود علیہ السلام میں

ع ۱۶

پہر قوم سرکش بت پرست ہوئی اور اپنی عمارت پر فخر کرتی جیسے مکہ والی آپکو بڑا جانتے اور وعید ہوا اونکا نا تو تباہ
ہوئی جیسے ارشاد ہی کَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ۚ اِنِّىْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ۚ وَمَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا
عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۭ تکذیب کی قوم عاد بن ارم بن سام نے رسولونکی جبکہ کہا اونکو اونکی بہائی ہود نے
کیا تم تقوی نکرو تحقیق میں تمہاری لیے رسول ہون امانت دار پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور
نہ مانگون تم سے اسپر اجر نہیں ہے میرا اجر مگر رب العلمین پر تو انہون نے ایک برج عظیم میل کے دائرہ مین بنانا چاہا
کہ تین میل اونچا ہو جائے جیسے ہر بلند موقع پر تصویرین ہون اس سے وہ ارم ذات العماد مشہور ہوئے تو ہود نے اونکو
کہا اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ۙ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ۚ وَاِذَا
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ۚ کیا بناتے ہو ہر بلندی پر نشان یعنی تصویر کہ اس سے
عبث کرو اور بکڑو حصن شاید تم ہمیشہ رہو اور جب تم گرفت کرو گرفت کرو جبر کرنیوالی پس تقوی کرو اللہ سے اور تم
اطاعت کرو میری وَاتَّقُوا الَّذِىْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ۚ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ۙ وَجَنّٰتٍ وَّ
عُيُوْنٍ ۝ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ۭ اور تقوی کرو اوس ذات پاک سے جسنے مدد کی
تمہاری اسکے ساتھ جو تم جانو مدد کی تمہاری چوپایوں اور بیٹوں و باغون و چشمون سے تحقیق مین خوف کرتا ہون
تمہارے اوپر عذاب روز بزرگ سے کہ تمکو تیز ہوا سے تباہ کرے قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۝ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ۙ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ۚ قوم نے
جواب دیا برابر ہے ہمارے اوپر تو نصیحت کرے یا نہ نصیحت کرے نہیں ہے یہ مگر پہلونکی عادت اور نہیں ہیں ہم
عذاب دیے گئے فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ پس تکذیب کی انہون نے ہود کی پس ہم نے اونکو ہلاک کیا
کہ باد تند سے تباہ ہوگئے اور باقی ثمود ہون کو پراگندہ زمین میں کردیا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ۧ تحقیق اسمین البتہ دلیل ہے بطور
تمثیل کے فتح اہل اسلام پر اور مکہ والونکی بیجا فخر پر اور نہیں ہیں اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ
وہ غالب ہے رحم والا ہے تبلیغ کامل کے بعد ہلاکت آنیوالی ہے اور اہل مکہ آیت طلب کرتے تھے اونکے لئے قصہ ہلاکت صالح

ع ۱۱

صالح کا ذکر فرماتا ہے جسکا ذکر فصل ہو چکا ہے یہ ہے کہ انکی قوم نے ایک بڑی سرکشی کی تھی اسکا بیان ہوتا ہے ارشاد ہے کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ

ثمود نے سب رسولوں کو جھٹلایا جبکہ کہا انکو انکے بھائی صالح نے کیوں نہیں ڈرتے ہو کہ میں تمہارے لیے رسول امین ہوں پس تقوی کرو

اور میری اطاعت کرو وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ

اٰمِنِیْنَ ۝ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۝ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۝

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۝ اور میں

تم لوگوں سے اسپر کچھ اجر نہیں مانگتا میرا اجر رب العالمین پر ہے کیا تم یہاں امن سے چھوڑ دیے جاؤ گے باغوں چشموں کھیتوں اور کھجوروں میں جنکا

خوشہ نرم و نازک ہے اور تم تراشتے ہو پہاڑوں سے گھر اتراتے ہوئے پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو اور نہ اطاعت کرو ان اسراف کرنے والوں

کا جو زمین میں فساد ڈالتے ہیں اور نہ اصلاح کرتے ہیں اور رعیت کی اصلاح جب حاکم کو منظور ہوتی ہے وہ سر سبز رہتا ہے اور جب حاکم ظلم

اختیار کرتا ہے تو وہ چند روز ظلم کرکے بالآخر تباہ ہوتا ہے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۝ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ جز این نیست کہ تو جادو کا جاننے والوں کو جو جادو کرتا ہے تو سحر کیا گیا ہے

نہیں ہے تو مگر بشر ہماری مثل اگر تو سحر کیا گیا آپکو نہیں جانتا تو لا آیت دلیل اپنے صدق کی اگر تو سچوں میں ہے تو صالح نے اسکا وعدہ کیا

کہ جنگل میں جاکر صالح سے انہوں نے طلب کیا کہ اس پتھر سے اونٹنی نکلے اور نکلتے ہی بچہ دے کہ وہ برابر اپنی ماں کی ہو جاوے تو صالح کی

دعا سے ویسی ہی وقوع میں آیا پس قوم اول تو ایمان لائی پھر بعد میں جبکہ مسرفوں کے پاس گئے تو انہوں نے سرزنش

کی اور پھر گئے اور وہ اونٹنی وجہ سے سارا انکا پانی پی جاتے تو تنگ ہوئے اور صالح سے عرض و معروض کر کے

ایک روز اونکے لیے پانی پینا مقرر کیا گیا اور ایک روز اونٹنی چارپایوں کو جیسے ارشاد ہے قَالَ هٰذِهٖ

نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ

یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ صالح نے فرمایا یہ ناقہ خدا کی ہے اسکے لیے باری ہے پانی پینے کی اور تمہارے لیے ہے باری پانی

پینے کی بروز معین اور نہ چھوؤ اسکو برائی سے کہ پکڑے تمکو بڑے روز کا عذاب لیکن قوم اس عہد پر نہ رہی کہ قدار بن

سالف نے ایک کسبی کے کہنے سے وہ کیا جو ارشاد ہے فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۝ فَاَخَذَهُمُ

الْعَذَابُ ۝ پس کونچ کاٹ ڈالی اونٹنی کے پس ہو گئے وہ ندامت والے پکڑا انکو عذاب نے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

ع ۶

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور
تحقیق اسمین نشان نجح اہل اسلام ہی اور نہین اکثر اہل مکہ ایمان لانیوالے اور تحقیق تیرا رب البتہ وہ غالب
نجح کے لانی مہربان ہے کہ تبلیغ کامل کری اور بدکاری کی اب قصہ لوط سنو جیسے ارشاد ہی كَذَّبَتْ قَوْمُ
لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ تکذیب کی قوم لوط نے رسولونکی جبکہ کہا انکو انکے
بہائی لوط نے کیون نہ تقوی کرو کہ مین تمہاری لئی رسول ہون امانت دار پس تقوی کرو اللہ سی اور میری اطاعت
کرو اور نہ مانگون مین تم سے اوسپر اجر نہین ہی میرا اجر مگر رب العالمین پر کیا عالم کے امردون کے پاس تم
آؤ اور چہوڑو وہ عورتین جو تمہاری لئی تمہاری رب نے پیدا کین بلکہ تم قوم سرکش ہو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ
يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ قوم نے کہا کہ اگر تو نہ باز رہا ای لوط اپنی نصیحت سی تو البتہ تو ہوگا
نکالی گیون سی قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ لوط نے جواب دیا کہ تحقیق مین تمہاری کام کو ناخوش
رکہنے والون سے ہون پر قوم نمانی تو لوط نے دعا کی رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ
اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ
فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ای میرے رب نجات دی مجکو اور میری اہل کو اس سے کہ وہ کرین پس نجات دی ہمنے
اوسکو اور اوسکے اہل کو سب کو مگر بڑہیا کو رہنے والون مین پہر ہلاک کیا ہمنے دوسرونکو اور برسایا ہمنے اونپر مینہہ پس برا ہے
ڈرائی ہوون کا مینہ پتہرون کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اسکا ترجمہ چند بار گذرا اور مشرکین کم تولا کے لئی قصہ شعیب کا پڑہنا مناسب ہے
جیسے ارشاد ہی كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا
عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تکذیب کی اصحاب ایکہ نے رسولونکی جبکہ کہا انکو شعیب نے کیون تم تقوی شرک سی نکرو

ع ۹ ۱۶

تو نے سے نکرو تحقیق مین تمہارے لئے رسول امانت دار ہون پس تقوی کرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو طلب
کرون اسپر کچھ اجرت مین ہو اجر میرا مگر رب العلمین پر أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۚ وَزِنُوا
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ۝ پورا کرو کیل اور نہو کم کرنیوالون سے اور تولو ترازو سیدہی سے
اور نہ کم کرو آدمیون کو انکی چیزین اور مت پہرو زمین مین فساد ڈالنیوالے اور تقوی کرو اللہ سے جسنے تمکو پیدا کیا
اور پہلی مخلوق کو قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۚ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ
لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ۚ قوم نے کہا جز این نیست تو سحر کیا گیا ہے کہ اپنا نفع نہین جانتا اور نہین ہے تو مگر بشر ہماری
مثال اور تحقیق ہم تجکو ظن کرین البتہ جھوٹون سے فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ
اگر تو سچا ہے تو گرا ہمارے اوپر آسمان کا ٹکڑا قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ شعیب نے کہا میرا رب دانا تر ہے
اوسکے ساتھ کہ تم کرو کہ وہ اعمال تمہارے ایسے ہی ہین کہ تمہارے اوپر آسمان عالم ارواح سے گرین فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ
عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ پس تکذیب کی قوم نے نبی کی پس پکڑا انکو
عذاب دن سائبان نے کہ وہ تہا عذاب روز عظیم کا کہ گرمی کی شدت سے ابر سیاہ کی گہرا نیسے ایک پانی ہوگئی کہ اوپر گرے
پہاڑ انپر لوٹ پڑا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ
الرَّحِيمُ ۝ اسوقت مین موسی وہان سے جدا ہو گئے کہ طور سینا پر حق کی تجلی ہوئی تو توراۃ موسی مین مقدر

ع ۱۶

یہ تہا اس قصہ کا ہے کہ احادیث انبیا مین مفصل یہود پاس تہا اور آست صدق ہے جو طلب کفار بکر کرتے تو ارشاد ہے
کہ وہ پارہ پارہ کلام منزل مفصل ہے اسمین تہی کہ آیت عظیم ہے ہزار ہفتم وجود آدم مین تہی کہ ہویدا وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝ اور تحقیق یہ قرآن البتہ اوتارا ہوا اوتارا رب العلمین
کا اوتارا اوسکو روح امانت دار جبریل نے تیرے دل پر تاکہ کفار کو تو ڈرانیوالون سے ہو اور انکی شکست سے عربی روشن
زبان پارہ پارہ کے ساتھہ اور اسکا ذکر البتہ پہلی کتابون انبیا مین ہے بالخصوص سبت کی برکت زمانہ آدم سے مراد
وہ یہی قرآن ہے اور فصل ۱۲ تکوین مین ابراہیم کو برکت کا وعدہ ہوا یعنی بذریعہ اولاد اسماعیل جسمین ہے سارے

ثمرات کی برکت یا دین و دنیوی برکت قرآنی برکت ہے اور فصل ۱۸ استثنی مین صاف صاف ذکر آیا جسکو مسیح نے حسب
ورس ۱۸ فصل ۱۶ یوحنا وغیرہ کے بحق احمد علیہ الصلوۃ والسلام کہا اور اسماعیل کی اولاد مین اس پیشنگوئی کا
ہونا عربی لسان کی دلیل ہے اور دیکہو ورس ۸ مزمور ۹۵ کو جسمین خدا کی آواز سنو اُسے مطلب قرآن ہی ہے
جسکو ورس ۷ فصل ۳ نامہ عبرانیون مین اس زمانہ سے مخصوص کیا ہے اور دیکہو ورس ۱۹ فصل ۱۵ و ورس ۲۱
فصل ۹۵ یشعیا کو اور پطرس نے فصل ۳ استثنی کے نبی کو مخصوص کیا ہے اس نبی مین جو مسیح کی جاے دوبارہ آئینگے
ہو اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ کیا نہوا انکو آیت کہ جانین
اوسکو علماء بنی اسرائیل کہ ساری معجزات موسی نوید حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین گذری ہین اور علماء سے
بنی اسرائیل سے فصل ۳ کتاب اعمال مین پطرس و لوقا نے گواہی دی اور خود مکہ والے یہود اہل مدینہ سے دریافت
کرتے رہتے تھے اور ابوبکر صدیق کو سفر یمن مین تین سو سالہ عمر والے یہودی نے شہادت نبوت دی جسپر ابوبکر سفر سے
آنکر مسلمان ہوے اور بعد ہجرت کے گروہ عبد اللہ بن سلام وغیرہ نے گواہی دی اور ہاتہ کنگن کو آرسی کیا ہے اب
کتاب توریت کہولو اوسمین صاف موجود ہے اور ہر ایک پیغمبر پر اوسکی زبان کی مطابق کلام نازل ہوتا ہے
دیکہو اصل کتاب دانیال و عزیرا و نحمیا کو کلدیہ مین رہنے سے کلدی زبان مین اونکی کتابین ہین جیسے موسی و
دوسرے حضرات کی عبرانی بولنے والونکی عبرانی زبان مین پس نہین جائز جو کسی یہود کے کہنے سے اہل مکہ یہ کہین کہ قرآن
بہی عبرانی ہوتا تہا کہ دوسری کتابین عبرانی کی ہین اور پہر ارشاد ہے وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ
عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ اگر اتارتے ہم اُسکو بعض عجمیون پر پس پڑہتا اوسکو اونپر ایمان
نہ لاتے اوسکے ساتہ کیونکہ اکثر سرداران بنی قیدار اہل مکہ کی تباہی بدر مین بعد ایک سال ہجرت کے موعود ہے وہ کیسے خلاف
ہو سکے كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝
فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ ایسے ہی اسکو چلایا گنہگاران
بنی قیدار کے دلون مین کہ نہ ایمان لاوین اوسکے ساتہ تا آنکہ دیکہین عذاب دردناک پس آوی اونکو شکست
ناگہان اور وہ بیخبر ہین کہ اسوقت عذاب آنیوالا ہے اور جب ناگہان آوی تو کہین آیا ہم مہلت دیے جاوین جیسے
فتح مکہ سے پہلے ابوسفیان مہلت لینے آئے اور منظور نہوی اور اچانک انہون نے عہد توڑا اور حضرت فتح مکہ ہوی پر اہل مکہ

پیالہ دودھ کا علیؑ لائے اور کہانا تیار ہوا اور چالیس سے ایک کم یا زیادہ کو بلایا جنمیں ابوطالبؑ و امیر حمزہؑ
و عباسؓ و ابولہب بھی تھے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس میں سے کچھ کہا کر برتن میں رکھدیا اور فرمایا کہ
کہاؤ تو سب کہا پیکے سیر ہوگئے اور ارادہ کلام کا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا ہی تہا کہ ابولہب نے کہا کہ تمکو
تمہارے صاحب نے سحر کیا پس بغیر بات چیت کے چلے گئے پہر دوسرے روز حکم کی مطابق مرتضی نے بدستور کہانا
تفصیل تیار کیا اور پہر چالیس تن سنکر سب سیر ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میں لایا ہوں
تمہاری دنیا و دین کی خیر خدا نے مجکو حکم فرمایا ہے کہ میں تمکو لاؤں تو کون تمہارا میرے کام پر وزیر بنتا ہے کہ ہو میرا
بہائی وصی و خلیفہ تم میں سے تو وہ خفا ہو گئے اس سے اور علیؑ نوعمر تہے آپ نے عرض کیا کہ میں ای نبی اللہ
آپ کا وزیر ہوں اوسپر تو پکڑ لے میری گردن اور فرمایا کہ یہ میرا وزیر ہے بہائی ہے وصی ہے خلیفہ ہے تم میں
پس سنو اور اطاعت کرو پس قوم ہنسنے لگی اور ابوطالب کو کہنے لگے کہ تو مامور ہوا ہے کہ علیؑ کی سنے اور اطاعت
کرے اور نیز جب نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین و رھطک منھم المخلصین تو حسب
روایت ابن عباسؓ کے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صفا پر بعد اس آیت کے چڑہے اور قرابت دار قریب مثل
آل ہیم و عدی کو بلایا اور فرمایا کہ اگر میں بتلاؤں کہ پہاڑ پر ہے لشکر جمع ہے تو تم یقین کروگے انہوں نے کہا ہمنے
تجربہ کیا ہے کہ تو دروغ نہ کہے تو ارشاد فرمایا کہ میں ترکو عذاب شدید سے ڈراتا ہوں تو ابولہب نے کہا ہلاکت ہو
یا اسلیئے تو نے ہمکو بلایا تہا تو تبت یدا اوسکے حق میں نازل ہوئی اور ارشاد ہے فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ پس اگر وہ تجہسے سرکشی کریں تو فرما کہ میں بری ہوں اس سے کہ تم کرو پس اس مقام سے حضور
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ای قریش کے گروہ خرید و اپنی جانوں کو میں نہیں پرواہ کروں اللہ سے تم سے کچھ ای عباس
بن عبد المطلب نہیں پرواہ کروں تجہسے اللہ سے کچھ اور ای صفیہ رسول خدا کی پہوپہی نہیں پرواہ کروں تجہسے اللہ سے کچھ اور ای فاطمہ
بنت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مانگ مجہسے جو تو چاہے میرے مال سے نہ غنی کروں تجہسے اللہ سے کچھ لیکن اس روایت میں بیٹی محمد
کی بجای فاطمہ چونکہ اس وقت میں خورد سال تہیں راوی نے دوسری صاحبزادی کے مقام پر بہول سے نام فاطمہ لیا ہے
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ الَّذِیْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ۝
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور بہروسہ کر اوس غالب فتح دہندہ رحم والے پر کہ وہ تجکو دیکہے جب تو نماز میں کہڑا ہو

اور تیری تقلب کو سجدہ کرنیوالوں میں ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد تقلب سے ساجدین میں آنا ہے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اصلاب آبا میں ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف یہانتک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے
یہ تاویل بعید ہے جبکہ مراد آبا سے سارے آبا الٰہی جاویں جیسے اسی سورت میں آزر کا قول گذرا کہ ہمارے آبا بت پرست تھے
الحاصل آگے پھر اعجاز دکھایا کہ جو مذکور ہوا کہ کہیں کہ نزول شیاطین سے قرآن ہے تو ارشاد کرتا ہے هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى

مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ

كٰذِبُوْنَ ۝ آیا خبردار کروں تمکو سپر کہ اترتے ہیں شیاطین پھر ارشاد ہے کہ اترتے ہیں شیاطین ہر جھوٹے گنہگار پر کہ القا
کرتے ہیں اور اکثر انکے دروغگو ہوتے ہیں اور تم نبی کے صدق پر اقرار کرتے ہو اور القاء سمع کی صورت شیاطین کی ناپاکوں
گنہگاروں پر مطابق حدیث بطور سلسلۃ الجرس کے ہوتی ہے جیسے پاکوں پر نزول کلام خدا کی صورت بھی بطور سلسلۃ الجرس
بعض اوقات ہوتی ہے پر پاک لوگ اور ناپاک کیا برابر ہو سکتے ہیں اور قرآن کو شعر نہیں کہہ سکتے ہیں اس وجہ کہ ارشاد ہے

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ

مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ اور شاعروں کی پیروی کرتے ہیں گمراہ لوگ
کیا تو اونکو نہ دیکھو کہ وہ اکثر شعر کے مضمون کی طلب میں ہر جنگل میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور وہ کہیں جو نکریں مگر وہ جو مثل
علی کی شاعر ہوں کہ ایمان لاویں اور کام کریں نیک اور یاد کریں بہت کچھ خدا کو اور بدلہ لیں بعد اپنی
مظلومیت کے غزوات شامیوں میں جیسے سورۂ شوریٰ میں مفصل ہے اور جلد جانیں وہ جو ظلم کریں کہ کس کروٹ پر
وہ پھرینگے پس اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید منزل من اللہ ہی ہے۔

ع ۱۱ ۱۶

سورۂ نحل مکیہ ہے [illegible] آیات و [illegible] رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت میں ذکر کیا کہ بعض جہلا کا تقلید مثل مالک بن ضیف یہودی اعتراض تھا کہ پہلی ساری کتابیں عبری تھیں
تو قرآن بھی عبری ہونا تھا حالانکہ ہر نبی اپنی زبان میں بیان کرنیوالا وحی کو چاہیے تاکہ اوسکی قوم سمجھے اس مقام پر کہا
اکثر کتب عبری انبیا کی عبرانی میں ہوئیں اور مثل دانیال و عزیر و نحمیا کی کلدیہ میں واقع ہوئیں در اصل کلدی تھیں

جو بعد کو عبری میں مترجم ہوئیں ہیں اور پہلی سورت میں بیان ہر کہ علمای بنی اسرائیل قرآن کو منزل جانتے ہیں
تو مکہ والون نے مالک کو بلایا یا خود مالک بن ضیف مکہ مین آیا وہ کم بخت نزول وحی کا ہی سرے سے منکر ہوا اور کہا
کہ خدا نے بشر پر کچھہ نازل ہی نہین کیا جیسے سورۂ انعام مین ہر اور اوسکا جواب آیا کہ کسنی نازل کی موسیٰ پر
توراۃ اور یہ اوسکا قول اس سبب سی تہا کہ کتب توراۃ خود موسیٰ نے لکھی ہین یہ مطابق اوسکی جو موسیٰ پر وحی
ہوی کہ وحی کی معنی اشارہ کے ہین پس وحی خداوہ باشارۂ خدا ہوتی ہر اور مالک مذکور کو اعتقاد آخرت کا تہا
اور نہ وحی کے معنی سمجہا اس سی ظاہر ہر کہ اوائل اس سورت مین ایمان آخرت پر نہ لانیوالون سی مراد وہی یہودی ہے
جو مکہ مین آنکر منکر نزول قرآن ہوا اور مکہ والی اوس سے بہکے حالانکہ یہاں سینے حوریب پر حسب فصل ۲ خروج
وہ اسفر ثنی کے پارہ پارہ نزول کلام خدا کی خبر اسماعیلی نبی پر ہر اور پیشین گوئی ہر فتوحات اسلامیہ کی اور حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کو تدبیر منزل سوداگری وغیرہ سی علاقہ تہا اور کفار کو اسپر اعتراض تہا اور نیز کفار کو فتوحات
اسلامیہ پر سخت بعد تہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کرتے تو اونکی جواب اس سورت مین ہین بدان لفظ

بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ طٰسٓ ۚ فضہ سی براعت فرمائی کہ ای طور سینے کے موعود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ یہ ذیل مین آیات قرآن مفصل و کتاب روشن تورات مجمل منزل ہین هُدًى وَّ

بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

يُوْقِنُوْنَ ۝ ہدایت و بشارت فتوحات ہر اُن مومنین کے لئے جو برپا رکہین نماز اور دین خیرات اور آخرت پر

ایقان کرین جو مہاجر و انصار ہونیوالی ہین جیسے سورۂ بقر مین مہاجرین و انصار کی یہ صفت لکہی ہر اِنَّ الَّذِيْنَ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ

فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ بتحقیق وہ یہود جو ایمان نہ لاوین آخرت پر جس سی قرآن کا انکار کرین مزین کی ہین ہمنی اونکی لئی اونکی
بداعمال پس وہ بہٹکین انکی لئی بدعذاب ہر اور وہ آخرت مین زیانکار ہین جیسے فصل ۲۸ سفر ثنی مین اونکی تباہی و زیانکاری لکھی ہر اور
فصل ۲۴ م یشعیا مین بنی نضیر کا جلاوطن ہونا اور بنی قریظہ کا قتل ہونا لکہا ہر جیسے سورۂ بقر سے ہی اونکا بہٹکنا ظاہر ہوا ہے

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اور بتحقیق تو سکہلایا جاوے قرآن حکمت والے
دانا کے پاس سے جسکے علم کی دلیل ظاہر ہر کہ جیسے زمان آدم سی موعود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتوین ہزارے مین

کیا ویسے ہی ظاہر کیا اور جیسے پارہ پارہ نزول کی بابت فصل ۱۸ سفر مثنی مین فرمایا ویسے ہی اسماعیلیون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کلام پارہ پارہ نازل کیا اور یہود کہتا کہ کسی رسول پر اپنا کلام نازل نہین فرمایا تو اسکا جواب ارشاد ہوا اِذْ قَالَ مُوسٰی لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ یاد کر جبکہ کہا موسیٰ نے اپنے ہمراہیون سے کہ مین دیکھی ہے آگ جلد لاؤن تمکو آسے خبر یا لاؤن انگارا شعلہ شاید تم تاپو فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پس جب آیا موسیٰ اوسکی پاس ندا کی گئی کہ برکت والا ہے وہ جو آگ مین ہے اور وہ جو اوسکے گرد ہے یعنی ملایک گرد ہیں اور پاک ہے رب العالمین کے ناقص خیال سے کیونکہ تمثل وجہ کا جائز ہے نہ حال جیسے حکما کا ناقص خیال ہے اور جو واقعہ فصل ۳ خروج وقول ابن عباس وسعید بن جبیر وحسن بصری ہی ہے وہ حکما کے عقیدہ نادرست سے بری ہے کیونکہ موسیٰ کو کہا سچ سنے یٰمُوْسٰۤی اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اے موسیٰ شان یہ ہے کہ مین اللہ غالب باحکمت ہون۔ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ اور ڈال اپنا عصا تو وہ ہوگیا سانپ پس جب موسیٰ نے دیکھا کہ حرکت کرتی گویا وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر نیوالا اور پیچھے نہ پھرا تو خدا نے فرمایا یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اے موسیٰ مت خوف کر تحقیق نہین ڈرتے میرے پاس رسول اور موسیٰ کو خوف انکو قتل کرنیسے قبطی کو انکو ظالم سمجھکر تھا جیسے سورۂ قصص مین رب انی ظلمت نفسی سے مقولہ موسیٰ کا ظاہر ہے تو تسلی فرمائی اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ لیکن وہ جو ظلم کرے پھر بدلکر نیکی بعد برائی کے تو مین اسپر غفور رحیم ہون اس مقام سے زلات انبیا کو غور کرنا چاہیے کہ سوائے نبوت ورسالت کے اونسے بطور لطیمہ اتفاق کے زلات ہوتے ہین اوسمین وہ معصوم نہین لیکن معفو ہین وَ اَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝ اور کر تو اپنا اپنی جیب مین کہ نکلی روشن بے عیب نو آیات مین فرعون واوسکی قوم کی طرف کہ وہ قوم فاسق ہین جانا چاہیے کہ موسیٰ نے فرعون کیپہلے تو عصا کا معجزہ دکھلایا پھر نو معجزہ مخوفہ دکھلائے ۱۔ پانیونکا خون ہوجانا ۲۔ مینڈکونکی کثرت ۳۔ جھرونکی ہنات ۴۔ جوونکی زیادتی ۵۔ پیونکی

تکلیف ۶۔ مواشی کی موت ۷۔ ٹڈیون کا آنا اور ادلہ باری ہونی ۸۔ اندہیری کا چہا جانا ۹۔ ید بیضا یہ تو معجزات مناکر تہوالی تہے پس دسوان معجزہ ہلاکت کا ہوا کہ جیٹھی بیٹی ایک شب مین مری تو فرعون نے اجازت جانیکی حسب وعدہ موسیٰ بنی اسرائیل کو دی الحاصل طور کی تسلی کے بعد مدین کو موسیٰ لوٹے کہ شعیب سے اجازت لین تو انکو قبیلہ نے بھیجو کو ہمراہ بھیجا اور خضنہ کا قصہ ہوا اور موسیٰ کو طور سینا پر تجلی ہوئی اور طور سے مصر کو آئے اور فرعون سے ملے ہر دوسری بار فرعون پاس جاکر عصا و ید بیضا کے اعجاز ظاہر کئے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس جب آئین انکو ہماری آیات ظاہری فرعونیون نے کہا یہ شعبدہ ظاہر ہے ویسی ہی مالک کا قول مثل قول فرعون کے ہے جو کہتا کہ خدا اپنا کلام کسی پر نازل نہین کیا وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور انکار کیا انہون نے آیات کو ساتہ راہ ظلم و علو یقین کیا تہا ان آیات کا اونکی جانون نے پس دیکہہ کیسا ہوا مفسدون کا انجام کہ سمندر سرخ مین غرق کئے گئے اور دوسرے سند نزول کلام خدا فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور تحقیق دیا ہمنے داؤد و سلیمان کو علم یعنی بطریق وحی نہ بطور تعلیم و تعلم معمولی کے اور انہون نے کہا حمد ہے مر ایک خاص خدا کی جسنے ہمکو تفضیل دی اپنے بہت سے بندون مومنین پر جیسے مزمور ۱۸ ہمی داؤد کا حمد کرنا اور اونکی فضیلت ظاہر ہے علی ہذا غزل الغزلات سے سلیمان کی حمد مخفی اور وہ علم جو بلا واسطہ کسب کے پیدا ہوا اوسکا نام وحی ہے جیسے نحل کی نسبت لفظ وحی وارد ہے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا خلافت و علم مین بالخصوص جسمین کلام ہے اور کہا اے آدمیون تعلیم دئے گئے ہم یعنی خدا کی طرف سے بطور وحی طیر کے گویائی کا اور دئے گئے ہم ہر شے معمولی سے تحقیق یہ ظاہر ہے اور داؤد سلیمان کی میراث بطور ترکہ نہ تہی ورنہ اونکی اور اٹہارہ بہائی بہی مستحق ہوتے بلکہ وراثت بطور علم و عدہ و خلافت کے تہی انجیل کے مجموعہ مین دو طرح ایک وراثت بطور شریعت ہے معمولی جو انبیا مین نہین ہوتی دوسری حسب وعدہ ہے جیسے اسحاق کو ابراہیم کا ورثہ حسب وعدہ خدا ملا اسی طرح سے داؤد سے بنیت صبح سے وعدہ کر لیا تہا کہ خلافت اونکے بیٹے یعنی سلیمان کو ہوگی اور اسیطرح سے رحبعام بن سلیمان کا حال بابت خلافت ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تہا کہ تیرے عصا یعنی بیٹے کے

وقت مین دس قومونکی سلطنت تہی کر یا بعام ضیت کو حاصل تہی اور طیر سے مراد فقط پرجانور آڑنیوالی نہین اور اہل فارس کو بہی
طیر کہتے ہین جو اونکی حوالی سوالی غیر زبانون کے بادشاہ تہے اونکی زبانون سے بہی سلیمانؑ مطلع تہے بس یہود کا دعوی انکار محض ہو
جو زمانہ حواریون مین بہی انکا نزول کلام حسب سورۂ یٰسین ۳ کے کرتے تہے اور داؤد علیہ السلام کے بیٹے جو حبرون مین
حسب فصل ۳ تواریخ ایام اول کے ہوئی وہ یہ ہین اسامنون ۲ دانیال جنکو کلیاب بہی کہتے تہے ۳ ابی سلوم
۴ ادونیا ۵ سفطیاہ ۶ اترعام • اور حسب فصل ۱۴ اسلاطین اول کے بیت مقدس مین جو پیدا ہوکر وہ یہ ہین
۱ سموع ۲ سوباب ۳ ناتن ۴ سلیمان ۵ اکبار ۶ الیسوع ۷ الفلت ۸ نوجہ ۹ نفیع ۱۰ الیفیع
۱۱ الیسمع ۱۲ الیلیدع ۱۳ الیفلط اس حالت پر باوجود بڑی بہائیون و چہوٹون کے ملک سلیمانؑ جو ہی کر وہ بطور
وراثت خلافت و عدہ سے کہ ہوئی نہ بطور نسب کے وراثت تہی او عطا حق کا بیان فرماتا ہے جو سلیمانؑ پر تہی اور انکا
شبہ نبی ہونے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مواعید فتوح پر سوا اور تدبیر منزل پر جو نبی پر اعتراض تہا احمد سلیمانؑ گنتے
جو ریاست دن رکہتے تہے جواب ظاہر ہے جیسے ارشاد ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ اور حسب فصل اول تاریخ دوم ایام کے جمع کیا گیا سلیمانؑ کو اور اسکا لشکر سرداران
اور بنی اسرائیل کے آدمیون اور اہل فارس سے پس وہ تقسیم کئے گئے اور جن بمعنی سردار بہی لغت عرب مین ہے اور طایر بمعنی
و قوم بہی آتا ہے اور اس وقت مین مقام جبعون مین عہد کا صندوق تہا جو دولت اسلامیہ کا نمونہ تہا اور سلیمانؑ
کے ساتہ ایک ہزار چار سو گاڑی و بارہ ہزار سوار حسب ورس ۱۴ فصل اول تاریخ دوم ایام کی تہی تو پہلے صندوق
کی طرف روانہ لشکر کیا حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ یہانتک کہ آئی وادی نمل یعنی وادی اموریین
کنعان بن حام بن نوح پر جیسے ورس ۳ فصل اول تاریخ ایام اول و ورس ۱۶ فصل دہم تکوین سے قوم موریہ کا
نسب ظاہر ہے اور بیت مقدس حسب ورس اول فصل سوم تاریخ دوم ایام کے اموریون کی مملکت مین ہے تو کہا
ایک نملہ نے ای اموریو گہس جاؤ اپنے مسکنون مین کہ نہ کہوندالے تمکو سلیمان اور اوسکا لشکر اور وہ لشکر داخل ہو
اس حالت مین اور وہ خبردار نہون اور قوم نمل مثل شتر بختی کی بقول مفسرین قوی تہے اور چیونٹی کا ترجمہ جو لیا ہین
نمل ہے جسکو فارسی و عربی مین مور و امور کہتے ہین اور قرآن مجید کان فصاحت و بلاغت و بیان تحقیق و رعایت

نقل عمل ہے اوسکو سبا سے بیان فرمائی اور اقصے حیوان چیونٹی سمجھ گئے فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ

صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ۞ پس سلیمان مسکرائے اوسکے قول سے اور

کہا اے میرے رب توفیق دے مجھکو کہ میں شکر کروں تیری اوس نعمت کا جو تو نے احسان کیا میرے اوپر اور میرے ماں

باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام کہ تو اوس سے راضی ہو اور داخل کر مجھکو اپنی رحمت کے ساتھ اپنے نیکوکار بندوں میں

چنانچہ فصل دوم تاریخ دوم میں ہے کہ سلیمان نے ارادہ کیا کہ خداوند کے نام کے لئے ایک گھر اور اپنی سلطنت کے لئے

ایک گھر بناوے ۲۔ اور سلیمان نے ستر ہزار بار بردار اور اسی ہزار پتھر توڑنے والے ٹھہرائے اور تین ہزار چھ سو آدمی کام پر

مقرر کئے پھر مقام غور ہے اسکو اوس اسکمر دیکھ مکو کے صاحب ذوی العقول میں گر یہ کہہ سکتے ہیں سلیمان کے

نزدیک ذوی العقول تھے پر معترض نے نادانی کے ساتھ بحث کو لکھا یہ حقیقت ہے ایسا ہو کہ دوسری قوموں میں ہستی ہیں الحاصل

حسب فصل دوم مذکور کے صور کے بادشاہ حورام کو سلیمان نے لکھا کہ کاریگر جو ہمارے پاس ہے اوسکا باپ کاریگر جو

دان میں یعقوب کی نسل کی عورت ہو ایک ہنر والے کا بیٹا بھیجا گیا کہ سونے اور چاندی پیتل لوہے پتھر لکڑی اور جواہر

اور آسمانی و کتانی و قرمزی و ہر طرح کی نقاشی ہو حسب فصل ۱۲ کتاب مذکور کے ماہر تھا اور جو سیر جو مکو لکھ تنھیں طاقت کی گنتی

اور حسب فصل ۹ کتاب مذکور کے پردیسیوں کی شمار کی گئی جو متفرق جگہ کے تھے تو ایک لاکھ تریپن ہزار چھ سو آدمی

نکلے تو سلیمان نے ستر ہزار کو بار برداری پر اور اسی ہزار کو پتھر توڑنے پر اور تین ہزار کو اوپر کی نگرانی پر مقرر کیا اور ایک بحر ڈھالا ہوا

شیشہ کا حسب فصل ۴ تاریخ دوم و فصل ۷ سلاطین کے بنوایا الحاصل بمقام مقدس تیار ہوا اور چالیس سال سلیمان کی

سلطنت کو رہی تو حسب فصل ۹ ہشتم تاریخ دوم کے سلیمان نے ملکت ادوم پر پہنچ تو مقام ادوم بن سجان کا

حاکم ہو دس عدد اور جو حسب اسکا حاضر ہوا جسکا حال فصل ۱۱ اول سلاطین اول میں ہو کہ داؤد کے وقت سے اوسکا

باپ اور وہ سرکش تھا اور اسی عرصہ میں ملک سبا کے پاس ہدہد سلیمان کے لئے گیا تھا اور سوسن سلیمان نے طرح اہل

دنیا لوگونکی تلاش کی جیسے ارشاد ہو وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ اور سلیمان نے اہل دنیا کی تلاش کی فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى

الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۞ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي

بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۞ پس کہا کیا ہے میرے لئے کہ نہیں دیکھتا ہدہد کو جس کو موجود کیا ہو یا کسی کام کو گیا ہے یا ہو گیا

ہماری سبب سی غائب ہوں سی کہ ہمارا فرمان پذیر نہیں البتہ اس صورت میں اوسکو عذاب دوں سخت عذاب یا البتہ
اوسکو قتل کروں یا میرے پاس دلیل روشن خصوصیت کی لا دے اوس وقت اول قا بہی جو نام حاضر تھا اوسنے پتو لوگ ذکی
ناتہ جہاز و ملاح بلوائے جو سمندر کے حال سی آگاہ ہوں سلیمان کے لئے جہاز میں بیٹھکر اور فریں قحطان بن ہود کے
ملک سی جو اسکندریہ کے متصل بستا تھا سو ناچیرہ لایا فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ
وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ۝ پس ٹھیرا بعد تھوڑی دیر اور سبا سے آکر خدمت سلیمان میں حاضر ہوا پس
عذر غیر حاضری میں اوسنے کہا کہ میں نے دریافت کیا وہ جو تو نے اوسکو دریافت نہیں کیا اور لایا ہوں تیرے پاس سبا
خبر یعنی إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۝ وجدتها میں نے پایا
ایک عورت کو کہ وہ مالک اہل سبا کی ہے اور دی گئی ہر ایک شے اور اوسکا تخت عظیم ہے وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ پایا میں نے اسکو اور اسکی قوم کو کہ وہ سجدہ کرتی ہیں آفتاب کو سوائے خدا کے مطلب
اس سے یہ تہا کہ مجکو اونکی بیداری سے اوسکی بیداری خوش آئی اللہ تعالی فرماتا ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ سجدہ
اور زینت کی اونکے لئے شیطان نے اونکے اعمال پس روکا اونکو راہ خدا سے پس وہ راہ نہیں پاتے کیوں نہ سجدہ کریں اللہ کو
جو نکالتا ہے پوشیدہ شئی آسمانوں میں اور زمین میں اور جانتا ہے وہ جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور وہ جو ظاہر کرتے ہو نہیں ہے کوئی معبود
اسکے غیر جو رب عرش عظیم ہے پس بلقیس کے تخت کی مقابل عرش عظیم خدا کی کیا قدر ہے قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ
أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ
فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ فرمایا سلیمان نے ہم غور کریں آیا تو سچا ہے یا تو دروغگو ہے یہ جا میری یہ کتاب پہونچا
اوسکو اونکی طرف پھر ہٹ جا اونکے پاس سے پس غور کر کیسے وہ رجوع کرتے ہیں پس ہدہد فرمان لیگیا اور بلقیس کو
پہونچایا وہ سنکر ڈرا اور مشورہ کیا قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ
وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ کہا اے گروہ میری
طرف ڈالی گئی ہے بزرگ کتاب یعنی نامہ کہ وہ سلیمان سے ہے اور وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ تم غلو کرو میرے اوپر کو

ہدہد ہن بہ وکو تو میری مقابلہ پر ہو دو ڈرا اور تم آؤ میرے پاس تابعدار قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي
مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۝ بلقیس نے کہا کہ اے گروہ مشورت دو مجکو میرے کام مین نہین
ہون قطع کرنیوالی کام کی جب تک تم مشورت دو قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ
إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۝ قوم نے جواب دیا کہ ہم صاحب قوت و صاحب جنگ شدید ہین اور
کام تیری طرف سے ہی پس غور کر دیکھ جو تو فرماوے ہم کیسے بجا لاوین قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً
أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جب
داخل ہون شہر مین مقابلہ کی حالت مین تو اوسکو تباہ کرین اور کرین شہر کے عزیزون کو ذلیل اور ایسے ہی یہ کرینگے
وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝ اور مین بہیجنے والی ہون اونکی
طرف ہدیہ پس دیکھنے والی ہون کیسے لوٹین رسول آیا اہل طمع ہین کہ مال و اسباب دیکہکر قناعت اوسپر کرین یا صاحب
نبوت و شوکت و حکمت ہین جیسے ورس اول فصل نہم تاریخ دوم ایام مین ہے کہ بلقیس نے آزمایا کہ سلیمان کی حکمت کا
شہرہ سنکر بہت سی مشکل سوال لیکر انکی حضرت پہنچی فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ
خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۝ پس جب ایلچی آیا سلیمان کے پاس سلیمان نے فرمایا
کیا تم میری مدد کرتے ہو مال کے ساتھ سو وہ جو مجکو اللہ نے دیا ہے بہتر ہے اوس سے جو تمکو دیا ہے بلکہ تم اپنے ہدیہ کے ساتھ خوش ہو
اور مین ذلیل جانون ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً
وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ لوٹ اونکی طرف اے گروہ خوردہ: پس لاوینگے ہم اونکو لشکر جنکا لوٹانیوالا نہوا اور نکالینگے ہم
اونکو قریہ سبا سے ذلیل اور وہ خوار ہونگے اس وقت وکیلون کے ہوش اڑ گئے خبر کی آنیکا اقرار کیا اس وقت
سلیمان نے اپنی شوکت اونکو دکہلائی قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي
مُسْلِمِينَ ۝ کہا اے گروہ کون لاوے مجکو اسکا تخت پیشتر اونکو مجہ سے پہلے اسکے کہ آوین وہ تابعدار قَالَ عِفْرِيتٌ
مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ عفریت
جنونے کہا مین تیرے پاس لاؤن اوسکو قبل اسکے کہ تو کہڑا ہو اپنی اس مجلس سے اور مین اسپر البتہ قوی امانت دار
ہون کہ اوس مین سے کچھ کم نہو قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ

اِلَیْکَ طَرْفُکَ ۰ کہا اوسنے جسکے پاس علم تہا کتاب سے مین لاؤن اوسکو تیرے پاس بطور طفرہ قبل اسکے کہ تو پلک مارے اس شخص سے مراد بقولے آصف وبقولے خضر وبقولے جبریل وبقولے دوسرا فرشتہ ہے اور حقیقت طفرہ لی یہ ہے کہ شے بغیر پہونچے وسط کے ابتدا سے انتہا تک پہونچ جاوے اور جواز کی اسکی یہ صورت فصوص الحکم مین لکہی ہے کہ ہر آن میں عالم ظہور صورت خفا پکڑتا ہے اور خفا کی صورت ظہور پکڑتی ہے پس اہل علم کے تصرف سے جیسے تجدد امثال مثل اوسکی اُس مقام پر ظاہر ہوتی ہے جہان شے رکہی ہے وہان ظاہر نہووے بلکہ دوسرے مقام پر ظاہر کردی

پس عالم والے نے بلقیس کا تخت دم کے دم مین روبرو سلیمان کے کردیا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ۰ پس جب سلیمان نے علم کتاب والے کے لانے کے بعد اُس تخت کو اپنے پاس ٹہرا دیکہا فرمایا کہ یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجکو آزماوے کہ مین شکر کرون کہ اہل علم اسکے سبب سے تخت طلب کرون یا کفر کرون کہ شیطان عفریت کے تصرف سے منگاؤن اور جو شکر کرے پس جز این نیست وہ شکر کرے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اور جو کفر کرے تو تحقیق میرا رب غنی بزرگ ہے اور اسی پر کفار مکہ کو اعجاز سیر کرانی تحلیل غذا سے بہت آدمیون کو قیاس کرنا تہا کہ جیسے دانہ اجزاء غذا کو اپنی طرف کہینچکر غلہ کی صورت کرتا ہے ویسے قوت اعجاز روزینہ وردہ اجزاء ہوائی کو اپنی طرف بسرعت کہینچتے ہین کہ کم طعام مقدار معمولی سے بہت سے لوگون کو پیٹ بہر دیتا ہے اور یہ تصرف شیطان سے بہی ہوسکتا ہے اور ویسے ہی مقدس سے پر شیطانی لوگ ناپاک وسخت گناہگار زانی وظلم وبدمعاش ومشرک ہوتے ہین اور مقدس لوگ پاک وموحد رہتے ہین اس جہت سے چند مقام پر ایسے اشخاص ماتیا کو عیسے سے طلب کرلیتے ہین بعض سفلی علم سے وبعض علوی علم سے نیچری ناحق ایسے امور مین انکار کرتا ہے

الحاصل بلقیس سلیمان علیہ السلام پاس آنیکو ہوے تو سلیمان کا ارشاد ہوا جیسے فرماتا ہے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ۰ فرمایا سلیمان نے کہ اوسکو اوسکا تخت انجانا کردو تو ہم دیکہین آیا راہ یاب ہوسکے یا ہوا وسے کہ راہ یاب نہون کہ تعلیم توحید سے بہرہ ور ہو فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۰

پس جب آئی بلقیس کہا گیا ایسا ہی ہے تیرا تخت اوسنے عقلمندانہ جواب دیا سوال کی تشبیہ کی موافق کہ گویا

وہ جو ہی ہے اور ساتہیوں نے کہا ہم دئے گئے ہین علم اسکے آنیکے پہلے اور ہم رہین اسلام لانیوالے کیونکہ وکیل کو
پہلے سلیمان نے اپنی حشمت دکہلائی تہی اور تخت آگیا تہا وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۗ
إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝ اور روکا بلقیس کو ایمان سے اوس شے نے کہ وہ عبادت کرتی خدا کے سوا کی
کہ وہ تہی قوم کافرون سے تو اس وجہ سے اور ایک اور صنعت کی گئی تاکہ وہ اپنے عقیدہ باطلہ سے پہرے کہ سلیمان نے
بحر شیشے کا ملوایا تہا جسکے نیچے پانی تہا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً
وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۗ بلقیس کو کہا گیا داخل ہو
کوشک مین جسمین شیشے کا بحر تہا پس جب اوسکو اوسنے دیکہا گمان کیا اوسکو بہت سا پانی اور کہولا اپنی
ساقون سے لباس کہ تر نہو جاوے سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ قصر ہے سادہ شیشہ کا
تاکہ بلقیس اس طرح سے اپنے معبودون کو دہوکا سمجہے قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ
سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ع بلقیس نے کہا اے میرے رب مینے ظلم کیا اپنی جان پر بت پرستی و سورج
پرستی سے اور اسلام لائی سلیمان کے ساتہ اللہ رب العٰلمین کے لئے چنانچہ اسکی طرف اشارہ ورس ۶
و ۷ وغیرہ فصل ۱۰ سلاطین اول مین ہے اور سلیمان زمین مقدس کے شاہ تہے جیسے ورس ۴۲ فصل ۹ تاریخ
دوم ایام سے ظاہر ہے اور حسب ورس ۲۶ فصل مذکور کے سلیمان کی مملکت نہر فرات سے لیکر نہر فلسطین تک اور
مصر کی حد تک تہی اوسمین جسقدر بادشاہ تہے سب تابع تہے جسمین ایک رات دن کی راہ پر آبکی ہوا چلتی یعنی شوکت
تہی اور بڑے زمانہ جوش سلطنت مین مملکت سبا کا حال دریافت ہوا تہا جو ہدہد کی زبانی دریافت ہوا تہا
جسمین بلقیس طلب ہوئی اور اوسکا ملک اوسی کو بخشدیا اور وہ مسلمان ہوکر واپس گئی اور وہ بہی سلیمان کی تابع
ہوا اور یہ سب کچہ سلیمان کو عنایت حق تہا نہ بکسب کرا اونکو خدا تعالی حسب فصل ۱۰ سلاطین اول و ورس ۲۴
فصل اول تاریخ دوم ایام کے دکہلائی دیا پس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تعلق تدبیر منزل سے کیا جاسکے
اعتراض ہے اور کفار مکہ کو جو اپنی وعید پر عید تہا اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قتل کا جو ارادہ رکہتے تہے
اوسکا جواب قصہ ثمود سے ارشاد ہے جو ملیک صالح کرکے فصل ہر آنکو ین مین مذکور ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ
ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝ اور البتہ بہیجا ہمنے

ع ۳

ثمود کی طرف اونکے بہائی صالح کو کہ بندگی کرو اللہ کو پس ناگہان وہ دو فریق جہگڑنے لگے ایک فریق ایمان لایا
اور عذاب سے دوسرے فریق کو ڈرایا اور دوسرے خواہان عذاب ہوے قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ صالح نے کہا کیون
جلدی کرتے ہو برائی کے ساتھ نیکی سے پہلے کیون نہ استغفار کرو امید کہ تم رحم کیے جاؤ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ
وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ انہون نے کہا کہ ہمنے
بدفالی لی تیرے ساتھ اور اونکی جو تیرے ساتھ ہین جواب دیا صالح نے تمہاری بدفالی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم قوم ہو
فتنہ کیے گئی اور صورت عذاب قحط تہ کے بعد دریافت کی وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ
لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور تہے شہر مین نو شخص فساد ڈالتے
زمین مین اور نہ اصلاح کرتے کہا باہم کہ قسم کہاؤ اللہ کی ساتھ کہ البتہ شبخون ماریں صالح اور اوسکے اہل پر پہر کہین
اوسکے دوست کو نہ حاضر ہوے ہم اوسکے اہل کی ہلاکت کے وقت اور ہم راست گو ہین وَمَكَرُوْا مَكْرًا
وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور انہون نے برا فریب کیا اور ہمنے انکی بری مکر کا جواب دیا کہ وہ
خبردار ہوے کہ ملائک سے اونپر پتہراو کیا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ۝ پس دیکہہ کیسی ہے انجام کار اونکے مکر کا تحقیق ہمنے اونکی قوم کو اور اونکو جو ایمان نہ لائے تہے
سب کو ہلاک کیا فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ پس یہ اونکے گہر ہین پڑے ہوے برباد بسبب اسکے جو انہون نے
ظلم کیا اسمین تحقیق البتہ نشانی صدق قرآن ہے اوس قوم کے لیے کہ جانتے ہین اور نجات دی ہمنے اونکو جو ایمان لائے
اور تقوی شرک سے کرتے تہے اور بعض اہل مکہ کا یہ خیال تہا کہ نبی کو جلاوطن کردین اسکا جواب سند قصہ لوط سے
ظاہر ہے جنہیں ملائک اترے جنکا قصہ کتاب تکوین موسی مین مفصل ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ
الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور بہیجا ہمنے لوط کو یاد کر جبکہ کہا اوسنے اپنی قوم کو آیا کرو فحش بات کو اور
تم دیکہو دو مردن کو اور منع نکرو فاحشہ کو بیان کرتا ہے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ

النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ کیا تم آکر مردوں کو شہوت سے سوائے عورتوں کے تو تم بد کرتے ہو
بلکہ تم قوم ہو کہ جہالت کرتے ہو کہ عورتیں قضاء شہوت کے لئے موضوع ہیں کہ ان سے اولاد پیدا ہو تم مرد کر تخم
انسانی کو ضائع کرو فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ
إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ پس نہ تھا اونکی قوم کا جواب مگر یہ کہ نکالو لوط کے خاندان کو اپنے
قریہ سے کہ وہ آدمی ستھرائی چاہتے ہیں فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ۝
اور برسایا ہم نے اس شہر والوں کا مینہ پس بری مینہ ڈرائے گیوں کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک سے
کفار مکہ کو اندھا سا کر دیا کہ صحیح سالم نکلے اب ارشاد ہے قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ
فرما ہر ایک حمد ہے اللہ کے لئے اور سلام ہو اسکے ان بندوں پر جنکو اوسنے برگزیدہ کیا توحید کے ساتھ اس صورتیں
دریافت کرنیکا مقام ہے جیسے ارشاد ہے آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ آیا اللہ بہتر ہے عبادت کو جسنے
اپنے بندوں کو نجات دی یا وہ جو شرک کریں مشرک اسکے ساتھ جنکی پرستش باطل ہو جیسے ارشاد ہے أَمَّنْ
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ
حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
يَعْدِلُونَ ۝ آیا جسنے پیدا کئے آسمان و زمین اور اتارا تمہارے لئے بلندی سے پانی پس جمائے ہمنے اوسکے ساتھ
باغ رونق دار نہیں تھا یا تمہارے لئے کہ تمہارے شریکوں نے یا تم نے اونکا درخت کیا ہو اللہ کے ساتھ کوئی معبود
جو ایسا کرے کہ ایک تنکا گھاس کا کوئی نہیں جما سکتا اس سے ظاہر ہے کہ کافر غلطی کرتے ہیں بلکہ وہ قوم ہیں
کجے ہیں حق بات سے أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ آیا ہے کوئی جسنے
کیا ہو زمین کو قرار آدمیوں کی لئے اور دوسری اشیا کے واسطے اور کئے ہیں اوسمیں نہریں اور کئے ہیں اوسکو لنگر
پہاڑ اور جسنے کیا ہو دو دریاؤں میں پردہ کہ شیریں اپنے مقام پر ہے اور کھارا اپنے مقام پر ہے آیا ہے کوئی معبود بھی اللہ کے
ساتھ جو ایسا کرے پر غور نہیں کرتے بلکہ اکثر آدمی سمجھتے نہیں اور تقلید آبائی کے پابند ہیں دیکھو شیریں سمندر و کھاری کہ
کہ شیریں سمندر کا پانی جاڑے میں گرم و گرمی میں سرد ہو جاتا ہے اہل جغرافیہ اونکو جانتے ہیں نہ عام ملا دیکھو اس مقام پر

وسعت علم حضرت رسول کو صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ
یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ آیا کوئی ہے جو اسبے
مضطر کو جب اوسکو پکارے اور دور کرے برائی اور کرے تمکو زمین پر خلیفہ کیا کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ بہوالیسا
کرسکے کتر ہی نصیحت پکڑو اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ
بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَی اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ؕ آیا ہے وہ کوئی جو راہ بتلاوے تمکو
بر و بحر کی اندہیریون مین اور بہیجے ریاح کو بشارت اپنی رحمت کی رو نزدن ہاتہو نکے ہو برو یعنی مینہ کے آیا ہے کوئی معبود
اللہ کے ساتھ جو ایسا کرے ہرگز نہین بزرگ ہے اللہ اُس سے کہ وہ شرک کرین اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ
وَمَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ؕ آیا ہے کوئی وہ جو پیدا کرے خلق کو پہر لوٹاوے اور وہ جو تمکو رزق دے آسمان و زمین مین سوا خدا
آیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ فرما لاؤ اپنی برہان اگر تم سچے ہو اور جبکہ قیامت مین اعادہ کا ذکر آیا ہے
کبھی سے اہل مکہ نے دریافت کیا کب آئیگی قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ
وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ؕ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ
مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ؕ فرما نجانے وہ جو آسمانوں مین ہین اور وہ جو زمین مین ہین قیامت کے غیب کو
سوا خدا کے اور نہ شعور رکہتے ہین ہے جو ہی وہ کب اٹہینگے بلکہ عاجز ہی علم اُنکا آخرت کی مقدمہ مین بلکہ وہ
شک مین ہین نفس قیامت مین بلکہ وہ اُس سے اندہے ہین ورنہ وہ خوف سے ایمان لاتے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا
كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ؕ اور کہا اپنی ذات سے کفار نے آیا جب ہو گئے ہم خاک اور ہمارے آبا
آیا ہم نکلنے والے ہین قبرون سے زندہ ہو کر لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ
اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؕ البتہ ہم اور ہمارے باپ دادے پہلے وعید کئے گئے قیامت سے اور کبہی آئی
نہین یہ وعید مگر پہلونکی کہانیاں ہین تو اسکا جواب ارشاد ہے کہ قیامت کی خبر دینے والون نے دنیا کے واقعات
کی بہی خبر دی تہی وہ سب ہو بہو مطابق آئی کہ خلاف اُنکی معتقدین کے تہی تو قیامت کا وعید بہی ضرور ہے بات
سابق ہو چکی الا ہی جیسے ارشاد ہے قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ

ع ۵

فرما سیر کرو قبرستان زمین مین تو دیکھو کیسے ہوا مجرمون کا انجام پس اوسی پر قیامت کو حال پر دلیل پکڑو اور دنیا کا
وعید مکہ والون پر بہی آنیوالا ہے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ اور
نہ رنج کر اوپر اونکے اور نہ ہو تنگی مین اوس سے کہ وہ مکر کرین اور تیرے قتل کا ارادہ کرین اور جبکہ ذکر اس فتح کا آیا تو اونکو
مقام دریافت ہوا وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہین کب ہوئیگا یہ وعدہ اگر ہو تم
سچے قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۝ فرما قریب ہے آن لگا ہے تمہارے پیچھے
بعض اوسکا جسکی تم جلدی کرتے ہو وہ فتح بدر ہے کہ پیغمبر کی ہجرت تیمہ بن اسماعیل مین ہو کہ فصل ۱۹ استثنی مین لکہا ہے
کہ تمہارے بہائیون مین سے تمہارے درمیان مین وہ نبی ہوگا جو مثل موسی کے ہے اور جو اوسکی مخالفت کرے اوس سے
تفتیش ہو اور فصل ۲۱ اشعیا مین کفار مکہ کی نسبت اس تفتیش کی یہ صفت لکہی ہے کہ ایک سال ہجرت کے بعد سرداران
بنی قیدار اکثر مارے جاوینگے اور فصل ۲۴ اشعیا مین کفار یہود کی نسبت تفتیش کی یہ صورت لکہی ہے کہ ایک قوم یہود بنی ک
ترشنہ کی سالش لینے کے بعد جو احد مین تہاری جلاوطن ہوئی مثل بنی نضیر اور بعد اسکے کہ کفار اہل کے سلح کہ پہاڑی کے
گرد جمع ہوکر بہاگین تو اونکی ایک قوم یعنی بنی قریظہ مقتول ہون اور بقیہ ذلیل رہین اور جو اوس نبی کو تسلیم کرے
اونکا بڑا نصیب ہے حسب فصل ۹ استثنی کے مقرر کہ حسب فصل ۴ سفر ثنی ۲۰ خروج کے اونکے لئے رحمت و فضل کا زمانہ ہے
اور نصیب ہوا بیٹا مالک اگرچہ منکرین سے اہل مکہ کے ساتہیون سے ہے ہر ایک قوم کے لئے اونکے فضل کا زمانہ ہے جیسے
ارشاد ہے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ اور تحقیق
تیرا رب البتہ صاحب فضل ہے آدمیون پر ولیکن اکثر آدمی نہ شکر کرین کہ ایمان نلاوین جیسے مالک ضیف اور
بہ خلاف حضور نبی آخر الزمان کے کہ باندہی وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝
اور تحقیق تیرا رب جانتا ہے وہ جو پوشیدہ کرتے ہین تیری نعت اونکے دل اور وہ انکار جو ظاہر کرین وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ
فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ اور نہین ہے کوئی حوادث غائبہ مقدسہ اہل اسلام کے
زمین و آسمان مین مگر کتاب روشن مجیدہ تورات مین مکتوب ہے اور بعض سے نزول پارہ پارہ کرتے قرآن کا
ذکر ہے اوسکا وہ یہی بنی اسرائیل پر بیان قصہ کرتا ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ
الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ تحقیق یہ قرآن

قصے ٹہیرے ہے بنی اسرائیل پر اکثر اوسکا جسمین وہ اختلاف کرین اور تحقیق وہ ہدایت اور رحمت ہی واسطے مومنین کو
قوم یہود کو جو موعود فصل ۲ خروج مین ہین اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ
بتحقیق تیرا رب حکم کرے اونکو درمیان اپنے حکم کے ساتھ اور وہی غالب دانا ہی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ
عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝ پس تو اونکی مخالفت مین بہروسہ کر اللہ پر کہ تو حق ظاہر پر ہے کہ ایک قوم یہود
ایمان لاوی اور تین قوم تیری منکر ہون إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ
بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ۝ کیونکہ تحقیق تو نہ سناوے مردی یہود کو جو مقتول ہوا اور تو نہ سناوے بہری یہود کو
پکار جبکہ وہ روگردان ہون جلا وطن ہیٹھ پہیرنیوالے اور تو نہین راہ بتلانیوالا اندہے کو اونکی گمراہی سے جو
ذلیل ہون اور تو نہ سناوے مگر اوسکو جو ایمان لاوے ہماری آیات کے ساتھ کہ وہ تبعدار ہین جیسے سابق
مذکور ہوا کہ بہت سے یہود کو اس عرصہ رحمت مین فصل ۲۹ یشعیا مین اندہے بہرے کرکے بہی لکہا ہے جو مارے جاوین
یا نکالے جاوین پیٹھ پہیرنیوالا اور جبکہ مراد خاص اندہے مردے وبہرے موعود سے آیت مین قوم یہود ہی ہین پس
سلام و خطاب اہل اسلام کے مردون پر حسب حدیث کرنا منافی نہین جیسے کم علم والے لوگ سمجہتے ہین حالانکہ اونکو
ہدایت ہونا اونکی گمراہی سے ثابت ہی علی ہذا بہرے کو جبکہ پیٹھ پہیرے زور سے سنا سکتے ہین الحاصل قوم یہود کے لئے
اس عرصہ مین یہ ہونا ہے کہ امت مقصودہ یہود مثل عبد اللہ بن سلام کی ایمان لاوے اور اکثر کفر کرین تو قتل ہون اور
اخراج اونکا کیا جاوے اور بہت سے اندہے جزیہ اختیار کرین گو اوسکو ہزارہا یہودی ایمان لاوین اور پہر ایک وقت آوے
مہدی و مسیح کا آوے تو پہلے اونکی دابۃ الارض نکلے تو ایک لاکہہ چوالیس ہزار قوم یہود کے ہاتہہ پر ایمان کا نشان کرے
جیسے فصل ۷ مکاشفات یوحنا مین مذکور ہے باقی یہود کی ناک پر کفر کی مہر ہو اور تباہ ہون اور قوم یہود پر توبہ کا دروازہ
بند ہو صرف بارہ قوم اسرائیل سے اس آفت سے بارہ بارہ ہزار ایمان لاوین اس سبب سے دابۃ الارض مین بارہ کا بیان

حاشیہ تنبیہ جیسے خروج دجال کی کیفیت ریل کے نکلنے سے پہلا دریافت نہ تہی جسکی دو کان یعنی دو طرف نہین مگر کانا بنایا گیا تہا
ایسے دابۃ الارض کی کیفیت قبل اوسکے آنے کو معلوم نہین ہے آنا اوسکا ضروری سا ہے — ۱۲ منہ

ہون **ایک** ہوں ادس جانور کا دمیں مچھلی کی مثل سا ٹھہ ہاتھہ کا ہو دوسری یعنی بہت طویل **دوسرے** سر اوسکا آدمی کا سا ہو **تیسرے** پاؤں اوسکے اونٹ کے سے ہون **چوتھے** بال گھوڑے کے سے ہون۔ **پانچویں** آنکھہ سور کی سی ہو **چھٹے** کان ہاتھی کے سے ہون **ساتویں** اوسکے سینگ بارہ سنگھے کے سے ہون **آٹھویں** چیتے کا سا رنگ ہو **نویں** شیر کا سا سینہ ہو **دسویں** گائے کی سی دم ہو **گیارہویں** بندر کے سے ہاتھہ **بارہویں** آدمی کی سی باتین کرینگے اونکے حال سے اطلاع فرماتا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۵ اور جب واقع ہو قول ہلاکت اونپر نکالیں ہم اونکو ایک لاکھہ چوالیس ہزار کے سوا کی بربادی کے لئے دابۃ الارض جو اونسے کلام کرے کہ آدمی ہماری آیات کے ساتھہ یعنی مہدی و مسیح پر ایقان نکرینگے پس وہ تباہ ہون اور دوسری قوم عرب وغیرہ اہل اسلام سے کردے ہاتھ پر ایمان کا نشان کرے اور مسیح کے زمانہ میں دوسری قومیں ایمان بھی لاوینگی پر وہی جنکے ہاتھ پر عصا کا نشان ہو اور کافروں کی ناک پر دابۃ الارض مہر لگاویگا وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۵ اور جس روز کہ ہم جمع کرینگے ہر گروہ سے فوج ہماری آیات کی تکذیب کرنیوالوں سے پس وہ فرقہ فرقہ کئے جاوینگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۵ یہانتک کہ جب آوینگے فرماویگا اللہ کیا تمنے تکذیب کی میری آیات کی اور احاطہ کیا تمنے ان آیات کے ساتھ براہ علم یا تم کیا عمل کرتے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۵ اور واقع ہو قول اللہ تعالی کا جو کفار کی نسبت وارد ہے اونپر کہ بھرونگا جہنم کو جن اور انس سے سب بسبب اوسکے جو انہوں نے ظلم کیا پس وہ نبولینگے جیسے آج وہ بیہودہ بکتے ہیں کہ نبی کی کی ہماری مان خبر نہیں اور اہل بیت اونکے بہکاوسے قیامت کے وقت کو دریافت کرین اور بعض اونمین سے کہ جب ہمارے باپ اور ہم خاک ہوگئے کیا ہم پھر زندہ ہونگے اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۵ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ تحقیق بنائے کیا ہم رات کو تاکہ وہ سکونت کرین جیسے چاہیے اور کاروبار کاج کرنے کے لئے دن کو بینا کیا تحقیق اس مثل میں البتہ آیات ہیں اس قوم کے لئے کہ ایمان لاوین کہ زمانہ موت اونکے لئے مثل شب ہے اور زمانہ حشر مثل روز ہے علی ہذا رات زمانہ جہالت کی مثل ہے اور روز زمانہ ہدایت اسلام ہے یعنی قرآن شب و روز کے سامنے

تو اوسکے لئے بہتر ہے اوس سے کہ سات سو نیکی سے بڑھ جاوے اور وہ لوگ اوس دن کی فزع سے امن والے
ہونگے کہ ستر ستر ہزار امت اسلامیہ کے ایسے ہونگے جو بلا حساب کتاب کے جنت میں جاوینگے حضرت
حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ غبطہ کرینگے کہ کاش ہم ایک انہیں میں سے ہوتے کہ بہت سے گنہگاران امت
اسلامیہ بشرط اپنے ایمان کے اپنے دادوں نیکوکاروں کے ساتھ حسب آیت الحقنا بہم الآیہ
سورہ نجم کے ہونگے سعدی بزرگ نازم کہ مستم امت او شہ گنہگارم ولیکن خوش نصیبم ۞ وَمَن جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور جو
لاوے شرک کی برائی بس اونکے منہ اوندھے کئے جاوینگے آگ میں اور نہ جزا دیجاوگے مگر وہ جو عمل کرتے تھے
اسلام کی صورت نیک ہے بتہ ایک برائی اور کفر و شرک کی بد اور چونکہ یہود و نصاریٰ بے ایمانوں نے جو مکہ میں وارد
ہوکر عرب میں نبی موعود کا انکار کیا تھا کہ آدم کے زمانہ سے مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریف آوری کا
اشارہ ہے اور ابراہیم نے اس کعبہ کا حج کیا ہے اور دعا حسب فصل ۱۷ و ۲۱ تکوین کے ہے اور خداوند یعنی رسول
خدا کا آنا شہر مکہ میں فصل ۳۳ سفر تثنیہ میں فرمایا ہے دیکھئے منہ میں پارہ پارہ کلام ہذا حسب فصل ۱ سفر تثنیہ
ہے کہ ہو جو توحید کی تعلیم فرماتے ہیں اور اوسی مثل میں جا سکے دیکھو اسی مقام پر فصل ۱۷ یسعیاہ و ہزار ہا مکتوبات کو
تو ارشاد ہوا إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَأَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ ج جز این نیست حکم کیا گیا ہوں کہ میں
عبادت کروں اس شہر کے رب کی جسکو اللہ نے زمان آدم سے حرمت والا کیا ہے اور اوسکے لئے ہر شی ہے اور حکم
کیا گیا ہوں کہ ہوں مسلمانوں سے جو فصل ۷ انکو ان میں تذکرہ ہے اور پڑھوں قرآن پارہ پارہ موعود فصل ۱۸
سفر تثنیہ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ج وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ
پس جو راہ پاوے وہ اسلام کی تو جز این نیست راہ پاوے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اور جو گمراہ ہو تو فرما کہ جز این نیست
میں ڈرانیوالوں سے ہوں تمہاری شکست و فتح اسلام سے اور نبی کے لوگوں نے تو راہ پائی ہے قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
اور فرما ہر ایک حمد ہے اللہ کے لئے کہ مقام شکر ہے لیکن اسلام کو فتوحات ہوئی ہیں اور اہل اسلام نہایت
کمزور اور مقابل بہت سے تو ہیں ارشاد ہو سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

ذکر ہین کے سنہ ۱۸۰۸ قبل مسیح مین رخصت وعیدہی چارسو سال تک ولادت اسحاق مصر مین مقید ہونیکا وعید ہوا تھا
یعنی اسحاق کے یعقوب پیدا ہوے اور یعقوب کے بارہ بیٹون مین سے ایک لاوی تہے اور ایک یوسف جنکو اونکے
بہائیون نے تاجرون کے ہاتھ فروخت کیا اور مصر مین جاکر بہیجے اور بعد کو تمامی اونکے بہائی وغیرہ مصر مین
غلامی مین رہے اور یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون مرگیا تہا اور یعقوب کی اولاد برومند ہوئی تو زمانہ
فرعون فیما نفس مین اونکی بہتری دیکہکر کہ مبادا زبردست ہوجاوین اور دشمنون سے ملجائین اپنے خراج لینے والے
آپ مقرر کئے کہ اونکو سخت بوجہون سے ستاوین پر جتنے وہ کام پر لگے انکی کثرت بڑہی وہ زبردست وصاحب اولاد
ہوگئے تو اونمین کمین پیشے مقرر کئے کہ اونمین ذلیل رہین اور اجرت کم ملے پر اسپر بہی اونکی زیادتی ہوئی تو اونکی
دو دایہ مقرر کین کہ جو نر پیدا ہووے اسکو قتل کرین اور مادہ کو زندہ رکہین پر انہون نے خدا کے خوف سے یہ کام نکیا
تو اونسے استفسار کیا گیا کہ یہ نر انکے کیسے زندہ رہے تو انہون نے کہا کہ عبرانی عورتین قوی ہوتی ہین جنا کر
جانے سے پہلے جنجاتی ہین تو اوسنے فرعون درگذرا اور اپنے لوگون کو حکم دیا کہ جب اسرائیلیون کے لڑکا پیدا ہو
اسکو ذبح کرکے دریا مین ڈالدو اور مادہ کو زندہ رکہو اور ایسے ہی کیا گیا تو حسب فصل دوم خروج کے لاوی بن یعقوب کے
خاندان کی ایک عورت مسماۃ یوکبد بنت تہا جو بنی لاوی جو عمران بن قہات بن لاوی کے نکاح مین حاملہ ہوئی
اور وہ بیٹا جنی تو اوسکے حال سے اطلاع ونما اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا
يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝
تحقیق فرعون نے ملک مین تکبر کیا زمین مین اور کیا اونکو گروہ گروہ کہ ضعیف کرتا ایک گروہ کو اونمین سے کہ
ذبح کرتا اونکے بیٹون کو اور دریا مین بہاتا اور زندہ رکہتا اونکی لڑکیون کو کیونکہ وہ تہا فساد کرنیوالون سے
وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝
اور چاہتے ہین ارادہ کیا کہ احسان کرین اونپر جو ضعیف کئے گئے زمین مصر مین اور کرین اونکو امام اور کرین اونکو وارث
کنعان اور فلسطین کے اور اونکو زمین مقدس مین دین مین توحید در دفع خوف کی دیکہو ایک مقام پر سورۂ نور مین کہ آیت
خلافت کی تفسیر کو اور دکہاوین ہم فرعون اور ہامان اور اونکے لشکر کو اونمین سے وہ جس سے کچہ ڈرتے تہے مخفی نرہے کہ

ہامان وزیر اخشویروش ہراسپ شاہ کا بھی نام تہا جیسے کتب تواریخ مندرجہ مجموعہ توریت سے ظاہر ہے
اور فرعون مصر کے وزیر کا بھی نام تہا ایک نام چند اشخاص کے ہونہیں کیا استحالہ ہے جو جاہل خیال
کرے الحاصل اس عرصہ مین یوکبد حاملہ ہوئین اور بیٹا جنین وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ
اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا
رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور وحی کی ہمنے اور موسیٰ کی طرف کہ
اسکو دودہ پلا پس جب تو خوف کرے پس ڈال اوسکو یم یعنی نیل مین اور نہ خوف کر اور نہ رنج کر ہمین
اسکو لوٹا نیوالا ہون تیری طرف اور کرنیوالا ہون اوسکو رسولون سے پس مادر موسیٰ نے اوسکی مطابق
تعمیل کی کہ سرکنڈونکی ٹوکری پر رال لگائی کہ پانی کے اندر جانے سے بچہ محفوظ رہے اور لڑکے کو اوسمین رکہکر
پانی مین جہاؤ کے درختون مین رکہدیا اور مریم بنت عمران مذکورہ دیکہتی رہی کہ کیا ہوتا ہے اور فرعون
کی بیٹی مصر والون کے دستور کی مطابق نہانے کو نیل کے کنارے گئی اور سہیلیین کنارہ پر پہرتی تہین تو فرعون
کی بیٹی نے ایک ٹوکرا دیکہا اور ایک سہیلی سے کہا اوٹہا لا اوسکو جو کہولا تو اوسمین ایک خوبرو لڑکا نکلا
جیسے ارشاد ہے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ
وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـــِٕيْنَ ۝ پس لیا اوسکو فرعون کے خاندان نے تاکہ ہو انجام کار
تقدیر الٰہی سے اونکے لئے دشمن اور رنج تحقیق فرعون و ہامان اور ان دونون کا لشکر خطا کار تہے
اس امر مین کہ کوشش اونکی بیفائدہ ہے اس طفل کی پرورش ہے کی اور خدا کی یہ مصلحت واقع ہوئی کہ وہ
اس طفل مبارک کو مارنا چاہتے تہے پر فرعون کی بیٹی کی سفارش سے بچے جیسے ارشاد ہوا وَقَالَتِ
امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ اور فرعون کے ہنوز مسمی ساسٹرس بیٹا نہوا تہا
تو فرعون کی بیٹی نے فرعون سے کہا کہ میری آنکہہ کا اور تیری آنکہہ کا قرار ہے اور امرءت کا لفظ بیٹی پر
بولتے ہین جسکی جمع بغیر لفظ کے نسا ہے اور نسا مین مباہلہ مین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تہین
لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ نہ قتل کرو
اسکو قریب ہے کہ ہم نفع پاوین یا پکڑین اوسکو لڑکا اور وہ شعور نہ رکہتے تہے کہ یہی وہ ہے جس سے اونکی

تباہی ہونیوالی ہو واصبح فؤاد ام موسیٰ فارغا ان کادت لتبدی بہ لولا ان ربطنا
علی قلبہا لتکون من المؤمنین ٥ اور اسطرف موسیٰ کی ماں کا دل صبر سے خالی ہو رہا تھا تحقیق قریب
تھی کہ ظاہر کر دیتی اوسکو اگر نہ ربط کرتے ہم اوسکے دل پر تاکہ ہو مومنین سے یعنی امن والوں سے وقالت لاختہ قصیہ
فبصرت بہ عن جنب وہم لا یشعرون ٥ اور یوکبد نے موسیٰ کی بہن مریم سے کہا کہ موسیٰ کے پیچھے پیچھے
جا کر اونسے اسکو دیکھا دور سے فرعون کی بیٹی کی گود میں اور فرعونی مریم کے دیکھنے کو نہ دیکھتے تھے اور جبکہ قبل سے
موسیٰ سے کہ باز آئی تو دودھ پلانیوالی کی تلاش ہوئی وحرمنا علیہ المراضع من قبل اور حرام کیں
ہمنے موسیٰ پر دودھ پلانیوالیاں پہلے سے کیونکہ ہونا تھا موسیٰ کے اونکی ماں سے اللہ نے وعدہ فرمایا تھا فقالت
ہل ادلکم علی اہل بیت یکفلونہ لکم وہم لہ ناصحون ٥ پس مریم نے کہا کیا نہ بتلاؤں
تمکو ایسے اہل بیت کو جو کفیل ہوں اوسکے تمہارے لئے اور وہ اوسکی نصیحت کرنیوالے ہوں تو فرعون کی بیٹی نے
اجازت دی تو مریم دوڑ کر اپنی ماں یوکبد کو بلا لائی فرددناہ الی امہ کی تقر عینہا ولا تحزن
ولتعلم ان وعد اللہ حق ولکن اکثرہم لا یعلمون ٥ پس اوسکو ہمنے لوٹایا اوسکی ماں کی
طرف تاکہ قرار پکڑے اوسکی آنکھ اور نہ رنج کرے اور تاکہ جانے کہ اللہ کا وعدہ حق ہے ولیکن اکثر آدمی نہ جانیں اور
فرعون کی دختر نے یوکبد سے کہا کہ اسکو پرورش کر ہم تجھکو درماہہ دینگے تو یوکبد نے پرورش کیا ع عدو
شود سبب خیر گر خدا خواہد اور جب لڑکا بڑا ہوا یوکبد فرعون کی بیٹی پاس لائیں اور اوسنے اپنا متبنی کیا اور
موسیٰ انکا نام کیا گیا کہ پانی سے اوسکو لیا تھے ولما بلغ اشدہ واستوی آتیناہ حکما وعلما وکذلک
نجزی المحسنین ٥ اور جب وہ پہونچا اپنی شدت جوانی کو اور پورا ہوا دیا ہمنے اوسکو حکم نبوت وعلم ولایت
اور ایسے ہی جزا دیں ہم نیکوکاروں کو یہاں پر یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ولایت ونبوت ورسالت تینوں جمع ہیں عین
پس ولایت آپکو مصر میں قبل از ہجرت حاصل ہوئی اور نبوت ورسالت واپس آنیکے وقت پس مطلب اس آیت سے
یہ نہیں کہ موسیٰ ہنوز مصر میں تھے جنکو حکم رسالت دیا گیا بلکہ آخر انجام اونکو یہ بات پیدا ہوئی جسکے لئے صورت ذیل واقع
ہوئی کہ اول میں حکم ولایت اونکو حاصل ہے اگر موسیٰ کو علم اوس ولایت کا تھا اور نہ خضر پر معترض ہوتے ایک روز فرعونی
اپنی عید میں لہو ولعب میں مشغول تھے ودخل المدینۃ علی حین غفلۃ من اہلہا فوجد فیہا رجلین

ربع ع

يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ اور گیا موسیٰ محل شاہی سے شہر میں شہر کے
اہل کی غفلت کے وقت تو پایا شہر میں دو مردوں کو لڑتے ایک قوم موسیٰ سے تہا سامری نام اور دوسرا
موسیٰ کے دشمن کی قوم سے فلیتون نام کہ اسرائیلی کو لکڑیوں کے اوٹہانے کی بیگار میں پکڑتا تہا اور سامری
و بقولے یجان اسرائیلی کا نام تہا فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ تو فریاد
کی موسیٰ سے سامری نے جو موسیٰ کے گروہ سے تہا فلیتون پر جو موسیٰ کے دشمن کی قوم سے تہا تو حسب درس ۱۲
فصل دوم خروج کے موسیٰ نے ادہر اودہر دیکہا کہ کوئی دیکہتا تو نہیں فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۤ پس مکا
مارا فلیتون کے موسیٰ نے پس پورا کیا موسیٰ نے کام اوسپر کہ وہ مرگیا اور ریت میں دبا دیا اور موسیٰ سے
یہ کام ولایت سے ہوا تہا جیسے خضر نے لڑکے کو ولایت کے علم سے مارا تہا مگر ہنوز موسیٰ کو علم اوسکا نہوا کہ یہ ولایت سے
عطا ہوا تہا جیسے ارشاد ہے قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝ کہا یہ عمل شیطان
سے ہو کہ وہ گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ موسیٰ نے عرض کیا کہ میں ظلم کیا اپنی جان پر تو تو مجھکو بخش کہ ستامن کو جناب اس
کا ہرے جائز نہین جس سے امن میں ہو اللہ تعالیٰ نے اپنا حق اوسکو بخشا کیونکہ وہ غفور رحیم ہے اور اگرچہ قوم
اسرائیل کے ہزاروں بچوں کا خون قوم فرعون پر تہا پر ستامن موسیٰ تہے اوسکا خون حق عبادی تہا وہ
فرعون فینا س کے مرنیکے بعد معاف ہوا جسکا ذکر آویگا پر قتل قبطی چونکہ حکم ولایت سے تہا باعث فرار
ارض کفار سے و حصول صحبت شعیب علیہ السلام ہوا پر ابہی موسیٰ کو معلوم نہیں ہوا تہا قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝ کہا اے میرے رب بسبب اس بخشش کے جو تو نے مجہ پر کی تو
نہوں پشت پناہ گنہگاروں کا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَاۗىِٕفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ
بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ پس صبح کی شہر میں خوف کہاتی ہوئی کہ خبر لیتے پس ناگہاں وہ جس نے مدد چاہی تہی
موسیٰ سے فریاد چاہتی اور موسیٰ نے ایک جبری کی بابت جو باہم لڑ رہے تہے یہ دعا کی تہی کہ میں مجرموں کا مددگار
نہوں قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ موسیٰ نے سامری کو کہا کہ تحقیق تو البتہ گمراہ ہے کہ
تیرے ہی سبب کل وہ قصہ گذرا اور آج یہ کررہا ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا

قال یموسیٰ اتریدان تقتلنی کما قتلت نفسا بالامس ان تریدالا ان تکون
جبارا فی الارض وما ترید ان تکون من المصلحین ٥ پس جب ارادہ کیا موسیٰ نے
کہ پکڑیں سامری کو جو موسیٰ و عبری کا دشمن تھا کہا سامری نے اے موسیٰ تو ارادہ کرتا ہے کہ مجھکو قتل کرے جیسے تو
قتل کیا نفس قبطی کو کل تو نہ ارادہ کرے مگر یہ کہ ہو تو سرکش بیچ زمین کے اور تو نہ ارادہ کرے کہ ہو اصلاح
کرنیوالوں سے اور قبطی کی مفقودی کے سبب تلاش ہو رہی تھی کہ رات یہ بات ادسکا نہ تھا اور اس قبطی(?)
راز فاش ہو گیا اور اپنی قوم کا ہر ایک کو بڑا پاس ہوتا ہے جیسے کہ سرکار انگریزی کو کہ اکثر اوقات یورپی
ہندوستانیوں کا شکار کرتے ہیں اور یورپی ہندوستانی کے عوض میں حیلہ و حوالہ سے خلاص ہوتی ہی سنا
ذکر یورپی کو کوئی ہندوستانی خطا سے بھی مارے تو اوسکے لئے پھانسی رکھی ہوتی ہے اگرچہ قانون کیسے بنائے جاویں
مگر حکام رعایت قومی اکثر کرتے ہیں الحاصل اسکی خبر فرعون تک(?) فاش کر گئی اور اسکے ساسٹر(?) بیٹا موجود تھا
سو اسکے متبنی کرنیکی حاجت ہی نہ رہی تھی کہ قوم فرعون کے شمار ہوتی تو قوم موسیٰ کے قتل کے درپے
ہوئی وجاء رجل من اقصا المدینۃ یسعی قال یموسیٰ ان الملا یاتمرون بک
لیقتلوک فاخرج انی لک من النصحین ٥ اور آیا ایک مرد تھا کہ شہر سے غالبا جو سورۂ مومن میں
مذکور ہے جو قوم فرعون سے تھا جسکا نام جبریل یا شمعون تھا اور بقول بعض جبرئیل تھے اور اصل یہی ہے
جیسے ظاہر ہو گا کہا اے موسیٰ تحقیق قوم فرعون حکم کرتی ہے تجھکو کہ قتل کریں تجھکو پس ہجرت کر میں تجھکو نصیحت کرنیوالوں سے
ہوں اور شخص مؤمن ہے اور اسکا قول جو کہی کہ قصہ حواریین مسیح میں سورۂ یٰس میں مذکور ہے یعنی استقال(?) دیکھی
یہ شخص ہی آل صالح مذکور سے ایک راہ سے موسیٰ کو فرار کرتا بتلایا اور قوم دوسری راہ سے گرفت کو آئی فخرج
منها خائفا یترقب قال رب نجنی من القوم الظلمین ٥ پس نکلا موسیٰ شہر سے خوف کیا ہوا
کہ انتظار کرتے کہا اے میرے رب نجات دے مجھکو ظالم قوم سے کہ نینا قس(?) فرعون کا اسقدر اقتدار نہ تھا کہ مدین پر
تسلط ہو ملک عرب والوں سے اوسنے شکست کھائی تھی ولما توجہ تلقاء مدین قال عسی
ربی ان یهدینی سواء السبیل ٥ اور جب متوجہ ہوا موسیٰ مدین کی طرف کہا امید ہے میرا رب کہ راہ
بتلاوے مجھکو راہ درست اور شہر مدین میں شعیب نبی تھے جنکا ذکر سورۂ اعراف میں گذرا انکے سات بیٹیاں تھیں

ع ۲

جیسے درس ۱۱ فصل دوم خروج مین ہی مگر گلہ کے پانی پلانے کو روائی تہین انہون نے ذرا نیچا کنہری کا پانی بہرے
ہہری تہی کہ دوسری لوگ آئے اور اونکو علیحدہ کردیا تہا ایسے وقت مین موسیٰ نے اونکا حال کو ملاحظہ کیا کہ
آٹھہ منزل تک موسیٰ نے پیچ کہا کر راہ قطع کی تہی تو بطور ولایت خضر کے کہ شہر والون نے ضیافت بہی
ندی تہی دیوار کو درست کرنے لگی تو موسیٰ نے بلا اجرت ان لڑکیون کی مدد کی جیسے اشارہ ہی دکہا دکہ

مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۝ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ
تَذُوْدَانِ ۚ اور جب آیا چاہ مدین پر موسیٰ پایا اسپر گروہ آدمیون کو کہ پانی پلاوین اور پایا اونکے سوا
دو عورتون کو کہ روکی گہی رہین پانی پلانے سے اپنے گلون کو قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى
يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ کہا کیا حال ہی تم دونون کا ان دونون نے کہا ہم نہ پلاوینگے
جبتک لوٹین چرواہی اور ہمارا باپ شیخ بزرگ ہی پس موسیٰ نے کہڑی ہوکر لڑکیون کی مدد کی خواہ اوسی کو کہ پر خواہ
دوسری کوی پر جسپر بہاری پتہر ڈہکا ہوا تہا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ پس پانی پلایا ان
دونون کے لئے پہر لوٹا سایہ کی طرف یہانتک تین امر خضر کی مطابق موسیٰ کی نسبت ہوئی کہ اونکی مان کا
پانی مین موسیٰ کا ڈالنا نظیر شکست کشتی تہا اور قبطی کا قتل نظیر قتل نفس تہا جو لڑکے کو خضر نے قتل کیا اور
پانی پلانا نظیر خضر کی دیوار بنانے کی تہا فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ تو موسیٰ نے
کہا بتحقیق مین محتاج ہون اس خیر کے لئے جو تو نے اتاری ہی میری طرف اور حسب درس ۱۸ فصل دوم خروج کے
جب لڑکیین اپنے باپ رعوائیل پاس آئین تو اونسے اونکے باپ نے دریافت کیا کہ آج تم کیسے جلدی پہرین ۱۹
وے بولین کہ ایک مصری نے ہمین گڈریون سے بچایا اور ہمارے لئے جتنا معلوم تہا پانی بہرا اور گلے کو پلایا ۲۰
اور اپنی بیٹیون سے کہا کہ وہ مرد کہان ہی تم اوسے کیون چہوڑ آئین اسے بلاؤ کہ روٹی کہاوے فَجَآءَتْهُ

اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۚ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا
پس آئی ایک ان دونون کی حیا کے ساتہہ کہا کہ میرا باپ تجکو بلاتا ہی تاکہ جزا دی اجر اوسکا جو تو نے پلایا
ہمارے لئے فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
پس جبکہ آیا موسیٰ رعوائیل کے پاس اور پڑہا اوسپر قصہ رعوائیل نے کہا خوف نکر تو نے نجات پائی ظالم قوم سے

قَالَتْ إِحْدٰهُمَا يٰأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝ ایک دو لڑکیون نے
کہا ای میرے باپ نوکر رکھ لے اسکو تحقیق بہتر جسکو تو نوکر رکھی یہ قوی امانت دار ہی اور وہ صفورا بنت شعیب تھی

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ

فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ شعیب نے کہا کہ مین ارادہ کرون کہ تیرا نکاح کردون ای موسی ایک ان دو بیٹیون سے اس
بات پر کہ تو مزدوری کرے میری آٹھہ سال پس اگر تو پوری کرے دس سال تو وہ تیری طرف سے ہے یعنی احسان نہ ارادہ
کرون کہ تکلیف دون تجھپر دو سال کے لئے دون ملاوگی تو پاوے مجھکو اگر خدا نے چاہا ہے نیکو کارون سے قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِي

وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ ع
موسی نے کہا یہ امر میرے اور تیرے درمیان ہے جو دو میعادونکی پوری کرون پس نہین جبگڑا مجھپر اور اللہ اسپر جو ہم کہتے ہین
وکیل ہے پس صفورا کا نکاح موسی سے ہوا اور جیرسوم پیدا ہوئی اور برسون مدین مین رہی نصاری کا خیال ہے کہ
چالیس سال رہی پر فصل ۲ خروج مین انیٹیس برس انکا جو ذکر ہے اس سے اشارہ خروج کے بنا کرنیکا ہے جو اس صورت مین
مذکور ہے نصاری اس سے آشنا نہین وہ ساری مناقشات موسی و فرعون کو ایک سال مین سمجھتے ہین الحاصل عقب
موسی ہی ین فیناقس فرعون مر چکا تہا اور اسکا بیٹا سا سترس بڑی شوکت کا بادشاہ ہوا جسکی ہند سے لیکر اکثا
یورپ بادشاہت تہی کہ اوسکی ہوا دار کو چار بادشاہ اوٹہاتے تہے کہ چارسو بادشاہ دربار مین حاضر رہتے تہے اونکی
بنی اسرائیل پر اور بہی سختی کی کہ وہ آہ سرد بھرنے لگے اور خدا نے اونکی آہ سنی اور ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا عہد
یاد کیا فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا پس جب
پورا کیا موسی نے میعاد کو اور اوسکو ایک زمانہ گذر گیا تو غالبا ایک کی بربادی کے وقت مین مصر کی موسی نے
اپنے لوگونکو ساتھ لیکر ہین جرائی ہے کہ اندہیری رات مین سردی تہی تو دریافت کی کوہ حوریب کی جانب سے آگ پر نظر
کر دفعت اوس سے زین جلتا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ
مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ موسی نے کہا اپنے لوگون سے ٹہرو کہ مین دریافت کی ہے آگ امید کہ مین لاؤن
تمکو اس سے خبر یا آگ کے انگارے شاید تم تاپو کہ جاڑے کے سبب سے اونکو سردی دریافت ہوئی تہی تو موسی جبکہ

قریب آئی تو حسب فصل ۳ خروج کے روح نے جو طور پر جناب کے درخت پر متمثل تہا فرمایا کہ اے موسیٰ اے موسیٰ
موسیٰ نے کہا مین حاضر ہون تب روح نے کہا یہان نزدیک مت آ تو اپنے پاؤن کا جوتا اوتار کہ یہ جا
پاک ہو اور مین ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا ہون تو موسیٰ نے اپنا منہ چہپایا (کیونکہ قبطی کے قتل کے سبب
خوف کہائی تہے اگرچہ خدا نے بخش دیا تہا) تو خدا نے فرمایا کہ مصر مین بنی اسرائیل کی تکلیف دیکہی سو مین اونکو مصریوں کے
ہاتہ سے خلاص کرونگا اور کنعانیون و حتیون و فرزیون و حویون و یبوسیون کی زمین دونگا تو تو فرعون
پاس جا تو موسیٰ نے کہا مین کون ہون جو فرعون کے پاس جاؤن اور بنی اسرائیل کو نکالون تو خدا نے
کہا مین تیرے ساتہ ہون موسیٰ نے جواب دیا جب بنی اسرائیل پاس مین پہونچون اور وہ مجہسے تیرا حال دریافت
کرین تو مین کیا کہون تو فرمایا کہ مین وہ ہون جو ہون اور بنی اسرائیل سے کہیو کہ وہ جو ہے اوسنے مجہے بہیجا ہے
جیسے ارشاد ہو فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِیٴِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ
مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ پس آیا موسیٰ آگ کے پاس ندا کی گئی
وادی ایمن کے کنارہ سے جائے مبارک مین درخت سے کہ اے موسیٰ تحقیق مین ہی خدا ہون کہ نہین ہے کوئی
معبود مجہہ الله رب العلمین کے غیر پہر خدا نے حسب ورس ۱۵ فصل ۳ خروج کے فرمایا کہ اسرائیلی سے کہیو کہ ابراہیم
و اسحاق او یعقوب کے خدا نے مجہے تمہارے پاس بہیجا ہے اور ساری قومون مین (جیسے اہل اسلام مراد ہوتے ہین)
یہی میرا تذکرہ ہو یعنی لا اله الا الله کا اور موسیٰ کو علیٰ ہذا لطریق مواعید ہوئے تب موسیٰ نے حسب فصل ۴ خروج
کے کہا کہ وہ مجہہ پر ایمان نہ لاوینگے اور کہینگے کہ خدا تجہکو نہین ملا اور میری بات نہ سنینگے یعنی جو تو
بابت ابراہیم و اسحاق و یعقوب کے خدا ہونیکے فرمایا ہے جسمین اشارہ قیامت کی طرف ہے تو خدا نے فرمایا کہ
تیرے ہاتہ مین کیا ہے تو مطابق سورۂ طٰہٰ کی موسیٰ نے کہا کہ یہ میرا عصا ہے کہ اسپر تکیہ کرتا ہون الخ تو حکم ہوا
وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ اور تو
ڈال اپنا عصا تو وہ سانپ ہو گیا پس جب اوسکو دیکہا کہ حرکت کرتی گویا وہ سانپ ہے لوٹا پیچہے منہ پہیر کے الٹا
اور نہ دیکہا پیٹہ پیچہے تو خدا نے فرمایا يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ اے موسیٰ
متوجہ ہو اور نہ خوف کر کہ تو امن والون مین ہے کہ میرے پاس رسول نہین ڈرتے مگر وہ جو ظلم کرے اور توبہ کرے جیسے

پچھلی سورت مین گذرا پس موسی نے اور عصا کو جو ڈالدیا وہ بدستور عصا ہوگیا تاکہ وہ اعتقاد کرین کہ ابراہیم
واسحاق ویعقوب کا خدا انکو دکھائی دیا ہے جو قیامت کی دلیل ہے اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ز نکال اپنا ہاتھ اپنی سینہ مین سے نکلے روشن بغیر عیب برص کے تو موسی نے ویسے کیا
مترجمین درس ۹ فصل ۴ خروج کے غلطی ہے جو مبروص کرکے ترجمہ کرتے ہین وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ
مِنَ الرَّهْبِ اور ملا اپنے کو اپنا ہاتھ اپنی طرف پھر بدستور اول ہوجاویگا کر رہب کم کو کہتے ہین اور یہ
دلیل تجلی وتمثیل حق ہے فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پس یہ دو دلیلین ہین تیرے رب سے فرعون واوسکے سردارونکی طرف کہ ہین وہ قوم فاسق
وگران دونون معجزون پر ایمان نہ لاوین تو حسب درس ۹ فصل ۴ خروج کے فرمایا کہ تو دریا کا پانی خشک زمین پر
چھڑکیو کہ وہ خون ہوجاویگا پر وہ ایمان نہ لاوینگے یہ دلیل اُسکی فسق کی ہے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ
نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ موسی نے کہا اے میرے رب مینے قتل کیا اونسے ایک نفس کو تو مین خوف کرون کہ
وہ مجکو قتل کرین تو جواب اُسکا فرمایا کہ مر گئے نہین کہ فرعون جنکا نفس مر گیا تھا اور قاعدہ مصر کا ہی وہ جیسے ہندمین
راجاؤن مین رسم ہے کہ دوسرے راجہ کی گدی پر بیٹھنے سے خون خلاص کیے جاتے ہین تو ساسٹر مین اوسکی مقام پر
فرعون ہوا تھا جیسے درس ۲۳ فصل ۲ خروج سے ظاہر ہے وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ
مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ اور موسی نے کہا اور میرا بھائی مجھسے فصیح تر ہے
زبان مین تو بھیج اسکو میرے ساتھ مددگار کہ وہ میری تصدیق کرے مین خوف کرون کہ وہ میری تکذیب کرین
اور مجکو نقصان دین قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ
اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ اللہ تعالی نے فرمایا کہ جلد محکم کرون تیرے
بازو تیرے بھائی کے ساتھ اور کرون تمہارے لئے غلبہ تو نہ پہونچین تمہاری طرف ہماری آیات کے ساتھ تم دونون
اور جو تمہاری تابعداری کریگا غالب ہونگے پس موسی مدین کو لوٹے اور اپنے خسر سے اجازت لینی کو گئی کہ اونکی ہمراہ
انکا قبیلہ و بیٹا وہ کردین تو اجازت لیکر پھر مصر کا قصد کیا اتفاقاً راہ مین خدا متجلی ہوا کہ جیرسوم کی ختنہ
نہوئی تھی حالانکہ سات روز تعظیم نہی سبتی ہے یا انتظار کرکے آٹھوین روز ختنہ کرانی اس سنت مین مقرر تھی کہ

ختم المرسلین محمد صلعم پیدا ہونیوالے ہیں تو جا تاکہ اونکو تباہ کرے پیر سعورا نے حضرت موسیٰ کی کہاری تیر تیر رکی کاٹ ڈالی
اور کہا کہ تو میرے خسر کی جگہ پر ہے یعنی بزرگ الحاصل موسیٰ مع اپنے قبیلہ و بیٹی کے مصر کو آئے اور راہ میں ہارون نے
استقبال کیا اور شہر میں شہرت ہوئی اور بنی اسرائیل ایمان لائے اور موسیٰ و ہارون خدا کا پیغام پہونچانے کو
فرعون پاس گئے جو اوسی کبھی زمین تھی یہ قیامت کا مسئلہ تہا نہ تجلی حق کا اور موسیٰ نے کہا کہ ہماری قوم کو اجازت
دو کہ شہر سے باہر جا کر عید کرین ورنہ خدا تمسے ناراض ہوگا اوس نے کہا اے موسیٰ کیوں انکو کام سے روکتے ہو اور آیات
خدا کی عصا و ید بیضا شعبدہ سمجہا جیسے ارشاد ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا
سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ○ پس جب لایا موسیٰ ہماری آیات روشن فرعونیوں نے
کہا نہیں ہے یہ مگر شعبدہ افترا کیا گیا جو عصا دلیل قیامت تہا اور ید بیضا تجلی حق کی دلیل ہیں ہمنے سنا اسکو بیچ
ان دونوں امر کو اپنے پہلے باپوں سے وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَ
مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ○ اور موسیٰ نے کہا میرا رب دانا ہے اوسکو جو ساتھ
حق لایا ہدایت اوسکو پاس سے اور اوسکو جسکے لیے ہو انجام اس دار دنیا کا اور درستی وہ فلاح نہ دیگا ظالمون کو جو اپنی
طرف سے اوسکی آیات کا انکار کرین وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي ج
فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي
لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ○ اور فرعون نے کہا اے سردارو نہین جانتا ہون تمہارے لیے کوئی معبود اپنے غیر تو پکا اے
ہامان مٹی پر یعنی اینٹیں پس کر میرے لیے کوٹہا کہ مین مطلع ہون موسیٰ کے الٰہ پر اور مین ظن کرتا ہون اوسکو
جہوٹا جو کہتا ہے کہ ہمارا پیر مجہکو خدا ملا ہے تو اوپر کوئی ہے تیسے دیکہی ہوگی تو اوسکو صدسے دریافت ہم کرینگے اس مقام سے
جو فرعون ذی الاوتاد کہلاتا ہے کہتے ہین کہ اونچی صرح ایسی بلند ہوائی کہ کبہی پہلے بنی نہ تہی پہر جبرئیل نے اوسپر
پر مار کر تین ٹکڑے کر دیا ایک ٹکڑا فرعون کے لشکر پر گرا کہ ہزار ہا قبطی اوسکے لشکری مر گئے دوسرا کاریگرون پر
جو مزدور تہے اور ایک ٹکڑا اوسکا دریا مین گرا پر فرعون متکبر رہا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ○ اور فرعون و اوسکے لشکر نے تکبر کیا زمین مین بغیر حق
اور ظن کیا کہ وہ ہماری طرف نہ رجوع کرینگے اور موسیٰ کے معجزات دیکہلائے بالآخر موسیٰ کو دریا کو ٹکڑا کر نکلوا دیا محل سے

اور ٹڈی آئی اور جو اولون سے بچا تہا سب سبزی و درخت کہا گئی اسپر بہی فرعون نے موسیٰ کا کہنا
نمانا تو تین شبانہ روز ایسی ہی ایسی چہائی کہ ہاتہہ سے ہاتہہ نہ دیکہتا تہا پہر بہی موسیٰ کا کہا نکیا اور نو
معجزات موسیٰ متواتر دیکہے گئے بالآخر شب میں فرعونیوں کے جیٹھے بیٹے مرے اور اجازت بنی اسرائیل کو
دی اور بنی اسرائیل مصر سے نکلے اور راہ سے دوسری راہ مین خدا اونکو لیگیا اور مقام مابین مجدال و فی الحرات مین
ٹہرے جہان سے موسیٰ خضر کی ملاقات کو گئے اور فرعون نے لشکر کے ساتہہ تعاقب کیا اور موسیٰ نے دریا میں عصا
مارا کہ خدا تعالیٰ نے پورب کی ہوا تیز چلادی اور بیچ میں راہ ہوگیا کہ دونون طرف اس راہ کے پانی کہڑا ہوگیا
اور موسیٰ کا لشکر نکل گیا اور فرعون و فرعونی اُسی راہ سے چڑہ دوڑے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ مقام اسقدر
تہا کہ اوسمین فرعون کا لشکر آرہا فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پس ڈالا ہمنے اونکو سمندر احمر مین
پس دیکہہ کیسے ہوا انجام ظالمون کا وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝

اور کیا ہمنے اونکو امام کہ بلاوین آگ کی طرف اور بروز قیامت نہ مدد دیئے جاوین اور لگائی ہمنے اونکے پیچہے
اس دنیا مین لعنت و بروز قیامت وہ قباحت والون سے ہون پس موسیٰ مع لشکر کے شرق سمندر احمر مین آئے
جیسے مفصل کتاب خروج مین ہے وہان پر حق تعالیٰ نے اونکو کتاب عطا کی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَاۤىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب بعد اوسکے کہ ہمنے ہلاک کئے پہلے قرن والی فرعون و فرعونی
واسطے بینائیوں قوم اسرائیل کے حالات موسیٰ سے جبکہ پہلے مصر مین واقع ہوئے اور ہدایت کے لئے جبکہ مدین مین
پہونچے اور فرعون سے واقعات موسیٰ پر گذرے اور واسطے رحمت کی جو اسلام کے مقدمات کی ہیں گوئی اوسمین
لکہی ہے شاید وہ یاد رکہین اور ہم پڑہتے ہین خبر موسیٰ و فرعون راستی کے ساتہہ جیسے اوائل سورت مین ارشاد ہے
پیغمبر انکو ڈراکہ وہ نصیحت پکڑین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ
مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور تو نہ تہا جانب غربی میں یعنی مصر مین جبکہ حکم کیا ہمنے موسیٰ کی طرف کا نبوت کہ تو بہاگ

بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰہَرَا ٭ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِکُلٍّ کٰفِرُوْنَ ۝ تا کہ جو مثل موسیٰ کے
نبی بھیجے رسول کردہ کہتے کیون نہ بہیجا اوتہے ہماری طرف رسول عظیم الشان موعود اونکی آبا کا کہ پیروی کرتے تیری آیات کی
اور ہوتے مومنین سے پس جبکہ آیا اونکے پاس حق قرآن ہمارے پاس سے پارہ پارہ موعود فصل ۱۸ استثنی کا کہا یہود کے
بہکانے سے کفار مکہ نے کیون نہ دیا گیا مدعی نبوت یکبارہ مثل اُس کتاب کی جو دیا گیا موسیٰ پہلے آیا نہ کفر کیا کفر کرنیوالون نے
اوسکے ساتھ جو دیا گیا موسیٰ کتبا انہون نے موسیٰ و ہارون دو ساحر ہین کہ غالب ہوئے جیسے قارون وغیرہ نے کہا جیسے
فصل ۱۶ گنتی اور اوسی ظاہر ہے حالانکہ پہلے کہتے تہے کہ ہمکو نبی بہیجکر نجات دے فرعون کی سختی سے اور بعد ایسے معجزات
موسیٰ کے پہر بھی منکر ہوئے تباہ ہوئے اور جبکہ موسیٰ ایسے صاحب معجزات کی کتاب مین اہل مکہ مین نبی عظیم الشان کی
خبر ہے جسکے موہہ مین پارہ پارہ کلام خدا ہزار ہا ختم وجود آدم مین ہو جو مطابق فصل ۴۳ اشعیا کے مابین تشریف ہرگی
دوبارہ دیگر تشریف آوری مسیح مین ہو جنپر انجیل نازل ہوئی ہے پس اگر یہ قرآن وہ موعود نہین اور وقت اوسمین موعود کا
یہی ہے تو ارشاد ہے قُلْ فَاْتُوْا بِکِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ہُوَ اَہْدٰی مِنْہُمَآ اَتَّبِعْہُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
فرما تو لاؤ دوسری کتاب خدا کے پاس سے کہ وہ ہدایت والی زیادہ ہو اُن دونون یعنی توراۃ و انجیل سے اگر تم سچے ہو اپنی
دعوی مین کہ وہ ۔ وہ دونون جنکی نسبت اپنے باپ دادونکی پیشین گوئی کی مطابق منتظر ہزار ہا ختم مین وجود آدم سے تھی
چنانچہ جیسے کہ وہ ملزم اس سبب سمجھے تہے فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ اَہْوَآءَہُمْ ؕ وَمَنْ
اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ ہَوٰىہُ بِغَیْرِ ہُدًی مِّنَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝
پس اگر نہ جواب دین تجکو تو جان کہ جز این نیست وہ پیروی کرتے ہین اپنی خواہشونکی اور کون گمراہ تر ہے اُس سے جو پیروی کرے
اپنی خواہش کی بغیر ہدایت خدا کی تحقیق اللہ نہ ہدایت کرے قوم ظلم کرنیوالی کو جو خلاف کتاب کرچاہے اور پہر فورا کلام
کہ جیسے موسیٰ کی کتاب موصول ہے ویسے کلام پارہ پارہ کا وصل کرکے مثل کتاب موسیٰ قرآن ہے کہ جملہ واحدہ کی نسبت یاد داشت
کے لئے جمعیت سے غرض ہے پس جیسے فصل ۱۸ استثنی مین لکہا ہے کہ اُس نبی کے منہ مین اپنا کلام ڈالکے بہیجونگا پس
حسب وعدہ وہ آیا اور جمع ہوا جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَہُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّہُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝ اور البتہ
وصل کیا ہمنے قول پارہ پارہ کو اونکی لئے شاید وہ نصیحت پکڑین اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰہُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِہٖ ہُمْ بِہٖ
یُؤْمِنُوْنَ ۝ وہ لوگ کہ جنکو ہمنے کتاب دی ہے پہلے قرآن سے وہ اسکے ساتھ ایمان لاتے ہین وَاِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ

قَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَا اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اور جس وقت پڑھی جاوے انپر ہماری
آیات کہیں ہم ایمان لائے اسکے ساتھ کہ وہ راست و درست ہے ہمارے رب کی طرف سے تحقیق ہم تھے پہلے اسکے بردن سے
ماننے والے اور ہاتھ لگنگی نورانی کی کیا حاجت ہے دیکھو کسقدر خوبی اسلام کی کتب مقدسہ میں موجود ہے اُولٰٓئِكَ
يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
یہ لوگ دئے جاویں اجر مکرر اپنے صبر کرنے کے باوجود تکالیف دینے اہل کفر کے ایمان پر قائم رہے اور جسکے کفار نے مکہ سے دفع
کیا اور کسی برائی کو نیکی کے ساتھ اور اس سے جو ہمنے انکو نصیب کیا ہے صرف کریں اور کفار انکو کہتے کہ ملامت ہو تمکو کہ اپنا
دین کو ترک کر بیٹھے تو ارشاد ہے وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور جس وقت سنیں کفار سے لغویات اعراض کریں اس سے اور کہیں ہمارا
ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں ہماری طرف سے سلامتی ہو تمہارے اوپر ہم نہیں چاہتے جاہلوں کی عادت
کا ادب کو اپکہیں مطلب یہ ہے کہ ہماری سہل بات ہے ۔ اگر مردی اس الیس اسائی ہو یہ مقام ہے کہ لطف حق کو غور کیجئے
اور پھر جدا ہو گئے ہیں رفقہ ملال اور حبش صہیب اور روم کے ، رواکر الولید ابو جہل ۔ انکی ترکیب مقام کے
کہ ہیں آکر لطف حق سے ایمان لاویں اور اہل مکہ محروم رہیں چنانچہ حرث بن نوفل بن عبد مناف قرابتدار ہی اور ولید وغیرہ
محروم ہی حتی ان کی جوانی کا معتقد ہوا تھا کہنے لگے کہ عبد اللہ کے بیٹے کیوں نبی ہوے اور علی چند سال وصی وزیر کیوں ہو
حالانکہ موسیٰ کی مثلیت فصل و افضلیت کی جو آمس یہ کرتی ہے کہ ہماری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مثل ہارون ہونا حتی علی
وصی ہو تو ارشاد ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ
تو ہدایت نہیں کرتا جسکو تو دوست رکھے کہ چند سال تمہارا جاوے ولیکن تری صورت ہے اللہ ہدایت کرے جسکو چاہے اور وہ دانا ہے
ہدایت پانیوالوں سے مقصود اس آیت سے ابو طالب ہیں جیسے آیت دل سے ظاہر ہے وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ
نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اور کہا انہوں نے اگر پیروی کریں ہم ہدایت کی تیرے ساتھ ایک لئے جاویں اپنی زمین سے
اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ آیا اور کیا نہیں ٹھہرایا انکے لئے حرم کو امن والا کہ کھینچے اسکی طرف ہر قسم کے پھل ولیکن اکثر آدمی ان میں
اکیا اسلام کی مخالفت کرکے وہ دیکھ سکتے ہیں جیسے ارشاد ہے وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ

مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا ۖ وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ اور بہت سے قریے ہم نے ہلاک کیے
کہ اونکی اہل اطرانے لگے اپنی معیشت اور معیشت انکی برباد ہو گئیں یہ اونکی مسکن ہیں کہ نہیں آباد ہوئے اونکے بعد مگر کم اور ہم وارث ہیں
وہی اہل مکہ اور سرداری کے مخالف تباہ ہو گئے دیگر گروہ کہیں کہ اگر اہل مکہ کی تباہی ہی خدا کو منظور ہے تو ہمی کی کیا مروت ہے
دار ہیں اور وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝ اور نہیں ہے تیرا رب قریوں کا ہلاک کرنیوالا جبتک کہ بھیجے
ام القری میں رسول کہ پڑہے اوپر ہماری آیات اور نہیں ہیں ہم ہلاک کرنیوالے قریوں کے مگر وسکے اہل ظالم ہوں کیونکہ
قبل از قیامت کوئی قریہ نہیں جو ایسا۔ لاو کر وہ ہلاک ہو یا عذاب سے یا حادی اسلام کی شوکت سے کہ گمان ہو اونکا
جاوے جانا کہ بیجے والی حسب پیشگوئی لوح کے ہو ئیں مخالفیں اسلام کی کثرت سے ایمان لانا مادائی ہے اور کفار کا یہ خیال
تہا کہ ہم آسودہ وا اہل اسلام گرد میں کب اہل اسلام کی فتح متوقع ارشاد ہے وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور وہ کچھ جو تم دیے گئے ہو
ای کفار کہ مثل امیہ بن ابی خلف وغیرہ حیات دنیا کی متاع ہے اور اسکی زینت اور وہ جو اللہ کے پاس ہے مثل صدیق خدائی نا شناسہ
والوں کو بہتر و باقی ہے جیسے سورۂ شوری میں بیان آ تا ہے آیا پس ہم سمجھو یہ حاصل کر جیسا ابو بکر نے امیہ کی بعالی میں
جسکے غلام بلال ہیں اور صدیق نے ای غلام کے ساتھ جسکے پاس آٹھ ہزار دینار ہے خرید لیا اَفَمَن وَّعَدْنَاهُ وَعْدًا
حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ آیا پس
جسکو مثل صدیق کے ہم نے وعدہ کیا نیک وعدہ کہ وہ اوسکو ملنے والا ہے اوسکی مثل ہے جسکو مثل امیہ کی ہم نے برخوردار کیا حیات دنیا سے
پہر وہ روز قیامت آتش دوزخ میں حاضر ہونیوالوں سے ہو ہرگز نہیں مثل نہیں ہے کہ بلکہ بین جسد فرق ہے کفار کے ایک مثل
مثل عثمان بن طلحہ کے دوسرے سردار کیا ری تیسرے سردار مثل ولید وغیرہ کے تو ہر ایک کا حال ارشاد ہوتا ہے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ
فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا
هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ۝ اور یاد کر
جسدن کہ پکارے اللہ کا منادی ان کی سرداروں کو کہاں ہیں میرے وہ شریک جسکو تم گمان کرتے تھے اور کہا جاوے گا کہ
تمہے دوسروں کو کیوں بہکایا کہا انہوں نے تمکو یہ خطا تمہاری کہتے کو خدا کے پیچھے شریک سمجھا تو وہ کہیں جسپر قول

کا ملئن جہنم واجب ہوا ای ہمارے رب ان لوگون کو جنہے بہکایا دین سے جیسے ہم بہکے تبری کا کرتے ہین ہم تیری
طرف اونسے نتھے وہ ہمکو عبادت کرنیوالے وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ
وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ٥ اور کہا جاوے پکارو اپنے معبودون کو تو سب پکارین
پس وہ پکارین اونکو تو وہ جواب نہ دین اونکو اور دیکہین عذاب کہین کاش وہ ہدایت پاتے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ
فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ٥ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ٥
اور جسدن کہ پکارےگا اونکو پہر کہیگا پس کیا جواب دیا تمنے رسولون کو پس پوشیدہ کی گئین اونپر خبرین اُس روز
جو اونکو پیاری بتاتی پس وہ اونسے نہ پوچہین تو اُس دن خدا کے لئے پاکی ظاہر ہو شرکت سے جیسے آئندہ آتا ہے
فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ٥ ولیکن وہ جو توبہ کرے
اور ایمان لاوے اور کام کرے نیک شان نزول کے پس امید ہے کہ ہو وہ فلاح پانیوالون سے اور ولید کی مخاصمت کا جواب
فرماتا ہے جو بابت نبی وعلی کے کی وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ٥ اور تیرا رب پیدا کرے جو چاہے اور پسند کرے بحکمت اونہین ہے اونکی لئے اختیار کہین
اون کیون ہوا اور ولید کیون نہوا آیا وہ خدا کے شریک مصلحت مین پاک رکہا ہے اللہ کو اور برتر ہے اوس سے کہ وہ شرک
کرین اور خدا کے صلاح کار بنین وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ٥ اور تیرا رب جانتا ہے وہ
جو پوشیدہ کرین اونکے دل نبی کے قتل وحیلہ وعلی کی نسبت اور وہ جو ظاہر کرین معتبر بستی ہے وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٥ اور بستی صاحب ہوت عبید اللہ ہے
نہین ہے کوئی معبود اوسکے غیر اوسی کے لئے حمد ہے دنیا و آخرت مین اور اوسی کے لئے حکم ہے اور اوسکی طرف رجوع کرجاؤ اور ایک
شے عالم کثرت قابل پرستش نہین اگرچہ سورج و چاند کیون نہون جنکو کافر پوجتے ہین اگرچہ ظلمت و نور کیون نہو جیسے ارشاد ہے
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ
بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ٥ فرما خبر دو اگر کرے اللہ تمہارے اوپر رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کون معبود ہے
غیر خدا کہ لاوے تمکو روشنی کیا تم نہین سنتے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ٥ فرما خبر دو اگر

کرے اللہ تمہارے اوپر دن کو ہمیشہ تا روز قیامت کون معبود ہے اللہ کے سوا کہ لاوے تمکو رات کہ سکونت کرو اوسمین

افلا تبصرون ۝ ومن رحمته جعل لکم اللیل والنھار لتسکنوا فیه ولتبتغوا من فضله و

لعلکم تشکرون ۝ اور اپنی رحمت سے بنائے تمہارے لئے رات و دن تاکہ سکونت کرو رات مین اور خواہش

کرو اوسکے فضل کی دن مین امید کہ تم شکر کرو نہ انکہ ظلمت دور کردیو تا بناؤ دیو جود دارمدار دونون کفار مرار

وصفا کا پکاریونگی جسے ۔ ویوم ینادیھم فیقول این شرکاءی الذین کنتم تزعمون ۝

ونزعنا من کل امة شھیدا فقلنا ھاتوا برھانکم فعلموا ان الحق لله وضل عنھم

ما کانوا یفترون ۝ اور یاد کر جسدن کہ ندا کرے انکا فرون کو اللہ بالخصوص اونکو پکاریں کو لیس کہے گا اللہ کہان ہین

ع ۵

میرے وہ شریک جنکو تم گمان کرتے تھے پس نکالین ہر امت سے گواہ اونکی ہوا کر اونپر پس فرمادین ہم لاؤ تم اپنی دلیل پس

نہ لاسکین تو جانین کہ حق بات خدا کی لئے ہے اور جاتی رہی اونسے جو افترا کرتے تھے اور سرنگون ہوتے رہے واضح ہو کہ موسی کی

کتاب پر بھی اعتراض ہوا تھا کہ قارون بن اظہار بن قہات بن لاوی بن یعقوب نے حسب فصل ۱۶ الکتاب اعداد کے انکار

کیا تھا کہ ہم مین سے مخصوص بنبوت موسی و ہارون ہی کیون ہوئے ویسے ولید مالدار قارون مثال کا اعتراض قرآن پر کہ

ہم مین سے مخصوص بنبوت محمد علیہ الصلوۃ والسلام کیون ہوئے پس ان نظر قارون کا قصہ فرماتا ہے تاکہ ولید کو نصیحت ہو

اور اگر نا فرمو دہ اور اسکے ساتھی مستہزئین سے مثل قارون کی تباہ ہون ان قارون کان من قوم موسی فبغی

علیھم وآتیناه من الکنوز ما ان مفاتحه لتنوء بالعصبة اولی القوة تحقیق قارون

تہا قوم موسی سے پس بغاوت کی قارون نے موسی پر اور دئے تھے اسکو خزانون سے اسقدر کہ اوسکی صندوق البتہ بھاری

پڑتے ایک جماعت قوت والی کو کہ عصبہ تین سے دس تک ہوتے ہین اور بقول بعض چالیس تک ہوتی ہین ف قارون ہلاکت

کہ چہل خانہ گنج داشت ۔ اذ قال له قومه لا تفرح ان الله لا یحب الفرحین ۝ جبکہ کہا اوسکو

اوسکی قوم نے مت اترا کہ اللہ دوست نرکہے اترانے والو کو وابتغ فیما آتاک الله الدار الآخرة

ولا تنس نصیبک من الدنیا واحسن کما احسن الله الیک ولا تبغ الفساد فی الارض

ان الله لا یحب المفسدین ۝ اور خواہش کر اوسمین کہ دیا ہے تجکو اللہ نے دار آخرت اور نہ بھول اپنا نصیب دنیا سے

کہ تو خواستگار نبوت موسی کا ہو کر تجکو ہوسکے اور نیکی کر جیسے نیکی کی اللہ نے تیری طرف کہ موسی کی نبوت کو تسلیم کر اور نہ خواہش کر

فساد کی زمین مین کہ تو کہی کہ ہم مین سے موسیٰ ہی کیون مخصوص بنبوت ہوا تحقیق اللہ دوست رکہی فساد کرنیوالون کو
جسنے عطاء حق پر اعتراض کیا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ قارون نے کہا کہ جز این نیست کہ
دیا گیا ہون وہ علم وکسب سے یعنی تجارت وغیرہ سے حالانکہ خود اوسکو خدا نے پیدا کیا تہا اور اوسنے موسیٰ کی مخالفت کے
سبب نتیجہ معلوم کیا اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کیا اور اوسنے نجانا کہ اللہ نے ہلاک کئے پہلے اوسکے
بہت سے قرن والے وہ جو سخت قوت اور زیادہ مال کی جمعیت مین تہے اور نہ سوال کئے جاوینگے یعنی نہ پوچہے جاوینگے اپنے گناہون سے
مجرم اور زیادہ مالدار قارون سے فرعون تہا اوسکو دیکہہ لینا تہا پر قدر کے آگے بصیرت اندہی ہو جاتی ہے اس مقام پر
یاد رکہنا چاہیے کہ قارون سے بہت سے لوگ اوس سے پہلے مالدار ہوئے ہین پر انسانون مین قارون کی نسبت بہت سے کچہہ
خیالات ہین رستم کے حال کی سی کہین بہت کچہہ ہین اور قارون کے ساتہہ حسب فصل ۱۶ کتاب اعداد کی داتن وابی رام
بن الیاب اور اون بن فلت روبینی وغیرہ ڈہائی سو آدمی تہے تو انہون نے کہا کہ موسیٰ و ہارون ہی ساری جماعت اسرائیل سے
کیون مقدس ہوئے تو موسیٰ نے کہا کہ کل اسکا فیصلہ ہوگا اور ایسے ہی لیوی کیا تمکو یہ کم ہے کہ تمہید کا بت وسیت تمہاری ابہی کیا چاہو
کیا موسیٰ کی سی نبوت بہی تمکو ہے اور ابی رام و داتن کو بلوایا اور وہ نہ آئے اور کہلا بہیجا کہ یہ کیا تہوڑی بات ہے کہ تو ہمکو ملک
مصر سے اس عذر سے لایا کہ مین اوس زمین مین پہنچاونگا جہان دودہ و شہد کی ندیمین جاری ہین اور آپ ہمپر سرداری کرنے لگا
کیا تو اونکی آنکہین نکالیگا تو خدا کا غصہ بہڑکا اور حکم ہوا موسیٰ کو کہ اونکی ہدیہ کی طرف توجہ مت کر اور جماعت کو خیمون کے اندر
ہارون بہی اپنا بخوردان روشن کرے اور قارون وغیرہ بہی پس قارون کے ڈہائی سو بخوردان تہے کہ آگ بڑی تجلی سے نکلا جیسے ارشاد ہے
فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ
قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ پس نکلا قارون اپنی قوم پر زینت مین کہا ان لوگون نے جو ارادہ کرین حیات
دنیا کا کاش ہماری بہی ہوتا وہ جو دیا گیا ہے قارون کو تحقیق وہ البتہ صاحب بڑے نصیب کا ہے پس سبب کا اونکو خدا اوسنے
تباہ کرنا چاہا پر موسیٰ نے دعا کی اور اونکو قارون کی خیمے سے سوا ڈہائی سو اشخاص کے علیحدہ کیا وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ اور کہا ان لوگون نے
جو دئے گئے علم افسوس ہے تمکو ای دنیا کے طالبو اللہ کا ثواب بہتر ہے اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کیا اور نہ ملیگی یہ اسکو مگر

خواہش سی کتاب نہین اُتاری جو وہ بہی خواہش کریں جیسے ارشاد ہی وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور تو نے نہ آرزو کی کہ اُترے تیری طرف کتاب مگر تیری

رب کی رحمت سی پس نہو تو پشت پناہ کافرونکو نہ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ

اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نہ روکین تجکو کافر آیات خدا سی بعد اسکے جبکہ نازل کی گئین وہ آیات

تیری طرف اور بلا کافرون کو اپنی رب کی توحید کی طرف اور ہرگز نہو جیو مشرکین سے اس مخاطب کہ خطاب نبی سے اہل اسلام مراد ہین

وقف لازم

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۚ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ

تُرْجَعُوْنَ ۝ اور مت پکار خدا کی ساتھ دوسری معبود کو نہیں ہر کوئی معبود اوسکی غیر ہر چیز ہلاکت والی ہی سوا اوسکی

رکوع ۹

وجہ ہویت غیبیہ اوسی کو حکم ہی اور اوسیکی طرف تم رجوع ہوگے اس مقام میں عبارت اوس ہویت وجود مطلق کی لازم ہی کہ علم کرت کی نہ اٹھی

سورۂ عنکبوت اوّل سی آخر تک مکیہ ہی انہتر آیات و سات رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین فتوحات اسلامیہ مثل فتح بدر کی پیشین گوئی ہی اور پہلی سورت سی یعنی سورت نمل کی ماوین مین گذر گیا کہ

کفار نے یاسر و سمیہ کو قتل کیا اور بلال کو جو احد احد کہتی ہوئی تہی بدنہی سخت تکلیف دی اور عمار یاسر اکراہ کیگئی تو زبان پر

کلمہ کفر لائی جبکہ اونکی ماں و باپ موصوف شہید کیگئی پر اونکا دل مطمئن با یمان تہا اور بعض نے مثل عیاش بن ابی ربیعہ برادر

رضاعی ابوجہل و ابوجندل بن سہیل بن عمرو و ولید بن ولید مغیرہ و سلمہ بن ہشام و عبد اللہ بن اسید الثقفی نے تکلیف دینی کفار

جہاد کیا کہ اسوقت مین عبارت ہجرت و صبر ہی تہا اور اُن لوگوں کی یہی جنکا سبب کفر کے ساتہ کہولا گیا تہا سخت وعید ہوا تہا

کہ بعض اونمین حیات دنیا کی خاطر مثل عباس بن ہشام کی ایمان لاکر کفار کے ساتہ ہوگئی تا آنکہ بعد کو ابولہب کا اجیر

ہوکر بدر مین آیا اور ایک غلام خضرمی بہی تکلیف دینے مولا سی مرتد ہوگیا اس سبب سی پہلی سورت مین حکم ہی کہ ترحید کے

علم کے بعد مشرکو نکی ساتہ ہونا نچاہیے تو اوس ستانے گیون کو اس سورت مین اکتیس پیغمبرونکی چالیس کتاب کی بنا

تسلی دیجاتی ہی کہ پہلے بہی امت کی لوگ ستائے گئی ہین اور تم بہی حسب پیشینگوئی کے ستائے جاؤگے لیکن ہمستعد

اسلام پر رہنا چاہیے کہ فصل ۱۹ سفر شعی مین لکہا ہی کہ پیغمبر اسماعیل ماری جاؤ وینگی اسمین اشارہ کمال تکلیف

یا نیکا ہی دوسری کردیہ کی شمشیر سی یعنی متبعین اہل اسلام کی شمشیر سے حفاظت کیجاتی درخت حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی لکھی ہے اور ہجرت سے اوطن سے بدل تکلیف کرکے ہوئی ہے جو سنگی تلواروں سے قید اسیری کی ہونی
فصل ا پتھیا میں لکھی ہے ترتیب بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ٥ کے الٓمٓ ٥ سو راعت کی یہی کتیں
معرفت کی چالیس کتابیں دیکھی جاویں أَحَسِبَ ٱلنَّاسُ أَن يُتۡرَكُوٓاْ أَن يَقُولُوٓاْ ءَامَنَّا وَهُمۡ لَا يُفۡتَنُونَ ٥
آیا گمان کریں آدمی کہ ترک کئے جاویں کہنے آمنا سے اور وہ مفتون ہوں یہاں تک کہ ہجرت کی مدینہ میں ہوئے
فصل ۳۳ سطر تتی ورا پتھیا میں ہے وَلَقَدۡ فَتَنَّا ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ فَلَيَعۡلَمَنَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ وَ
لَيَعۡلَمَنَّ ٱلۡكَٰذِبِينَ ٥ اور پھر آزمایا انکو جو پہلے تھے امت موسی وغیرہ سے لیس چاہئے کہ جانے اللہ ان لوگوں کو جو سچے تھا
اور جانے کہ جانے الصورتا ہی جھوٹے لوگوں کو أَمۡ حَسِبَ ٱلَّذِينَ يَعۡمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن يَسۡبِقُونَا سَآءَ مَا يَحۡكُمُونَ
آیا گمان کریں وہ جو کریں کفر کی برائیں کہ فوت کریں ہمکو، بری ہے وہ جو حکم کریں کہ قتل امر وحید وغیرہ سے اور انکو یہ خیال ہو کہ ہم
ہر سکیں یہ خیال غلط ہے اور اہل اسلام کو آزمایا تھا ہر روز تو ارشاد ہے اہل اسلام کو مَن كَانَ يَرۡجُواْ لِقَآءَ ٱللَّهِ
فَإِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ لَأٓتٖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ ٥ جو امید رکھے اللہ کی لقا کی روز قیامت وہ مت قتل سے ڈرے
مگر کیونکہ اجل اللہ کی جانب سے البتہ آنے والی ہے وہ ہر صورت آوے گی جو اوسکو اسلام سے پھرا کیا تو سننا دور ور
حدر کرو اور موت ہر دانست [illegible] اور وہ شوا ہی تکالیف اہل اسلام کو دائم
ستم سہہ کاروں کو وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفۡسِهِۦٓ إِنَّ ٱللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ ٱلۡعَٰلَمِينَ ٥ اور جو جہاد کرے
کہ فوت کر دیں ہر [illegible] جہاد کرتا ہے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے تحقیق اللہ تعالی بے پرواہ ہے عالموں سے خدا کو فائدہ تمہارے
جہاد سے نہیں وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّـَٔاتِهِمۡ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ أَحۡسَنَ ٱلَّذِي
كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ٥ اور وہ جو شامل ہوکر ایمان لائے اور نیک کام کرے البتہ ہم کفارہ کریں اونکی سیئات سے اور جزا دیں
اونکو نیک، اور [illegible] گزشتہ لیکن [illegible] یہ ہے کہ عالم کا اتفاق ہے کہ والدین کی اطاعت نیک کاموں میں ہے
اور [illegible] مسلمان [illegible] کی نافرمانی کریں کہ مال اونکی دین اسلام سے پھیرنے کا حکم دیتی تھی اور
[illegible] اور کہا [illegible] دین اسلام سے پھر تو ارشاد ہے وَوَصَّيۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ
بِوَٰلِدَيۡهِ حُسۡنٗا وَإِن جَٰهَدَاكَ لِتُشۡرِكَ بِي مَا لَيۡسَ لَكَ بِهِۦ عِلۡمٞ فَلَا تُطِعۡهُمَآ اور ہم نے وصیت
کی ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکوئی کی مگر ایک حد تک جسکا بیان ہے اگر کوشش کریں وہ دونوں تجکو [illegible]

کر تو شرک کرے میرے ساتھ اوسکا جسکے ساتھ تجکو علم نہیں تو اونکی اطاعت مکر کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حق ماں باپ کے
حق سے بڑھکر ہے جیسے ارشاد ہے اِلَیَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ میری طرف تمہارا رجوع ہے تو خبر دار
کرونگا تمکو اوسکے ساتھ جو تم عمل کرو وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَـنُدۡخِلَـنَّهُمۡ فِى الصّٰلِحِيۡنَ ۝ وہ جو
ایمان لادین اور کرین نیک کام البتہ داخل کرونگا اونکو صالحین مین وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
فَاِذَاۤ اُوۡذِىَ فِى اللّٰهِ جَعَلَ فِتۡنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَـئِنۡ جَآءَ نَـصۡرٌ مِّنۡ رَّبِّكَ لَيَـقُوۡلُنَّ
اِنَّا كُنَّا مَعَكُمۡ ؕ اَوَلَـيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِمَا فِىۡ صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ اور بعض آدمیون مثل حضرمی وغیرہ کے
وہ ہین جو کہتے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے پس جب تکلیف دیا جاوے خدا کی معاملہ مین کرتے آدمیونکی فتنہ کو عذاب
خدا کی مثال و گر آوے تیرے پاس نصرت تیرے رب سے البتہ کہے کہ تحقیق ہم تیرے ساتھ ہین کیا اونہین ہے اللہ دانا تر اوسکا
ساتھ جو عالمونکی دلون مین ہے ایک مثل عمار ہین کہ دل اونکا مطمئن بتوحید حالت اکراہ مین رہا دوسرے مثل حضرمی ہے کہ
دل بھی اوسکا پھر گیا پس آزمایش لازم ہوئی کہ بصورت نبی اکرم آزماوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ علم اہل تقا منسوب
بخدا ہوتا ہے وَلَيَـعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَيَـعۡلَمَنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ ۝ اور چاہے کہ جانے اللہ بصورت اپنے خلیفہ کے
جو نبی ہے اونکو جو ایمان لائے اور دائم رہے کہ اونکو فتوحات حاصل ہون اور چاہے کہ جانے منافقون کو کہ وہ تباہ ہون
وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوۡا سَبِيۡلَنَا وَلۡنَحۡمِلۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ اور کہا مثل ابوسفیان حمنہ کے
باپ نے جنھون نے کفر کیا ان سعد مثال کو جو ایمان لائے پیروی کرو ہماری راہ کی و اگر قیامت مین عذاب ہوا تو چاہئے
کہ ہم اوٹھاوین تمہاری خطائین وَمَا هُمۡ بِحٰمِلِيۡنَ مِنۡ خَطٰيٰهُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ ؕ اِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ ۝ وَلَيَحۡمِلُنَّ
اَثۡقَالَهُمۡ وَاَثۡقَالًا مَّعَ اَثۡقَالِهِمۡ وَلَيُسۡـئَـلُنَّ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۝ اور نہین ہین وہ (ع ۱۳)
اوٹھانے والے پیرونکی خطاؤن سے کچھ تحقیق وہ دروغگو ہین اور چاہیے کہ وہ اوٹھاوین اپنا بوجھ اور دوسرا بوجھ اپنی
بوجھونکی ساتھ اونکا جو اونکی پیرو ہوے اور چاہئے کہ سوال کیے جاوین بروز قیامت اس سے کہ وہ افترا کرتے تھے کہ ہم تمھے
بوجھ کم کرا دینگے اگر تو نہ کرین اور شرک کی شناعت و دوسرے کی بوجھ کو نہ اوٹھانیکی اور اونکی عدم سبقت پر جو دلائل
بطور تمثیل کے فرماتا ہے کہ اونکو تنبیہ ہو کہ اطاعت حق سب اطاعتون سے بڑھکر ہے اور اونکی پیرو نسبت خدا کی عذاب کو کوئی
دور کرے اور او سے کوئی سبقت نکرے جیسے نوح کے قصہ سے ہے کہ بیٹے یعنی ربیب کو نوح سے عظیم الشان مفخر نہ بچا سکے اونکی

قوم سفت کی گئی جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ
عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً
لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو اوسکی قوم کی طرف پس ٹھہرا اونمیں اول آخر طوفان کے ہزار سال مگر پچاس
سال کم پس پکڑا اس عرصہ میں اونکو طوفان نے اور وہ شرک کرنیوالے تھے کہ ظلم عظیم ہے پس نجات دی اوسکو اور اصحاب
سفینہ کو جو مومن تھے اور کیا ہمنے نوح کو آیت عالموں کیلئے کہ رہیگا تک اوسکا غرق ہونیسے رہا اور یحیٰی تسع مائة وخمسین علی الف
الا خمسین عاما اختیار کیا سلامت محاورہ عرب کی ترجمہ مادہ سعد سے علاقہ رکھتا ہے دوسری تمثیل فرماتا ہے وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ
لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے ابراہیم کو یاد کر جبکہ
کہا ابراہیم نے اپنی قوم کے لئے تمہیں اونکے باپ ہی آگئے کہ عبادت کرو خاص خدا کی اور تقوی کرو اوس سے یہ بہتر ہے تمہارے لئے
اگر تم جانو اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ جز این نیست تم عبادت کرو سوای خدا کے
بتوں کی اور جھوٹ بولو قصدا اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ
الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ تحقیق تم جنکی بندگی کرو سوای خدا کے مالک نہیں تمہارے لئے
رزق کی تو چاہو اللہ کے پاس رزق کو اور اسی کی عبادت کرو اور اللہ کا ہی شکر کرو اور اسی کی طرف تم رجوع کرو گے اور بحالت ابراہیم تنبیہ ہے
اور ابراہیم تمہارے جد اعلی ہیں ای اہل مکہ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ اور اگر تم تکذیب کرو میری پیغمبری کی تو تکذیب کی ہے پہلی امتوں نے اپنے پیغمبروں کی اور تباہ
ہو گئے ہیں اور نہیں ہے رسول پر مگر بلاغ ظاہر کہ سوای خدا کے دوسرے کی پرستش میں فائدہ نہیں کہ وہ پیدا کریں
بعد مرگ کی اعادہ کریں بخلاف ذات حق کے جیسے ارشاد ہے قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ
بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ارشاد کرو
زمین کے اندر اہل قبور رہیں والی لوگوں کی لود دیکھو کیسے پیدا کیا اللہ نے خلق کو پھر اونکو تباہ کرکے پیدا کرے دوسری
پیدایش تحقیق اللہ ہر شی پر قدرت والا ہے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝
اللہ بعث کے بعد عذاب کرے جسکو چاہے کہ وہ کافر ہوں اور رحم کرے جسکو چاہے جو مومن ہوں اور اسی کی طرف تم رجوع کرو گے
اور تم جو اہل اسلام کو ایذا دیتے ہو اوسکا جواب سنو وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ

ع ۹

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہیں ہے
تمہارے لیے سوای خدا کے دوست نہ مددگار وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ
رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور وہ جنہوں نے کفر کیا آیات خدا اور اوسکی لقا کا نا امید ہوئے
میری رحمت نبوت سے کہ اسلام لا کر جنت میں جاتے اور ان لوگوں کیلئے عذاب ہے دردناک یہ خاص وہ کافر ہیں جو کفر پر
مریں یہ جملہ معترضہ کی طور پر ارشاد ہوا پھر ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ کی طرف توجہ فرمائی فَمَا كَانَ
جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ پس نہ تھا ابراہیم کی قوم کا جواب مگر انکا
کہنا کہ قتل کرو اسکو یا جلا دو تو دور کلدانیوں نے بھی آتشکدہ بنوایا گیا اور ابراہیم کو حکم نمرود سے حارن نے اوسمیں ڈالا
پس نجات دی ابراہیم کو اللہ نے آتشکدہ اور کلدانیوں سے اور حارن جل گیا اور نمرود اوسکو خلاص نکر سکا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں اوس قوم کے لئے جو ایمان لائی پس نمرود کی اولاد سے جو اسوقت میں
نمرود تھا قائل ہوا اور ابراہیم نے ہجرت کی تو نمرود نے تکلیف دینا ابراہیم کو چاہا تو خدا تعالیٰ نے مچھروں سے نمرود کی فوج کو
تباہ کیا اور اوسکی بادشاہت نے اوسکا توجہ نہ اوٹھایا اور نہ سبقت لیگئی پھر تارح ساتھ ابراہیم کے حاران کی طرف میں
آئے اور تارح آفتاب پرست و ماہتاب پرست و ستارہ پرست و بت پرست تھا تو اوسکو قائل کیا وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اور ابراہیم نے کہا جز این نیست تم نے پکڑے اللہ کے سوا بت سو معبود اپنے درمیان یاریوں کی محبت سے
حیات دنیا میں پھر روز قیامت انکار کریں بعض تمہارا بعض کے ساتھ و لعنت کرینگے تمہارا بعض کو کہ یاریوں سے
ہمکو بہکایا تھا وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ اور جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے اور نہیں ہے تمہارے لیے کوئی
مددگار روا نہ ہے اوسوقت تارح نے کہا کہ اگر تو باز نہ آوے ای ابراہیم تو میں تجھکو سنگسار کرونگا پس ہجرت کا حکم ہوا تو نمرود میں
کسی نے ساتھ نہ دیا مگر لوط نے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
پس ایمان لایا ابراہیم کے لیے لوط اور کہا میں ہجرت کرنیوالا ہوں اپنی رب کی طرف کہ وہ غالب باحکمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے
ابراہیم کو حسب فصل ۱۲ اور ۱۵ و ۱۷ تکوین کے وعدہ بدولت اسمٰعیل فرمایا اور اسحاق کی اولاد کی نسبت بھی حسب فصل ۱۷
مذکور کے وعدہ فرمایا جیسے مفصل گذرا اور بعد اسمٰعیل کی پیدائش کے ولادت اسحاق ہوئی جیسے ارشاد ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ

نصف

إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَآتَيْنٰهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ اور بخشی ہمنے اوسکو اسحاق و یعقوب اور کی اوسکی اولاد میں نبوت و کتاب اور

دیا ہمنے اوسکو بدلا اوسکا دنیا میں بہت کچھ اور تحقیق وہ آخرت میں صالحین سے ہے اور انبیائی مرسی نبوت سے مراد اسلام کی

نبوت ہے اور کتاب توراۃ کی مجموعہ میں آنحضرت اس پیشینگوئی کا تذکرہ ہے اور اس قصہ میں غور کا مقام ہے کہ ابراہیم نے پہلے

شرک کی ترک کرنے میں قوم کی مخالفت کی اور اونکی آتشکدہ سے خوف نکیا پھر اپنے باپ سے اسی سبب سے مخالفت کرکے

ہجرت کی اور اللہ تعالی نے کیسا اونکو سرسبز کیا تیسری تمثیل لوط کے قصہ سے دریافت کرلی جاتی ہے جو سدوم و عمورہ میں

بھیجی گئی تہے جیسے ارشاد ہے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ ز مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ

أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِينَ ۝ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۝ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنكَرَ

اور بھیجا ہمنے لوط کو یاد کر جبکہ کہا اوسنے اپنی قوم کو تحقیق تم لاتے ہو بات کہ سبقت کی تمہارے اوپر اوسکو سات کسی نے

عالموں میں سے کیا تم آتے ہو مردوں کے پاس اور قطع کرتے ہو راہ عورتوں کا اور تم لاتے ہو اپنی مجلس میں بری کچھ بات کی

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝ پس نہ تھا اوسکی

قوم کا جواب مگر کہا اونکا کہ لا ہمارے لئے خدا کا عذاب اگر تو سچوں سے ہے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ۝

لوط نے دعا کی کہ اے میرے رب تو مدد کر میری مفسد قوم پر تو اللہ تعالی لوط کی دعا قبول کی کہ فرشتوں کو حکم اونکی قوم

کی ہلاکت کا ہوا کہ بشارت دیتے ہوئے ابراہیم کو اسحاق کی قوم لوط کو تباہ کرو تو فرشتوں نے کہا کہ ابراہیم سے سارے

گہرانی بیبی سارہ سے اسحق ہیں اور لے اسماعیل برکت یاد دیگی تو کیا اوسے راز پوشیدہ کریں وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا

إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُوا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظٰلِمِينَ ۝ اور

جب آئے ہمارے رسول ابراہیم کو اسحاق کی بشارت کے ساتھ کہا کہ تحقیق ہم ہلاک کرنیوالے ہیں اس قریہ والوں کو کہ اوسکے

اہل تہے قوم ظالم تو کہا کہ کریوالی اور ابراہیم دیکھ کر اگر یہاں مسلمان رہتا ہوگا تو کیسے برباد کروگے کہ لوط ایک نیک ہو گیا ہی

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ۚ كَانَتْ مِنَ

الْغٰبِرِينَ ۝ ابراہیم نے کہا تحقیق اوس میں لوط ہے جواب دیا کہ ہم دانا تر ہیں اوسکی جو اوس میں ہے البتہ نجات دیں اوسکو اور

اوسکی اہل کو مگر اوسکی عورت کو کہ وہ رہنیوالوں سے ہے وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ

ع ۳ ۸

ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ

اور جبکہ آئے ہمارے رسول بشکل امرد لوط کے پاس رنجیدہ کیا گیا اونکے سبب اور تنگ ہوا لوط اونکے ساتھ دل میں اور کہا نہ خوف کر اور نہ رنجیدہ ہو تحقیق ہم ملائک ہیں نجات دینے والے ہیں تجھکو اور تیری اہل کو مگر تیری عورت کو کہ وہ رہنے والوں سے ہے ۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم اتارنے والے ہیں اس قریہ پر عذاب آسمان سے بسبب اسکے کہ وہ فسق کرنیوالے ہیں وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور البتہ رکھا اس قریہ کو ظاہر نشانی اس قوم کے لئے جو سمجھیں کہ آخر پتھر جو گرائے گئے تھے وہ اوائل زمانہ اسلام تک موجود تھے دیکھو اس قصہ کو کہ لوط کی عورت تک عذاب خدا سے نہ بچ سکی پھر دوسرا کیسے بروز قیامت دوسرے کا بوجھ اوٹھا سکتا ہے نہ قوم سبقت لیگئی جو تھی قابل سننے چاہیے جیسے ابتدا ہی

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور مدین کی طرف بھیجا ہمنے اونکے بھائی شعیب کو پس شعیب نے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی اور امیدوار روز آخر کے رہو اور نہ پھرو زمین میں فساد ڈالتے ہوے کہ شرک کرو اور کم تولو فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ پس تکذیب کی قوم نے شعیب کی پس پکڑا اونکو سخت زلزلہ نے پس ہو گئے اپنے گھروں میں زانو پر پڑے ہوے تو قوم کی قوت نے اپنے ضعیفوں کے کچھ بوجھ نہ اوٹھایا بلکہ خود آپ تباہ ہوے اور سبقت نہ لیگئے

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۗ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے عاد کو و ثمود کو اور ظاہر ہو تمہارے لئے اونکے مساکن حجر وغیرہ سے اور زینت دی اونکے لئے شیطان نے اونکی اعمال کی اور روکا اونکو راہ درست توحید سے اور تھے عقلمند

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۗ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے قارون و فرعون و ہامان کو اور البتہ لایا موسیٰ دلائل و معجزات پس تکبر کیا انہوں نے زمین میں اور نہ تھے وہ سبقت کرنیوالے کہ ہمارے انبیا کو عاجز کریں

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

پس ہر ایک کو ہمنے پکڑا اوسکے گناہ کی عوض پر پس اوس پر تحقیق قوم لوط کی برسائے پتھر اور بعض کو مثل ثمود کی پکڑا اوسکو چیخ نے اور بعض ہوا کہ ہمنے خسف کیا مثل قارون کی زمین میں اور بعض کو مثل قوم نوح و فرعون کی ہمنے غرق کیا اور

نہ کبھی کی اللہ نے انکو ساتھ ہلاکت کی کہ حوالی تمہیں تک کی جانب ایمان لانیسے کہ تھی حقیقت ایمان کا امکان منتظر امکان عالم نہ تھا اہل کم

کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے پکڑے سوائے خدا کے معبود مکڑی کی جالی کی سی ہے جیسے تنا جالی کا اور تحقیق سست تر گھروں کا مکڑی کا گھر ہے کاش وہ جانتے ہیں چنانچہ شعبہ بیان بھی ہیں کاش وہ جانتے کہ کفار کے بت کچھ نفع رسانی نہیں جیسے جالا مکڑی گرمی سردی سے نہیں روک سکتا ویسے بت پرستی ہو کہ مکڑی کی طرح آپ ہی میں پھنسے ہوئے ہیں إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ تحقیق اللہ جانتا ہے اس شے کو جو وہ پکارتے ہیں کہ وہ معبود ہیں اور اللہ غالب حکمت والا ہے وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۝ اور یہ مثالیں ہم بیان کرتے ہیں آدمیوں کو اور نہ سمجھیں انکو مگر علماء اہل کتاب اور علم والے حسب حدیث وہ ہی ہیں جو سمجھکر عمل کرتے ہیں اللہ کی اطاعت اور اوسکے غضب سے بچیں جیسے اشخاص اہل کتاب جو صدیق مثل تھی تیدار ہی اور کفار کہ نے کہا کہ آیت عظیم آئی چاہئے جو ہماری کی بابت آئیوالی ہو تو ارشاد ہی کہ اہل علم کے نزدیک تو ابتداء خلق ہم حسب تورات اسلام کی نشانی ہے جیسے فرماتا ہے

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ پیدا کئے اللہ نے آسمان و زمین و منزل انکو ما بین حق مخلوق ہر کے ساتھ عرصہ چھ زمانہ میں پھر سبت کو مبارک کیا اور آدم کو بنایا اور بہاری کی سبت میں اشارہ کیا کہ ساتویں ہزار مجرد آدم میں حق مخلوق ہر کا ظہور ہوگا یعنی بصورت احمد علیہ الصلوۃ والسلام تحقیق اسمیں البتہ نشانی ہی مومنین علماء بنی اسرائیل کیلئے جو ہمیشہ سبت کی تعظیم بجا لاتے ہیں اور جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی سبتی ہیں ارشاد کیا

اُتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ پڑھ کتاب تورات سے وہ جو وحی کی گئی ہے تیری طرف کہ زمین و آسمان عرصہ چھ دن میں بنا کر ساتویں دن کو متبارک اس عرصہ کے ختم کیا اور اسکے شکریہ میں سات وقت کی نماز جبر فرض ہوتی ہی تو حکم کر لے پر پابند نماز کہ نماز باز رکھتی فحش بدی سے اور کیوں نہ ہو البتہ یاد داشت خدا بزرگ شی ہے بالخصوص وہ جو نماز میں وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ۝ اور اللہ جانتا ہے وہ جو تم اہل اسلام کرو کہ نیک جزا دی بالخصوص نماز پنجوقتہ کہ گر سات وقت کی ہم ہو تو اور بھی نیک جزا دی وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ۖ اور مجادلہ نکرو اے اہل ایمان اسمیں عرب علماء اہل کتاب بالخصوص اسی تن سے مگر اوسکی جو پسندیدہ ہو

مگر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا ان میں سے جو منکر ہیں یہود میں سے وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ
إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ اور کہو
ہم ایمان لائے اوسکے ساتھ جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور نازل کیا گیا تمہاری طرف اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے
اور ہم اوسکے فرمانبردار ہیں اور جیسے ہمنے نازل کی توریت ویسے نازل کی ہمنے تیری طرف کتاب قرآن فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ
الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۝ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ۝
اور جنکو دی ہے ہمنے کتاب توریت مثل ابن سلام کے ایمان لاتے ہیں قرآن پر اور ان اہل مکہ سے وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اس
کتاب پر اور نہ انکار کرتے ہماری آیات توریت و قرآن پر مگر کافر اہل کتاب مالک بن ضیف مثال وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ
مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ۝ اور تو پڑھتا تھا اس وحی سے پہلے کوئی کتاب
اور نہ لکھتا تھا تو اپنے اسکو ہاتھ سے اس وقت میں البتہ شک کرتے باطل کرنیوالے اور یقین کہ توریت پڑھکر یا لکھکر یہ آیات
بنالی ہیں کہ ساتویں ہزار میں اپنی منزل کو قرار دیا ہے بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ
وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ۝ بلکہ وہ آیات بینات ہیں ان لوگوں کے دلوں میں جو دیے گئے ہیں علم اور نہ انکار کرتے
ہماری ان آیات کا بالخصوص جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرتے ہیں مگر ظلم کرنیوالے مثل مالک بن ضیف کی اور کتاب
مذکور میں فتح اہل اسلام کی لکھی ہے تو کافروں کا مقرر ہوا جو ارشاد ہے وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ
اور کہا کافروں نے کیوں نہ نازل ہوئیں آیات ہلاکت موعود کتب سابقہ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فرما کہ جز این نیست آیات فتوحات موعودہ اللہ کے پاس ہیں اوسی وقت پر لانیوالا ہے اور جز این نیست کہ
میں ڈرانیوالا ظاہر ہوں کفار کو اونکی شکست موعود ہے اور فصل ۱۸ اسفر مثنی کتاب توریت میں نشان نبوت حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ لکھا ہے کہ خدا کا کلام پارہ پارہ ہزار ہفتم میں نازل ہوا أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ کیا نہ کفایت کرے اونکو نشانی کو کہ ہمنے
نازل کی تجھپر کتاب کہ پڑھی جاتی ہے اونپر تحقیق اسمیں البتہ رحمت و یاد داشت ہے اس قوم کے لئے جو ایمان لاتے ہیں جیسے
فصل ۱۸ سفر مثنی وہ خروج میں ہے قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
فرما کافی ہے اللہ میرے و تمہارے درمیان میں گواہ جو جانتا ہے اوسکو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے کہ قتل کی گواہی دیگی

ع

گواہی ہے کہ وہی حساب سے وہی ساتوان ہزار میں ہو آدم سے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور وہ جو ایمان لاے باطل کے ساتھ اور کفر کرے اللہ کے ساتھ وہ زیانکار ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

يَشْعُرُوْنَ ۝ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جلدی کرین تجھسے دنیا کو عذاب کی

جو آیت دوسری نبوت کی ہو کہ جو نازل وہ تباہ ہو دگر نہو میعاد مقرر فصل ۱۲ یتنیا بعد ایک سال ہجرت کے تو البتہ اونکو

عذاب آتا اور البتہ آوے اوپر ناگہان فتح مکہ اور وہ خبردار نہون اور جلدی کرین تجھسے عذاب کی اور اُس سے کیا فائدہ

کہ جہنم البتہ گھیر نیوالا ہی کافرون کو اوس روز کہ ڈہانپی اونکو عذاب اونکا وپر اور اونکے پاؤن کے نیچے سے اور ہم فرماوین

چکھو وہ جو کرتے تہے کہ صورت کفر وہ آتش دوزخ کی صورت پکڑی اسوقت کافر اہل اسلام کی سخت در پے ہوے تو ارشاد ہے

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ اے میرے وہ بندے جو ایمان لاے ہو

میری زمین وسعت والی ہے ہجرت کرو پس خاص مجھکو ہی عبادت کرو نہ عاص بن ہشام مخزومی غلام کی طرح سے پہرو

اور یاسر و سمیہ کے قتل سے نہ خوف کرو کیونکہ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ہر نفس

چکھنے والا ہے موت کا ذائقہ پہر ہماری طرف تم رجوع کرو کہ وہان پر عیش کرو جیسے ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ لَـنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ

وہ جو ایمان لاے اور کام کئے نیک البتہ بعد وفات کے اونکو جگہ دینگے ہم جنت سے جہروکے جسکے نیچے جاری ہون نہرین

ہمیشہ رہنے والی اوس میں اچہا اجر ہے عاملون کا مقام جنت الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ بالخصوص

اُن مثل یاسر و سمیہ کی جو صبر کرین اور اپنے رب پر بہروسہ کرین وگر مثل عاص کو ہجرت کرنمین خیال عدم توشہ و راحلہ کا

ارشاد ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ڰ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ڮ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اور بہت کچھ زمین پر چلنے والے نہ جمع کرین اپنا رزق اللہ ہی اونکو رزق دیگا اور تمکو اور وہی سننے والا جاننے والا ہے وَلَىِٕنْ

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

وگر تو اونسے دریافت کرے کسنے پیدا کئے آسمان و زمین اور کسنے مسخر کئے آفتاب و ماہتاب البتہ جبکہ اہل اسلام سے

کہیں اللہ نے پس کہاں بہکتے ہو کہ کفار رونکے ساتھ ہوتے اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اللہ فراخ کرتا ہے روزی جسکو چاہے اپنے بندوں سے اور تنگ کرتا جسکو چاہے
واللہ ہر شی کے ساتھ دانا ہے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ
مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور اگر تو اونسے دریافت کرے
کسنے نازل کیا پانی آسمان سے پس زندہ کیا اوسکے ساتھ زمین کو بعد اوسکی خشکی کو تو مثل عاص کہیں اللہ نے تو کہہ
ہر ایک حمد ہے اللہ کو لیکن کہ تمنے اوسکا اقرار کیا اہل اسلام کی صحبت سے بلکہ اکثر آدمی اہل مکہ نہیں سمجھتے دین کی نسبت
انواے کرین وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہیں ہے حیات دنیا مگر لہو ولعب جسکی خاطر ایمان سے مثل عاص پھرے اور تحقیق دار آخرت
البتہ وہ پائدار ہے کاش کفار جانتے اور عمرو بن عاص کو مہاجرین کو لیکر دیکھو حبشہ بھیجے فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ
وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ پس جب سوار ہوں مثل عمرو بن عاص کی کشتی میں پکارتے ہیں وہ اللہ کو خالص
کرنیوالے اوسکے لئے دین کو پس جب اللہ نے اونکو نجات دی بر کی طرف ناگہاں وہ شرک کرنے لگے تاکہ کفر کرین
اوسکے ساتھ جو ہمنے اونکو دیا اور چاہیے کہ تمتع پکڑین پس جلد جانینگے اور نوفل کا جو قول تہا کہ ہم درصورت اسلام
اوچکے جاوینگے جواب ارشاد ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ
اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ۝ کیا اور وہ نہیں دیکہتے کہ ہمنے کیا ہے حرم کو امن اور اس وقت
یہ عقیدہ کفار کو راسخ تہا اور اچکے جاوین آدمی اوسکے گرد سے کیا باطل کے ساتھ وہ ایمان لاوین و اوس رب
پرستی کرین اور نعمت خدا کے ساتھ حرم مین کفر کرین جہاں امن ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ اور کون ظالم تر ہے
اوس شخص سے جو افترا کرے خدا پر دروغ کو کہ بعض حلال کو حرام اور بعض حرام کو حلال کرے یا تکذیب کرے حق کی ساتھ
جبکہ آیا اوسکے پاس کیا نہیں ہے جہنم مین جگہ کافرونکی وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جن لوگوں نے جہاد کیا ہم مین البتہ بتلاوینگے ہم اونکو راہ اپنی خلاص کی بات

اور تحقیق اللہ البتہ نیکو کارون کے ساتھ ہے۔

سورۂ روم مکیہ ہے ساٹھ آیت وچار رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت مین عذاب کی خواستگاری کا بیان تہا جو کافر کرتے اور وعدہ اوسکا کیا گیا تہا وہ اس سورت مین عدد الٓمّٓ سے آٹھ سال فرمائی گئی جو جمل صغیر سے آٹھ ہوتے ہین جو بعضم سنین سے ظاہر کئے گئے ہین جیسے آیندہ ظاہر ہونگی اور پہلے خسرو پرویز کی فتح ہرقل نصارٰی پر ہوئی تہی جو شاخ یا زعم یہ روم کا تہا اور مصر و ایشیا ئے صغیر پر خسرو غالب آیا تہا اور قسطنطنیہ کو محاصرہ کر لیا تہا اور چونکہ بر و بحر دونون پر فساد ہو رہا تہا اور خسرو دشمنی تہا تو اہل مکہ خوش ہوئے کہ نصارٰی خدائے واحد کے قائل ہین اگرچہ اسمین معتقد تثلیث وغیرہ کے ہون اور بعض مسیح و مریم کو پوجتے اور اہل اسلام توحید خدا کے معتقد ہین تو اہل مکہ نے کہا کہ جب نصارٰی مغلوب ہوئے تو اہل اسلام کب غالب ہونگے مورخ گبنس رومن اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ ایسے نازک وقت مین ہرقل سست مزاج کی فتح ہرگز براہ عقل گمان نکیا جاتا تہا پیغمبر اہل اسلام نے ایسے وقت مین اوسکی فتح کی پیشینگوئی کی اور سراسر مطابق آئی اور نقیبر کہتا ہے کہ ہرقل کو فتحیاب ہونا لابد حسب فصل ۲ و ۷ و ۸ دانیال کے خسرو پر تہا کیونکہ اوسکی بربادی خسرو سے نہین لکہی تہی بلکہ دولت آسمانی اسلامی سے لکہی ہوئی ہے کہ الغرض چونکہ بضع تین و نو کے درمیان ہوتا ہے بعد نزول اس سورت کے صدیق اکبر نے ابی بن خلف سے چند اونٹون پر شرط کی کہ پانچ سال کے بعد ہرقل کی فتح ہوگی اور اس وقت ایسی شرط منع نہتی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آکر خبر کی ارشاد ہوا کہ شرط مین زیادہ کر اور میعاد مین بڑہا کہ بالآخر دس اونٹون پر آٹھ سال کے بعد شرط ہوئی کہ الف کا ایک و لام کے تین میم کے چالیس جمل صغیر ہوتے ہین اور بضع تین و نو کے اندر ہوتا ہے کہ مراد یہان پر آٹھ عدد الٓمّٓ سے ہین اور اس شرط پر ایک دوسرے سے ضمانت لیگئی اور اس پر تعین جیسے غلبہ ہرقل کا بعد آٹھ سال کے لکھا ہے ویسے خدا کی فتح بدر کا ہے اسی سال مین مذکور ہے تو فتح بدر کے ہنگام مین ابی بن خلف تو مارا گیا تہا اور ہرقل کی فتح کی خبر لگی تو صدیق رضی اللہ عنہ نے ابی کے ضامنون سے دس اونٹ لیکر اور

خیرات کر دیئے درصورت غلبت مجہول وسیغلبون معروف کی قراءت پر ہے تو بعد بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کے الٓمّٓ کی آٹھ سال سے براعت کر کے ارشاد ہے غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۝ مغلوب ہوئی روم قریب کی زمین میں اور وہ بعد اپنی مغلوبی ہونیکے
جلد غالب ہوں چند برسوں میں یعنی آٹھ سال عدد الٓمٓ جمل صغیر میں اور دوسری قرائت میں غُلِبَت بصیغہ
معروف و سَيُغْلَبُوْنَ مجہول آیا ہے اور چونکہ قرائت ثانیہ ہے تو عدد جمل صغیر کے آٹھ دو ہی سولہ میں کہ روم غالب ہوئے
قریب کی زمین میں اور وہ بعد غالب ہونے اپنے کے عمر فاروق سے مغلوب کیے جاوینگے چند سالوں میں کہ دلکی نظر
قرائت ثانیہ کے آٹھ کی مراد ہیں اور الٓمٓ میں اور بھی بیان اشارات ہیں جیسے مقطعات کی بحث میں شیخ ابو الحکم
برجان سے فتوحات مکیہ میں منقول ہے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ ط کیونکہ خدا کیلیے ہے حکم پہلی فتح سے
کہ کتاب دانیال کی فصول مذکورہ میں اہل اسلام خدا کی بادشاہت والوں کی فتح ہرقل سلطنت پر لکھی ہے اور بعد فتح مذکور
کہ اسلام کی فتح ہرقل پر ہو فرماتا ہے وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ط يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ
اور غلبہ ہرقل کے روز خوش ہوں مومنین اللہ کی فتح بدر کے ساتھ فتح دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہ غالب رحم والا ہے کہ قدرت کے
باوجود رحم بھی مطلوب ہے ورنہ فتح کب کی آجاتی وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ خدا کا وعدہ کیا ہے نہ خلاف کرے اللہ اپنے وعدہ کو ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جانتے ہیں اکثر آدمی حیات دنیا کو اور وہ انجام کار سے
غافل ہی ہیں کہ انکو فتح ہرقل خسرو پر و فتح اسلام کا ہرگز گمان نہ تھا اور وہ وقوع میں آیا نصاریٰ و بعض تاریخ
مثل گبن رومن کو اسکی تصدیق ہے اور ہرقل کی فتحیابی کی صورت یہ ہوئی کہ ہنگام فتح شہر براز سپہ سالار خسرو نے
ہرقل پر شہر براز کے بھائی فرخان نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خسرو کے تخت پر بیٹھا ہوں اور یہ خبر خسرو کو
لگی تو خسرو نے شہر براز کو لکھا کہ فرخان کا سر تراش کر ہمارے پاس بھیجدے اور اوسکی جگہ تو ہو اور فرخان کو خبر لگی تو فرخان نے
صلاح کے بہانہ سے شہر براز کو بلایا تو انہوں نے صلاح کی کہ روم سے ملنا چاہیئے تو قاصد روم کو بھیجا کہ بجائیں آدمیوں کے
ہماری تمہاری ملاقات ہو پھر ہرقل نے بھی مقدمہ میں پچاس آدمی رکھے اور ایک قبہ دیبا میں ملاقات کی اور شہر براز
و فرخان نے کہا کہ یہ فتح ہماری ساتھ ہونے سے ہوئی ہے پر خسرو ہمارے خون کا طالب ہے اس وجہ سے ہم تجھسے ملتے ہیں کہ خسرو
کی شکست کرائیں تو ترجمان کو قتل کر ڈالا اور ہرقل کی فتح کرا دی اور فتوحات اسلامیہ کی سند فرماتا ہے اَوَلَمْ
يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۤئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ٥ کہا او اہل مکہ فکر کریں اپنی حالوں میں کہ پیدا کیا
اللہ نے آسمانوں اور زمین وا ونکے بیچ میں کو مگر حق مخلوق بروح اعظم کے ساتھ اور میعاد مقرر کے ساتھ جسمیں اشارہ ساتویں
ہزار برس کو آدم سے روح الحق کا رد اہل مکہ کے بعضوں نے ہوا لاہی اور تحقیق اکثر آدمی اہل مکہ کے بالخصوص بڑے رسا کی
لقا کے ساتھ بصورت بی اکرم اللہ کفر کرنیوالی ہیں اور اکثر سرداران مکہ کی حزب اللہ اہل اسلام سے تباہی لکھی ہوئی کہ
جسپر سنہ کہ تشنہ اسامی لاتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلال تھے اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَا
اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۤءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ٥ کیا اور وہ سیر نہ کریں زمین میں تو دیکھیں کیسے ہوا اُن لوگوں کا انجام جو انکے پہلے سخت تھے اوسی قوت میں
اور انہوں نے جوتا تھا زمین کو اور اسکو آباد کیا اکثر اوسکا جو اہل مکہ نے آباد کیا اور لائے انکے پاس انکے رسول
دلائل اور وہ برباد ہوئے اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے انکے ساتھ تعلیم و تلقین حق لیکن انکی جانیں کی کرنیوالی تھیں
کہ ظلم و تلبیس حق کو ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۤءُوا السُّوْۤاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا
يَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ پھر ہوا انجام انکا جنہوں نے بدی کی کہ تکذیب کی آیات خدا کی اور انکے ساتھ ٹھٹھا کرنے لگے کہ کیسے
قیامت آنیوالی ہے جبکہ ہوگئی ہم بوسیدہ خاک تو کیسے زندہ ہوکر جسم میں جاویں گے تو اول تو قیامت کا ہی انکار کیا پھر کہا
اگر قیامت ہوگی تو ہمارے معبود شفاعت کریں گے تو اونکے رد کو دفع فرماتا ہے اور انکے معبودونکی نفی کرتا ہے تو ارشاد ہے
اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۤئِهِمْ شُفَعٰۤؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَاۤئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ٥ اللہ پیدا کرتا ہے خلق کو پھر اوسکو دوبارہ
زندہ کریگا پھر اوسکی طرف حساب کو تم رجوع ہوگے اور جسدن کہ قائم ہو قیامت نا امید ہونگے مجرم فلاح سے
اور نہوں اونکے شریکوں سے شفیع اور ہوں اپنے شریکوں کے ساتھ منکر اور بعض جہلا منکرین قیامت کا استہزا
مقولہ ہوتا ہے کہ ہم تمہارا دامن پکڑ لیں گے تو ارشاد ہے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ٥
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِىْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ٥ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۤئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۤئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ٥ اور جسدن قائم ہوگی قیامت اسدن

ع

کہ وہ لوگ اہل اسلام سے متفرق ہون گے لیکن وہ جو ایمان لائے اور کام کئے انہون نے نیک پس باغ مین نعمت
پانیوالے خوش ہونگے اور لیکن جنہون نے کفر کیا اور تکذیب کی ہماری آیات اور آخرت کی لقا کی تو وہ عذاب مین حاضر ہونگے
اور جبکہ خدا تعالی کی طرف رجوع ہونا ہے تو اپنی حیات مستعار مین بھی اہل اسلام کو اوسکی طرف رجوع کرنا رہے اور
عمدہ نیک کامون مین سے بعد ایمان کے رجوع کے لئے نماز ہے تو ارشاد ہے فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ
تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ پس تسبیح کر یعنی نماز
پڑھو اللہ کی جبکہ تم شام کرو یعنی مغرب کی اور وقتیکہ صبح کرو یعنی نماز فجر کی اور اوسی کے لئے حمد ہے آسمانون
و زمین مین تو آسمانی بادشاہت والون کو زمین مین لازم ہے وہ نماز کہ اوس وقت کوئی نہین پڑھتا یعنی عشا کی
اور پچھلے پہر عصر کی نماز اور جبکہ تم ظہر کرو ان آیات مین پانچ وقت کی نماز کا وقت اس طریق سے آیا ہے نافع نے
ابن عباس سے کہا کہ قرآن سے پانچوقت کی نماز پاتی ہو کہا ہان اور یہ دو آیات پڑھین اور فرمایا کہ جمع کیا ان دو
آیات نے پانچ وقت کی نماز کو لیکن وہ جو حین تمسون سے مغرب و عشا مراد لین تو چار ہی وقت ظاہر ہوتے ہین اور
آیت کا ٹکڑا وله الحمد فی السموات والارض ایک جملہ معترضہ میں واقع ہوا ہے اور چونکہ کفار قیامت کا انکار کرتے ہین
تو قیامت کے ثبوت پر تمثیلات فرماتا ہے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۝ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اللہ نکالی سبزی زندہ کو مردہ دانہ سے اور نکالی دانہ مردہ کو زندہ سبز گھاس سے
اور زندہ کرے زمین کو اوسکی موت کے بعد اور ایسے ہی نکالے تمکو زندہ کرکے بروز قیامت پس قیامت کے لانے مین کیا بعید ہے
پھر انکو اشتباہ کے رفع کرنے کے لئے ارشاد ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ
اور نشانات قدرت سے وجود قیامت پر یہ ہے کہ تمکو پیدا کیا خاک سے کہ تمہارے دادا کو بنایا اور تمہاری ذات کو آدم
کی پشت مین رکھا پس ناگہان تم منتشر ہو زمین پر بشر پھیلے تو غور کا مقام ہے کہ کہان خاک اور کہان صورت انسانی پھر ارشاد
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور اسکی نشانات سے ہے رفع بعد قیامت پر کہ پیدا کین تمہارے لئے تمہاری
جانون سے ازواج تاکہ سکونت کرو اونکی طرف اور کی تمہارے درمیان مین مودت و رحمت تحقیق اسمین البتہ نشانیان ہین
اس قوم کے لئے کہ فکر کرین کہ آدم کے پہلو سے حوا کو نکالا کجا پہلو کجا حوا اگر قدرت کاملہ خدا سے کوئی رابطہ ہے کہ طاقت بشری

ع

اوسکے ادراک سے ساتھ ہی پھر اوس کی ساتھ سکونت اور مودت و رحمت پیدا کرتا یہ سب قدرت کاملہ کے
سبب سے ہی جسکے ادراک سے بشر عاجز ہی ویسی ہی اوسکی قدرت کاملہ سے وجود قیامت ہی بالخصوص جسکے
اسکے آثار موجودہ ظاہر ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ اور اسکی آیات سے ہی قیامت کی دلیل آسمانوں و زمین کی پیدایش
اور اونکے مابین کی اشیا کا وجود آدم و نوح و رسالت ہود و عیسیٰ اور بہنگام عیسیٰ میں تمہاری السنۃ و رنگوں کا اختلاف
تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں عالموں کیلئے کہ اس حدت کے اوپر سب کچھ طاقت ممکنات رہی ہو وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ
اور اوسکی آیات سے ہی تمہاری نیند رات کی اکثر اور دن میں کمتر کہ وہ مثل موت ہی اور اوسکے بعد جاگ کر جو تلاش
کرنا تمہارا اوسکے فضل سے کہ جگنا مثل زندہ ہونیکی ہی تحقیق اسمیں البتہ آیات ہیں اوس قوم کے لئے جو سمع قبول سے سنیں
عالمگیر یہ آیت گرمی کے زمانہ میں اتری ہی کہ اس موسم میں عرب والے قیلولہ کرتے ہیں اور جو اس نکتہ کو نہیں سمجھے وہ ترجمہ
درست کرتے ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور اوسکی نشانیوں سے ہی کہ دکھلاتا تمکو
برق براہ خوف اونکی وغیرہ سے و براہ امید باران سے کہ زمین سے اخراج حال بالا ایسے کہ صورت برق پیدا کری اور آثار
آن اخروں سے بلند ایسا کر سیری سے پانی اور مردہ کر دی اوسکی ساتھ زمین کو اوسکی موت کی بعد تحقیق اسمیں نشانی ہی اوس
قوم کے لئے جو تعقل کریں کہ ایسے قادر پر قیامت کا لانا بعید نہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ
بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ اور اسکی آیات سے ہی قیام آسمانات
و زمین ہی اوسکے امر کے ساتھ کہ ایک سر و لست مناسب کی باہر یک قائم ہوئی ہے جسکے بعد از موت کی تمکو روز قیامت
ایک ہی بار زمین سے بلاوے گا اسی تم نکلو گے وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور واسطے اوسکی
جو آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہی عاجزی کرنیوالی ہے اوسکے حکم ارادی کے لئے وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ اور وہ رب عیسیٰ والا وہ ہی جو پیدا کری خلق کو پھر اعادہ کرے اوسکو اور وہ تمہاری
نظروں میں بعد ان تشکلات کے آسان تر ہی عود دیا ہر دو لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اوسکے لئے بلند تر مثل ہے آسمانون و زمین مین اور وہی غالب باحکمت ہے اوسنے کو اپنی جانون مین غور کرو جیسا کچھ

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنفُسِكُمْ ۖ هَل لَّكُم مِّن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ

فَأَنتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنفُسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور بیان

کری تمہارے لئے یعنی تمہاری فہم کے لئے تمہاری جانون سے مثل آیا ہی تمہارے غلامون مین سے تمہارا شریک اوس مین جو ہمنے

تمکو نصیب کیا ہے مال مین اسباب مین عورت مین آیا تم اوس مین اونکے ساتھ برابر ہو کہ تم خوف کرو اونسے مثل خوف کرنے تمہارے

اپنی جانون سے ایسی تفصیل کرتے اللہ آیات اوس قوم کے لئے کہ سمجھین پس کیسے اوس ہستی محیط کل کے اسکا بندہ ساجھا شریک

ہو سکے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن

نَّاصِرِينَ ۝ کافر اس مثل کو نہ سمجھین بلکہ پیروی کرین وہ جنہون نے ظلم شرک کیا ہے اپنی خواہشون کی بغیر علم پس کون

ہدایت کرے جسکو گمراہ کرے اللہ اسکی اسکان کے ساتھ اور نہین ہین اونکے لئے اونکے معبود نصرت دینے والے اور جسکو موت تک نصیب

کوئی تصرف ہو نہ پھیر کو تو ارشاد ہے فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ

لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ

پس قائم رکھ اپنا رخ کو دین کے لئے خالص کرنیوالا لازم پکڑو رجوع کرنیوالے اوسکی طرف اس فطرت خدا کو جسپر آدمیونکو

پیدا کیا نہین ہے تبدیل پیدائش خدا کی لئے یہہ دین پایدار ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے چاہئے کہ ہر چند حسب تعبیر آیۃ

واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم حسب حدیث مروی عمرو بن عاص کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ہاتھون مین دو کتابین بطور تشبیہ تہین جنمین مومنین و کافرین کے نام لکہے ہوئے تھے جیسا کہ ہو گئے گئین دلالت کرتی ہین تو

قبل از وجود آدم اور ہنگام اخراج ذریت پشت آدم سے مومن کو مومن ہونا و کافر کو کافر ہونا ہی تہا پر عنایت

حق نے اُن سب پر نور ایمان چمکا کر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہلایا) اور الست بربکم کے جواب مین سب نے

بلی کہا مومنین نے بطیب خاطر اور کافرین نے باکراہ پس اسی فطرت پر حق تعالی نے ہنگام پیدائش پیدا کیا تو ما من

مولود الا ویولد علی الفطرۃ الاسلام کی روایت اس مقام سے ارشاد ہے تو جو پیدا ہوتا ہے وہ اسلام کی فطرت پر

پیدا ہوتا ہے اور وہ وجود مطلق کو ہی اپنا رب جانتا ہے کہ اس جگہ سے ہر ایک شی جو بچہ کے منہ مین دیکہاو کراوسمین شان

ربوبیت کا خیال کر کے چوستا ہے پس اگر اوسی فطرت کی حالت پر جو لڑکا یا لڑکی مر جاوے وہ فطرت اسلام پر ہوگا

اور جسپر ماں باپ یہود کی تعلیم کا اثر ہو جاوے تو کفار کی تعلیم کا اثر ہو جاوے تو کفار کی تعلیم سے وہ مطبوع کفر پر ہو جاتا ہے
جیسے مقتول خضر کو ماں باپ اسکے مومن تھے علی ہذا دوسرے اطفال کا حال ہے جنکے ماں باپ یہودی نے یہودیت
کی تعلیم کی ہو یا نصرانی نے نصرانیت کی یا مجوسی نے مجوسیت کی تو چونکہ ہر شخص اٹھیگا اوس حالت پر جسپر مرا ہے
تو اسوقت قیامت میں ایک نبی مبعوث ہوگا مجانین و معتوہ اور ایسے اطفال کیلئے جو مذکور ہوے اور وہ فرمایگا
کہ دوزخ میں جاؤ پس اگر وہ اسکے فرمان سے دوزخ میں چلے جاوینگے انکے لیے وہ نار نور ہو جاویگی جیسے دنیا میں ابراہیم کو
مان کر سخت احکام میں مبتلا ہو کر وہ آخرت میں اہل جنت سے ہونگے ورنہ وہ آگ میں ڈالے جاوینگے پس اس مقام سے احادیث
کی وہ نزاع جاتی رہی جو بعض میں بعض اطفال کو پاک فرمایا ہے اور بعض کو دوزخی اور مطلب آیت کا دریافت ہوا
کہ لازم پکڑو فطرت اسلامی کو جسپر آدمیوں کو اللہ نے اپنے کرم سے پیدا کیا کہ خدا کی پیدائش کو تبدیل مطابق فطرت کی
نہیں کہ جو نور ایمان کا تھا اسی پر پیدا ہوتے ہیں پس اسکی طرف رجوع کرنی چاہیے یہ مطابق روایت حدیث علی فطرۃ الاسلام
ہے اور در صورت روایت علی الفطرۃ کے مطلب فطرت اسلام آیت کی مطابق ہے وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُوْنَ اور تقوی کرو اوس سے اور برپا رکھو نماز اور نہو ان مشرکوں سے جنہوں نے تفرقہ کی اپنے دین کی اور
ہوگئے گروہ گروہ ہر ایک گروہ اوسکے ساتھ جو انکے پاس ہے خوش ہیں جیسے بنی اسرائیل کا حال فصل ۱۲ اسلاطین
اول میں ہے کہ یار بعام کے ساتھ ہو کر خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کرنے لگے جیسے سونے کی بچھڑے کی تصویر بنا کر بیت اللہ یبقو بیہم
رکھی گئی جو دونوں سے بچھڑے کی اور دوسرے کی دان کی مملکت میں بلندی پر رکھی گئی تھی مقرر کی اور یہود دین کے بیدین
ہو کر خراب ہوئے یہ تھے ہر آن کا فرون عاص بن ہشام مثال کیلئے جو دین سے پھر کر کافروں کا ساتھ دینے لگے
شیخ محمد ابن اسلم طوسی نے مرفوعا روایت کی کہ جو روایت مجھسے پہنچے اسکو قرآن پر عرض کرو اگر موافق ہو اوسکو قبول
کرو تو شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ حدیث من ترك الصلوة متعمدا فقد کفر کو تیس سال تک قرآن سے مطابق
کرتا جاتا بالآخر آیت واقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین مجکو ملی یعنی جو ترک کرے ایک وقت کی نماز
مشرکوں کے ساتھ ملنے کے لئے وہ کافر ہو گیا جیسے مرتد عاص بن ہشام کا حال فرماتا ہے وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ
ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

يُشْرِكُوْنَ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب مس کرے آدمی کو فریق ایسا
وہ شکل خاص کی اپنے رب کو خلوص کرنیوالی اوسکی طرف پھر جب چکھائی اللہ نے اپنی طرف سے رحمت ناگہان ایک فریق
اونمین سے اپنے رب کے پاس شرک کرین تاکہ آخرکار کفر کرین اسکے ساتھ جو ہمنے اونکو دیا پس برخورداری پاوین پس جلد
جانین چنانچہ عاص مذکور ابولہب کا اجیر ہوکر بدر مین کفار کی ہمراہ آیا اور تباہ ہوا اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا
فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا اتاری ہمنے اونپر برہان تو بیان کرین اوسکے ساتھ جو شرک کرتے تھے
پہلے تو اسکے بعد مرتد ہوکر شرک کرنے لگین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اور جب چکھاوین آدمی مذکور مثال کو رحمت خوش ہون اسکے
ساتھ وگر پہونچے اونکو بدی ونقصان اوسکے سبب جو مقدم کیا اسکے ہاتھوں نے ناگہان ناامید ہون اَوَلَمْ يَرَوْا
اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا اونہو
نے دیکھین کہ اللہ ہی فراخ کرے رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے جسکو چاہے تحقیق اس فراخی وتنگی رزق مین البتہ آیت
قدرت حق ہے اوس قوم کے لئے جو ایمان لاوین کہ انسان ضعیف البنیان کو یہ طاقت نہین کہ اپنی نفع وضرر پر مختار ہو
ورنہ کل ہوکہ ہر ایک اپنا بہلا چاہتا ہے اور بہلا ہر ایک کا نہین ہوتا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونون جہان کا مالک
اللہ پاک ہی مختار ہے اور جبکہ بسط رزق واندازہ تنگی خدا کے اختیار مین ہے پس تجکو ای مخاطب جب اللہ تعالی دیوے
تو ارشاد ہے فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ تو دے صاحب قرابت کو اوسکا حق اور مسکین مسافر کو یہ بہتر ہے اون
لوگون کو جو ارادہ کرین اللہ کی ذات کا اور وہی فلاح پاتے ہین کیونکہ ہر مقام پر حسب آیت اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وجہ اللہ کی وجہ حق ہے تو جب کسی کو تو دے تو اوسمین وجہ حق یقین کرکے دے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟
فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ اور وہ ربا جو تم دو تاکہ وہ بڑہاوین آدمیونکے مالون کو پس نہین بڑہے
اللہ کے نزدیک یہ حال عاص بن ہشام کا دریافت ہوتا ہے کہ سودی روپیہ لیکر دوسرون سے سوداگری کرتا وَمَآ اٰتَيْتُمْ
مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اور وہ زکوۃ جو تم دو یعنی صدقہ
قرابت وغیرہ کو تو آیت مذکور کی مطابق ارادہ کرو ذات خدا کا کہ ہر جگہ حسب آیت اینما تولوا فثم وجہ اللہ

ذات خدا ہی پس وہ لوگ فلاح یاب ہین اور مرتدون کو پھر تعلیم ہی اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۠ اللہ وہ ہی جسنے تمکو پیدا کیا پھر تمکو رزق دیا پھر تمکو مار یگا پھر تمکو جلاوی گا کیا ہی تمہاری شریکون مین سے وہ جو ایسا کچھہ کری پاک ہی اللہ و بزرگ ہو اُس سی کہ وہ شرک کرین اور احیاء بعد الموت سی مرتد کو تعلیم بنظر قرب تعلیم پائی کے ہی کہ ہنوز شرک اُسکو ایسا راسخ نہوا ہو کہ قیامت کا انکار کری اور اگر انکار کری تو اُسکی واسطے اُسکی تمثیل بیان فرمادیگا اور جبکہ تنگی اہل اسلام پر اس درجہ کی ہوئی کہ مثل عاص بن ہشام اسلام سی پہر گئی تو مناسب ہوا کہ فتوحات اسلامیہ سی بالخصوص زمانہ فاروق رضی سی مطلع کری تو اصل قصہ سورت کی طرف توجہ فرماتا ہی جو خسروی برو بحر مین فساد برپا ہوتا آخر کہ کیا ہو تا ہی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ظاہر ہوا فساد بر و بحر مین بسبب اُسکی جو حاصل کیا رومیہ کی آدمیون نی یہود کو تکلیف دینے سے اور تثلیث کی قول سی تاکہ چکہادین اونکو بعض اُسکا جو کرتے امید کہ رجوع کرین پر اگر وہ رجوع نکرین گے تو حسب فراست دوم غلبت کی مغلوب کئی جادینگے عمر فاروق رضی سے تو پورا عذاب چکہین گے دگر اس مقدار پر تمکو شک ہو تو ارشاد ہی قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ فرما سیر کرو زمین مین مری ہو ونکی تو دیکھو کیسے ہو انجام اُنکا جو پہلی رومیہ سی تہی کہ تہی اکثر اُنکی مشرک فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ پس برپا رکہہ اپنی منہ کو دین پائدار کے لئی پہلے آنی کہ اُس روز فاروق کہ اُسکی لئے روک نہین ہی اللہ سی اُس دن وہ متفرق ہون ممالک مقدس سی مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ جو کفر کری پس اُسکی کفر کا وبال اُسپر ہی اور جو کری نیک کام کہ اصل اُسکی ایمان ہی پس اپنی نفسونکی فائدہ کی لئی تمہید کرین لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تاکہ جزا دی اللہ اُن لوگون کو جو ایمان لائی اور کام کئی نیک اپنی فضل سی کہ وہ دوست نرکہی کافرون کو بالخصوص رومیہ کو پر ایسی وقت مین اہل اسلام کی فتح کا گمان ہی کوئی نکر سکتا تہا تو ارشاد ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدا تعالی کی نشانی سی فتح اہل اسلام پر تمثیل فرماتا ہی کہ پہلے بہیجے اللہ رانج کو

بشارت دہندہ مینہ کی بابت اور چاہئے کہ اس بشارت کے بعد جو کہ دی تمکو اپنی رحمت یعنی مینہ دو تو نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے فتوحات مذکورہ کی بشارت کو ریاح مبشرات کی طرح پر سمجھو) اور ریاح مبشرات سے چاہئے کہ جاری ہوں
جہاز اللہ کے امر کے ساتھ اور چاہئے کہ خواہش کرو اسکی فضل سے بذریعہ جہاز اور امید کہ تم اس بشارت کا شکر
بجا لاؤ اور روم کی تباہی ممالک مقدس سے آن لگی ہے اوسپر سند فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا
اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور البتہ ہمنے بھیجا تجھسے پہلے رسولوں کو انکی قوم کی طرف پس لائے انبیا انکو دلائل تو انکی قوم نے جبکہ انکا انکار کیا تو
ہمنے عوض لیا ان لوگوں سے جنہوں نے جرم کیا اور ہے حق ہمارے اوپر مومنین کی مدد معنی زیر کہ یہاں پر چند امور کی
تنبیہ مطلوب ہے ایک فتح اسلام کی دوسری ہرقل کی فتح کی خسرو پر اور اہل اسلام سے اسکی شکست کی اور قیامت کی
پس ہر ایک پر مثل فرماتا ہے جس سے استبعاد دور ہو پس پہلے امر کی نسبت فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝ اللہ وہ ہے جو بھیجے ریاح تو برانگیختہ کریں وہ بادل کو پس پھیلا دے اسکو آسمان میں
جیسے چاہے اور کرے اوسکو تہ بتہ پس تو دیکھے پانی کو کہ نکلے اسکے اندر سے پس جب پہونچا دے اوسکو جسکو چاہے اپنے بندوں سے
ناگہاں وہ بشارت پانیوالے ہوں اگرچہ پہلے مینہ کے نازل کیا جاوے انپر البتہ ناامید تھے اور بابت قیامت کی فرماتا ہے
فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ پس دیکھ اللہ کی رحمت کے آثار کی طرف کیسے زندہ کرے زمین کو اسکی موت کے بعد
بتحقیق وہی البتہ زندہ کرنیوالا ہے موتی کا اور اللہ ہر شی پر قدرت والا ہے پس اگر عاص بن ہشام مرتد کو احیا ہوتے
تماشہ ہو تو اس تمثیل سے رفع کرے پیر اسکا شک دور ہوگا وَلَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ
بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ۝ اور اگر ہم بھیجیں ریح سخت پس وہ دیکھیں اسکو زرد کرنیوالی کافروں کی منہوں کو بیرو زبر اسپر
ایمان نہ لاویں اسکے بعد کفر کرتے رہیں دماری جاویں فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا
وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ ایسے نابکاروں کی حالت جبکہ ایسی ہے تو تو نہ سنا دے موتی ولی کو اور نہ سنا دے بہرے کو آواز جبکہ پھیریں

ع ۵ س۱

بینٹ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝
اور تو نہ راہ بتلا دے اندہے دلی کو اور تقدیری کو اونکی گمراہی سے تو نہ سنا دے مگر اُسکو جو ایمان لاوے ہماری آیات کے
ساتہہ پس وہ گردن جہکانیوالے ہون اُسکے سننے کے لئے اور تیسرے امر کی مثل فرماتا ہے جو اس ضعف حالی ہرقل مین اور
فتح خسرو مین ہرقل کی فتح اور پہر ہرقل قوی پر اہل اسلام ضعیف کی فتح سخت بعید امر ہے تو ارشاد ہے کہ اپنی جانون مین
غور کرو جیسے فرماتا ہے اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ اللہ وہ ہے جسنے تمکو پیدا کیا ضعف سے کہ نطفہ سے علقہ و علقہ سے مضغہ کرکے تمکو
بنایا پہر کی بعد ضعف کے قوت پہر کیا بعد قوت کے ضعف و بڑہاپا وہی ہرقل کی فتح کی خسرو پر اور اہل اسلام کی
فتح ہرقل پر سمجہو يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ پیدا کرے جو چاہے اور وہ دانا قدیر ہے دیگر کفار کو
قیامت کی آنے مین شک ہے کہ اسقدر زمانہ قیامت تک مقدمہ کا فیصل ہونا سخت بے انصافی ہے تو ارشاد ہے
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جسروز کہ
قایم ہو قیامت قسم کہاوین گنہگار کہ نہ ٹہرے وہ بعد از مرگ مگر ایک ساعت تا قیامت بطور افک کے ایسے ہی
افک کرتے تہے دنیا مین قیامت کے نہ آنے پر وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَھٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہین وہ جو دیگئے ہین علم و ایمان
تم رہے کتاب خدا میں ہین تا روز قیامت پس یہ روز قیامت ہے ولیکن تم نجانتے تہے تو اسوقت کفار معذرت کرین۔
فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پس اُس روز نہ نفع دیگا ظالمونکو اونکا
عذر اور نہ وہ توبہ قبول کیجاوین وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ اور البتہ تحقیق بیان
کئیے ہمنے اہل مکہ کے آدمیونکے لئے اس قرآن مین ہر ایک مثل انکی حالی کے مناسب پس باقی نرہی مگر آیت ہلاکت پردہ بعد
ایک سال ہجرت کے فصل ۱۲ یشعیا مین موعود ہے اور فصل ۹ متی مین ہے کہ ایک شعشہ بہی کتاب کا باطل نہوگا اور دو ۱۹
فصل مذکور مین لکہا ہے کہ خدا کی بادشاہت مین جو مجموعہ توریت کی بابت تعلیم کریگا وہ اچہا گنا جاویگا اور ٹالی بخود الاجرا
گنا جاویگا تو ارشاد ہے وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ دیگر تو لاوے
اونکو آیت فتح بدر عظیم الشان جو بعد ایک سال ہجرت کے موعود ہے قبل از وقت یعنی ابہی کہین کافر اہل کتاب نہین

مگر باطل کرنیوالی کتب سابقہ کے كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اسیطرح مہر کرتا ہے اللہ ان
امیون کے دلوں پر جو نہیں جانتے اور اہل کتاب کو کہنے سے کہنے لگیں کہ یہ نشان موعود خلاف وقت آیا فَاصْبِرْ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ پس انتظار کر ہجرت کا اور اسکے ایک سال بعد کا کہ تحقیق
اللہ کا وعدہ حق ہے اور خفیف جانیں تجکو وہ جو ایمان نہیں لائے اس درنگ سے مگر وقت پر جو مقرر ہے وہ قبول کر وقت

سورہ لقمان مکیہ ہے چونتیس آیت و پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں خبر عذاب الیم یعنی عرق النسا کی ولید کے لئے ہے اور سرداران بنی قیدار کی شکست کی بدر میں پیشین گوئی ہے
پہر جانا چاہیے کہ لقمان بن ناحور بن تارح میں اور تحقیق اسکی کہ وہ نبی ہیں یا صرف حکیم اسکو خدا تعالیٰ جانتا ہے انکی حکمت
مشہور ہے اور عرب والے انکو معزز سمجھتے ہیں اسوجہ سے انکی نصیحت قرآن میں منقول ہے جنکے بیٹے روم سے روم انکے بیٹے
روس و رومیولوس سے آباد ہے دیکھو تاریخ ٹیلر کو اسی سبب سے ان میں حکمت کی کثرت تھی اور عرب والے لقمان کو
بہت مانتے تھے اور پہلی سورت میں رومیوں کا بیان تھا لیں مناسب ہوا کہ لقمان کی نصیحت سے کفار مکہ کو پند دیجاوے
اور اس سورت کا اوائل الواح موسیٰ کی مطابق ہے تو لیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ کے الٓمّٓ ۝ سے مراد ہے
فرمایا ہے کہ اوائل اس سورۃ کا الواح موسیٰ کی مطابق ہے کہ الواح موسیٰ میں سے فصل ۱۸ سفر ثنی میں آیات پارہ پارہ کرکے
بنی اسماعیل پر جو موعود ہیں نازل ہیں تِلْكَ اٰيٰتُ الْحَكِيْمِ ۝ وہ یہ آیات حکیم کی ہیں هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ہدایت و رحمت ہے حسب فصل ۳۳ ترجمہ ۱۸ سفر ثنی کے ان محسنین کیلئے
جو مثل صحابہ کے نیکوں کی برپا رکہیں کا نماز و مثل انصار کی مہاجرین پر صرف کریں کہ خیرات و مبرات کریں اور وہ آخرت کا ساتھ یقین
کریں یہی لوگ ہدایت پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور یہی فلاح یاب ہیں اور فصل ۳۳ سفر ثنی میں نبی کی ہجرت بہی کا ہے
یعنی بوجہ تکلیف دہی بنی قیدار کے لئے ہے تو اب بنی قیدار کا حال فرماتا ہے جو منکر ہیں وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ
لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
اور بعض آدمیوں بنی قیدار سے مثل ولید کی وہ ہے جو خریدی قرآن کے مقابلہ میں بتوں کی ثنا کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے

بغیر علم اور پکڑی آیات خدا کو ٹھٹھا انکے لئے عذاب ہے ذلت دینے والا احسن فصل ۸ اصفر مثنیٰ کے چنانچہ زردہ مستخرج
مین عرق النسا کے سخت درد سے باعث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام اہل الحدیث کی نسبت عبد اللہ بن مسعود
و عبد اللہ بن عباس نے قسم کھا کر کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم نے سنا ہے کہ وہ غنا ہے یعنی وہ جو انکو سننا لو
ورنہ حسب بیت کے جو غنا کرے قرآن میں وہ ہم سے نہیں اور لہو ولعب کی مخالفت نہیں جلا اپنی منکوحہ کے ساتھ
جائز ہے اور ہمیں پر لہو سے ایسی غنا ہے جس سے قرآن کا سننا تجاوز جیسے ارشاد ہے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ اور جب
پڑھی جاویں اسپر ہماری آیات پھر جائے تکبر کرتا ہوا گویا اُسنے سنا نہیں گویا اسکے کانوں میں بوجھ ہے پس بشارت
دے اسکو عذاب دردناک والی عرق النسا سے جو قرآن کے مقابلہ میں لہو الحدیث کرے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ بیشک
وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے انکے لئے نعمت کے باغ ہیں اُسمیں ہمیشہ رہنے والے خدا کا وعدہ ہے راست اور وہی
غالب حکمت والا ہے اور ابطال بت پرستی پر دلیل لاتا ہے خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ
رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا فِيهَا
مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ
فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ پیدا کئے اللہ نے سب آسمان کی اشیا بغیر اُس ستون کے کہ تم دیکھو بلکہ اُسمیں ایک طرح کا ع ۱
جذب ایک دوسرے کے ساتھ رکھدیا ہے اور زمین پیدا کی اور اسکو حرکت دی شبانہ روزی و سالانہ جسکے سبب
حرارت سے ہوا اور آب لا اور ڈالی زمین میں بوجھ جیسے پانچ میل زمین سے مثلاً ہمالہ پہاڑ اونچا ہوا اور سمندر تیرا
میل گہرا ہوگیا اس سے کہ کوہ سے تنکو یعنی پانی میں آجاتی مگر پہاڑ نکلی اور اسکی حوالی کی اور دنیا ہی کی منتفی ہوئی اگر
پانی و خشکی کا وزن مرکز پر ایسا موافق آیا کہ بدون وقت خاص طوفان نوح و قیامت کی پانی میں نہ ڈوبے
اور جبکہ پہاڑ اونچے ہیں پر کہ جو اطراف اور زمین پر چلنے والی زمین سے اور خشکی کے سبب سے تحقیق ممکن نہ تھا تو انا اسکو بلندی
پانی کہ سمندر سے ابخرہ اٹھا کر ہر سرکے طبقہ پر لیکر سرد پہاڑوں پر ٹکر لگا کر پانی بنا کر بہاتا ہے پس جاری اور مین
جیسے بہانت بہانت بزرگ شی پیدا کی پیدائش ہے تو تم دکھلاؤ کیا پیدا کیا انہوں نے جنکو شریک اسکا دین بلکہ ظالم

لوگ گمراہی ظاہر میں ہیں پس مانو والی اُس خدا کی جسکے عقائد و اعمال موجب سعادت اور منکر جسکے
موجب شقاوت بحکم خدا ہونی لازم آئی اور ولید نے کہا تہا سعد وقاص کو کہ تم کفر کرو گناہ اسکا میری گردن پر
جنکی ماں حمنہ بنت ابو سفیان نے کہا تہا بیٹا اپنا روکا تہا کہ سعد سبب اسکے دین اسلام سے پہیر جاوے اُس وقت تک
کہاوے اور ماں کی نصیحت داری کرنی ضروریات سے کفار مکہ سمجہکر اہل اسلام پر معترض ہوے اور لقمان کی نصیحت کو
نقل فرمایا ارشاد ہوا وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ اور البتہ دی ہمنے لقمان کو حکمت کہ شکر گزاری کر خدا کی لئے جسکی حقیقت
پہلی آیت میں دریافت ہوئی اور جو شکر کرے پس جز این نیست شکر کرے اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اور جو کفر
کرے تو اللہ غنی محمود الاوصاف ہے یہاں سے حکمت کی تفسیر شکر سے دریافت ہوئی حدیث میں ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مخلوق
اتقی قلب پر جمع ہو جاویں تو اللہ یعنی ہستی کی حقیقت بڑہ نہیں اور اگر اشقی قلب پر جمع ہوویں اُس سے نقصان عائد نہو
اور شرک کفران نعمت ہے جیسے قول لقمان سے ظاہر ہے جنکو بہ اتباع جد ان نظر ارشاد ہے وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ اور یاد کر جبکہ کہا لقمان نے اپنے بیٹے
روم کو اور وہ اوسکو نصیحت کرتا تہا اے میرے پیارے بیٹے نہ شرک کر اللہ کے ساتہہ کہ تحقیق شرک البتہ ظلم عظیم ہے کہ حق ہویت
غیبیہ مطلقہ کسی مقید کو دیا جاوے پس خدا تعالیٰ کا حق بندوں پر اُسکی توحید کا ہے تاکہ بندہ قید بندگی مقیدات سے آزاد
ہے اگر ماں باپ بہی اسکے خلاف پر رجوع کریں کچہہ باک نہیں اسکے سوا ہمنے تو وصیت فرمائی ہے ماں باپ کے ساتہہ نیکی
کی جیسے سورۂ عنکبوت میں گذر گیا پس کفار کا اعتراض غلط ہے جیسے ارشاد ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ
اور ہمنے وصیت کی ہے انسان کو اوسکے والدین کے ساتہہ جو بیان ہو گی کیونکہ اوٹہایا اُسکو اُسکی ماں نے
سستی پے سستی کی اوپر اور دودہ چہڑانا ہوا اُسکا دو سال میں کہ شکر کر میرا یعنی توحید اور اپنے ماں باپ کے لئے
کہ میری طرف مرجع ہے پس صاحب مرجع اللہ کی مخالفت پر اطاعت والدین درست نہیں جیسے ارشاد ہے وَإِن
جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا
مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

وگر کوشش کرین وہ دونون تجھکو اسپر کہ تو شرک کرے میرے ساتھہ اسکا کہ نہین ہے
تیرے لئے اُسکے ساتھہ علم پس نہ اطاعت کر اُن دونونکی اور مصاحبت کر اُن دونون سے دنیا مین
نیکوئی کی اور تابع ہو اُس شخص کی راہ کی جو رجوع ہو میری طرف پھر میری طرف تمہارا مرجع ہی پس خبردار
کرون تمکو اُسکے ساتھہ جو تم عمل کرو اور مثل ابی ابن اخنف کی جو منکر قیامت ہوکر یہ کہے کہ ہم استخوان بوسیدہ
جبکہ ہو جاوینگے تو پھر کیسے زندہ ہونگے لقمان کے قول سے سو جواب قیامت کی ارشاد ہی یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ
بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ ای میرے پیارے بیٹے اگر مثقال دانہ خردل کی استخوان ہو صخرہ مین
یا آسمان مین یا زمین مین لاوی اُسکو اللہ بتحقیق اللہ لطیف ہی خبردار اُسکے موقع ہو صخرہ سو مراد بقول قتادہ
پہاڑ ہی اور قرینہ جواب سے یہی ظاہر ہے اور اس عالم مین حوت سوای کرۂ زمین کے جسکا سلطہ چوبیس
پچیس ہزار میل کے قریب کا ہی ایسی کوئی مچھلی نہین جسپر گاؤ زمین کی پاؤن ہون بلکہ گاؤ سے مراد زمین کا
مادہ ہی جو کرویت پر قائم ہے اور قرن اوسکی دو حالتین مین اصلی ونکاشف وتخلخل ہی دوسری حالت اور عالم
مثال مین دوسری بات ہی اور سمندر مین زمین کا کرہ پانی مین ہی پر چار موقعون سے کہ سر عیشیا و دو کند آفریقہ
دیورپ دو دو پاؤن امریکہ جنوبی وشمالی کے اور بعض اوسکی پردونکی مثل اسٹریلیا وغیرہ کے پانی سے کہلے ہین اور
کرویت اوسکی مچھلی ہے اور یہ بجای معنی قرآن کے نماز مین لہو الحدیث کرتا اور بجای حکم معروف کی توحید کر
شرک کرتا اور بجای نہی منکر کے تعلیم کرتا کہ مثل سعد کی دین سے پھر جاوین اور تکلف سے فریاد کرتا تو اوسکے لئے
قول لقمان نقل فرماتا ہی یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي
مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ ای میرے پیارے بیٹے برپا رکھہ نماز اور اچھی بات کے ساتھہ
حکم کر اور بدی سے منع کر اور صبر کر اوسپر جو تجکو پہونچے بتحقیق یہ امور بڑی کامون سے ہین اور کفار مکہ اپنی رخون کو
بیچاری آدمیونکے لئے جھکاتی اور پھر باء جود اسکے اُمنین سے ولید نخوت کرتا اور فخر اپنا جتلاتا تو اونکو لقمان کی
نصیحت منقول ہی وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ اور مت جھکا اپنے خد کو آدمیونکے لئے کہ اونکو رکوع وسجدہ کرنیوالا ہی اور مت چل زمین مین اکڑکر

کہ اللہ دوست نرکہی ہر نخوت کرنیوالی فخر کرنیوالے کو وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ ط إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ٥ اور میانہ روی کر اپنی چال میں اور پست کر اپنی آواز کہ بدترین آوازوں کی البتہ گدہی کی آواز ہی بلند جیسے ولید کے وصیتے کہا ہی کہ دس ہزار حکمت کی باب لقمان سے مروی ہین جنکو اہل علم نے اپنی تصنیفوں و کلاموں میں نقل کی ہین اور جبکہ لقمان سے شرک کی مذمت بیان کی گئی اہل مکہ کی طرف متوجہ ہوتا ہی کہ تم ایسے شریف ہو کر جنکے لیے عالم کی اشیا مسخر ہین پہر بت پرستی کی بات جای تعجب ہی ؎

عجب آدم زاد ہمہ ماجرا است کہ حق جاودیس بندہ پرستار جراب جیسے ارشاد ہی أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ٥ کیا تم آسمانیات و زمینی اشیا کے پوجنے والو نہیں دیکہو کہ اللہ نے مسخر کیا تمہارے واسطے اُسکو جو آسمانوں میں ستارہ وغیرہ ہین اور وہ جو زمین میں ہین کہ اپنی طبایع کے ساتھ ایک طور پر چلے جاتے ہین جس سے تمکو نفع حاصل بقدرت خدا ہی اور پورا کیا تمہارے اوپر اپنی نعمت ظاہر و باطن کو ظاہری دنیاوی اور باطنی اخروی کو نزول قرآن ہی اور بعض آدمیوں کہ مثل نضر بن حارث و امیہ بن خلف وہ ہی جو مجادلہ کرتے اللہ کے مقدمہ میں بغیر از علم و ہدایت و کتاب روشن کے کہ شرک کرتے اور کہتے کہ ہمکو قرآن کی کیا حاجت ہی ہمکو باپ کی پیروی کافی ہے جیسے ارشاد ہی وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ اور جب کہا جاوے انکو کہ پیروی کرو اُسکی جو اللہ نے اتارا ہی کہتے ہین اُسکی نہیں بلکہ پیروی کرین ہم اُسکی جسپر پایا ہم اپنے باپ دادوں کو تو اُسکا جواب ارشاد ہی أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ٥ کیا اگرچہ بلاتا ہو اُنکو شیطان آتش دوزخ کے عذاب کی طرف وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ٥ اور جو جہکاوے اپنے رخ کو اللہ کی طرف اور وہ نیکوکار ہو کہ اسلام پر قائم رہے پس اُسنے پکڑی مار مستحکم رسی کے ساتھ اور اللہ کی طرف رجوع کرتی کاموں کا انجام وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ٥ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ٥ اور جو کفر کرے بعد ایمان کے پس نہ رنجیدہ کرے تجہکو اُسکا کفر ہماری طرف اُنکا رجوع ہی پس ہم خبردار کرینگے انکو اُنکے ساتھ جو کرتے تحقیق اللہ دانا ہی دلوں والوں کی باتوں برخوردار کرینگے ہم اونکو

پہر بیقرار کرین اونکو غلیظ عذاب کی طرف بروز بدر جیسے عاص بن ہشام اسلام سے پہر کر بدر مین مارا گیا وَلَئِن
سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
وگر اونسے تو دریافت کرے کسنے پیدا کئے آسمان و زمین جنکی اشیا کو وہ یوں کہین البتہ کہین یہ مرتد اللہ نے کہہ تو اسقدر کیفیت
اسلام کی برکت سے انمین باقی ہے فرما الحمد للہ کہ اسقدر عقل باقی ہے کہ دوسری او رنکرین بلکہ اکثر انکے جانتے نہین لِلَّهِ مَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ اللہ کیلئے ہے وہ جو آسمانون مین ہے اور زمین مین ہے
تحقیق اللہ غنی ہے کفر کرنے مرتد سے اللہ کو نقصان نہین کچھ حمد والا ہے اور اللہ کے بہت کلمات تامہ مین چنانچہ ہر ایک
دیو کے ستر ہزار گروہ یہ لسان اور ہر ایک گروہ بیہ لسان کے ستر ستر ہزار لغات ہین اور ہر لغت کے ستر ستر ہزار کلمات
ہین اور یہ بھی بر سبیل مثل بیان ہوے اگر مثل عاص بن ہشام کے مرتد ہو جاوے اللہ کو اسکی پرواہ نہین جیسے ارشاد ہے
وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ
كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اگر زمین کے درختون کی قلم بنا دیجاوین اور ایک دریا کی برابر سات
دریا لیئے جاوین بجای روشنائی اور اونسے کلمات خدا لکھے جاوین نہ تمام ہون خدا کی کلمات تحقیق اللہ غالب حکمت ہے
اور خدا کی اوپر نہ خیال کرو کہ پیدا کرنا اس کثیر مخلوق کا اور اعادہ کرنا بڑی بات ہے جیسے ارشاد ہے مَا خَلْقُكُمْ وَلَا
بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ نہین ہے تمہارا پیدا کرنا اور نہ تمہارا اوٹھانا مگر ایک
نفس کی مانند تحقیق اللہ سنتا ہے قول مخالف کو جو قیامت کا انکار کرے دیکھتا ہے انجام کار کو کیا اسکی قدرت کو نہ دیکھو
مخاطب جیسے ارشاد ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ
مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ کیا اسکی قدرت کو تونے نہ دیکھا ہے
کہ اللہ ہی داخل کرے رات کو دن مین اور داخل کرے دن کو رات مین کہ زمین کی حرکت سے سورج اسکے کبھی جنوب مین
تو اوسطرف دن بڑہا دے اور شمال مین گھٹادے اور جبکہ بل کلی شتوی کی طرف آدے تو اسکے برعکس ہو اور مسخر کیئے
آفتاب و ماہتاب ہر ایک جاری ہے میعاد مقرر تک اور تحقیق اللہ تمہارے کامونکے ساتھ خبردار ہے اپنی معبودون کا
قیاس اسپر نکرو کہ اونسے یہ فعل محال ہین یہ اسلئے کہ تحقیق اللہ وہی حق ہے اور تحقیق وہ جو اسکے سوا پکارو

ع ۳

باطل ہے اور تحقیق اللہ وہی بزرگ و برتر ہے یعنی اُس کے ہر نا سخت نالائق ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ
فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ کیا اے مخاطب
مثل عاص بن ہشام تو نے نہ دیکھا کہ جہاز جاری ہے دریا میں اللہ کے احسان کے ساتھ یعنی یہ صفت اُسکی عطا سے
رکھی گئی ہے تاکہ دکھلاوے تمکو آیت جسکا بیان آتا ہے تحقیق بیچ اسکے البتہ آیات ہیں ہر صبر کرنیوالے شکر کرنیوالے کو جسکی
تفصیل فرماتا ہے وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ اور جب گھیر لے انکو جہاز کی موج مانند ابر کی
سائبانوں کے پکارا اُنہوں نے اللہ کو خالص کرنیوالے ہوکر اسکے دین کو یعنی جب نجات دی اللہ نے انکو بر کی طرف پس
بعض انمیں سے پوشیدہ کرنیوالے ہوتے مثل عاص کی اور نہ انکار کرے ہماری آیات کو مگر ہر غدار ناسپاس مخفی نرہے کہ
یہ قصہ خاص مثل عمرو بن عاص یا عاص کا ذکر ہے ورنہ کفار کی عادت ہنگام غرق والیسی حالتوں میں اپنے معبود کو
پکارنیکی ہوتی ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا
مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے مکہ والو تقویٰ کرو اپنے رب سے اور ڈرو اس روز سے کہ نہ کافی ہو والد اپنے ولد کا اور نہ مولود
کافی ہو اپنے والد سے کچھ پس حلیہ کا قول ہرگز قابل سماعت نہیں جو کہتا کہ تجھے تیرے بیٹے کا اسلام کے گناہ سے ای سعد
تحقیق خدا کا وعدہ سچا ہے پس نہ فریب دے تمکو حیات دنیا کی زندگانی اور نہ فریب دے تمکو اللہ کے ساتھ شیطان
دگر کوئی مثل وارث بن عمرو بن حارثہ بن محارب بن حفصہ کے دریافت کرے کہ کب روز قیامت ہوگا تو ارشاد ہے
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ
مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ تحقیق
اللہ کے پاس ہے علم قیامت کے روز کا اور نازل کرے مینہ اور جانے جو چیز رحموں میں ہے اور نہیں جانتا کوئی نفس کیا کریگا
کل اور نہیں جانتا کوئی نفس کس زمین میں مریگا اور یہ مینہ دوسری شئی ہے تحقیق اللہ ہی دانا خبردار ہے ان باتوں کا یعنی
ہاں جبکہ اللہ نے رسول کو بتلا دی وہ دوسری بات ہے پس بارہ کی کل سے مینہ کا بتلا دینا ہرگز علم غیب نہیں
پہونچا علیٰ ہذا پہلے سے بحث وغیرہ کا بتانا کہ کل ہم یہ کرینگے یقینا نہیں معلوم کہ اسی طرح سے واقع ہو یا نہ

ع

سورۂ الم سجدہ مکیہ ہے تیس آیت و تین رکوع پر مشتمل ہے

اس سورۃ میں بھی فتح اہل اسلام کی اہل مکہ پر خبر ہے اور پہلی صورت تمام ہوئی پانچ اشیاء کی علم کے بیان میں کہ اللہ پاک
کو ہی ہے انہیں سے علم یقین قیامت کا ہے کہ کب آویگی اور قیامتیں چند ہیں ایک حسب حیثیت کی موت ہر شخص ہے اور
ہر ایک شخص کی موت کا علم خدا کو ہی کہ ہے مگر جسکی نسبت اللہ فرما دے جیسے اہل بدر کے کشتوں کی نام و مقام و وقت قتل سے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطلاع فرمائی تھی جو بحکم خدا معلوم ہوئی تھی دوسری وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ
کہ زمین پر زندہ لوگوں کو روبرو حسب حیثیت ہوئی تیسری اہل اسلام کے پانسو سال کے قریب میں شہرا واقعہ جنگ تفارکی
ذرک وجہاد اہل اسلام کا عبارت قیامت سے ہے جبکہ موضع زین تلول پر خلافت منتزل ہوئی وہ بھی حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا دی گئی تھی چوتھی قیامت مقدس ہزار سال اہل اسلام کی زمانہ کی فصل ہے جو مکاشفات میں لکھی ہے
جسکے بعد پانچویں قیامت شیطان کا کھلنا قید سے ہوا جسنے یاجوج و ماجوج کو بہکایا کہ ممالک اہل اسلام کے اطراف میں
مسلط ہونے لگے یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمائی گئی تھی اور ہزار سال سبت مقدس قیامت میں روح اعظم
نے عالم شہادت میں بصورت صاحب روزہای قدیم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہو کر تا سبع سموات عروج کیا اور ایکروز
خدا کے نزدیک ہزار سال کا ہی ہوتا ہے جیسے دعای موسیٰ میں حسب ۹۰ زبور نود و درس ۴ فصل ۳ نامہ دوم پطرس
اور قرآن میں ہے حقیقی قیامت کبریٰ ہے جسکے سانحہ کا لوگوں کو خوف دلایا جاتا ہے اسکے آثار ظاہر میں پر وقت کی تعیین کو
حق نے اپنے علم میں منحصر رکھا ہے دوسرے کو نہیں دیا اور اسپر ہے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے روز روح اعظم و لقاء
حق و فتح اہل اسلام و عذاب قبر و عذاب قیامت کا مجمع میں بیان کیا تو حضرت عثمانؓ کے مادری بھائی ولید بن عقبہ
بن معیط نے انکار کیا اور باہم نزاع ہوئی اور ولید نے مرتضیٰ کو لڑکا کہا اور خود کو سراہا کہ میں تجھسے فراخ زبان اور ابیات
ہوں تو مرتضیٰ نے اسکو سرزنش کی کہ چپ رہ فاسق تو اس قصہ کا اس سورت میں ذکر ہے اور خدا کی لقاء کی چند صورتیں
مذکور ہیں اور ولید بن عقبہ نے دریافت کیا کہ روز فتح کب ہوگا اور روز فتح بدر و خسرو کی شکست پہلی سورۃ میں آٹھ
سال میں مقرر ہوئی ہے تو ان واقعات سے اطلاع دیجاتی ہے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بعد الٓمّٓ
سے کی مطابق عدد جمل کبیر الٓمّٓ کے جو اکتیس پیغمبر و نکی چالیس کتابیں ہیں تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ
مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نزول پارہ پارہ کتاب قرآن جسمیں شک نہیں ہے کہ رب العالمین کی طرف سے ہے میں اگر کافر اسکو

پھر نسل انسان کو کامل کیا کہ نفخ کی اُسمیں اپنی روح سے بصورت تحرّا اور کیا تمہارے لئے اُس روح سے سمع و بینائی
اور دل ہم کم ہیں وہ جو شکر کریں کہ ایمان لاویں کہ آپ کو جانیں کہ اپنے رب کو جانیں اور آزاد نہیں بلکہ مقابلہ
احسان کے وہ کفر کریں اور غلام بنیں اور منکر ہوئے وعدہ و منکر عذاب قبر و قیامت ہوئے جسمیں خاص لقا رب کا
وعدہ ہے بیس ہزار سال اہل اسلام کے گذرنے کے بعد آثار قیامت کا وعدہ ہے وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي
الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۥ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور اُنہوں نے کہا کہ جب ہمارے
استخوان بوسیدہ ہوگئی اور ہم زمین میں ملکر گم ہوگئے آیا تحقیق ہم خلق جدید میں ہونگے روز قیامت ہرگز نہیں
بلکہ وہ اپنے رب کی لقا کے منکر ہیں کہ حسب حدیث جب کوئی مرتا ہے اُسکی روح کو خدا کے پاس لیجاتے ہیں یعنی عالم لطیف میں
پھر حکم کی مطابق بدن سے علاقہ کراکے یعنی عالم مثال میں اُس سے سوال جواب ہوتا ہے چنانچہ فرماتا ہے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ
مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ فرما دے تم کو ملک الموت
وہ جو موکل کیا گیا ہے تمہارے ساتھ جسکا ظہور اس عالم میں طرح طرح کی بیماریوں وغیرہ اسباب موت سے ہوتا ہے پھر اپنی
روحوں سے ملک الموت کو قبض کرنیکے بعد رجوع کیجاوے اپنے رب کی طرف کہ وہ عالم اسم باطن حق میں ملا جاتا ہے جیسے آیت
اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا سے ظاہر ہے پھر حکم ہوتا ہے سوال جواب کا
تو وہ جو پورا اترے اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لے اسکے بعد اُس مومن کو جنت دکھلائی جاوے
کہ یہ تیری جگہ ہے اور دوزخ بھی دکھلایا جاوے اور کہا جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھکو اس سے بچایا اسوقت مومن کہے کہ مجھکو
اجازت ملے کہ میں اپنے لوگوں کو خبر کردوں تو حکم ہو کہ سو رہ تیرا محبوب تجھکو اوٹھا دیگا اور کافر سوال کے جواب میں ڈگمگے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ پہچانے پھر اُسکی سخت گت ہو اور دوزخ کی کھڑکی اُسکی طرف کھولی جاوے اور
جنت بھی حسرت کیلئے دکھلائی جاوے کہ اگر تو ایمان لاتا تو تیری یہ جگہ ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ نیست محض ہو نہیں جاتا
بلکہ اپنے ظہور سے نیست ہوتا ہے اور بطون عالم مثال میں جاتا ہے پس خلق جدید قیامت میں ہونی محالات سے نہیں
اور اسوقت قیامت میں کافر کا یہ حال ہو جو ارشاد ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ کاش تو دیکھے اُسوقت کا حال جبکہ مجرم جھکا دیں
اپنے سر اپنے رب کی طرف کہیں اے ہمارے رب ہمنے دیکھا اب اور سنا تیرا پیغمبروں وا دانکی پیروں سے نہیں اوٹھا ہمکو دنیا میں

ع ۱

کہ عمل کریں نیک ہم ایقان والے ہوں پر یہ حکم ٹوٹنے کا کب مل سکتا ہے اگر کافر کہیں کہ ہدایت پر تھا ہم کو کیوں نہ پیدا کیا تو
ارشاد ہوتا ہے وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ ۝ اور اگر ہم چاہتے تو دیتے ہر نفس کو اسکی ہدایت ولیکن ثابت ہوا مجھسے قول کہ البتہ میں بھر دونگا جہنم کو جن و انس سے
لیکن اللہ کی مشیت ممکن کے استعداد کے مطابق ہے نہ زیادہ نہ کم اس سے مشیت ہدایت موصلہ کی سب کی نسبت نہوئی بلکہ استعداد
کے مطابق مشیت ہوئی اور مشیت کے مطابق تمنے کسب کیا فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ
وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ پس چکھو اسکی ساتھ جو تم اسکو ساتھ متصف ہوئے کہ تم بھولے
اس اپنے دن کی لقا کو ہم نے بھی تمکو ذلیل کر بطور مشاکلت کی صنعت کی فرمایا کہ ہم نے تمکو بھولے اور قیامت میں فرما دینگے کہ چکھو
ہمیشگی کا عذاب ساتھ اسکی جو عمل کرتے تھے کہ تمہاری عمل نے بصورت عذاب کی پکڑی ہے جانا چاہیے کہ نسیان ماخوذ ہے نسی سے
جو شے ذلیل کو کہتے ہیں جسکو منزل میں ڈال کر التفات نکریں یہ ہر کافر اس نصیحت کی ساتھ بوجہ مذکور ایمان نہ لاوینگے کیونکہ وہ
رجوع کی معتقد نہیں نہ اپنی ذلیل ہونیکی قیامت میں إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَ
سَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ سجدہ ۹
طَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ جز این نیست ایمان لاوینگے ہماری آیات کے ساتھ ان مثل علی کی جب نصیحت کیے جاویں
اونکی ساتھ گریں سجدہ کرتے ہوئے اور تسبیح کریں اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور وہ نہ تکبر کریں علیحدہ ہوں انکی پہلو انکی سونے
کی جگہوں سے پکاریں اپنے رب کو خوف دوری اور طمع لقا سے اور اس سے جو ہمنے اونکو نصیب کیا ہے صرف کریں جیسے اصحاب صفہ جو بیدار کیونکہ
مین ہوئے انہی تھے اہل کتاب کہ اونکو جمع کرنا عیب تھا چنانچہ ایک اہل صفہ کے پاس ایک دینار نکلا حکم ہوا کہ ایک داغ لگا اور
ایک کے پاس دو دینار نکلے حکم ہوا کہ دو داغ لگی پس جو ایسا کریں آیت کی مطابق تو اونکی ارشاد ہے فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پس نجانیگا وہ نفس جو کچھ کہ پوشیدہ کیا گیا واسطے انکی
آنکھوں کی ٹھنڈک سے جزا ہے اسکی ساتھ جو عمل کرتے ابن عباس فرماتے ہیں کہ وہ ایسی شے ہے کہ نہ سنی ہے کان نے اور نہ کبھی ہوا ہے
نہ کسی کی دل پر گذری یعنی صحیح الایمان کہ انکو ایمان کا درجہ ہو چکا تحقیق ایمان میں حسب حدیث کہ ذرا کہ مستغرق
قرب ذو الفضل ہو رہیں لیکن وہ اہل ایمان جو ایسے درجہ کو نہیں تو انکا حال فرماتا ہے أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ
فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۝ پس وہ جو ہو مومن مثل اسکی ہے جو ہوا فاسق برابر نہوں اس مقام سے فصل ہم نشینا ہی کیا ہے

کہ آیا کافر برابر ہو سکتا ہے عبد اللہ کے بیٹے وشبیہ یعنی عبد المطلب والی کی برابر اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور لیکن وہ جو ایمان لاوین اور کریں نیک کام کہ ایمان پر قائم
رہیں پس انکو ہی جائے جنت مہمانی ہے اسکے ساتھ جو عمل کرتے تھے وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ
اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اور لیکن وہ جو ایمان لاکر فسق کریں کہ دین سے پھر جائیں پس جگہ انکی آتش دوزخ ہے جب ارادہ کرینگے نکلنے کا
تم سے لوٹائے جاوینگے اوسمین جیسے پہلے وہ ایمان لاکر دنیا میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ
الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ ہم چکھاوین انکو دنیا کا عذاب برزخ پر
سوا ہے عذاب بزرگ قیامت کے شاید لوٹیں بطرف برزخ کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ
عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اور کون ظالم تر ہے اُس شخص سے جو نصیحت دیا جاوے زبان علی سے اسکو رب کی
آیات کے ساتھ پھر اعراض کرے اُن آیات سے تحقیق ہم مجرموں سے عوض لینے والے ہیں اور وہ جو [illegible] کتاب خدا
[illegible] کا انکار کرتا ہے اسکا جواب ارشاد ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ
وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وقف
وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب طور پر یعنی دس کلمات و کتاب پیدائش صغیر اور گوسالہ پرستی
قوم سے وہ دیوح زبرجد کی موسیٰ کے ہاتھ سے گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور پہر دوسرا حیلہ کیا اور پہر دس کلمات ملے اور عنایت خدا
جو دیکہی تو موسیٰ نے روئیت کا سوال کیا تو فرمایا کہ چہرہ تو نہ دیکہیگا کمال جمال و کمال کے سبب سے پر تجہے بہترین سوراخ کر دونگا
اور تجلی کہہ دیتا ہوں جب میں نکلوں تو پشت سے تو مجہکو دیکہنا پس پشت سے روح کی تمثل کو دیکہا بیہوش ہوگئے اور
[illegible] جلوہ گری کا ہزار [illegible] میں فرمایا اور کہا لکہہ یہ توریت ہے یعنی زمانہ اہل اسلام کا دیکہو باب بستم مقدمہ چہارم اس کتاب کے
پس تو نہ ہو شک میں اُسکی لقا سے [illegible] اور کیا ہمنے اُس کتاب کو ہدایت بنی اسرائیل کے لئے اور کیا ہمنے انمیں سے ایک
اسے گروہ کہ ہدایت کریں ہمارے امر کے ساتھ جبکہ انہوں نے انتظار کیا خاتم المرسلین کا اور تھے القاب والے جیسے انبیا تھے وہ جو کہ تھے
آنکے ایمان لائے اہل کتاب سے اور حکما کا قول کہ مجرد بصورت مادی صورت نہیں پکڑتا یہ اونکی [illegible] میں خاص کر دفعہ کے
[illegible] وہ لوگ [illegible] سے آشنا نہیں پس جو انکی صحبت سے ایمان انہیں سے نہ لاوین اور اختلاف کرین مثل [illegible]

ضعف کے تو ارشاد ہی اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اور تحقیق
تیرا رب فیصلہ کریگا اونکے درمیان بروز قیامت اوسمیں جو اختلاف کرتے تھے یعنی کفار اونکے قول پر بھروسہ کرکے
دیگر کفار بکہ کرتے اب دنیاوی بارے میں اہل اسلام کے ضعف سے تردد ہو تو اونکی دلیل عقلی سے جواب ارشاد ہی
أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝ کیا اور انکو راہ بتلاوی کہ ہمنے بہت سے منکرین کی قرنون کو انکے پہلے ہلاک کیا جن
کو چلتے ہیں انکی مسکنوں میں جبکہ وہ سوداگری کو جاتے ہیں تحقیق اسمین البتہ آیات ہیں تھا اسلام پر کہ لوط وغیرہ قوم مین
مثلاً اکیلے تھے اور اونکے مقابل تباہ ہوئے کیا پس وہ نہیں سنتے اور ضعف اہل اسلام کا خیال نکرین أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ
الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝
کیا اور وہ نہ دیکھیں کہ ہم جاری کریں پانی کو خشک زمین کی طرف پس نکالیں اوسکے ساتھ کھیتی کہ کھاوین اوس سے انکے
چوپائے اور وہ خود کیا نہ دیکھیں پس یہی اہل اسلام کی فتح و قیامت کا حال سمجھیں وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ اور دریافت کریں کسدن ہوئیگی فتح اگر ہو تم سچے قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ
وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ کہہ روز فتح نفع دیگا اون سائلین کو جنھوں نے کفر کیا انکا ایمان اور نہ وہ مہلت دئیے جاوین
بلکہ اول معاملہ یہی کہ دارالبوار کو پہونچیں دیکھو غزوہ بدر کے حال کو کیسی صاف پیشین گوئی ہی فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ۝ پس اعراض کر انسے اور انتظار کر فتح کا کہ وہ منتظر ہیں اپنی شکست کے۔

سورۂ احزاب مدنیہ ہی مشتمل ہی تہتر آیات و نو رکوع پر

اس سورت میں پیشین گوئی ہی شکست کفار کی اور فتح احزاب کا ذکر ہی جسمین لشکر عظیم سے اہل اسلام پر خدا کا احسان
ہوا اور اسی سورت میں بعض دیگر مسائل کا ذکر ہی وہ سورت بڑی سورت تھی قرآن مین مگر بسبب قرآن کے پہلے
بہت سی اسکی آیات منسوخ التلاوت ونسی ہوگئین اور اس سورت کی ترتیل یعنی ترتیب حسب ورود ملتہ تو پانچ کے
نوین سال ہجرت میں ایک گروہ کی بعد ہوئی ہی اور اس سورت کی بعض مسائل کی تاویل بہت ہی نادر ہی مفسرین کی ترتیب
آیات کے خلاف واقع ہوئی ہی والحمد للہ کہ اس تاویل میں ترتیب وار مسائل مذکور ہیں جیسے ناظرین پر ظاہر ہوگا اور اسکی ترتیب

اس قسم کے مسائل کی تحقیق ہی جو پہلے جاہلون کفار و منافقین مین خلاف عقل کلی کے مروج تھی کہ اُس سی وہ رواج
دور کیے گئے مین اُنمین سی ایک دوسری کے لحاظ سی احکام الٰہی کے لئے کافرین و منافقین سی خوف نکرنا ہی دوسری ظہار سے
طلاق نہ سمجھنا تیسری تبنیت سی بیٹا نہونا ہی علیٰ ہذا ایلا وغیرہ بقاعدہ تھی کفار و منافقین کی رای کے وہ مخالف کیی گئی اور
بعض احکام اسلام کی بہی جو بمصلحت وقت مقرر تھی منسوخ کیی گئی جنپر کفار و منافقین کی زبان سی طعنہ ہوسکا اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے اظہار مین اُنسے خوف کہاتے تھے وہ ظاہر کیے گئی تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
کے ارشاد ہی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ
اے نبی تقویٰ کر اللہ سی اظہار احکام خدا مین اور نہ اطاعت کر کافرون و منافقون کی کہ انکی اظہار مین تو خوف کرے جو
خلاف رای جزوی کے ہین بتحقیق اللہ دانا باحکمت ہی اپنی اجرای احکام کی نسبت کہ عقل کلی کی موافق ہین وَّاتَّبِعْ
مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ اور تبعداری کر اُسکی جو تیری طرف وحی
کیجاوے تیرے رب کی طرف سی تحقیق ہی اللہ اُسکے ساتھ جو کرو خبردار ہے وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝
اور بہروسا کر خدا پر اور کافی ہی اللہ وکالت کرنے لئے مقابلہ کفار و منافقین کی جو ابہری مین کیونکہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ نہ کیی اللہ نے کسی کی لئے اُسکے اندر دو دل کہ اللہ کی احکام کی تعمیل مین ایک دل ہو
اور دوسری دل مین خوف کافر و منافقین مین تعمیل احکام الٰہی نہو یہ ایک مسئلہ اس سورت کا ہوا جو دوسری مسائل کی
تمہید ہی اور دوسرا مسئلہ اس سورت کا ظہار سی متعلق ہی جسمین کفارہ دیکر موافقت درست ہی نہ جیسے کفار مین رسم ہی کہ
اسکو ابدا حرام سمجھین جیسے ارشاد ہی وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ اور نہین
کیین اللہ نے وہ تمہاری ازواج جنسے تم ظہار کرو تمہاری مائین جسکا حال سورہ مجادلہ مین مذکور ہوگا اور تیسرا مسئلہ تبنیت
کا ہی جیسے بیہودہ جاہلون مین اب تک رسم ہی کہ دوسری کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا دیتے پس زید بن حارثہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے بیٹے نہین ہوسکتے اور یہ حکم قبل از نکاح زینب اور زید مقرر ہوا ورنہ درصورت بقاء تبنیت جاے انکا زینب
وانکی بہائی عبد اللہ کو نکاح کرنیسے نہوتی تو ارشاد ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝ اور نہین کیی اللہ نے تمہاری پکارے گئے بیٹے تمہارے بیٹے یہ بیٹا کہنا تمہارا
قول ہی تمہاری مونہون سی اور اللہ کہتی ہی سچ اور وہ بتاتی ہی راہ اسلام اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۚ انکو پکارو انکے آبا کے نام سے یہ اور
وہ عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پس اگر نجانو تم انکے آبا کو تو تمہارے بھائی دین میں ہیں اور تمہارے موالی ہیں یعنی
دوست لیکن پہلے اس حکم سے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و دوسروں نے متبنی کیوں کیا ارشاد ہوا وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ اور گناہ نہیں ہے
تمہارے اوپر گناہ جسمیں تمنے خطا کی ہو اسکے ساتھ لیکن وہ جو قصد کریں اسکے ساتھ تمہارے دل وہ گناہ ہے اور ہے اللہ
غفور رحیم خطا بخشنے والا اور نبی کی متبنی کر لینے میں حکمت یہ تھی تاکہ اس طریقہ کو اپنے عمل کر کے فسخ کریں اور تاکید امر حکم کی
تفصیل میں ارشاد ہوا کہ جو کوئی پکارا جاوے غیر باپ کی طرف اور وہ اسکو جانتا ہو تو جنت اسپر حرام ہے پھر منع فرمایا
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زینب پر آئی تھیں جبکہ اوپر کو پہلے شوہر کی عدت گذر گئی تھی اور وہ اللہ نے خبر
دی تھی کہ زینب ازواج مطہرات سے ہو جو نبی کی ہیں پر مسئلہ سابق کی تعمیل کے لیے یہ تجویز ہوئی کہ پہلے زینب کا نکاح زید سے
کیا جاوے جسکی متبنیت فسخ کی گئی تھی تاکہ انکی طلاق دینے کے بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہو اور متبنی گری کی
رسم برگزیدہ کیجاوے اور زینب اور انکے بھائی عبداللہ سے زینب کی نکاح کے لیے کہ زید سے ہو جاوے ارشاد فرمایا چونکہ
زید بن حارثہ تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبنی نہ تھے تو زینب و عبداللہ نے ما تحت سے انکار کیا تو حکم ہوا
مسئلہ کا اس سورت میں ارشاد ہوا اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۔ نبی
اولیٰ ہے مومنین کے ساتھ انکی جانوں سے اور بیبیاں ازواج انکی ماؤں کے حکم میں ہیں پس فرمان نبی کی تسلیم لابد ہے
اور چونکہ ازواج نبی حرمت میں مومنوں کی مائیں ہیں پس اگر زینب سے نکاح نبی پہلے کریں تو پھر زید کی نہیں ہو سکتا
جس سے متبنیت کی رسم ٹوٹی اس مقام سے امام علی مبارک کا قول ہے کہ اللہ نے خبر دی تھی پہلے سے کہ زینب ازواج مطہرات سے
ہونگی اور پہلے مواخات انصار و مہاجرین موجب وراثت تھی پانچواں مسئلہ اس سورت کا انضمام وراثت ہے اور اولوا الارحام
میں جیسے ارشاد ہوا وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ
اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۔ اور رحم والے مومنین انصار و مہاجرین بعض انکے اولیٰ ہیں بعض
کے ساتھ کتاب خدا سورہ نساء کی مطابق وراثت پانے میں مگر یہ کہ تم کرو اپنے اولیاء کے ساتھ معروف کہ یہ وصیت ثلث
اس طریق سے کرو کہ وارث کا نقصان ثلث مال سے زیادہ میں نہو كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۔ ہے یہ کتاب

سورت نسا میں لکھا ہوا یہ لقب ہوئی اور اول مسئلہ ہا منافق وکافر کی عدم اطاعت میں اونکے مقابلہ میں

خدا پر توکل کیا جاوے تو فرمایا ہے وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ

وَّاِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا لِّیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ

عَنْ صِدْقِهِمْ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا اور یاد کر جبکہ لیا ہمنے نبیوں سے اونکا عہد پختہ میثاق

ع ۸

اور خاص تجھسے اور نوح سے وابراہیم وموسی وعیسی بن مریم سے جبکہ آدم کی پشت سے نکال کر الست بربکم

فرمایا چنانچہ اس وجہ سے سورہ نجم فصل ۳ تکریر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رخصت حیات اور

شریعت کو درخت نیک وبد کی پہچان کر کے فرمایا ہے تاکہ تو دلسے اوسکی سچائی سے اللہ سوال کر کے روز قیامت اور

کافروں کیلئے تیار کیا ہے عذاب دردناک کہ شمشیر اتقیا ہی آخر چلائی جاوے اور تبلیغ احکام کے اظہار میں خوف نکیا جاوے

اور عدم اطاعت کافرین ومنافقین کی نسبت اور بے خوف کرنیکی نسبت سنایا ہے قصہ احزاب یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ

تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا اے ایمان والو یاد کرو خدا کی نعمت کو اپنے اوپر جب آیا تمہارے

اوپر لشکر ابو سفیان دس ہزار اور تم کمزور ہو کے تھے یہانتک کہ پیغمبر بھی تھے قیام کے نہیں کیا یہ مقام خوف

تمہارے پیغمبر نے خوف نکیا پس بھیجی ہمنے کفار پر سخت ہوا اور فرشتوں کا لشکر جسکو تم نہ دیکھتے تھے اور ہے اللہ اسکے ساتھ جو تم عمل

کرتے ہو اور شروع قصہ یوں ہے کہ غزوہ احد کے بعد جبکہ بنی نضیر مدینہ سے گرفتہ ہو گئے لیکن جلا وطن کئے گئے تو انمیں

حیی بن اخطب حارث بنی النضیر وسلام بن مشکم وربیع بن حقیق قوم بنی قریظہ بن قیس وابی عمار ابو سفیان پاس

آئے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں کہ اہل اسلام کو بیخ بر کنده کریں اور کہا تمہارا دین آبائی اسلام سے بہتر ہے اسوقت میں

ابو سفیان بن حرب وعکرمہ بن ابی جہل والی انور مخرود والی سفیان ابی بن سلول راس المنافقین کے پاس

آئے چاہا کر آوے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کام کریں عبد اللہ بن سعد سرح جو مرتد ہو گئے تھے اور یا الآخر

پھر اسلام لائے اور طعمہ بن ابیرق منافق منافقوں کے ساتھ ہو کر کافروں کے ساتھ شریک ہو کر کفار کے سنے کہا کہ چار

معبود لات وعزی ومنات کو حضرت نبی برا کہیں ہم آنکو خدا کی عبادت کرینگے مسعود نہیں بلکہ پس فاروق رضی اللہ

عنہ نے اجازت انکے قتل کی چاہی مگر ابن ابی سلول کی وجہ سے درگذر کئے گئے پر انکو مدینہ سے نکلوا دیا پس جبکہ

ابو سفیان و عکرمہ وغیرہ مدینہ سے نکلوا دئے گئے تو ان کو یہ سخت ناگوار ہوا تا کامل ہو فصل ہم ہیشیا کلو موروکر سلع کی پہاڑی کے پاس بت پرست جمع ہونگے کہ سلع مدینہ کی پہاڑی کا نام ہے تو کفار مکہ نے سرداری ابو سفیان مین جنگ کا ارادہ کیا اور بنی نضیر یہود نے بنی غطفان کو اُکسایا اونکا سردار عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بنی فزارہ سے تہا دوسرا حرث بن حارث بنی مرہ سے تہا اور تیسرا مسعود بن رخیلہ بن نویرہ بن طریف قوم اشجع سے تہا اور نعیم بن مسعود بہی انمین تہے اور لشکر کی خبر سنکر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی صلاح سے بحکم حضورؐ کی پہاڑی کے پاس خندق کہودا گیا اُس خط کی مطابق جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہینچا تہا اور کہودنے کے آلات بنی قریظہ یہودیون نے دئے کہ اُسوقت اہل اسلام سے وہ صلح رکہتے تہے اور بنی بنیامین ہمراہ بنی ہود اکی رہنے والے تہے جنگی بیماری حسب ورس ، امر بودہ کے ساتہہ ہوئی لکہی ہے اور خط پہ ایک پتہر سفید سخت آگیا جس سے کدال کوشتی نہین اُسکے حال سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اطلاع دی کہ خط کی خلاف بدون حکم حضرت صحابہ نکرنے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود تشریف لائے اور کہودنے کا آلہ خود دست مبارک مین لیا اور اُس پتہر پر مارا کہ وہ پتہر ٹوٹا اور بجلی اُس سے چمکی اور مدینہ کی پہاڑ کو اندر چاندنا ایسا ہوا جیسے اندہیری مین چراغ کا اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فتح کی تکبیر فرمائی اور مسلمانون نے ساتہہ کہی اور پہر دوسری ضرب ماری اور پہر برق چمکی اور تکبیر کہی اور پہر تیسری ضرب ماری تہا اور بجلی چمکی اور تکبیر کہی پس وہ پتہر پاش پاش ہوگیا اور مسلمانان نے عرض کیا کہ کبہی ایسی حالت ہمنے نہین دیکہی تو ارشاد ہوا کہ پہلی روشنی مین مجکو قصور حیرہ و مدائن کسری کی دکہلائے گئے اور جبرئیل نے خبر دی کہ تیری امت غالب ہونیوالی ہے اُسپر اور دوسری روشنی مین ارض روم کے قصور دکہلائے گئے کہ جبرئیل نے خبر دی کہ تیری امت وہاں پر غالب ہوگی اور تیسری روشنی مین صنعا کی محل مجکو دکہلائی گئی اُسمین بحسب خبر جبرئیل کے میری امت غالب ہونیوالی ہے اور مسلمان خوش ہوے اور منافقون نے مضحکہ کیا کہ ایسی فتوحات کی خبر دیگئی اور ساتہہ اسکے آپ خوف سے خندق کہودتے ہین تو اس قصہ پر آیت قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء نازل ہوئی اور جب فارغ ہوے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خندق کے کہودنے سے متوجہ ہوے قریش مجتمع ہوکر دس ہزار آدمیون سے مجمع السیال مین اُترے اور غطفان اہل نجد جانب احد مین اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تین ہزار مسلمانون کے ساتہہ خروج فرمایا کہ کیا اپنی پشتون کو سلع کی پہاڑی کی طرف اور خندق مسلمانون و کفار کے بیچ مین رہگیا قوم

اللہ نے مشرف باسلام کیا اور عزت دی کیا آپکے ساتھ دینگے ہم اپنا مال نذرین گے اور خدا کی قسم نہ دین اونکو مگر
سیف یہ بات سنکر حکم کرے اللہ ہمارے اور اونکے درمیان پس سعد نے برضاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو صحیفہ
میں تہا محو کر دیا اور بالآخر لشکر قریش نے زور کیا کہ عمرو بن عبدود جو بدر میں زخمی ہو کر گیا تہا وہ اچہا ہو کر
قریش کے ساتھ تہا وہ ایسا زور آور تہا بقول فاروق تہا کہ ایک مرتبہ لوٹنے والی جماعت کے مقابلہ میں اونٹ کے بچہ
کو ہات پکڑ کر ڈہال بنائی اور دشمن بہاگ گئی اور عکرمہ بن ابی جہل و ہبیرہ ابن ابی وہب و نوفل بن عبد اللہ و ضرار
بن خطاب و مرداس گہوڑ دوڑا پر چڑہ کر مستعد قتال ہوئی مگر خندق نے روکا بالآخر موقع پاکر خندق کے اندر چلے
اسلام میں آئے اور مقابل طلب کیا پر بسبب عمرو بن عبدود کی ہیبت کے کوئی مقابل اہل اسلام سے نہ نکلا پر علی مرتضیٰ
شیر خدا مقابلہ کو چند مسلمانوں کو ساتھ نکلے اور نعرہ مارا پس کافر متوجہ علی کی طرف ہوئے اور مرتضیٰ شیر خدا نے فرمایا
کہ اے عمرو تو نے عہد کیا ہے خدا سے کہ قریش بلاتے ہیں تجھے دو باتین مگر ایک تو منظور کرتا ہے کہا ہان تو علی مرتضیٰ نے
ارشاد کیا کہ مین تجکو بلاتا ہون اللہ اور اوسکے رسول و اسلام کی طرف یہ ایک بات ہے دوسری یہ ہے کہ میرے ہمراہ
مقابلہ مین دوسرا کوئی شریک نہ ہو تو اوسنے کہا مجکو اسلام کی حاجت نہین اور برعکس قول مرتضیٰ کے اوسنے کہا کہ مین
تجکو بلاتا ہون شرک کی طرف اور مین دوست رکہتا ہون مجکو اوس محبت ابی طالب کی جو میرے اور اونکے بیچ تہی کہ مین تجکو
نہ قتل کرون اور دوسری بات تسلیم کی تو علی نے فرمایا کہ مین تجکو دوست رکہتا ہون کہ قتل کردون تو عمرو گرم ہوا اور
گہوڑے سے اترا اور خوب جہگڑا ہوا اور سخت جہگڑا ہو کر دیر کے بعد باہم ہٹ گئے اب دونون کا ایک ایک وار
ہو جاوے تو عبدود نے کہا پہلے میرا وار ہو مرتضیٰ نے منظور فرمایا پر عبدود کا وہ خطا گیا اور مرتضیٰ نے فرمایا کہ دیکھ
میرے تیرے یہ قرار داد ہے کہ تیسرے کو دخل نہو حالانکہ تیرا بہائی تیری مدد کو آیا ہے پس جیسے ہی عبدود نے اوس طرف
دیکہا جناب مرتضیٰ نے ایسا وار کیا کہ اوس وار سے بالآخر علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسکو قتل کیا کہ دو ٹکڑے ہوا
اور دو شخص اوسکے ساتہیون دو ہمرونکو یون تباہ کیا کہ ایک منبہ بن عثمان بن عبد السباق بن عبد الدار کے تیر
لگا اور مکہ مین جاکر مرا دوسرا نوفل بن عبد اللہ بن مغیرہ مخزومی کو جو خندق مین گرا علی مرتضیٰ نے اوسکو قتل کیا
اور باقی دشمنونکو بہاگ گئی اب خدا کی مدد آنی شروع ہوئی کہ ادہر حضرت نعیم بن مسعود [illegible] ہدایت
کی کہ مخفی طور پر آنکر اسلام لاکر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نعیم بن مسعود نے

عرض کرتا جاتا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اجازت ہوئی اور نعیم نے کہا کہ میں دشمنوں میں جاتا ہوں اجازت ہو
کہ جو چاہوں سو کہوں تو ارشاد ہوا کہ الحرب خدعۃ تو وہ پہلے بنی قریظہ پاس گئے جو قدیم سے انکے ندیم تھے اور اپنی
موافقت اور تجارت جتلا کر کہا کہ قریش و غطفان یہاں کے نہیں اگر انکو فتح ہوئی غنیمت لیکر چلدینگے پر تمہارے
گھر مال یہیں مسلمانوں میں اگر بے شکست ہو جاویگی اور پھر تمہاری مدد کو قریش کا آنا دشوار ہوگا مناسب ہے کہ قریش سے
کچھ رہن کر لیا جاوے کہ اوسکے سبب تمہاری مدد کو آوینگے تو بنی قریظہ نے اوس رای کو پسند کیا پھر نعیم رضی اللہ عنہ
قریش پاس آئے اور اپنی مراعات کفار کے ساتھ و معادات اہل اسلام کے ساتھ بیان کر کے کہا کہ مجھکو راہ ملا ہے کہ بنی قریظہ
پشیمان ہو کر ہیں اور مسلمانوں سے عہد کیا ہے کہ ہم قریش و بنی غطفان سے رہن لیکر تمکو سونپیں تاکہ وہ گردنیں
مارین تو اگر بنی قریظہ رہن طلب کریں ایک آدمی کو نہ دینا پھر غطفان پاس آئے اور یہی مقولہ قریش سے جو کہا تھا اور
کہا اور رات سنیچر شوال ۵ھ ہجری کی ہوئی تو قریش و غطفان نے کہا کہ ہم تنگ ہو گئے ہیں اب چڑھائی کرو اور ان
بدبختوں بنی قریظہ نے سبت کی تعظیم کی اور صاحب سبت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے لڑائی ڈالی تو انہوں نے کہا کہ
ہمارے پہلے بھی سبت کی عدم رعایت سے تباہ ہو گئے ہیں لہذا جب تک ہم تمہارے ساتھ ہو کر غزا نکرینگے جب تک تم ہمکو
رہن نہ دو اس وقت قریش کو نعیم کا مقولہ راست و درست معلوم ہوا اور قریش نے کہلا بھیجا کہ اگر تمکو لڑنا ہے تو نکلو
اور ہم تمکو کوئی رہن نہیں دینگے اُس وقت بنی قریظہ کو نعیم کے مقولہ کی صحت دریافت ہوئی تو قریش و غطفان کو
کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ مقاتلہ بغیر از رہن نکرینگے اسکو قریش و غطفان نے انکار کیا اور خدا تعالی نے سرد
راتوں میں سخت ہوا چلائی کہ قریش و غطفان کے ڈیرے اکھڑ گئے اور چارپایوں کی کونچیں زمین پر اکھڑ گئے اور رسم کی خبر
حضور صلعم کو پہونچی تو حضور نے ارشاد کیا کہ کوئی ہے جو قوم کی خبر لادے تو اوسکے لئے جنت ہے پر کسی ادھر سے جواب نہ
دیا تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حذیفہ کو بلایا کہ وہ بسبب تعیین نام کے حاضر ہوئے اور ارشاد کیا کہ قریش کی خبر لا
اور دست مبارک کی مس سے وہ ایسے گرم ہو گئے جیسے کوئی حمام میں ہو اور فرمایا کہ کچھ حرکت وہاں سے کیجیو نہ خبر لاؤ
تو وہ گئے دیکھا کہ لشکر تمام انہوں نے آگ جلائی ہے کہ اوس میں ابو سفیان کو گرم کر رہے ہیں تو حذیفہ نے چاہا کہ تیر ماریں مگر
بخیال ارشاد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے باز رہے اور فرشتوں نے تکبیریں کہیں اور ہوا تیز اور الٹی شروع کی اور ابو سفیان نے
گھبرا کر کاٹھی اونٹ پر ڈالی اور پہ بیٹھا اور اوس ہوا سے سب گھبرا گئے [illegible] لشکر والوں کے ساتھ ہمراہ ہو بیٹھے [illegible] حتی

گریز کا یہ سے ہرشہر کرتا ہو۔ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا

وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۱۵ اور اگر داخل کیے جاتے احزاب والے اہل مدینہ پر انکے اقطار سے پھر طلب کیے جاتے

شرک کے فتنہ کو تو البتہ لاتے اسکو اور نہ ٹھہرتے اس فتنہ شرک کے ساتھ مگر کم کہ تباہ کیے جاتے وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا

اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ۱۵ اور غزوۂ احد کے بعد جبکہ [illegible]

اونکی ایک طرف ہو لی یہ ہو گئی تو یہ آیت نازل ہوئی وہ جو نازل ہوئی عہد کیا اللہ کے ساتھ کہ عود نکرینگے پہلے سے کہ ہم

پھیرینگے اور یہ عہد اللہ کا سوال کیا گیا بخلاف عہد ستر کے صحابہ کے کہ انکی تعتہ بس کا حال آتا ہی فاعکر

کرنیں پہے سعد بن کا اور بخوبشارہ یہ عجیب سابی کا حال فرماتا ہو قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ

أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۞ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ

سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۱۵ فرما کہ

نفع دیگا تمکو بھاگنا موت سے یا قتل سے اور اس وقت میں نہ متع کرینگے مگر کم فرما کون ہو وہ جو تمکو نگاہ رکھے اللہ سے

اگر تمکو ارادہ کرے برائی کا یا ارادہ کرے تمہارے ساتھ رحمت کا اور نہ پاوینگے وہ اپنے لیے سوا اللہ کے دوست و

مددگار قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا ۖ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ

إِلَّا قَلِيلًا ۞ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ اور جانتا اللہ روکنے والوں کو تم میں سے شغل الی کی اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں کو

کہ آؤ ہماری طرف اور نہ آویں جنگ میں مگر کم بخل کرتے ہوئے تمہارے اوپر فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ

إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم

بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۱۵ پس جب آوے خوف تو او نکو دیکھے کہ وہ نظر کرینگے تیری طرف کہ دورہ کریں انکی آنکھیں خوف و

نامردی سے مثل اس شخص کی آنکھ کہ جس پر غشی آگئی ہو موت سے پس جب جاتا رہے خوف جلاوینگے تمہارے اوپر تیز زبانوں

بخل کرتے ہوئے اوپر خیر کے یہ لوگ نہ ایمان لاوے تو گم کرے اللہ انکے اعمال اور ہے وہ خوف اللہ پر آسان کہ نبی علیہ الصلوٰۃ

والسلام سے اور سکو دور کرے يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِن يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم

بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۞

ربع

کہاں کہاں لشکروں کو کہیں چلے گئے اگر وہ لشکر دوست کہیں کا مل رہے تو جنگوں مین مسلمانوں کے حالات
دریافت کریں تمہاری خبروں سے ہر گروہ منافق ہونے تمہارے مین نہ مقاتلہ کرتے مگر کم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۝ البتہ تم مومنین
کے لئے رسول اللہ مین نیک پیروی ان مہاجر و انصار کے لئے جو امید رکہیں لقاء خدا کی اور روز آخر کی و یاد
کرے اللہ کی بہت وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَمَا
زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ اور جب دیکہا مومنین نے لشکروں کو کہا یہ ہی وہ جو وعدہ کیا ہے اللہ اور اوسکے
رسول نے سورۂ بقر مین اور سچا ہے اللہ و اوسکا رسول اور نہ زیادہ کری اونکو اوسکی آمد مگر ایمان اور تسلیم جیسے کہ پارہ
سوم پارہ سیقول سورۂ بقر مین ارشاد ہوا ہے کہ البتہ تم کو آزماوینگے ساتہ ایک شی عظیم خوف و جوع کی وہ یہی
جنگ احزاب ہے اشارہ ہے ا ه بقول اقوال و ثمرات سے اشارہ غزوۂ احد کی طرف ہوا تہا علی ہذا آیت والموفون
بعہدہم اذا عاہدوا والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس مین وعدہ ہوا تہا ولما
یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مین دوسرا اشارہ ہے جیسے سورۂ بقر مین مفصل لکہا گیا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج مومنین سے مرد ہین ایسے جنہوں نے سچا کیا وہ جس پر وہ معاہدہ کیا
انہوں نے اللہ سے مثل سعد بن عبادہ و سعد معاذ و انس بن نضر وغیرہ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ پس بعض انہین سے کہ
انس بن نضر عم انس کے وہ ہین جنہوں نے پورا کیا عہد کو اپنی موت تک وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا
تَبْدِيلًا اور بعض انہین سے ہے جو منتظر ہے شہادت کی انتظار کر رہا ہے اور کچہہ عہد سے بدل نکیا ... سے مروی ہے کہ
ہم روز احزاب مین حصن بنی حارثہ مین تہے جو محکم ترین قلعوں مدینہ سے تہا اور ام سعد بن معاذ ہمارے ساتہ تہی قسم مین
پہلے حجاب کی اور سعد کے پاس ایک زرہ تہی چہوٹی کہ وہ ری اونکو نہ ڈہک سکتی تہی اور اونکے پاس حربہ تہا تو وہ خندق مین گئے
اور سر حبان بن قیس بن عرقہ کا بنی عامر سے اکحل پہ اونکو لگا تو حبان نے کہا کہ مین ابن عرقہ ہون تو سعد نے فرمایا کہ
غرق کرے اللہ تیرا منہ نار مین پہر کہا سعد نے کہ الٰہی اگر زندہ رکہا حرب قریش سے کچہہ تو باقی رکہہ مجہکو اوسکے لئے کیونکہ
نہیں ہے کوئی قوم محبوب تر میری طرف کہ مین جہاد کرون اونکے ساتہ سوا اوس قوم سے جنہوں نے رکہہ دیا ہے تیرے رسول کو
اور تکلیف دی ہی اور نکالا ہی اور دور کی ہی تو نے ہماری و اونکے درمیان سے لڑائی تو اب باقی رکہہ مجہکو تاکہ قرار کرین

میری آنکھیں بنی قریظہ سے اور بیٹھے یہ ہم سوگند ہیں بنی قریظہ سے یہ ذکر انصار مجاہدین کا ہے جو سعد مل تھے اور مہاجرین
بھی اسی صفت کے ساتھ ہیں پر بالتبع پس دوسرے حضرات مہاجرین ممن قضی نحبہ میں امیر حمزہ وغیرہ داخل ہیں
جو احد میں شہید ہوئے اونکو دوسرے فضل بالذات بہت کچھ ہیں لیجزی اللہ الصادقین بصدقہم
ویعذب المنافقین ان شاء او یتوب علیہم ان اللہ کان غفورا رحیما ۝ تاکہ جزا دے
اللہ سچوں کو اونکے سچ کے ساتھ اور عذاب دے منافقین کو اگر چاہے یعنی جبکہ توبہ نکریں یا توبہ قبول کرے اگر بدرستی
اللہ غفور رحیم ہے تائبوں پر اس مقام پر معنی انا عرضنا الامانۃ کو غور کرنا چاہیے ورد اللہ الذین کفروا
بغیظہم لم ینالوا خیرا ۱۲ اور رد کیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اونکے غیظ کے ساتھ کہ نہیں پہنچے خیر
کو وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ۝ اور کافی ہوا اللہ قتال کے لیے اور ہے اللہ
قوی غالب اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب اہل مکہ پھر کر نہ آویں گے بلکہ اہل اسلام ہی گھیر
لینگے چنانچہ ایسے ہی ہوا اور جبکہ کفار مکہ واپس پھرے اور مسلمان خندق سے مدینہ میں آئے اور ہتیار رکھے اور
حضرت ظہر ہوا تو جبرئیل عمامہ باندھے ہوئے خچر پر سوار ہوئے غبار آلودہ دیباج کی چادر اوڑھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پاس آئے جبکہ زینب بنت جحش کے ہاں اپنا سر دھو رہے تھے تو کہا کہ آپنے ہتیار رکھ دیئے فرمایا ہاں تو جبرئیل
نے کہا کہ ملائکہ نے چالیس دن سے ہتیار نہیں رکھے اور نہ لوٹا ہیں اب مگر قوم کی طلب سے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غبار جبرئیل و سواری کے منہ سے پونچھا تو جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے جہاد کا حکم دیا ہے بنی قریظہ پر اور ہم قصد کرنے والے ہیں
بنی قریظہ کا تو آپ تشریف لیجلیے انکی طرف اور میں جاتا ہوں کہ اونکے قلعہ کو توڑوں وریزہ وریزہ کروں جیسے
مرغ کے بیضہ کو پتھر پر مارتے ہیں تو بلال نے حکم سے منادی کی کہ جو فرمانبردار ہے وہ عصر کی نماز بنی قریظہ میں گذارے
اور مرتضی کو نیزہ دیکر مقدمہ میں مہاجرین کے ساتھ بھیجا وہ جبکہ قلعہ کے پاس پہونچے نیزہ آپنے گاڑا اور یہود نے
کہا کہ یہی عمرو در کا قاتل ہے اور برا کہنا شروع کیا اور مجمع بنی عبد الاشہل بنی نجار نے انصار کی موافقت کی
اور ایک گروہ نے عصر کی نماز کی نسبت حکم کو اجتہاد سے مبالغہ سمجھے اور دوسروں نے حقیقت پر محمول کیا تو کسی نے راہ میں
اور کسی نے بنی قریظہ میں جا کر نماز پڑھی اور دونوں لائق تحسین ہوئے اور مرتضی کے جانیکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے زرہ پہنی اور خود سر پر رکھا اور سپر دوش پر ڈالی اور نیزہ ہاتھ میں لیا اور بعفور خچر پر سوار ہو کر

محمد رسول اللہ ہیں مگر ہیں ابتک حسد کے سبب تم ایمان نہیں لائے اب تین کاموں میں ایک کو اختیار کرو یا ایمان لاؤ
یہود نے کہا کہ اپنے دین سے مفارقت ہم جائز نہیں کہ دوسری کتاب توریت پر قبول کریں تو کعب نے کہا کہ اپنی
اولاد و عورتوں کو قتل کرو اور حصار سے اُتر کر مقاتلہ کرو تو انہوں نے کہا کہ ان بیچاروں نے کیا قصور کیا ہے تو کعب نے
کہا کہ آج سبت کی رات ہے مسلمان ہم سے امن کا خیال کئے ہیں آؤ شبخون ماریں اُن نابکاروں نے کہا کہ شنبہ
کی رعایت ہم ترک نکرینگے جبکہ ششدر ہوے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابو لبابہ کو اسی کو جو پہلے اونکے
ہم سوگند تھے طلب کیا اور دریافت کیا کہ حکم کی مطابق ہم نیچے اُتریں تو ہماری ساتھ کیا ہوگا ابو لبابہ رضی اللہ عنہ سے
بطور خطا کے اشارہ گردن کاٹنے کا ہوا کہ اُس اشارہ کی بعد سخت پشیمان ہوے جنکی توبہ کا قصہ مشہور ہے پر یہود مضطر
و لاچار ہوے تو ناچار حکم کی مطابق نیچے اُترے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے محمد بن مسلمہ نے اُنکے مردونکی مشکیں
باندھیں اور عبد اللہ بن سلام اون کی جو بنی النضیر میں رہتے تھے عورتوں و بچوں و مال و اسلحہ و متاع کی ضبط میں مشغول ہوے
کہ چار ہزار گوسپند و پانسو شمشیر و تین سو سپر تھی اور بہت سے برتن و دواب و مواشی غیر عدد سے کہ بازیادہ تھی تو امرا
داعیان نے شفارش کی کہ بنی قینقاع کے یہود کی سفارش ابی بن سلول نے کی تھی کہ سات سو آدمی تھیں سے
چار سو زرہ پوش تھے آپ نے بخشے تو اُنکے جرائم سے درگذر کیجئے پر جواب اونکو کچھ نہ ملا تو حد سے مبالغہ کیا حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ آیا ایک شخص پر تم حکم ہونے پر راضی ہو عرض کیا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ سعد معاذ
سب نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں اُسی وقت سعد معاذ رضی اللہ عنہ زخمی تھے بلائے گئے اثناء راہ میں اوسیوں نے
بہت کچھ عرض معروض سعد سے کی مگر سعد نے جواب نہ دیا اور جواب بالآخر دیا تو یہ کہا کہ وقت وہ نہیں کہ خدا کی راہ میں
سعد کو ملامت کرنیوالی کی سرزنش پہونچے تو انہوں نے جان لیا کہ سعد رعایت نکرینگے فریاد اونمیں سے بعضی کرنے لگے جبکہ
سعد رضی اللہ عنہ مجلس مبارک میں پہونچے تو ارشاد ہوا کہ اپنے سردار کے آنا نیکے لئے کھڑے ہو جاؤ تو اوسیوں نے سعد سے
عرض کیا کہ رعایت اُنکے حال پر ہمارا سبب ہے تو سعد نے کہا کہ تمھیں عہد کیا ہے جو کچھ میں حکم کروں تم راضی ہو سب نے
جواب دیا کہ ہاں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ جو کوئی یہاں ہے وہ میرے حکم پر راضی ہے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حکم تمہاری ہی جو کرو تو سعد نے حکم کیا کہ مردونکی انکی گردن ماری جاویں
اور اونکی عورتیں و بچے کنیزک اور غلام بنا لئے جاویں اور اونکا مال مسلمانوں میں تقسیم کیا جاوے تو حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرش کی یہی حکم ہے جسکی صداقت فصل ۴۲ ہم نے تتبعیا میں مفصل ہے پس سعد کے حکم کی بعد یہود
بنی قریظہ مدینہ میں لائے گئے اور اسامہ کے گھر میں مقید کیے گئے اور عورتیں بچے رملہ بنت حارث صحابیہ کے
گھر میں محفوظ کیے گئے اور انکو چھوہارا کھانے کو دیے گئے اور چونکہ مسکین بندے ہوتی تہین آپ صبح سے منسی اور کھانا
کھانے لگے اور موضع مناسب میں خندق کھود کر انکی گردنیں ماری گئیں اور کعب اسید حاضر کیا گیا اور عرض کیا کہ
ای ابو القاسم توریت کی قسم کہ اگر یہود مجھکو سرزنش نکرتے کہ قتل کے خوف سے ایمان لایا تو میں آپکی تصدیق کرتا حکم
ہوا کہ اوسکے یاروں کے ساتھ ملا دیا جاوے یہ بطور خلاصہ کے بیان کیا اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَاَنْزَلَ

الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ

تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۔ اور اتارا ان اہل کتاب کو جنہوں نے مدد دی کفار کو ع
انکے قلعوں سے اور ڈالا انکے دلوں میں رعب ایک فریق کو تمنے قتل کیا جو اوسمیں بالغ تہے اور ایک فریق عورتوں
بچوں کو تمنے قید کیا اور وارث کیا تمکو انکی زمین گھروں و مالوں کا اور زمین کا کہ تم اوسپر نہ چلے اور ہے اللہ ہر چیز پر
قدرت والا اور وہ زمین جسپر نہیں چلے وہ زمین زبولوں و نقشال اہل قموس سے ہے اور ممکن ہے کہ مراد اوس سے
مکہ و خیبر و فارس و روم ہو اور جو زمین تا قیامت فتح ہو یہ اول ہر نشر کے متعلق ہے اس مقام پر وہ شخص سرزنش کی
قابل ہے جو اسلام کا دعوی کرکے یہ لکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھا نکیا کہ بنی قریظہ کو قتل کیا معاذ اللہ
من ذلک القول من الدجالین اب دوسری لف کے امور کی نسبت نشر میں جو متعلق بزوج وزوجہ ہے توجہ فرمائیے
اور ظہار کے نشر کی حاجت نہیں کہ وہ دوسری سورت میں مفصل ہے یعنی سورۂ طلاق میں اور ایلا ظہار کے قریب ہے
جسکو طلاق پہلے سمجھتے تو اسکا ذکر ہے کہ جب اسلام میں شوکت پیدا ہوئی تو بمقتضای بشریت ازواج مطہرات نے زیور
و عمدہ لباس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نہ تہا کیونکہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پاس جو کچھ آتا کار خیر میں صرف ہوتا نہ انکہ بادشاہوں کی طرح سے عورتوں کے سامان بنائے جاتے پس
انکی طلب سے آزردہ ہوکر ایک جای خاص میں بیٹھے اور قسم کہائی کہ ایک ماہ تک انسے خلوت نکرونگا پھر شہرت یہ ہوئی کہ طلاق
دی گئی پر طلاق او نہی ہوا وہ ایلا اور تہی کہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گھر دور تہا اس سبب سے ایک روز خدمت میں

آپ حاضر ہوتی اور دوسرے روز ازنکو ایک پڑوسی خدمت مبارک مین آتی اور خبر لیجاتے اور اُس روز پڑوسی آئی ماری تہی وہ خبر لیگئے کہ آج یہ گذرا تو فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور دیکہا کہ مسجد مین اصحاب جمع ہین اور لوگ چرچہ کر رہے ہین کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ازواج کو طلاق دی ہے اور کسی کو اجازت اندر جانے کی نہین سوا اسکے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اذن دیکر گئے ہین اور فاروق رضی اللہ عنہ نے اذن چاہا بالآخر اونکو اذن ملا تو دیکہا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارد گرد ازواج مطہرات سب سکوت مین بیٹہی ہین تو فاروق نے چاہا کہ حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہنسادین تو عرض کیا کہ اگر مین دیکہون بنت خارجہ یعنی اپنی زوجہ کی بیٹی حفصہ کو کہ وہ نفقہ طلب کرتی ہے تو مین کہڑا ہون اُسکی گردن ماردون تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ یہ میرے گرد ہین جیسے تو دیکہتا ہے تو ابو بکرؓ نے عائشہؓ کو ڈانٹا اور عمرؓ نے حفصہ کو کہ تم حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وہ مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جبکہ علیحدہ ہوئے ایک ماہ بیٹہے ہین سو تو فاروق نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے طلاق دینے کی نسبت جو چرچہ ہوئی تہی دریافت کیا اور دراصل یہ ہی تہی تو ارشاد ہوا کہ نہین پس حضور صلعم سے اجازت لیکر مسجد مین آکر زور سے ندا کی کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طلاق نہین دی اور آیت اذا جاءهم امر من الامن والخوف اذاعوا به پڑہی گئی اور انتیس روز بعد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قسم پوری ہوئی کہ وہ ماہ انتیس روز کا تہا اور جبرئیل آیت تخییر لائے یاایہا النبی

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اے نبی اپنی ازواج کے لئے فرما کہ اگر تم ارادہ کرو حیات دنیا اور اُسکی زینت کا پس تو آؤ تمکو مین برخوردار کردون اور بناؤ سنگار کردون تمکو اچہا سنگار اور اگر تم ارادہ کرو اللہ و اُسکے رسول اور دار آخرت کا تو اللہ نے تیار کیا ہے محسنات کے لئے تم مین سے اجر عظیم پس اول اس آیت کی تعمیل کے لئے صدیقہ سے ارشاد ہوا کہ وہ نو عمر تہین کہ اپنی مان باپ سے مشورت کرکے اُسکا جواب مطابق اُنکی کہنے کی دو اور جلدی نکرو تو صدیقہ نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے تو یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پڑہی صدیقہ نے عرض کیا کہ اسمین مان باپ سے مشورہ کی کیا بات ہے مینے اختیار کیا اللہ و اُسکے رسول و دار آخرت کو لیکن بوجہ غیرت عرض کیا کہ

دوسری عورتوں سے میری بیہ بات نفرمائیے تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں سختی کرنیوالا کرکے نہیں بھیجا گیا اور نہ بخل والا لیکن بھیجا گیا ہوں تعلیم کرنیوالا بشارت دینیوالا اور اختیار کی مسئلہ کی تحقیق کہ آیا طلاق ہوتی ہے یا نہیں کتب تفاسیر و فقہ میں مفصل لکھی ہے پس اسکے بعد ساری ازواج مطہرات نے اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دار آخرت کو پسند کیا اور بنظر مزید تاکید ارشاد ہوا یا نساء

النَّبِيِّ مَنْ يَّأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۖ وَكَانَ

الجزء ۲۲

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝ اے نبی کی بیبیوں جو لاوے تم میں کوئی ناشائستہ ظاہر مقابل قنوت کی دگنا کیا جاوے اسکو عذاب دو حصہ اور ہے یہ اللہ پر آسان اور جو قنوت کرے تم میں سے اللہ اور اسکے رسول کیلئے اور کام کرے نیک دیں ہم اسکو اسکا اجر دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے اسکے لئے بزرگ رزق آخرت میں اس مقام سے امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سکو دو عذاب ہیں اور سکو دو اجر ہیں نزدیک انکا زیادہ بود حیرانی ہے اب فحش ظاہر و قنوت کی تفسیر فرماتا ہے يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ

النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا

مَّعْرُوْفًا ۝ وَّقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى اے نبی کی ازواج تم عورتوں کے ایک کی مثال نہیں ہو اگر تم تقوی کرو جو عبارت قنوت سے ہے اور تم چونکہ امہات المومنین ہو تو نہ نرم کرو بات لوگوں پر اپنا شرف رکھو تاکہ نرم بات کرنے میں طمع کرے وہ جسکے دل میں مرض نفاق ہے اور کہو اچھی بات اور با وقار رہو اپنے گھروں میں اور نہ سنگار کرو پہلی جاہلیت کا خواہ قبل زمانہ اسلام سے خواہ پہلے زمانہ کی جاہلیت کا سا جو زمانہ نوح و لوط وغیرہ میں تھا نوح و لوط کی عورتیں مشہور بکفر ہیں اس علاقہ سے ازواج کو نصیحت ہے اور لوط کے قبیلہ کا اہل یعنی اہل بیت سے ہونا خود قرآن مجید سے ثابت ہے جیسے ہر ایک کی عورت گھر والی کہلاتی ہے اور نوح کی زوجہ شریرہ بھی حکم انکا اہل سے تھی پر اسکا بیٹا خاوند سے بیٹا نوح کے اہل بیت سے زیادہ اپنی بیٹی نوح کا پرورش یافتہ تھا پس ازواج مطہرات کی اہل بیت ہونے پر ذیل میں ترتیب قرآنی صریح دال ہے وَاَقِمْنَ

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ اور برپا رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت

کرو اللہ اور اسکے رسول کی إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ
تَطْهِيرًا ۝ بجز اسکے نہیں ارادہ کرتا اللہ کہ لیجاوے تم سے رجس اے گھروالو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا کہ پہلے جو گھر والے
تبرج جاہلیت میں پہلے ہو چکے تھے جو رجس ہو تھا وہ تم سے دور کیا جاوے گا اور علی مرتضی و حضور زہرہ و امام حسنین
یہ وصف تبرج رجس کا کبھی حاصل نہیں ہوا تھا اور اس میں بہر آل عبا کی بزرگی عظمت حاصل ہو کہ یہاں اس طرح ہونے کی
اور تاویلات کو گنجایش نکالنا دوسری بات ہے جو صراحت کے خلاف ہے اس مقام ہی روایات ضعیفہ کا اس تفریع
متواتر قرآنی کے خلاف اعتبار نہیں اور چونکہ لفظ اہلبیت مذکر ہے دوسرے گھروالوں میں دوسری تعداد مثل غلام بھی
داخل تو مذکر ضمیر کم اسکو منافی نہیں جیسے جلد دوم بخاری میں بعد نکاح زینب میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چلے حجرۂ عائشہ تک اور فرمایا السلام علیکم اہل البیت اور بی بی نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ صحیح
مذکر ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اہل بیت کو کہا ہے جنہیں صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں اور آیت سے پہلے صریح
ازواج کا ذکر ہے اور آگے بعد بھی پس مقابل ترتیب متواتر قرآنی کسی اعتبار روایات ضعیفہ کا کیا جاوے وَاذْكُرْنَ
مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝ اور یاد کرو جو آیات
اللہ و حکمت پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں تحقیق ہے اللہ لطیف خبردار پس گھروالے وہی اہلبیت ہیں اور بالفرض روایات
ضعیفہ سے نزول اس آیت کا حق آل عبا مانا جاوے لیکن وصل آیات حسب آیت وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ونزلناہ
بتلاتے ہیں جو ترتیب سے کہ ضرور ہو شمول حضرات ازواج مطہرات اس وصل سے ظاہر ہے إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ
وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ
فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا
عَظِيمًا ۝ تحقیق مسلمان مرد و مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد و ایمان والی عورتیں اور نماز پڑھنے والے مرد و نماز پڑھنے والی
عورتیں اور سچے مرد بالفعال و سچی عورتیں اور صبر کرنیوالے مرد بالخصوص جہاد میں اور صبر کرنیوالی عورتیں اور خشوع
کرنیوالے مرد اور خشوع کرنیوالی عورتیں بالخصوص حج میں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں بالخصوص
زکات سے اور روزہ رکھنے والے مرد بالخصوص رمضان میں اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور نگاہ رکھنے والے مرد اپنی فرجوں کو

غیر منکوحہ دانا ہے اور نگاہ رکھنے والی عورتیں غیر مردوں سے اور ذکر کرنے والے مرد اللہ کا بہت اور ذکر کرنے والی
عورتیں اونکے لیئے اللہ نے تیار کی ہے مغفرت و اجر بزرگ۔ اب تیسرے امر کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ متبنیت موقوف کی گئی
اور نبی سے جو کوئی نکاح کرے وہ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی اور زینب امہات المؤمنین میں ہونے والی ہیں پر اونکا
نکاح پہلے زید سے ہو جو آپ کے متبنیٰ تھے اور رسم متبنیت کی بیخ اکھاڑنے سے وہ متبنیٰ نہ رہے اور عبد اللہ و زینب کو حکم
فرمایا گیا تھا کہ زینب کا نکاح پہلے زید سے کیا جاوے اور انہوں نے نہ مانا اسلیئے کہ زید اگر متبنیٰ ہوئے تو مضائقہ نہ تھا
اور زینب کی امیمہ بنت عبد المطلب تھیں اور زید اپنی قوم میں اگرچہ عمدہ تھے اور نیکوکار پسندیدہ اشخاص سے تھے
جو ہمکفوی کی لائق تھے کہ علم و فضل موجب ہمکفوی اعلیٰ قوم سے ہے گو قریش کی قوم سے نہ تھے تو ارشاد ہوا وَمَا كَانَ

لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ

وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ۝ اور نہیں جائز کسی مومن اور مومنہ کو جبکہ حکم کرے
اللہ اور اسکا رسول کسی امر کا کہ ہو انکی کام میں انکا اختیار اور جو عصیان کرے اللہ اور اسکے رسول کا تو گمراہی ظاہر
گمراہ ہوا پس جب سنا زینب و عبد اللہ انکے بھائی نے اس حکم کو تو وہ نکاح سے زینب کے زید کے ساتھ راضی ہو گئی اور
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور دس دینار و ساٹھ درم و خمار و درع و ازار و ملحفہ و
پچاس مد طعام و تیس صاع تمر زینب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روانہ کئے اور زید و زینب میں نزاع
ہوئی تو زید نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو زید کے نکاح کرنے سے
پہلے حق کی خبر سے معلوم تھا کہ زید کے طلاق کے بعد زینب ازواج مطہرات میں داخل ہونگی تو بھی حضور صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے زید کو نفرمایا کہ تو طلاق دے بلکہ یہ فرمایا کہ آیا تو نے دیکھا اس سے کچھ عرض کیا نہیں گناہ عظیم جانے
وہ اپنے نفس کو تو ارشاد ہوا کہ رکھ اپنی بی بی کو تو حق تعالیٰ کا خطاب ہوا جیسے فرماتا ہے وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي

أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ

مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ اور یاد کر جبکہ تو نے کہا اس زید کو کہ
جسپر اللہ نے انعام کیا اور تو نے انعام کیا کہ رکھ اپنے پاس اپنی عورت کو اور ڈر خدا سے اور پوشیدہ رکھا تو نے
اپنی جان میں جسکو اللہ ظاہر کرنیوالا تھا اور تو ڈرے آدمیوں منافقین یہود وغیرہ سے اور اللہ لائق تر ہے کہ اس

تو ڈر پس اس آیت کے بعد زید و زینب میں توحش پیدا ہوا اور زید نے طلاق دی فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ
مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ
اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پس جب زید اپنی عورت سے پورا کیا
کار عدت تو زید بسبب ارشاد زینب پاس گئی اور زینب کی ہیبت زید پر پڑی یہانتک کہ اونکی طرف
نہ دیکھ سکے پیٹھ پھیر کے زید نے پیغام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہنچایا تو زینب نے کہا میں کچھ کرنیوالی نہیں
یہانتک کہ مشورہ کر لوں اپنے رب سے اور نماز کی طرف کھڑی ہو گئیں تو اترا قرآن کہ ہم نے نکاح کیا تیرا زینب سے تاکہ نہو
مومنین پر روک اپنے متبنا کی بیبیاں ہیں جو انکی عورتوں میں جب وہ پورا کریں اپنی عورتوں سے عدت طلاق کو اور ہے
حکم خدا کیا گیا پس تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب پاس بلا اذن اس نکاح سے اور ولیمہ کیا
موٹی بکری کے گوشت سے کہ سب نے کھا لیا اور چلے گئے پر دو آدمی بعد کھانا کھا چکنے کے باتوں میں لگے رہے پس نکلے
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید آپکے پیچھے پیچھے تھے اپنی ازواج کے حجروں تک اور انپر سلام کیا تو وہ دریافت
کرنے لگیں کیسا پایا آپنے اپنے اہل کو فرمایا کہ میں نے بھلا پایا پھر زید نے خبر دی کہ آدمی چلے گئے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم زینب کے گھر تشریف لائے اور زید نے جانیکا قصد کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ ڈال دیا اس
طریق سے جو قرآن مجید میں قصہ بیان ہوا سوائے ملحد مردود کے جو خلاف طور پر بیان کر کے اعتراض کرے اہل بصیرت
اعتراض نہیں کر سکتا کہ پہلے سے متبنیت کی رسم کو توڑا اور ظاہر یہ کیا کہ باوجود خدائی اطلاع کے کہ زینب
آپکی ازواج میں داخل ہونگی اونکا نکاح زید سے کیا اور اونکی طلاق و عدت کے بعد حق تعالی نے نکاح کیا اور ولیمہ
کر کے جس میں عامہ شہرت ہو گئی اونکے پاس گئے مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۝
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ نہیں ہے
نبی پر حرج اسمیں کہ حلال کیا ہو اللہ نے اسکے لئے طریقہ خدا کا ہے ان انبیا میں جو پہلے گذر گئے کہ انپر حرج نہیں
ہوتا اسمیں کہ حلال کیا ہو اللہ نے اونکے اوپر اور ہے حکم خدا اندازہ مقدور اون لوگوں کو جو پہنچاویں اللہ کی
رسالات کو اور اس سے ڈریں اور نہ ڈریں کسی سے سوائے خدا کے اور کافی ہے اللہ از راہ حساب لیکھو فصل ۲ الکتا

اعبرانیوں کو کہ موسی نے کوشی عورت سے نکاح کیا اور وہ کسی سے نہ ڈری تا آنکہ مریم انکی بہن کو جو مشتعل ہوئی تھیں
سزا ملی اور دیکھو کتاب اعمال کو کہ بہت سی حرام اشیا دین موسوی کی دین عیسوی میں حلال ہوئیں اور حواریوں
نے کھائیں اور دیکھو ورس ۱۲ باب دوم نامہ دوم پطرس کو وہ ایسے مقدمات کی نسبت یہود کو سرزنش فرماتے ہیں
کہ وہ لوگ جو شہوت پرست ہیں وہ صاحب جلال کو بدنام کرنے میں نہیں ڈرتے کہ صاحب جلال عبارت حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے پس اس مقام پر منافقوں یہود مدینہ کا آنکا دیکھانا ترجمات جو خود قرآن شریف
میں صریح ہے معترض ہوے کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا تو اونکا جواب آیا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ؏ نہیں ہے محمد تمہارے
مردوں میں سے کسی کا بلحاظ نسب باپ ولیکن رسول اللہ کا ہے و خاتم انبیا اور ہے اللہ ہر شے کے ساتھ دانا جیسے ورس
۵ سے ۹ فصل نہم دانیال سے ختم رسالت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر ہے علی ہذا نبی سبقی ہونا جیسے ختم الانبیا ہونا
واضح ہے جیسے فصل ۱۲ یوحنا انجیل میں مسیح نے پچھلے دن والا کرکے فصل ۱۰ اسفر مثنی کے نبی کو جو اسماعیلیوں میں
پیدا ہونا فرمایا ہے اور باپ ہونا بنظر عظمت اور ازواج مطہرات کا مادر مومنین ہونا بنظر عظمت یہ دوسری
بات ہے اور یہ مقام جائے شکر کا ہے کہ حق تعالی نے تبنیت کی جہالت سے تمکو پاک کیا جیسے ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سی
یاد یعنی دن میں ظہر و عصر کی نماز میں بالخصوص تاکہ تمہارے سینے فراخ ہوں اور حقیقت جہالت تبنیت سے آشنا ہو اور
تسبیح کرو اوسکی صبح و شام نماز فجر و مغرب و عشا کی بالخصوص هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم
مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا وہ خدا وہ ہے جو جزای نماز دیتا ہے تمکو اور ملائکہ رحمت
بھیجیں تاکہ نماز کی برکت سے نکالے تمکو جہالت کی اندھیریوں سے نور علم کی طرف اور ہے اللہ مومنوں کے ساتھ رحم والا
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا انکی تحیت اس روز کہ ملیں گے اوس سے
بعد مرگ یا قیامت میں سلام ہوگا اور تیار کیا ہے اونکے لیے بڑا اجر يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اے نبی ہمنے تجکو بھیجا ہے شاہد تیری امت پر اور بشارت
دینے والا اہل الایمان کو دین و دنیا کی نعمتوں سے اور ڈرانیوالا الکفار کو انکی ہلاکت و عذاب قیامت سے اور
بلانیوالا اللہ کی طرف اسکے اذن سے مومن و کفار کو اور سراج نورانی بشارت دہندہ مومنین کو اسکے ساتھ کہ انکو
اللہ کی جانب سے بڑا فضل ہے اور نہ اطاعت کر کافرون و منافقوں کی جو تجھسے برگشتہ ہوں اور ترک کر انکے
دکہ دینے کو اور بھروسا کر خدا پر اور کافی ہے اللہ وکالت کے لئے اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور دہندہ
اور سیم نور کے رتبہ والے کا درجہ دریافت کرنا چاہئے یہان تک نشر ہوئی لف کی جسمین بیان تہا کہ کفار و منافقوں کی
اطاعت چاہئے پہر پانچوین مسئلہ کا اس سورت مین ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ
وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مومنات سے پہر انکو طلاق دو پہلے اسکے کہ تم
انکو مس کرو تمہین نہین ہے تمہارے لئے انپر کوئی عدت کہ وہ کاٹین اسکو پس برخوردار کرو انکو و اگر مہر مقرر کیا ہو تو
نصف مہر ہے ورنہ ملحفہ وغیرہ شرح فقہ و حدیث دیکر رخصت کرو بہی رخصت نہ بطور جاہلیت کی کہ انکو کچہ نہ دو
یہ مومنات کے ساتھ خاص ہے اور چہٹا حکم ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ
اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ
وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً
مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اے نبی ہمنے حلال کین تجکو تیری وہ ازواج جنکو تونے انکی مہر دی یا وہ جسکے کہ مالک ہوا تیرا داہنا ہاتھ
اُس غنیمت سے کہ دیا ہے اللہ نے تیرا اوپر اور تیرے چچا کی بیٹی اور تیری پہوپہی کی بیٹی اور تیرے ماموں کی بیٹی اور تیری خالا کی
بیٹی وہ جنہوں نے ہجرت کی ہو تیرے ساتھ اور وہ عورت مومنہ جو بخشے اپنی جان کو بلا مہر نبی کے لئے اگر ارادہ کرے
نبی اُس سے نکاح کا خالص تیرے لئے سوائے مومنین کے ان بعض باتوں میں خصوصیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے لئے ہے کہ نو ازواج موجود ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے اور رشتہ دار مذکورہ میں شرط ہجرت
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے اور بلا مہر کے نفس بخشنی کسی عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے

مخصوص ہے جبکہ نبی اوس سے نکاح کا ارادہ کرین اور ملک یمین فی کے ساتھہ بھی مخصوص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین پس کتابیات سے ام المومنین نہین ہوسکتی وہ مخصوص بمومنین ہین علاوہ مومنات جنہون نے
ہجرت نہ کی ہو مخصوص بمومنین ہین قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ جانا ہم نے وہ جو مقرر کیا مومنین پر
اونکی ازواج مین کہ مثل کتابیہ اور غیر مہاجرات بھی اونکو درست ہین تاکہ نہو تیرے اوپر حرج اور ہے اللہ غفور رحیم
پھر دیکھو درس ۵ نزول ۸۶ کو جسمین یتیمون کا والی اور بیوون کا شوہر کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
لکھا کہ انکی رعایت اہم اشیا سے ہے علاوہ سائر فارسیون مین کثرت مناکحت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
شان سے ہے تو ارشاد ہے تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ
مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ
بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ درنگ کر اوس
عورت سے جسکو تو چاہے اونمین سے اور جگہ دے اپنی طرف جسکو تو چاہے اور جسکو تو خواہش کرے اونسے جنکو تو نے علیحدہ کیا ہو
نہین ہے گناہ تیرے اوپر یہ قریب ہے اسلئے کہ ٹھنڈی رہین اونکی آنکھین اور نہ رنجیدہ ہون اور راضی ہون اسکے ساتھہ جو
تو نے دیا ہے اون کل کو اور اللہ جانتا ہے اسکو جو تمہارے دلون مین ہے اور ہے اللہ دانا تحمل والا پس مومنین کو عقیدہ
خالص کرنا شک و شبہ سے چاہیے اور آپکو برابر نبی کی نہ سمجھنا چاہیے کہ موسی پر مریم و ہارون نے کوئی عورت کے نکاح پر اعتراض
کیا تھا دیکھو کیسے عتاب ہوئے نبی کا مقام ازبس عالی ہے انہین سے بالخصوص رسل کا اونمین سے اولو العزم کا اونمین سے خاتم الرسل
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے انا سید ولد آدم ولا فخر ان سید نکاح شق القمر یہ امر بھی مثلیت موسی کی خواہش
کرتا ہے کہ موسی پر کوئی عورت پر عیب لگایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نکاح زینب سے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ
مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ۝ اور نہین جائز تیرے لئے عورتین سوائے انکے جو جائز ہوئین کہ اہل اسلام
فلان قسم حرام مین سے ہون کہ کتابیہ نہون اور جبکہ اونکو حکم امہات المومنین کا ہے کہ دوسرے سے نکاح اونکا درست
نہین تو نہین جائز کہ اونکو دلالجاوے کہ اونکو طلاق دیجاوے اور دوسری سے اونکی عوض نکاح کیا جاوے قسم کتابیہ سے

ع ۱۲

وگرچہ خوش آوے تجکو اونکا حسن مگر وہ جو مالک ہو تیرا داہنا ہاتھ اور ہے اللہ ہر چیز پر نگہبان پس اس مقام سے
محصنہ کی طرف نظر کرنا لائق ہے درست کی گئی اور بنفسہ دوسرے نکاح کی ممانعت اس سے حضور صلعم کو نہیں نکلتی
اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا قصد طلاق قبل نزول اس آیت سے تھا کہ اوسوقت تک دوسرے نکاح کر لینے کی ممانعت
ازواج نبی کو بعد طلاق کے تھی ساتواں حکم اس سورت سے یہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ
اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اے ایمان دارو نہ داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر
جبکہ اذن دیا جاوے تمکو کھانا کی طرف نہ دیکھنے والے ہو اوسکی برتن کو ولیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو [illegible]
کام کے لئے ہی پس جب کھا چکو تو چلے جاؤ اور نہ ٹھہرے رہو باتوں کے لئے آپس کے یہ ہوا سے ہی کا [illegible]
بیہودی عادت نہیں جیسے عیینہ بن حصین نبی کے گھر میں بلا اجازت چلے گئے [illegible] کہ اپکے پاس حضرت عائشہ بیٹھی تھیں تو
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہاں گیا اذن الحدیث اور حسب روایت ابن عباس کے مسلمان [illegible]
کر [illegible] کہانیکی طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آ [illegible] اور حسب روایت انس بن مالک [illegible] زینب بنت جحش کے
ام المؤمنین زینب کے ولیمہ کے وقت دیر تک باتیں کرتے رہے اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ
وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ تحقیق یہ تمہاری بات دکھ دیتی نبی کو تو تم سے وہ حیا کرتا ہے اور اللہ حیا
نہیں کرتا امر حق سے جیسا سورہ بقرہ میں گذر گیا۔ آٹھواں حکم اس سورت سے ارشاد ہے کہ ازواج مطہرات سے پردہ کرو
کہ اگرچہ ماؤں کے حکم میں ہیں پر اتفاقاً اونسے بے ادبی کرنا دین و دنیا کی تباہی کا باعث ہے وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ
مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ وَ مَا كَانَ
لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اور جب تم انسے
کچھ سوال کرو کوئی چیز تو مانگو اونسے پیچھے پردہ کی یہ پاکتر ہے تمہارے دلوں کو اور انکے دلوں کو نہیں جائز ہے تم
ایذا دو رسول خدا کو کہ اوسکے خلاف کرو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اوسکی ازواج سے اسکے بعد کبھی اور مقاتل بن سلیمان کہ
یہ قول اسکی شان نزول ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ سے میں نکاح
کرونگا [illegible] ضعیف روایت ہے کہ حضرت [illegible] کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کا خیال تھا (ن)

ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝ تحقیق ہی یہ اللہ کے نزدیک بزرگ اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ
اللّٰهَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر ظاہر کرو کچھ یا پوشیدہ کرو اسکو تو ہی اللہ ہر شی کے ساتھ دانا اور چونکہ یہ نسبت
امہات المومنین کے ہر اہل اسلام کے لئے یہ حکم شامل ہی کہ در از حجاب سی طلب کرو تو اقارب کا کیا حال ہی ارشاد ہی
لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ
اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۝ نہیں ہی گناہ اُنپر اُنکے باپون میں نہ اونکے بیٹون میں نہ اونکے بھائیون میں نہ اُنکے
بھتیجون میں اور نہ اونکے بھانجون میں نہ اُنکی عورتون میں کہ مومنات حرائر ہوں لونڈیان ہون غلامون میں اور
ڈرین ازواج اللہ سی تحقیق اللہ ہر شی پر حاضر ہے نواں حکم اس سورت سی ارشاد فرماتا ہی جس سی اہل اسلام کو
اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ربط پیدا ہو اور متخلق باخلاق رسول ہنین کر سکی تو ربانی ہر اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ تحقیق اللہ
واوسکے ملائکہ صلوۃ بھیجتے نبی پر ای ایمان والو صلوۃ بھیجو اسپر اور سلام بھیجو بزرگ سلام تا آنکہ یقین ہو تمہین حفاظ
کرکے صلوۃ وسلام کا انشا کرو جیسے کتب فقہیہ مثل درمختار وغیرہ میں ہی کہ طحاوی مین اسکی شرح میں بہت سی کتب کا
حوالہ ہی اور درود کی فوائد پڑھنے والی پر پوشیدہ نہین جو لا تحصی ہین تفاسیر و احادیث و کتب اولیاء وصالحین اسے
مشحون ہین جس سی عظمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہے اور سوائے حصول حب کے جسکو کثرت ازواج
حسنت میں مطلوب ہون وہ یہی درود درود شریف سی حاصل ہو کہ جبلہ اس حقیقت سی آشنا نہین کہ مرد صفت
رب پر مخارق ہی اسکے ساتھ حق متجلی ہوتا ہی اور عورت صفت مرد پر مخلوق ہی تو مرد کی عنایت اسکے حق پر درکار ہی
کہ سمکی باخلاق خدا ہونا کمال ہی اس مقام سی حدیث مین حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء
قرة عینی الصلوٰة وارد ہی فصوص الحکم مین فص فردی میں اسکو غور کرنا چاہیے پس اس وجہ سی اس آیت کا ذکر
عورتوں کے احکام کے بیان میں لایا گیا مخفی نہ رہی کہ مدینہ میں منافقون کی تین گروہ تھی ایک صرف منافق دوسرے
نفاق کے ساتھ مومنون کو ایذا دینے والی تیسری شہر میں زلزلہ اپنی شرارت سی ڈالنے والے تو علی العموم منافقون کو دلمیں
نفاق سی وہ باتیں ہوتیں جس سی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلشکنی ہوتی اونمین سی مثلا نکاح زینب ہی ہی

کہ نبی نے کیون کیا حالانکہ اُسکی وجہ موجّہ بیان کی گئی پر کافر و منافقین کا دستور ہے کہ ہر چند اہل اسلام سے
اُنکو جواب ملتے ہین پر اُنکی سمجھ موٹی بار بار گر پھر ایسا سوال پیش کرتے ہین بالخصوص قصہ حضرت زینبؓ مین تو
اُنکی نسبت ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ تحقیق وہ جو ایذا دیتے ہیں اللہ و اُسکے رسول کو اللہ تعالیٰ نے ملعون کیا ہے
اُنکو دنیا و آخرت مین اور تیار کیا ہے اُنکے لیے ذلت دینے والا عذاب چنانچہ وہ کافر جو اس وقت مین اُن پر یہ
اعتراض کرتے تھے ہین اور اہل اسلام اُنکی جواب کی تقریر کر رہا [illegible]
اس عدم تقریر سے ذلیل ہوا ہے کہ [illegible] اُنکی [illegible] ہے اور نسبت اُن منافقون کی جو بہتان کرتے ہین مثلاً
حضرت صدیقہ پر جیسے مریم پارسا ذکریا پر قوم یہود نے کیا یہ کہ اُنکی [illegible] ظاہر ہوئی وہ جیسے بہتان
قوم ہی جو انکو گھر سے باہر نکالدیا اور نکاح جیسے اولاد پیدا ہوئی اور اولاد کی شوکت [illegible] اُنکا باپ [illegible]
پر ایک [illegible] واقف معزز [illegible] اور جو رہنے [illegible] کہا کہ بہتان ہے [illegible] جواب [illegible]
کہ جیسے منافقون نے بہتان کی اظہار مین صدیقہ پر [illegible]
جو مقام ایسی [illegible] کا ہوا کہ [illegible] نکالی ہی گئین اور اولاد [illegible] تمام شرم ہی اور
کیا صندوقون میں بند ہوکر غیر مردون کا جانا [illegible] بڑی بڑی لوگونکی [illegible] ۱۹ [illegible] ۱۹ مین پوشیدہ
جو [illegible] پشت مین لگائی گئی اور پھر [illegible] شرم نہین آتی لیکن [illegible]
موجود ہے بہت سے لوگون ہوکر [illegible] اصل منافقون کا اس قسم کا حال تھا کہ جو بیان ہوا تو ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین
مومنین و مومنات کو بغیر اسکے جو اُنہون نے حاصل کیا ہو پس اُٹھایا اُنھون نے بہتان اور ظاہر گناہ دگر کسی مسلمان
کو کوئی گناہ کیا ہو پر اسکو وہ پوشیدہ کرتا ہو پس اُسکا ذکر کرنا اس طور پر کہ منظور اس سے اظہار عیب ہو وہ غیبت ہے
اور بہتان وہ ہے کہ عیب نکیا ہو اور اسکو کہے کہ فلان شخص نے یہ عیب کیا ہے پھر [illegible] فرماتا ہے کہ [illegible] لوگ
عورتون کو جو ضرورت کیواسطے باہر جاتین تو تعرض کرتے [illegible] شہر مین زنا کی [illegible] ہوتی تھی تو ارشاد ہوا
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ اے محمد نبی فرما اپنی ازواج کو
جو رات میں ضرورت کو جاویں اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو کہ لٹکا دیں اپنے سروں پر اپنی چادروں سے
یہ قریب ہے اسکے کہ وہ پہچانی جاویں کہ وہ آزاد ہیں تو نہ دکھ دی جاویں اور ہے اللہ غفور رحیم جو پہلے اس سے
اس حالت پر وہ تھیں انس نے کہا ہے کہ ایک لونڈی مقنعہ ڈالے ہوئے فاروق رضی اللہ عنہ پر گذری تو
اسکی درّے سے خبر لیگئی جو تشبیہ آزاد عورتوں کے ساتھ کرتی تھی اور مقنعہ اتار گیا الحاصل یہانتک منافقوں کی
تین قوموں کی مع بیان پردہ عورتوں کے لف ہوئی نشر کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا
مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○ اگر باز نہ رہے منافق علی العموم اور وہ جنکے دلوں میں مرض ہے کہ لشکر
کے سبب میں اعراض کریں اور خوض کرنیوالے شہر میں البتہ ہم پیچھے لگا دینگے تجھکو انپر پھر نہ ہمسایہ گی کرینگے تیرے
شہر میں مگر کم اس حالت میں کہ پھٹکار پڑی ہوگی جہاں پائے جاویں پکڑے جاویں اور سخت قتل کیے جاویں
خدا کا طریقہ ہے اُن انبیاء میں جو گذر چکے پہلے بالخصوص موسیٰ میں کہ انکے ساتھ بھی اس قسم کے لوگ منافق تھے
اور غدار ہوکر بنیاد موسیٰ کے ساتھ نکاح مشتبہ میں اور نہ پاوے طریق خدا کی تبدیل اپنی نسبت کرے مثل
موسیٰ فصل ۵ استثنیٰ میں کہا گیا ہے افسوس ہے اُن شیعوں پر جو اس آیت کو بحق صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ تہمت
کریں کہ یہ لوگ وفات تک مدینہ میں مجاور حضور کے رہے اور بعد نزول اس آیت کے منافقین کو حکم حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا اکثر ہوا جاتا تھا فلان منافق ہے نکل پھر انسانوں منافقین کا حال فرماتا ہے يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ
دریافت کریں تجھ سے آدمی منافق قیامت کو کہ کب آویگی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○ فرما دے اسکا علم اللہ کے پاس ہے اور کس شے نے جتلایا تجھکو امید ہے کہ
ساعت ہو قریب پس آیت اقتربت الساعۃ میں مراد ساعت بدر ہے جسکا ذکر آتا ہے اور ممکن ہے کہ اقتربت
الساعۃ میں مراد قرب سے مطلب قرب عقلی ہے کہ عقل کے نزدیک قریب ہے دلیل شق قمر سے اور پھر قیامت میں
منافقوں کی کوئی خوشی کی بات نہیں جیسے ارشاد ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ○ خٰلِدِيْنَ

وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ تحقیق ہم نے پیش کی امانت درخت حیات یعنی خاتم الانبیا
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مع صحف ... کر دیہ کہ اہل آسمان و زمین و پہاڑوں پر اسکی برداشت کی نسبت
وہ چونکہ انہیں لیاقت نہ تھی کیونکہ اسکا حامل مظہر جامع ہوگا ... ملائکہ سفلی پر بعد اسکے کہ انکو اعتراض کا
جواب خدا تعالیٰ نے دیا کہ میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ... امانت مذکور کو کہ اسکے بیان احکام
نہ ہوسکا انہوں نے انکار کیا اور ڈر گئے اس سے اور اٹھایا اسکو انسان نے کہ مراد اس سے آدم ہیں اور تھا ظلوم
یعنی امانت کی قدر نا واقف ... امانت سے روشنی اسکی اندر آئی لیکن درخت نیک و بد کی پہچان
یعنی شریعت سے مخالفت ہوئی تو آدم سے حسب سورۂ طٰہٰ کے عہد لیا گیا کہ درخت حیات ساتویں ہزار میں اگیگا
اور تجھکو نہ ملیگا اور تو ... بالطبع ... اور درخت نیک و بد سے قربت نہ کر تو پہلے عہد کو فراموش کر گئے تو شیطان نے
وسوسہ ڈالا کہ درخت نیک و بد کی پہچان سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ تم درخت حیات کو نہ پہنچو اور شیطان کا
وسوسہ اس پر چل گیا اور جنت عدن کا ... امانت کے رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ کروبیوں کی شمشیر سے درخت حیات
کی راہ کی حفاظت حسب درس ۱۴ فصل ۳ تکوین کے کیجاوے کہ جو اسکو نہ پہنچے وہ تباہ کیا جاوے ... جو ارشاد
فرمایا ہے لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ تاکہ عذاب دے اللہ منافقوں مردوں منافق
عورتوں اور مشرکین مرد اور مشرکات عورتوں کو اور رجوع کرے اللہ مومنین و مومنات کی اوپر اور ہے اللہ غفور رحیم
اور ... قول پر وہی جو علت بیان کی گئی کہ عذاب دے منافقین و منافقات تا آخر آیت چنانچہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اس سورت میں لیجزی اللہ الصادقین بصدقہم سے پہلے گذری مفسرین کی اس
امانت کے بیان میں بہت سے اقوال ہیں بر مطابق تورات اور وجہ ترتیب کی وہ ہے جو لکھا گیا اور حدیث میں ہے کہ
خدا تعالیٰ نے پیدا کیا مخلوق کو ظلمت میں پھر اس پر اپنا نور چھڑکا وہ اس مقام سے ظاہر ہے کہ وہ نور اول حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخت حیات ہی تھے اور چھڑکنا نور کا اثر نور مبارک کے ہے جیسے عبارت ہے

سورۂ سبا مکیہ ہے چوّن آیات و چھ رکوع کی ہے

ابتدا سورت ... کی فتح ... اور پہلی سورت کے آخر میں امانت حق یعنی حضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہے جنکی بادشاہت بادشاہت خدا کرکے فصل ۲ و ۷ دانیال میں ہے جسکی تشریح کر دی
اور دیکھو فصل ۳۳ سفر ثنی موسیٰ وفصل اول حزقیل وفصل ۴ مکاشفات کو جنمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بنظر اتحاد خلیفہ و مستخلف کے بلفظ خداوند وخالق ارض وسما ذکر کرکے لکھا ہے پر اہل کہ اس حقیقت سے آشنا اکثر ہوے
تا آنکہ یعنی تم اہل کتاب سے اہل علم تھے جنمیں ایسے شخص بہت کچھ ہی واقف تورات وزبور وانجیل سے تھے جو حضور کے
شام وغیرہ کے اخبار کہ میں جبکہ آئے اور دلفسرا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ دریافت کی تو راہ سے
بتلانیوالے وہ کافر سنے جو ایسے نبی عظیم الشان کی عمر صاحب روزہای قدیم کرکے فصل ۷ دانیال میں مذکور ہیں اور نیز
قیامت کے منکر تھے تو اُن اشقیون سے انہوں نے کہا کہ ہم تمکو بتلادیں اُس شخص کو جو تمکو خبر دیکہ جب تم پارہ پارہ ہو جاؤگے
تو پھر پیدا ہوگے اور وہ مفتری ہے اور جھوٹا ہے اور دیکھا کا قول ہے کہ کوئی مرکر پھر نہیں جیتا کہ معدوم میں تمیز نہیں
رہتی حالانکہ حسب مزمور ۱۸ اور انجیل کے مسیح مرکر زندہ ہوے کہ اصلی جز انسانی یعنی روح تو باقی رہتا ہے اور روح کو بھی
فنا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اعظم الشان نبی ہیں کہ عالم آسمان یعنی روح کے عالم میں
جاکر واپس آئے اور قیامت کی خبر دی پس انکار کفار بے اصل ہے پس مثل ایسے کفار کی تردید میں بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے ارشاد ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ط
وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ہر ایک حمد ہے اللہ کو جسکے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے اور وہ جو زمین میں ہے اور اسی کی
حمد آخرت میں اور وہی حکمت والا خبردار ہے کہ اپنی حکمت کاملہ سے اعیان کو بصورت ارواح متمثل کیا وارواح کو بصورت
مثال ومثال کو بصورت شہادت پھر شہادت کو دوسرے عالم مثال میں لیجاتا ہے اور پھر آخرت میں عالم حیوان میں
لادیگا کہ اسکے علم میں تمیز رہتی ہے کہ عالم معدوم محض نہیں ہوتا یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ جانتا ہے اسکو جو داخل ہو زمین میں
مثل دانہ و مثل مسیح کی اور وہ جو نکلے زندہ ہو کر اس سے مثل گھانس و مثل مسیح کی اور وہ جو اترے آسمان سے
مثل پانی کی اور وہ جو عروج کرے آسمان میں جیسے ابخرے کہ اوپر چڑھتے ہیں اور نیز وہ جو اترے آسمان یعنی عالم
ارواح سے مثل خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور وہ جو عروج کرے اوسمیں شب معراج میں مثل ختم المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور وہ رحیم غفور ہے بالخصوص اس وقت میں حسب درس ۱۱ فصل ۴ سفر ثنی کے جو نام

رحمت خاص کا ہی اور جبکہ قدرت خدا اس درجہ کی ہی پس قول عام کا غلط ہی جو منقول ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ط اور کہا کافروں نے نہ آویگی ہمکو قیامت کہ اللہ امر میں تمیز کہاں ہو قُلْ بَلٰى
وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ
و ہان قسم ہی اپنے رب کی البتہ آویگی تمکو عالم غیب جس سے نہ غائب ہو ذرہ کے برابر آسمان میں اور زمین میں اور
ذرہ کا ذکر واسطے بالخصوص ہی کہ پشت آدم میں جیسے ذرات اولاد ہی [illegible] بعد ہوئے اور پہر اونکو
مارے اور پہر انہیں ذرات سے جلاوے کہ اصلی اجزا اونکے باقی رکہے جاتے ہیں جو مہیا تصویر قیامت میں ہونگے پس اگر ایک
شخص کو شیر نے کہا لیا اور اس شیر کو دوسرے کیڑوں نے کہایا ہوگا تو زندہ کرنے اصلی اجزا کی بقا سے کوئی حرج کی
بات نہیں دیکہو کتاب احیاء العلوم کو قیامت کے مقدمہ میں وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ق اور نہ کم اس سے اور نہ زیادہ مگر کتاب روشن میں ہی جو عالم علیین اور عالم سجین میں کہ اس میں سب مکتوب ہی
یعنی عالم مثال ہی [illegible] لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ
رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ تاکہ جزا دے اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے نیک کہ ایمان پر برقرار رہے اونکے لیے مغفرت
اور رزق بزرگ اور اُن لوگوں نے جو سعی کی ہماری آیات میں اپنے خیال میں عاجز کرنیوالے انکے لیے عذاب ہی سخت
درد دہندہ بروز فتح بدر بالخصوص جنہوں نے انہی میں اہل کتاب کو بہکایا وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ لا وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ اور یقین کریں وہ جو
دیے گئے علم کتاب تورات انہی میں اس شی کو جو نازل کی گئی ہی تیرے رب سے وہ حق ہی اور راہ بتاوے حمد والے غالب کی
راہ کیونکہ فصل اس شریعت کی مطابق ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا
مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ لا اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ج اور کہا اُن لوگوں نے کہ کفر کیا اونکو آیا ہم تمکو بتلاویں
ایک مرد کو کہ وہ خبر دے تمکو جب تم پارہ پارہ کیے جاؤ پورا پارہ پارہ ہونا تحقیق تم البتہ نئی پیدایش میں ہو اَفْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ط افترا کیا اسی خدا پر دروغ بابت نزول قرآن کی یا اسکو جنون ہی جو قیامت کا
معتقد ہی و حقیقت انہوں سے کوئی بات نہیں بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ

بلکہ وہ لوگ جو ایمان نہ لاوین آخرت کے ساتھ بعقابین انکار قیامت و قرآن کے بروز قیامت ہون عذاب مین

اور ہین دنیا مین گمراہی بعید مین دور حق بات سے کیونکہ آسمان و زمین اونکی آنکھوں کے سامنے ہین کی پیدائش کے بعد بار دیگر

روز مقدم سے اس زمانہ نزول مقدم اسلامی کی خبر ہے جیسے ارشاد ہے أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم

مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ آیا پس وہ نہیں دیکھتے اُس نزول مقدم کے کارخانہ نبوت کی طرف جو اونکے روبرو ہے اور

اُس آسمان و زمین کی طرف جو پیچھے بھی پیدا ہوئی ہین کہ بعد خلق زمین و آسمان وغیرہ کے ساتوین روز کو مبارک کیا

جسمین اشارہ نزول مقدم اسلام کی طرف کیا جسمین اہل حق پر توبہ و رجوع ہو اور کافر و منافقین تباہ ہون جیسے

ارشاد ہے إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ اگر ہم چاہین دھنسادین

اونکو زمین مین جیسا بروز بدر کہ کھیت رہے اور تنگ ہوگئے کردین یا گرادین اوپر آسمان کا ٹکڑا کہ دس ہزار فوج سے مکہ گھیرا جاوے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ تحقیق اس مذکور مین جو اونکے روبرو ہوا ہے اور جسمین جو اونکی

پیچھے سے نزول مقدم کا وعدہ وحی کو نزول کی نسبت ہے اور ہمارے خسف کرنا اور گرانا آسمان کے ٹکڑے مین البتہ نشانی ہے

تحقیق قرآن کے نزول و آمد قیامت مین ہر بندہ رجوع لانیوالے کے لئے کہ حسب وعدہ نزول مقدم مین نزول بار بار ہے اور

وعدہ بدر و فتح مکہ مین و علاوہ قیامت پر دلیل ہے لیکن اہل اسلام کی ضعیف حالت دیکھکر کیسے ان فتوحات پر خیال

گذر سکتا ہے کہ وقوع مین وہ واقعات آوینگے تو اسپر قصہ داود ذکر کیا جاتا ہے جو بکری چرانے والوں سے تھے جنکو اللہ تعالی نے

حسب پیشینگوئی بالہام کے کیسی عظیم بادشاہت عطا کی اور انہوں نے اسلام کی فتوحات کی بکثرت پیشینگوئی کی بنا بر اوج عربانگ

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝ اور تحقیق

دیا ہے ہم نے داود بن یسی کو جو سب مین چھوٹے بھائی اپنے بھائیوں مین تھے اور بکریاں چراتے تھے فضل اور حکم ارادی سے

ہم نے فرمایا پہاڑوں کو اے پہاڑو یعنی بادشاہو رجوع کرو اسکے ساتھ اور باوقار لوگوں کو اور نرم کیا ہم نے اسکو

لوہا سرکشوں کی سزا کے لئے کہ اُس سے ہتھیار بنا أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ

إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ کہ بنا اُس سے زرہین اور اندازہ نگاہ رکھ حلقوں مین اور کام کرو اے آل داود نیک

تحقیق مین اُسکے ساتھ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہوں پس داود کے کفار پر بڑی بڑی فتوحات ہوئین تو داود نے شکریہ مین

مکان مقدس صندوق کے لئے بنانا چاہا پر جب بنانے لگے گر پڑا تو داود نے عرض کیا کہ اے حق البتہ کیوں ہوتا ہے تو

ورس سمو فصل ۲۸ کتاب اول تاریخ کے حکم ہوا کہ تو جو بڑی تیری کمانہ سو یہ بیگا بڑی جیٹے کے ہاتہہ سے یہ کام ہوگا تو سوا ہی دوسری اسباب کی تین ہزار قنطار اوفیر کا سونا اور سات ہزار قنطار چاندی خرا تدود کرنے کو لئے مکان مقدس کے سلیمان کو داؤد نے سونپا جیسے فصل ۲۹ تاریخ مذکور مین ہی اور قنطار کے وزن مین چند قول ہین چالیس اوقیہ یا ایکہزار دو سو دینار کا وزن یا سو رطل سونا اور سوا اسکے اور قول بہی ہین پہر سلیمان کے حال کو غور کرنا چاہئے کہ سب برادرون مین خرد تہے اونکو وہ شوکت دی جو ارشاد ہی وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ج اور تابع کی سلیمان کے لئے ریح جسکے صبح ایک ماہ کی راہ اور شام ایک ماہ کی راہ تہی کہ نہر فرات سے فلسطین تک اور مصر کی حد تک سلیمان کی ہوا یعنی بادشاہت تہی کہ ریح کسیکی چلنی عبارت اسکی شوکت سے ہے اور تخت کا اوڑنا ایک ماہ کی راہ پر جو مفسرین نقل کرتے ہین اگر ثبوت اسکا حدیث سے ہے تو بسر و چشم کہ بطریق بوان وغیرہ کے ہو جو بالفعل یورپ مین جاری ہوا ہی مگر مجکو حدیث سے سند اسکی معلوم نہین البتہ روی زمین کی بادشاہ جنسے مراد حوالی بیت مقدس کی تہی حسب ورس ۲۴ فصل نہم تواریخ دوم کے سلیمان مشتاق تہی کہ اونکی حکمت کو سنین پس سلیمان مقام مملکت مورہ مین جو نسل حام سے تہی جنکو عربی ترجمہ مین ثلٰ کہتی ہین آئی اور قوم مذکور حبشی اور مرطہ کی مانند تہی تو ہی اُنسے خوف کہاتی وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ط اور جاری کیا ہمنے سلیمان کیلئے تانبی کا چشمہ جیسے داؤد کیلئے لوہے کا نرم کر دینا کیا تہا سلیمان کیلئے تانبی کی کان سے پیتل گہل کر نکلتا تہا جسسے حسب ورس اول فصل ۴ تاریخ دوم کے مذبح بنایا لمبائی جسکی بیس ہاتہہ اور چوڑائی اُسکی بیس ہاتہہ اور اونچائی اُسکی دس ہاتہہ کی تہی علیٰ ہذا بحر اُس حوض کی مانند بنایا وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ط اور معظلین انسان سے وہ تہا جو کام کر کہ اسکے روبرو اسکے اذن سے مثل شاہ صور و فلسطین کے و نسارہ کی حیرم تہا جو بڑا صناع تہا جیسے فصل دوم ایام دوم تاریخ سے ظاہر ہے وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ اور جو کج ہو ہمارے حکم سے چکہاوین اُسکو آگ کی عذاب سے تحقیق نزدیک ہمکو جنون کے وجود مین ہرگز انکار نہین لیکن بوجہ تطبیق یہ بہی جنسے مراد حسب اللغۃ معظم انسان تہی يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ط اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا ط وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝ بناتی سلیمان کیلئے وہ محرابین و کروبیم کی تمثیل اور پاس سیتل حوض اور

بڑی دیگیں کہ مثل خواجہ بزرگ اجمیر کی ہونگی جنکا ذکر فصل دوم تاریخ ایام دوم میں ہی اور فرمایا کہ عمل کرو اے آل داؤد
شکر کا اور کم ہیں میرے بندوں سے شکر گذار تو شکرانہ میں سلیمان نے مقام مقدس کی تعمیر کی اور جبکہ سنہ ۲۲ جلوس
ہوا تو ادوم بن اسحاق کے ملک میں آئی اور وہاں پر ہدد بن ہدد کو نیا پایا اور رزن داؤد میں بھی اوسکا باپ کیش
تہا اور مصر کو بہاگ گیا تہا اور طیر کے معنی عرب کے لغت میں مرد با وقار کے بھی آئے ہیں الحاصل وہ ملا اور حیرم
فلسطی نے جہاز طلب کر کے اوفیر وغیرہ سے سامان طلب کیا جیسے سورۂ قصص کی تفسیر میں گذرا تو سلیمان علیہ السلام نے
فرمایا کہ یا ہدد اپنی عدم حضوری کی وجہ بیان کرے یا اسکو ذبح کرونگا کہ لفظ ذبح کا استعمال قتل انسان پر بھی حسب آیت
یذبحون ابناءھم کے آیا ہے پر چرنگ زیادہ اس عرصہ میں نہ گذری تہی کہ ہدد آگیا اوسنے اپنا میل ملاپ سبا کی
بیگم مسماۃ بلقیس سے بیان کیا کہ جو شن سلطنت کے وقت سلیمان اس سے واقف نہ تہے جیسا کا قصہ سورۂ قصص میں مذکور ہوا
بالآخر سلیمان علیہ السلام کی توجہ عالم کثرت میں وحدت کے مشاہدہ میں زیادہ ہوئی اور خصوصیت روحی تجلی میں کم
ہوئی تو حسب فصل السلاطین اول کی عورتوں کی طرف زیادہ میلان ہوا تا آنکہ مختلف قوموں کی بادشاہوں کی بیٹیاں
آپکی نکاح میں آئیں جو بت پرست تہیں تو انہوں نے بتخانے بنوائے اور حضرت سلیمان سے اونکی ممانعت نہوئی اس
وجہ سے فصل مذکور میں بری نسبت انکی طرف کی گئی کہ حسنات الابرار سیأت المقربین مشہور ہے اور ہر چند ۵ کا فران
سجدہ کہ بر روئی بتان میکردند بہر روسوئی تو بود بہر روسوئی تو بود کی مطابق سب اسکی ہی بندگی میں مصروف
لیکن راہ بصیرت پر پرستش ہوت عجیبیہ مقید ہی تو اس وجہ سے خدا تعالی کا غضب سلیمان پر پڑا کہ اونکی تخت پر جسد
ڈالا گیا یعنی یاربعام بن بنت غلام سلیمان جو کہ مثل جسد بلا روح کی تہا مقرر کیا گیا اور حکم ہوا کہ اگر سلیمان توبہ
کریں تو اونکی وقت میں سلطنت بجا رہیگی پر اسکی عصا یعنی انکی بیٹے رحبعام کے وقت میں بارہ حصوں میں سے دس حصے
نکل جاوینگی پس سلیمان نے حسب قرآن انابت کی تو اونکی وقت میں انکی سلطنت بدستور بنی رہی اور عدل و داد کے
ساتہہ چالیس سال سلطنت کر کے وفات پائی اور اونکا عصا رحبعام ایک سال تک قائم رہا اور ایک سال کے بعد
وہ گرا کہ رعیت نے خراج میں تخفیف چاہی اور اچھے مشیروں نے تخفیف کی صلاح دی اور کم فطرت اونکے برخلاف ہوئے
پس یاربعام کی بن آئی اور دس حصہ پر بارہ حصوں میں سے رحبعام کی سلطنت پر غالب آیا نظر بر این ارشاد ہے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ فَلَمَّا

خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ پس جبکہ
جب سلیمان پر موت کا حکم کیا اور رہے حکام خلافت کے طور پر بدستور سلیمان جو انکا عصا تھا سلطنت پر دوام
رہا اور نہ دلالت کی موت سلیمان پر مگر بارہ بعام دیک مثال نے کہ کہا یا سلیمان کے عصا کو یعنی اس سے دس حصہ
سلطنت چھین لی پس جب گرا سلیمان یعنی عصای سلیمان یعنی سلطنت سلیمان اور اس سے گری ظاہر کیا حوالی کے
سرداروں نے کاش جانتے ہم غیب تو نہ رہتے عذاب ذلت دینے والے میں جو سلیمان کا ہم تابع رہے یہ قصہ اصل ایسا
ہمنے لکھا گو مفسرین کچھ لکھیں پر اصل مطابق منقول کی یہ لکھا گیا گو نادر تعت اعتراض کرین جیسے مقدمہ نمل مین
کہ صریح مطابق قورات کے نمل کی نسبت ادخلوا مساکنکم میں ضمائر ذوی العقول مستعمل ہیں کہ مراد اوس سے
قوم ہو ورہ نسل حام ہی بخلاف نحل کے کہ اوسکے لیے لفظ ان اتخذی وا اسلکی صیغہ مونث لائی گئی ہیں قصے
سندسوی اسلام کی قوت پر ہونیوالی تھی اب مشرکوں کی تباہی کی نسبت سبا کا قصہ فرماتا ہی جو دلیل ہو کا
کی خسف و گرنے آسمان پر کہ عبارت اونکی تباہی سے ہے چنانچہ شہر سبا مشہور مارب سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان
میں شہر تھا نہریں تھیں دو پہاڑوں کے بیچ میں کہ اٹھارہ فرسخ کے احاطہ میں تھیں اونکا مشرب اعلی وادی میں تھا پانی
پہاڑ کے چشمہ سے اور کبھی ہوتا کہ فاضل پانی سے خرابی آتی تو بلقیس نے دہانہ کا سر باندھا جسکے تین دہانے اوپر نیچے تھے
کہ اول اوپر کے دہانہ سے پانی لیتے پھر کم ہوتا تو دوسرے سے اوس سے کم ہوتا تو نیچے کے دہانہ سے لیتے لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ
فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۝ البتہ سبا کو مسکن میں سبا اور انکے لیے نشان قدرت حق
تھا دو باغ داہنے و بائیں اونمیں تیرہ پیغمبر بھیجے گئے اونکی معرفت خدا تعالی نے فرمایا كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ
وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ کھاؤ اپنے رب کی رزق سے اور اسکا شکر کرو کہ توحید کرو
الو بلدہ پاک ہی اور رب ہی بخشنے والا باآخر زمان ذو الاعواد حمیری میں بخت نصر کے زمانہ سے پہلے ان تیرہ
پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے کہنے پر بھی نہ چلے جیسے فرماتا ہی فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ
پس اعراض کیا انہوں نے تو موش دشتی نے نیچے سوراخ کر دیا اور بند دریا ٹوٹا پس بھیجا ہمنے اونپر سیل پس
تباہ کر دیا اونکے دونوں باغوں کو وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ
مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝ اور بدلے اونکے لیے اونکے دو باغوں کی مقابل دو باغ میوہ تلخ درخت جھاؤ اور کچھ بیری کے

لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ
مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۔ یعنی قیامت مین پکار دیا انکو جنکو تم شریک خیال کرتے ہو مثل ملائکہ وغیرہ کو کہ وہ
نہ مالک ہون ذرہ کی برابر آسمانون مین نہ زمین مین اور نہین ہے انکو لئے ان آسمان وزمین مین شرکت خدا کے ساتھ
اور نہین ہے اونمین سے اسکے لئے کوئی مددگار یعنی خدا مستغنی ہے مگر بعض کافر کہین کہ ہم انکو مالک نہین سمجھتے بلکہ شفیع
سمجھکر پوجتے مین تو اسکا جواب ارشاد ہے کہ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۔ اور نہ نفع دیگی
شفاعت خدا کے پاس مگر جسکو اللہ اجازت دے اور جو دوسرے کو پوجتے ہو بنظر شفاعت ہی صحیح اسکے لئے شفاعت کا اذن
نہو اور عدم ملکیت وعدم اذن یہانتک اہل کمال فرشتون کو ہے جیسے اثبات کرتا ہے حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ
قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۔ جبکہ حق جل جلالہ قیامت مین عدالت
کرنے کے لئے جلوہ گر ہو اور لمن الملک الیوم کہے تو سب بیہوش ہون تو جب دور کیا جاوے انکے دلون سے خوف تو کہین
اہل کمال باہم کہ کیا فرمایا تمہارے رب نے تو کہین حق بات کہ کسی کو ملکیت ثابت نہین اور وہی عالی بزرگ ہے اور [illegible]
نہ ہو سکے تو اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین جاوین اور درخواست اذن کرین اور طلب اذن پر شفاعت
کرنی ہے اور وہ جو غیر کرکے پوجتے ہین انکی نسبت ارشاد ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
یا کون رزق دیگا تمکو آسمانون سے اور زمین سے پس اگر وہ کہین اللہ تو پھر دوسرے کو کیون پوجتے ہین اگر وہ نہ کہین
تو ارشاد ہے قُلِ اللّٰهُ ۙ تو فرما اللہ ہے تو اس صورت مین انسے دریافت کرایا ہے وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى
اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ اور بتحقیق آیا ہم یا تم البتہ ہدایت پر ہین یا گمراہی ظاہر مین ہین ظاہر ہے کہ جو توحید والا ہو گا
وہی ہدایت پر ہے اور غیرون کا پوجنے والا گمراہی پر ہے اگر اسپر بھی یہ جاہل ہی کہین کہ دین آبائی ترک کرکے مسلمان
گمراہی پر ہین تو ارشاد ہے قُلْ لَّا تُسْـَٔـلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ فرما تم نہ سوال کئے جاؤ گے بروز قیامت
ہمارے اس جرم خدا پرستی سے جو تمہارے خیال مین جرم ہے اور ہم نہ سوال کئے جاوین تمہارے عملون شرک سے بروز قیامت
اسلئے دنیا مین یہ راز کیسے کھلے تو ارشاد ہے قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ
الْعَلِيْمُ ۔ فرما جمع کریگا ہمارے درمیان و تمہارے ہمارا رب بروز بدر یا روز قیامت پھر فتح دیگا ہمارے درمیان پھر فیصلہ کریگا ہمارے درمیان
حق کے ساتھ بروز فتح مکہ اور وہی فتاح دانا ہے اگر کہین کہ ہمارے معبود شفیع ہوینگے تو ارشاد ہے قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ

أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ فرما دکھلاؤ مجھکو اونکو تم نے اسکے ساتھ ملا رکھو
شریک کرکے اُس، ہرگز نہ دکھلا سکو بلکہ وہ پارہ پارہ کئی جاوین اور اللہ وہی غالب باحکمت فتح دینے والا ہے
وکار دین موقوف کفار مکہ کے اسلام پر نہیں ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور نہ بھیجا ہمنے تجھکو مگر ساری آدمیوں کے لئے بشارت دینے والا اہل حق کو اور ڈرانیوالا کافرون کو
ولیکن اکثر آدمی نہیں جانتے پھر انہی میں اہل کتاب جو مکہ میں آنکر ایمان لائے اسکو جانتے ہیں ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہتے ہیں کب ہو یہ وعدہ فتح کا اگر ہو تم سچے ۝ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ
عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝ فرما تمہارے لئے میعاد ہے ایک دن کی نہ دیر لگا سکو اس سے ایک ساعت اور
نہ سبقت کرو جیسے فصل ۲۰ اشعیا کتاب سابق میں لکھا ہے ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ
وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ اور کہا کفار مکہ نے ہرگز ایمان نہ لاوین اس قرآن پر اور نہ اُس پر جو اسکے روبرو ہے
عہد عتیق توراۃ و عہد متوسط انجیل ہے جنکو انہی تن مانتے ہیں اور ضعیف لوگ اونکے بہکاوے میں آ گئے ۝ وَلَوْ تَرَىٰ
إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝ اور کاش تو دیکھے جبکہ ٹھہرے ہوں اپنے رب کے پاس
ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں کہیں وہ جو ضعیف ہیں اُن لوگوں نے جو زور آور متکبر ہیں دنیا میں اگر
تم نہ ہوتے تو ہم ہوتے مومنین ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ
بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ ۖ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ۝ کہیں تکبر کرنیوالے ضعیفوں کو کیا ہمنے تم کو روکا ہدایت سے بعد اسکے کہ تمہارے
پاس آئی بلکہ تم خود مجرم تھے ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ اور کہیں ضعیف تکبر کرنیوالوں کو ہم مجرم تھے بلکہ
تمہارے رات دن کے مکر نے ہمکو مجرم کیا جبکہ تم ہمکو حکم کرتے کہ ہم کفر کریں اللہ کے ساتھ اور کریں ہم اسکے لئے ہمسر
وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ
يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور پشیمانی اونہاویں جبکہ دیکھیں عذاب اور ہم طوق ڈالیں کافروں کی گردنوں میں
نہ جزا دئے جاوینگے مگر وہی جو کرتے تھے کہ اعمال انکے متمثل جزا کی صورت پر ہوں اور یہ جملہ اہل مکہ کا ہی حال نہیں بلکہ ہر ایک

حشر کرے خدا تعالیٰ اور یہ سبب کہ یہ پوجا کرتے تھے ہمکو آپ ان کفار کو پوجتے تھے تم اونسے راضی ہوا اور اونکو دوست
رکھتے ہو کہ ہمکو اونسے کچھ تعلق نہیں ہے بلکہ وہ عبادت کرتے تھے شیطان کو کہ سردار وں کو کہتے ہیں جن اکثر
مشرک ایسے تھے اور وہی اونکے پیشوا ہوا ایمان نہیں لائے فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا
ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ پس آج کے روز
نہ مالک ہوسکیگا تم میں سے بعض کو نفع یا ضرر کا اور فرماوینگے ہم ان سرداروں کے لیے جنہوں نے ظلم کیا چکھو عذاب اس
آگ کا جسکے ساتھ تم تکذیب کرتے تھے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ
یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ؕ
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ اور جبکہ پڑھی جاتی
ہیں ہماری آیات روشن اونپر تو اون سے کافر کہتے ہیں کہ نہیں ہے اسکا قائل مگر ایک مرد جو ارادہ کرتا ہے کہ روکے تمکو
اس سے کہ عبادت کرتے تھے تمہارے باپ دادے اور کہا کہ نہیں ہے یہ قرآن مگر دروغ افترا کیا گیا اور کہا کافروں نے
قرآن کو جب کہ آیا اونکے پاس کہ یہ نہیں ہے مگر دروغ ظاہر کہا خدا کا بندہ ہے اوسکا کلام کرنا اور اہل مکہ میں نہیں
خبر اور لقب نبی اسمٰعیل کی تھی جسکے سبب سے تعظیم محمد کی لائق جو برادر ختم ہوت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی شریعت تھا کہ وہ صاحب کتاب تشریف لاوینگے اور منور اونکے پاس زمان نزول قرآن تک کوئی کتاب
نازل ہوئی تھی جسکے سبب سے باپ دادوں کی تقلید راہ سمجھتے تو اس قرآن کو افترا اور نبی کو شعبدہ باز کہنے کی کوئی وجہ نہ تھی مگر
جیسے اشارہ ہے وَمَآ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ۝
اور نہیں دی ہیں اونکو پاس ہمنے کتابیں کہ اونکو پڑھتے ہیں اور نہ بھیجا ہے اونکی طرف پہلے نذیر کہ اسپر کفایت ہوتی اور
کہا جاتا کہ سب اعمر نہ آئیو الا آچکا اور اونکی پیروی سے آپ باپ دادوں کی اور ہم بھی چلتے ہیں وَكَذَّبَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝ اور تکذیب
کی ان لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے اپنے نبیوں کی جیسے عاد و ثمود و فرعون نے اور نہ پہنچے اہل مکہ دسویں حصہ کو اسکو
جو دیا تھا اونکو پس تکذیب کی انہوں نے میرے رسولوں کی پس کیسے ہوئی اونکی نہایت برائی اور جنون کی جو نسبت
پیغمبر کی طرف کرتے ہیں فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰی وَفُرَادٰی

ع ۹

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ ۝ فرما جز این نیست میں تمکو ایک نصیحت کرتا ہوں کہ قائم ہو اللہ کیلئے دو دو اور ایک ایک پھر فکر
کرو تو ظاہر ہو کہ نہیں ہے تمہارے صاحب کو جنون نہیں ہے وہ مگر ڈرانیوالا تمکو عذاب سخت سے روبرو شکل بدر فتح مکہ ہے
اگر تمہارا انکار کی یہ وجہ ہے کہ اس میں تم سے میرا مطلب ہو وہ ہرگز نہیں چنانچہ فرماتا ہے قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ
أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ فرما جو مانگوں میں تم سے
کچھ اجر پس وہ تمہارے لئے ہے نہیں ہے میرا اجر مگر خدا پر اور وہی ہر شئے پر حاضر ہے تو فتح مکان قریب مکہ و بعید پر
بھی حاضر ہے وہ عطا کریگا قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ فرما تحقیق میرا رب
علام الغیوب لاتا ہے حق بات فتح قریب کی وعید کی جس سے تمکو ڈرایا جاتا ہے اور اسکو سمجھو کہ آہی گئی جیسے
ارشاد ہے قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝ فرما آیا حق اسلام اور نہ ظہور کرے
باطل کفر مقابلہ حق میں اور نہ لوٹا دے باطل حق کو اور اگر اہل مکہ اس وعید کو گمراہی سمجھیں تو ارشاد ہے قُلْ إِنْ
ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ
قَرِيبٌ ۝ فرما اگر میں گمراہ ہوا تو جز این نیست گمراہ ہوں اپنے نفس کے اوپر اور اگر راہ یاب ہوں پس بسبب اسکے
جو وحی کی ہے میری طرف میرے رب نے وہ سنتا ہے قریب ہے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا
مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ۝ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ اگر تو دیکھے جبکہ لشکر اسلام سے فتح مکہ کے وقت کافر خوف کریں
پس فوت نہو یعنی بھی کی وفات نہو اور پکڑے جاویں وہ مکان قریب مکہ سے اور کہیں ہم ایمان لائے چنانچہ اکثر
اہل مکہ اسوقت ایمان لائے وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ ۝ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۖ
اور کہاں ہے انکے لئے پھری مکان بعید بدر سے اور کفر کیا اسکے ساتھ پہلے سے وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَكَانٍ
بَعِيدٍ ۝ اور گرا دیں جاویں غیب کے ساتھ مکان بعید بدر سے اچانک وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ
كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُرِيبٍ ۝ اور حائل کیگئی ہے یعنی پردہ
ڈالا گیا ہے درمیان انکے اور درمیان اسکی جو خواہش کرتے ہیں کہ پھر پلا آوے جیسے کیا گیا انکی نظیروں کو ساتھ
پہلے سے کہ وہ تھے شک میں جو ریب میں ڈالنے والا تھا خدا کے عذاب سے۔

ع ۶

سورۂ فاطر مکیہ ہے پینتالیس آیت و پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورہ مین بھی پیشین گوئی فتوحات اہل اسلام کی بدر و مکہ وغیرہ مین ہے پہر فصل اول خرقیل و فصل چہار مکاشفات مین جیسے
حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو صاحب عرش کہا ہے ویسے چار خلفا کو چار جاندار کرکے کہا گیا ہے جنکے ہمہ بقیہ عشرہ مبشرہ
حسب فصل چہار مکاشفات کے بازو تہے چونکہ طلحہ و زبیر سے مرتضی کی ساتہہ خلاف ہوا تہا تو فصل اول خرقیل مین چار چار پر
کرکے اونکو لکہا ہے جنکے چار چار حکام بہی ماتحت عمدہ تہے اور عالم امثال مین جیسے حملۂ عرش چار ہین ویسے اس عالم شہادت مین
عرش یعنی کاروین اسلام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ چار خلفا حامل ہین اور جبش سے اسنی تن نصاری واقف
کتب سابقہ مکہ مین آنکر اسلام لائے تہے جنکا ذکر سورت سبا کی تادیل سے ظاہر ہوا اور کتاب خرقیل کی فصل اول و چہارو پانچ
و ہہم مکاشفات مین حضرت خلفاء اربعہ کا ذکر خیر نام بنام ہے اور اس سورت فاطر مین ان حضرات کی طرف اشارہ ہے پس
اس وجہ سے یہ سورت پہلی سورت کے بعد لکہی گئی اور چونکہ حضرات حسنین کی صورت کو دو کروبیہ کفارہ کے دو پروالون کا ذکر
فصل ۲۵ اخروج مین لکہا ہے اور شعمدان کی جہہ شاخون سے بقیہ عشرہ مبشرہ کی نسبت تین تین پیالے لکہے ہین وہ نشان
تہون جس پر زلزلہ عالم ارواح مین جہکو متعلق ہین اور خلفاء اربعہ فصل اول خرقیل مین چار چار پروالا اور مکاشفات
کی فصل ۴ مین چہہ چہہ پروالے لکہے ہین جنسے اہل کتاب اسنی تن واقف معلوم ہوتے ہین پس ظہور انکا تہی قید ان مین بڑی نعمت ہے
پر اسکو مثل ابی جہل نے جہالت سے انکار کیا اور عزت ظاہری سے وہ اسلام نہ لایا تو اس بناکی مثل پر ارشاد ہے ؎ ؎

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۞ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا
اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
قَدِیۡرٌ ۞ ہر ایک حمد ہے اللہ پیدا کرنیوالے عالم سماوات عالم ارواح و عالم شہادت فی المثل زمین کو کرنیوالا ہے ملائکہ کو جو
عالم ارواح مین ہین رسول یعنی تابع رسول کے عالم شہادت مین جہان دو دو بازو اور تین تین اور چار چار بازو کرکے کہا ہے
اور زیادہ کرے عالم خلق مین مثل خلفاء اربعہ کی وہ جو چاہے کہ چہہ چہہ بازو کرے تحقیق اللہ ہر شئے پر جیسی مشیت اسکی قدرت والا ہے
اور یہ بڑی رحمت کی صورت ہے پس ایمان لاتے ہین اسپر مثل ۸۰ تن اہل کتاب کی اور انکار کرتے مثل ابی جہل کی اسکا
سبب یہ ہے جو ارشاد ہے مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا ۚ وَ مَا یُمۡسِکۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ

مِنْ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وہ رحمت جو بھیجا وہ اللہ اسکو روک نہ لیوے کوئی اسکا جو روکے اسکو کوئی
نہیں جیسے انشیرین اسلام لائی اور اسی رحمت کو جس آدمی سے اللہ روکے تو پہنچانے والا اسکو اسکے پیچھے کوئی نہیں
جیسے ابی جہل شقی کو اور وہی غالب باحکمت ہے کہ مشیت کی مطابق کام کرنیوالا ہے جیسے حسن ز بصرہ بلال از حبش
صہیب از روم ۔ خاک مکہ ابو لہب ایں چہ بوالعجبی است ۔ اور یہ رحمت بڑی نعمت ہے اسپر جو تسلیم کرے اور اس نعمت
یگانہ کا شکر ادا کرے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ
يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ اے اہل مکہ کے آدمیوں یاد کرو
خدا کی نعمت کو اپنے اوپر جو خبر دینے والی توحید کی ہے آیا کوئی خالق ہے غیر خدا کے کہ تمکو رزق دے آسمان اور زمین سے
نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا پس تم کہاں بہکتے ہو جو ایسے رسول عظیم الشان کے فرمان کو ٹالتے ہو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ
فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اگر تکذیب کریں اہل مکہ تیری تو تکذیب
کیے گئے رسول سب تجھ سے پہلے جو تیری تکذیب کی گئی تھی اور خدا کی طرف رجوع کریں کل امور روز قیامت اور تم فقط دنیا کی
فانی کے واقف ہو جس سے قیامت کا انکار کرتے ہو اے نظر والو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٞ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے آدمیوں اہل مکہ تحقیق خدا کا
وعدہ سچا ہے پس تم مغرور نہ کرے تمکو دنیا کی زندگانی کہ عزت دنیاوی سے نبی کے پیرو نہ ہو اور نہ فریب دے تمکو اللہ
کے ساتھ شیطان اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ تحقیق شیطان تمہارے لیے دشمن ہے تو تم اسکو دشمن پکڑو نہ دوست جز این نیست
اسکا ساتھ کر کہ بلاوے تاکہ تم ہو آتش والوں سے کہ مواد سوختہ سے بنا ہے وہ اپنی طرف تمکو کھینچتا ہے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ جن لوگوں نے
کفر کیا ہے انکے لیے عذاب بہت سخت اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ایمان پر قائم رہے انکے لیے بخشش ہے
بعوض ایمان کے اور اجر کبیر ہے بنظر نیک اعمال کے اور جو کفر کریں انکو اجر نیک کی امید محال ہے جیسے ارشاد ہے
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ آیا پس وہ کون ہے جسکے بد عمل مزین کیا گیا ہو دنیا میں
پس دیکھا اوسکو قیامت میں نیک ہرگز نہیں بلکہ وہ گمراہ ہے کہ گمراہی سے اسکو یہ خیال ہے فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ

مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ اسلیئے کہ اللہ ہی گمراہ کرے جسکو چاہے اُسکے امکان کی مطابق اور ہدایت کرے جسکو چاہے اوسکے
امکان کی مطابق پس نجاوے تیرا نفس اُنپر واحسرت تحقیق اللہ دانا ہے اُسکے ساتھہ جو وہ کرین انکار قیامت مین
جیسے مُردہ کی زندگی پر بہت سی تنبیہات مین اورین سے رفع تعجب کی نسبت ارشاد ہے وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ
فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَٰلِكَ النُّشُورُ
اور اللہ وہ ہے جو بھیجے ریاح کو پس اوٹہاوے بادل پس چلادین اسکو شہر خشک مردہ مثال پر پس ڈالین مینہ
تو زندہ کرین اُسکے ساتھہ زمین کو اُسکی خشکی کے بعد جو مردہ مثال تھی ایسے ہی آدمیون کا نشر ہے کہ زمیا کو اُسکی
ہرے ہونے کے لئے ہوا ہے کہ بعد از مرگ آدمیونکو آسمان سے منی کا باران ڈالکر سب کو اُگادین گے جو ایک وقت خاص مین
وگروہ ایمان و عزت دنیاوی کو سبب نلاوے کہ جیسے ایک رئیس قریش نے کہا کہ مثال ہے حادر تو ارشاد ہے مَن كَانَ
يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ
جو ارادہ کرے عزت دنیاوی کا مثل ابی جہل کی تو اللہ کے لئے عزت پوری ہے اُس عزت کی یہ صورت ہے کہ خدا کی
طرف صعود کرین کلمات طیبہ کلمات اللہ کہ عبارت اہل کمال سے ہے جیسے کلمہ عیسی اور عمل صالح کو مقبول و بلند
کرتا ہے جیسے کلمات خبیثہ کو جہنم مین بصورت عذاب لائینگے اور کفر کو اللہ ناپسند کرتا ہے جیسے ارشاد ہے وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ
السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝ اور وہ لوگ جو برائیون کا مکر کرین یعنی
قتل نبی و رخصت حیات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرین کہ ماسل السیئات ہے اونکے لئے عذاب سخت ہے اور مکر اونکا
مکر تباہ ہوگا کہ ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان سے ہے کہ وہ ہارکر بجادین گے بلکہ مقابل تباہ ہونگے
جیسے فصل ۸ اسفر مثنی سے ظاہر ہے وگر کوئی اسکو بعید سمجھے تو اسکی نسبت ارشاد ہے وَاللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ
ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ
مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ اور اللہ نے
پیدا کیا تمہارے دادے آدم کو مٹی سے پھر تمکو پیدا کیا نطفہ سے پھر کیا تمکو جوڑا اور نہ حامل ہو کوئی مادہ اور نہ کوئی
جنے مگر اُسکے علم کے ساتھہ اور کوئی عمر دراز والا زندگانی نہ دیا جاوے اور نہ اُسکی عمر سے کم کیا جاوے مگر کتاب

ثلث

محفوظ مین لکہا ہوا ہی جیسے فصل ۱۲ اشعیا مین سرداران قریش کی نسبت قتل ہونا لکہا ہی تحقیق وہ نہین حصہ ...
کلمات طیبات خدا کی اور عذاب شدید کفار مکار پر آسان ہی خدا پر اور اگر کوئی کہے کہ دنیا مین ہم دیکہتے ہین کہ جو لوگ
کفر کرتے ہین اور جو ایمان لاتے ہین سب اپنے اپنے درجہ پر مساوات مین ہین یہ قبل از ... اسلام مقرر ہونیکا
جیسے اسوقت مین اہل ہند کی مسلمانون سے کفار کا مقولہ ہوتا ہی ارشاد ہی وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۔ اور برابر نہین دو دریا کہ ایک فرات گوارا ہی اسکا
پینا اور دوسرا نمکین تلخ جیسے ممالک یورپ کے ساحل مین ہین پس اسلام مثل فرات ہی اور کفر آب تلخ ہی گو دنیا مین
دونون مخلوق خدا ہین پر آخرت مین فرق ظاہر ہوگا جیسے دونون دریا ... خدا ہین پر آخرت مین فرق ظاہر ہو جیسے
دونون دریاؤن سے مطالب نکلین لیکن بروقت پینے کے کڑوے و میٹھے مین فرق ظاہر ہو جیسے حال تباہی کی نسبت
ارشاد ہی وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ
فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔ اور ہر ایک دونون دریاؤن سے تم کہاتے ہو گوشت
تازہ مچھلی کا اور نکالتے ہو زیور مثل مونگے و موتی کی کہ اوسکا پہنا ہو اور دیکہتے ہو ہر ایک مین کشتی کو دوڑتی تاکہ تم خواہش کرو اوسکے
فضل کی اور امید کہ تم شکر کرو کہ اسکو ہی ... سمجہو اور ... دونون اس وقت مین ...
دیگر وہ آسودگی اپنی حقانیت کی دلیل گردانین تو ارشاد ہی يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۔ داخل کرے رات
دن مین اور داخل کرے دن کو رات مین اور مسخر کیا آفتاب چاند کو ہر ایک جاری ہی میعاد مقرر کے لئے کہ نبی کو ملک عطا کرے
تو تمکو شکر کرنا تہا تو اس صفت والا اللہ ہی تمہارا رب اوسی کے لئے ملک ہی چنانچہ ... مین نبوت ختم المرسلین مقرر
فرمائی ہی اور تمنے شکر کے مقام پر کفر کیا اسکے ساتہ ... جو کسی شی کے مالک نہین جیسے ارشاد ہی وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۔ اور جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ نہ مالک ہون چہارگی کی گٹہلی کے پردہ کی
برابر جو ... ایک ہوتی ہی إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ
وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۔ اگر تم اونکو پکارو تو نہ سنین ... اور اگر سنین تو جواب نہ دین
نہین جیسے بت ... اگر بعض سنین مثل ... مین گذشتہ یا ملائک تو جواب تمکو نہ دین اور بروز قیامت انکار کرین تمہارے

ع ۲

شرک کریں یہ کہ ہمکو نہ پوجتے تھے بلکہ شیطان وخیال کو پوجتے تھے اور نہ خبردار کرے تجکو مثل خبیر کی فی الحقیقۃ یہ مستعمل
اسکی لازم ہے کہ جو سائل کے سوال کا جواب دے اس مقام پر مضمون شعر مولانا ہے اللہ اللہ گفتن لبیک ہاست
این نیاز و سوز و دردت پیک ماست ۰ یاد رکھنا ہے وگر کافر کہیں کہ ہم اب تو مالدار اور مسلمان غریب ہیں تو فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ اے لوگو تم سب آدمیوں محتاج ہو
خدا کی طرف اور اللہ ہی وہ غنی حمد والا ہے کہ اپنے فضل سے نبی کو غنی کرے إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ
جَدِيدٍ ۝ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ۝ اگر چاہے خدا تمکو لیجاوے اور لاوے خلق جدید اور نہیں ہے
یہ اللہ پر غالب بھاری بلکہ خدا سب پر غالب ہے اور جبکہ بعض اہل مکہ نصیحت قرآن کی سنکر ایمان لائے تو بعضے
تو بعض سرداران مکہ نے کہا کہ کفر کرو بروقت سختی کے تو ہم تمہارا بوجھ اوٹھالیویں گے تو ارشاد ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ اور نہ اوٹھاوے کوئی نفس بوجھ اوٹھانیوالا دوسرے نفس کا یعنی ہر ایک اپنی اپنی آفت میں گرفتار
ہوں جیسے بروز بدر و فتح مکہ واقع ہوا وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ
اور اگر کوئی نفس بوجھل بلاوے اسکے اوٹھانے کی طرف نہ اوٹھایا جاوے اوس سے کچھ اگرچہ وہ ہو صاحب قرابت إِنَّمَا
تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ
وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ جز این نیست تو ڈراوے انکو کہ اہل کتاب سے انہی تن کو جو خوف کریں اپنے رب کو
اور برپا رکھیں نماز اور وہ جو پاک کریں اپنے نفس کو شرک سے پس جز این نیست وہ پاک کرے اپنے نفس کو فائدے
کے لیے اور خدا کی طرف ہے بازگشت پس چاہئے کہ انسان اوسکی طرف توجہ کرے اور کافر اسکو نہ سمجھے اور اسکو برابر بات
کہے اور ہرگز ایسی بات نہیں جیسے ارشاد ہے وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ۝
وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ اور نہ برابر ہے اندھا کافر اور
مسلمان بینا اور نہ ظلمات کفر اور نور اسلام اور نہ سایہ و دھوپ اور نہ برابر ہوں زندہ اہل اسلام اور مردے کافر
إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۝ تحقیق اللہ سناوے جسکو چاہے اور نہیں
تو سنانیوالا اسکو جو قبروں میں ہے کہ شنوائی ظاہر ہے وہ نہ سنے پس مومنوں کی قبروں پہ سلام و التحیات میں سلام
وہ دوسرے عالم کی جہات کیا جاتا ہے مگر وہ دریافت کریں کہ کیسا ہے ہمارا انکار [illegible] اور خلق جدید [illegible]

إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ۔ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا

نَذِيرٌ تو کچھ نہیں ہے تو مگر ڈرانیوالا اس وقت میں جسکو ایمان لانا نصیب ہو وہ لاوے تحقیق بھیجا ہم نے تجھکو ساتھ

دین راست کے ساتھ بشارت دینے والا جنت دیکر خلق جدید اہل اسلام کو فتوحات سے اور ڈرانیوالا کافرون کو

اونکی شکست سے اور نہیں ہے کوئی امت مگر گذر چکا اونمین ڈرانیوالا اور جھٹلاوین تجھے لوگ تو تکذیب کی اور تباہ ہوئے وَإِنْ

يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَ

بِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۔ اور اگر اہل کفر تیری تکذیب کرتے تو تکذیب کی ہے ان لوگون نے جو پہلے ان کے تھے کہ آئے

پاس اونکے رسول دلائل اور زبورین اور روشن کتاب ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ

پھر میں نے پکڑا اونکو جو کافر ہوئے پس کیسا ہوا میرا انکار دیگر کا وکیل کہ انسان انسان سب حقیقت میں برابر ہیں پھر

ایک [illegible] نبوت کیون ہوا ارشاد ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ

ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ

سُودٌ ۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے اتارا بلندی سے پانی پس ہم نے نکالے اسکے ساتھ پھل مختلف طعام اور پہاڑون میں

ٹکڑے سفید ہیں اور سرخ مختلف انکی رنگتیں کوئی کم سرخ کوئی زیادہ اور بہت ہی سیاہ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ

وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ اور آدمیون اور زمین پر چلنے والون اور چوپایون میں ہین مختلف الالوان

[illegible] ایک کا نبی ہونا اور دوسرے کا نبی نہ ہونا یہ بھی اختلاف نوع کلی انسان کے مقتضا سے بحکم رب ہوا پھر کافر

جاہل سمجھ گیا تھا جو اسی بات سے ڈر کے اسلام لاوے پھر إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۔ جز این نیست خشیت کرین اللہ سے بندون میں اہل علم صاحب کتاب کہ اپنی کتابون کی پیشگوئی

دیکھکر ایمان لاوین تحقیق اللہ غالب ہے نہ ماننے والا غیر قوم [illegible] اونکے دشمنون کو بخشش والا ہے [illegible]

خروج [illegible] میں لکھا ہے إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ۔ بیشک وہ جو تلاوت کرین خدا کی کتاب توراۃ کو اور برپا رکھیں

[illegible] سفر [illegible] کے اور خرچ کرین اس سے جو اونکو نصیب کیا ہے پوشیدہ و ظاہر امید کرین ایسی

تجارت کی کہ تباہ ہو لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

ع

اللہ اونکو اجر اونکو پوری کری اور زیادہ کری اونکو اپنے فضل سے کہ اہل کتاب کو دوگنا اجر ملے تحقیق وہ بخشنے والا

قدردان ہے ۔ وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ ھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ؕ

اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ۝ اور وہ کتاب قرآن جو بھیجے وحی کی تیری طرف وہ راست درست ہے

تصدیق کرنیوالی اُسکی جو اُسکے روبرو ہے تحقیق اللہ اپنے بندوں کے ساتھ البتہ خبردار ہے جیسے اب تک جو توراۃ میں

پیشگوئی اسلام کی موجود ہے تو قرآن اوسکو مصدق ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ

عِبَادِنَا ۚ فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ ۚ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْھُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ

ذٰلِکَ ھُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ۝ پھر بعد وحی کے وارث کیا ہمنے کتاب قرآن کا اونکو جنکو ہمنے برگزیدہ کیا اپنے

بندوں سے اسلام کے لئے پس بعض اُنمیں سے ظلم کرنیوالی ہیں اپنے نفس پر کہ دراصل دوسروں پر ظلم کرنا اپنی جان کو ہی

وہ ظلم ہے جیسے یزیدیوں نے اہل بیت کو ستایا مگر مطابق آیت کی وہ بھی وارثین کتاب سے ہیں جنکو خدا نے برگزیدہ کیا ہے

پر مطابق حدیث کی اونکے مظلوموں کو حصہ زیادہ ملیگا پر بخشے ہوئے سب ہیں اور بعض درمیانہ ہیں کہ دوسروں پر ظلم

تو نہیں کرتے پر خیرات میں بھی سبقت نہیں لیجاتے اور بعض اُنمیں سے مثل خلفاء اربعہ کے سبقت لیجانیوالے ہیں خیرات کے

ساتھ اللہ تعالی کے اذن کے ساتھ یہ وہ فضل بزرگ ہے مولانا جامی کہتے ہیں ؎ برین نازم کہ ہستم امت تو

گنہگارم ولیکن خوش نصیبم اس آیت کی تفصیل کتب تفاسیر و فصوص الحکم میں دیکھنی چاہئے کہ وہ راز ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ

یَّدْخُلُوْنَھَا یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَا حَرِیْرٌ ۝ داخل ہونگے

جنتوں عدن میں وہ سابق بالخیرات حسب حدیث کی بلا حساب جنت میں جانیوالے وہ ستر ہزار ہونگے جنکے ہر ایک کے

ساتھ ستر ستر ہزار ہونگے اور مقتصدین کا حساب آسان ہوکر جنت میں جاوینگے اور ظالم توقف میں کچھ مدت تک

رہیں اور پھر فضل الٰہی اونکے حال پر شامل ہوا اور جنت میں جاوینگے سب جنتوں میں کنگن پہنینگے اور موتی اور لباس

اونکا اوسمیں حریر سے ہوگا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرُ ۝ الّا

نِ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَۃِ مِنْ فَضْلِہٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْھَا نَصَبٌ وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْھَا لُغُوْبٌ

اور کہیں گے سب تعریف ہے اللہ کیلئے جو لے گیا ہم سے رنج تحقیق ہمارا رب البتہ بخشش والا قدردان ہے جسنے ہمکو

اوتارا گھر میں اپنے فضل سے جسمیں نہ لگی ہمکو دکھ اور نہ لگے ہمکو اوسمیں ماندگی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَھُمْ

نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي
كُلَّ كَفُورٍ ۝ اور جنہوں نے کفر کیا اونکے لئے آتش دوزخ ہو نہ حکم کیا جاوے تاکہ وہ مریں اور نہ تخفیف کیا
اونسے دوزخ کے عذاب سے ایسے ہی جزا دیوینگے ہر سرکش کافر کو وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ اور وہ فریاد کریں دوزخ میں اور کہیں اے ہمارے رب نکال ہمکو
دوزخ سے کہ جاویں دنیا میں اور نیک کام کریں بغیر اوسکے جو ہم عمل کرتے تھے تو ارشاد ہوا أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم
مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝
کیا اور نہیں تمکو عمر دی تھی اسقدر کہ نصیحت پکڑے اوسمیں نصیحت پکڑنے والا اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی
پیغمبر پس چکھو عذاب دوزخ کہ نہیں ہے کافر ظالموں کے لئے کوئی مددگار اور جو نابالغ بعد کو مطبوع کفر پر ہوں وہ اگرچہ
باعتبار ماں باپ کے تابع ہوں لیکن اونکو عقل دیجاوے اور اونکے ساتھہ کہی جاویں جنکے پاس نذیر نہیں پہونچا اور
قیامت میں اونکے پاس نذیر بھیجا جاوے اور کہا جاوے گا اگر تمکو عذر ہو تو اس نذیر کی پیروی کرو پس وہ سب بلائے ہوں
اور وہ نذیر کہیگا آگ میں جاؤ پس جو اونکی پیروی کریں اہل جنت سے ہوں اور جو انکار کریں وہ اہل نار سے ہوں
تو اونکے حق میں بھی اس آیت کا مضمون ثابت ہے چنانچہ ارشاد ہے إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَ
الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ تحقیق اللہ عالم ہے غیب آسمانوں و زمین کا اور تحقیق وہ دانا ہے
دلوں کی باتوں کا پس اس مقام سے فیصلہ اون حوادث کا دریافت کرنا چاہئے جو بابت اطفال مشرکین وارد ہیں کہ
مکلف کو ایسی عمر بھی درکار ہے جسمیں وہ فکر کر سکے پس اگر عمر زیادہ ہیں مثل اطفال کی اونکے لئے بھی قیامت میں
اوٹھایا جاوے گا پس اس مقام سے کوئی نہیں کہسکتا کہ کافر کا طفل اہل جنت سے ہے یا دوزخ سے ہاں اگر کسی کا
حال وحی سے معلوم ہو جاوے تو کہسکتے ہیں کہ وہ اہل جنت سے ہے اور چونکہ توحید کی تعلیم درجہ غایت پہونچائی ہے تو
خدا کی صفت اور اونکے معبودوں کی صفت فرماتا ہے کہ جس سے ظاہر ہو کہ خدا ہی تعالی لائق پرستش ہے نہ اونکے معبود تو ارشاد ہے
هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ
كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝ اور خدا وہی ہے جسنے کیا
تمکو اپنا خلیفہ زمین میں پس جو کفر کرے پس اوسپر کفر کا وبال اوسپر ہے اور نہ زیادہ کرے گا کفر اون کافروں کا اونکے رب کے پاس

غیب کے ساتھ مثل حضرات صحابہ کے تو تو اونکو بشارت دو بخشش کی آخرت مین اور اجر بزرگ کی ساتھ دنیا مین
بھی فتوحات سے اور اہل مکہ کو قیامت مین مردونکے زندہ ہونیکی نسبت محض انکار تھا اور اونکے زندہ ہونا قوم کا زمانہ
حزقیل مین جانتے تھے جیسے فصل ۳۷ کتاب حزقیل سے اور الیاس کے سبب سے ایک لڑکے مردے کا زندہ ہونا ظاہر کر اور الیسع
کا بذریعہ مسیح زندہ ہونا انجیل سے جانتے تھے تو ارشاد ہوا اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق ہم زندہ کرتے مردونکو یعنی اہل ذکر
کو جس سے انکا مقصود نہین جو بذریعہ انبیا زندہ کیے گئے جیسے توراۃ و انجیل مین مذکور ہین تو فرمایا وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَاٰثَارَهُمْ اور ہم لکھتے ہین وہ جو رسولون نے مقدم کیا ہے یعنی مجموعہ عہد عتیق توراۃ مین اور اسکے جو اونکے آثار ہین
یعنی عہد متوسط انجیل مین وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور ہر شے منکو ہم نے اونکی گنتی احصا کیا ہے
بیچ کتاب روشن عہد عتیق توراۃ کے مجموعہ اور عہد متوسط انجیل کے مجموعہ مین تحقیق نہ ہو کہ یہ سورۂ کیسے ہے پس یہ آیت
بھی مکیہ ہے کہ ہجرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے بنی سلمہ نے جبکہ دوری کے سبب سے مسجد
بنانیکے لئے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کو پڑھا معنی اسکے نزول کا حاجت نہین کہ سال شانزدہ
آپ پر نازل ہوئی اور بعض اہل مکہ کا یہ خیال تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلیم کرنیکی ضرورت نہین قیامت ہوگی
تو ہمارے شفیع شفاعت کرینگے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ذیل ہے کہ قوم سے کہ تمہارے بزرگ بہت سے گذرے مین اور
وہ خلاف حکم خدا کے جو بذریعہ مسیح آئے تھے اپنی عدم تسلیم سے تباہ ہوئے اور اونکو ہرگز کوئی شفاعت نہوئی تو ختم المرسلین
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرفت جو احکام آئے اور اونکو جو نہ مانیگا تو دین و دنیا مین تباہی کے سوا اور کیا متصور ہے
چنانچہ اسکی مثل ارشاد ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور بیان کر
اونکے لیے مثل یعنی اصحاب قریہ بیت مقدس جبکہ آئے اونمین رسول مسیح جیسے فصل اول کتاب اعمال سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام
بعد صلیب کے مصلوب یعنی استخوان شکستہ ہوکر دار پر نہ مرکر قبر مین گئے اور بعد تین دن کے قبر سے اونکا چالیس دن زندہ رہنا
ظاہر ہوکر اپنے زندہ ہونیکی دلائل بیان کیے کہ خدا کی بادشاہت یعنی دولت اسلامیہ کا بیان کیا اور یہ حکم کیا کہ تم
یروشلم سے باہر نجانیو بلکہ اپنے خدا کے اس وعدہ کو جسکا ذکر پہلے سے کیا تھا یعنی نزول فارقلیط کے روح قدس کا منتظر
رہو ۱۶ ۱ ۵ یوحنا انجیل کی مطابق مسیح نے ذکر کیا ہے انتظار کرو کہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسمہ دیا پر تم تھوڑے دنون کے بعد
روح قدس سے بپتسمہ پاؤگے پر وہ نزول فارقلیط سے اسرائیلی بادشاہت سمجھے جو مسیح سے دارالاسلام مین قائم ہوگی

پھر مسیح نے فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ نزول روح قدس سے میرا مطلب ہے اور دیکھتے ہی سب کے روبرو آسمان کو
مسیح اوٹھائے گئے اور گیارہ حواری کوہ زیتون سے جو بیت عنیا کے ہے یروشلم میں آئے جنمیں پطرس و یعقوب و
یوحنا و اندریاس و فیلبوس و توما و برتولما و متی و حلفا کا بیٹا یعقوب و شمعون زیلوطیس اور یہودا برادر یعقوب بھی تھے
اور یہودا اسکریوطی مسیح کے دار پر چڑہنے سے پہلے پھانسی پا گیا تھا جسنے مسیح کو پکڑوا دیا تھا تو تعداد بارہ کرنیکے واسطے
یوسف مشہور بہ برسباس و متیاس کو قرعہ ڈالنے پر مقرر کیا اور قرعہ متیاس کے نام پر آیا تب پھر بارہ رسول ہوگئے اور جب پنتکست
یعنی پچاسواں روز رفع مسیح کو ہوا تو سب یروشلم میں وہ اکٹھے ہوئے تو ایکبار روح قدس نازل ہوا جسکے سبب حواری طرح طرح کی
زبانیں بولنے لگے کہ ہر ایک قوم و ملک کے یہودیوں کو اونکی زبان میں جواب دیتے تھے اور یہود تعجب کرنے لگے اور خیال
اونکو شراب کے نشہ کا اثر ہوا تو پطرس نے کہا کہ یہ نشہ سے نہیں بلکہ یہ وہی نزول روح القدس ہے جسکی خبر درس ۲ فصل ۲
یوئیل میں دی ہے کہ آخری دنوں میں روز عظیم خداوند یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں اپنی روح تم پر ڈالونگا کہ
تمہارے بیٹے و بیٹیاں نبوت کرینگے یعنی پیشینگوئی کرینگے اور آسمان میں اچنبے اور زمین میں لہو و آگ و دہوئیں کا بادل دکھلاؤنگا
اور سورج سیاہ و چاند لہو ہو جاویگا یعنی سخت آفات اہل یورپ یعنی نصاریٰ و یہود پر آوینگی پہلے اس سے کہ خداوند یعنی حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کا بزرگ و نامدار آوے اور یوں ہوگا کہ جو خداوند کا نام لیگا نجات پاویگا اور یہ آفات سب کچھ زمانہ
رفع مسیح کے بعد میں زمانہ بادشاہان میں آئیں اور سوا سے تین ہزار یہودی اوس روز مسلمان ہوئے کہ اوس وقت دین اسلام
دین نصرانیت تھا اور حسب تفصیل باب ۳ کتاب اعمال کے پطرس و یوحنا ہیکل کو چلے اور ایک جنم کے لنگڑے کو چنگا کیا اور لوگ تعجب
کرنے لگے تو پطرس نے کہا کہ مسیح کی برکت سے چنگا ہوا ہے جسکو تمنے دار پر چڑہایا اور حسب درس ۱۹ کے فرمایا پر اب ہی تم توبہ کرو
تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں یعنی زمانہ اسلام ہزار ہفتم مبارک اور یسوع مسیح
پھر آوے لیکن مسیح کا بار دگر آنا سو قوت ہے اون باتوں انبیا پر جسکی نسبت ہر پیغمبر نے خبر دی ہے آگے ہی سے موسیٰ نے کہا
بھایوں میں یعنی اونکی اولاد میں ایک نبی موسیٰ کی مثل ہوگا الخ تو پانچ ہزار کے قریب یہودی اوس روز ایمان لاے اور
دوسرے دن کاہن و سردار قومی یہودی جمع ہوکر حواریوں پر حسب فصل ۴ کتاب اعمال کے چڑھ آئے اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَا
اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا یاد کرو جبکہ بھیجا ہمنے قوم یہود کی طرف پطرس و یوحنا کو تو انہوں نے تکذیب کی بسبب
پطرس و یوحنا نے کہا کہ تم ہی انصاف کرو کہ جو کچھ ہمنے دیکھا ہے اوس سے ایسا انکار کریں تو انہوں نے انکو چھوڑ دیا بس گر

تاکہ انہوں نے دعا کی کہ خدایا ہم علی الاعلان دعوت کریں اور بیماروں کا اثر ہجوم ہوا اور دعوت علی الاعلان کی پس
کاہن سرداروں نے اونکو مقید کیا اور وہ قید خانہ سے بحکم خدا باہر نکل گئے کہ اونکو کسی نے نہ دیکھا اور دعوت علی الاعلان ہونے لگی
پھر حیلہ و حوالہ سے کاہنوں کے سرداروں نے اونکو مقید کیا اور کہا کہ پھر کیوں تم دعوت سے باز نہیں آتے تو پطرس نے کہا کہ ہم
خدا کے حکم کو تمہارے حکم پر ترجیح دیتے ہیں اسوقت بیت انکے قتل کا قصد کیا تو اوسوقت میں مطابق درس ۳۴ فصل ۵
کتاب اعمال کے گملئیل عزت دار قوم فریسی نے جو یہود کا معلم تھا رسولوں کو اجازت دی اور یہودیوں کو نصیحت کی
کہ کیوں انسے متعرض ہوتے ہو جیسے فرمایا ہے فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ پس عزت کیا ہمنے ان دو کو تیسرے کے ساتھ جو گملئیل
تھا اور اسنے کہا کہ پہلے اس سے تھیوداس اٹھا تھا اور اسکے ساتھی تباہ ہو چکے اسکے بعد یہودا جلیلی اوٹھا تھا وہ اور اوسکے
ساتھی تباہ ہو چکے اگر مسیح بھی دروغگو ہوگا تو اوسکے ساتھی بھی خود تباہ ہو جائینگے ورنہ خدا سے لڑائی ٹھہرے گی تو انہوں نے رسولوں کو
پاس بلایا جیسے درس ۴۰ فصل ۵ کتاب اعمال میں ہے تو اونسے دریافت کیا تو کہا کہ تم کون ہو فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم
مُّرْسَلُونَ ۝ پس انہوں نے کہا تحقیق ہم تمہاری طرف رسول ہیں قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا
أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ۝ جواب دیا کہ نہیں ہو تم مگر بشر ہماری مثل اور نہیں نازل
کی رحمٰن نے کوئی شے نہیں ہو تم مگر جھوٹ بولتے جیسے مالک بن ضیف نے مکہ میں آنکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا
کہ خدا نے بشر پر کچھ نازل نہیں کیا کہ حقیقت نزول سے وہ ناآشنا تھے یا بدمعاشی سے یہ قول تھا قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا
إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ۝ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ حواریوں نے جواب دیا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم صادق ہیں
البتہ بھیجے ہوئے ہیں اور نہیں ہے ہمپر مگر بلاغ ظاہر اور عقل کی ایسی بزرگوار ونکی گواہی وہ خدا کی گواہی ہے نہیں کہہ سکتا
کہ ہر ایک دعوی کرسکتا ہے قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِن لَّمْ تَنتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُم مِّنَّا عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ سرداروں کاہنوں نے کہا کہ تحقیق ہمنے بدفالی کی تمہارے ساتھ اگر تم نہ باز آئے علی الاعلان تبلیغ سے تو البتہ تمکو سنگسار
کریں گے اور البتہ لگیگا ہمسے تمکو دردناک عذاب قَالُوا طَائِرُكُم مَّعَكُمْ أَئِن ذُكِّرْتُم بَلْ أَنتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝ حواریوں نے جواب دیا کہ بدفالی تمہاری تمہارے ساتھ ہے کیا نصیحت نہیں پاتے ہو بلکہ تم قوم ہو حد سے
گذری ہوئی تو اس بات پر اونکو کوڑے مارے اور چھوڑ دیا جیسے درس ۴۰ فصل ۵ کتاب اعمال میں ہے
چلے گئے اور خوش ہوئے کہ ہم اس لائق ٹھہرے کہ مسیح کے نام پر ہمارے کوڑے لگے اور ہر روز ہیکل میں آکر انکو سکھلانے لگے اور

یسوع کے حال بیان کرنیسے باز نہ آئی اُن دنون مین شاگردون کی کثرت ہوئی جو یونانی یہودی وغیرہ تھے اور
بیواؤن کی خبرگیری مین غفلت ہوئی تو بارہ حواریون نے سات اشخاص کو جو روح قدس سے بہرے تہے خدمت کیلیے مقرر
کیا اور بست مقدس اسلامی کی سبب سات اشخاص مین رعایت رکہی وہ استیفان و فیلبوس و پرکرس و نقانر و تیمون
و پارماس و نقلاس تہی جو انطاکی تہی کہ تمہارا مالک بیت مقدس سے گرپس پر حواریون نے ہاتہ رکہا کہ روح قدس سے بہر گئی پہر استیفان سے
بڑی بڑی کرامات و نشانات ظاہر ہوے اور لیبرتینون اور قرینیون اور سکندریون کی عبادت خانون والون سے
حسب درس نہم فصل ۶ کتاب اعمال کے بحث ہوئی جو موسی کی شریعت منسوخہ کو ابدی کہتے تہے اور جو خدا کا حکم نہو اوسکو کوئی
خدا کا حکم کہے تو یہ بہی عبادت بغیر اللہ مین حسب اشارہ کلمہ دوم و سوم دس کلمات موسی کے شمار مین ہے اور موسی کو وہ شفیع
سمجہے ہوے تہے اگرچہ خلاف مسیح کے وہ کام کرتے حالانکہ کلمہ دوم مین دس کلمات سے یہی لکہا ہوا ہے کہ جو میرے حکم نمانیگا
یعنی وہ جو بعد مسیح بہیجون گا تو اونکی تین چار پشت تک خبر لون گا اور پہر زمانہ رحم کا آویگا یعنی زمانہ ختم المرسلین
علیہ الصلوۃ والسلام کا تو اوسمین ماننے والون پر رحم کرون گا اس سے اطلاع فرمائی ہے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ
رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور آیا
انطاکیہ تمہارا مالک بیت مقدس سے گرپس شہر مقدس مین مرد استیفان دوڑتا ہوا کہا اے قوم پیروی کرو رسولونکی پیروی کرو اونکی جو نہ طلب کرین تم سے
اجر اور وہ راہ یاب ہون یہ وہی شخص ہے جو درس ۸ فصل ۶ کتاب اعمال مین ہے کہ اُس سے بڑی بڑی کرامات و نشانات ظاہر ہوے
جو بالا مرقوم ہوے وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور کیا ہے
مرے لیے کہ نہ پوجون اسکو جسنے مجہکو پیدا کیا ہے اور اُسکی طرف تم رجوع کروگے ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝ کیا مین پکڑون سواے خدا کی بست
معبود جنکو خلاف حکم کے وہ شفیع جانتے تہے کہ اگر ارادہ کرے میرے ساتہہ رحمن ضرر کا نہ بچا پروا کرے مجہسے اونکی شفاعت کچہہ
اور نہ وہ بچاوین اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ تحقیق مین اسوقت
البتہ گمراہی ظاہر مین ہون تحقیق مین ایمان لایا تمہارے رب کے ساتھ سوتم اے لوگو مجہسے سنو اس تقریر کو سنکر حسب درس ۱۹
فصل ۷ کتاب اعمال اسکے مقابلون نے بعض کو گانٹہا کہ موسی و خدا پر کفر بکتے ہمنے استیفان کو سنا اور صدر مجلس مین بیٹہے
اور نفسون کی تہامارتے پہر تاک اُسکا چہرہ فرشتون کا سا دیکہا اور سردار کاہن نے کہا کہ آیا تو استیفان ایسی ہی بات

الجزء ۲۳

زمان ابراہیم سے لیکر اونکو وعظ کرنا شروع کیا جسمین ابراہیم کی ختنہ کا بہی ذکر کیا جو عہد دائمی اسلامی کی
نشانی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ مختون پیدا ہوئے تہے تو یہ سنت ابراہیم نے بہی خود ادا کی جو وجود
اسحاق سے پہلے ہوئی تہی اور اسحٰق سے بہی وہ صفت ادا ہوئی اور موسٰی کا بہی ذکر کیا اور موسٰی کی بشینگوئی بہی فصل ۱۸
سفر عشی کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بیان کی اور یہودیوں کی شرارت کا ذکر کیا جو موسٰی سے کی اور
صندوق عہد کا بہی ذکر کیا جو دولت اسلامی کا نقشہ تہا اور یہود کی برائیاں بیان کین جو زمانہ مسیح تک انسے صادر
ہوئیں جسپر سننے والے یہود بہت گہبرائے اور استیفان روح قدس سے بہرا ہوا کہنے لگا کہ مین خدا کو اور اوسکے دائنے
ہاتہ کے پاس مسیح کو دیکہہ رہا ہون یعنی محمدی خدا کی ساتہ تو اوسوقت یہودیون نے اپنی کان بند لئے اور یکبارگی
لپکے اور استیفان کو پکڑ لیا اور شہر کے باہر لیجا کر سنگسار کیا جن سنگسار کرنیوالون مین پولوس بہی تہے کہ اُسوقت سخت
انکا و نصاری سے ضد تہی پس یہود نے استیفان کو شہید کیا اور مطابق فصل ہشتم کتاب اعمال کے دفن کیا اور حکم خدا

استیفان کو ہوا جیسے ارشاد فرماتا ہے قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ۙ بِمَا غَفَرَ لِیْ

رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ۝ کہا گیا قبر مین استیفان کو کہ داخل ہو جنت مین استیفان نے جنت کو
دیکہکر کہا ای کاش میری قوم جانتی اُسکے ساتہ کہ بخشا مجہکو میرے رب نے اور کیا مجہکو ہولون عزت والون سے اس
مقام سے احادیث مین اہل جنت کا حال ہے الحاصل پولوس جنکا نام سولوس تہا سخت تر تکلیف نصاری کو دینے لگے
اس سبب سے نصاری رسولون کو چہوڑ کر دوسرے ملکون کو نکل گئے اور جا بجا دین نصاری کا جو اُس زمانہ مین وہ اسلام تہا
جاری ہوا اور مطابق فصل نہم اعمال کے پولوس دو سال رفع مسیح کے بعد ایمان لائے جنکے نامجات مین اسلام کی نسبت
اسبالی پیشین گوئیان کہو کہلی شرح بالخصوص نامہ عبرانیان مین کس خوبی سے ہے اور فصل دہم اعمال مین طیبات کی حلت کا حکم ہے
اور فصل ۱۱ اعمال مین پطرس و دوسرے حواریون کی بحث کا بیان ہے جو بابت جواز طیبات کے ہوئی جسکو یہودی حرام
جانتے تہے اور فصل ۱۲ مین اُسکی ہیرودوس کا ذکر ہے جسنے یعقوب برادر یوحنا کو قتل کیا اور پطرس کو مقید کیا لیکن
ملائکہ نے پطرس کے پاؤن کی زنجیر کہولدی اور گہر مین آئے اور جبکہ ہیرودوس نے تلاش کیا پطرس نہ ملے اور ہیرودوس
صور و صیدا سے بہت ناراض تہا تو انسے صلح چاہی تو تخت پر بیٹہا تہا اُسوقت خدا کے فرشتہ نے ضرب ماری اور کیڑون

کہا کر مرگیا ... اور ... مارا اُسکے بعد زمانہ ابی سے تو اریون کی تعلیم شروع ہوئی جیسے ارشاد ہوتا ہے فَمَا اَنْزَلْنَا

عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ ۝ اور نہ اتارا ہمنے اسکی قوم پر اوسکے بعد آسمان سے اوسکی مقابلہ کو
لشکر اور نہ تہے ہم اتارنے والے لشکر کہ کچھ بڑا کام نہ تہا مگر ایک چیخ ملک پس ناگہان مردہ تہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ
مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اے حسرت بندوں پر کہ نہ آیا اونکے پاس کوئی رسول
مگر اوسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تہے کہ امکان اوسکا دوسری طرح سے۔ تہا اور بعض اہل ملک قیامت کا انکار کرتے تہے اور جسم کے معتقد تہے
کی سمت ارشاد ہے اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ کیا وہ
دیکھیں کہ کتنی قرن اونکے پہلے ہمنے ہلاک کئی کہ تحقیق وہ اونکی طرف رجوع نکریں اگر ایسا ہوتا تو لکہا اس سے ایک دو کو تو
انسانی جسم والا ملتا کہ اپنا پہلا حال کہتا ملکہ مرنیکے بعد انکی ارواح جداگانہ دوسرے عالم رہتی ہیں یعنی بطنوں میں اور دوسرے
مقام پر ارشاد ہے کہ جب تک یاجوج ماجوج کی سلوک ہو اسوقت تک بار دگر رجوع نکریں تو کیسے پیدا مرایۂ ثبوت کو
پہونچے اور اب اس عہد میں ایک بچہ میں ہزاروں حصہ انسان کا کیٹرا دیدہ معلوم ہوتا ہے کہ پشت آدم میں حسب آیت
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ کے ساری انسان روح کے ساتھ موجود معلوم ہوئے کہ پشت آدم میں
ذی روح تہے اور اہل تناسخ ختم روح کا آنا رحم میں مانتے ہیں پس اونکے خیالات بیہودہ ہیں ۝ ہرگز وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ اور نہیں ہے کوئی مگر تمام ہمارے پاس عالم ارواح و مثال میں حاضر ہیں عالم اجسام سے جو تناسخ
اونکو تعلق نہیں ہوتا اور باختلاف قرأت ترجمہ دوسرا ہے اور تحقیق ہر ایک البتہ ہمارے پاس حاضر ہیں اور بعض کو
قیامت کی اسمیں تعد نہا کہ کیسے ہم مرکر اوٹہیں گے اور اہل حسنت کو ثواب ملیں گے تو ارشاد ہے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ اور نشان ہے اونکے لئے قیامت کی بات
مردہ زمین کہ بالیدگی اسکو ہمنے زندہ کیا اور نکالا ہمنے اس سے دانہ پس اوس سے وہ کہاتے ہیں وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور کئے ہمنے اسمیں باغ کہجور اور انگور کے اور نکالے اوسمیں ہمنے چشمے تاکہ ایسے درخت سرسبز ہوں
اور اونسے میوے نکلیں تاکہ وہ کہاویں اوسکے پہل اور نکیا ہر ایک اونکو اونکے ہاتہوں نے زیادہ فکر نکریں کہ ہمارے
فرمان کے منکر ہوں کہ شرک نکریں سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ

ع ۲

ڈبو دیا اور پیدا کیا ہمنے اونکے لیے مثل اُس کشتی کی وہ جو اُسپر سوار ہوتے ہین اگر چاہین اونکی بد اعمالی سے اونکو غرق کر دین

پس نہو اونکے لیے فریادرس اور نہ وہ نجات پائینگے ہان مگر ہماری رحمت کے سبب اور ایک وقت تک برخورداری کرنے

اور اس حجت و متاع کی تحقیق یہ ہے کہ حسب ورس ۱۸ فصل ۹ تکوین کے نوح سے وعدہ ہوا تھا کہ اپنا عہد تجھسے قایم کرونگا

یعنی وہ عہد جو آدم سے درخت حیات کے لیے حسب ورس نہم فصل دوم تکوین کے اور ورس ۲۲ فصل دوم تکوین مین ہوا

اور ادریس کو حسب نامہ یہودا کے عہد ہوا کہ سنہ دہ ہزار قدوسون کے ساتھ تشریف لاویگا اور حسب فصل نہم تکوین کے جب کہ نوح کی اولاد پر طوفان کا

خوف کہانی لگی تو حسب ورس ۱۳ فصل نہم تکوین کے عہد ہوا کہ وہ حسب ورس ۱۳ وغیرہ فصل مذکور کے کمان کا عہد ہوا تھا

کہ جب تک کمان آوے اُسوقت تک دنیا مستاصل نہین کرونگا اس کمان سے کمان خداوند جبار خلفا حسب فصل ۱۴ کتاب

مکاشفات داود جو قبل کے ہے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

اور جب کہا گیا اہل مکہ کو کہ تم تقویٰ کرو اُس عذاب بدر و فتح مکہ سے جو تمہارے روبرو ہے اور اُس سے جو تمہارے پیچھے ہے یعنی قیامت

سے شاید تم رحم کیے جاؤ تو وہ اعراض کرین جیسے اس جواب پر آیت ذیل دلیل ہے وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ اور نہ آوے اونکے پاس کوئی آیت آیات اونکے رب سے مگر اُس سے اعراض

کرنے والے ہوے اور طالب فتح اہل اسلام ہوے جیسے جواب سے ظاہر ہے اور نسبت فقرا کے دینے کے وہ ایسے بیچاریون کو کہلاوین

حالانکہ غریب کو صدقہ دینا رد بلا کا باعث ہے بالخصوص اونکو جو مشرف باسلام ہوے جیسے ارشاد ہے وَإِذَا قِيلَ

لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ

أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اور جب کہا جاوے اونکو خرچ کرو اس سے جو تمکو اللہ نے

دیا ہے فقرا پر کہین کافر مسلمانون کو کیا ہم اسکو کہلاوین جسکو چاہے اللہ کہ اوسکو کہلاوے نہ تمہارے فقرا کو کہ نہین ہو تم مگر

گمراہی ظاہر مین اور جبکہ اونکو وعید شکست بدر و قیامت ہوا تو وہ کہنے لگے جو ارشاد ہے وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہین کب ہوگا وعدۂ بدر و قیامت اگر تم سچے ہو تو بنظر بدر نہ آیا ہے مَا يَنظُرُونَ

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۝ نہ انتظار کرین مگر ایک ہلاکت عظیم بدر کا کہ وہ اونکو پکڑ لے اس حال مین کہ وہ خصومت

کرتے ہوں کہ پیغمبر پر جیرہ کر آوین پس نہ طاقت رکہین اونکو موجود سردار وصیت کی اور نہ اپنے اہل کی طرف رجوع

ع

کرین بلکہ وہ مقتول ہونا اور یہ نسبت قیامت فرماتا ہی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ
اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝
اور نفخ کیا جاوی صور مین بار دگر ناگہان وہ اپنی رب کی طرف نکل پڑین اور چونکہ مرنیکے بعد آدمی عالم باطن مین
جاتا ہی کہا جاتا ہی کہ داخل مجبس ہوا اور وہان سے برزخ واپس جانا عالم مثال مین معلوم ہوتا ہی تو وہین سے
سوال وجواب ہوتا ہی اور اوسکے بعد تا قیام قیامت کافر کے اوپر ایک ساعت رباحت ہوگی تو کافر کہین گے
اوسوقت ای ہمکو افسوس کسنے ہمکو اوٹھایا ہماری قبرون سے فرمایا جاویگا یہ ہی وہ جو وعدہ کیا تہا رحمٰن نے اور سچے
ہوی رسول بس ناگہان سب ہمارے پاس حاضر ہون کہ بصورت تمثل روح اعظم جلوہ گر ہوا اور فرمایا جاویگا فَالْیَوْمَ
لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس آجکے روز نہ ظلم کیا جاوے
کوئی نفس اور نہ جزا دیئے جاوین مگر وہی جو کرتے تہے کہ عقائد و اعمال عبادت صورت جزا پکڑین اِنَّ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝
لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ تحقیق اصحاب جنت
آس روز شغلون مین ہون میوون مین تفکہ کرتے ہون وہ اور اونکی عورتین تختون پر تکیہ لگائے ہون اونکے لئے جنت مین
میوے ہون اور اونکے لئے وہ ہو جو چاہین سلام فرماوے رب العالمین اونکے اوپر سے جبکہ وہ حالت کو دیکھین ہون کہ وہ
اونکی طرف دیکھے اور بندہ اپنے مالک کی طرف پس نہ التفات کرین کسی نعمت کی طرف جب تک اسکی طرف دیکھتے رہینگے
یہانتک کہ حجاب کرے آنسے اور اسکا نور باقی رہے وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور علیحدہ ہو جاؤ آجکے دن
ای مجرمون مشرک جدا اگانہ یہود جدا اگانہ نصاریٰ جدا اگانہ مجوس جدا اگانہ اپنے اپنے دوزخ کے مقام پر کہ منافق درک اسفل
مین ہون اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝
کیا مینے عہد نکیا تہا روز الست تمہاری طرف کہ ای بنی آدم نہ پوجو شیطان کو کہ وہ تمہارا ظاہر دشمن ہی اور انبیا کی
معرفت اس عہد کو یاد دلایا تہا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ اور عبادت کیجو میری یہ راہ مستقیم
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِیْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

اور البتہ گمراہ کیا شیطان نے تم میں سے بہت جماعت کو کیا تم نہ سمجھتے تھے اور یہ وہ جہنم ہے جسکے ساتھ تم وعید
کئے گئے تھے اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ٥ داخل ہو اوسمیں آجکے روز بسبب اسکے جو کفر کرتے تھے
اگر کفار وعید انبیا کا انکار کریں تو ارشاد ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥ اسی روز مہر کریں منہوں پر کہ خاموش ہوں جس سے مسافروں کو
بہکاتے تھے اور کلام کریں ہم سے انکے ہاتھ اور گواہی دیں اونکے پانوں اونکے ساتھ جو تم کسب کرتے تھے
کہ اسی طرح تھے جو راہ دریافت کیا تو کہنے لگے جیسے سورۂ سبا میں مذکور ہے کہ آیا بتلاویں اس مرد کی طرف راہ جو کہے
کہ بعد پارہ پارہ ہونیکے خلق جدید میں ہوگی افترا کیا اسنے خدا پر یا اوسکو جنون ہے تو اونکی اس بیجا کہنے پر اونکی
آنکھیں ہوتیں اور دوسرے پر وہ مسخ ہو جاویں جیسے ارشاد ہے وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ
فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ٥ اگر ہم چاہیں البتہ اونکی آنکھوں پر طمس کردیں کہ سپاٹ ہو جاویں
نشان تک نہ رہے پھر دوڑیں پس تلاش کریں راہ پس کہاں سے دوسری کو دکھلاویں وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ
عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ٥ اگر ہم چاہیں البتہ اونکو مسخ کریں اونکی
جگہ پر پس نہ طاقت رکھیں دوسری کی نسبت نہ پا کریں گے کہ اس سے راہ بتلاویں اور نہ خود رجوع ہوں اس
مقام سے بعض کفار کا خواہ امیہ بن خلف ہو یا ولید یا دوسرا جو ہو یہ تہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت
یہ قول تہا کہ وہ شاعر ہیں تو ارشاد ہے وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ٥ اور جسکو بڑا
کریں کہ ارذل عمر کو پہونچے ضعیف القوی ہو اوراک کریں خلق میں آیا پس وہ نہیں سمجھتے پس اوسکا قول قابل اعتبار
نہیں ہے تا پس قرآن کی نسبت اسکا شعر کہنا جیسے ولید نے کہا تہا کہ اے محمد اپنا شعر سنا کہ پیغمبر ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی نسبت شاعر ہونیکا قول سستی رائے سے ہے وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ اور نہ تعلیم کیا
ہمنے اسکو شعر اور نہیں ہے شعر اوسکو سزاوار کہ اکثر اونکی خیال کی پیروی میں سرگردان ہوتے ہیں اور بعض آیات
میں جو وزن شعر ہے چونکہ اسمیں نیت شرط شعر ہے تو وہ شعر نہیں اگرچہ وزن شعر پر ہے اور صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
کسی نے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعر کا تمثل کیا ہے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نزدیک شعر ابغض حدیث تہی یعنی اپنی ذات سے بنانیکے واسطے ورنہ حسان کے لئے منبر مسجد میں رکہا جاتا تہا جو کافروں کی

ع ۴ ۱۷

ہجو میں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں وہ پڑھتے اور ارشاد ہوتا کہ یہ کافروں کو تیر کی بھال سے سخت
لگتا ہے پر خود جو دوسرے کے شعر بھی کبھی نقل فرماتے تو وزن درست نہ رہتا جیسے شعر کفی الشیب والاسلام کی
نقل مشہور ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ نہیں ہے وہ جو ہمنے پیغمبر کو سکھلایا ہے مگر نصیحت اور قرآن ظاہر تا کہ ڈراوے اوسکو جو زندہ دل ہو اور
ثابت کرے قول کو کفاروں پر چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک روز ابی بن خلف نے تھوکا تھا تو آپ نے
فرمایا تھا کہ میں جب تجھکو مکہ کے باہر پاؤنگا قتل کرونگا تو بروز بدر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے
اوسکی گردن پر تلوار ایسی ہلکی سی لگی کہ ایک چرکا سا ہوگیا پر اوسنے ایسی فریاد کی کہ فریاد کرتے کرتے رابغ کے پاس
جہنم رسید ہوگیا اور کفار میں رسم ہے کہ جیسے مورتوں کو پوجتے ہیں ایسے انعام کو مثل بحیرہ وسائبہ کو پوجتے ہیں
اونمیں سے نہیں ابی بن خلف بھی تھا تو فرمایا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ آیا اور وہ نہ دیکھیں کہ ہمنے ہی اونکے لیے اپنے ہاتھوں سے بنائے انعام پس وہ
اونکے مالک ہیں اور تابع کردیا ہمنے اونکو اونکے لیے پس بعض انمیں سے اونکی سواری ہے اور بعض کو کھاتے ہیں اور اونکے لیے
اونمیں منفعتیں ہیں مثل دودھ پینے کے کیا وہ اسکا شکر نکریں کہ جسنے اونکو اونکا ذلیل کیا ہے اور اونکو ان حیوانات کا
متصرف کردیا ہے یعنی نہ آنکہ انسان سا شریف اونکے روبرو ذلیل ہو وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ اور پکڑا انہوں نے سواے خدا کے
اونکو معبود امید کرکے وہ مدد کیے جاویں حالانکہ نہ طاقت رکھیں وہ معبود اونکی مدد کی اور وہ اونکے لیے لشکر ہوں پکڑے ہوئے
اور جب ترک بت پرستی پر قیامت سے ڈرائے جاویں تو انکار قیامت کریں جس سے نبی کو رنج ہو تو اشارہ ہے فَلَا يَحْزُنْكَ
قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ پس نہ رنج میں ڈالے تجکو اونکا قول تحقیق ہم جانیں جو وہ
پوشیدہ کریں تیری عداوت اور وہ جو ظاہر کریں اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ
خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ آیا
اور نہ دیکھا انسان نے کو کہ ہمنے اوسکو پیدا کیا نطفہ سے پس ناگہاں وہ جھگڑالو ظاہر ہے اور عظم رمیم لا کر بیان کرنے

چہرون کا رنگ فق ہوجانا اور آیندہ فصل میں غیر قوم رومیہ کی تباہی اہل اسلام سے لکہی ہے اور درس الحین ہم نے کہا خداوند اپنے لشکر کے آگے اپنی آواز سنائیگا یعنی احکام قرآنی اور درس ۱۴۳ فصل مذکور مین قوم ہود کو حکم ہے کہ خداوند اپنی خدا کی طرف متوجہ ہو اور اہل مکہ قوم ہود سے یہ احوال اہل اسلام سنتے تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کے ارشاد ہے وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۙ قسم ہے صف باندہنے والون اہل اسلام کی محکم صف لیس جہڑکنے والونکی بڑی جہڑکی سے کفار کو پس تلاوت کرنیوالے یاد خدا کی تحقیق الٰہ تمہارا ایک ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۙ وہ رب ہے آسمانوں اور زمین وانکے مابین اور مشارق کا پس ضرورت شرک کرنیکی تم اہل اسلام جنکی صفت مذکور ہوئی تباہ ہوگئے دور ہے اور غور کرو وہ جو تمکو سبب رفع کہانت دریافت نہین وہ بوجہ نزول کلام حق اکے ہے نبی پر جسکو تم مشاہدہ کرتے ہو اور مشاہدہ دلیل قوی ہے سبب کا ہوگو علت اوسکی تفصیلی دریافت نہو جیسے ارشاد ہوا اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ ہمنے مزین کیا ہے آسمان نزدیک بلندی پاس کو کواکب کی زینت کیساتہ اور نگاہ رکہا اوسکے اخبار کو اس عرصے میں ہر شیطان سرکش سے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۙ شیطان نہ سنواوین ملاء اعلیٰ تک کہ یہان پر عبارت عالم شہادت سے ہے سیارون سے ہے اور گرائے جاوین ہر جانب سے ہانکنے والی شے کہ عبارت شہاب سے ہے اور ترکیب جسم شیاطین طاوس سے ہے کہ مقدمہ اول مین دریافت ہوئی اور شیاطین کیلئے عذاب لازم ہے قیامت ہزار سالہ عالی تک اور درس سے کوئی شیطان مگر وہ جو چپکے اچک لیتا تو پیچہے لگے اوسکے شہاب روشن اور ملائک کو آگ کی شعلے کے بنانیکی نسبت مذکور ہے اور بعض اول نامہ عبرانیون میں جو خبر تہی وہ اس شہب کی نسبت خبر تہی جو زمانہ نبوت میں کثرت پیدا ہوئی اور جبکہ ہزار سالہ تک شیطان کی قید زمان نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے فصل ۲۰ مکاشفات مین خبر دی گئی تہی مقرر ہے باقی لوگو شہاب کی اسباب فاعلی کچہہ کیون نہون پر علت غائی اوسکی کہ اوس سے رجم شیاطین منظور ہے اسکو کوئی اہل عقل تردید نہین کرسکتا مگر کور دل جسکو آثار ہزار سالہ کے دریافت نہون پس ثبوت ختم نبوت اس مقدمہ سے ہوا شیطان جو کتب مقدسہ سابقہ مین مشاراليه ہیں ظاہر ہوا جس سے قیامت کی خبر دی گئی پر کفار کو حیرت ہوئی اور ہجرہ دار ہیں

آیا گذشتہ میں جو عظم رمیم ہو گئے تعجب ہوا تو ارشاد ہے فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا
إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ۝ پس دریافت کرا یا کافر اشد ہیں خلق جدید میں یا وہ جو اونکے ابا ہیں
جنکو ہمنے پہلے انسے پیدا کیا یعنی مردوں کی خلق جدید ہمارے اوپر عظام رمیم کے بار دگر پیدا کرنیسے مشکل نہیں اس
دلیل تمثیل سے کہ تحقیق ہمنے اون مردوں کو پیدا کیا مٹی باریک ہاتھ پیر لگنے والی سے جو تمام زمین کے سطح سے لیگئی تھی
اور سنی ہوا تھی کیا تمہارے نزدیک یہ امر مشکل نہیں تہا بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ بلکہ میں تعجب کروں یا تو تعجب
کرے اس مثل کے سمجھنے سے کہ کفار ٹھٹھا کریں بعث پر اس مقام پر دو قرأت صحیت میں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے رہی جیسے رہی خدا ہے ویسے تعجب حضور نصیب ہو وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ اور جب نصیحت
دیجاتی ہیں کفار کو نصیحت منکر ہیں وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝
أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور جب وہ
دیکھیں دلیل کی کثرت شبہات نزول قرآن میں زیادہ ہوئی جو دلیل نبوت خاتم النبیین تہا ہر نوع کو ٹھٹھے کے لئے طلب کریں اور کہیں وہ دوسرے
کہ نہیں ہے یہ مگر شعبدہ ظاہرا آیا جب ہم مر گیا اور ہو گئے خاک اور استخوان یعنی بوسیدہ آیا پہر ہم اوٹھائے جاویں آیا اور
ہمارے پہلے باپ دادے گذشتہ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فرما ہاں اور تم جو ٹھٹھا کرتے ہو ذلیل ہوگے
فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ کہ چیز نیست وہ ایک جہڑکی ہے کہ ناگہاں وہ
دریافت کریں اگرچہ وہ اندہے ہیں اونہیں وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي
كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ اور کہیں اے ہمکو افسوس یہ وہ دن ہے دین کا یہ دن ہے اس فیصلہ کا جسکے ساتھ تم تکذیب
کرتے تہے احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ
إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ اور حکم ہو ملائک کو کہ اوٹہاؤ ان لوگوں کو جنہوں نے
شرک کیا ہے اور انکی جنسکو انکے ساتھ ہو اور بتوں کو جنکو وہ عبادت کرتے تھے سوائے خدا کے پس راہ بتلاؤ دوزخ
کی راہ اور ٹھہراؤ انکو موقف میں کہ وہ سوال کئے جاویں حضور صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ٹہری رہینگے ابن آدم کے
دو قدم تاکہ سوال کیا جاوے چار چیز سے جوانی سے کہ کس چیز میں گذاری اور عمر سے کہ کسمیں تمام کی اور مال سے
کہ کہاں سے حاصل کیا اور کسمیں صرف کیا اور علم سے کہ اوسکے ساتھ کیا عمل کیا اور تو بیخ سے کہا جاوے

وَمَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ اور کیا ہوا ہے تمہارے لیے کہ باہم مدد نہیں کرتے جیسے توابع ٹھٹے کی طلب سے تابع متبوعوں سے دنیا میں چاہتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝ بلکہ وہ اُس روز اہل اسلام سے مقابل اسکے کہ طلب سخریہ کرتے میں صلح کے طالب ہوں گے وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ اور متوجہ ہو بعض انکا بعض کی طرف بطور تعجب امر کہ سوال کریں قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ کہیں کہ تم تحقیق آتے ہماری پاس قوت سے کہ ایمان سے ہم کو روکتے تھے قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ ۝ وہ سا جواب دیں کہ تمہارا الزام ہم پر غلط ہے بلکہ تم بذات ایمان لانیوالے نہ تھے اور نہ تھا ہمکو تمہارے اوپر غلبہ بلکہ تم تھے قوم سرکش فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ پس ثابت ہوا ہمارے اوپر قول ہمارے رب کا کہ جو شرک کریگا وہ دوزخ کا عذاب چکھے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب دوزخ پس بہکایا ہمنے تمکو کہ تحقیق ہم تھے بہکنے والے فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ پس تحقیق وہ غریب اُس روز عذاب میں شریک ہوں گے إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ۝ تحقیق ہم اسطرح سے جزا دیں مجرموں کو تحقیق جب اُنسے کہا جاتا تھا کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا تو نہ مانتے اور تکبر کرتے وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ اور کہیں کیا ہم البتہ چھوڑیں اپنے معبودوں کو شاعر دیوانے کے کہنے پر وہ اعقل روزگار ہے گو شعر اسکو نہ آوے بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۝ بلکہ لایا وہ حق موجود اور سچا کیا اوسنے رسولوں کو جو ابتدا سے اُن کی خبر لائے تھے وگرد لاناوہ فی موجود قرا دیا کہ دروغ دوزخ ہو جائے إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ تحقیق او منکرو تم البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک بدلہ انکا وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور نہ جزا دیے جاؤ گے مگر وہی جو تم کرتے تھے کہ وہی متمثل بصورت عذاب الیم ہو جاوے إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۝ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ مگر اللہ کے خالص کیے بندو انکے لیے رزق معلوم ہر کرہ میوے ہیں اور وہ عزت والے ہوں نعمت والی جنتوں میں بیٹھے ہوں تختوں پر ہو ایک دوسرے کے مقابل ہوں بات چیت کرنیکے لیے يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ۝ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۝ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا

عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ۝ دور پھرایا جاوے گا انپر پیالہ جو بھرا ہو شراب سفید سے پینے والوں کی لذت کے لئے کہ نہو
اوسمین عقل کا فساد اور نہ بسبب کرو جاوین شراب سے چنانچہ شراب معرفت کی نسبت حضور غوث الاعظم کا ارشاد ہے
۝ شربت الحب کاسا بعد کاس فما نفد الشراب وما رویت ۝ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ اور اہل جنت کی حوروں کے پاس نیچی نگاہ رکھنے والی خوب چشم ہونگی گویا سفید انڈے ہیں
ہیں شتر مرغ کی حفاظت کی گئی دوسروں کی تصرف سے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۝ قَالَ قَآئِلٌ
مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ۝ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ۝ پس متوجہ ہو بعض انکا بعض پر کہ باتیں کریں کہے انمیں سے کہنے والا کہ میرا
پڑوسی کہتا تہا کہ کیا تو تصدیق کرنیوالا ہے قیامت کی آیا جب ہم مرینگے اور ہوگئے خاک اور عظام بوسیدہ آیا ہم
حساب کئے جائینگے جیسے روسا کفار کا مقولہ سابقا گذرا قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ۝ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ
فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ اللہ فرماویگا کیا تم مطلع ہوگے اسکے حال پر تو کہے مسلمان ہاں پس اللہ اسکو دکھلاوے
تو دیکھے اوسکو درمیان دوزخ کے وسط میں قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ
مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ کہے اہل جنت قسم ہے خدا کی کہ قریب تہا تو کہ البتہ رد کرتا مجکو دین حق سے وگر نہوتی میرے
رب کی نعمت البتہ ہوتا میں حاضر کئے گئوں دوزخ سے تیرے ساتھ پس ملائکہ موت کو جو صورت کبش متمثل ہو ذبح
کریں پس اہل جنت کہیں اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى آیا پس ہم ہونگے بہشت مگر
پہلی موت سے اور ملائکہ جو اہل جنت کو اونکا وہ مقام دکھلاوین کہ اگر وہ شرک کرتے تو اوسمین وہ پڑتے
پر خدا کے فضل سے انہوں نے شرک نکیا اور عذاب نہ کئے گئے تو کہیں وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور نہوں ہم عذاب
دئے گئے تو ملائکہ کہیں کہ نہ مرو اور نہ عذاب دئے جاؤ تو خدا کی نعمت کو شکر میں کہیں اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ تحقیق البتہ وہ فوز یابی بزرگ ہے لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ اس مثل کے لئے چاہئے کہ
کام کریں کام کرنیوالے اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ آیا یہ نعم بہتر ہیں مہمانی میں یا درخت زقوم
ناگہی اور زقوم لغت بربر میں مکھن وخرما کو بھی کہتے ہیں جیسے شرارت سے زبعری نے صنادید قریش کو کہا کہ محمد
ہمکو ڈراتے ہیں زقوم سے پس وہ اکل کیا ابو جہل نے اونکو اپنے گھر میں کہا اے جاریہ زقوم کر ہمکو پس لائی اونکو زبد

عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ
مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ۝ اور پکارا ہمکو نوح نے کہ میری قوم نے میری
تکذیب کی پس البتہ ہم اچھے جواب دینے والے ہیں کہ اوسکے لیے جہاز بنوایا اور اوسمین اوسکو بٹھایا اور نجات
دی ہمنے نوح کو اور اوسکے اہل کو بڑے کرب سے اور رکھی ہمنے اوسی کی ذریت باقی اور رکھی ہمنے اوسپر پچھلوں میں یعنی علیہ السلام
ہوتا سلام ہے نوح پر عالمین میں تحقیق ہم ایسی ہی جزا دیتے نیکوکاروں کو تحقیق وہ ہمارے بندوں مومنین سے تھا پھر غرق
کیا ہمنے دوسروں کو جو نوح کی نبوت کے منکر تھے اور آبا کی تقلید کی نادرستی پر سند لاتا ہے ابراہیم کے قصے سے
جیسے ارشاد ہے وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اور تحقیق نوح کی
اہل طریق سے ہے البتہ ابراہیم یاد کر جبکہ لایا اپنے رب کو دل سلیم إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝
أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ۝ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ جبکہ کہا اپنے باپ
اور اپنی قوم کو کس کی تم عبادت کرتے ہو آیا تم بہتان ارادہ کرتے ہو معبودوں کا سوای خدا کے تو کیا حال ہے
تمہارا رب العالمین کے ساتھ کہ وہ تم سے راضی ہوگا ہرگز نہیں اور اتفاق ایسا ہوا کہ اونکی عید آئی تو قوم نے
مصلحت دیکھی کہ ابراہیم کو شریک عید کریں تو انکا دل ہمارے بتونکی تماشے میں لگ جاویگا اور قوم سوای بت پرستی کے
نجوم کو مانتی تھی کہ اوسکو وہ یقینی سمجھتے تھے حالانکہ یقینی شے کبھی غلط نہیں ہوتی اور مسائل نجومی کبھی غلط اور کبھی صحیح ہوتے
ہیں تو اوسکو یقینی جاننا نہیں چاہیے پس ابراہیم نے ابہام کیا فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ۝ دیکھا ابراہیم نے
ایک نظر نجوم میں پس کہا کہ میں بیمار ہوں یعنی جاتا نہیں تمہارے ساتھ عید میں دل میرا اصطبعی میں نہیں اور بت پرستوں کا
دستور ہے کہ بروز نوروز وغیرہ لوگ اپنے بتوں کے روبرو رکھتے ہیں اور واپس آکر بطور تبرک خود کھاتے و کھلاتے ہیں تو کھانا
ابراہیم سے کہا کہ تم بھوگ لگا رکھیو اور ہم عید میں جاتے ہیں فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ پس پیٹ پھیری قوم نے
ابراہیم سے عید میں جانے کو لائے ابراہیم بتونکے پاس اونکا بھوگ تا صفا دیکھیں اور کہا کہ کہاں ہیں بتوں میں
یہ حواس کہاں ہیں فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ پس میلان کیا
ابراہیم نے اونکے معبودوں کی طرف پس فرمایا کیوں نہیں کہا کرو اور جواب جو نہ پایا تو فرمایا کیا ہے تمہیں کہ نہ بولو
فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ پس لگائی انپر مار داہنے ہاتھ سے کہ بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور سل کی

بڑی کہ یہی کہ بڑی ذلت کی نشانی ہے جو ثابت اہل بصیرت اوس کی نا لائق صورت پر تہی فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ
پس وہ عید سے لوٹے اور بت خانہ میں گئے دیکھا بتون کو اوسی حال مین تو دریافت کیا کسنے انکا یہ حال کیا
ضعفاء نے کہا کہ نوجوان ابراہیم نے پس متوجہ ہوئے ابراہیم کی طرف سرعت کرتے ہوئے اور بتون کا حال دریافت کیا
ابراہیم سے ویسی تجاہل کے طور پر دیا کہ مین جب انکے روبرو ہوگ لیگیا تو باہمدگر لڑنے لگے ایک نے کہا کہ مجھکو پہلے
دوسرے نے کہا مجھکو پس بڑے نے چھوٹوں کو پارہ پارہ کیا اور چھوٹوں نے بڑے کی ناک کاٹ ڈالی تو کفار نے کہا کہ
پھر یہ بہی لڑتے ہیں تو ابراہیم نے کہا کہا نہ کہیں یہ اپنے سے جو روبرو اونکو کہا نا مار کہا جاوے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ
مَا تَنْحِتُوْنَ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ابراہیم نے کہا کیا تم پوجا اوسکی جو کہودتے ہو اپنی ہاتھوں سے
اور اللہ نے تمکو پیدا کیا اور اوسکو جو تم بناؤ یعنی بتوں کو جو تمہارے ہاتھونکے ساختہ ہین پس وہ لائق پرستش نہیں
اِن سوالات دو سے سرنگون ہوئے اور بعد کو جہالت کی بسبت نے گہیرا کہ ابراہیم کو سزا ملنی چاہیے اور وقت کے
بادشاہ کہا گیا جو نمرود بن کوش بن حام بن نوح کی نسل سے کوئی نمرود تہا تو صلاح یہ ہوئی جار شاہ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ
بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ کہا انہوں نے ابراہیم کے لیئے بناؤ مکان آتشکدہ اور وہ آتشکدہ سلگایا گیا
اور ڈالو ابراہیم کو آگ مین پس تیس گز لنبا اور دس گز کا چوڑا تنور ہوا کر سلگایا گیا فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ پس ارادہ کیا انہوں نے ابراہیم کے ساتھ فریب کا کہ انکو آگ مین ڈالیں کہتے ہیں
تہوڑی جب مشرکان نے ابراہیم کو آتشکدہ مین ڈالا اور بحکم خدا وہ باغ ہوگیا پس کیا انکا کو ذلیل اور نمرود نے
یہ دیکھا کہ اپنا دیکھا پس پہلے تو بہت کچھ عجز و نیاز بجالایا بالآخر تنگ کرنا شروع کیا ابراہیم کو اونکے باپ تارخ
بن ناحور بن ناحور کے مملکت ارن مین لائی اور ہاران ستارہ پرست و آفتاب پرست و ماہتاب پرست و بت پرست
تہا وہ حسب فصل ۱۱ تکوین کے آزر یعنی تارخ بن ناحور کی بسبت ابراہیم کو خدا کا حکم ہوا کہ اوسکو اسلام کی تعلیم کر
پس ستارون و چاند و سورج سے پہلے تو اسکو نصیحت کی کہ آیا یہ خدا ہے یا یہ خدا ہے اور وہ سب آفل نکلے پھر وہ کہا نا
اور کہا کہ اگر تو باز نہ آتا تو تجھکو اے ابراہیم مین سنگسار کرونگا اور ابراہیم کو ہجرت کا حکم ہوا اور ابراہیم کو برکت کا
وعدہ اولاد اسماعیل میں ہوا کہ حسب ورس ۲۰ فصل ۱۷ تکوین کے بڑی قوم بناؤنگا اور اوسکو برکت دونگا تو
ابراہیم نے دعا کی کہ میری ذریت کو جو بالآخر اسحاق ہی شمار ہو تو پہر برکت کا وعدہ بدولت اسحاق ہوا اور انکی

نگاہ کر اور ستاروں کو گن اگر تو گن سکے تو تیری اولاد ایسی ہوگی یعنی انبیا مثل ستارہ ہونگے اور وہ خدا پر ایمان لایا کہ
ابراہیم کے لئے یہ صداقت محسوب ہوئی اور حسب ورس ۸ فصل مذکور کے ملک کنعان کی وراثت کا وعدہ ہوا یہ
وراثت بطور وعدہ ہے نہ بطور مقرری جیسے انجیل سے ظاہر ہے اور یہ وعدہ بدولت اسحاق ہوا جیسے بعد اس دعا کے
ارشاد ہوا فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ پس بشارت دی ہمنے لڑکے بردبار کی پس یہ تو جواب دلدہی دعا کی
ثابت ہوا پر اس وعدہ کی تکمیل میں ابراہیم کو اگرچہ ایمان تو ہوا پر تسلی نہوئی تو چار جانوروں سے آزمایش کی
توجہ انکا وعدہ انکی نسبت ہوا کہ تیری اولاد موعود چار سو سال تک یعنی ولادت اسحاق سے غیر ملک میں غلام رہیگی
پھر خلاص ہوگی کہ موسیٰ علیہ السلام مدین کو ولادت اسحاق سے چار سو سال بعد گئے اگرچہ شروع آزادی کا بہی گر پوری
آزادی خواب ابراہیم سے چار سو تیس میں فرعون غرق ہو جیسے کتاب خروج میں ہے اور حسب فصل ۱۷ تکوین کے اسمٰعیل
پیدا ہوئے تو بڑی پیشین گوئی سے مملو تہے اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختون پیدا ہونیکو تہے تو اس سنت
کے اداکرنے میں ننانوے سال کی عمر میں حسب فصل ۱۷ تکوین کے ختنہ کے ساتہ ابراہیم آزمائے گئے اور اسمٰعیل کی جبکہ
تیرہ سال کی عمر ہوئی تو ختنہ ہوئی اس مقام سے اولاد اسمٰعیل مختون کرکے فصل ۵۵ یشعیا میں مذکور ہے اور بشارت بہی
وعدہ اسحاق کی ولادت کا ہوا اور حسب فصل ۱۸ تکوین کے ملائک نے دولت اسمٰعیل کی اصل کہا دی اور وراثت اسحاق کی دی اور
ملائک نے کہا کہ چونکہ ابراہیم کو وعدہ ہے کہ ساری خاندان اوس سے برکت پاوینگے یعنی زمانہ اسلام میں تو ابراہیم سے
کیوں راز چھپاویں جو امت لوط کو ہلاک کرنے کو ہم آئے ہیں اور حسب فصل ۱۹ تکوین کے امت لوط تباہ ہوئی اور حسب
فصل ۲۰ تکوین کے قصہ دوسرے بادشاہ کا سارا کی بابت پھر واقع ہوا اور حسب فصل ۲۱ تکوین کے سارا حاملہ ہوئیں
اور اسحاق کو جنے اور انکی فطام کے وقت اسمٰعیل گھر میں نکالے گئے اور امت عظیم اہل اسلام کا وعدہ ہوا اور
فصل ۲۲ تکوین میں ہے کہ ابراہام کو خدا نے آزمایا اور اس سے کہا کہ اے ابراہام وہ بولا دیکھ میں حاضر ہوں (۲)
تب اوسنے کہا کہ تو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے اسحاق کو لے جسے تو پیار کرتا ہے اور زمین موریا میں جا اور اوسے وہاں
پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا (۳) تب ابراہیم صبح کو تڑکے اوٹھا اور
اپنے گدھے پر چار جامہ کسا اور اپنے ساتھ دو جوان اور اپنے بیٹے اسحاق کو لیا اور سوختنی قربانی کی لکڑیاں چیریں
اور اوٹھکر اوس جگہ جو خدا نے اوسے فرمایا تھا چلا (۴) تیسرے دن جب ابراہام نے اپنی آنکھ اوٹھا کے اوس جگہ کو دیکھے

دیکھا (۵) تب ابراہام نے اپنے جوانون سے کہا تم یہان گدہے پاس رہو مین اس لڑکے کے ساتھ وہان جاؤنگا
اور سجدہ کرکے پھر تمہارے پاس آؤنگا (۶) اور ابراہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیان لیکے اپنے بیٹے اسحاق پر
رکھین اور آگ و چھری اپنے ہاتھ مین لی اور دونون ساتھ ساتھ چلے (۷) تب اسحاق نے اپنے باپ ابراہام سے کہا کہ
اے میرے باپ اوسنے جواب دیا اے میرے بیٹے مین حاضر ہون اوسنے کہا کہ دیکھ آگ و لکڑیان تو ہین پر سوختنی قربانی
کے لئے برہ کہان (۸) ابراہام نے کہا کہ اے میرے بیٹے خدا آپ ہی اپنے واسطے سوختنی قربانی کے لئے برہ کی تدبیر کریگا سو
دونون ساتھ چلے جیسے فرماتا ہے فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَٰبُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ
فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّٰبِرِينَ ۝
پس جب پہونچا وہ غلام ابراہیم کے ساتھ دوڑنے کو ساتھ سال کا ہوا ابراہیم نے کہا اے میرے پیارے بیٹے مین
بتحقیق دیکھون خواب مین کہ مین تجھکو ذبح کرتا ہون پس غور کر جو تیری رای ہو اسحاق نے کہا اے میرے باپ کر
جو تو حکم کیا گیا ہے جلد تو مجھکو پاویگا اگر اللہ نے چاہا صابرین سے تب ابراہیم نے حسب درس نہم فصل ۲۲ تکوین کے
ایک قربانگاہ بنائی اور لکڑیان چنین اور اپنے بیٹے اسحاق کو باندہا اور اسی قربانگاہ مین لکڑی کے اوپر دہر دیا
جیسے ارشاد ہے فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنَٰهُ أَن يَٰإِبْرَٰهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ
پس جب وہ دونون فرمان بردار ہوئے اور گرایا ابراہیم نے اسحاق کو جبین پر قربانگاہ کی لکڑی پر اور پکارا ہمنے
اوسکو اے ابراہیم اے ابراہیم وہ بولا مین حاضر ہون تو فرمایا کہ تو نے سچا کیا خواب کو اس طریق سے جیسے درس ۱۲
فصل ۲۲ مذکور کے ارشاد فرمایا کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑہا اور اوسسے کچھ مت کر اب مینے جانا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے
اسلئے کہ تو نے اپنے بیٹے ہان اپنے اکلوتے کو مجھسے دریغ نہ کی تو اسحاق کے ذبح عظیم کے بدلے خدا نے کبش بھیجی جیسے ارشاد ہے
إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝
بتحقیق ہم ایسی ہی جزا دین نیکو کارون کو تحقیق یہ البتہ آزمایش ظاہر ہے اور فدیہ دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق کے
ذبح عظیم کی بدلے یعنی ایک کبش سے چنانچہ حسب درس ۱۳ فصل ۲۲ مذکور کے ابراہیم نے اپنی آنکہین اوٹہائین اور اپنے پیچھے
ایک مینڈہا دیکھا جسکے سینگ جہاڑی مین اٹکے ہین تب ابراہیم نے جا کر اوس مینڈہے کو لیا اور اوسکو اپنے بیٹے کی بدلے مین سوختنی
قربانی کے لئے چڑہایا دیکھو اس درس کی مطابق ترجمہ بذبح عظیم کا کہ بالمعنی عوض ہے ۱۲ منہ اور ابراہام نے اوس مقام کا

نام یہوواہ یری رکہا کہ خداوند نے دکہلایا چنانچہ یہ آجتک کہا جاتا ہی کہ خداوند کے پہاڑ پر دیکہا جائیگا وَتَرَکْنَا
عَلَیْہِ فِی الْآخِرِیْنَ ٥ اور باقی رکہی ہمنے ابراہیم پر آخرین اہل اسلام مین ثنا سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ ٥
کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ٥ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ٥ سلام ہو ابراہیم پر اس طرح سے
جزا دیتے ہین اسلام کی نیکوکارون کو کہ وہ تحقیق ہمارے بندون مومنین سی تہا اور درس ١٥ فصل ٢٢ تکوین مین ہی
تب خداوند کے فرشتہ نے دوبارہ آسمان پر ابراہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہی اسلئے کہ تونے ایسا کام
کیا اور اپنا بیٹا ہان اپنا اکلوتا ہی بیٹا دریغ نرکہا مین نے اپنی قسم کہائی کہ مین برکت دیتے تجہے برکت دونگا
یعنی تجہے بہت سی اولاد پیدا ہونگی جیسے ارشاد ہی وَبَشَّرْنٰہُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ٥ اور بشارت دی
اسکو اسحاق کے نبی ہونے کی نیکوکارون سی مخفی نرہی کہ یہ مطابق تکوین کے دونون بشارت اسحاق کی ہین دیکہو
اس مقام پر خبر شاید نزدیکہم مقدمہ دوم کو اور مذہب امام اعظم مین ذبیح اسحاق ہین نہ جیسے بعض بالخصوص صاحب
بیضاوی نے خلاف کہا ہی کہ دو وعدونکی مغائرت سی اس آیت کو دلیل ذبیح اسماعیل سمجہتے ہین اور نہین خیال کرتے ہین
کہ پہلی بشارت اسحاق کی ولادت کی ہی پہر ذبیح کا قصہ ہی اور پہر بشارت اونکی نبوت کی ہی چنانچہ حسب درس ١٧
فصل ٢٢ مذکور کے فرمایا اور بڑہاؤنگا تیری نسل کو آسمان کے ستارون اور دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑہاؤنگا
اور تیری نسل اپنے دشمنونکے دروازہ پر قابض ہوگی چنانچہ یوشع کے زمانہ سی یہ پیشینگوئی درست آئی کہ مقابل انبیا
اکثر تباہ ہوا رہی ارشاد ہی وَبٰرَکْنَا عَلَیْہِ وَعَلٰی اِسْحٰقَ ٥ اور برکت دی ہمنے ابراہیم اور اسحاق پر
یعنی نبوت انکی خاندان مین رکہی پس اس مقام سے ظاہر ہی کہ اگر پہلا قصہ یعنی ذبیح کا متعلق باسماعیل ہوتا تو بٰرکنا علیہ وعلی
اسحق فرمانا مناسب تہا اور درس ١٨ فصل مذکور مین ہی کہ تیری نسل سی زمین کی سب قومین یعنی بدولت مسیح
برکت پاوینگے جیسے درس ١٥ و ١٩ فصل ٣ نامہ گلتیان سی ظاہر ہی کیونکہ تونے میری بات مانی یعنی جبکہ مسیح سے
یہودی بدمعاشی کرینگے تو غیر قومین یعنی نصاری ہونگی جیسے ارشاد ہی وَمِنْ ذُرِّیَّتِہِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ
لِّنَفْسِہٖ مُبِیْنٌ ٥ اور بعض ابراہیم و اسحاق کی اولاد سی نیکوکار ہی مثل موسی و ہارون کے اور بعض ظالم ہی اپنی
نفس کے لئے ظاہر مثل منکران مسیح جو تباہ ہوئی تو اس قصہ سی یہ تخویف اہل مکہ کو نکلی کہ باوجود ان احسانون کے
اولاد اسحاق انکار مسیح سی تباہ ہوئی اور اولاد کی تباہ کرنیوالے پر اہل اسلام سی تباہی لکہی ہی جنسے ساری خاندان

ع ۴

برکت پاوینگے اور فرق ہی ساری خاندانون کی برکت پانی مین جو نبی ختم المرسلین سی برکت پاوینگے کافہ للناس
کے بہیجے رسول ہون اور غیر قومونکو برکت پانی مین جنہون نے مسیح سی برکت پائی اب بعض محسنین اولاد اسحاق کا ذکر
نہایت مناسب ہوا جو بشارت مین مذکور ہوئی تو فرماتا ہی وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّیْنٰهُمَا
وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ
الْمُسْتَبِیْنَ ۝ وَهَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ سَلٰمٌ
عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
اور البتہ احسان کیا ہمنے موسیٰ وہارون پر اور نجات دی ہمنے اُن دونون کو اور اونکی قوم کو کرب بزرگ سی جو فرعون
وفرعونیون سے غلامی اونکو حاصل تہی اور مدد دی ہمنے اونکو پس ہوئے وہ غالب اور دی ہمنے اُن دونون کو کتاب
توراۃ روشن اور راہ بتائی ہمنے اُن دونون کو راہ درست کی کہ وہ توحید ہی اور باقی رکہی اونپر پچھلی اُمت مین
سلام ہی موسیٰ وہارون پر بتحقیق ہم ایسی ہی جزا دین اسلام کے نیکو کارون کو کہ وہ دونون ہمارے بندون
مومنین سی تہے اور موسیٰ کے بعد یوشع ہوئے جو ممالک مقدس پر غالب ہوئے اونکے بعد بہت سے انبیا گذرے اور چوتہی
صدی موسیٰ مین داؤد وسلیمان گذرے اور سلیمان کا وعدہ سے بیٹا رحبعام وارث ہوا اوسکی سلطنت بارہ اسباط
بنی اسرائیل کے دو حصہ پر ہوگئی یعنی بنی یہودا اور ایک فرقہ بنیامین پر اور دس حصہ پر یاربعام بن نبات
غلام زادہ سلیمان کی بادشاہت ہوئی اور اوسکے زمانہ مین قصہ ادریس نبی کا گذرا جو آیت اوکالذی مرا
علیٰ قریۃ الآیت سورہ بقرہ مین مذکور ہی اور فوائد مقدمہ اول مین لکہا گیا ہی کہ ایک تناسخ ہی کہ تحلل اول کی
روح کے علاقہ دور ہونیکے بعد دوسری جگہ اپنا تعلق پکڑنے سے عبارت ہی اور ایک تمثل ہی کہ باوجود اپنے قیام کے
دوسری جگہ صورت پکڑنے سے عبارت ہی اور بروز وہ تمثل خاص ہی کہ پائدار فی الجملہ ہی اس مقام سی ایک ادریس مین
دوسرے ادریس مین کہ وہ بروز ادریس ہین اور الیاس علیہ السلام ادریس کے بروز ہین علیٰ ہذا ایک الیاس ہین
دوسرے الیاسین ہین اونمین سی یحییٰ علیہ السلام ہین اس تحقیق سی کمتر اہل علم آشنا ہین جیسے مفصل فائدہ سی فہم مقدمہ
اول مین گذر گیا اور بوجہ عدم تحقیق کے الیاس کے حال کی جو مفصل کتاب اول السلاطین مین مندرج ہی طرح طرح کے
کلام مفسرین لکہتے ہین کوئی الیاس کو بعد حزقیل کے اور کوئی کچہہ اور کوئی کچہہ لکہتا ہی حالانکہ حزقیل اوائل جیسی

صدی قبل مسیح میں تھے اور الیاس اونسے بہت پہلے گذرے ہیں کہ رحبعام بن سلیمان کے بعد ابیام ہوا اوسکے بعد
آسا اوسکے بعد شافاط بادشاہ بیت مقدس ہوا اور اسرائیل کی دس قوموں کی سلطنت پر یاربعام ہوا اوسکے بعد
اوسکا بیٹا ناداب ہوا اوسکے بعد ایک بعشا یساکار کی خاندان سے بادشاہ ہوا اوسکے زمانہ میں یاہو حنانی
بن مبعوث ہوئے نبی اور بعشا کے بعد اوسکا بیٹا ایلہ اوسکے بعد ایلہ کا غلام زمری ساتھ زور کے بادشاہ ہوا
اوسکے بعد بنی اسرائیل کا سپہ سالار عمری نام بادشاہ ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اخی آب بادشاہ ہوا
پھر بعل بت کو پوجنے پر اخاب سخت ناپاک بت پرستی میں تھا پس مطابق فصل ۱۶ الکتاب مذکور کے الیاس
نبی یعنی گلعاد کے رہنے والے مبعوث ہوئے جیسے ارشاد ہے وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ وتحقیق الیاس
البتہ رسولوں سے ہیں چنانچہ اخی آب سے بوجہ اوسکی بت پرستی کے نہ ترک کرنے کے کہا کہ خداوند اسرائیل کا خدا
جسکے سامنے میں کھڑا ہوں زندہ ہے ان برسوں میں نہ اوس پڑیگی نہ مینہ برسیگا مگر میرے کلام کی مطابق اور اوسکے
خوف سے بحکم خدا وادی کریت میں پیرون کی پاس جا چھپے کہ کوے اونکو صبح و شام گوشت و روٹی لا دیتے اوسکو کہا
غیبت کی کو دن سے پانی پینے پر وہ انکی کو دن کا پانی بھی مینہ کے نہ برسنے سے خشک ہوگیا تو بحکم خدا صارپت صیدا کو
چلے گئے کہ بحکم خدا شہر کے دروازہ پر بیوہ لکڑیاں چنتی تھی اوس سے پانی مانگا وہ جبکہ پانی لینے کو چلی جاتی
تھی اوس سے الیاس نے کہا کہ برائے خدا روٹی کا ٹکڑا میرے لئے لیتی آیئو اوسنے قسم کہائی کہ میرے یہاں روٹی تو نہیں پر
مٹھی بھر آٹا میری مشکی میں ہے اور تھوڑا تیل کپی میں ہے میں لکڑیاں چنکر جاؤنگی اور اوسے پکا کر اپنے بیٹے کو کھلاؤنگی
پھر مر جائینگے تو الیاس نے کہا کہ پہلے مجھکو اوسکی ٹکیا پکا کر میرے پاس لا کہ خدا کا حکم ہے کہ جبتک مینہ نہ برسیگا اوسی وقت تک
تیری مشکی کا آٹا اور کپی کا تیل تمام نہوگا چنانچہ ایسے ہی ہوا اتفاق سے بیوہ کا لڑکا بیمار ہوکر مرگیا اور بیوہ نے
الیاس سے فریاد کی الیاس اوسکی لاش کو کوٹھے پر لیگئے اور دعا کی وہ زندہ ہوگیا اور حسب فصل ۱۸ اول سلاطین کے
ذوالکفل سے کا عبدیاہ جو دیوان اخی آب تھے جو پیغمبروں کی کفیل بطور مخفی تھے جبکہ ایزبل اخی آب کی عورت نے اونکے قتل کا
حکم دیا تھا پس جبکہ تین سال کا قحط پڑا تو اخی آب نے اوسنے کہا کہ اپنے ملک کی سیر کرنی چاہئے کہ جہاں پانی ہو
تا کہ چارپایوں کی قیام کا بندوبست ہو تو نصف حصہ میں خود سیر کو گئے اور نصف حصہ میں اخی آب سیر کو گیا اور تین سال
کے بعد خدا کا کلام الیاس کو پہنچا کہ جا اخی آب سے کہہ کہ میں مینہ برساؤنگا اور عبدیاہ جو راہ میں تھے الیاس نے اونسے کہا کہ

اخاب سے کہو کہ ایلیا حاضر ہے تو عبدیاہو نے کہا کہ تین سال تک تلاش آپکی اخاب نے کی مگر آپکا پتہ نہ لگا
اب اگر میں اوسکو آپکی خبر کرونگا اور آپ غائب ہو جائینگے تو میری مشکل ہوگی اسپر ایلیا نے فرمایا کہ خلاف نہوگا
تو عبدیاہو نے اخاب کو الیاس کی خبر کی اور اخاب الیاس کی ملاقات کو نکلا اور الیاس سے کہا کہ اے اسرائیل کے
ایذا دہندہ الیاس نے کہا میں ایذا دینے والا نہیں بلکہ تو ہے کہ خدا کو چھوڑکر بعل کو پوجتا ہے اور دیکھ بعل کی بندگی
سارے ہی چار سو ہیں اور میں خدا کا ایک نبی ہوں دو بیل میں سے ایک کو وہ لیں اور آگ پر رکھیں دوسرا میں
ذبح کرکے بدون آگ کے قربانی کرتا ہوں اگر آگ سے میری قربانی منظور ہو تو خدا کی پرستش لازم ہے اور میں سچا ہوں تو
وہ سچے ہونگے پس ان پنڈتوں سے کچھ نہو سکا یہانتک کہ آپکو انہوں نے گھائل بھی کر ڈالا پھر الیاس کے مذبح کو کافرون نے
جو خراب کر دیا تھا بنایا اور اوسپر رفع شبہ کے لئے تین مرتبہ پانی اونسے ڈلوایا کہ مذبح کے گرد پانی پھیل گیا اور
بیل کو ذبح کرکے چڑہایا اور خدا سے دعا کی تو آتش اوتر آئی اور قربانی منظور ہوئی اور چار سو پچاس پنڈتونکو الیاس نے
قتل کیا اور اخی آب کو کہا کہ کوہ پر چڑہ دیکھ کہیں بادل ہے تو اوسکو سات بار بسبب مقدمہ کے لحاظ سے چڑہایا
مگر کہیں بادل کا پتہ نتھا اور الیاس نے کہا جلد جا کہ پانی آیا ہنوز اخی آب مکان تک نہ پہونچا تھا کہ پانی برسنا
شروع ہوا اور اخی آب نے اپنی جورو ایزبیل سے قصہ کہا اوس شریر نے الیاس کو کہلا بھیجا کہ میرا نام ایزبیل ہے تو
کل تیرا خون بھی بہایا جاویگا تو الیاس حسب فصل ۱۹ سلاطین اول کے مقامات مختلفہ میں گئے اور کوہ حوریب میں گئے
جہاں حسب فصل ۱۸ سفر تثنیہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موسی کو خبر دی گئی تھی اور وہاں پر خدا تعالی سے بنی اسرائیل
کی شکایت کی کہ انہوں نے تیرے نام کے مذبح توڑے اور تیرے نبیوں کو قتل کیا تو خدا کا حکم ہوا کہ ایزئیل کو مسح کر کہ
ارام کا شاہ ہو اور نمسی کے بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کے شاہ ہو اور الیسع بن سفط کو مسح کر کہ تیری جگہ
نبی ہو اور بیشک سات ہزار بنی اسرائیل ایسے رکہے ہیں کہ انہوں نے بعل کو سجدہ نہیں کیا اور سات ہزار کی مقدس
ہونیمیں اشارہ ساتویں ہزار آدم کے مقدس ہونیکا کیا جو اسلام کا زمانہ ہے بعد اسکے الیسع کو جو بارہ جوڑی بیل جوت رہے تھے
مسح کیا کہ وہ نبی ہوئے اور بن ہدد جو نسل ہدد بن ہدد سے غالبًا تھا اوسنے اخاب سے شکست کہائی پھر دوسری مرتبہ
چڑہا دوسری مرتبہ شکست کہائی بالآخر حاضر ہوا اور اخاب کے پاس آیا اوسنے اوسکو قتل نکیا بلکہ اوس سے موافقت کی
اس سبب سے خدا کا غضب اخاب پر آیا کہ کیوں نے اوسکو کیوں چھوڑا جسکا قصہ فصول سلاطین اول میں مفصل ہے اور اخاب نے

بنات پر زعفی کا باغ دغا سے چہینا اور اوسکو قتل کر ڈالا تو الیاس کو حکم ہوا کہ اخاب سے کہو کہ تو نے ظلم کیا تو
وبال اوسکا تیری اور تیری عورت مقتول ہونگے پر اخاب نے خدا کی درگاہ مین عاجزی کی اور اوسکو حکم ہوا کہ
تین سال تک بدستور رہے پہر یہودا کا شاہ یہوسفط اور اخاب مین مشورت ہوئی کہ رامات جلعاد پر چڑہو
اور چار سو نبیون سے دریافت کیجے کہ وہ جو کچھ کہین تو انہون نے کہا چڑہو لیکن میکایاہ کی صلاح نہ تہی جسمین
اخاب اوسمین مارا گیا اور اوسکا بیٹا اخزیاہ بادشاہ ہوا وہ بیمار پڑا اسپر مطابق فصل اول سلاطین دوم کے
اوسکو بحث نے بعل زبوب کے پاس قاصد بہیجے جو عقرون کا دیوتا تہا پر راہ مین اونسے الیاس ملے اور فرمایا کیا
خدا اسرائیل نہین ہے جو دوسرے معبود کی طرف شاہ نے توجہ کی دیکہو پلنگ سے اترنے نپاویگا اور مریگا اسپر اخزیاہ
اخزیاہ نے حال دریافت کرکے کہ وہ الیاس ہین پچاس آدمی مع جمعدار کے بہیجے کہ الیاس کو لاوین اور الیاس ایک
ٹیلے پر بیٹہے ہوئے تہے انہون نے الیاس کو بلایا پر الیاس نے آگ اور آسمان سے آگ اتری اور وہ انکو کہا گئی پہر دوسرے
پچاس آدمی مع جمعدار کے آئے اونکا بہی یہی حال ہوا پہر تیسرے پچاس آدمی آئے اور وہ الیاس پر ایمان لائے اسکا
تمام سے خلاصہ ارشاد ہوتا ہے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ یاد کر جبکہ کہا اپنی قوم
کو اصدین بعل کے تم کیون نہین تقوی کرتے شرک سے کہ پکارتے ہو بعل زبوت کو اور چہوڑتے ہو احسن الخالقین کو کہ اللہ رب تمہارا
اور تمہارے پہلے باپون کا ہے پس اوسکی تکذیب کی کہ پچاس آدمی طلب مین بہیجے اور تباہ ہوئے پہر دوسرے پچاس آدمی
مع جمعدار کے بہیجے اونپر بہی وہی واقعہ گذرا پس تحقیق وہ محضر ہین کہ ذکر ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
مگر بندہ اللہ کے خالص کہ پہر تیسرے پچاس جو بہیجے گئے اور اونکے جمعدار نے عاجزی کی پس بحکم خدا سے الیاس اخزیاہ کے
پاس آئے اور وہی ارشاد کیا کہ پلنگ پر سے اترنے نپایا کہ مرا اور یہورام بن یہوسفط یہودا کے شاہ کے دوسرے سال
یہورام اپنے باپ کی شرکت مین کام کرتا تہا پہر یہورام ہی آخر بادشاہ ہوا اور الیاس آسمان کو اوٹہا لئے گئے اور الیسع
اونکی جگہ نبی ہوئے جنکا حال فصل دوم سلاطین دوم مین بہی مذکور ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ
عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اور باقی رکہی ہم نے الیاس پر ثنا پچہلے لوگون مین سلام ہو الیاس کی پروزن جیسے کہے یہ جانب
طور و الیاس پر گروہ اور سیسین سے ہین اس مقام مین بعض قرأت مین سلام علی ال یاسین بہی وارد ہے

ان ادراسین ملن المرسلین عبد اللہ بن مسعود کے قرآن میں ہے جیسے مراد عبد اللہ بن مسعود الیاس کہی ہے جیسے
بخاری میں ہے کیونکہ بعل کرامت ادریس پرستش کرتے تہے اگرچہ بطور اختصار کے بہ لکہا پر قصہ بہت
طویل ہوگیا تفصیل ہے الیاس کے حالات سلاطین اول میں پارہ ہجدہ تورات میں اور الیاس علیہ السلام
ہمارے رسولوں سے ہیں چنانچہ ارشاد ہے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ
بتحقیق ہم ایسی جزا دین اسلام کے نیکو کاروں کو تحقیق وہ ہمارے مومنین بندوں سے تہا تو اہل بلکو اوس قصہ سے
نصیحت پکڑنی تہی کہ نبی کے برخلاف ہوکر نہ چلنا چاہیے پہر اور مثل لوط کی فرمایا ہے کہ مثل اوس کے یاد کرو اف

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (ع ۴۵)
اور تحقیق لوط البتہ رسولوں سے ہے یاد کر جبکہ اوسکو ہمنے نجات دی اور اوسکے سب اہل کو مگر اوسکی عورت کو جو
رہنے والوں سے عذاب میں تہی پہر ہلاک کیا ہمنے دوسروں کو اور تحقیق تم اے اہل مکہ البتہ گزرتے ہو اونپر
صبح کرتے ہوئے اور رات میں کیا تم تعقل نہیں کرتے وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق یونس
بن متی رسولوں سے ہے جو نینوہ میں بہیجے گئے دی اللہ کو کثیر الرحمت جانتے تہے یہ خیال کیا کہ ہمنے اونکو وعید کردی گا
اور امت کے لوگ گرگڑا وینگے اور اللہ تعالی درگذر کریگا تو میں اونکے نزدیک رد عذاب سے ضعیف ہونگا پس وہان
سے گئے اور روم کا قصد کیا جیسے ارشاد ہے اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ یاد کر جبکہ بہاگا کشتی کی طرف پس
اپنی قبیلے کو کشتی میں بٹہا کر گئے پہر جو آئی اونکی قبیلہ کو بہالیگئی پہر بڑے بیٹے کو بہیڑیا بہا لیگیا اور یہ بہی عجب حالت
گذری اور چہوٹے بیٹے کو کنارہ پر رکہا تہا کہ بڑے بیٹے و عورت کو بٹہا کر آپ اوسکے پار ہو گئے پہر اکیلا جو کنارہ پر تہا
بہیڑیا اوسکو اوٹہا لیگیا اور کشتی چلتی ہوئی آپ تنہا رہ گئی بعد دوسری کشتی آئی اوسمیں بیٹہ وہ جبکہ سمندر کے
بیچ میں پہنچی کشتی چلکر کہڑی لگی تو خیال کیا گیا کہ اسمیں کوئی سخت گنہگار ہے اور غلام کو بہاگنا بہی مالک سے
سخت گناہوں سے ہے فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ پس قرعہ ڈالا کہ اسمیں گنہگار کون ہے کہ اپنی مالک سے
بہاگا ہے پس قرعہ انکے نام آیا تو ہوا زعم دارین سو انکو دریا میں ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝
پس نگلا اوسکو مچہلی نے اور حالت میں کہ ملامت کیا گیا تہا پس وہ کہتے ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت

من الظالمین کی تسبیح پڑہی فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۙ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
پس اگر وہ ہوتا تسبیح کرنیوالوں سے البتہ ٹہرتا مچھلی کے پیٹ مین اُس روز تک کہ اوٹھین یعنی شکم ماہی اوسکی قبر
ہوتی اور زندہ رہتے نہ آنکہ مچھلی قیامت تک زندہ رہتی وگرچہ یہ بات بہی بقدرت خدا ممکن ہی فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَاۗءِ
وَهُوَ سَقِيْمٌ ۚ پس ڈالا اوسکو ہمنے زمین پر تین روز کے بعد جیسے قول مقاتل انجیل کی مطابق ہی اس حالت مین کہ وہ
بیمار تہا اور بعد قوت پانیکے اپنی قوم نینوہ مین بہیجے گئے اور قوم بت پرستی سے باز نہ آئی تو عذاب کا وعدہ کیا اور عذاب کی
صورت اگرچہ مطابق فرمودہ ظاہر ہوئی پر قوم نے توبہ وزاری کی اور قائل توحید ہوئی اور یونس کی تلاش کی وہ اگرچہ
نملے لیکن اللہ تعالیٰ نے عذاب اوس قوم سے دور کیا یونس کو گمان ہوا کہ میرے کہنے کی مطابق وعید نہ آیا تو عرض کیا کہ
کیون اونکو تونے ہلاک نکیا تو اسواسطے وہ ہوا جو ارشاد ہی وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۚ اور
جمایا ہمنے اوسکے پاس درخت کدو اور وہ خوب سرسبز ہوا اور یونس کو بہلا لگا تو جبرئیل نے کہا کہ درخت تو خوب
جاہی پہر جڑسے اکہاڑ ڈال یونس نے کہا کہ درخت سرسبز کو کیسے اکہاڑون حق تعالیٰ نے جواب دیا کہ پہر کیسے اسقدر مخلوق
کو مین تباہ کرتا جسکی بڑی تعداد تہی جیسے ارشاد ہی وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۚ اور بہیجا
ہمنے اوسکو ایک لاکہ مکلف کی طرف بلکہ زیادہ تہی بنظر اطفال فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۭ پس وہ
ایمان لائے تو برخوردار کیا ہمنے اونکو ایک مدت تک اگر اہل مکہ بہی ایمان لاوین تو اونکی نسبت صلاح وفلاح مثل قوم
یونس تصور ہو اور یہانتک رسولونکا ذکر سے ثبوت رسالت ہوئی اور اہل مکہ ان قصص سے نصیحت کیگئی اور وہ پہر بہی
ملائکہ کو خدا کی بیٹیان کہنے سے باز نہ آئے جیسے بنی مدلج کا مقولہ تہا اور وہ اپنے لیے بیٹون کو مُرا جانتے تہے تو اونکے
مقررات پر گفتگو ہی کہ تکلموا الناس علی قدر عقولہم مقرر ہی تو ارشاد ہی فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ
وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۙ پس فتوی دریافت کر اونسے کہ آیا میرے رب کی لڑکیان ہین اور اونکے لیے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا
الْمَلٰۗىِٕكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۙ کیا ہمنے پیدا کئے فرشتے مادہ اور وہ اُسکے شاہد ہین اَلَآ اِنَّهُمْ
مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۙ آگاہ ہو وہ اپنے بہتان سے البتہ کہتے ہین کہ اونکو
جنا ہی اللہ نے اور بتحقیق وہ دروغگو ہین اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَي الْبَنِيْنَ ۭ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۙ
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۙ برگزیدہ کیا خدا نے بیٹیون کو بیٹون پر تمہیں کیا ہوا کیسا حکم کرتے ہو کیا تم سوچتے نہیں اونکو نسبت

برا جانتے ہو ارشاد ہو کیا ہی تمہارے لئے کیسی اپنے مالک پر تم حکم کرتے ہو آیا تم نصیحت نہ پکڑو اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۙ فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ آیا ہے تمہارے پاس دلیل روشن خدا کی طرف سے پس لاؤ اپنی
کتاب اگر تم سچے ہو بخلاف ارشاد قرآن کے کہ دلیل عقلی و نقلی دونوں رکھتا ہے وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ
نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور کیا کفار بنی ملیح نے خدا و ملائک کے درمیان نسب کہ ملائک پوشیدہ ہیں نظروں سے اور
جن پوشیدہ کو کہتے ہیں اور البتہ جانتا ہے ملائکہ نے کہ کفار البتہ موت کے لئے حاضر کئے جاوینگے فتح اسلام کے بیٹا کی ہر
اللہ کو اس سے کہ وہ وصف کریں مگر بندہ خالص جو فتحیاب ہونگے فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ
بِفٰتِنِيْنَ ۙ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ پس تحقیق تم اور وہ بت جنکو تم پوجتے ہو اُسپر فوت و غائب ہونیوالی
نہیں مگر اونکو خدا داخل کرنیوالا ہے جہنم میں وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ
وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور تحقیق رحمۃ یعنی ملائکہ نے جو نظروں سے پوشیدہ ہیں جانا ہے کہ نہیں ہے ہم میں سے
مگر اوسکے لئے مقام معلوم ہے اور تحقیق ہم البتہ صف باندھے کھڑے ہیں اپنے مالک کے روبرو اور تحقیق ہم البتہ تسبیح
کرنیوالے ہیں وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وگرچہ اہل مکہ البتہ کہتے تھے اگر تحقیق ہمارے پاس یادداشت
ہوتی پہلوں سے کہ ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے البتہ ہوتے ہم اللہ کے بندے خالص کئے گئے حالانکہ بیشتر ذرہ وہ
اونسے قرآن آیا پس کفر کیا اُسکے ساتھ پس اسکی سزا جانینگے کہ بدر میں کام آوینگے وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ اور البتہ گذرا فضل ہمارا تکوین وہ اپنی وارثیا
وغیرہ میں اپنی بندہ رسولوں کے لئے کہ تحقیق وہ فتحیاب ہونگے یعنی سردار رسولوں کے پیروغالب ہونگے وَاِنَّ جُنْدَنَا
لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ اور تحقیق ہمارا
لشکر جو خدا کی بادشاہت کرتے ہیں البتہ غالب ہی ہونیوالا ہے پس اعراض کر اونسے ایک وقت تک یعنی قریب ہے
کہ فتح بدر ہو اور اونکو خبردار کر پس جلد خبردار ہونگے اسپر کافروں نے کہا کہ کسلئے عذاب جلد نہیں آتا فرمایا اَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ آیا پس ہمارے عذاب کیساتھ وہ جلدی کریں فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ

نصف

تیر اندت ہو سوز ہو رہے تہے اسکا ترجمہ اونٹہا یا اور سورۂ فرقان میں اونکے اسلام لانیکی پیشینگوئی ہوئی تہی جیسے کفر
ابوجہل کی بہی پیشینگوئی آئی تہی مگر ملا حسین نام کا تمیں نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ عمر یا ابوجہل
ایمان لاوے پس وہ دعا حق عمر رضی اللہ عنہ میں مستجاب ہوئی تو پہل یہ ہوا کہ ابی جہل سے عمر نے عہد لیا اور اپنی تلوار
گلے میں لٹکائی جو ایک بالشت چوڑی و ساڑہے بالشت کی لمبی تہی پس راہ میں نعیم بن عبد اللہ یا سعید ابن وقاص سے
ملاقات ہوئی انہوں نے دریافت کیا تو عمر نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا کہ آپکے قتل کو جاتا ہوں صحابی نے
کہا کہ تو اس امر پر ہرگز بہت عنایات کی اولاد کی سبب سے قادر نہ ہوگا اسمیں مقاتلہ کی نوبت جب پہونچی کہ دونوں
طرف سے شمشیر برہنہ ہوئی اسی میں سعید نے کہا کہ پہلے اپنی بہن و بہنوئی کی خبر لے کہ وہ بہی مسلمان ہوگئی ہیں آنا وقوع کے
اور یکو بہنوئی سعید بن زید اور یکی بہن نے خباب بن ارت کو تعلیم قرآن کیلئے گہر میں بلایا تہا عمر نے صحابی کو کہا
کہا کہ تیری قول کی صحت کی کیا نشانی ہے فرمایا کہ وہ تیرا ذبیحہ نہ کہائینگے پس دونوں سعید کے گہر گئے دروازہ بند
پایا اور قرآن پڑہتا سنا دستک دروازہ کہٹکہٹایا تو خباب تو پوشیدہ ہو گئے اور صحیفہ طٰہٰ کو پوشیدہ کیا اور عمر اندر آئے پس و
بہنوئی سے کہا کیا پڑہتے تہے انہوں نے خوف سے کہا کہ ہم باتیں کرتے تہے پس عمر نے بر غالہ کا ٹکڑا کہلایا اور پس بہنوئی کو
کہا کہ کہا تو انہوں نے عذر کیا تو عمر نے قول صحابی صحیح جانا تو سعید کی چہاتی پر چڑہے اور بہن کی چہاتی پر ٹہوکر کی
قتلاس میں مصروف ہو پس لیا طمانچہ مارا اور سر توڑا کہ خون آلودہ ہو گئیں تو اونکی بہن نے کہا کہ تو مجکو بس رحمہ سے
دکہ دیتا ہے کہ ہم مسلمان ہو گئی ہیں عمر نے کہا ہاں تو انہوں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکر کہا کہ
جو تیرا دل چاہے وہ کر کہ ہم دونوں مسلمان ہیں اور دین اسلام سے نہ پہرینگے جب فاروق نے اونکی جدا اس رحم
دیکہی کہ بہن کو خون آلودہ دیکہا تو دل میں رقت آئی اور کہا صحیفہ لاؤ انہوں نے کہا کہ اسکو مطہر بس کہ تو نجس
پس عمر غسل کرنے لگے و خباب گوشہ سے باہر نکلے اور کہا کہ صحیفہ کا ذکر کرتی ہے عمر کی بہن نے کہا شاید اسلام
لاوے پس عمر غسل کرکے آئے اور صحیفہ لیا اور آیت له ما فی السموات وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثریٰ
تک پہونچے تو کہا جسکی یہ صفت ہے اوسکے غیر کی عبادت درست نہیں اور جب ان تجہر بالقول فانه یعلم السر
واخفی لا اله الا هو له الاسماء الحسنیٰ پر پہونچے فاروق کا دل پگہل گیا اور لا اله الا الله
محمد رسول اللہ کہا جب خباب بن ارت نے عمر کے منہ سے کلمہ سنا تو کہا کہ اے عمر تمکو مبارک ہو کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی کل کی دعا تیرے حق مین مقبول ہوئی پس جناب کو ساتھ در دولت پر حاضر ہوی اور دروازہ
کہٹکہٹایا انشتگان در سو کہینے دیکہا کہ عمر شمشیر حمائل کئے ہوی کہڑی ہین جلیسون مین سی کسی کو دروازہ کہولنے کی مجال
ہوئی پر امیر حمزہ شیر دل نے عرض کیا کہ فرمایئے دروازہ کہولا جاوی اگر عمر بخیر آئے ہین فبہا ورنہ اوسکی
تلوار سی اوسکا سر تن سی جدا کردون اصحاب نی دروازہ کہولا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے استقبال کو
آئے اور فاروق کے بازو پکڑ کے دبائی اور فرمایا ای عمر اگر صلح کو آیا ہی کہہ کہ مین تیرا ناتہہ چھوڑدون گر
جنگ کے لئی آیا ہی تو تیری بہادری تو ہار بر لاؤن عمر نے عرض کیا کہ مین مسلمان ہوتا ہون ارشاد ہوا کہ کلمہ پڑہو
عمر نے کلمہ پڑہا صحابہ نے ایسی زور سے تکبیر کہی جسکی آواز قریش کی محفل مین گئی اور اہل اسلام خانہ کعبہ کے طواف
کو علی الاعلان گئے اور کفار کو اور امیر حمزہ کا اسلام اور عمر فاروق کا ایمان سخت ناگوار ہوا کہ قضیہ
برعکس ہوا تو ولید وغیرہ نے جو سب مین بڑا تہا پچیس صنادید قریش سے کہا کہ ابوطالب پاس چلو تو وہ آئی
اور کہا کہ تو ہمارا سردار ہی تو جانتا ہی کہ ان نادانون نے جو کیا ہم تیری پاس آئی ہین تاکہ تو ہمارا پنچ ہو کر فیصلہ
کرادی کہ اہل اسلام ہماری بتون کو برا نہ کہین ہم اہل اسلام کی تکلیف سی ہاتہہ اوٹہاوین گے کہ وہ اپنی خدا کی
پرستش کرین پس ابوطالب کی درخواست کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائی اور ابوطالب نے
کہا کہ ای محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکی قوم آئی ہی پورا انسی اعراض چاہتے ارشاد ہوا کہ وہ کیا چاہتے ہین انہون نے
جواب دیا کہ ہماری معبودون کا ذکر چھوڑدی ہم آپکو وآپکی معبود کو چھوڑین گے اور ارشاد ہوا کہ ایک بات میری مانو
کہ مالک ہو اس سی عرب کی اور پیروی کرین تمہاری عجم تو ابوجہل نے کہا کہ وہ اور اوسکی ساتھ دس تو ارشاد ہوا
لا الہ الا اللہ کہو پس سردار کہڑی ہوگئی اور متفرق ہوگئی اور آیندہ قرآن سی ظاہر ہی کہ کفار کے تابعین بعض
بیٹہی ہی رہی پس اونکی سردارون کی لئی یہ سورت نازل ہوئی کہ جو اونہون نے کہا اوسمین اوسکا بیان ہی اور اونکو طرح
بطرح سی نصیحت ہی اور چونکہ کلمہ طیبہ کا اقرار قابل صاد ہی جس سی اونکو اوسکے بغیر ہلاکت ہی اور جہگڑا نہین تو
بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بطور براعت فرمایا صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ
جہگڑا ہی تسلیم قرآن مین قسم ہے قرآن صاحب ذکر کی اور اوسکی انکار مین مناص نہین جیسے بظاہر کفار کرین
در حقیقت انکار نکرین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ بلکہ وہ جو کفر کرین عزت دنیاوی

عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝ اور کہنے لگا سردار اونمین سی کہ چلو اور صبر کرو اپنے

معبودون پر تحقیق یہی کلمہ ہے البتہ ارادہ کیا گیا کہ سارے معبود ایک الٰہ ہے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ

الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ ہمنے نہ سنی یہ بات دوسری ملت یہود و نصاری مین

کسا معبودو ہو اونمین نہین ہی یہ بات مگر نکالی ہوی مدعی نبوت کی کہ گو یہود اونکی کتاب مین

کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہے جسکو وہ نہین سمجھتے لیکن اسلام مین مدار توحید یہ کلمہ ہے اور تمام یہود روح اعظم

کی پرستش کرتے ہین اور نصاری بہی اوسی کی پرستش کرتے ہین گو اوسکو منحصر مسیح بن مریم مین جانتے ہین

کلمہ کے معنی کی تحقیق کلمۃ الحق مولنا عبد الرحمن لکہنوی مرحوم مین مطالعہ کیجاوے اور کچھہ ایک حقیر کے رسالہ سے

دریافت کیجائے اور بعض ترجمہ ما سمعنا بهذا فی الملة الآخرة یون کرتے ہین کہ ہمنے یہ بات نہ سنی دین

نصاری مین مگر جیسے مذاہب یہان پر اونسی ایک ہی مراد ہے اور باوجودیکہ ایک نبی عظیم الشان کی خبر اہل مکہ کے ان

مقرر تہی اور ارہاصات اباو اجداد سے صادر ہوتی چلی آتی تہی اور انہون نے معجزات بہی مشاہدہ کئے اور فصل ۲۲

یشعیا مین ابن عبد اللہ دیو رشیب کر کے صفت ہی بنی قیدار مین لکہی ہے مگر اونکے سردارونکی بربادی بہی بدر مین

فصل ۲۱ یشعیا وغیرہ مین لکہی ہوی بعد ایک سال ہجرت کے ہے کہ اونکی تکلیف دینے سے نبی اکرم ہجرت مدینہ مین

کرین تو کہنے لگے ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ آیا نازل کیا گیا اوسپر ہی خدا کا ذکر ہمارے

درمیان مین سے اور پہلے امور کو خیال نکیا جو انکے ہان مذکور ہو کر ارہاصات کو خیال کرتے بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ

مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بلکہ وہ شک مین ہین میری یاد داشت سی جو اونکے ہان موعود ختم نبوت اسماعیلیون میں ہے

بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ بلکہ یہ کہنا انکا اس وجہ سی ہے کہ ہرگز نہین چکہا میرا عذاب بدر موعود

فصل ۱۲ یشعیا ہان اگر اونکی اختیار مین رحمت کی خزانی ہوتے یا آسمان و زمین وغیرہ کا ملک ہوتا تو دلمین جیسے

ارشاد ہے اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ آیا اونکے پاس تیرے رب کی رحمت کی خزانے ہین یا اونکو ہی ملک ہے آسمانون و زمینونکا اور جو اونکے مابین ہے

تو روکتے فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝ پس چاہیے کہ چڑہین نبوت کی اسباب مین اور وحی کو کارخانے دیکہین اور منکرین کو

فرماتا ہے جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ ایک لشکر ہے عظیم گروہون کا وہان یعنی اقابل عظیم مین

بریت کہا گیا ہو اسی چنانچہ اوسپر تمثیل فرماتا ہی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ
وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَّأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ ۝ تکذیب کی اونکے پہلے قوم نوح اور عاد اور فرعون صاحب میخوں نے اور ثمود اور قوم لوط اور اصحاب
ایکہ نے یہ گروہ ہیں ہر ایک نے رسولوں کی تکذیب کی پس ثابت ہوا میرا عذاب بسبب اون کی ... اسوالے
پرافسوس کہ اوسکے خواستگار ہوتے ہیں وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ۝
اور یہ انتظار کرتے ہیں یہ لوگ اہل مکہ مگر ایک چیخ کی کہ نہیں جسکے واسطے عود نہیں یعنی بلا بدی ... وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا
قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور مثل نضر بن حارث کفار نے کہا اے ہمارے پروردگار جلدی کر ہماری نیکی ہمارا
نصیب پہلے روز قیامت کی کہ اس دن کچھ نہ ہو سکے اور عذاب کی دیکھنے سے ہم تماشائی ہوتے ہوں اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
صبر کر اوسپر جو کہیں اور یہ جو کہا کہ قبل روز حساب اوسکو وہ معتقد نہ تھے کہ وہ ہو گا الا ہی بلکہ حسب غرور پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہا کیونکہ اونکا قول تھا کہ صرف حیات دنیا ہی ہی اور قیامت آنے والی نہیں اگر ہمارے باپ دادے
کہتے چلے آئے ہیں ویسے ہم اور ہمارے باپ دادے وعدہ کئے گئے ہیں اور جواب اونکا اس قول کا جو کہیں کہ ہمارے
درمیان میں سے محمد ابن عبد اللہ ہی کیوں مخصوص بہ نبوت ہو کر کہانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں پھرتے ہیں تو
اوسکی مثل کے جواب میں احوال انبیا فرماتا ہی جو آدمی و عورتوں و بچوں والے تھے اور اونکے حال سے دریافت ہوا کہ
خدا کا معاملہ حساب کا سا ہی ہے لیو دیکار تو اونمیں سے داؤد کا قصہ فرماتا ہی وہ ابن یشی بن عبید بن بوعز بن سلمان
بن نحسون بن عمیناداب بن آرام بن حصروم بن پارس بن یہودا بن یعقوب ہیں اور یشی کی ورمیں سے ۱۴ فصل دوم
تاریخ ایام اول کی مطابق ساتے بیٹے تھے البتہ لباب البیان سمع مشکل روی حو ضم داؤد کہ داؤد سب سے چھوٹے تھے اور
جاتی جالوت نے کہا تھا کون مرد ہی جو مقابلہ مجھسے مقابلہ کرے اور وہ جتہا زبردست تھا اور کوئی بنی اسرائیل سے اوسکے
مقابلہ کا نہ تہا تو حسب فصل ۱۷ اسموئیل اول کی طالوت سے یہ سا اول نے جاتی جالوت کی مقابلہ پر اپنی بیٹی دینی داؤد کو کی تھی جو
بکریاں چرانی پر اپنے باپ کی مقرر تھی اور بہائی کو روٹی دینے آئے تھے کہنے لگے کہ میں مقابلہ کو جاؤنگا یہ بات سنکر اونکے بہائی
الیاب نے داؤد کو حقیر سمجھکر جھڑکا جنکا سلسلہ مفصل کتاب ... مذکور ہیں یہی بہر وہ ایسے زبردست بادشاہ ہوئے جنکی نسبت فرماتا ہے
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور یاد کر ہمارے بندہ داؤد صاحب قوتوں کو کہ وہ بہت رجوع لانیوالا تھا

کہ فتحیابی کے بعد فلسطی پر شاؤل سے بہت جنگیں کیں اور ساؤل کے مرنے کے بعد آپکی ملک میں بڑی وسعت ہوئی تو اونکے
بھائیوں کو لائق نہوا کہ وہ کبھی سبط میں سے داؤد ہی کیون ملک و نبوت سے مخصوص ہوئے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ
مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۙ ہمنے مسخر کیا اوسکے لئے پہاڑ یعنی بادشاہ کو وہ تسبیح کریں ساتھ اوسکے
دن ڈھلے دوپہر و اشراق میں کرامت ہو سوی میں اشراق اور چاشت و دوپہر کی نماز فرض تھی پس اشراق سے
مراد نماز اشراق متعارف ظاہری و نماز چاشت بھی داخل جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس آیت کے
معنی ہم نجانتے تھے تا آنکہ حدیث کی ام ہانی نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کرکے نماز ضحی پڑھی اور فرمایا کہ
یہ نماز اشراق ہے یا خود پہاڑ جیسے ورس ۱۰ زبور ۱۰ کے مطابق پہاڑوں کا ہلنا ثابت ہے وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۭ
كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ اور مسخر کیا طائروں کو یعنی اہل وقار کو کہ وہ جمع کئے گئے جیسے فصل ۵ شموئیل ۲ سے ظاہر ہے کہ ایک
با وقار اوسکی لئے بہت رجوع کرنیوالا تھا وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور
محکم کیا ہمنے اوسکا ملک بعد مسخر ہونے بادشاہون اور جمعیت اہل وقار شل لشکر اشبوست بن ساؤل متوفی کر اور
دی ہمنے داؤد کو حکمت مقدمہ صندوق وغیرہ میں اور خطاب فیصل جیسے فصل اول شموئیل دوم میں شاؤل کے قاتل کو کس
خوبی سے دریافت کیا اور عوض لیا جو آپکو وہ اسرائیلی بتلاتا تھا اور شاؤل پر روتا تھا حالانکہ وہ عمالیق سے تھا اور وہی
قاتل تھا اور جبکہ اس سے نرمی سے دریافت کیا تو اوسنے آپکو عمالیق سے بتلایا اور کہا کہ مین نے اوسکو قتل کیا اور نیز کلام
داؤد سے ہے کہ بینہ مدعی پر اور قسم ہے منکر پر اور جو خود اقرار کرے اوس سے جنایت لازم ہے پس اوسکو قتل کیا اور قصہ دو عورتوں کی
فیصلہ کا جو نقل کرتے ہین اور سلیمان کی نسبت کتاب سلاطین اول مین لکھا ہے اوسکی تاویل گذر گئی اب کفار کے شبہ کے دفع
کے لئے جو پیغمبر کے کاروبار کرتے داؤد کا حال بیان کیا جاتا ہے جو مطابق فصل ۱۱ و ۱۲ کتاب شموئیل دوم مین ذکر
ایک روز داؤد علیہ السلام چھت پر چڑھے اور آپکی نشانہ زین ثابت تھے اور اوریا حتی کی عورت کو نہاتی دیکھا کہ
نہایت حسین و جمیل تھی اور داؤد کا دل اوس پر مائل ہو گیا اور اوسکو حمل رہ گیا تو داؤد نے اخفا کے لئے اوریا کو
لشکر سے جو مقابل کفار تھا طلب کیا پر وہ اپنے گھر نہ گیا تو اوسکو جہاد میں بھیجا اور نواب سردار لشکر کو
لکھا بھیجا کہ ایسے مقام پر اسکو بھیجو کہ بچکر نہ آوے تو سردار نے اوسکو ایسی جگہ بھیجا کہ وہ شہید ہو گیا
اور حمل مذکور سے جو لڑکا ہوا وہ مرگیا لیکن بنت سبع محلون شاہی میں داخل ہوئی کیا بعید ہے کہ

اسکا نکاح بعد عدت کے داؤد نے کیا ہوا اور بقول مفسرین اپنی اوقات سے ایک روز عورتوں کے ساتھہ اور ایک
روز عبادت کے لئے وایک روز فیصلہ کے لئے مقرر کیا تہا اور داؤد اگرچہ نبی تہی جنکو عصمت فی النبوۃ لازم
ہوکیونکہ عصمت علی العموم از عصیان واز غوایت حسب آیت عصیٰ آدم ربہ فغوی لازم نہیں پس مطابق
فصول مذکورہ کے تاتن نبی آپکے پیشین گو قوم لادمی سے تہے پس حق تعالی نے اُنکو داؤد پاس بہیجا پیشہ وہ
فرشتوں کے ساتھہ جیسے قرآن مجید سے ظاہر ہے چنانچہ ارشاد ہے وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ
تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ آیا تجکو آئی تیرے پاس خصومت کنندوں کی خبر داؤد کے مسجد میں جبکہ وہ چڑہے محراب پر
خلاف عادت روز معبود کے بعیر إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ناگہان داخل ہوئے داؤد پر
پس خوفناک ہوا داؤد انسے قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
وَلَا تُشْطِطْ کہا ایک فریادی نے تو نہ خوف کر دو خصم ہیں باغی ہوا بعض ہمارا بعض پر پس تو حکم کر ہمارے
درمیان حق کے ساتھہ اور نہ ظلم کر وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ اور راہ بتا ہمکو درست راہ
کی طرف إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا
وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ بہ تحقیق اس بہائی کی ننانوین بکریاں یعنی عورتیں ہیں اور میرے لئے ایک بکری ہو تو کہا
اسنے دی اسکو مجہے اور غلبہ کرتا ہے مجکو جواب میں قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ط
وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَقَلِيلٌ مَا هُمْ داؤد نے کہا البتہ ظلم کیا تجپر تیری بکری کے طلب میں اپنی بکریوں کی طرف اور بہت سی
شریک البتہ بغاوت کرتے ہیں انکے بعض پر مگر اہل ایمان و نیکوکار اور وہ کم ہیں پس تاتن نے کہا کہ ایسا مرد تو وہ
تو ہی ہے کہ اوریا کی عورت کو تونے لیا وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یقین کیا داؤد نے کہ بیشک ہم نے اسکو آزمایا پس طلب مغفرت کی اپنے رب سے اور گر پڑا رکوع کرتا ہوا
اور رجوع ہوا فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ٥ پس بخشا ہمنے اسکو
یہ گناہ اور تحقیق اس کے لئے ہمارے پاس البتہ قرب ہو اور نیک بازگشت يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ اے داؤد ہمنے کیا تجکو خلیفہ زمین میں پس تو حکم کر آدمیوں میں حق کے ساتھ
اور نہ پیروی کر خواہش کی کہ گمراہ کرے تجکو راہ خدا سے ۔ اب تعلیم اس قصہ کی بعد ارشاد اہل مکہ کو ہے اِنَّ الَّذِيْنَ
يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۔ تحقیق اونکو جو گمراہ ع ۱۲
کرین راہ خدا سے سخت عذاب ہے بسبب اوسکے جو بھولے روز حساب کو مگر کافر لوگ روز حساب کے منکر
کچھ اثر اس تخویف سے متصور نہین تو اوسکے ثبوت کے لئے تنبیہ مدہی ارشاد کرتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ
النَّارِ ۔ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۔ اور نہ پیدا کیا ہمنے آسمان و زمین اور اونکے بیچ کو باطل بلا حکمت یہ ظن ہے اُن لوگونکا
جنہون نے کفر کیا کہ کچھ حساب کتاب نہین پس ویل ہے اُن لوگونکے لئے جنہون نے کفر کیا آگ سے آیا کرین
درصورت عدم حساب اونکو جنہون نے ایمان قبول کیا اور کام نیک کئے مثل اونکے جو مفسد ہین زمین مین کیا کرین
ہم پرہیزگارون کو مثل کافر فاجرونکے اور وجود قیامت موعود پر دلیل نزول قرآن موعود ہے
ہزار ہفتم مین وجود آدم سے جیسے ارشاد ہے كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ
وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ کتاب عظیم الشان ہے کہ ہمنے اسکو نازل کیا برکت والی سچی
تاکہ فکر کرین فکر کرنیوالے اوسکی آیات کو اور چاہئے کہ نصیحت پکڑین اوس سے اصحاب لب اہل کتاب
اور یتیم ابن عبد اللہ کی نبوت کے لئے قصہ سلیمان کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ داؤد کی حسب فصل ۱۳ تاریخ
ایام اول کے اوس وانیال ابی سلوم ادونیاہ سفطیاہ اترعام سمعیا سوباب ناتن سلیمان ابحار الیشع
الیفلط نجہ نفج یفیع الیسمع ادرم الیدع الیفلط بیٹے تھے سوا انکے بیٹون حرمونکے تھے پر خلیفہ انہین سے
حسب وعدہ نہ بطور وراثت کے سلیمان ہی ہوئے وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ
اور بخشا ہمنے داؤد کو سلیمان اچھا بندہ ہے سلیمان تحقیق وہ رجوع کنندہ ہے پس اس مقام سے اہل مکہ کا اعتراض کہ
ہمارے یہان سے یتیم ابن عبد اللہ ہی کیون نبی ہوئے لغو ہوا کہ تخصیص جاعل کی طرف سے حسب ایکی تعین
امکانی کی ہے کہ باوجود چھوٹے ہونے کے سلیمان ہی خلیفہ حسب وعدہ ہوئے ہیں اگر نبوت حضرت ابن عبد اللہ پر

بوجہ اسکے کہ سوداگری کرتے تھے یہ خیال ہو کہ نبی کو گوشہ نشینی درکار ہے جیسے عوام کا خیال گوشہ نشین
پر بارہ جمتا ہے تو قصہ سلیمان کا ذکر کرنا مناسب ہے تا کہ معلوم کریں کہ کارخانہ دنیا دی نبوت کو مانع نہیں
دیکھو فصل اسلاطین اول کو کہ سلیمان کی طبیعت گھوڑوں کی طرف متوجہ ہوئے جو مصر میں جمع ہوتے تھے
ان میں سے جو انکے روبرو لائے گئے انکی اطلاع فرماتا ہے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوهَا
عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۝ یاد کر جبکہ پیش کی گئی اسپر آخر دن میں گھوڑے کھڑی ہونے
والی تین پاؤں پر تو مشاہدہ وحدت فی الکثرت میں سلیمان نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں جہادی کی
دوستی اپنی رب کے ذکر سے یہانتک کہ پوشیدہ ہوئی وہ گھوڑے حجاب میں کہا لوٹاؤ انکو مجھپر پس لگی چھونے پاؤن
گردنیں یہانتک مشاہدہ وحدت فی الکثرت میں واقع ایسے بقول اہل کتاب ہوا کہ شوق صرف وحدت جاتا رہا اور
عورتوں میں زیادہ مشغول ہوئے تا آنکہ انکی عورتوں نے اپنے اپنے بتوں کی بتخانوں کی تعمیر کی اجازت چاہی
اور بت خانہ انہوں نے بنوائے کہ منسوب کتاب مذکور میں سلیمان کی طرف بسبب عدم ممانعت کی گئی پس
اس وقت میں مطابق فصل اسلاطین اول کے خداتعالی نے فرمایا کہ جیسے عہد پر قائم نہ رہا تیری سلطنت
کو پارہ پارہ کر دونگا پر ایک ملک بارہ حصوں میں سے تجھکو دونگا پس خداتعالی نے سلیمان کے لئے مقابل پر انگیختہ
کر۔ آنکہ یاربعام پسر نباط غلام سلیمان کو ابھارا اور سلیمان کا دشمن بنایا اور اخیا سلانی نبی کو حکم ہوا وہ راہ
میں یاربعام سے ملے اور اپنی چادر کو بارہ حصے پھاڑ ڈالا اور یاربعام سے کہا کہ دس حصے تو لے دس حصہ
سلطنت سلیمان پر بارہ حصوں سے تو مالک ہوگا غایت یہ ہے کہ اگر سلیمان انابت کرے تو ان کی زندگی میں سلطنت انسے
نکل جاویگی مگر اسکے بعد ضرور چھینی جاویگی اسکی طرف اشارہ فرماتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ
جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ۝ اور البتہ ہم نے آزمایا سلیمان کو اور ڈالا ہم نے انکی کرسی پر جسم یاربعام کو تو فرقہ تھا کہ اسمیں روح ایمان نہ تھی
پھر سلیمان نے انابت کی قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ
أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ کہا اے میرے پروردگار بخش میرے گناہ اور بخش مجھکو ایسا ملک کہ نہ سزاوار ہو کسی کو میرے
بعد تحقیق تو بڑا بخشش والا ہے گو سلیمان کا ایک احسان انبیا پر ہوا کہ وہ نہ آزماتے جاتے دین نہ آنکہ انہوں نے

انہون نے تحمل کیا اس مقام سے حضور صلعم نے حسب روایت بخاری کے ایک شب مین ایک دیو کو پکڑا اور
ارادہ کیا کہ اوسکو قالب حیوانی مین قید فرمادین لیکن دعای سلیمان یاد آئی اور چھوڑ دیا فَسَخَّرْنَا
لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝
وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ کہ سو کی بجنے اسکے لئے ہوا کو جاری ہوا اوسکے حکم سے نرم جہان
ہو جاتی اور مسخر کئے اونکے لئے سردار بنا اور غوطہ خور اور دوسرے بادشاہ بندے ہو کر بندزنجیرون میں اور فرمایا
هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَ
حُسْنَ مَآبٍ ۝ یہ ہماری عطا ہے پس بخش یا رہنے دے بغیر از حساب اور تحقیق اسکو ہمارے پاس البتہ
قربت ہے و نیک انجام پس پیغمبری و کارخانہ دنیاوی منافی نہین مولانا کہتے ہین سے چیست دنیا از خدا غافل بدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن ۔ علی ہذا احتیاجی و نبوت منافی نہین جیسے ارشاد ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ
اور یاد کر ہمارے بندہ ایوب مبتلا ابن عوض بن ناحور بن تارح کو جنکی کتاب بیالیس فصل کی مجموعہ توارت مین
داخل ہے کہ کیسی کیسی مصیبتین اوٹھائین اور بلا پر بلا آئی پر خدا کی قضا کی شکایت نہ کی گو مقتضی کی فریاد بھی
غایت کی کہ بندہ کو لائق ہے کہ اپنے مالک کی روبرو گر گرادے اس مقام سے از حد صابر تھے کہ بجز بے رو برو نہوا
نہ خدا کی قضا کی شکایت کی پس اس تکلیف کے ساتھ وہ پیغمبر تھے کہ اسباب و مواشی و اولاد سب تباہ ہو گئی اور جسم مین
کیڑے پڑ گئے لیکن متوجہ سوای خدا کے دوسری طرف نہوئے اور شیطان کو اس وقت تک دخل نہوا کہ اونکو
خدای یگانہ سے دوسری طرف متوجہ کرے اس وقت شیطان نے خدا سے کہا کہ اوسکی شرم ہنوز باقی ہے کہ اسپر میرے
قابو نہین پایا پس اہل خانہ طعام لینے کو کہین گئین تھین کہ ایک شخص نے کہا کہ کہانا اس وقت دون کہ زلفونکے
بال مجکو دے تو لاچاری کو اوس نیک بخت نے بال دیدئے اور شیطان ایوب پاس آیا کہ تیری عورت نے کار نارسا
کیا ہے ایوب نے کہا کہ سو سو ڈے اوسکو لگاؤنگا تو ارشاد ہے إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ
بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ یاد کر جبکہ ایوب نے خدا کو پکارا کہ مجکو مس کیا شیطان نے سختی و عذاب کے ساتھ حیا و شرم میری
رکھ حق تعالیٰ نے فرمایا ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ مار اپنا پانون یہ جاے غسل بارد و پینے کا
پانی ہے کہ انہون نے ایسے ہی کیا پس چشمہ پیدا ہوا اور اوس مین نہائے تو جسم درست ہوا اور پانی پیا دستی حاصل ہوئی

ع ۱۲

وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ٥ اور بخش دیے
اسکے لئے اسکی اہل اور انکے ساتھ انکی مثل اپنی رحمت سے اور یادگاری عقل والوں کو اور چونکہ انکی بی بی پاک
تھی اسکی نسبت فرمایا وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا
نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ٥ اور لے اپنے ہاتھ مین جہاڑو جسمین سو تنکے ہون اسسے مار اپنی عورت کو کہ
قسم تیری پوری ہو اور نہ حانث ہو تحقیق پایا ہمنے اسکو صابر اچھا بندہ ہے ایوب کہ وہ رجوع لانیوالا ہے چونکہ انکی
کتاب کے ترجمے اکثر زبانوں مین موجود ہین اس وجہ سے نقل قصہ کی ضرورت بخوف طوالت کے نہ سمجھی گئی وَاذْكُرْ عِبَادَنَا
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ٥
اور یاد کر ہمارے بندون ابراہیم و اسحٰق و یعقوب صاحبان قوت و بینائیون کو کہ انکو ہمنے برگزیدگی کے ساتھ برگزیدہ
کیا تھا دار آخرت کی یاد کے لئے کہ ہر ایک اپنی قوم مین برادر و باپ والے تھے پیغمبر آخر الزمان علیہ السلام کی نسبت
یہ کہنا کہ ہمارے درمیان مین سے یہی کیون مخصوص بنبوت ہوے کافرون کا خیال غلط ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ٥ اور تحقیق وہ ہمارے پاس البتہ برگزیدون نیکوکارون سے تھے وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ
وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ٥ اور یاد کر اسماعیل پسر داود اور یسع و ذا الکفل کو کہ ہر ایک اخیار
سے تھے اسمٰعیل کا حال مفصل گذرا کہ مکہ مین کس تکلیف کے ساتھ اول وہ رہے اور یسع علیہ السلام الیاس کے شاگرد تھے
ایک شخص کھیتی کرنیوالے جنکا قصہ مفصل ہے سو سلاطین دوم مین مفصل ہے اور ذو الکفل عہد یاہو مین وزیر شاہی جنکا
حال بالیاس کے حال مین سورہ صافات مین گذر گیا یہ سب آدمی تھے کوئی غریب کوئی امیر اور پیمبر وہی تھے
هٰذَا ذِكْرٌ ٥ یہ ہے شرف نزدہ جو اہل مکہ کا قیاس ہے کہ نبی بنانے کا آدمی محتاج ہے وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ٥
جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ٥ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ
شَرَابٍ ٥ اور تحقیق متقیون کے لئے جو شرک سے بچین البتہ نیک انجام ہے جنت عدن کھولے گئے انکے لئے دروازے
تکیہ لگائے ہوئے ہون اونمین بلاتے ہین اونمین میوہ شراب نفیس وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ٥
هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ٥ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ٥ هٰذَا اور انکے پاس
نیچی نگاہ والی ہمسن عورتین ہون اور کہا جاوے یہ ہے وہ جو وعدہ تم کئے گئے تھے روز حساب کے لئے کہ ہر ایک مین عرفان

حق حاصل ہو تو وہ کہیں تحقیق یہ ہمارا البتہ نصیب ہے جسکے لئے انقطاع نہیں یہ ہو لازم وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ
مَاٰبٍ ٥ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ٥ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ٥ وَّاٰخَرُ
مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ٥ اور تحقیق کافر سرکشوں کو ہے البتہ بدانجام جہنم کہ اوسمیں داخل ہونگے پس برا ہے جہنم
کہ بچھونا ہے لازم ہے پس چاہئے کہ چکھیں اسکو کھولتا ہوا پانی اور زرداب جو انکے جسم سے بہے اور دوسرا اوسکی
سرزنش کے قسم کا انواع اونکا طرح بطرح کے اور کہا جاوے گا هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ
اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ٥ یہ تمہارے ساتھ تمہارا لشکر ہے داخل ہونیوالا تو کہیں نہیں ہے خوشی اونکو ساتھ کہ وہ
داخل ہونیوالے دوزخ کے ہیں قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۟ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ
الْقَرَارُ ٥ جواب دینگے تابع بلکہ تمکو ناخوشی ہو کہ تمنے مقدم کیا اوسکو ہمارے لئے پس برا ہے دار قرار جہنم -
قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ٥ کہیں تابعین اے ہمارے
پروردگار جسنے ہمارے لئے مقدم کیا یہ دوزخ تو اوسکو زیادہ دے عذاب دوچند آگ میں ٥ وَقَالُوْا مَا لَنَا
لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ٥ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ
الْاَبْصَارُ ٥ اور کہیں کیا ہوا ہے ہمکو کہ نہیں دیکھتے ہیں اُن مسلمان مردوں کو جنکو ہم گنتے تھے اشرار سے کہ پکڑا تھا ہمنے
اونکو ٹھٹھا آیا وہ داخل نہیں ہوئے یا داخل ہوئے لیکن پھر گئیں اونسے ہماری بینائیاں تو اونکے سردار لوگ جواب
دینگے کہ ٹھٹھے تمہاری اوپر جبر کب کیا تھا تم خود گمراہ تھے جیسے دوسری آیات میں ہے لیکن سردار کافر ہونگے تابعین
تھا ہم کہ ایسے انکار کریں جیسے آخرہ آتا ہے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ٥ اور تحقیق یہ اہل نار
کا جھگڑا ہے البتہ حق بات ہے شک نہیں اسمیں دونوں کو تنبیہ ہے کہ خوف کریں جبکہ حضرت انبیا کا ذکر بیان کیا گیا
تو متوجہ اصل مطلب کی طرف ہوتا ہے جو نسبت پیغمبر کی جلدی چاہتے اور قیامت کا انکار کرتے پس پہلی نسبت
ارشاد کرتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ٥ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ٥ فرما ضرین نیست ہیں ڈرانیوالا ہوں فقط جو برے
پیلے اور نہیں ہے کوئی معبود اللہ واحد قہار کے غیر جو رب ہے آسمانوں و زمین و دونکے مابین کا غالب گنہگار پر
بخشنے والا اہل اسلام کا اور جواب امر دوم کا فرماتا ہے قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۙ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ

زیادہ اندازِ قیامت بڑی خبر ہی اور تم اوس سے اعراض کرنیوالی ہو اور نبأ عظیم کے قبل عذاب قریب مراد ہی

جو سورت میں خوف دلایا گیا ہی جسمیں ملائکہ مخاصمہ کریں وہ کیسہ ہونیوالا ہی تو ارشاد ہوا ما کانَ لِیَ

مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝

نہیں ہی مجکو علم ملاءِ اعلیٰ کا جبکہ وہ جہگڑتے ہیں یعنی بدر ہین کہ کب ہو نہیں وحی کی گئی ہے میری طرف

تمہارے مقدمہ میں مگر یہی نسبت میں ڈرانیوالا ظاہر ہوں فیصلے اور ملاءِ اعلیٰ کی خصومت مقدمات

کفارات وغیرہ میں جو احادیث میں ہی یہاں پر علاقہ نہیں رکہتے مگر لشان اشارہ ہی وہ جو احادیث میں ہم

پس ای کفار تم تکبر نکرو جیسے اسکے ما بعد سے گذرا ست تکبر عزازیل را خوار کردہ بزندان لعنت گرفتار کردہ

اور شیاطین مت ہو کہ اپنی کو نبی سے افضل سمجھو جیسے اونکی تنبیہ کو لئے قصہ نبی و شیطان کا فرمایا اِذْ قَالَ

رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي

فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ

وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ یاد کر جبکہ کہا تیرے رب نے ملائکہ کو کہ میں پیدا کرنیوالا ہوں بشر کو گلا سے پس

جب درست کیا اوسکو اور نفخ کی اوسمیں اپنی روح کہ نفت لسان عرب روح اعظم سے عبارت ہی اور رحمت

حیات وکرد ہیہ سے تجردار آدم انکو کیا پس گر گئی اوسکے لئے سجدہ کرتے ہوئی تو سجدہ کیا کل سب ملائکہ نے مگر ابلیس نے

تکبر کیا اور تہا کافرین سے علم خدا میں قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ

أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ اللہ نے بصورت زجر و مصرف فرمایا ای ابلیس کسنے تجکو منع کیا

سجدہ کرنیسے اسکے لئے جسکو میں نے پیدا کیا اپنے دونوں ہاتھ جلالی و جمالی سے کیا تونے تکبر کیا کہ بزرگ نہ تہا اور تو آپ کو

بزرگ جانا یا تو عالین سے ہو جو محکوم بہ سجدہ نہ تہی او سنے تیسری شق بتلائی قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي

مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ کہا کہ میں اوس سے دراصل بہتر ہوں کہ پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے جو بلند

رہتی ہی اور اسکو پیدا کیا گلا سے پس بلندی والا کیسے پستی والی کو جہکے پس نہ تکبر ہے نہ میں عالین سے ہوں حالانکہ

نارِ سموم سے جسکی پیدائش ہی جو تسفل کو چاہتی ہی تو اس سبب سے ارشاد ہوا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝

اللہ نے کہا پس تو نکل درجۂ آگ سے کہ تو راندہ گیا ہی آگ سے وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ اور

تحقیق تجپر میری لعنت ہو روز قیامت تک قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ فَاِنَّكَ
مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ کہا اے میرے رب مہلت دے مجکو اُس روز تک کہ وہ مرکر جئیں
زندہ ہوکر فرمایا اللہ نے کہ تحقیق تو مہلت یافتوں سے ہے وقت معلوم کے روز تک کہ وہ قیامت ہے قَالَ
فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ شیطان نے کہا پس تیری
عزت کی قسم ہے کہ میں اولاد آدم کو سب کو بہکادوں مگر تیری بندے خالص کئے گئوں کو بالخصوص ہزار میں
قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا پس حق ہے وہ جو تونے کہا اور حق ہے وہ جو میں کہوں البتہ بہر دوں جہنم کو تجسے اور اُس سے
جو تیری تابعداری کرے اور میں سچ ہے میرا سلطان ہو کہ وہ کار ہوا جو ان کو بہی اگر کوئی نہیں تو
ارشاد ہے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ
وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ۝ فرماؤ ان تابعین کے سرداروں کو کہ طلب کرونگا تمسے اسپر اجر جس سے
تم نصرت کرو نہیں ہے قرآن مگر نصیحت عالموں کیلئے اور البتہ جانو اُسکی خبر جو قرآن میں ہے بعد ایک وقت کے یعنی
فتح بدر واحزاب وملکہ قیامت کے احوال حسب درجات وقت کے بعد۔

رکوع ۵

سورۂ زمر مکیہ ہے جسمیں پچھتر آیات کی سات رکوع پر مشتمل ہے

اس سورہ میں بہی پیشین گوئی بدر کی فتح کی ہے اور طائفہ اہل اخبار و تفاسیر اپنی مصنفات میں بیان
کرتے ہیں کہ جب مشرکوں کو نے اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز بروز زیادت پر دیکھا اور جیسے
مرجبہ سورہ ص میں مذکور ہوا اور جو حیلہ کیا تہا وہ پورا نہوا کہ ابوطالب کے پاس جمع ہوئے تہے تو اتفاق کیا کہ قوم
میں سے کوئی شخص جو علم میں معروف کہانت وسحر میں دانا ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جاوے تاکہ
آپکو اپنی حسن مقال سے جس طرح سے ہوسکے تبلیغ دعوت سے باز رکہیں عتبہ بن ربیعہ اس کام کے لئے مخصوص ہوا جو فلاں
قریش سے تہا پس وہ مسجد حرام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پہونچا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم آپ نے امر عظیم قریش میں احداث کیا کہ اونکے معبودوں کو بطلان کے ساتہ موسوم کیا اور قوم کے آباو اجداد

کو کفر کی طرف منسوب کیا اور ہمکو سارے عرب مین فضیحت کیا ہمارے عاقلون کو سفیہ کہا اگر اس سے تیرا مقصد
سلطنت ہے تو ہم اختیار کی زمام آپکو سونپین اگر خواہش ہو جمیلہ عورت کی تو آپکا نکاح کرین اگر فقر و فاقہ
اسکا باعث ہو ہم اسقدر مال دین کہ مالدارون مین آپکی نظیر نہو اگر کوئی بیماری اسکا باعث طبیب بلادین اور
امید یہ ہے کہ یہ آپکے اقوال شعر ہین جو آپکے سینہ کے جوش سے پیدا ہوئے ہین کہ اولاد عبد المطلب وہ قدرت ایسی
رکھتے کہ دوسرے کو نہین پس جب عتبہ نے یہ بات تمام کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر حم تنزیل السجدہ
پڑھی تو عتبہ مجلس مبارک سے اوٹھکر اپنے گھر مین گوشہ مین جا بیٹھا تو ابو جہل اُسکے پاس گیا اور کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روٹی تجھے خوش آئی اس سے تو ہم سے علیحدہ ہوکر صابی ہو گیا اگر تجھکو حاجت ہے تو ہم تجھکو
جمع کرین اسقدر مال کہ تو بے پرواہ ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طعام سے پس غصہ ہوا عتبہ اور قسم کھائی
کہ نہ کلام کرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا واللہ تم جانتے ہو کہ مین زیادہ مال والا قریش مین ہون
لیکن مین پاس آپکے گیا اور مینے قصد کیا تو مینے ایک سخن سنا کہ واللہ اوسکو کچھ مناسبت سحر و کہانت سے
نہین اے میری قوم میری نصیحت سنو کہ اونسے کچھ تعرض نکرو کہ اونکے کلام کی شان عالی ہے اگر عرب کے قبائل
اونپر غالب آئے ہمارا مطلب نکلا اور اگر وے غالب آئے اونکا ملک تمہارا ملک ہوگا اور اسعد خلائق ہوگے قریش نے کہا
کہ بخدا سوگند کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھکو سحر کیا عتبہ نے کہا میری رائے یہ ہے جو مینے کہی آگے تمہارا اختیار
ہے اسکی تحقیق سورہ حم سجدہ سے ظاہر ہوگی اور سورۂ زمر کی مفسرین کے کلام سے ظاہر ہے کہ عتبہ بیمار پڑا اور تکلیف
کے باعث چونکہ توحید کی حقانیت سے واقف تھا اوسنے خدائے یگانہ کو پکارا اور وہ اچھا ہوگیا لیکن بعد صحت
یعنی جبکہ ابوجہل نے اوسکو اوسکایا تو لات و عزی کو پکارنے لگا اور توحید سے پھر گیا اور لات مونث کو اللہ سے
عزا مونث کو اسم عزیز سے اخذ کرکے دختران خدا الکفار کہتے اور جبکہ مثل عتبہ سے دریافت کیا گیا کہ خدائے واحد کو
چھوڑکے بتون کو کیون پوجتے ہو تو کہنے لگا کہ ہمکو خدا سے وہ قریب کردین گے کہ وہ خدا کی بیٹیان ہین نہ انکو
ہم خدا کا شریک خدائی مین کرتے ہین اور اپنے معبودون سے ڈرنے لگا کہ انجام اسکا اچھا نہوگا جبکہ انکی
عبادت نہ کیجاویگی اور ہمی پیغمبری کو کیا ہوا ہے کہ سادات قوم ہمارے آبا و اجداد انکو پوجتے چلے آئے ہین وہی
ایسے ہی کرین اگر بالفرض قیامت آئی اور انکو پوجنے سے کچھ سختی کسی کو ہو تو اوسکا بوجھ ہم اوٹھا لینگے

اور کافرون نے اہل اسلام پر تشدد کرنا شروع کیا اور اس سورۃ مین عقبیٰ کی ان باتون کا جواب مجکو منظور
ہے پس پہلی تمہید ہے بطور قصیدہ کی پھر جواب ہے اور اسی سے اس سورۃ کو ص کے بعد رکھنی کی وجہ بھی ظاہر ہے
واللہ اعلم بالصواب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۝ نزول پارہ پارہ کتاب قرآن کا اللہ غالب
باحکمت سے ہے تحقیق ہمنے نازل کی تیری طرف کتاب بوعدہ راست فصل ۱۸ سفر تثنیٰ وغیرہ کہ اسماعیلیون میں
نزار ہفتم دجود آدم مین موعود ہے نساختہ وافترات مدعی نبوت سے جیسے عقل عقبہ کا خیال ہے اور فصل ۱۸ سفر تثنی میں
نشان نبی موعود کا ہے کہ شرک سے منع فرمادے اس سورت مین ارشاد ہے فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝
اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۝ پس عبادت کر اللہ کی خالص کرنیوالا اسکے لئے دین آگاہ ہو خدا کیلئے ہے
دین خالص نہ جیسے کفار جو اللہ کو ایک جان کر بتون کی بھی عبادت کرتے ہین وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۝ اور جن کفار نے کہ پکڑے ہم
خدا کے سوا معبود کہیں بعض اونکو کہ ہم نہ عبادت کرین اونکی مگر تاکہ ہمکو لگی قربت سے قریب کرین اللہ سے
حالانکہ بت پرست مرگئے اور کوئی خدا کی قریب ہوا اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
بتحقیق اللہ حکم کرے جسمین کہ وہ اختلاف کرتے ہین کہ عبادت خاص خدا کی ہی لازم ہے جو شہ رگ سے قریب ہے
جس سے قربت خدا مشہود حاصل ہو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ اللہ تعالیٰ راہ یاب
نکرے اس عتبہ مثال کو جو کاذب ہے کفر کرنیوالا کہ ہرگز بتونکی عبادت کنندون کو اس قربت خدا کا خیال بھی نہین
گذرا اور پردہ ایسے نور بھی نہین جو خدا کی بیٹیان ہو سکین چنانچہ ارشاد ہے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ
وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اگر بالفرض
اللہ ارادہ کرتا ولد کے پکڑنیکا تو البتہ برگزیدہ کرتا اپنی مخلوق سے جسکو چاہتا نہ تکہ ازلی کو جو مادہ ہے ولد ہونیکا
تو پاک ہے ولد سے وہی اللہ یکتا قہر کرنیوالا ہے کثرت کو کہ وجود مطلق ہے پس کیسے اوسکی ولد متصور ہو سکے
اور دلیل وعدہ درست کی ساتھ نزول پارہ پارہ کی یہ ہے جو ارشاد ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ
پیدا کی اللہ نے آسمان و زمین بوجہ حق عقل اول کے ساتھ اور بعد تمامی کارخانہ کے جو زمین و آسمان مین

سبت کو مقدس کیا کہ تقدیس اسکی نزول پارہ پارہ قرآن سی ہزار ہفتم وجود آدم مین مقرر کی کہ رات و دن
گردش کرتی چلی آئی تاآنکہ وجود آدم سی زمان ہزار ہفتم آیا اور خاتم المرسلین پیدا ہوکر دنبوت ختم ہوئی اور
فصل نہم دانیال میں ستر ہفتے موت بادشاہ شین برباد کنندہ بیت مقدس سی جو شہر مسیح مین ہوئی ولادت
ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بنائی گئی جیسے ارشاد ہی یُکَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّھَارِ وَیُکَوِّرُ النَّھَارَ
عَلَی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ط اَلَا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝
لپیٹے رات کو دن پر اور لپیٹے دن کو رات پر کہ مسخر کیا سورج وچاند کو ہر ایک جاری ہو میعاد مقرر سکے لئے
آگاہ ہوکہ وہی غالب غفار ہی جو یہ روز رحمت للعالمین لایا جسمین تنے تمکو پیدا کیا جیسے ارشاد ہی خَلَقَکُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْھَا زَوْجَھَا پیدا کیا تمکو ایک جان آدم سی کہ آدم کو اول پیدا کیا
پھر آدم کے پہلوی چپ سی اسکی زوج حوا کی پس جیسے مرد بنایا اوسی نے اوسکی بھی زوجہ بنائی پس عقبہ کا یہ خیال کہ
ہم آپکے لئے زوجہ کا بندوبست کرین نادانی ہی اور متمول کردینے کا جو عقبہ کا مقولہ تہا اوسکا جواب ہے
وَاَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَۃَ اَزْوَاجٍ ط یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ خَلْقًا
مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ط اور خدا نے پیدا کئے تمہارے چوپایوں سے آٹھ نر و مادہ جوڑا اونٹ
نر و مادہ گاؤ نر و مادہ بھیڑ نر و مادہ و بکری نر و مادہ پیدا کرتا ہی تمکو تمہاری ماؤن کے رحموں مین پیدایش بعد
پیدایش کے تین ظلمت یعنی پردہ شکم و رحم و مشیمہ مین اور پیدایش بعد پیدایش سے یون کی کہ نطفہ سی علقہ کیا
و علقہ سے مضغہ و مضغہ سی استخوان و گوشت و پوست بنایا پس خدا کو ہی لائق ہی کہ مالدار کردے تمکو جیسے
ارشاد ہی ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ یہ اللہ ہی تمہارا رب اور وہ جو مثل عقبہ کا خیال ہی کہ ہم قصد سلطنت پر
اپنی زمام اختیار تجکو سونپین یعنی تا کہ سلطنت و ملک حاصل ہو اسکا جواب ہی لَہُ الْمُلْکُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج
فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ۝ اللہ کیلئے ملک خاص ہی زمانہ ہزار ہفتم مین نہین ہی کوئی معبود اسکے غیر پس کہاں بہکے ہو
جو کہتے ہو کہ ہم اپنی زمام اختیار سلطنت کے حصول مین تجکو سونپین بلکہ اللہ پاک کو ہی اختیار ہی اِنْ تَکْفُرُوْا
فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ قف اگر تم کفر کرو تو اللہ غنی ہی تم سے وہ جسطرح سی چاہی اہل اسلام کو قوت دے
وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ ج اور نہین راضی حکم شرعی سے اپنے بندونکے لئے کفر سے و گرچہ بحکم ارادی وہ

مطلب مراد مین کہ اِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وگر تم شکر کرو کہ ایمان لاؤ اوسکو پسند کرے
تمہارے لئے اور مثل عتبہ کا یہ قول کہ بت پرستی کرو وگر بروز قیامت عذاب ہوگا ہم بوجہ اوسکا اوٹھالینگے
وہ محض غلط ہے جیسے ارشاد ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور نہ اوٹھاویگا قیامت
اوٹھانیوالا دوسری کا بوجھ بلکہ ہر ایک اپنی گردن پر بوجھ اوٹھاویگا پھر قیامت مین اوٹھینگے پھر تمہارے پروردگار
کی طرف تمہارا مرجع ہو تو خبردار کریگا تمکو اوسکے ساتھ جو تم کسب کرتے تحقیق وہ دانا ہے سینہ والونکے ساتھ اور
چونکہ عتبہ کفار مین لائق آدمی تہا اور اسپر تعلیم کا اثر جلد ہوا تھا اور بیمار پڑا اور خدائے یگانہ کو اوسنے پکارا
اور اچھا ہوگیا پر بسبب جاہلیت ایمان سے رہ گیا تو بدر مین اول وہ اسکا مادری بھائی شیبہ مارے گئے جہنم رسید
ہوئے تو ارشاد ہے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ
نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اور جب
مس کیا عتبہ مثل انسان کو دکھ نے پکارا اپنے رب کو رجوع ہونیوالا اوسکی طرف پھر جب دی اوسنے
اپنی طرف سے صحت کی نعمت بہولا جسکو پکارتا تہا اور کئے اللہ کے شریک عبادت مین تاکہ گمراہ کرے لوگون کو
کہ ایمان مین اونسے کچھ فتور پایا تو پھر ارشاد ہے قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ بار بر خوردار
ہو اپنے کفر کے ساتھ تہوڑی تحقیق تو اصحاب نار سے ہے کہ بدر مین مارا جاویگا اور تو چھوڑتا ہے اہل حق کو بتونکی
عبادت کرکے سبب کہ انجام اسکا اچھا ہو جیسے آیندہ اسکا ذکر آتا ہے تو ارشاد ہے اَمَّنْ هُوَ
قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ بھلا یکسان
خوف ہے جو شرک کرے اور خدا سے نڈر رہے یا اوسکو خدا سے خوف کرے اور انکے بتون سے خوف نکرے اور فرمانبردار
خدا ہو رات کے کنارون مین سجدہ کرنیوالا دائم ہوکر ڈرے آخرت سے اور امید رکھے اپنے رب کی رحمت کی قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝
فرما آیا برابر ہوں علم والے عامل توحید اور وہ کافر جو بیگانے ہین ہرگز نہیں جز این نیست نصیحت پکڑتے عقل والے
اور کفار کی شرارت سے اہل اسلام کی پریشانی کا جواب ارشاد ہے قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ

اَلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ

اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ فرمای میرے ہو وہ بندو مثل جعفر طیار کے ایمان لائے ہو پرہیزکرو شرک کریسے اپنے رب کے

ساتھہ کہ تکلیف پاکر مشرکون کے ساتھہ نہو جاؤ جن لوگون نے نیکی کری اس دنیا مین کہ ایمان لائے اونکو

نیکی کی جزا ہے آخرت مین اور خدا کی زمین وسعت والی ہے جز این نیست پوری کی جاوین صابرین اپنا اجر بغیر حساب کے

اونکے لیئے ترازو ہو نہ حساب یہانتک کہ جنہون نے ظلم وستم نہ کیا ہوگا وہ آرزو کرینگے کہ کاش ہمارا تن

مقراضون سے دنیا مین کاٹا جاتا اور صبر سے ہمکو ان صابرین کا سا اجر ملتا اور یہ جو بعض کفار نے مثل عتبہ کی کہا کہ

سادات قریش کی طرح سے آپ بھی لات وعزیٰ کی عبادت کیجئے تو اوسکا جواب ارشاد ہے قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ

اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ۙ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ فرما تحقیق مین حکم

کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اللّٰہ کی خالص کرنیوالا اوسکے لئے دین کو اور حکم کیا گیا ہون اسکے لئے کہ ہوئین

اول مسلمانون کا اس امت مین یا روز ازل سے اول مسلمان حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہین دگر کوئی کہے کہ کیا نقصان

ہوجاویگا اونکی عبادت سو تو ارشاد ہے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ

فرما تحقیق مین خوف کرون اگر نافرمانی کرون اپنے رب کی عذاب روز بزرگ قیامت سے جو بتون کو پوجتون کہ غرق

پردہ عدم مین ہے ناحق اوسکو پوجنا ہے اور حق پرستی موجب آزادی ہے دگر کافر کہے کہ خدا کے ساتھہ غیر پرستی بھی کیجئے

ارشاد ہے قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ۙ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ فرما اللّٰہ کی ہی

مین عبادت کرون خالص کرنیوالا اوسکے لئے اپنا دین جس سے مقام فنا وبقا حاصل ہو سو تم عبادت کرو جسکی

چاہو اوسکی کہ جسکو تمہاری اوپر ہنوز حکم جہاد نہین منقول ہے کہ بعض کفار مثل عتبہ نے کہا کہ تو نے زیان کیا

ہماری آبا کے دین کی مخالفت مین تو ارشاد ہوا قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ۝ فرما کہ تحقیق زیان کار ہین وہ لوگ جنہون نے

زیان کیا اپنی جانون واپنی اہل پر کفر کے ساتھہ روز قیامت آگاہ ہو وہ زیان کاری ظاہر ہے مِّنْ فَوْقِهِمْ

ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ ان

کفار ونکے لیئے اوپر سے سائبان ہون آگ کے اور نیچے سے آگ کے سائبان ہون اسکے ساتھہ ڈراوے اللّٰہ اپنے بندون کو

شرک ہو کر اے میری بندو پس تم مجہی سے ڈرو شرک کرنے سے کہ شرک موجب دوزخ کا ہے اور موحدوں کی طوبیٰ ہے

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ج فَبَشِّرْ

عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ط أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ

هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ اور اونکے لئے جو پرہیز کریں بتوں کی عبادت سے اور رجوع لاویں خدا کی طرف بشارت ہے

پس بشارت دے میرے ان بندوں کو جو سنیں کلام تو پیروی کریں اوسکی احسن حدیث کی جو قرآن ہے جسکا ذکر آتا ہے

یہ لوگ اللہ نے ہدایت کی اور وہی صاحب عقل ہیں أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط آیا پس شخص کہ

جسپر ثابت ہوا عذاب کا کلمہ جو دیرا عنادی ہے تو اوسکو ہدایت کرسکتا ہے ہرگز نہیں کرسکتا أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ

فِي النَّارِ ج آیا پس تو نکالیگا اوس کافر کو جو آتش دوزخ میں ہو لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ

مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ط وَعْدَ اللَّهِ ط لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ

لیکن اونکے لئے جنہوں نے تقوی کیا اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے سے حجرے ہیں کہ انکے اوپر سے حجرے بنائے گئے ہوں جاری

ہوں انکے حجروں کے نیچے نہریں خدا کا وعدہ ہے کہ اللہ نہ خلاف کرے وعدہ کو اگر وعید شکست کفار پر جسمیں عتبہ

راجا وے تردد ہو کہ وہ عتبہ مالداروں کا تہا اور کفار بہی مالدار تہے بخلاف اہل اسلام کے کہ محتاج غریب تہے پس کفار نے کا اقبال کر

تو اوسپر مثل فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ط إِنَّ

فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ع کیا تو نے نہ دیکہا کہ اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس چلایا اوسکو

زمین کے چشموں میں پہر نکالی اوسکے ساتہ سبز کہیتی طرح طرح کی مختلف پہر خشک کری تو دیکہے اوسکو زرد پہر کرے

اوسکو ریزہ ریزہ تحقیق اسمیں البتہ نصیحت ہے اصحاب عقل کو پورے کرنے وعید کا کفار پر کہ اوسوقت میں وہ ناز

ونعمت میں ہیں مگر اونکی ہلاکت کا زمانہ دوڑتا ہوا چلا آتا ہے کہ بعد ہجرت کے بدر میں اونکے بڑے بڑے سردار مارے جاویں

اونمیں اول عتبہ بن ربیعہ ہو جو بڑا مالدار ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ

عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ ط آیا پس وہ شخص جسکا سینہ کہلا ہوا اسلام کیلئے پس وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے مانند اوس کے

جسکا سینہ تنگ ہوا اسلام سے یعنی تنگ اسلام والا کہ نور پر ہے مشترک فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ

مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ پس افسوس ہے اُن سخت دلونکے لئے ذکر خدا سے یہ لوگ گمراہی
ظاہر میں ہیں اور شرح صدر نور خداوں کا لشان درستی حق سے یہ ہو کر جب اونکے لئے اوسکا کلام مثل قرآن
پڑہا جاوے تو اونکا وہ حال ہو جو فرماتا ہے اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط اللہ نے اوتاری نیک حدیث وہ یک قول کتاب قرآن
کہ موافق ایک دوسرے کو ہیں ملا مشابہ کہ ہلیں اوس سے اُن لوگوں کی جلدیں کہ ڈرتے ہیں اپنے رب سے پہر نرم پڑیں
اونکی جلدیں اور اونکے دل یاد خدا کی طرف ہوں یہ ہدایت خدا کی ہے راہ بتلاوے جسکو چاہے اوسکو امکان کی مطابق نہ کہ
کسی کے ساتہ ظلم کرتا ہے کہ اوسکو امکان کے خلاف کرے اس مقام سے جو قابل اضلال کا ہے طلب ہے اوسکو گمراہ کرتا ہے
جیسے ارشاد ہے وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور جسکو گمراہ کرے متبع شدکی اللہ اپنے ارادہ سے اوسکو امکان کی
مطابق پس نہیں ہے اوسکو کوئی ہدایت کرنیوالا حکم شرعی سے اور جو کہ عقد ایمان لا کر پہر گیا تہا اور کہتا تہا کہ کفر کرو اوسکا
بوجہ میں اوٹھاؤں گا تو اوسکا حال فرماتا ہے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَقِيْلَ
لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ آیا پس وہ بچا وے اپنے مونہہ کو برے عذاب سے برور پہر کر سکیگا
تو دوسرے کا بوجہ کیسے اوٹہا سکتا ہے اور کہا جاوے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے ظلم کیا کہ چکہو اوسکی سزا کہ جو حاصل
کرتے تہے اگر اونکو شک ہے تو دریافت کریں پہلے لوگوں کا حال جیسے ارشاد ہے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج

وقف لازم

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ تکذیب کی اون لوگوں نے جو اونکے پہلے تہے انبیا کے
پس آیا اونکو عذاب اس طریق سے کہ وہ شعور نہ رکہتے تہے پس چکہائی اونکو اللہ نے ذلت دنیا میں اور البتہ
عذاب آخرت بزرگ ہے کاش وہ جانتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور ہمنے تحقیق بیان
کیں اس قرآن میں ہر ایک مثل شاید وہ نصیحت پکڑیں پڑہنے عربی صاحب کجی جیسے دجال کے لئے موجود ہے
نا امید اوسکے کہ وہ شرک سے بچیں اور کلام جو شرک کی تصمیم کرتا ہے کہ خدا کی بندگی کے ساتہ غیر کی بہی عبادت کرو

اوسکے لئے مثل فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا
لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ بیان فرماوی اللہ مثل ایک
مرد غلام ہے جسمین شریک ہوں بدخو کہ ہر ایک اپنی طرف کھینچے یہ مثل کافر کی ہے جو مختلف طور کے بت پوجتا ہے اور خیال
اوسکا کبھی کسی طرف وکبھی کسی طرف جاتا ہے اور ایک مرد ہے غلام سالم ایک مرد کا جسکے پاس ہر طرح کے سامان ہیں
یہ مرد مسلمان کی مثل ہے کیا برابر ہوں حال میں ہرگز برابر نہوں ساری حمدین ہین اللہ کو لئے بخلاف بتونکی کہ وہ اونکے
ساختہ و پرداختہ ہین اور آفتاب و ماہتاب و ستارے سب اللہ کی مخلوق ہین پر کافر ایمان نہ لاوین بلکہ اکثر اونکے
سوای مثل عتبہ کی بجانین اور وہ جو بعض کفار مثل عتبہ کہیں کہ یہ کیون نیا پیغمبر انکے دین کا پہیلایا ہے تم
مرجاؤ گے سارا دہندا جاتا رہے گا ارشاد ہے إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ۝ **فَمَنْ أَظْلَمُ** مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝ اور تحقیق تو مرنیوالا ہے و تحقیق وہ بھی مرنیوالے ہین
لیکن فرق ہے بعد از مرگ کہ تحقیق تم بروز قیامت اپنے رب کے پاس مخاصمت کروگے پس کون ظالم تر ہے اوس سے کہ
جھوٹ بولے خدا پر جو ملائک کو خدا کی بیٹیاں ٹہراوین اور تکذیب کرے سچ قرآن کی ساتھ جبکہ اوسکو آیا کیا نہین
جہنم کافرونکے لئے جگہ بلکہ ضرور ہے وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝
لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي
عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور وہ جو لایا صدق یعنی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ لایا قرآن اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی متقی ہین اونکے لئے وہ ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ جزا ہے
نیکو کارونکی تاکہ کفارہ کرے اللہ اونسے مثل عمر کے اوس بدی کا جو اونہون نے پہلے ایمان سے کی اور جزا دے اونکو اونکی
اجر کی نیک اوس سے جو کرتے تہے اور وہ جو بعض کفار مثل عتبہ کی بتون سے تخویف کی پہلے اوسکا جواب گذر گیا اور
اگر پھر کہو تو ارشاد ہے أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ
اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَن يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ
ذِي انتِقَامٍ ۝ کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو اور وہ تخویف دیتے ہین تجھکو ان اپنے

معبودوں سے جو سوا اوسکے عالم کثرت میں ہیں اور جسکو گمراہ کرے اللہ حکم ارادی سے پس اوسکے لئے نہیں
کوئی حکم شرعی سے ہدایت کرنیوالا اور جسکو حکم ارادی سے ہدایت کرے اللہ اوسکے لئے کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں
کیا نہیں ہے اللہ غالب صاحب عوض کا اونسے جو سرکش ہیں وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ۚ اور اگر تو دریافت کرے اون کفار سے جنہیں کلام ہے کہ کسنے پیدا کئے آسمان و زمین تو کہیں اللہ نے
پھر اونکی تخویف بتوں سے بیجا ہے کہ وہی متصرف مطلق ہے قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
إِنْ أَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ
رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ فرمایا پس تم خبر دو وہ جنکو تم سوای
خدا کے پکارو اگر خدا میرے ساتھ نقصان کا ارادہ کرے آیا وہ دور کریں اوسکی ضرر کو یا ارادہ کرے میرے ساتھ
اللہ بہتری کا تو وہ اوسکی رحمت کو روکیں تو قائل خدا نہ کہے کہ وہ ایسا کرسکیں تو اس صورت میں فرما کہ کافی ہے
مجکو اللہ اوسی پر توکل کرنیوالے بھروسہ کریں وگر پھر بھی وہ نمانیں فرماتا ہے قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
إِنِّي عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ۝
فرما اے میری قوم کام کرو اپنی جگہ پر میں عامل ہوں اپنی جگہ پس تم جانو کسکو آوے عذاب جو رسوا کرے اور ذلیل کرے اوسکو
اور آوے اوسپر عذاب پائدار قیامت إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ تحقیق ہم نے نازل کی ع ۴
تیرے اوپر کتاب آدمیونکی نفع کے لئے ساتھ راستی پس جو ہدایت پاوے پس وہ اپنی نفس کے لئے ہے اور جو گمراہ ہوا پس
جز این نیست گمراہ ہوا اپنی نفس کے وبال پر اور تم نہیں ہو تو اوپر وکیل کہ گمراہی کو پھیر سکے اگر نہ پھر سکے او کفر سے اونکے لئے
عذاب ذلت دہندہ آنیوالا ہے یعنی بدر کا اور عذاب مقیم قیامت لیکن قیامت کے وہ منکر ہیں گویا اونکا ہونا
قول ہے کہ معدوم نہیں لوٹتا کہ اوسمیں تمیز نہیں حتی ارشاد ہے اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ
تَمُتْ فِي مَنَامِهَا ۖ فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرٰى إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ
إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اللہ تعالیٰ لیتا ہے نفسونکو اونکی موت کے وقت کہ نفوس بعد
مرگ حضرت غیبیہ حق میں چلی جاتی ہیں اسی مقام سے کہتے ہیں کہ فلانے کا وصال ہوا اور وہ جو نہیں مرے اونکو بند میں لیے

پس روک رکہی اونکو جنپر موت کا حکم کیا ہی اور بہیجے دوسری بندون کو ایک میعاد مقرر تک اسمین تحقیق نشان ہین اوس قوم کے لئے جو فکر کرین کہ خدا کے نزدیک سب ارواح حاضر ہین نیست محض نہین ہوئی وہ قیامت مین منتجہ ہونگی اس صورت مین آیا خدا کی ہی پرستش لائق ہی اَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۝ یا اقرار پکڑین سوای خدا کے شفیع زیا اگرچہ نہ مالک ہون کسی شی کے شی موت و بندگی اور بے سمجھ ہون قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور جبکہ وہ نہ مالک ہین موت و نیند و جگنے کے فرما اللہ کے لئے ہی کہ وجود مطلق ہی سب شفاعت ہی اوسکے لئے ملک ہی آسمانون و زمین کا جسنے تمکو پیدا کیا پھر اوسکی طرف رجوع کروگے پھر ایسے مالک کے ذکر کو چھوڑکر دوسری شی کو یاد کرنا سخت نادانی ہی پھر طرہ اوسپر یہ ہو کہ باوجود حق کی عدم ملکیت وبے عقلی کے کافرون کا وہ حال ہو جیسے ارشاد ہی وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ اور جس وقت ذکر کیا جاوے اللہ کا نفرت کرین اون لوگون کے دل کہ آخرت پر ایمان نہ لائی اور جسوقت یاد کئے جاوین وہ جو سوا اوسکے ہین ناگاہ وہ خوش ہون جیسے اس عرصہ مین بہت سے حیدرآباد وغیرہ مین دیکھتا ہون کہ اللہ کے اولیاؤن کا جب ذکر ہو تو خوش ہون اور اللہ پاک کی نام سے دل اونکا جیسا خوش ہو حالانکہ اولیاء اللہ کو حرمت اللہ کی نام سے حاصل ہوئی قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ کہ اے اللہ آسمانون و زمین کے پیدا کرنیوالے غیب و شہادت کے دانا تو ہی بندون کے درمیان حکم کرے یعنی حاکم ہی جسمین وہ اختلاف کرین رو زبدین وگر کافر مالدار مثل عتبہ کو خیال ہو کہ درصورت عذاب روز قیامت مال صرف کرین گے تو ارشاد ہوتا ہی وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝ اور اگر بتحقیق ان لوگون کے لئے ہو جنہون نے شرک کیا کہ ظلم عظیم ہے وہ جو کچھ زمین مین ہی سب اور اسکی مثل اوسکے ساتھ تو بوجہ عذاب کے سبب فدا کرین اوسکو روز قیامت کچھ مفید نہو گا اور ظاہر ہوا اونکے لئے اللہ سے وہ جو گمان نہ رکہتے تھے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور ظالم ہوں اونکے لیے برے ہیں اوسکی جو حاصل کیا اور گھیر لے اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا
کرتے تھے اور اُس کا ذکر عتبہ کی شناخت کا بیان ہوتا ہی جو سوای بیماری کے پہلے بیان ہوی فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ پس جب مس کرے
انسان مثل عتبہ کو مفلسی بیماری ہمکو پھر جبکہ اوسکو ہم مالدار کریں اپنی عنایت سے کہے کہ میں دیا گیا ہوں وہ مال اپنے
علم کے سبب سوداگری وغیرہ سے یہ اوسکا کہنا غلط ہی بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
بلکہ یہ نعمت آزمایش ہی واسطے ہو ولیکن اکثر اونکے نجانیں قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ کہا اس کلمہ کو مثل قارون نے جو پہلے
اونکے تھے پس نہ بے پرواہی کری اونسے اوسنے جو حاصل کرتے تھے پس پہونچیں اونکو برائیں اوسکی جو حاصل کیں
وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۤءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اور جنہوں نے
ان اہل مکہ سے ظلم کیا جلد اونکو برائیں پہونچے وہ جو حاصل کیا اور نہیں ہیں عاجز کرنیوالے اللہ کو ایسا ہی عتبہ پر گذرا
کہ بدر میں مارا گیا اور تماشہ قدرت کا عجیب ہی کہ حضرت حذیفہ اونکے بیٹے مسلمان تھے اور مسلمانوں کو تنگی معاش
پھیری ہوی تھی تو کفار معترض ہوتے تو ارشاد ہوا اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اور کفار اپنی مالداری و صحابہ کی تنگی رزق پر خیال
نکریں اللہ اونکو عزت نہیں دالاہی کیا اور وہ نجانیں کہ اللہ فراخ کری دنیا میں رزق جسکو چاہے اور تنگ کری
جسکو چاہے اسمیں البتہ نشانیاں ہیں اوس قوم کے لیے کہ ایمان لاویں کہ دنیا کی تنگی سے وہ تنگ نہیں ہوتے
اس مقام پر حذیفہ کی عزت کو خیال کرو کہ جب ہرقل کے ہاں پکڑے گئے تو عمر فاروق رض نے بعوض خلاصی ان ایک
تن کی خاطر ابند کردی کہ فتوحات پر فتوحات حاصل ہوتی چلی جاتی تہیں اور جبکہ آیت کفارہ نازل ہوئی تو
بعض مشرکین مکہ نے دریافت کیا کہ ہمنے قتل و زنا و طرح بطرح کے گناہ ہوے ہیں ہم اسلام لاویں تو ہمارے
گناہ سب بخشے جاوینگے امید یہ ہی کہ دریافت کنندہ عتبہ کے قریب ہونگے جیسے اوسکے بیٹے ایمان لائے یا اوسکے ساتھی
تو آیت نازل ہوی قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ فرماؤ میری بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

ع ۵

نا امید ہو ن خدا کی رحمت سے بعد ایمان کے بتحقیق اللہ بخشے سب گناہ کہ ایمان سے شرک و کفر و دوسرے گناہ
سب محو ہوتے ہین بتحقیق وہ غفور رحیم ہے واضح رہے کہ یہ آیت مکیہ سورت مکیہ مین ہے وحشی کے ایمان کے بعد نازل
نہیں ہوئی گو پہر پڑھی گئی ہو یہ دوسری بات ہے وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ
یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور رجوع کرو اپنے پروردگار کی طرف اور اسلام لاؤ
اوسکے لئے پہلے اوسکے کہ آوے تمکو عذاب بدر وغیرہ پہر تم نہ مدد دئے جاؤ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ
مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور پیروی کرو
نیک اوسکی جو نازل کی گئی ہے تمہارے رب کی طرف سے پہلے اسکے کہ آوے تمکو عذاب فتح مکہ ناگہان اور
تم شعور نرکہو مخفی نرہے کہ اگرچہ سارا قرآن احسن القول ہے لیکن بعض آیات بہ نسبت بعض حسب حال مناسب
ہر کسی کے لئے آیت توحید والوں کو احسن ہے اور زانی کے لئے آیت مثلا ولا تقربوا الزنا
احسن ہے اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ
السّٰخِرِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ
تَرَی الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ کَرَّةً فَاَکُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اس سے کہ کہے نفس کافر مثل عتبہ وغیرہ کے
ہے ای حسرت او پر جو مین نے افراط کی خدا کی حق مین اور تحقیق تہا مین ٹھٹھا کرنیوالوں مین سے یعنی مومنین
قرآن کا یا کہے اگر تحقیق ہدایت کرتا اللہ مجکو البتہ ہوتا مین متقیوں سے یا کہے جبکہ دیکہے عذاب کاش مجکو لوٹنا
ہوتا تو ہوتا مین نیکو کاروں سے چنانچہ عتبہ نے بدر مین لوٹنا بہت چاہا پر میسر نہوا کہ ابوجہل لعین اوسکے در پیش
ہوا اوسکے ایسے وقت مین اللہ فرماویگا بَلٰی قَدْ جَآءَتْکَ اٰیٰتِیْ فَکَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَکْبَرْتَ
وَکُنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ ہان آئین تیرے پس میری آیات تو تو نے تکذیب کی اونکی اور تکبر کیا اور ہوا تو
کافروں سے یہ اوسکی دنیا کی خرابی کا حال ہے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ ۝ اور ضرور روز قیامت یعنی دیکہے اونکو جنہوں نے
کفر کیا خدا پر سیاہ منہ کیا نہین ہے جہنم مین تکبر کرنیوالوں کی جگہ بلکہ ضرور ہے وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اور نجات دیگا اللہ ان لوگوں کو مثل حذیفہ کو

جنہوں نے تقویٰ کیا اپنی مقصد والی جگہ میں نہ لگے گی ان کو برائی اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے ۔ خلاف کافروں کے جو آیات

خدا کا انکار کرتے رہے ہیں ۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ ۝ اللہ خالق ہے ہر شی کا اور وہ ہر شے پر مختار ہے اوسکے لئے زمین و آسمانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں

یعنی عبارت لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر و سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ و لا حول و لا قوۃ

الا باللہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی

کل شیء قدیر سے ہے کہ اصل اس سب میں توحید وجودی کا اعتقاد ہے ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور وہ مثل عقیدہ جنہوں نے اعتقاد خالق کل شی کا اللہ کی نسبت رکھ کر کفر کیا

خدا کی آیات کے ساتھ وہ زیاں کار ہیں پھر کیسے اونکی کہے پر عمل کیا جاوے کہ بت پرستی کو اچھا اچھا جانکے

چنانچہ ارشاد ہے قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ فرما آیا پس مجکو تم حکم کرو

کہ غیر خدا کی عبادت کروں اے جاہلو ۔ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور البتہ وحی کی گئی اوسکی تیری طرف

اور ان انبیا کی طرف جو تجھ سے پہلے ہیں کہ اگر تو نے شرک کیا البتہ حبط ہوں تیرے عمل اور البتہ ہو تو زیاں کاروں سے

پس نہ عبادت کر تو بکی اور ان کی جو سوائے خدا کے عالم کثرت میں ہیں ۔ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ

الشّٰكِرِيْنَ ۝ بلکہ خاص اللہ کو ہی پس عبادت کر اور ہو شکر کرنے والوں سے کہ جیسے حق وجود تیری طرف

منزل ہوا ہے کہ تیری انانیت و اعضا و قوی تک رہی ہے دل سے [illegible] اوسکی طرف لازم ہے اور دوسرا

احکام خدا کے ... کیونکہ نفع رساں وہی ہویت مطلقہ ہے نہ اور کوئی عالم کثرت میں جیسے ارشاد کر دیا

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ

بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور نہ قدر کی کفار نے اللہ کی حق قدر کہ اوسکی نسبت جیسا

کہ وہ ہیں انکار کیا حالانکہ زمین ساری اوسکا ایک قبضہ ہے اور آسمان لپیٹے گئے ہیں اوسکے داہنے ہاتھ میں یہ عبارت

بڑی قدرت سے ہے پاک ہے اللہ اور برتر ہے اوس سے کہ شرک کریں ۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ

قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ اور نفخ کیا جاوے صور مین فنا کے لئے پس بیہوش ہو وہ جو آسمانون مین ہے اور
وہ جو زمین مین ہے مگر جسکو چاہے اللہ پہر نفخ کیا جاوے صور مین دوسرا پس ناگہان وہ کہڑے ہون قبرون سے
دیکہتے اور صورت روح الحق حق تعالی تخت عدالت پر متمثل ہو وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا
وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ
لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور روشن ہو زمین اپنے رب کے نور کے ساتھ جبکہ متمثل ہوکر بصورت روح حق عدالت فرماوے
اور رکہی جاوین نامہ اعمال اور لائے جاوین انبیا و شہدا اور حکم کیا جاوے انکے درمیان حق کے ساتھ اور وہ
نہ ظلم کیے جاوین وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع اور پورا کیا جاوے
ہر نفس کو جو اوسنے کچھ کیا اور وہ تعالی دانا تر ہے اوسکے ساتھ جو کرین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ
زُمَرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اور چلائے جاوین وہ جنہون نے کفر کیا جہنم مین گروہ گروہ یہانتک کہ جب آوین
دوزخ مین پس کہولے جاوین اوسکے دروازے اور کہین داروغہ اوسکے کیا نہ آئے تہے تمہارے پاس رسول
تم ہی مین سے کہ پڑھتے تہے تمہارے اوپر تمہارے رب کی آیات اور ڈراتے تمکو تمہارے دن کی ملاقات تمہارے رب سے وہ دوزخی
کہین ہان بیشک آئے ولیکن ثابت ہوا عذاب کا کلمہ کافرون پر کہا جاوے کہ داخل ہو جہنم کے دروازون مین
ہمیشہ رہنے والے اوسمین پس اوسمین برا ہے جگہ تکبر کرنے والون کی وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ
زُمَرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ اور روانہ کیے جاوین جنہون نے شرک سے اپنے رب کے ساتھ پرہیز کیا جنت کی
طرف اور کہولے جاوین اوسکے دروازے اور کہین اوسکے نگہبان سلام ہے تمپر تم پاک رہے سلامت رہو پس داخل ہو
اوسمین ہمیشہ رہنے والے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ
مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ اور اہل جنت کہین سب تعریفین ہین اللہ کو

جسنے سچا کیا اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو زمین جنت کا ہم رہین جنت مین جہان ہم چاہین پس اچھا ہی
عاملون کا اجر جسنبطہ روح حق جل جلالہ تحت عزیز متمثل ہوکر جلوہ گری فرماویگا تبکو اٹھہ فرشتے اوٹھائین ہواوس روز حاملِ
ہون ارشاد ہوتا ہی وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تو دیکھے ملائکہ کو گہیری ہوئے گرد عرش کے
تسبیح کرتے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتہہ اور حکم کیا جاوے اونکے درمیان حق کے ساتہہ اور کہا جاوے ہر ایک
حمد ہے اللہ رب العالمین کے لئے۔

سورۂ مومن مکیہ ہی اوسمین پچاسی آیت و نو رکوع ہین

اس سورۃ مین بہی ہستین کوئی عذاب بدر کی کفار مکہ کے لئے ہی اور پہلی سورت مین عتبہ بن ربیعہ کا حال تہا اور
شرک کی شناخت کی تہی جو بطور زلفی کے عبادت بتونکی کرتا تہا اور اس سورت مین اور حوامیم مین غالبًا اون
اشقی رہبان کا حال ہی جو جابجا مین پہرتے اور مکہ مین آنکر بعد بحث کی اسلام لائے اور دوسری آیات احد و دکہی کہ
احکام خدا اتنا تہی اور فصل ۲۰ خروج اور ۵ سفر تثنیہ مین دس احکام سے دوسرا حکم یہ ہی کہ میرے ساتہہ دوسری کی
عبادت نکرو اور مین غیور خدا ہون کہ جو مجہسے دشمنی رکہتے ہین یعنی جو بمعرفت مسیح احکام بہیجے ہین اونکو تسلیم
نکرین تو مین تمہاری تین پشت تک عوض لینے والا ہون چنانچہ مسیح کی عدم تسلیم سے شدیع مین تین پشت تک
یہود برباد ہوتے رہی اور پہر فصول مذکور مین ہی اور جو مجہے پیار کرتے ہین یعنی حضرت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ
والسلام مین اونپر مین رحم کرونگا اور درس ۱۹ فصل ۱۸ سفر تثنیہ مین ہی کہ جو نبی اسماعیلی کے وقت تسلیم احکام
خدا نکریگا تو اوس سے تفتیش ہوگی یعنی دنیا مین بجلاد قتل اور آخرت مین دوزخ ہی جیسے رکوع اول سورہ ہی سے اونکی
ظاہر ہے اور بعض یہود سیر و سیاحت کرتے مکہ مین آئی جو نیز فنحاس و مالک بن صیف کی تہے جسکا قصہ ذیل آیت اذ قالوا
ما انزل اللہ علی بشر من شیء سورۂ انعام کی تفسیر مین لکہا گیا بلکہ یہ وہ ہین جو بلاد مین پہرتے تہے اور
حضور کے پاس آئے تو اسوجہ سے الواح موسیٰ کی مطابق اونکو جواب دینے مناسب ہوا اس مقام سے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا ارشاد ہی کہ لقد اعطیت مکان التوراۃ الواح موسیٰ سے مجکو عنایت ہوئی ہین کہ حم کی حا ماخوذ حائے الواح سے ہے

اور ہم ما خوذ ہیں موسیٰ سے یہ ہی مطلب اوس سے یہ ہی کہ اس سورت اور دوسری سورتوں حوامیم مین الواح
موسیٰ کی مطابق منزل ہی کیونکہ انمین یہود سے بحث ہی جو مکہ مین آ کے ہر اہل مکہ سے جھگڑے یہود قرین تھے
اور اسفار موسیٰ منظر اشتمال الواح کے مشہور بالواح موسیٰ سے عرب مین ہی تو اس وجہ سے الواح موسیٰ
کہا گیا جس سے مطلب اسفار موسیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو بہشت کی باغون مین
چرنا چاہے وہ حوامیون کو پڑہی اور عبد اللہ بن مسعود نے کہا ہی کہ جس وقت ۲ مین حٰم کو پڑہتا ہون گویا
چمن بہشت مین پڑتا ہون اور بعض یہود سے مکہ مین آ کر نبوت ختم المرسلین نبی اسماعیلی سے انکار کیا اور
کہا کہ ہمارے ہان نسل داؤد مین مسیح کا ہونا لکھا ہی جسکی بادشاہت دائم ہو اور بحر و بر کا مالک ہو اور
مسیح کی دو حالتین ہین ایک بار اول تشریف آوری کہ اور بیشک مسیح علیہ السلام کی نسبت نسل داؤد سے
ہونا بلحاظ اسکے کہ یوسف نجار کے متبنی تھے ضرور لکھا ہوا ہی کہ یوسف مذکور نسل یہود سے تھا اور ویسے ہی مسیح
تشریف لائی پر اکثر یہود نے اونکو تسلیم نکیا اور مسیح کی عدم تسلیم اونکی بربادی کی باعث ہوئی اور دوسری مرتبہ
اونکا پہلا بادشاہت [illegible] فصل [illegible] نیال و [illegible] کتاب اعمال کے موقوف ہی وجود ختم المرسلین علیہ السلام پر جیسے
یہود کے دشمن غیر قومین ممالک مقدس سے نکالی جاوین کہ سیف اللہ خالد تلوار خدا کا نکلنا فصل ۲۳ سفر ثنی
مین موعود ہی کہ یہود پر رحم ہو تو بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہی حٰم تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ الواح موسیٰ کی مطابق جو فصل ۱۸ سفر ثنی مین بارہ بارہ نزول کلام خدا کی
خبر پیغمبر اسماعیلی پر ہی وہ [illegible] نزول یا [illegible] کتاب قرآن نزاللہ تعالی [illegible] اسلیے لیس تمہاری پوشیدہ
کرشمے اگر یہود جاہل خدا پر لازم نہین [illegible] کہ اوسی بازل اپنے کلام کے ساتھ قرآن کیا ہی اور جیسے یہود کی بربادی کا
غلبی درجہ الکمال رومیہ غیر قوموں کے زمانہ مین بوجہ بت پرستی لکھی ہے کہ دوسروں کے احکام کا اور خدا کا حکم
قدم یہود نے زمانہ [illegible] مین مانی اور احکام خدا اوپر بعد مسیح آکے نہ خدا کی احکام سب بھیجے گئے تو [illegible] فصل [illegible]
تھی مین اس وجہ سے فرمایا گیا ہی کہ انہون نے اجنبی معبودون سے غیرت مجکو دلائی [illegible] فصل ۲۱ مذکور
میں ہی کہ تو جنہی غیر قومون سے غیرت دلائی چنانچہ مسیح کے زمانہ [illegible] حسب فصل ۲۳ مذکور مین لکھا ہوا ہی
یہود [illegible] برباد ہوئے [illegible] مطابق [illegible] فصل [illegible] سے خدا تعالی پہر اور یہود کی توبہ کی مقبول ہے گی

خبر دی اور درس ۲۹ سے فرمایا کہ مین ہی وہ ہون اور کوئی معبود میرے سوا نہین مین ہی مارتا ہون اور
مین ہی جلاتا ہون اور مین ہی زخمی کرتا ہون اور مین ہی چنگا کرتا ہون اور ایسا کوئی نہین جو میرے
ہاتھ سے چھڑا دے جبکہ مین اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھاتا ہون اور کہتا ہون کہ مین ہمیشہ زندہ ہون ۴۱
اگر مین اپنی تلوار تیز کرون اور میرا ہاتھ عدالت کو پکڑ رکہی تو مین اپنے دشمنون سے انتقام لونگا اور اونکو جو میرا
کینہ رکہتے ہین سزا دونگا ۴۲ مین اپنے تیرون کو خون سے مست کرونگا اور میری تلوار گوشت کہائیگی
مقتولون کے لہو سے اور اسیرونکو اور دشمنونکی سردارونکی سرون سے ۴۳ اے گروہو اوسکی قوم کے ساتھ خوشی کر
کاؤ اسلیئے کہ وہ اپنے دشمنون کے خون کا بدلا اور اپنے دشمنون سے انتقام لیگا اور اپنی سرزمین پر اور اپنی قوم پر رحم
کریگا ب بران بیان پر اللہ کی دہی صفت فرماتا ہی غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ
ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ بخشنے والا گناہ کا و توبہ کا قبول کرنیوالا بالخصوص قوم
یہود کو سخت عذاب کرنیوالا غیر قوم رومیہ کا صاحب بخشش زمانہ اسلام مین نہین ہی کوئی معبود اوسکے غیر اوسیکی
طرف بازگشت ہی بالخصوص قوم یہود کو اس ہزار ہفتم مین مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ نہ مجادلہ کرین آیات خدا تعالیٰ مین مگر وہ اہل کتاب جنہون نے
کفر کیا پس نہ فریب دی تجکو اے مخاطب اونکا پہرنا بلاد مین کہ قوم یہود شہرون کے پہرنیوالی حال کے دریافت
کرنیوالے جبکہ نبی اسمٰعیلی کی نبوت کا انکار کرین اور شبہات سے جو سورہ فصلت مین مذکور ہونگے و را دون
شبہات سے اہل مکہ کو متقام شک ہو اس نبی کی نبوت کی تصدیق نہ دیر جواب اسکا یہ ہی کہ کاربوت دریافت
کرو جو نبی موصوف مین پائی جاتی ہین او جو مجادلہ کرین نبی سے منکر ہوکر تو تباہ ہونگے جیسے پہلی قومین کہ
نبی کے انکار سے تباہ ہوئین جو ارشاد ہی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ
وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ تکذیب کی اونکی پہلی قوم نوح نے نوح کی اور احزاب نے اپنی انبیا کی اونکے بعد اور
ہر ایک گروہ نے قصد کیا اپنے رسول کے ساتھ کہ اوسکو پکڑین اور مجادلہ کیا باطل کے ساتھ تا کہ گرا دین باطل
کے ساتھ حق کو پس پکڑا مینے اونکو پس کیسے ہی احزاب اس قوم پر وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿۶﴾ اور اسی طرح سے ثابت ہوا ہے تیرے رب کا کلمہ سارے
موسیٰ پر فصل ۱۸ سفر مثنی مین و یشعیا پر مثل فصل ۲۱ کے اکثر اون سرداران بنی قیدار اہل مکہ پر جنہوں نے
کفر کیا کہ وہ اصحاب نار ہین بدر مین مارے جاوینگے رہا ثبوت نبوت نبی موعود و بقول حق تعالیٰ جو فصل ۱۸ ۳۳
سفر مثنی میں اوسپر حمله مرش وغیرہ گواہی دیتی ہین کہ اوسمین لکھا ہی کہ خداوند سینا مین یعنی مکہ مین آیا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین پیدا ہوئی اور سعیر کی سیر کو گیا کہ دو مرتبہ بصری تک پہنچے سعیر بن اسحاق کی
مملکت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور صحرای فاران یعنی مدینہ مین مقیم ہو اور اوسکے ساتھ
ہزاروں ہزار مقدس تھے جیسے تفسیر مسلم فی التوراۃ میں ۲۱ ہی اور تفسیر فصل ۱۳ سطر ستمین
سن گذر گیا اور اوسکی تفسیر فصل اول حزقیل و ۴ مکاشفات مین ہی کہ خداوند کے عرش کے چار حامل ہیں کہ نام اسد ثور
و النسر و عقاب ہین وہی متمثل ہوکر زیر سلطنت حسب فصل ۵ مکاشفات کہ برائے ہی تو ارشاد ہی

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا
سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿۷﴾ وہ جو اوٹھاتے ہین عرش کو اور اوسکے گرد والے تسبیح کرتے ہین اپنے رب کی
حمد کے ساتھ اور ایمان لاتے ہین اس نبی یا قرآن یا ہر پر و اوسپر اور استغفار کرتے ہین اونکے لیے جو ایمان لائے ہی اے ہمارے رب
سمیٹا لیا ہے تو نے ہر شی کو رحمت و علم سے بخش ان لوگون کے لیے جنہوں نے توبہ کی اور پیروی کی تیری راہ کی
اور بچا اونکو آگ کے عذاب سے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرور [illegible] اوس مستوی علی العرش کے اوپر
چار پایہ بروز میں حمله چار عرش کے اور ستر ہزار اہل اسلام ہروز مین ستر ہزار لسانات ہو [illegible]
کے ساتھ ستر ستر ہزار رفقات ہر لسان کے ہمراہ اس امت محمدیہ ہونے والی ہین جنہیں [illegible] عشرہ مبشرہ ان [illegible]
سے ہین اور جو بیس سلطنت ہزار سال تین ہوچاوین جیسے تفسیر فصل ۴ مکاشفات مین بیان کیا گیا پس آنکی
جنت کی بنا جیسے اونکی نسبت فرماتا ہی رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۸﴾ اور اے
اونکو داخل کر اون جنتون عدن مین کہ تو نے اونکو وعدہ کیا ہے اور اونکے آبا و ازواج و اولاد کو جو صالح ہون

مثل صدیق کے جنکے باپ و اولاد اسلام لائے تحقیق تو غالب با حکمت ہے وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ
تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور بچا اونکو برائی
اور جسکو تو بچاوے برائیات سے اوسدن پس تو نے اوسکو رحم کیا اور وہی بڑی کامیابی ہے کہ وہ ایک پادشاہت عظیم الہی
ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ
إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ تحقیق جنہوں نے کفر کیا دنیا میں ندا کیجاوین آخرت میں البتہ اللہ کا غصہ
بڑا ہے تمہارے عذاب سے اپنی جانوں کے لئے جبکہ پکارے جاتے ایمان کی طرف تو تم کفر کرتے آج اونکی یہ سزا ہے
تمہارے اوپر قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہیں اے رب ہمارے تو نے دو بار ہمکو مارا
ایکبار دنیا میں دوسری مرتبہ قبر میں بعد سوال وجواب کے اور جلایا تو نے ہمکو دو مرتبہ ایکبار قبر میں اور دوسری مرتبہ
قیامت میں اور جبکہ حیات و امات بار بار ممکن ہے فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝
پس اقرار کیا ہم نے اپنے گناہوں کا ساتھ پس آیا اب کوئی نکلنے کی راہ ہے پس فرشتے کہیں کہ اب کوئی نکلنے کی راہ
نہیں ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ
الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ یہ اسلئے کہ جب پکارا گیا اللہ اکیلا تم نے کفر کیا اگر شرک کیا جاوے اوسکے ساتھ تو اوسکو سچ
جانو اور شرک تمہارے خلود کا پس حکم اللہ بزرگ برتر کا ہے کہ رہو دوزخ میں ہمیشہ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ
وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ۝ اور خدا وہ ہے جو تمکو
دکھلاوے اپنی آیات توحید وقیامت ورسالت جو مذکور ہوئیں اور اوتارے تمکو آسمان سے رزق کہ زمانہ دولت
آسمانی اسلامی لاوے اور نصیحت پکڑے مگر وہ جو رجوع لاوے فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ
كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ پس اے مسلمانو پکارو تم خالص کرنیوالے اوسکے لئے دین کو اگرچہ مکروہ رکھیں کافر اور
اونکا اس قول کا کہ نسل داؤد میں نبی ہونا چاہئے یہ جواب ارشاد ہے رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ
يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ
بَارِزُونَ ۝ وہ رفیع مرتبہ والا ہے صاحب عرش عظیم جسکی ہر روز کا آنا فصل ۵۰ ہزار برس سفر عرش ہیں کہ میں لکھا ہے اگر
ڈالتا کر کر روح کو اپنے امر سے جس پر چاہے اپنے بندوں میں سے تاکہ ڈراوے روز ملاقات خالق حیوان جس دن کہ وہ بروز

کرین ترون سے لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝
الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ پوشیدہ
خدا پر بالخصوص بروز قیامت اونمین سے کچھ ارشاد ہوگا کہ کسکے لئے ملک ہے آج کے روز کسکی طاقت ہوگی کہ جواب
دیسکے خود ہی ارشاد فرماوے اللہ واحد قہار کے لئے ہے آج کے روز جزا دیا جاوے ہر نفس اوسکے ساتھ جو حاصل کیا
نہ کمی ہوگی آج کے روز کسی کی نسبت تحقیق اللہ سرعت کے ساتھ حساب کرنیوالا ہے اور اوسکے سوا اونکی نسبت
ارشاد ہے وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ اور ڈرا اونکو
نزدیک دن روز بد سے جبکہ دل اونکے حنجرون کے پاس آنیوالے ہون مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا
شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝ نہون ظالمون کے لئے حمایت
کرنیوالا اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ قبول کیجاوے اوسکی شفاعت جانتا ہے آنکھونکی خیانت کو اور وہ جو پوشیدہ کرتے ہین
دل وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ اور
جنکو قوم یہود پکارتے ہین سوائے خدا کے نہ حکم کرین کچھ کیونکہ خدا ہی وہ شنوا بینا ہے اور قریب عذاب پرستش فرمایا کہ
أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا
أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم
مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ۝ آیا وہ سیر نکرین زمین مین تا دیکھیں کیسے ہوا انجام کار اونکا جو اونکے پہلے تھے
وہ سخت اونسے ہین زور و آثار مین زمین مین پس پکڑا اونکو اللہ نے بدلے گناہونکے سبب اور نہ تھا اللہ سے اونکو
کوئی نگاہ رکھنیوالا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ
إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ یہ اسلئے کہ تحقیق لاتے اونکے پاس اونکے رسول دلائل تو انہون نے کفر کیا
پس پکڑا اونکو اللہ نے کیونکہ وہ قوی سخت عذاب والا ہے چنانچہ اوسپر مثل موسیٰ کی سناتا ہے کہ موسیٰ
وقت قوم بنی اسرائیل پاس پہونچے مطابق ترجمہ کی آئے اور اونکو کلام خدا سنایا تو بنی اسرائیل ایمان لائے پھر خدا کے
حکم سے فرعون پاس آئے اور کہا بنی اسرائیل کو ساتھ جانیکی اجازت دے اوسنے اجازت نہ دی اور بنی اسرائیل
جو ذلیل کامون پر مقرر کئے تھے جیسے اینٹ بنانے اور کیا نیکے کامون مین لیکن بیتون کے پکانے کو

ع ۲

کہا اس پیوس سرکار سے ملتا تہا موسی کی درخواست پر کہ بنی اسرائیل کو باہر جانے دے فرعون سے
کہا اس کی نسبت حکم دیا کہ خود بنی اسرائیل لادیں اور فرعون نے اوپیٹ کی تو فرعون سے تاکی چہوڑ
اوسے کچھ جماعت ملکی راہ میں موسی سے ملے اوسے قصہ کہا اور موسی سے بنی اسرائیل پہر گئے مگر تہوڑی اولاد تو
موسی نے خدا سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل مجھسے پہر گئے فرعون پہر کب سے گا اور بنی اسرائیل میں سردار تہا
قارون بہی تہا جس سرداروں کا ذکر فصل پنجم خروج میں ہے تو موسی کو خدا تعالی نے تسلی دی کہ تم معجزہ عصا
دید بیضا فرعون کو دکہلاؤ تو موسی نے انکار بڑکو دکہلایا تو اونکو فرعون و قارون سحر سمجھے جیسے ارشاد ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور تحقیق بہیجا ہمنے موسی کو دلائل اور غلبہ ظاہر کے ساتہ فرعون و ہامان و قارون کی
طرف پس سبنے کہا کہ موسی ساحر ہے دروغ گو ہے تب میں ہماری تقریر سے قارون کی شرکت کی وجہ دریافت
ہو گئی پہر موسی نے ساتہ معجزے دکہلائے اور فرعون کا دل سخت ہی رہا اور قصد فرعون کا بنی اسرائیل کے
بچوں کے مارنے کا ہوا جیسے اوسکے باپ نے قتل کرائے تہے کہ مطابق ورس (فصل اخروج کے اوسے کہا کہ کون کہ
تمہارے جانے دوں گا اس سے اوسکا یہی مطلب تہا اوسکی نسبت ارشاد ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا

قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

پس جب لایا موسی اونکے اوپر ہمارے پاس کے معجزات باہرہ دکہلائے تو فرعونیوں نے
کہا کہ قتل کرواؤ لوگوں کے لڑکوں کو جو موسی پر ایمان لائے ہیں اور زندہ رکہو اونکی لڑکیوں کو
جیسے ترے باپ جناس نے اور فرعون سابق نے پہلے وقت ولادت موسی میں کیا تہا تاکہ زور
نہ پکڑیں اور نہ تہا کید کافروں کا مگر گمراہی میں کہ خود ہی غرق ہوئے اسلئے تہے وَقَالَ فِرْعَوْنُ

ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝

اور فرعون نے کہا چہوڑو مجکو کہ میں قتل کروں موسی کو اور وہ چاہے کہ پکارے اپنے رب کو میں خوف کروں
اوسکے رہ رہتے میں کہ بدل دیگا تمہارا دین یا ظاہر کریگا زمین میں فساد مثلا ملک ہمارا لیلیں قوم کی ہی صلاح ہو گی
اور فرعون نے موسی کو دہمکایا کہ تم جادوگر ہو اور ... موسی نے کہا وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ ...

بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور موسیٰ نے کہا کہ میں پناہ مانگوں اپنے رب اور تمہارے رب کے ساتھ ہر متکبر سے کہ ایمان
نہ لاوے روز حساب کے ساتھ پس مطابق درس، فصل، اور درج کے فرعون کے نوکر نے فرعون کو چھپایا کہ
ملک تمام ہو گیا اوسکی تفصیل فرماتا ہے وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ
رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ وَإِن يَكُ كَاذِبًا
فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ اور کہا ایک مرد مومن آل فرعون نے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا تم قتل کرو
مرد عظیم کو جو کہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ لایا تمکو معجزات تمہارے رب کے اور اگر ہو وہ جھوٹا پس اوسپر اوسکا
دروغ ہے اور اگر ہے سچا پہونچے تمکو بعض اوسکا جو وعدہ کرتا ہے دنیا میں ٹڈی وغیرہ کے لانیمیں وبعض دوسرا
آخرت میں تحقیق اللہ نہ راہ بتلاوے اوسکو جو اسراف کرنیوالا اور دروغگو ہو يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا اے میری قوم اگر تمہارے
ملک ہے آج کے روز اور تم غلبہ کرنیوالے ہو زمین پر لیکن پس کون مدد کرے ہمارے خدا کے عذاب سے اگر ہمارے
پاس آوے قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝
اور کہا فرعون نے نہ دکھلاؤں تمکو مگر وہ جو میں دیکھوں اور نہ بتلاؤں تمکو مگر درست راہ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ
يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ
مِن بَعْدِهِمْ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا اے میری قوم میں
خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر مثل روز دوسرے گروہوں کے جو مقابل انبیا ہوئے مثل قوم نوح وعاد وثمود اور ان لوگوں کی
جو انکے بعد مثل قوم لوط وغیرہ ہوئے اور نہ ارادہ کرے اللہ ظلم کا بندوں پر کہ انکو بیگناہ عذاب دے پس تم
موسیٰ کو اگر مار ڈالوگے تو تمہارے اوپر ہی آویگی وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّونَ
مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ اور اے
قوم میں خوف کرتا ہوں تمہارے اوپر روز پکار قیامت کے اوس دن کہ تم پھر جاؤ پیٹھ پھیرکے نہ ہوگا تمکو اللہ سے
کوئی نگہبان اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس اوسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں ہے اور قیامت کا حال تحریر ہو چکا ہے

بینات سے فرعون پر ظاہر ہو چکا تھا پہر اوس مرد نے نصیحت امداد زمانہ یوسف سے کی وَلَقَدْ جَاءَكُمْ
يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ ۖ اور البتہ لا چکا تھا یوسف
پہلے اس سے معجزات مثل گویا ہونے طفل شیر خوار کے اپنی پاکیزگی کی گواہی پر اور تعبیر خواب ساقی و خباز کی و تعبیر خواب
بادشاہ کی سرسبزی سات سال وغیرہ سے اور یوسفؑ نے خبر دی تہی کہ بنی اسرائیل کے نکلنے وقت میری استخوان
مصر سے لیجائیو اور وہ وقت آگیا جیسے درس ۱۹ فصل ۱۹ خروج کی مطابق ہمراہ اونکی استخوان یوسف تہین
پس ہمیشہ تم شک مین رہے اوسکے ساتھ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا
یہانتک جبکہ مر گیا یوسف تم نے کہا ہرگز نہ بہیجے گا اللہ اوسکے بعد رسول جسکی خبر یوسف نے دی تہی اور مطابق اول
خروج کے یوسف کو اہل مصر بہول گئے تہے كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۝ الَّذِينَ
يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ اس طرح سے گمراہ کرتا اللہ جو حد سے گذرنیوالا شک
کرنیوالا ہو وہ جو جہگڑا کریں آیات خدا مین بغیر دلیل کے جو اونکے پاس آئی ہو كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ بڑا ہی جدال انبیا کی ساتھ
گناہ مین اللہ کے نزدیک اور اونکے نزدیک جو ایمان لائے ایسے ہی مہر کرتا ہے اللہ ہر ایک دل تکبر کرنیوالے پر
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝ أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ
إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لئے کوشک رصدی کہ
پہونچون اسباب کو کہ وہ اسباب سماوات ہین پس مطلع ہون معبود موسیٰ کی طرف و تحقیق مین اوسکو جانتا ہون
جہوٹا وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا
فِي تَبَابٍ ۝ اور اسی طرح سے مزین کی گئی فرعون کے لئے اوسکے عمل کی بری اور باز رکہا گیا راہ درست سے
اور نہوا فرعون کا کید مگر ہلاکت مین کہ جو مقابل موسیٰ اوسنے کیا کچہ کارگر نہوا وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ
اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ اور کہا اوس شخص نے جو ایمان لایا قوم فرعون سے اے میری
قوم تم میری پیروی کرو دکہلاونگا تمکو درست راہ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ
الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ اے میری قوم جز این نیست یہ دنیا کی زندگانی تہوڑی برتنی ہے اور

تحقیق دار آخرت وہ قرار والا گہر ہے مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ
أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ه جو کرے بدی پس
بدلا دیا جاوے مگر اوسکی مثل اور کفر ایسی بدی ہے کہ اوسکی سزا ابد ہے اور جو مرد و عورت کرے نیکی اور وہ مومن ہو
پس داخل ہوں جنت میں رزق دیے جاویں اوسمیں بغیر حساب کے اور جبکہ قوم نے ڈرایا کہ فرعون سے
جو اوسی قوم میں سے یہ شخص تو اوسکو خوف دلایا تو اوسنے کہا وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي
إِلَى النَّارِ ه تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ
إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ه اور اے میری قوم کیا ہو میرے لئے کہ پکاروں تمکو نجات کی طرف اور تم پکارو مجکو
آگ کی طرف تم پکارو مجکو کہ میں کفر کروں اللہ کے ساتھ اور شرک کروں کہ اپنا معبود فرعون کو کروں کہ نہیں ہے مجکو علم
اور میں تمکو پکاروں اللہ غالب غفار کی طرف لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا
وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ه بیشک تحقیق وہ
جسکی طرف تم مجکو بلاؤ جائز نہیں ہے اوسکی عبادت کرنا دنیا و آخرت میں اور تحقیق مرجع ہمارا خدا کی طرف ہے اور
حد سے گذرنیوالے اصحاب دوزخ ہیں اور جو مجکو تم فرعون سے خوف دلاتے ہو اوسکو سنو فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ
وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ه تم جلد جانو وہ جو میں کہتا ہوں تمکو اور سونپتا ہوں
کام کو خدا کی طرف کہ تحقیق اللہ بینا ہے بندوں کے ساتھ پس موسیٰ کو فرعون نے بلایا اور کہا کہ تم جاؤ
اور اولاد کو چھوڑ جاؤ مگر موسیٰ اسکو نہ مانے اور ٹڈیوں کا دل آیا اور جو اولوں سے بچا تہا اوس
سب کو تباہ کیا اور پہر فرعون نے وعدہ خلافی بعد رفع ٹڈیوں کے کی پہر موسیٰ کی دعا سے سیاہی
سہ شبانہ روز ایسی چہائی جسکی حد نہیں کہ فرعون نے جب موسیٰ سے درخواست کی تو وہ گئے پہر فرعون نے
کہا کہ تم جاؤ اور اپنی مواشی مت لیجاؤ مگر موسیٰ نے بحکم خدا نہ مانا اور کہا کہ مواشی کے سوا تو خود بھی
ہمکو دے اوس وقت فرعون نے کہا کہ نکل جاؤ پہر مونہ اپنا مت دکہلاؤ تو موسیٰ نے کہا اچھا
اور بعد دعا موسیٰ کے اول زادے فرعونیوں کے مرے اوس وقت اجازت ہوئی
اور موسیٰ معہ سارے قوم و اسباب مستعار کے مصر سے نکلے اور کیچڑ میں بہٹکے اور فرعون نے تعاقب کیا

اور دریا مین ڈوبا جیسے ارشاد ہے فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اور اللہ نے نگاہ رکھا اوس برائی سے جو انہون نے اوسکے ساتھ مکر کیا تھا اور
گھیرا آل فرعون کو بد عذاب غرق نے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ پیش کیے جاتے ہین آتش پر اوس عالم کے صبح
وشام مین اور جس روز کہ قایم ہوگی قیامت کہا جاویگا داخل ہو آل فرعون سخت عذاب مین اور موسی وا آپکی قوم
سمندر مصر یعنے جبکہ نکل گئے اور دریا کی گہرائی ظاہر ہوئی تو قارون نے کہا کہ ہمارے درمیان مین موسی سے
کیون مشرف بہ نبوت ہوا تو اوسکو خدا تعالی نے خسف کر دیا جیسے فصل ۳ ا کتاب سخار مین ہے جاننا چاہیے کہ
اکثر مفسرین نے کہا ہے وہ فرعون جو غرق ہوا اوسکو وہی فرعون جانا ہے جو ولادت موسی کے وقت تھا
جسنے پرورش موسی کی کی تھی اور بعض مفسرین نے فرعون ساسٹریس کو وہی فرعون زمانہ یوسف ع والا
کہا ہے اور بعض اس قصہ مین پسندیدہ مرد کو وہی عزرا ستیفان سمجھے ہین جو حواریون کی مدد کو حسب ہدایت پلس
و کتاب اعمال کے آئے تھے پر کہا استیفان ہمعصر حواریین مسیح اور کہا زمان موسی اسمعو قصہ کے بعد متوجہ
باہل پکہ ہوتا ہے بالخصوص اونکی طرف جو سردارون کے سبب سے ایمان نہ لاتے تھے تو فرماتا ہے وَاِذْ يَتَحَاجُّوْنَ
فِی النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ
عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ
اور یاد کر جبکہ جھگڑین کفار دوزخ مین پس کہین ضعیف اون لوگون کو جنہون نے تکبر کیا تحقیق ہم تھے تمہارے
تابع پس آیا تم بے پرواہ کر سکتے ہو ہم سے آگ کے حصہ کو تکبر کرنے والے کہین تحقیق ہم بھی ہین اوسمین
سبب کہ اللہ نے حکم کیا ہے بندون کے درمیان ہم کیا کر سکتے ہین وَقَالَ الَّذِيْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ
جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اور دوزخ والے کہین
جہنم کے داروغون کو جبکہ اپنے سردارون سے مایوس ہون دعا کرو اپنے پروردگار سے کہ تخفیف کرے ہم سے
ایک روز عذاب سے وہ کہین کیا اور نہ لاتے تھے تمکو تمہارے رسول دلائل کہین ہان تو جواب دیوین

پس پکارا اور دہو کافروں کی پکار مگر گمراہی مین کہ مقبول نہو اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوءُ الدَّارِ ۝ ہم تحقیق فتح دیں اپنے سردار رسولون کو اور اونکو جو ایمان لائے حیات دنیا مین اور
جسدن قائم ہونگے گواہ جسدن کہ نہ نفع دیگی ظالمون کو اونکا عذر کچہہ شرک وکفر نہین کیا
اور اونکے لئے دوری ہے رحمت خدا سے اور اونکے لئے برا گہر ہے دوزخ اور نصرت سردار رسل پر [illegible]

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ۝ هُدًى وَذِكْرَى
لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ اور البتہ دی ہمنے موسی کو ہدایت یعنی پیشین گوئی زمانہ ختم المرسلین کی اور وارث
کیا ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب توریت کا اور وہ پیشین گوئی دشت اسلام مین فتح ہوا ونکے لئے جسکی
تفصیل مقدمہ سوم مین مذکور ہے اور اسمین قصہ قارون مذکور ہے دیکہو فصل ۱۶ کتاب شمار کی اور فصل ۱۱
سفر تثنیہ مین اون لوگونکی تباہی لکہی ہے جو پیغمبر اسماعیلی کی بات نہ مانین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی
تباہی ہی کی خواہش تہی حالانکہ وہ مارڈالنے والے تہے تو ارشاد ہوا فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْبِكَ پس صبر کر ہجرت تک کہ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ بعد ایک سال ہجرت کے اسلام کی فتح ہوگی اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسکے وقت کی شتابی تہی اور شتابی بجائے ذنب کے ہے نسبت ختم رسل صلی اللہ علیہ
وسلم کی تو ارشاد ہوا استغفار کر اپنے ذنب کے لئے اس مقام سے سورۂ نون مین ہے کہ نہو تو مثل [illegible]
کی شتابی کرنیوالا اور تا حکم جہاد ارشاد ہوا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ اور تسبیح کر
اپنے رب کی حمد کے ساتھ دوپہر بعد اور صبح وشام اور دوپہر بعد مین ظہر و عصر اور صبح وشام مین فجر و مغرب
دست آگئی کہ آسمانی بادشاہت والونکی پانچ نمازین فصل ۱۲ متی مین لکہی ہین اور یہود نے جو آیات تورات
کا یاد نہ کیا کہ نبی اسماعیلی کا انکار کیا اور ایسا اشتقاق نبی کی نسبت نسل داؤد سے بتلایا کہ وہ بادشاہ ہونیوالے
مین جنکی سلطنت بحر و بر مین ہوگی اور وہ آیتہ ہونگی آیات خدا سے اسقدر سچا اونکا معتقد تہا کہ بنظر مسیح جو تہے
مسیح کے یوسف نجار کی نسل داؤد سے گنی گئی پر وہ وہی مسیح تہے جو قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوئے
جنکو یہود نے تسلیم نکیا اور غیر قومین پر اونپر ایمان لائین گو اس وقت مین کفر کے سبب وہ غیر قومین تمام ہونگی

لائق ہین اونکی نبوت کی خبر موسیٰ نے نسل یہود امین بقول پولوس نہین دی گو بقول مسیح اشارہ دی گئی
تہی جسکو یہود نہ سمجہتے تہے چنانچہ ورس ۱۹ فصل ۱۸ استثنا مین اشارہ اسقدر ہی کہ نبی اعظم اسماعیلی کی
سب باتین مانیو ورنہ تباہ ہوگے اور نبی اعظم کی اون باتون سے تسلیم مسیح موعود کی ہی جسکے نانے سے
وہ منافق و کافر ہوکر تباہ ہوے اور مسیح کی بادشاہت دوسری مرتبہ موقوف ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت پر جسکی تصریح فصل ۷ دانیال اور فصل ۴ کتاب اعمال مین ہی پس نبی اسماعیلی کی نبوت کی بعض
ناحق شناس یہود متکبر ہوے تو ارشاد ہی إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ
إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ ج فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ط إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ٥
تحقیق وہ یہود جو مجادلہ کرین آیات خدا مین بغیر سلطان کے جو آئے ہون اونکے پاس نہین ہی اونکے دلون مگر کبر کہ
نبی اسماعیلی کو ہم اسحاقی ہوکر کیسے تسلیم کرین پس نہین اوسکو پہونچنے والے پس پناہ مانگ اونکی شر سے کہ وہ شنوا
بینا ہی لیکن یہودی اگر مسیح کے نبی موعود ہونے پر تعجب کرین کہ کیسے وہ بلا پدر پیدا ہوکر نبی ہوے تو ارشاد ہی لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٥ البتہ آسمان و زمین کی پیدائش
بلا مادہ سابق کے بزرگتر ہے آدمیونکی پیدائش سے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے پس اگر اندہے دل کے یہودی مسیح
گذشتہ کو نجانین حرج نہین اور جبکہ پیدائش عالم اور اوسکا فنا ہونا خدا کے اختیار مین ہی پس پیدائش
بلا پدر کے مسیح کی کیا بڑی بات ہی اللہ کے نزدیک بالخصوص جبکہ انہین سے ہود کے بعد ہوئی جو فصل ۴ دانیال
مین مذکور ہین اور جبکہ یہود کے کہنے سے اہل مکہ کو شک پیدا ہوا تو ارشاد ہی وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ ٥ اور برابر نہوا اندہا
یہودی اور بینا انکہیا مسلمان اہل کتاب جو اقرار رسالت نبی اسماعیلی کرتے جیسے انہی تن واردین مکہ اور
برابر نہوے وہ جو ایمان لائے اور انہون نے کام کئے نیک اور وہ جو بدکار ہی کم نصیحت پکڑتے ہین او غیر تنبیہ
فرماتا ہی إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ٥ تحقیق
ساعت قیامت آنیوالی ہی جسمین شک نہین اوسوقت اونکو انکار نہو ولیکن اکثر آدمی یہود ایمان نہلاو
اور وہ رومیہ سے سخت تباہ ہوچکے ہین اب اونکا وقت دعا کا ہی کہ زمانہ رحمۃ للعالمین کا ہی جیسے فصل ۲ ۴۲

سفر ثانی مین بیان کیا گیا اور تمہاری توبہ کی مقبولیت کا زمانہ مطابق اوسکی ہے تو ارشاد ہے وَقَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِينَ ۝ اور فرمایا فصل ۲ ۳ سفر ثانی مین تمہارے رب نے کہ مجھکو پکارو مین قبول کرون تحقیق
وہ کہ جو تکبر کرین میری عبادت سے جو نبی اسماعیلی کو نہ مانین جلد لاؤن اونکو جہنم مین ذلیل اب اوسکی
سب کا ذکر ہوا کے متوجہ اہل مکہ کی طرف ہوتا ہے پس ارشاد ہے اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا
فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللّٰهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

ع ۱

ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے
جسنے کی تمہارے نفع کے لئے رات تاکہ تم آرام کرو اوسمین اور دن کو بینا کیا تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہے
آدمیوں پر ولیکن اکثر آدمی شکر نکرین یہ ہے تمہارا رب ہر شئے کا پیدا کرنیوالا نہین ہے کوئی معبود اوسکے
غیر پس کہان تم پہر جاتے ہو كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ۝ اس طرح سے
پہرائے جاتے ہین وہ قوم یہود جو آیات خدا کے ساتھ عناد سے انکار کرین نبوت رسول اکرم صلے اللہ علیہ
وسلم کا جنکا زمانہ فضل ورحمت کا اونکی کتاب کی مطابق ہے اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا

وقف لازم

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝ ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ
فَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ اللہ وہ ہے جسنے کیا تمہارے نفع کے لئے زمین کو قرارگاہ اور آسمان کو
ایک عمارت حسین طرح طرح کے نفع ہین اور مصور کیا تمکو پس اچھی بنائین تمہاری صورتین اور رزق
دیا تمکو طیبات سے یہ ہے اللہ تمہارا رب پس بابرکت ہے اللہ عالمون کا پالنے والا کہ اوسکی برکت سے
یہ زمانہ نبی اسماعیلی کا آیا جو موعود تہا هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور وہ زندہ ہے کہ نہین ہے کوئی معبود اوسکے غیر پس خالص اوسی کو
پکارو خالص کرنیوالے اوسکے لئے دین کو ہر ایک حمد اللہ پروردگار عالمون کو ہے جس سے محمد نام نکالا وگروہ کہین کہ
ہمارے طریق پر چلو تو ارشاد ہے قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ
اللّٰهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

کہ مین منع کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اونکی جنکو تم پکارو سواے خدا کے جبکہ آئین میرے پاس بینات میرے
رب سے اور حکم کیا گیا ہون کہ تابع ہون رب العالمین کے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ
مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا
شُيُوخًا وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝
خدا وہی ہے جسنے تمہارے جد اعلی آدم کو پیدا کیا خاک سے پھر تمکو نطفہ سے پھر علقہ سے پھر نکالا تمکو لڑکا پھر تم
بڑہو تا اپنی جوانی کو پہونچو پھر تا کہ تم ہو شیخ اور بعض تم مین سے وہ ہے کہ مر جاوے پہلے سے اور چاہتا ہے کہ بعض پہونچین
اجل مقرری کو اور امید ہے کہ تم تعقل کرو اور اوسکے زبان سے تو پھر هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا
قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ خدا وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پس جب حکم کرے کسی شی کا
پس جز این نیست فرماتا ہے بعد تیاری اسباب و رفع موانع کے اوسکو کہ ہوجا پس وہ ہو جاتی ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى
الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ
رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ
ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝ کیا تو نے دیکھا اون لوگون کی طرف جو جھگڑا کرتے ہین آیات مذکورہ خدا تعالی مین کہان
بہکتے ہین کہ سبب کے منکر ہوتے ہین اور ختم المرسلین نبی امی علیہ الصلوۃ والسلام سے تکبر کرتے ہین وہ جنہون نے
تکذیب کی کتاب یعنی قرآن کے ساتھ اور اوسکے ساتھ جو بھیجے اونکو بھی اپنے رسولون کو پس جلد جانینگے
جبکہ طوق اونکی گردنون مین ہونگے اور زنجیرون سے کھینچے جاوینگے کہولتے پانی مین پھر آگ مین عذاب کیے جاوینگے
ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو
مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝ پھر کہا جاوے اونکو کہان ہین وہ جنکے ساتھ سواے
خدا کے شرک کرتے تھے کہ اونکو انتقام کو احکام خدا سے بچاتے تھے کہین وہ جاتے رہے بلکہ ہم نہ پکارتے تھے پہلے سے
کسی کو ایسے ہی گمراہ کرتے اللہ کافرون کو چنانچہ کوئی یہود اسوقت مین شرک کا اقرار کرے اور انکار کرے کہ
شرک کیا ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ۝ ادْخُلُوا
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ یہ اسلیے کہ تم خوش ہوتے تھے زمین مین بغیر حق کے

تُنْكِرُوْنَ ۝ اور وہ دکھلاوے تمکو اپنی آیات شرح ختم المرسلین پس کس آیات خدا کو انکار کروگے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ
قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ آیا پس سیر کرتے وہ
زمین میں کیسے ہوا انجام اونکا جو اونکے پہلے تہے کہ تہے اونسے زیادہ اور سخت قوت و آثار میں پس نہ غنی کیا
اونسے اوسنے جو حاصل کرتے تہے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ
مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پس جب آئے اونکے پاس اونکے رسول لائے
خوش ہوئے اوس علم سے جو اونکے پاس تہا کر رسالت کے معتقد نہ تہے اور آئی اونکو سزا اوسکی جسکے ساتھ
ٹہٹا کرتے تہے فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝
فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پس جب اونہوں نے دیکہا ہمارا عذاب کہا ہم ایمان لائے اللہ اکیلے کو
ساتھ اور کفر کیا ہمنے اوسکا جسکے ساتھ شریک کرنیوالے تہے پس نہ نفع دیا اونکو اونکے ایمان نے جبکہ دیکہا
اونہوں نے ہمارا عذاب سواے قوم یونس کے طریقہ خدا کا ہے وہ جو گذرا اوسکے بندوں میں اور زیاںکار ہوئے
وہاں کفر کرنیوالے دہی حال منکرین یہود کا ہوتا ہے چنانچہ حسب وعید ویسے ہی ہوا اور بعد اوسکے بعض ایمان
لائے اور اونہوں نے دین کی عزت حاصل کی

ع

سورۂ فصلت مکیہ ہے چون آیت چھ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورۃ میں بہی پیشین گوئی فتح اہل اسلام و شکست کفار کا ذکر ہے مخفی نرہے کہ البتہ یہود نے کہا تہا کہ
پہلے ساری کتابیں آسمانی عبرانی میں ہیں تو اگر قرآن منزل ہوتا تو وہ بہی عبرانی میں ہونا لازم تہا حالانکہ
یہ اونکا قول خود انہیں کی کتابوں کے خلاف ہے کہ کتاب دانیال و کتاب عزیر دیکہیا مثلاً اخلاص کے توراۃ
کلدی زبان کی ہیں جو بعد کو ترجمہ عبرانی میں ہوئی ہیں کیونکہ قرآن شریف میں ہے کہ ہمنے بہیجا ہے
کوئی رسول مگر اوسکی زبان میں یعنی اوسکی قوم کو سمجہاوے دیگر عجمی ہوتا تو یہ عرب والوں کو عربی میں ترجمہ کرنا پڑتا تو

کہتے عربی ہی کیون ہوا جو ترجمہ کے بغیر کافی تہا اور فصل ۱۸ اسفر مثنی مین قوم اسرائیل کے بہائیون
یعنی اسماعیلیون مین سے اونکی اولاد مین ایک نبی مثل موسیٰ کی منہ مین پارہ پارہ کلام خدا کا منزل ہونا
لکہا ہے جسکی تفسیر فصل ۲۱ اشعیا مین نبوت عرب رہتی قیدار مین و ہجرت مدینہ مین ہونی لکہی ہے اور فصل ۳۳
سفر مثنی میں ہے کہ خداوند یعنی خلیفہ رسول خدا اوند سینا یعنی مکہ مین آویگا اور سعیر یعنی بصری بن
رعوائیل بن ضارہ بن سعیر بن اسحاق مین سیر کریگا اور فاران مین جسمین تہا ہے یعنی مدینہ مین آ ظاہر ہوگا
اور بعض یہود جیسے اس وقت کی نصاری فصل ۱۸ اسفر مثنی کے پیغمبر موعود کو اولاد اسرائیل مین سمجھی ہوئے ہین
ویسے ہی ناواقف نصاری ابتک مراد اوسنے مسیح سمجہ رہے ہین حالانکہ موسیٰ نے بنفسہ بقول پولوس حسب
درس ۱۴ فصل ۷ نامہ عبرانیہ کے گیارہ قوم اسرائیل کو نسل یہودا مین مسیح کی خبر نہیں دی اور خود مسیح
علیہ السلام نے بہی نبی احمد یعنی حکومت کنندہ کو حسب فصل ۱۴ یوحنا مذکور کے پیشین گوئی فصل ۱۸ سفر مثنی
کو مانا ہے اور آپ سے نفی کی ہے دیکہو درس ۲۰ و ۲۱ فصل ۱ یوحنا کو جسمین پچہلے روز یعنی ہزار ہفتم مین اُن
نبی کی تشریف آوری لکہی ہے اور وہ نبی جو فرماوے اوسکی فرمان کی تسلیم کو ضروریات سے فصل ۱۸ مذکور مین
فرمایا ہے اور مسیح حسب فصل ۱۴ یوحنا کی انجیل کے فرماتے ہین کہ وہ ہی مجکو تسلیم کرین گے تو اس ضمن مین
مسیح کی خبر بیان موسیٰ مین آگئی جو مسیح فرماتے ہین کہ موسیٰ نے خبر تو دی ہے پر تم اوسکو اے یہود نہیں سمجہتے
یا تباہی یہود سے جو خبر تو موسیٰ یعنی روبہ ہے جو نئی اشارہ مسیح کا نکلتا ہے جسکو یہود نہیں سمجہتے تہے علی ہذا اور اسماؤ
اس قسم کے ہین پر خبر نبوت مسیح کی اولاد یہودا مین ہونیکی جو گیارہ بنی اسرائیل کے بہائی تہے نہیں دی ہیں
بارہ اقوام برادران اسرائیل مین یعنی تہ اونکی اولاد مین جو نبی ہونیوالے تہے وہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم
تو ہین اور وہی فصل ۳۳ سفر مثنی کے نبی ہین جنکو خداوند کرکے لکہا ہے تو قوم یہود کو یہ بہی شبہ گذرا کہ
خدا ہی آویگا جس سے مطلب رسول خدا کی تشریف لانیسے تہا تو یہ اونکو دہوکا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم بشر ہین اور یہان خدا کا آنا لکہا ہے اور نسمجہے جیسے یہ لکہا ہے ویسے برادران اسرائیل مین ہی ہونا
لکہا ہے اور کسی رسول یا نبی کو جائز نہیں کہ وہ کہے مجکو غیر خدا کے پوجو اور یہود ان باتون کو نہ سمجہے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی سچی ہین تو انہون نے دریافت کیا کہ تہ دن یعنی زمانہ مین خدا تعالیٰ

کیا کیا مانکہ قدر و منزلت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی امی کی دریافت کریں کہ آیا قرآن کا مطابق
تورات کی ہے یا مخالف اوسکا جواب اس طریق سے او سکی مطابق آیا کہ طبیعت کی موافق ہو زمین
فصل اول تکوین میں سبزہ و قوت کی خلق لکھی ہے قبل اسکے کہ زمین کا مواجہہ چاند و سورج سے ہو کہ خلاف
طبیعت کی ہے تو ارشاد ہوا کہ خلق سے مراد وہاں ہر اندازہ ہی تو وہ بالکل اس صورت کا بحال قوم اسرائیل نازل
ہوا جو الواح موسی کو مطابق ہی وہاں نظر جاوا الواح دمیم موسی لیکر مقصد سے براءت کی اور ارشاد ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ حٰمٓ ۵ تنزیل من الرحمن الرحیم ۵ کتٰب
فصلت ایٰتہ قرانا عربیا لقوم یعلمون ۵ بشیرا و نذیرا ج مطابق الواح
موسی مثل فصل ۱۰ سفر مثنی کے پارہ پارہ نزول ہو درس ۱۳ فصل ۲ خروج کی مطابق جانب رحمن و رحیم کی
یہ کتاب جسکی آیات پارہ پارہ تفصیل کی گئی ہے قرآن عربی ہے جیسے فصل ۳۳ سفر مثنی مفسرہ فصل ۱۱ یسعیاہ اور
قوم یہود کے تئیں جو جانیں و علم رکھیں بشارت دینے والا قوم یہود کو فتح بیت مقدس سے اہل اسلام کی ذریعہ سے
ڈرانیوالا ارمیہ پیغمبر قوم کو جیسے فصل ۳۴ سفر مثنی وغیرہ میں مذکور ہے فاعرض اکثرھم فھم لا یسمعون
پس اعراض کیا اونکے اکثر نے پس وہ سمع قبول سے نہیں سنتے جیسے فصل ۱۱ سفر مثنی سے ظاہر ہوا کہ قوم اسرائیل میں
ایسے ہی زمانہ اسلام میں بہتیرے لازم کردہ قرآن کو نہ سنیں اور ہلاک ہوں جنکو فصل ۴۲ یسعیاہ میں گونگا و بہرا اور
لکہا ہے جنکے دلوں پر پردے ہوں جیسے مدینہ میں بھی حسب سورہ بقرہ کے ایسی قوم یہود و اسرائیل میں تھی جنکے دلوں پر
مہر و ختم تھی اور سمع و بصر پر پردہ تھا جیسے [illegible] و ملک ضیف کہ میں انکے بھی اہل صفت کرتے اور وجہ اونکی
دلوں کے پردہ ہونیکی غالبا یہ ہوئی کہ مطلب فصل ۳۲ سفر مثنی کا نہ سمجھے جو اوسمیں خدا کہا [illegible] اور فصل ۱۱
سفر مثنی ہے وہ اولاد اسرائیل میں نہیں موجود کا ہونا سمجھے نہ اونکی بہائیوں اسماعیلیوں میں تو کتاب پارہ پارہ کو مکہ
میں کیسے بتائیں اور قرآن عربی کو کیسے دیکہیں ہماں اونکا مقولہ رہا جو نقل فرماتا ہے وقالوا قلوبنا
فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اذاننا وقر ومن بیننا وبینک حجاب فاعمل
اننا عاملون ۵ اور کہا انہوں نے ہمارے دل پردوں میں ہیں اوس قرآن سے جسکی طرف تو ہمکو بلاتا ہے کہ وہ رحمن
و رحیم کی طرف سے ہی اور کہا ہمارے کانوں میں بہرا پن ہے کہ اسماعیلیوں میں مکہ میں نبی ہو اور ہمارے درمیان اور

دراصل اپنے دشمن ہین آتش دوزخ کی طرف پس وہ ڈالے جاوینگے تو وہ انکار کرین خلاف سے یہانتک جب
اوس نار مین آوین گواہی دین اونکی سمع و بینائیان اور اونکی جلدین اوسکے ساتھہ جو عمل کرتے ہین یہ بوجہ
اوسکے ہوکہ سمع قلبی سے اونہون نے نہ کہا اور اونکی اعضا کی جلدون سے خلاف اسلام کے عمل کیا اور
کہا کہ تو عمل کر ہم عمل کرینگے اسلام مین اور چونکہ سمع و بصر کو سوختگی سے علاقہ نہین جلنے سے تکلیف جلدون ہی کو ہے
اس سبب سے جلدین مخصوص ہوئین تو اونکی گناہون پر جبکہ وہ گواہی دین تو کہین جیسے ارشاد ہے وَقَالُوا
لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۵ اور کہین کافر اپنی جلدون کو تمنے کیون گواہی دی ہمارے اوپر کہین
جلدین کہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر شے کو مثل تمہاری سمع و بصر کو اور اللہ نے تمکو پیدا کیا اول بار اور اوسیکی
طرف تم رجوع ہو جسکا تمکو خیال نہ تھا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۵ اور تم نہ ظن کرتے تھے کہ
گواہی دینگے تمہارے اوپر تمہارے سمع و بصر و جلدین اور لیکن تم ظن کرتے تھے کہ اللہ نہ جانیگا بہت کچھ جو تم عمل
کرتے تھے وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۵ اور
اس تمہارے ظن نے جو تمنے اپنے رب کے ساتھ ظن کیا ہلاک کیا تمکو پس ہوگئے تم زیانکار فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ۵ پس اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکی جگہ ہے
اور چاہین عذر تو عذر کرنے نہین وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا
خَاسِرِينَ ۵ اور مقرر کیے ہمنے اونکے لیے قرین و مصاحب ابلیس زینت دی انہون نے اونکو جو اونکے روبرو
زمانہ حاضر زمانہ نبوت ہیں اور جو اونکے پیچھے تھا یعنی قیامت مین اور ثابت ہوا اونپر وہ قول جو جن و انس کی امتون
گذشتہ مین اونکے پہلے گزرا تحقیق تھے وہ زیانکار اور وہ قول لاملئن جهنم من الجن والانس
ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۵ اور
کہا اون لوگون نے جنہون نے کفر کیا غالبا اہل کتاب کی آنیوالون کی مدد سے کہ نہ سنو اس قرآن کو جبکہ

سنو مت اور بیہودہ گو کرو اوسمین قرآن کے پڑہنے کے وقت شاید تم غالب رہو بلکہ بھی شور و غل کرو اونکو
اس معجزہ کے پاس ارشاد ہو فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اور چاہیے کہ چکہاویں ہم اونکو جنہوں نے کفر کیا ہے عذاب سخت
دنیا مین بروز بدر اور چاہیے سزا دیں ہم اونکو بروز قیامت بدتر اوسکا جو عمل کرتے تھے ذٰلِكَ جَزَاءُ
أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝
یہ اللہ کے دشمنوں کے لیے جزا آتش دوزخ ہے اونکو اوسمیں ہمیشگی ہو سزا اوسکی جو ہماری آیات کے ساتھ انکار
کرتے تھے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا
تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ اور کہینگے وہ کافر دوزخ ما بین جنہوں نے اونکی تبعیت
مین کفر کیا تھا اے رب دکھلا ہمکو اون جن و انس کو جنہوں نے ہمکو گمراہ کیا دنیا مین کہ رکہیں ہم اونکو
اپنے قدمونکے نیچے تاکہ ہوں وہ اسفلین سے ہماری [illegible] اونکو [illegible] إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا
رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا
بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ تحقیق جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر قائم رہے اوس پر تو
انہ عبارت مجمل دنیا سے عمل ہے جو دوسری آیات مین ایمان کے ساتھ لائی جاتی ہے اوترتے ہیں اوپر ملائکہ
کہتے ہیں کہ نہ خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور بشارت دئے جاؤ اوس جنت کی ساتھ کہ وعدہ دئے گئے تھے چنانچہ
[illegible] اسکے لئے کوئی نیک عمل ہو سوا برائی کے تو ملائکہ عذاب اپنی طرف کہینچیں تو حکم ہو کہ ایک
پرچہ اسکا جسمیں لا الٰہ الا اللہ ہو وہ اوسکی بدی اعمال کے مقابلہ مین ڈالا جاوے پس وہ سب پر
غالب ہو کیونکہ اوسمین ساری دنیا سے مغایرت حق کی نفی ہے پس کون شی اوسکے مقابلہ مین آسکتی ہے۔
نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝ ہم تمہارے دوست ہیں حیات دنیا مین
اور آخرت میں اور تمہارے لئے اوسمیں [illegible] جو تمہارے نفس چاہیں اور تمہارے لئے اوسمیں [illegible] جو مانگو
اللہ غفور رحیم سے [illegible] تفسیر مقامات دریافت کرو [illegible] کہ صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

استقامت از روئے فعل کے ہو قول کے ساتھ جیسے اس کو ایک کہنا ویسے ہی لازم ہو کرنا کہ تو سبحہ
اور فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر مستقیم ہو یعنی توحید پر اور عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
عمل کو خالص کیا ہو یعنی نفاق سے کلمہ توحید کہا ہو اور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہو کہ
کو دنیا سے فارغ ہو کر جانے کہ کہاں ہے اوسکی بازگشت اور اچھے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کا اجر بتا دیں

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا
تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا

ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ اور کون نیک تر قول میں ہے اوس سے جو اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم مانا ہے اور
خدا کی طرف و کام کرے نیک علی العموم کہ خصوصیت صلوٰۃ ما بین الاذانین ہیں کیونکہ موذن
اذان کا ارادہ نہ ہوا تھا کہ یہ آیت مکی ہے اور کہے کہ تحقیق میں مسلمانوں سے ہوں اور برابر ہو حلم کے نیکی
غضب کی برائی کے ساتھ اور جبکہ یہ قاعدہ مقرر ہے تو جواب دے اوس کلمہ سے کہ وہ نیک ہو پس ناگہاں
وہ شخص کہ تیرے درمیان اور اسکی عداوت ہو گویا تیرے نیک جواب سے دوست قریب ہو گا اور اوس خصلت تک
کوئی نہ پہنچے مگر جو صبر کریں اور نگہ رکھیں اوس خصلت کو مگر بڑے نصیب والے منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس تعلیم کی کوشش اسلوبی سے وہ لوگ جو کہتے تھے ہمارے کان بہرے ہیں انہوں سے دوسرے روز مشرف ایمان لائے
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا کہ کل تو کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر تیرے کلام کے سننے سے غلاف ہے اور ہمارے
کان بہرے ہیں اور آج صبح کو مسلمان ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ سچ ہے جو ہم نے کہا تھا
ورنہ ہم کیسے ہدایت پاتے اب مناسب ہوا کہ بعض اون وسواس کو دفع کیا جاوے جو مسلم کو وارد ہوں تو فرماتا ہے

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اور اگر
آوے تیری امت کو شیطان سے وسواس تو اللہ کی پناہ چاہ تحقیق وہ سننے والا ہے چنانچہ ایک روز ایک شخص
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تبسم تعجب کرتے تھے جب اوس نے زیادہ برا کہا تو بعض
بات کا جواب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو کر اوٹھ گئے صدیق رضی اللہ عنہ

سبب دریافت کیا کہ وہ مجکو یہ کہتا تہا اور حضور آپ بیٹھے تہے جب میں نے جواب دیا تو حضور ناخوش ہوئے
حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ارشاد ہوا کہ تیرے ساتھ فرشتہ تہا کہ وہ جواب دیتا تہا پس جب جواب
تونے دیا تو آیا شیطان اور ارشاد ہوا کہ کوئی مظلوم جو بخشدے داد اوسکی عہد کرے اللہ اور جو کوئی بخشش کا
دروازہ کہولے جو اقرباؤں کی پرورش کے لئے تو زیادہ ہو اوسکو اور مانگنے والیکو قلت مال حاصل ہو
الحدیث اور بعض وسواس تہی کہ گرمیت ساختہ و پرداختہ انسان کے ہو سکیں ممکن رات کا دیوتا چاند
اور دن کا دیوتا سورج ہو انکی بڑی شان ہو جہان میں انکا بڑا دخل ہو ارشاد ہو وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي
خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۰ اوسکی آیات سے ہین رات و دن سورج و چاند نہ مستحق
عبادت تو تم نہ سجدہ کرو سورج کو دن کا دیوتا اگرچہ چاند کو رات کا دیوتا کرتے اور سجدہ کرو اللہ کو جسنے انکو
پیدا کیا اگر ہو اوسکو عبادت کرنیوالے یعنی ایمان لانیوالے ہو فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ
يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۰ پس اگر قوم ہود و اسمٰعیل ہی کی تعلیم سے تکبر
کرین جنکو اللہ نے نبی و رسول کیا ہے پس جانو کہ وہ جو تیرے رب کے پاس ہین یعنی ستر ہزار دو جوانب میمنہ
کروبیہ کے تہی ستر ہزار لسان انکی کروبیہ وہر لسان کے ستر ہزار لغات اور ہر لغت کی ستر ہزار کلمات ہین
تسبیح کرین اوسکے لئے رات و دن اور وہ نہ تہکین کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وجہ روح اعظم کے ہو گئیں اور
ستر ہزار کروبیہ کے ستر ہزار اہل اسلام اس تیر کے بروز جنکی ہر ایک کو ساتھ ستر ستر ہزار لغات کے ہو تم ہولت
جنیر کلمات مثل ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ قیامت کو روز ضبط کرین جبکہ وہ جنت میں بلا حساب و کتاب جاوین
تمکو ہست الکبادوین ہم ہوئے اور بعض وسواس ہے کفار پر انکار قیامت ہے تو اوسکی تمثیل ارشاد ہو وَمِنْ آيَاتِهِ
أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي
أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۰ اور آیت خدا سے کہ تو دیکھے زمین کو خشک پس
جب ہم نازل کرین اوسپر پانی حرکت کری اور بڑہی ان دانوں کے ساتھ جو اوسمیں ڈالے جاوین تحقیق جسنے
اوسکو پیدا کیا ہے البتہ زندہ کرنیوالا ہے مردی کو وہ ہر شی پر قادر ہے پس قیامت میں زندہ کرنی انسانوں پری

علم غیب کو منسوب کرتے اور قیامت کے منکر تھے تو اس مقام پر انکو تنبیہ مناسب ہوئی جو ارشاد ہوئی وَیَوْمَ
یُنَادِیْہِمْ اَیْنَ شُرَکَآءِیْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰکَ مَا مِنَّا مِنْ شَہِیْدٍ ۰ اور جس دن اللہ انکو پکارے کہ کہاں
ہین میرے شریک کہینگے ہم تجکو خبر دے چکے کہ ہم نہین تیرے شریکون کے شاہد وَضَلَّ عَنْہُمْ مَّا کَانُوْا یَدْعُوْنَ
مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَہُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۰ اور گم ہوا ان سے وہ جنکو پکارتے تھے پہلے اور ظن کرین کہ نہین ہے
انکے لئے خلاص خاص وہ کافر جنکا ذکر ہوا ہے لَا یَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ وَاِنْ مَّسَّہُ الشَّرُّ
فَیَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ۰ نہ ملول ہو انسان کافر مثل عتبہ طلب مال سے و گر لگے اوسکو شر پس مایوس ہونا امید
وَلَئِنْ اَذَقْنٰہُ رَحْمَۃً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْہُ لَیَقُوْلَنَّ ہٰذَا لِیْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَۃَ قَآئِمَۃً
وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْٓ اِنَّ لِیْ عِنْدَہٗ لَلْحُسْنٰی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِیْقَنَّہُمْ
مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۰ اور اگر اوسکو ہم چکہاوین اپنی عنایت سے رحمت بعد اوس برائی کے کہ لگی اوسکو تو البتہ کہے کہ
یہ میرے علم وکسب سے ہے اور نہ گمان کرے کہ ساعت آنیوالی ہے و گر بالفرض لوٹایا جاؤن اپنے رب کی طرف تحقیق
ہے میرے لئے البتہ اوسکے پاس خوبی ہو پس جلد تنبیہ کرین اونکو جنہون نے کفر کیا دیا ہین اوسکی ساتھ جو کام کیا اور
البتہ اونکو چکہاوین عذاب غلیظ ہو روز قیامت وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ج
وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ۰ اور جب ہم انعام کرین انسان مثل ولید بن مغیرہ کو
یا عتبہ کو اعراض کرے اور رجوع ہو اپنی بت پرستی کی طرف اور جب لگے اوسکو شر تو زیادہ دعا والا ہوتا ہے
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ثُمَّ کَفَرْتُمْ بِہٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ ہُوَ فِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ
فرما خبر دو اگر ہے قرآن خدا کے پاس سے پہر تم کفر کرو اوسکے ساتھ کون گمراہ تر ہے اوس سے جو خلاف بعید مین ہے اور چونکہ
اہل مکہ اس وقت مین بکثرت بیہودہ مجادل تھے جینکے ان فتوحات عامہ اسلامیہ کی خبر ہے اور قرآن مین بہی فتوحات
کے بیانات ہین تو ارشاد ہو سَنُرِیْہِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِہِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہُمْ
اَنَّہُ الْحَقُّ ط اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ۰ اور جلد ہم اونکو دکہلاوین اپنی
فتوحات کی آیات جہانوں مین اور اونکی جانون مین جو روز احزاب و فتح مکہ مین کیا اور کافی نہین ہے تیرا رب کہ
ہر شے پر شاہد ہے اس آیت کی تاویل حضرات صوفیہ کرام عجیب ہے جو لسان اشارہ سے ہے اَلَآ اِنَّہُمْ فِیْ مِرْیَۃٍ

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ آگاہ ہو کافر شک میں ہیں اپنے رب کی ملاقات سے روز قیامت
آگاہ ہو کر وہ ہر شے کے ساتھ محیط ہے اور یقین سے انکا احاطہ کرنا اونکی نسبت قیامت میں ہے۔

سورۂ شوریٰ مکیہ ہے جسمین پانچ رکوع ترپن آیات ہین

پہلی سورت مین فتوحات اسلامیہ کا بیان ہے اور اس سورت مین بالتفصیل فتح بدر و شکست احد و فتح
غزوۂ خندق و فتح مکہ کا ذکر ہے اور یہود کے اوپر فتحیابی کی خبر ہے اور پہلی سورت مین باوجود سخت تہدیدات کے
جو فتوحات اسلامیہ کی پیشین گوئی ہے فرمائی گئی کفار مکہ بت پرستی سے نہ ہٹے اور پرستش غیر خدا الیسا بد کام ہے کہ بطور
محاورہ کہا جاتا ہے کہ آسمان اوپر ٹوٹ پڑے اور کفار اہل مکہ کا مقولہ تھا کہ ہمارے پاس متاع حیات دنیا ہے جو اہل
اسلام پاس نہین پس اہل اسلام کی فتوحات کیسے متصور ہو سکے اور یہ بھی اونکا مقولہ تھا کہ فتوحات پیغمبر کے ساری
کارستانی اہل اسلام کی جاتی رہیگی حالانکہ فتوحات اہل اسلام کی خبر جا بجا کتب عہد سابق مین ہے چنانچہ فصل ۲۱ یشعیا مین
بعد ایک سال ہجرت کے اکثر سرداران بنی قیدار کا مارا جانا لکھا ہے تو اس کاہن کے سبب سے آیہ ہلاکت منہ مین ہو لیکن
بنی ہاشم بہا لاسکتے مرتد مراد سکی فرد رہتی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت صدیقؓ و فاروقؓ و ذی النورین
و مرتضیٰؓ کا ذکر تفسیر حسینی فصل ۳۳ سفر مثنیٰ و دو متی انجیل مین موجود اب تک مذکور ہے و بالخصوص فصل اول آخر قبل فصل
چہارم مکاشفات سر حق مین خلفا اربعہ کے نام اور فصل ششم مکاشفات یوحنا مین چار خلفا کی خلافت کا ذکر ہے
جنگ اہل اسلام مین جو قوم کی بادشاہت ہو اور فصل ۲ دانیال مین ترکوں بنی عباس مین اولاد بنی فاطمہ کی
بادشاہت کا ذکر ہے جو نسل ابراہیم سے ہین کہ سلطنت بنی ہاجرہ ہیگی اگرچہ اونکے سر خلاف ہو کر اونکی بادشاہت ہو
کوئی ادنیٰ وہ بھی کعبہ کی قربت کرینگے اونکی بروم اٹلی کی سلطنت لکھی ہے جیسے فصل ۱۲ مکاشفات سے ظاہر ہے کہ وہ
امام مہدی علیہ السلام سے برباد ہوا اور مسیح کو سلطنت مہدی علیہ السلام ہو حسب درس ۱۳ ادہم فصل ۷
دانیال ملیگی اور اس سورت مین وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت صدیقؓ و فاروقؓ و ذی النورین
و مرتضیٰؓ و جنگ معاویہؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و جنگ معاویہؓ با مرتضیٰ و خلافت و ترک خلافت امام حسنؓ و بادشاہت
معاویہؓ و شہادت امام حسینؓ و بادشاہت مروانیہ و عباسیہ و سادات اسماعیلیہ و سلطنت ترکان ابی غطورہ

وسلطنت بنی امیہ و خلافت امام مہدی و مسیح و قیامت کا ہے اور آنکہ کار اسلام تتر بتر ہونا ہے اور حروف
مقطعات اس سورت مین سب واقعات کے سنہ ہین اس جگہ ہر جناب مرتضی ہر واقعات کے سنہ ان حروف سے

وار کرتے ہین پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ
اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ برعت ہے حم عسق کے اعداد سے ایسے ہی وحی کی ہے تیری طرف اور اُن
انبیا کی طرف جو تجھسے پہلے تھے اللہ غالب باحکمت اوسکے لئے ہے وہ جو آسمانون مین ہے اور وہ جو زمین مین ہے اور وہ
برتر عظمت والا ہے اور اس سورت کی نزول کے بعد رنج کے آثار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر ظاہر ہوے
اور ارشاد ہوا کہ میری امت پر خسف و مسخ و فسخ یعنی واقعات سخت آنیوالے ہین تا آمد مسیح اوس کی مجکو اطلاع
دی گئی ہے پس اس سورت کی تاویل اس طرح سے درکار ہے کہ اوس سے واقعات آیندہ ظاہر ہون جو سورت مین
مذکور ہین اور واقعات کے بعد قیامت کبری کا آنا ہے اور حم عسق مین اوکے سنہ کی طرف اشارہ ہے کہ حم
کی حا مین الف مخفی ہے پس عدد حا آٹھ ہے ایک کو مخفی کرنیسے سات چراغ اور میم کے چار عدد حمل صغیر سے چار خلفا
کی طرف اشارہ ہے اور غالبا یہ سورت سنہ بارہ نبوت مین نازل ہوئی ہے اور ح کی وقت سے جو دو مین موافقت کا
زمانہ ہجرت ہے اور رفیق حم ہی دو ہین اور حسنہ دوسری ہجرت مین فتح ہے ہے اسی طرح کے دوسرے واقعات حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے جو اس سورت مین مذکور ہین اور حم کے حمل صغیر سے بارہ عدد ہین یعنی تو عدد و بارہ سے
بارہ سال بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسمین اشارہ ہے اور ح کے آٹھ حمل کبیر کو کم چار حمل صغیر سے دو رہین
اور رفیق اونکا دو مین اور صدیق کی خلافت موافق موت کے دو سال قریب ہی پس عدد دو سے صدیق رضی اللہ
عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور عدد بارہ حم کے جبکہ بنظر خلیفہ دوم کے دو مین ضرب دیا جاوین ہوتی ہین
تو اسمین خلیفہ دوم کی خلافت کے سنہ کی طرف اشارہ ہے اور جبکہ بارہ کو بنظر خلیفہ سوم کے تین مین ضرب دیجاوین
تو ۳۶ ہوتے ہین اور اسمین تیسرے خلیفہ کی خلافت کے سنہ کی طرف اشارہ ہے اور جبکہ چار مین بنظر خلافت کے چوتھے
خلیفہ کے ضرب دیجاوین تو ۴۸ ہوتے ہین لیکن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ مین کار دو قسم پر منقسم ہو گیا خلافت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ و بادشاہت معاویہ مین تو بارہ چار کو جبکہ دو پر منقسم کرین چھ رہتے ہین یہی سنہ ہام تر دل

سورت مین مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا ختم ہے کہ جبکہ ۱۱ دنکی فرزند دلبند امام حسن پر تمام
ہوئی وحسب حدیث صحیح خلافت تیس سال جکے بعد بادشاہت عضوض ہوا جسمین ۱۱ مین تیسیر ہو کر وہ قصہ ۶۲ ہجری
مین تمام ہوا کہ سنہ نزول سورت سی ۴۲ ہوئی جسمین دوسری قسم کی سلطنت تھی تو عدد حم کے ۴۸ ہوے
اور عدد جمل صغیر سیم کے چار ہوتے ہین اوسکو دوسری بار یعنی مین آٹھ ہوئی تو عدد حم آٹھ کو اون آٹھ
مین ضرب دینے سے ۶۴ ہوتی ہین اور مدت کے بعد سلطنت جبریہ بارہ اختصاص مروان واولاد مروان
ہوئی مطابق عدد حمعسق کی اور ۱۳۲ نزول سورت مین عباسیہ کے خلاف بادشاہی ہوئی جسمین مہدی ثمن
لیا ہی حسب حدیث ہوا اوسکا بجای مقدمۃ الجیش منصور اوسکا باپ تھا اور جمل صغیر حمعسق کے ۲۳
و یہ بلہ بر ہجکے ۸۰ دہم کے جمل کبیر کے چالیس ملانیسے اونکی خلافت ملتی ہی علی ہذا دوسری واقعات کے
اسرار کا حل واقف جفر کے نزدیک مخفی نہین جس سے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہر واقعہ کی نسبت ان
حروف مین ارشاد کرتے تہ بالآخر عیسیٰ مسیح سے اشارہ ہی جسکے تیرہ سو بعد خلافت حقہ کی مراد
ہو سکے یہ حق کے عدد بسط ترجمع ہزار ہوتے ہین اور خروج ثانی یاجوج وماجوج ولی روس دجال کا
ہزار سال بعد فصل ۴۷ و ۴۸ مکاشفات مین لکہا ہی قوت سے اوسکی طرف اشارہ ہو سکتا ہی جیسے
حدیث مین ہے کہ ہزار سال بعد میری قیامت ہو کہ شیطان ہزار سال بعد قید سے خلاص ہوا اور یاجوج
و ماجوج کو دستی بہکایا اور اطراف ممالک اہل اسلام پر مسلط ہونے لگے اگرچہ قدیم سے قوم یاجوج ماجوج
زور آور تہی مگر اہل اسلام سے شکست کہاتی تہی جیسے جوج کی اولاد نے امیر تیمور سے شکست کہائی تہی
چنانچہ حالات تیمور مین روضۃ الصفا مین ظاہر ہے اور وہ دونو مسیح سے تباہ ہونگی اور مسیح کے زمانہ کے بعد بارہ
سو برس کی آبادی سلامت ہوگی اوسکے بعد زمانہ خراب ہوگا کہ اللہ کا نام کوئی نہ لیگا پہر قیامت کبریٰ آویگی
غالباً وجود آدم سے ہزار ہشتم کی تمامی پر جیسے تم یعرج سے خیال گذرتا ہی تو ارشاد ہے ؛؛

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قریب ہے کہ کفار کی بت پرستی کے سبب
اور اس قدر تہدید اسکے پہٹ پڑین آسمان اپنے اوپر سے اور تسبیح کرین ملائکہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اور

استغفار کریں اون اپنی برورات اہل اسلام کے لئے جو زمین میں ہیں آگاہ ہو کہ اللہ ہی غفور رحیم ہے کہ اہل کو تباہ نہیں کرتا

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ۝ وَكَذَٰ

جو اہل مکہ پکڑیں سواے خدا کے معبود اللہ اوپر نگہبان ہے اونکے اور نہیں ہے تو اوپر انکے مختار کہ اونکو ڈالے بیچ اسلام قبول کرا دے اور وہ جو کہتے ہیں کہ ہمکو قرآن کے عربی ہونے پر اعتراض ہے اونکو جواب فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۝ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝

اور جیسے وحی کی دوسری انبیا کی طرف اونکی زبان میں ویسی ہی وحی کی ہمنے تیری طرف قرآن عربی کی یعنی جیسے انبیاء سابق کی معرفت تیرا عربی ہونا لکھا ہے تاکہ ڈراوے اہل مکہ کو بدر و فتح مکہ سے اور اوسکو جو اوسکے گرد ہے جہاد عظیم و فتح اسلام سے اور تو ڈراوے روز جمعیت بدسے جسمیں شک نہیں ایک فریق جنت میں ہے جو اسلام لاوے اور دوسرا جو ایمان نہ لاوے دوزخ میں ہو خلیفہ ہو اشرفیہ مروی ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ مٹھی بند ہو اور آپکے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پس فرمایا آیا جانتے ہو کہ کیا ہیں یہ کتابیں ہمنے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ کہ اطلاع فرماویں فرمایا اوسکو جو آپکے داہنے ہاتھ میں تھی یہ کتاب رب العالمین کی ہے اسمیں اہل جنت کے نام اور اونکے باپوں اور کنبوں کے ساتھ ہے پھر اجمال کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیا جاوے اونمیں اور نہ کم کیا جاوے اونمیں کبھی فرمایا اوسکے لئے جو بائیں ہاتھ میں آپکے تھی یہ کتاب رب العالمین سے ہے اسمیں نام ہیں اہل نار کے اور اونکے باپوں کے اور اونکے قبائل کے پھر اجمال کیا گیا اونکے آخر پر پس نہ زیادہ کیا جاوے اونمیں اور نہ کم کیا جاوے اونمیں کبھی پس عرض کیا آپکے اصحاب نے پس کیا ہے عمل اس وقت میں پس فرمایا عمل کرو اور سیدھے رہو اور قریب رہو کہ صاحب جنت ختم کیا جاوے اہل جنت کے عمل کے ساتھ و اگرچہ عمل کرے کوئی سا اور صاحب نار ختم کیا جاوے دوزخ والوں کے کام کے ساتھ و اگرچہ عمل کرے کوئی عمل پھر پڑھی یہ آیت فریق فی الجنة و فریق فی السعیر اگر کوئی کہے کہ سب کو ایک ہی راست کیوں نہ بنایا تو ارشاد ہوتا ہے

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۝

و اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ کرتا اونکو ایک امت اسلام ولیکن داخل کرے اللہ جسکو چاہے

واقع ہو تو فصل ۲ خروج کی سابق زمانہ اسلام مین کہ مشیت امکان عالم کی مطابق ہوتی ہے اونکی
کافرون کے امکان کی یہی صورت تہی اسلئے وہ ہدایت یافتہ نہوی جیسے ارشاد ہے وَالظّٰلِمُونَ مَا لَهُم
مِّن وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ہ اور ظلم کرنیوالونکے لئے کوئی دوست و مددگار نہین اسپر آیا انہون نے توبہ کی
شرک کرنیسے اور قیامت کبری کے معتقد ہونگے اَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ط یا منکر قیامت ہوکر
پکڑا اونہون نے سوا اللہ کے دوست یعنی اونکی بڑی غلطی ہے اور ضعف اہل اسلام جو تم خیال کرو کہ
اونکے کیسے فتوحات مقدس ہونگی تو اوسکا جواب ارشاد ہے فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ہ پس اللہ ہی ولی ہے اور وہ زندہ کرتے موتی کو اور وہی ہر شے پر قادر ہے پس وہ
فتح دیگا اہل اسلام کو اور قیامت کبری کے مقدمہ مین جو تم اختلاف کرو ارشاد ہے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ
فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ ط اور جسمین تم اختلاف کریں اوسکا حکم خدا کی طرف ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ہ یہ اللہ میرا رب ہے اوسیپر مینے توکل کیا اور اوسکی طرف رجوع
کرون اوسکے روبرو فتح اسلام کیا بڑی بات ہے فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ط جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ
أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ط پیدا کرنیوالا آسمانون و زمین کا کہ
ایک کو مانند دوسرے کی بیست کری کہ تمکو تمہاری جانون سے زوج کہ ایک کو مرد دوسرے کو مادہ اور چوپایونمین
زوج بنا دیے پراگندہ کرتا ہے تمکو اوسمین جسمین تم اختلاف کرو لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ہ
اوسکی مثل کوئی شے نہین جو اوسکو دوسرے پر قیاس کرو اور وہ سنتا دیکھتا ہے لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ط إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ہ اوسکے ہاتہہ مین آسمانون و زمین
کی کنجیان ہین فراخ کرے رزق جسکو چاہے اور تنگ کرے جسکو چاہے تحقیق وہ ہر شی کے ساتہہ دانا ہے
پس جب چاہے فراخ کرے اور جب چاہے تنگ کرے اپنے علم کی مطابق اور اس دین والی اپنی وقت پر فراخ
... بنا پر تمہید ہے ہونیوالی ہے اور یہ دین وہ ہے جسکی صفت فرماتا ہے شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى
بِهِ نُوحًا مقرر کیا تمہارے لئے دین جسکی سفارش نوح سے وصیت کی جسمین جہاد کا نشان تہا اعدا پر
چنانچہ جب ... افضل ہے ... اوسکے ... سند الرسل ... تمہید کرینگا اور وہ عہد

اُورِثُوا الْکِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ۵ اور تحقیق بعض وہ جو وارث کیے گئے
کتاب توراۃ کی مثل فنحاس و الکضیت کی بعد اہل مکہ کے انکار کے البتہ شک بین مین اوس دین سے
تردد کرنیوالے اس مقام سے ظاہر ہے کہ توراۃ بجنسہ موجود اونکے پاس اوسوقت بہی تہی بلکہ تحریف کی اور جبکہ دین اسلام
وہ دین ہے جسکی وصیت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کو ہوئی تو ارشاد ہے فَلِذٰلِكَ فَادْعُ
وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ
وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا
حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تو اسلئے پس تو دعوت کر اوس
دین کی اور مستقیم رہ اوسپر جیسے تو حکم کیا گیا ہے اور نہ پیروی کر اونکی خواہشونکی اور فرما کہ مین ایمان
لایا اوس کتاب کے ساتھ جو اللہ نے نازل کی اور مین حکم کیا گیا ہوں کہ عدالت کروں تمہارے درمیان
کہ اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا کہ ترک ظلم عظیم ہے وگر نہ مانو تو ہمارے لیے ہین ہمارے اعمال اور تمہارے لیے ہین تمہارے
اعمال نہین حجت ہمارے درمیان و تمہارے درمیان اوس زمانہ تک کہ اللہ جمع کرے ہمارے درمیان بروز
حشر وغیرہ اور اوسکی طرف بازگشت ہے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اَللّٰهُ الَّذِىْٓ
اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ط اور وہ اہل کتاب جو حجت کرین مقدمہ خدا مین اور کہین کہ اللہ
نے دعوۃ راست کے ساتھ یہ کتاب نازل نہین کی جو میزان ہزار ہفتم ہے وہ مین کسترہ ہین بعد اوسکے کہ مانا گیا
تہی اوسکے لیے حجت اونکی باطل ہے اونکے رب کے پاس اور اونپر خدا کا غضب ہے اور اونکے لیے سخت عذاب ہے جیسے
فصل و استفر شی وغیرہ سے ظاہر ہوا اور بعض سمجھ ہزار ہفتم مقدس اسلامی قیامت مقدس کو قیامت کبری
سمجھے اسلیے وہ کہتے کہ وہ قریب ہے تو ارشاد ہے وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۵ اور کس چیز نے
جتلایا تجکو اے مخاطب کہ قیامت کبری کی ساعت قریب ہے البتہ اوقات اسلامیہ کا زمانہ بہی ہے جو موجود
تہا اور اقترب الساعۃ مین ساعت سے مراد اگر قیامت کبری لیجاوے مطلب قریب زمانہ سے نہین بلکہ
قرب الہی سے ہے يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ج وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا

وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝
جلدی ہی کرین اوسکے لئے بڑا ایمان کا قرینہ ہے اور ایماندار خوف کرین اوس سے کہ مبادا ہم بے ایمان مرکر
اوٹھین روز قیامت اور جانتے ہین کہ وہ حق ہے یہ اوسکے قریب ہونیکے معنی مین آگاہ ہو وہ جو شک کرین
ساعت مین البتہ وہ گمراہی دراز مین ہین وگر کوئی کہے کہ جب وہ گمراہی ظاہر ہین دنیا مین پہر اونکو کیون
رزق دیتا ہے ارشاد ہوا اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝
اللہ لطف والا ہے اپنے بندونکے ساتھ رزق دے جسکو چاہے دنیا مین اور وہی قوت والا غالب ہے
کافرون پر اوسکی لطافت سے اوسکا ظہور ہر ایک شی مین ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ
فِي حَرْثِهِ جو ارادہ کرے کسب آخرت کا زیادہ کرین اوسکے کسب مین دس حصہ سے سات سو تک وَمَنْ كَانَ
يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ اور جو ارادہ کرے کسب دنیا کا
ہم دین اوسکو اوس سے دنیا مین اور نہین ہے اوسکے لئے آخرت مین حصہ تو دنیا مین مالدار ہونا کافرون کا
عذاب دینے سے مہلت مین نہین تو ظاہر ہوا کہ وہ گمراہی ظاہر ہیںہ اور اونکی گمراہی باعث ہے جو اپنے خیالات
تراشین أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ یہ بت پرستی آیا اونکے
بنائے ہوئے تو نوشتہ کھلا دین یا اونکے لئے پجاری ہین جنہون نے مشروع کیا ہے اونکے لئے وہ دین جسکا اون
خدا نے نہین دیا اور جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے قابل سزا ہے دگر کوئی کہے کہ سزا کیون نہین واقع ہوتی تو ارشاد
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وگر نہوتا کلمۂ فصل کا
بعد ایکسال ہجرت کے مقید البتہ حکم کیا جاتا اونکے درمیان اور ہر وقت معین ہونیوالا ہے اور قیامت مین
ظالمون کے لئے عذاب ہے دردناک تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ تو دیکھے
ظالمون کو اوس روز خوف کہاتے ہوئے اوس سے جو اونہون نے حاصل کیا اور وہ ہونیوالا ہے اونکے ساتھ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ هُوَ
الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کرے کہ توحید پر قایم رہے وہ جنت کے روضون مین ہون
اونکے لئے ہو وہ جو چاہین اپنے رب کے پاس یہ وہ فضل بزرگ ہے ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہ وہ ہی جسکی بشارت دیتا اللہ اپنے اون بندون کو جو ایمان لائے اور کام
کیے نیک ہر غور کا مقام ہی کہ یہ تعلیم اونکو نفع کے لیے ہی جسمین کوئی مطلب نبی کا نہین جیسے وہ اوسکو نہ پاچکے
اور بے غرض ناصح کی بات قابل تسلیم ہوتی ہی بنا بران ارشاد ہو قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا
الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى ٭ فرما مین نہین چاہتا تم سے اسپر اجر مگر محبت قرابت داری کہ وہ بار بار مقتضی خیر خواہی ہی
یہ استثنا منقطع ہی اور یہ آیت قبل از پیدایش امام حسن و امام حسین علیہما السلام کیہ ہی کہ مین نازل ہوئی ہی
گو بعد واقعہ زیادت کرنے خوارج کی بڑہی گئی ہو یہ دوسری بات تہی اور محبت قربی سے بہ کوئی نتیجہ کہ دوسرے کو
اجر حاصل ہوگا چنانچہ ارشاد ہو وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
٭ جو حاصل کری ایک نیکی زیادہ کرینگے ہم اوسکے لیے دس نیکی سات سو تک جزا مین کہ اللہ بخشش والا قدر دان ہی
اب وہ ایمان لاوین اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ یا کہین کہ افترا کیا مدعی نبوت نے خدا پر دروغ
کا تو اونکا قرین ہو دیکھو مسلم فصل ۸ اسفر ثانی کتاب مین لکہا ہی کہ ختم نبوت کے دعوی کے بعد جو دعوی دوسرا
جہ دروغ کریگا اوسکی خبر مہلک ہوگی اور دوسرا مدعی رسالت مارا جاویگا اور سچا نبی ہی سرسبز ہوگا تو ارشاد
فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ وَیَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ٭ پس اگر چاہی مہر کری یعنی ختم کرے نبوت کو تیرے دل پر کہ دوسرا سزاوار دعوی نکرسکے اور محو کری
اللہ باطل کو کہ دوسرا مدعی نبوت مارا جاوے اور ثابت کری حق بات کو اپنے پارہ پارہ کلمات سے نبی امی کے
منہ سے کیونکہ اللہ دانا ہی دل والو نکی ساتہہ اور یہان پر روز بروز ترقی ہی اور قتل نبی خاتم محال ہی اسکے بعد
بعض ایمان لانیوالون نے دریافت کیا بابت اون حرکات کے جو پہلے ادا ہوا تہا تو ارشاد ہی کہ گو کیسا ہی
سیات میں ابتلا رہا ہو اللہ اوسکی ساتہہ احسان سے پیش آتا ہی جبکہ وہ تائب ہو چنانچہ فرماتا ہی وَهُوَ الَّذِیْ
یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ٭ اور خدا وہی ہی جو قبول
توبہ کرتا اپنے بندون سے اگرچہ بہت ہی برا کتنا ہی شرک و کفر کیا ہو اور بخشی برائیون کو اور جانتا ہی جو تم کرتے ہو کفار کا جو
معترض تہا کہ ہم مالدار ہین اور اہل اسلام محتاج مین تو حق ہماری جانب ہی جواب اونکا ارشاد ہو وَیَسْتَجِیْبُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ

شَدِیْدٌ ۵ اور قبول کرتا ان لوگون سے جو ایمان لائے اور کام کئے نیک اور انکا ایمان و نیک کام
اور زیادہ کرے اور انکو اپنے فضل سے عزت اور کافرونکے لئے دنیا مین عذاب سخت ہے لیکن جبکہ خدا اہل اسلام
کے ساتھ ایسا مہربان ہے پھر تنگ کیوں رکھا ارشاد ہے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا
فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ اِنَّہٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ اور اگر فراخ
کرے اللہ رزق کو اپنے بندون اہل اسلام کے لئے تو بغاوت کرین زمین مین جیسے معاویہ و یزید وغیرہ سے
واقع ہوا لیکن اتارتا اندازہ کے ساتھ وہ جو چاہتا ہے تحقیق وہ اپنے بندونکے ساتھ خبردار بینا ہے اہل اسلام کے
حال پر لیکن قبل از ہجرت سخت اہل اسلام پر تکلیف ہے اسمین امید فتوحات کہان ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِیْ
یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَہٗ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ۵ اور وہ مالک
جو اتارتا ہے پانی بعد اسکے کہ نا امید ہوون اور پھیلاوے اپنی رحمت اور وہ اہل اسلام کا دوست ہے تعریف والا
ہے ایک سال ہجرت کے نوبت یاس کو اہل اسلام کا حال ہو پہنچا تو اسکے بعد فراخی پیدا ہو کیونکہ عدد حسن
کے فرق سے دو مین تو دو سال بعد زمانہ موافق آوے اور ہجرت ہوا اور چوتھے سال نزول سورت مین کہ عدد
میم کے فرق سے دو مین فتح بدر ہو جسمین اہل مکہ کے سردار جمع ہوئے اور مارے گئے تو ارشاد ہے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۵
اور اوسکی آیات سے ہے آسمانون و زمین کی پیدائش اور جو اسمین ہو چلنے والے اونمین پھیلائے اور وہ اونکی
جمعیت پر یعنی بروز بدر جب چاہے قادر ہے اور جبکہ دونون انکی مسلمان و کافر کا بیان ہوا تو دونون حاضر
ہوئے تو اہل اسلام کی نسبت ارشاد ہے وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا
عَنْ کَثِیْرٍ ۵ اور اے اہل اسلام جو مصیبت بالخصوص احد کی جو تمکو پہنچی پس بسبب اوسکی ہے جو حاصل
کریں تمہارے ہاتھ کہ خلاف مرضی رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اپنے افسر کی کیا انکو چھوڑ دیا اور بخشتے بہت
مثل عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ کو لیکن بروقت جمعیت دس ہزار فوج ابوسفیان کے جبکہ غزوہ احزاب
مین تو مسلمان کیا کر سکتے ہین فرمایا ہے ان کو خطاب کرکے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ
وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۵ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے زمین مین غزوہ احزاب

سلسلہ ۳

میں اہل اسلام کو اور نہیں ہے تمہارے لئے اللہ کے سوا فتح مکہ میں دوست و نہ مددگار کوئی دلیل پہلے مدعا پر
یہ ہے وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ
عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور اوسکی نشان قدرت سے ہے بابت فتح کے
احزاب کی کشتییں وجہاز ہیں دریا میں مثل پہاڑ کی اگر چاہے ٹھہرا دے ہوا کو تو ہو جاوین ٹھہری ہوئے اوسکی
پشت پر بیشک اسمیں نشانیاں ہیں احزاب میں ہر صبر کرنیوالے شکر گذار اہل اسلام کے لئے کہ بیچ وقت
اہل مکہ بمقابل مجاہرین اہل اسلام ٹھہر گئے اور فتح مکہ کی دلیل کی نسبت ارشاد ہے اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا
وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ۝ یا ہلاک کرے کشتیوں کو بسبب اوسکے جو اونکی اہل نے بری کسب کئے اور بہت کو بخشے
جیسے یہ حالت فتح مکہ میں ہوئی اور شکست یہود حوالی مدینہ کی نسبت ارشاد ہے وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ
فِیْٓ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ۝ اور جانیں وہ یہود و نصاری جو مجادلہ کریں ہماری آیات میں نہیں ہے
اسلام کی کمان سے اونکو چھٹکارا اور بعض کافر کہتے ہے کہ ہم مالدار ہیں اور اس مدعی نبوت پاس کنگلے جمع ہوگئے ہیں
اور اس پیغمبر کے اولاد نہیں تو یہ مر جائیں گے قصہ تمام ہو جاویگا تو ارشاد ہے فَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ
الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝
پس وہ جو کچھ تم دیئے گئے ہو اے کفار مکہ پس وہ دنیا کی حیات کی پونجی ہے اور وہ جو رسول خدا کے پاس بعد
وفات کے ہے بہتر و پائدار ہے اُن گروہ صدیق کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کریں اس مقام پر
زیر آیۃ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا کے سنی و شیعہ کی تفاسیر میں بالاتفاق لکھا ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے اونکے بعد عمر اور توکل صدیق رضی اللہ عنہ
مشہور ہے چنانچہ بعد وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر اسامہ کو توکل کر کے بنی اصفر سے بادشاہ ہرقل
کے مقابل میں بھیجا کہ رای فاروق رضی اللہ عنہ وعلی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے شجاعونکی اونکے برخلاف تھی کہ
عرب میں جھگڑا ارتداد کا گردان ہو رہا تھا پس صدیق رضی اللہ عنہ کے توکل کو دیکھئے کہ مرتدوں کو بھی تہ تیغ کیا
اور ہرقل پر فتح پائی اس مقام پر واضح ہو کہ اسامہ کے لشکر کی تیاری کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنی وفات کا تیقن تھا پھر ابوبکر کو اگر خلیفہ کرنا منظور تھا تو لشکر اسامہ میں کیوں داخل کر دیا تھا اور

ابوبکرؓ کا تخلف کرنا بعد وفات سردار انبیا علیہ السلام کو صریح عدول حکمی ہی جیسے شیعہ کا قول ہی جواب
اسکا یہ ہی کہ اسامہ نوشتہ پر عمر در ازدا لونکا اعتراض ہوا کہ ہوتی ہوی بزرگونکو اسامہ نوجوان کو سردار لشکر
کرنا کیا معنے اور ابوبکرؓ و عمرؓ کمال تحمل تہی تو انکو اس اعتراض کے رفع کے لئے اونکو بہی داخل لشکر اولاً کر دیا
تاکہ دوسرون کو جائی گفتگو نہو جبکہ مرض مین شدت ہوی تو ابوبکرؓ کو امامت کے لئے حکم ہوا اور پہلا حکم کہ
لشکر اسامہ مین داخل کر دیا تہا منسوخ ہو گیا کیونکہ بحسب اتفاق سنی و شیعہ کی تفاسیر کے خود حضور صلی اللہ
علیہ السلام نے خبر دی تہی کہ میری بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہونگی اور اخبار مین انبیا معصوم ہوتی ہین ورنہ خبر مین کذب
لازم آتا لیکن خلافت کے وقت مین انصار سے ابوبکرؓ نے یہ حدیث کیون نہ پڑہی وجہ اسکی یہ ہی کہ خلافت
ابوبکر رضی اللہ عنہ مین اون کو کلام نہ تہا کلام اس مین تہا کہ ایک انصار مین سے بہی شاہ ہو تو اوسکا جواب یہی تہا کہ خلافت
جو مشتمل سلطنت پر ہی اوسپر قریش کا ہونا حسب حدیث لازم ہی اور عمرؓ کو جبکہ اجازت اسامہ نے دی پہر
تخلف کیسے متصور ہی وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ
يَغْفِرُونَ اور اوس گروہ کو جو بچتی ہین کبائر گناہ اور فواحش سی اور جبکہ غصے ہون بخشتی ہین چنانچہ اہل تشیع بہی اس
امر کے قائل ہین کہ کبائر و فواحش سے بچنے والا عمر رضی اللہ عنہ کی مثال کوئی نہ تہا گو وہ خدا اکے واسطے بخشتی ہین پر اللہ
تعالی اونکو اپنی نظر سے فرماتا ہی اور بخشش فاروق رضی اللہ عنہ و غضب آپکا معروف و مشہور ہی دیکہو بوستان کی
حکایت بابت ایک شخص کہ اوس کے پاؤن پر پاؤن فاروق رضی اللہ عنہ کا پڑا اور اوسنے سخت کہا اور باوجودیکہ
خلیفہ تہی آپنے اوسکو بخشا وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ اور اوس گروہ عثمان کو جنہون نی اپنے رب کے لئے قبول دین کیا نہ دنیا کی لئے کیونکہ
مالدار و غنی تہی اور برپا رکہا اونہون نی قرآن کو اور کار خلافت اونکا مشورہ پر ہوا انکے درمیان اور اس سے
جو ہمنے نصیب کیا ہی صرف کرین ان ساری صفتون مین سنی شیعہ کا اتفاق عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسبت
ہی جو بہت قریب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تہی کہ حضرت عبد اللہ و مادر عثمان رضی اللہ عنہ توامان
تہی وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ اور اون گروہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو جبکہ پہونچی
اونکو بغاوت خوارج بوری طلحہ و زبیر و عائشہ ام المومنین طلیہ سے وہ اونسے بہ عوض جنگ دیتا یہ الیہ بر علیٰ جنگ دیا

سخت کام ہی تو ارشاد ہی وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ اور بری
بالخصوص بغاوت کی جزا بری ہی اوسکی مثل پس جو گروہ علی کرم اللہ وجہہ بخشے طلحہ و زبیر کو اور اصلاح کرے
حال صدیقہ رضی اللہ عنہ کو حسب ارشاد حدیث مرفوع کے لیں اوسکا اجر خدا پر ہے اس مقام سے دونوں کی
شہادت بیعت مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ پر ہوئی اور صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مدح علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
کی ہے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ بتحقیق وہ دوست نہیں رکھتا گروہ ظلم کرنیوالے شامیوں کو ظلم سے مراد کفر نہیں
جو فصل ۲ یشعیاہ میں مکہ سے دور کیا گیا ہے وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝
اور جو علی مثال غالب ہوں بعد اپنی مظلوم ہونیکے تو اونپر گرفت کی راہ نہیں اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ
یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ جز این نیست
گرفت کی راہ ہی اون شامیوں پر جو ظلم کریں آدمیوں علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مثال پر اور بغاوت کریں
زمین میں بغیر از حق کہ قتل کریں حسب حدیث متفق سنی و شیعہ کو، ارشاد ہوا کہ بلاوے گا وہ اونکو جنت کی طرف
اور وہ بلاوینگے اوسکو آتش دوزخ کی طرف اونکے لئے عذاب ہے دردناک یہ اونکی جزا ہے لیکن چونکہ امیر معاویہ کی
سلطنت اول سلطنت اسلامیہ ہے جس سلطنتوں فصل ہم مکاشفہ ۱۱ میں اور بحر خضر پر اول حملہ والوں
میں جنہوں نے حسب حدیث صحیح بخاری کے واجب کرلی یعنی جنت جنکی شرکت میں ام حرام گھوڑے سے گر کر شہید
ہوئیں تو اونکی بخشش کی صورت فرماتا ہے جس میں امام حسن علیہ السلام کی مدح ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ
ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ البتہ وہ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ جو صبر کرے خلافت سے اور امامت پر اپنی
قناعت کرے اور بخشدے ملک معاویہ کو بتحقیق یہ البتہ بڑا اوسکی کاموں سے ہے پس معاویہ اونکی بخشش کے سبب
بخشے گئے اگرچہ اونکی پادشاہت عدالت حقہ کی عضوض دیکھنے میں ہے جسکا بیٹا یزید ہوا اب اوسکا ذکر فرماتا ہے
وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ وَّلِیٍّ مِّنْۢ بَعْدِہٖ ۝ اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس اوسکو کوئی دوست
نہیں بعد اوسکے مثل یزید پلید کے کہ امام حسین علیہ السلام کو شہید کرے اور بنی ہاشم پر ظلم کرے اور حدیث میں
بعد اوس پادشاہت عضوض مذکورہ کی بادشاہت جبریہ یعنی مراد ہے کہ فرماتی ہے تو ارشاد ہے وَتَرَی الظّٰلِمِیْنَ
لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ اور تو دیکھے ظالموں مروانیہ کو جبکہ دیکھیں

عذاب عباسیہ سے تو کہیں آیا کوئی روکے بھی راہ ہے ٥ وَتَرٰىهُمْ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا خٰشِعِیْنَ مِنَ الذُّلِّ
یَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ٥ اور تو انکو دیکھے پیش کئے جاویں عذاب پر عباسیہ سے عاجزی کرنیوالے
ذلت سے دیکھیں چھپی نگاہ سے ٥ وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ٥ کہیں وہ جو عباسیہ ہیں شیعہ ایمان لائے جنکی علامت بادخن حدیث میں وارد ہے کہ تحقیق ٹوٹا کا
ہیں وہ لوگ جنہوں نے زیاں کیا اپنی جانوں اور اپنے اہلوں پر بروز قیامت کہ حصہ انکو کم ملے گا
اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ٥ آگاہ ہو کہ ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں ہیں یعنی دنیا میں درندگی
عذاب آخرت میں ہمیشہ رہے ٥ وَمَا کَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِیَآءَ یَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہوں انکو
دوست کہ مدد کریں انکی سوا اللہ کے اور اگر عباسیہ بھی گمراہ ہو جاویں تو انکی نسبت فرمایا ہے کہ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
مِنْ سَبِیْلٍ ٥ اور جسکو گمراہ کرے اللہ کہ قدریہ وغیرہ عباسیہ ہو جاویں بس نہیں ہے انکو لئے راہ فلاح شوکت
سادات اسماعیلیہ سے اور بسبب اہل اسلام کی دولت اس سورت سے ہونیوالی ہے تو ارشاد ہے اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ٥ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ ٥
قبول کرو اے اہل اسلام اپنے رب کی پہلے اسکے کہ آوے پھر کون کا روز جسکے لئے رد نہیں اللہ کی جانب سے نہ ہو
تمہارے لئے کوئی ملجا اور نہ ہو جاوے انکار کہ تم تباہ ہو ٥ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا اِنْ
عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ ٥ پس اگر وہ بھی اعراض کریں حق امر کی اجابت نکریں پس ہم نے بھیجا تجکو اوپر انکے نگہبان
نہیں ہے تجپر مگر پہونچانا ... ہی صغر کو شوکت پیدا ہو ... وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا
رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ کَفُوْرٌ ٥
اور ہم جب چکھاویں انسان کو اپنی رحمت خوش ہوا وسکی ساتھ اور اگر پہونچے انکو برائی مثلاً بغض سے
بسبب انکے اعمال کے کہ پہلے کیا ہے انکے ہاتھوں نے پس انسان مذکور ناشکر ہے ٥ لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ٥ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ٥ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ ٥
اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا ٥ وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ٥ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ٥ خدا ہی کے لئے
ہے آسمانوں و زمین کا ملک پیدا کرے جو چاہے کہ خلافت مہدی و مسیح کی ہو بخشے جسکو چاہے مادہ اور بخشے جسکو چاہے

یا ملادی نر و مادہ اور کردی جسکو چاہو بے اولاد کہ خاتم الاولاد ہیں میں پیدا کرکے قیامت برپا کرے تحقیق وہ دانا
قدرت والا ہی اور یہود کی جدال کا جواب جو فضیلت موسیٰ پر بابت نزول کلام خدا کرتی کہ موسیٰ سے خود اللہ نے کلام کیا اور
پیغمبر سے بواسطہ جبرئیل آیا ہی تو فضیلت کہاں ہی ارشاد ہے وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا
وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ
إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ۝ اور نہیں ہے کسی بشر کے لئے کہ کلام کرے اللہ اوس سے مگر بطور وحی کے
کہ وہ پیغمبر ہو کہ روح قدس اوسکے دل پر نزول کرے کہ فانی فی اللہ و باقی بحسد اہوا خواہ حالت بیداری
میں یا خواب میں یا پس پردہ کی مثل پردہ آتش کے موسیٰ کے لئے یا بھیجے رسول کو کہ وحی کرے اللہ کی اذن کو
ساتھ اور وہ رسول فرشتہ ہو یا دوسرا رسول انسان فرشتہ جیسے جبرئیل یا دوسرا مقدس اور انسان جیسے موسیٰ
وعیسیٰ وغیرہ حضرات انبیاء تجلیات صوری حق شب معراج میں کلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تحقیق اوسکا جبر بر کہ
متعلق وجود بجا پردہ ہوا تحقیق اللہ باحکمت ہے کہ موسیٰ سے پس پردہ آتش میں کلام کیا اور نبی اکرم عربی کی
نسبت فصل ۹ از سفر ثنی میں کہا کہ اسکی موانہ سے ہم کلام کرین گے کیونکہ وہ بروز روح اعظم ہیں جیسے ارشاد ہی
وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ
وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ۝ اور ایسی ہی ہمنے اوتاری تیری طرف روح عظیم اپنی امر روح اعظم سے تو بصورت انسانی
تو نجانتا تھا کیا ہی کتاب اور نہ ایمان کو لیکن کیا ہمنے اوس روح منزل نور کہ ہدایت کرین اوسکے ساتھ جسکو ہم
اپنے بندون کو چاہیں اور تحقیق تو البتہ ہدایت کرے راہ درست کی طرف صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝ اور وہ اللہ کی راہ ہی جسکے لئے ہی وہ جو آسمانوں و
زمین میں ہی آگاہ ہو کہ خدا کی طرف رجوع ہون کام زمانہ مسیح میں کہ اوسکی سلطنت اسلامیہ جو حدیث میں
آیا ہی جیا مد گروہ گروہ ہو جاوے میری امت تہتر فرقہ پر ہر ایک نار میں ہو مگر ایک فرقہ صحابی نے عرض کیا کہ وہ
کون سا ہی فرمایا جو کوئی ہو اون راہ پر کہ میں ہون اور میری صحابہ ہون یعنی سنت نبی و صحابہ پر ہو پس اہل سنت
یہاں یہ فرقہ عظیم ہوا اہل جماعت ہونا ہی ظاہر ہوا کہ جمع صحابہ کے طریق پر وہ ہیں اور جال خلفاء اربعہ

صحابہ کا جو بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گزرا دریافت ہوا یس یہ بیچ خروج ورفض کی تقطیع ہوگئی
اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ کھینچا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہا خط اور فرمایا کہ یہ میری راہ ہو اور
اوسکی دونوں طرف سات سات خط آڑے کھینچے اور فرمایا کہ اتنے شیاطین ہیں یعنی اون خطوں میں ایک طرف
کا ایک امر باافراط دوسری اوسکے مقابل میں تفریط ہے مثلاً ایک خط خروج کا جنکے بیدرہ فرقے ہیں اور
دوسری طرف رفض کا جنکے اول تین فرقے ہوکر تیس کو پہونچے ہیں دوسرے مثلاً ایک مرجا والے ہیں
مرجیہ تو دوسرے اوسکے مقابلہ میں بارہ فرقے معتزلہ ہیں جو کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا جنت میں نجاوے
تیسرے اہل قدر ہیں جو بندہ سے اختیار کو سلب کرتے ہیں اون کے مقابل میں وہ ہیں جو بندہ کو خالق خیر وشر
جانتے ہیں چوتھے معطلہ منزہین ہیں اوسکے مقابل مشبہین ہیں پانچویں ماولین محض ہیں اونکے مقابل
ہیں ظاہر کا عرفہ ہیں علی ہذا چھٹے وساتویں ہیں یہ اسلم وہ ہو ہر ایک امر میں اعتدال کا درجہ رکھتے ہیں
جنپر خدا کا ہاتھ ہو یعنی بڑا گروہ اہل سنت وجماعت کا گو اونمیں فروعات کی بابت اختلاف مرجیہ صحت ہو
پر اصل میں سب متفق ہیں بخلاف دوسرے فرقوں کے مثلاً شیعوں میں بہت سے فرقے ہیں کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں

تفسیر سورۂ زخرف مکیہ ہے نواسی آیات وسات رکوع اسمیں ہیں

اس سورت میں پہلے پیشین گوئی کی گئی اون وعدوں کی جو شوریٰ میں گذرے گویا تاکید ہو اور اس سورت میں
قوم بنی ملیح کے مجادلہ کا ذکر ہے کہ یہود کے بہکانے سے اونہوں نے کہا اور وہ ملائکہ کو بوجتے ہیں اور اونکو خدا کی
بیٹیاں سمجھتے اور فصل ہو سو شوریٰ میں وعدوں میں زمانہ اسلام میں ہزاروں ہزار مقدس ملائکہ کا اترنا کہ جنکے
لکہا ہے جو بصورت حضرات صحابہ وغیرہ ستر ہزار گروہ کا بروز ہونا تہا جنکے ہمراہ کہ ساتہ بیشتر ہزار ہوتا ہو
پر یہود بعضے ملائکہ کا آنا خداوند کے ساتہ سمجھے ہوئے تہے تو انکو یہود شیطان مثال اونکے قرین نے بہکایا اور بنی ملیح
نے مجادلہ کیا اور ملائکہ کو بنات اللہ اور اعتراض کیے اور اپنے خیالوں کے موافق مطابقت نکرکے کہا گیا کہ کیا ہوا ہے
اس بولی کو کہ کہا انکا ہے اور جیسے بار ودین اور قرآن کا انکار کیا جیسے مضمون سورت سے ظاہر ہے لہ سورت آل
ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم حم والکتاب المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یہ الواح موسیٰ کی مطابق قسم ہو کتاب روشن تورات کی کہ جسمین اوس موعود کو کیا قرآن
عربی اس امید سے کہ تم سمجھو جیسے فصل ۱۸ استثنا مین خدا کا کلام نازل ہونا زبان نبی امی قیداری آلِ اسمٰعیل
موعود ہی جو حسب فصل ۳۳ مذکور کے وامین وہ نبی موعود ہین پس کفار یہود وا ہل کتاب کا اعتراض کہ عربی زبان مین
قرآن کیون ہوا محض غلط ہو کیونکہ قرآن کے نبی علیہ السلام موعود عربی ہین تا آپ سمجھین وہ دوسرون کو سمجھا دین
وَاِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۝ اور تحقیق ہمارے پاس یہ قرآن تورات ام الکتاب مین ہے
جیسے وہ فائق مین البتہ بلند رتبہ والا محکم ہو وگروہ کہین کہ ہو تو تمام الکتاب کی [illegible] کیا حاجت اوسکے لیے ارشاد
اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝ آیا باز رکھین تم سے قرآن کے ذکر کو اگرچہ
ہو تم قوم اسراف کرنیوالی یہ نہین ہوسکتا کہ حکمت خدا کی خلاف ہو کہ اسراف کرنیوالون کو تعلیم بنظر حکمت اونکو
حال کے مناسب لازم ہو تو قرآن کا نزول لازم ہو کہ حق تعالیٰ اگرچہ بنفسہ غنی ہو اوسپر کوئی شے دوسری کے حکم کر
فرمانا نہین پر لازم ہو اوسکو ہدایت بمعنی ارادت وطریق کے اور قرآن کے وعدہ وعید پر جو تشدد کرتے اوسکا جواب
ارشاد ہو وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ
اور بہت سے بھیجے نبی پہلی قومون مین اور نہ آیا کوئی اونکا نبی مگر اونکو وعید کے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے فَاَهْلَكْنَآ
اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ پس ہلاک کئے سخت تر اون سے اور گذر رہی ہیں کہاوتیں پہلون کی
اور عجب ہو کہ نبی کو تسلیم نہ کرکے غیر پرستی ہے مگر خدا کے قائل وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝ اور البتہ اگر تو اون سے دریافت کرے کہ کسنے پیدا کیا آسمانون وزمین کو
البتہ کہین پیدا کیا اونکو غالب علم والے نے پس شرک کیون کرتے ہین اور خدا کو کسی کی ضرورت نہین پرستار اوسکی
بیعہ ہی اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وہ وہ ہے کہ جسنے
کیا تمہارے لیے زمین کو بساط آرام کی اور بنائی اوسمین تمہارے لیے راہ شاید تم راہ پاؤ خاص اوسکو یوجتے کی طرف
کر فقیر راہ کو چلنے مین ٹھوکر لگتی ہے وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ اور وہ جسنے اتارا بلندی سے پانی انداز کے ساتھ پس زندہ کیا ہمنے اوسکے
ساتھ شہر مردہ کو اسیطرح تم وہ قبرون سے نکلوگے پس قیامت کے کیسے منکر ہین اور جیسے پانی سے ہم زمین مردہ کو

زندہ کیا ویسے ہی نبی بہیجکر مردہ دلون کو زندہ کیا پس جیسے تم یہ اعتراض نہین کرتے کہ مینہ بہیجکر زمین مردہ کو
کیون زندہ کیا اوسی طرح ہمارے نبی کو بہی تسلیم کرو کہ مردہ دلونکی زندگی کے باعث ہین اور اونکی خبر قیامت
کو وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا اور خدا وہ ہے جسنے کل نحو کی بہانت بہانت پیدا کین اور کس
دوسرے مین یہ طاقت ہے جو اونکو پوجو وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝
لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ
الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ۝ اور کئے
تمہارے نفع کے لئے وہ جہاز و چوپائے کہ تم اونپر سوار ہو تا کہ بیٹہو اوس ہر ایک شی کی پشتون پر پہر یاد کرو اپنے
رب کی نعمت کو جب تم سوار ہو اوس ہر ایک پر باز گشت ہین اور کہو کہ پاک ہے وہ ذات پاک کہ مسخر کیا جسنے او
ہمارے لئے اسکو اور نہین تہے ہم اوسکے قابو مین لانیوالے پس وہ قابل پرستش نہین اور تحقیق ہم اپنے رب کی
طرف رجوع ہونیوالے ہین جیسے کشتی و سواری اپنی جگہ مین واپس آتی ہے نہ آنکہ جاہلونکی طرح کشتی و چوپائون
کو پوجو اور عود کے وقت قیامت کو تم دیسے انکار کرو اور جبکہ ہر ایک شی صانع کی مصنوع ہے اور بہانت بہانت
پیدائش مین فرشتے بہی انہی مین سے وہ بہی قابل پرستش نہ ہوے پہر باوجود نبی کی ممانعت کے بہی مشرک اونکو
بیٹیان خدا کی کہکے پوجین بڑی تعجب ہے جیسے ارشاد ہے وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ
لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝ اور کرین خدا کے لئے اوسکے بندون سے مثل ملائکہ کی جزو کہ یہ بیٹیان خدا کی ہین اور تحقیق
انسان البتہ ناشکر ہے جو ظاہر ہو گیا کہ مسجود ملائک ہو کر اونکی صورت بنا کر پوجا اب اس تحقیق کے بعد یا ترک کرے
بت پرستی یا کہو جو فرمایا ہے أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ۝ وَإِذَا بُشِّرَ
أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ کیا اللہ نے
اپنی مخلوق سے بیٹیاں پسند کین جنکا تم ادنی درجہ جانو اور برگزیدہ کیا تمکو بیٹون کے ساتہہ اور جب
بشارت دیا جاوے ایک اونکا اوسکے ساتہہ جو بیان کرے رحمن کے لئے مثل کہ اوسکے لئے لڑکیاں ثابت کریں
ہو جاوے موہہ اوسکا سیاہ اس حالت مین کہ وہ غمگین ہو أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ
غَيْرُ مُبِينٍ ۝ یا وہ دختر جو پالی گئی ہو زیور مین اوسکی شریک اور وہ جہگڑے مین ظاہر ہونیوالی نہین

ربع

اونکو خدا کا حکم ہوا کہ اپنے باپ کو سمجہاوے جو آفتاب و ماہتاب و زہرہ وغیرہ
بت پرست تہا تو اون سے اوسکو ابراہیم نے سمجہایا کہ یہ پرستش کی لائق نہین اور کہا جیسے ارشاد ہوے

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ۝ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي
فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝ اور یاد کر جبکہ کہا ابراہیم نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو کہ مین بری ہون عبادت کرنے
اوس شے سے کہ تم عبادت کرتے ہو مگر اوس ذات پاک کی جسنے مجکو پیدا کیا کہ وہی مجکو ہدایت کریگا تو انکے باپ نے
کہا کہ مین تجکو سنگسار کرونگا اور قصہ طول ہے تو حسب فصل ۱۲ انکو زمین سے اونکو ہجرت کا حکم ہوا وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً
فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور کیا مقولہ ابراہیم کو کلمہ باقیہ اوسکے عقب مین امید کہ اونکی اولاد
رجوع کرین پس ابراہیم نے یاران کنعان سے ہجرت کی ہر جگہ بہی ہجرت کی اور اللہ تعالی کا برکت کے ساتہہ کثرت اولاد کا وعدہ ہوا
پہلے بوجہ اسماعیل ہونیوالی تہی پہر برکت کا اسحاق کے سبب سے وعدہ ہوا اور پہر اونکی اولاد کی تباہی کا
ذکر ہے جو بخت نصر نے کی اور برکت پانیکا کیا نیہ کے سبب وعدہ ہوا جو اونکو برکت ذوالقرنین کیقباد ہیکل
نسل ہادی بن یافث سے اونکو ہوئی جو زمان دارا تک اونکی سلطنت رہی اور سکندری سلطنت آئی
سکندری کو بعد رومیہ کے سبب سے یہود کو بربادی کا وعید ہوا تو پہر اونکے لیے برکت کا وعدہ بدولت اسلام
انکو اچہے ساری خاندان برکت پاوین تو نوبت بنوبت حسب وعدہ اسحاق کی اولاد اپنی وعدہ وعید کو
پہونچی اور اولاد اسماعیل مین وہی بہلائی گئے اور اسماعیلی کسی کے تابع نہوئی بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ
وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُبِينٌ ۝ بلکہ برخوردار رہنے دیا ان اہل مکہ والون کے
آبا کو حسب وعدہ زمرا آور ... یہانتک کہ آیا اونکو حق یعنی قرآن اور رسول ظاہر جس سے ساری خاندان برکت پاوین
پر افسوس کہ انہون نے انکار کیا جیسے ارشاد ہوتا وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ
كَافِرُونَ ۝ اور جبکہ آیا اونکو حق موعود جو برکت کرنے کے فضل ہوا انکو یعنی ابراہیم کو اولاد اسماعیل مین موعود کو
اور پارہ پارہ کرکے فیصل ۱۰ سفر ... اور ... منزل ہونا اوسکا ثابت ہوا تو انہون نے کہا کہ یہ شعبدہ ہے اور تحقیق
ہم اوسکو ساتہہ انکار کرنیوالے ہین کیونکہ اونکا خیال یہود کی تعلیم سے حسب ... فصل ۳۳ سفر ... کے خدا کی آنیکا
اور اوسکے ساتہہ فرشتے ہونیکا تہا جو ہزارون ہزار مقدس کرکے لکہی ہوئی ہین حالانکہ مطلب اوسکا وہ نہ تہے

کہ مطالب خدا کو آپ سے روح اعظم کا آنا بصورت حضور سے ہے مثل ہذا الا انک سے کے آئینے مطالب جانفزا رتعدر سین
دیرہ ست ہی ہے اونکا مقولہ ہوا کہ اگر قرآن آیا ہی تہا تو کسی بڑے آدمی پر آیا ہوتا نہ یتیم پر وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اور کہا اونہوں نے کیوں نہ اتارا
گیا یہ قرآن ان دو قریوں یعنی مکہ و طائف کے مرد عظیم مالدار پر جیسے مکہ مین ولید اور طائف مین عروہ بن
مسعود ثقفی تہا تو اوسکے چند جواب دیئے جاتے ہین اول یہ کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ
قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ آیا وہ تقسیم کرتے ہین اے پیغمبر تیرے
رب کی رحمت کو کہ دنیا کا مال ہی ہو اور نبوت بہی ہو سمجہہ تقسیم کی اونکو ہم نے سامان اونکی معیشت حیات دنیا
مین کہ کفار ونکو دی اور بلند کئے اونکے بعض کے بعض پر درجات کہ نبوت دی کہنی یوسف شیبہ وعتبہ عبد اللہ کو
کہ انجام کار یہ ہو کہ پکڑین بعض اونکے جو دنیادار ہین بعض درجات والون کو ٹہٹا کہ یہ غریب یتیم نبی کیونکر ہو
حالانکہ تیرے رب کی رحمت نبوت بہتر ہے اون آدمیوں کے مال سے جو کہ جمع کرتے ہین شاہ ولایت مرتضی کرم اللہ وجہہ کا شعر
اس مقام پر یہ ہے رضینا بقسمۃ الجبار فینا ÷ لنا علم و للجہال مال ہ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ
مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ و اگر نہوتی یہ بات کہ تمام دنیا کے ہوجاوین آدمی ایک گروہ کفار تو البتہ ہم کرتے
اونکے لئے جو کفر کرتے ہین رحمن کے ساتھ اونکے گہرونکی چہتین چاندی کی اور سیڑہیان کہ اونپر چڑہین وہ اور اون
چہتوں پر چاندی کے وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا اور اونکے گہروں کے
دروازہ و تخت جنپر وہ بیٹہکر تکیہ لگاوین کہ وہ بہی مخلوق خدا مین اور ایسا وارین تو لذت پاتین وَاِنْ
كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور نہیں ہے وہ جو
دیکہے گئے ہین کفار مگر دنیا فانیہ کی زندگانی اور آخرت تیرے رب کے پاس متقیون یعنی مشرک سے بچنے والونکے لئے ہے
جو سورۂ شوری مین مذکور ہوے وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ۝ اور جو غافل ہو ذکر رحمن سے مقرر کرتے ہین اوسکو شیطان جیسی والشی ہیں وہ اوسکا قرین ہوجیسے

ربع

مکہ کو وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ اور تحقیق وہ
یہودی شیاطین البتہ روکیں اہل مکہ کو راہ درست ایمان سے اور ظن کریں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں حَتَّىٰ
إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ تا آنکہ جبکہ
آوے ہمارے پاس اور دوزخ کا حکم ہو تو وہ غافل کہے اے کاش میرے اور تیرے درمیان ہوتے مشرق و مغرب کے
دوری پس بہت برے قرین وہ شیطان اور ظاہر کیا جاوے گا وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذ ظَّلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُونَ ۝ اور ہرگز نہ نفع دیگی تمکو یہ تمنا آج کے روز جبکہ تمنے کفر کیا تحقیق تم عذاب میں مشترک ہو أَفَأَنتَ
تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ آیا پس تو سناوے آواز بہرے کو یا راہ
دکھلاوے اندھے کو جو حسب فصل ۴۲ یسعیاہ کے وہ اندھے بہرے ذکر کیے بیان ہوئے ہیں جیسے سورہ بقر میں انکا
حال مذکور ہوا اور جو گمراہی ظاہر میں گرفتار ہیں انکی مثال انکو فرماتا ہے فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُم
مُّنتَقِمُونَ ۝ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِم مُّقْتَدِرُونَ ۝ پس اگر ہم تجکو لیجاویں
ہجرت کرا کے مدینہ میں پس ہم اونسے عوض لینے والے ہیں تا آنکہ دکھلا دیں ہم تجکو وہ جو ہمنے تجسے وعدہ
کیا ہے پس ہم اونپر قدرت رکھنے والے ہیں فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ۝ پس محکم پکڑ تو اوسکو جو وحی کی گئی ہے تیری طرف کہ تو راہ درست پر ہے وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ
وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝ اور تحقیق قرآن البتہ یادداشت ہے تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے اور
جلد سوال کیا جاویگا اہل اسلام کو اوسکی ... اسمین فنون کی طرف اشارہ ہے جو سورہ شوریٰ
میں مذکور ہوئی اور وہ جو کفار یہود کا مقولہ تہا کہ ہم دین اسلام اختیار کریں اگر ہمارے بتون کی عظمت
ایک مرتبہ بھی کیجاوے تو ہم اہل اسلام سے کہ خدا کی عبادت دوسرے سال کریں تو ارشاد ہے وَاسْأَلْ مَنْ
أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝ اور دریافت
کر تو اہل کتاب سے جو قرین کفار مکہ کے ہیں ان ہمارے رسولوں کا حال جنکو ہمنے تجسے پہلے بھیجا آیا کیے ہمنے انکے
سوا رحمٰن کے معبود کہ انکی وہ عبادت کرتے ہرگز نہیں دوسرا جواب ارشاد ہے وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ
بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور ہمنے بھیجا موسیٰ کو

ع ۴

اہل ایمان تہی جو ایمان پوشیدہ رکہتے تہے اونکی محبت سالم رہی اور فرعون کا قصد موسیٰ کے قتل کا ہوا اور فرعونیون سے صلاح دی کہ اونکے بیٹون کو قتل کرو فرعون نے موسیٰ سے کہا کہ تم باہر جاؤ اور عبادت کرو موسیٰ نے کہا کہ ہم جوان و بڈہے اور لڑکے و لڑکیون کو ساتہہ جائینگے اونسے سوا مردونکو اور کی اجازت نہ دی اور موسیٰ نے یہ تسلیم نکیا لہٰذا صدمہ سے موسیٰ دیوار دان کو کہلوادیا اور قوم فرعون سے جو ایمان پوشیدہ کرتا تہا اوسنے سمجہایا کہ کسقدر اونکو تختی پہونچی ہے تو موسیٰ کی دعا سے ٹڈی آئی اور فرعون سے کہا کہ میرا گناہ اس وقت معاف کرو تو موسیٰ کی دعا سے جاتی رہی اور پہر فرعون کا دل سخت ہوگیا تو دعائے موسیٰ سے تین شبانہ روز تاریکی چہاگئی تو فرعون نے موسیٰ پر تشدد کیا اور کہا کہ میرے روبرو نہ آئیو جسدن تو آویگا اوسدن مارا جاویگا پھر ایکدن فرعون و فرعونیون پر مری پڑی تو اوسنے اجازت دی اور روشن محرم کو موسیٰ بڑی تجمل سے نکلے پر راہ سے دوسری طرف کیطرف پہنچے تو فرعون اونپر لشکر لیکر چڑہ دوڑا کہ موسیٰ اور اونکے ساتہیون کو قتل کرے فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس جبکہ وہ ہمکو غضب مین لائے کہ موسیٰ کے ساتہہ تشدد سے فرعون پیش آیا تو عوض لیا ہمنے اوس سے فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ ۝ پس غرق کیا ہمنے اونکو پس کیا ہمنے اونکو پیشوا اگلے کفار مثل دو ہمرو ونکے لئے یہ قصہ موسیٰ کا تمام ہوا اور دیکہو اس وقت فرعون کے ساتہہ موسیٰ نے دوسرے کو خدا کہنے نہ دیا لیکن ہم مین سے مسیح کی نسبت اثر اس کیا ہے ہمارا ارشاد ہے

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ اور جب بن مریم کے روبرو عیسیٰ کا ذکر بیان کیا گیا مثل سے لئے جبکہ ذکر آتا ہے ہو عیسیٰ کو نصاریٰ جو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور یہی طرح ملائک کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین تو اونکی ایسی نرم اوس سے ہو جاتی وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۝ اور کہا انہون نے کہ ہمارے معبود بہتر ہین یا عیسیٰ ہو جاوے مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝ یہ بیان کیا انہون نے اور سے مگر براہ جدل کیونکہ وہ عیسیٰ کے معتقد تہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسیح کی الوہیت کے معتقد تہے بلکہ وہ قوم بیہودہ ہے کہ جب اہل مسیح کی الوہیت ظاہر کرکے تردید کرتے ہیں اوس وقت اونکو حجت کرنی تہی یعنی جو مسیح کو عبد اللہ کہتے ہین کہ پرستش کی وہ لائق نہین جیسے ارشاد ہے إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ نہین ہے وہ مگر بندہ ہمارا کہ انعام کیا اور کیا ہمنے اوسکو

نسخ ہے کہ مسیح نے فصل ۵ متی کی مطابق فرمایا کہ مین توراۃ کو رد کرنے نہین آیا بلکہ کامل کرنے آیا ہون
جیسے نسخ کہتے ہین پس ڈرو اللہ سے اور میری اطاعت کرو کہ اللہ پروردگار میرا اور تمھارا ایک ہے پس
اوسکی بندگی کرو یہی راہ درست ہی جس مسیح نے کبھی آپ کو پوجنے کا حکم نہین فرمایا فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ
مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ٥ پس اختلاف کیا گروہون نے
اونکے درمیان سے کہ یہودی مسیح کو نبی دروغگو سمجھے اور نصاریٰ اونکو پوجنے لگے پس افسوس ہی اون ہرداکو کی
جنہون نے مسیح پر ظلم کیا عذاب دردناک قیامت سے اور مسیح پہلی بار آنے تھے سو آ گئے اب هَلْ يَنظُرُونَ
إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ٥ نہ انتظار کرین مگر ساعت کا کہ آوے
اونکو ناگہان اور وہ شعور نرکھین جیسے مسیح نے فرمایا ہی کہ بارہ گر میرے آنیکے وقت سی کوئی اطلاع نہین رکھتا
جیسے باب اول اعمال مین ہے۔ اور نصاریٰ جو مسیح کو پوجتے اونکا حال فرماتا ہی الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ٥ دوست اوس روز بعض مثل مسیح بعض نصاریٰ کے دشمن ہونگے مگر متقی کہ
باہم گر شفاعت کراوین جیسے کہین اپنے دوست مسلمانون کو جنہون نے اونکے کہنے کی مطابق ایمان حاصل کیا
يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ٥ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا
مُسْلِمِينَ ٥ کہ اے خدا کے بندو نہین ہی خوف تمہارے اوپر آجکے روز اور نہ تم رنجیدہ ہوگے وے بندے جو
ایمان لائے ہماری آیات پر اور تھے مسلمان اونکو کہا جاوے ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ
تُحْبَرُونَ ٥ داخل ہو جنت مین تم اور تمہاری ازواج خوش ہو يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن
ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ٥
پھرایا جاوے اونپر سونے کے طباق پر از میوہ و پیالے شراب کے بھر کر ہوے اور اوسمین وہ ہو جو خواہش کرین
نفس اور لذت پاوین آنکھین اور تم اوسمین ہمیشہ رہنے والے ہو وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا
بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ٥ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ٥ اور وہ بہشت ہی وارث
ہو سے تم بسبب اوسکے کہ تم عمل کرتے تھے تمہارے لیے اوسمین میوہ بہت سی ہین اور اوسے کہا إِنَّ الْمُجْرِمِينَ
فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ٥ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ٥ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن

كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ بدرستی مجرم لوگ عذاب جہنم مین ہمیشہ ہونگے نہ کم ہوا اونسے عذاب اور وہ
اوسمین ناامید ہون اور ہمنے نہ کمی کی اونکے ساتھ لیکن تھے وہی کمی کرنیوالے وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ
لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور وہ دوزخی ندا کرین کہ اے مالک خازن
دوزخ چاہیے کہ حکم کرے موت کا ہمارے اوپر تیرا رب مالک کہیگا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ البتہ لائے ہم تمہارے پاس حق جو کہ قرآن ہے لیکن اکثر تمہارے
حق کے لیے کراہت کرنیوالے ہو اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ آیا وہ قصد کرین بڑے امر یعنی قتل پیغمبر کا
پس ہم قصد کرنیوالے ہین اوسکی بچاؤ کا یا گمان کرین کہ ہم نہ سنین اونکا سر اور اونکی کانا پھوسی ہاں اور
رسول ہمارے فرشتے اونکے پاس لکھین اور جبکہ اونکو کامل طرح سے تسلیم ہوچکی تو ارشاد ہو قُلْ اِنْ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ فرما ہی محمد کو اگر ممکن ہو کہ رحمن کے لیے ولد ہو تو مین ہی
اول عبادت کرنیوالون سے ہون لیکن ولد اوسکے لیے ممکن نہین جیسا ارشاد ہے - سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پاک جانتا ہون رب سماوات وارض وعرش کو
اوس سے کہ وہ وصف کرین فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ
پس چھوڑ اونکو کہ بحث کرین اور لعب یہانتک کہ ملین اپنے اوس دن سے کہ وعدہ کیے گئے ہیں کہ وہ روز بد ہے
کہ اوس عرصہ تک اپنے باطل کو اور شرک مین گرفتار رہین ولیکن وعید کیون نہین آتا آیا کوئی دوسرا الہ ہی
جو ہو سکتا ہے ارشاد ہو وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ
اور خدا وہ ہے جو آسمانون مین الہ ہے اور زمین مین بھی وہی الہ ہے اور وہی حکمت والا دانا ہے
اوسکو ادیگا وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ
عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور بابرکت ہے وہ ذات پاک جسکے لیے ملک آسمانون وزمین
کا ہے اور جو اونکے مابین ہے اور اوسکے پاس علم ساعت ہے اور اوسکی طرف رجوع کروگے اور ہنوز وہ
وقت نہین آیا جو وعدہ کیا گیا ہے وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ٥ اور نہ مالک ہوں وہ جنکو پکارتے ہیں سواے اللہ کی شفاعت کے مگر اوسکی جو شہادت دے لا الہ الا اللہ کی اور وہ دل سے جانیں مثل عیسیٰ و عزیر و ملائکہ اور کفار پر مقام تعجب ہے جیسے ارشاد ہو وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ٥ اور اگر تو اونسے پوچھے کسنے اونکو پیدا کیا البتہ کہیں اللہ نے پس کہاں بہکے جاتے ہیں کہ دوسروں کو پوجتے ہیں وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُونَ ٥ اور قسم ہے نبی کے قول کی کہ اے رب یہ قوم ہے کہ ایمان نہ لاوینگی فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ٥ پس اعراض کر اونسے اور کہ سلام رخصت پس جلد جانلینگے وہ وعید جو کہ نازل ہوگا انپر ۔

رکوع ۱۶

سورهٔ دخان مکیہ ہے ۵۹ آیتیں تین رکوع ہیں

اس سورت میں پیشین گوئی ہے فتح بدر کی اور جیسے پچھلی سورت میں اہل مکہ کو فتح بدر سے وعید ہے وہی اس سورت میں ہے اور اسمیں بیان ہے ابو جہل اور اوسکی مثل کا جو آپ کو بہتر جانتے اور وعید قرآنی کی طرف توجہ نکرتے اور قرآن کو منزل نسمجھتے اور نبی کو مجنون جانتے تو آپ کو برا دعوی بد رہیں تجانتے اور جیسے فرعون موسیٰ کی نسبت بد فالی کا خیال کرتا ویسے اہل مکہ قرآن کی نسبت بد فالی کا خیال کرتے اور جیسے فرعون موسیٰ کی وعید کو نسمجھا اور برباد ہوا ویسے اہل مکہ وعید قرآنی کا یقین نکرتے وہ برباد ہوی اور جیسے تبع کی قوم واسطے اوسکی مخالفت کے برباد ہو جاتے تھے وہ برباد ہوی ویسے اہل مکہ کا حال ہو اور تبع کا قصہ اہل مکہ کو مسلم تہا جسکا ذکر کیا جائیگا اور قرآن مجید وہ مبارک کتاب ہے جو زمان آدم سے قبل بعثت اوسکی سبب سے برکت کیا گیا کہ مزار منقسم وجود آدم میں شب قدر میں نازل ہوا اور ابراہیم نے مطابق فصل ۱۲ تکوین کے برکت اوسکو کہا اور شب قدر اکیسوین تاریخ رمضان کو فتح بدر کا فیصلہ ہوا ہے اور اکثر طاق راتوں میں عشرہ اخیر رمضان میں شب قدر ہوتی ہے تو اس مقام سے روایت ابو ذر میں غرابت ہے کہ صحف ابراہیم تیسری رمضان میں اور توراۃ چھٹی اور زبور اٹھارہوین میں اور قرآن چوبیسوین رمضان میں نازل ہوا ہے پس بعد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ کے ارشاد ہے حم ٥ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ٥ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ٥ الواح موسیٰ بالخصوص فصل ۸ استثنا کی مطابق قسم ہے قرآن کتاب ظاہر کی تحقیق ہمنے ہی اوسکو نازل کیا شب مبارکہ

لیلۃ القدر میں یعنی بطور اجمال کے جملہ واحدہ کرکے تحقیق ہم ہیں اسکے ساتھ منکرین کے لئے ڈرانیوالے
کہ منکرین سے حسب فصل ۱۰ سفر ثمنی کی تفتیش ہوگی اور کفار مکہ پر اس شب قدر میں بروز بدر فیصلہ ہوگا
جیسے ارشاد ہے فِیۡهَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ۙ اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ۚ رَحۡمَةً
مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۙ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا
اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِیۡنَ ۝ اوس شب قدر میں فیصلہ پاوے ہر امر حکم برا ہماری طرف سے تحقیق ہم ہی ہیں
رسول کے بھیجنے والے ہزار ہفتم وجود آدم میں بنظر رحمت تیرے رب سے جو فصل ایستم خروج وہ سفر ثمنی میں رحمت
خاص ہو وہی ہے رب آسمانوں اور زمین اور اونکے مابین سے جنکو عرصہ قصہ زمانہ میں پیدا کرکے سبت کو مبارک
کیا جسمیں اشارہ ہزار ہفتم وجود آدم میں نبوت کے ختم کا ہوا اگر ہو تم ایقان کرنیوالے اور فصل ۹ سفر ثمنی میں
قرآن کی تعریف میں تعلیم خدای یگانہ کی طرف لکھی ہے تو ارشاد ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ؕ رَبُّکُمۡ
وَ رَبُّ اٰبَآئِکُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ۝ بَلۡ هُمۡ فِیۡ شَکٍّ یَّلۡعَبُوۡنَ ۝ نہیں ہے کوئی معبود اوسکے بغیر وہی جلاوے
اور وہی مارے تمہارا رب اور تمہارے باپ دادوں پہلوں کا رب اور چونکہ فصل ۳۳ سفر ثمنی میں ہجرت کا اشارہ
مکہ سے مدینہ یا یعنی طیبہ میں ہوا ہے جو باعث انکار اہل مکہ نبی فرماویں تو انکو واسطے اتمام ایمان۔ لا دین بلکہ
وہ شک میں ہوں فیصلہ کی بابت کھیل کریں گو کہ لیے اونکو یقین ہو کہ بدر میں وہ مارے جاویں گے تو ارشاد ہے
فَارۡتَقِبۡ یَوۡمَ تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ ۙ یَّغۡشَی النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝
پس انتظار کر اوس دن قحط سالی کا کہ لاوے آسمان ظاہر دھواں کہ ڈھانپے آدمیوں کو دعا کی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ عذاب ہے دردناک پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اونپر یوسف کے برس بھیج پس سال
خشکی کا پڑا کہ کافر کتے اور بیحوان تک کہانے لگے اور آنکھوں کے آگے دھواں مثال نظر آنے لگا اور وہ دھواں
جو آثار قیامت سے ہے وہ دوسری بات ہے وہ ترتیب آیات کو بیان مناسبت نہیں گو بلسان اشارہ اوسکی
طرف کیا گیا ہو پر وہ دوسری بات ہے جو مسافت کی سمع و بصر دن کو بکڑے اور اہل اسلام کو قتل کا کام دریافت ہو
رَبَّنَا اکۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ۝ اور کفار لاچار ہوکر اور کہا اے ہمارے رب دور کر
ہمسے عذاب قحط سالی تحقیق ہم ایمان لاتے ہیں تو حکایت کی قحط سالی کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے

اور کھیتیاں اور اچھے مقام اور نعمت انہوں نے چھوڑی تھیں جس میں وہ خوش تھے کذالک ایسے ہی ہم اہل مکہ کے ساتھ
کر ڈالنے ہیں جنکے پاس طائف کے باغ وغیرہ ہیں جیسے عتبہ و امیہ سکے وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ۝
اور وارث کیا ہمنے انکا دوسری قوم کو کہ بنی اسرائیل کے سوا دوسرے تھے جنمیں تیسرا فرعون بانی ہرمان ہوا ہے
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ پس نہ روئے اونپر آسمان و زمین اور نہ تھے
وہ مہلت پانیوالے انس بن مالک سے مرفوعاً مروی ہے کہ نہیں ہے کوئی بندہ مگر اوسکے لئے دروازے ہیں آسمان میں یعنی
غیب سے ایک دروازہ ہے کہ اوترتا اوس سے اوسکا رزق اور ایک دروازہ ہے جس سے چڑھتا ہے اوسکا عمل جب کوئی
مرتا ہے اور اہل ایمان اوسے نہیں پاتے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کہاں ہے مرد مومن کہتا ہے کہ وہ تو
مر گیا تو کہتے ہیں وہ ہمارے پاس نہیں آیا دوزخ میں گیا الحدیث اور مومن پر چالیس روز آسمان و زمین
روتے ہیں جیسے معالم میں ہے بیان سے چالیس کی اصل دریافت کرو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ
الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ اور نجات دی ہمنے
بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت دینے والے عذاب سے کہ وہ تھا متکبر اسراف کرنیوالوں سے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ
عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اور ہمنے پسند کیا
بنی اسرائیل کو جان کر عالموں سے اور دیں تھیں ہمنے انکو وہ آیات جنمیں آزمائش ظاہر ہے کہ اونپر قائم رہیں یا نہیں
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تحقیق یہ لوگ مشرکین مکہ اور بعض یہودی بھی کہتے ہیں کہ نہیں کوئی موت و حیات
مگر پہلی اور ہم اوٹھائے والے نہیں اور کہا اگر تم سچے ہو تو لاؤ ہمارے باپ دادوں کو کہ وہ گواہی دیں اور یہ صفت
دجال کی ہوگی کہ طریق سحر پر ہم کو اونکے آباو اجداد کو دکھلاویگا نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ لوگ مخالفت
نبی کے سبب اپنی تباہی سے غافل تھے جیسے قوم تبع تو ارشاد ہے اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ آیا وہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور وہ لوگ جو پہلے تھے کہ اونکو ہمنے ہلاک
کیا اور تھے وہ گنہگار اور خصوصیت تبع کی اس جگہ یہ ہے کہ اہل مکہ کو وہ مسلم ہے کہ تبع نے کعبہ کی تعظیم کی اور
بقول ابن عباس یہ آخر تبع ہے مسمی اسعد ابو کرب اور تبع والی اہل صور یمن تھے اور اوسکا بیٹا لشکر سے جدا ہو گیا

ع

الغرض اہل یثرب مدینے کے باہر سے جو اوس وقت مین تہا بنی اسماعیل کی اولاد آباد تہا مار لیا تہا کہ اوس نے خروج
کے آبا ہوت تبع قوم اوس سے وہان آنکر آباد ہوئی ہین پس تبع نے تبع کی نسل والے بعض انصار کے اجداد کے
تباہ کرنیکا ارادہ کیا اور اہل تہا مقابل اسطرح سے اوسکے ہوتے کہ رات کو تہا یا مارتے اور دن کو بہاگ جاتے
کہ اولاد اسماعیل کی بہادر اور مشہور ہے تو تبع کو خوش آیا اور کہا کہ البتہ یہ بڑی لوگ ہین اور چونکہ فصل ۱۳ سو نفری مین
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اوس مین لکہی ہوئی ہے اشیل نے جسکی فصل ۱۲ کتاب مین مدینہ تہا کو ہجرت گاہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم لکہا ہے تو کعب اسد احبار جد بنی قریظہ نے حوالی مدینہ مین قیام کیا تہا جو دونون چچیرے
بہائی تہے تو کہا اوی بادشاہ ایسا نکر کیونکہ یہ ہجرت گاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے جنکی ولادت مکہ مین ہوگی
اور یہ مقام مقابلہ کا اونکے اصحاب اور اونکے دشمنون کا ہوگا اور تبع نے دریافت کیا کہ کوئی نبی سے مقابلہ
کریگا تو اونہون نے کہا کہ مقابلہ کرین گے اونکی قوم تو یہان قتل کئی جاوین گے پس باز رہا تہا مدینہ سے اور اُن
دونون کو مع چند نفر یہود کے ہمراہ لیچلا اور آتش پرستی سے توبہ کی اور دین یہودی اختیار کیا اور آئی اوسکی پاس
قوم ہذیل اور اونہون نے موتی و زبرجد و چاندی کا خزانہ کعبہ کے نیچے بتلایا تو تبع نے احبار مذکور سے دریافت
کیا تو اونہون نے کہا کہ اس بیت کا قصد برائی کی نسبت کوئی نکرے مگر وہ سپر و بال آئی پس یہ سنکر قوم ہذیل کو ہاتھ پاؤن
کاٹے اور اونکا مکہ کے سولی پر چڑہایا اور مکہ مین آنکر کعبہ پر غلاف اور چہ ہزار بدنہ قربانی کی اور چہ دن ٹہر گویا چہ ہزار
سال کی اوسنے عبادت سات سو ہزار نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتظار مین اوسکی اور طواف کعبہ کیا اور سر
منڈوایا اور لوٹ گیا یمن کی طرف تاکہ یمن مین داخل ہو تو آڑے آئے اوسکی قوم حمیر کہ نہ ہونے دینگا کیونکہ تونے
اپنا دین آبا ترک کیا پس بلایا تبع نے اونکو یہودی دین کی طرف کہ اوسوقت مین وہ اسلام تہا اور یمن والے
آتش پرست تہے اور اسفل جبل مین آگ تہی تو قوم نے کہا کہ چلو آگ کے پاس جاکر پہچلو تبع نے کہا کہ تمنے انصاف کیا
پس قوم گئی اور اونکے بتون کو وہ کہا گئی اور دونون احبار مع توراۃ کے اوسمین سلامت رہے پس اس مقام سے حدیث
مین اس تبع کی مدح آئی ہے اور قوم کی اوسکی ملامت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مین نہین جانتا کہ
تبع نبی تہا یا نہین ۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ٥ اور نہ پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین اور جو انکے بیچ مین ہے کو لعب کرنیوالے اور نہ پیدا کیا ہمنے اون

دونون کو مگر حق متفرق ہوسکے ساتھ جو قیامت مین متحقق ہوگا ولیکن اکثر لوگ اونکو نہ جانیں لیس جب کوئی
سرکشی زیادہ کرتا ہے سرکوب اوسکا پیدا ہوتا ہے ہر سبب کی جزا کے لئے ذر فصل قیامت مقرر ہے جیسے ارشاد ہے
اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۙ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَیْـًٔا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۙ
اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۠ تحقیق روز فصل اون سب کی میقات ہے جس دن
نہ بے پرواہ کرسکے کوئی قریب دوسرے قریب کو اور نہ وے مدد دیئے جاوینگے مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے کہ ختم المرسلین بروز
روح الکون علیہ الصلوۃ والسلام کی تسلیم کرے تحقیق وہ رحم والا ہے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۖ كَالْمُهْلِ ۚ
یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۙ كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ؕ اور تحقیق درخت تھوہر مثل ابی جہل گنہگار کا کھانا ہوویگی تیل کی تلچھٹ کی
طرح سے کہ جوش مارے پیٹوں مین کھولتے پانی کی مثال خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۖ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ
رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ؕ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ
تَمْتَرُوْنَ ۠ اور زبانیہ کو حکم ہوگا کہ اسکو پکڑ لیں روانہ کرو اوسکو دوزخ کے وسط کی طرف ڈالو اوسکے سر پر
گرم پانی کا عذاب اور کہا جاوے گا چکھ کہ تو غالب بزرگ داوی ہے تحقیق یہ جزا اوسکی ہے جسکے ساتھ تم شک کرتے تھے
اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۙ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۚۙ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ
مُّتَقٰبِلِیْنَ ۚۙ كَذٰلِكَ ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ؕ تحقیق متقی مقام امن مین ہونگے جنتوں اور چشموں
مین پہنیں سندس اور استبرق مقابل ہوں اور نکاح کریں اونکا حوروں سے یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
اٰمِنِیْنَ ۙ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۙ
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۠ چاہیں جنت مین ہر میوہ امن والے نہ چکھیں اوس مین
موت مگر دنیا کے پہلی موت اور نگاہ رکھے اللہ اونکو عذاب دوزخ یہ تیری رب کی فضل سے یہی ہے
دولت بزرگ جو بدولت قرآن حاصل ہوگی فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۠ فَارْتَقِبْ
اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۠ پس جز این نیست ہم نے آسان کیا ہے اوسکو تیری زبان کے ساتھ شاید وہ نصیحت پکڑیں
پس انتظار کر فتح کا کہ وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں حدیث مین ہے کہ جو رات کو پڑھے حٰمٓ الدخان استغفار
کریں اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے۔

سورۂ جاثیہ مکیہ ہے چھتیس آیت چار رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین نضر بن حارث ملحد کے مارے جانیکی پیشین گوئی ہے اور نیز اس سورت مین نضر بن حارث کی
دہریت کی تردید ہے جو اختلاف عالم کو منسوب بدہر موسوم کرتا ہر بت پرست اور قیامت کا منکر تھا اور کہتا
کہ حیات دنیا کے سوائے کچھ جزا و سزا نہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ
مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ الواح موسیٰ کی مطابق نزول پارہ پارہ کتاب ہی اللہ غالب با حکمت سے
اسکی دلیل اعلیٰ پیشین گوئی ہی جس سے الحاد کی بیخ برکندہ ہو جو نزول کلام کے معتقد نہون بلکہ خدا کو بالکل نہ
جانین اور دہریہ ہون کی نسبت تعلیم ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝
تحقیق آسمانون اور زمین کی پیدائش مین البتہ آیات ہین مومنین کے لئے کہ ایک خالق ہے گو ملحد اوسکو نہ سمجھے
وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اور تمہاری پیدائش مین اور اون حیوانون
جو پہیلائی گئی آیات مین ثبوت حق پر اوس قوم کے لئے کہ ایمان کرتے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝
اور اختلاف رات و دن مین اور اوس باعث رزق مین جو نازل کیا ہی آسمان سے اور زندہ کیا اوس سے زمین کو
اوسکی موت کے بعد اور ریاح کی گردش مین آیتین ہین وجود حق پر اوس قوم کے لئی جو تعقل کرین کہ یہ تغیرات
بغیر تغیر کرنیوالے کے نہین ہوسکتے کہ وہ سوائی وجود مطلق کے دوسرا شئ متصور نہین اور وہ ہر موجود قدیم بالذات
ہے موجود ہی تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ
يُؤْمِنُوْنَ ۝ ان آیات خدا کو ہم پڑھتے تیری اوپر روح حق کے ساتھ پس کس حدیث کے ساتھ بعد رسول خدا
و خدا کی آیات کے ایمان لاوین وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ
يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ افسوس ہے جہوٹے گنہگار مثل نضر
بن حارث کے لئی جو سنتے آیات خدا کو کہ پڑھی جاوین اوسپر پہر اصرار کرے کفر پر تکبر کرنیوالا ہوکر کہ گویا اوسنے اونکو
نہین سنا پس اوسکو بشارت دی دردناک عذاب کی ساتھ کہ وہ دنیا مین ذلت سے مارا جاوے اور آخرت مین

جہنم میں جاویں جیسے ارشاد ہی وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا
مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اور جب جانی ہماری آیات میں کچھ مثل اسکی
کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل کتاب سے دریافت کرو اور اہل کتاب مثل فنحاس و مالک بن صیف نے جو کہ ان
کے نبوت نبی اسماعیلی سے انکار کیا پکڑے آیات خدا کو ٹھٹھا انکے لئے عذاب ہی ذلت دہندہ کہ پرے اونکے
جہنم ہے اور نہ بے پرواہ کرے اونسے کچھ جو حاصل کیا ہی اور نہ وہ جو پکڑے سواے خدا کے دوست اور انکو
عذاب ہی بزرگ بروز قیامت هَٰذَا هُدًى ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ ع
مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝ یہ قرآن ہدایت ہی اور جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کی آیات کا اونکے لئے عذاب ہی
ہلاکت دردناک سی کہ صریح حق تعالی کی توحید و تصرف کو انکار کرتے ہیں اور اللہ کی وہ صفت ہی جو ارشاد
اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ ۝ اللہ وہ ذات ہی جسنے مسخر کیا تمہاری فائدہ کے لئے دریا کو تاکہ جاری ہو جہاز اوسمیں اوسکے حکم
اور چلے ہئے کہ تم خواہش کرو اوسکے فضل سی کہ سوداگری کا مال لیجاؤ اور امید کہ تم شکر کرو کہ بیباکسی معنی مطلق
ذات خدا کے اور وہ سی یہ بندوبست ہو نہ بغیر ایجاد کے خود بخود ہے وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اور مسخر کیا تمہارے لئے اوسکو
اوسکو جو آسمانوں میں ہی اور جو زمین میں ہی سب کو اپنی طرف سی تحقیق اسمیں البتہ نشانات ہیں اوس
قوم کے لئے جو فکر کریں کہ وہ سب میں تصرف بے متصرف کے نہیں ہو سکتا اور جبکہ وہ خدا تعالی کے ہی منکر ہیں
تو وہ اگر اہل اسلام کو تکلیف دیں تو کیا جای شکایت ہی قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ
لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فرما اون لوگوں کے لئے جو ایمان
لائے درگذریں اون لوگونکی تکلیف دہی سے جو نہ امید رکھیں خدا کی بادشاہت آسمانی اسلامی کے
دلون کی تاکہ جزا دی ایک قوم کو بسبب اوس گناہ کے جو اونہوں نے حاصل کیا تھا مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ جو نیک کام کرے پس اپنے نفس کے فائدہ

کے لئے ہے اور جو بری کرے وبال اوسکا اوپر ہے جسنے دنیا مین برا کیا پہر تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو
اب بعض اہل کتاب کا انکار جسکے سبب کافر ہنسا قرآن پر کرین تو اوسکا جواب ارشاد ہی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا
بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ
عَلَی الْعٰلَمِیْنَ وَاٰتَیْنٰهُمْ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۵ اور البتہ دی
ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب وحکم نبوت اور نصیب کیا اونکو طیبات سے اور فضیلت دی ہمنے اونکو عالمون پر
اور دئے ہمنے اونکو نشانات امر اسلام کی نسبت مثل اقرار ختم وجود آدم مبیح الموت حضور صلی اللہ علیہ وسلم
پس نہ اختلاف کیا اونہون نے مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم براہ بغاوت باہم دگر حرام کہانے کے سبب ہی تحقیق
تیرا رب حکم کریگا اونکے درمیان بروز قیامت جسمین وہ اختلاف کرتے تہے جیسے بعض مبینات اسلامیہ توراۃ کے
اسلام کے مقدمہ مین مقدمہ سوم مین مفصل ہوچکی ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا پہر کیا ہمنے تجکو
شریعت پر امر حق سے جو موعود کی مطابق ہے پس تو اوسکی پیروی کر اور نہ پیروی کر اون اہل مکہ کی خواہشون کی
مطابق کہ نہ جانتے جو کہین کہ اگر عذاب ہوا تو ہم بچالین گے کہ وہ ہرگز نہ بے پرواہ کرین تجہے اللہ سے کچہ بلکہ وہ
سرور بدرجہ خوب جنت بلاہین ہون کہ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ۵ اور تحقیق
بعض ظالم بعض کے دوست ہین جیسے یہود اہل مکہ کے اس مقام سے الکفر ملۃ واحدۃ کا مشہور ہی اور اللہ
دوست ہے متقیون کا جو شرک سے بچین هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۵
یہ آیات بینات کہین ہین آدمیونکے لئے اور ہدایت ہی مومنین کے لئے اور رحمت موعود ہے حسب فصل ۲ خروج وغیرہ
کے امت مقتصدہ قوم یہود کے لئے جو ایقان لادین مثل بعض اہل کتاب متقی اسی تن کے جو ایمان لائے مگر مین
اور کافرین یہود سخت متعصب کا اعتبار نہین تو ارشاد ہی اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ
كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۵ آیا گمان کرین
وہ یہود منکر جنہون نے حاصل کین برائیان کہ کرین ہم اونکو اون متقیونکی مثل جو ایمان لائے اور کام کئے نیک برابر ہو

ع ۲

اونکا زندہ اور مردہ کہ ظالموں کے ساتھ ہیں برا ہے وہ جو حکم کرتے وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور پیدا کیے اللہ نے آسمان و زمین
ساتھ الحق کے ساتھ اور قیامت آوے تاکہ جزا دیا جاوے ہر نفس اوسکو ساتھ جو اوسنے حاصل کیا ہے اور وہ
ظلم کیے نہ جاویں جیسکے آثار ظاہر ہیں پس ملحدین کا مقولہ لغو بے سروپا ہے گو بظاہر اہل علم سے ہو جیسے ارشاد ہے
اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا پس
تو نے دیکھا اوس شخص کو جسنے پکڑا اپنا الٰہ اپنی خواہش کو وہ جو چاہا سو کرو گمراہ کیا اوسکو اللہ نے علم پر
اور مہر کی اوسکے سمع و دل پر اور کیا اوسکی بینائی پر پردہ پس کون اوسکو ہدایت کرے بعد خدا کے کیا پس
نصیحت نہیں پکڑتے اونہوں نے آیات اور اصرار کیا تکبر کرکے انکی طرف گویا اونہوں نے نہیں سنا اور نہیں جانتے حالانکہ
آنکو اول علم سے سمجھا تھا اور جب اونسے کہا گیا کہ اللہ حکم کرے اونکے درمیان روز قیامت اور ایام اللہ ہیں
حد اونکو تباہ کرے تو وہ کہیں جو ارشاد ہے وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا
يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور قیامت کی بابت
منکر ہوں کہ کہیں نہیں ہے حیات مگر حیات دنیا کہ مریں اور جیویں اور نہ ہلاک کرے ہمکو سوائے امر موہومی دہر کے
اور خدا کوئی شئے نہیں اونکو اسکے ساتھ علم نہیں ہے وہ مگر گمان کریں کہ جسکی طرف ہلاکت کی نسبت کریں
اوسکو وہ موجود نہیں جانتے حالانکہ وہی دہر بمعنی قدیم ہے جسکی طرف نسبت کرتے ہیں
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ اور جب پڑھی جاویں اوپر ہماری آیات واسطے خدا کی توحید وجود قیامت پر تو انکی
حجت مگر کہنے لگے کہ لاؤ ہمارے باپ دادوں کو کہ بعد مرگ کے زندہ ہوتے دیکھیں اگر تم سچے ہو حالانکہ اونکا
باپ دادوں کے زندہ کرکے دکھلا دینا مسمریزم سے صفت رجال سے ہیں زندہ کر لاتے سچائی میں کچھ
بٹہ نہیں لگتا بلکہ دلیل صحت نبوت ہے اور وجود خدا پر دلیل بندوں کی زندگانی و اونکی فوت ہے جیسے ارشاد ہے
قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ فرما اللہ جلاتا ہے تمکو پہر مار یگا تمکو پہر تمکو جمع کریگا بروز قیامت زندہ کرکے
جسمین شک نہین ولیکن اکثر آدمی نجانین کہ زندہ ہونا آیا کا دوسری مرتبہ بروز قیامت مقرر ہے جیسے
تمہارا اوریہان پر دجال کی مسجد ہماری نہیں جو ہم پر درست ہے دکھلادی ارحم ... رسا و سے
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝ اور اللہ
کے لیے ہے آسمانوں و زمین کا ملک۔ اور جس روز کہ قائم ہو قیامت اوس روز زیانکار ہونگے باطل پر ہونے والے
قیامت سکے کہ ایسی کیسی ہے اس انیوالی کا انکار کیا تو کوئی وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰى
إِلٰى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور تو دیکھے ہر گروہ کو بروز قیامت گھٹنے ٹیکے ہوا ہر امت
ہر امت پکاری جاوے اپنی کتاب کی طرف اور فرمایا جاوے کہ آج کے روز جزا دیے جاوگے اوسکی جو تم کرتے تھے هٰذَا
كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ یہ کتاب ہماری گویا ہے تمہارے
اوپر حق کے ساتھ تحقیق ہم لکہتے تھے وہ جو تم عمل کرتے تھے کراما کاتبین کے ہاتھ سے فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ پس وہ جو ایمان لائے
اور کام کئے نیک پس داخل کریگا اونکو اللہ اونکا رب اپنی رحمت مین یہ وہ فوز یابی ظاہر ہے وَأَمَّا الَّذِينَ
كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ۝ پس لیکن
جنہون نے کفر کیا تو اونکو کہا جاوے گا پس نہ پڑہی جاتی تہین ہماری آیات تمہارے اوپر پس تمنے تکبر کیا اور تم تہے
قوم گنہگار وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ
إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ۝ اور جب کہا گیا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت مین شک
نہین تمنے کہا ہم نہین جانتے کیا ہے ساعت نہ ظن کرین ہم مگر ایک ظن اور نہین ہین ہم یقین کرنیوالے وَبَدَا لَهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور ظاہر ہوا اونکے لئے اوس عمل کی برائین
جو کرتے تھے اور آ پڑے اونکو وہ جسکے ساتھ ٹہٹا کرتے تھے وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَأْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝ اور کہا جاوے کہ آج روز ہم بہلا
کرین ہم تمکو جیسے تم بہولے اپنے اس آنے کے روز کی لقا کو اور جگہ تمہاری آتش دوزخ ہے اور نہیں ہے تمہارا مددگار کوئی

کوئی مددگار ذٰلِکُمۡ بِاَنَّکُمُ اتَّخَذۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ ھُزُوًا وَّ غَرَّتۡکُمُ الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا فَالۡیَوۡمَ لَا یُخۡرَجُوۡنَ مِنۡہَا وَ لَا ھُمۡ یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ۝ یہ باین سبب کہ تمنے پکڑا ہماری آیات کو ٹھٹا اور فریب دیا تمکو حیات دنیا نے پس آج کے روز نہ نکلین اوس سے اور نہ طلب تکلیف کیجاوین دوسری دین کے سے لئے جیسے آخرت کے لئے دنیا مین مکلف باحکام ہین اور جب وجود صانع ظاہر ہے جسمین شک نہین اور وعدہ وعید اوسکے راست ہین تو ارشاد ہر فَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ وَ لَہُ الۡکِبۡرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۪ وَ ھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ پس خدا کے لئے حمد ہے رب آسمانون ورب زمین رب العالمین کو اور اوسکے لئے بزرگی ہر آسمانون و زمین مین اور وہی غالب باحکمت ہے کہ وقت مقرر پر قیامت مین جزا و سزا دے۔

سورۃ الاحقاف مکیہ ہے اسمین پینتیس آیت کے چار رکوع ہین

اس سورت مین طالب بن ابی طالب کی سرکشی کا ذکر ہے جو بدر سے بھاگ کر ڈوبا اور اوسکی نسبت پیشین گوئی ہے اور اس سورت کا اوائل اوائل اسلام مین نازل ہوا ہی جبکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سفر یمن مین گئے اور قافلہ سے ایک یہودی مقدس سخت عمر سے ملے اور اونہون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی گواہی دی اور کہا کہ جلد مکہ کو واپس جاکر مشرف باسلام ہو پس ابو بکر مکہ مین آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر کہ اوس وقت مین خلوت کے اظہار کا حکم ہوا تھا تو ایمان لانیکی بابت حکم ہوا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دلیل دریافت کی ارشاد ہوا کہ یمنی یہودی کی شہادت دلیل ہے تو اوسیوقت ابو بکر ایمان لائے کہ کسی دوسرے کو اوس گواہی کی خبر نہ تھی جنکی اولاد و ماں باپ بھی مسلمان ہوئے اور دو سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکر خورد تھے تو چالیس سال کی عمر والا ایسا شخص جسکی اولاد بھی مشرف باسلام ہوئی ہون اور ماں باپ بھی اسلام لائے ہون صحابہ مین کوئی نہین ہوا کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ آخر وقت وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک چالیس کو نہین پہونچے اور چونکہ پہلی سورت مین تبع کے بادشاہ تبع کا ذکر تہا جو بدولت یہود مشرف باسلام قبل از حمد ہا سال زمانہ اسلام سے ہوا تہا اور

اہل مدینہ ومکہ کی رعایت کی تہی اور ایمان ابو بکرؓ بہی ہدایت یہودی مسلمان کے سبب ہوا تو یہ سورت سورت سابق کے پاس رکہی گئی اور مخفی نرہے کہ ایسا شخص جسکو ماں باپ کی تعلیم کے بعد ایمان نصیب نہوا اور بعد مین وہ شریک ہوکر بے ایمان مراد وہ طالب بن ابی طالب دریافت ہوتا ہی جو بدر سے بہاگ کر دریا مین ڈوبا تو جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تعریف ہی جو انکی ماں باپ کو بہی موجب ہدایت ہوے ویسے ہی مثل طالب ابن ابی طالب کی مذمت ہی کہ ابو طالب وفاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا اسکی ماں باپ کی کہنے پر بہی کہ اجرا و اسلام مین مددگار تہی اسلام نہ لایا اور چونکہ ابو طالب ایسے مددگار رہتے کہ اپنی اولاد و دوسرون کو شرکت اسلام مین تاکید کرتی اور بعد وفات ابیطالب کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تکلیفین کہینچین اور طائف تشریف لے گئے اور جنون کے واقعات واقع ہوے تو اس درجہ مین جنون کو واقعات کا آخر سورت مین ذکر کیا گیا پر مخفی نرہے کہ جسکو طالب بن ابیطالب شامل کر اونکی ماں باپ نے اسلام کی تعلیم کی اور قیامت سے ڈرایا تو اوسنے اپنے ماں باپ کو اف کہا کہ بہت سی قرنین گذر گئی کہ کوئی نہ پہرا اور قرآن کو پہلے لوگون کی کہانی کہا تو ارشاد ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○ الواح موسی کی مطابق یا وہ یارہ کتاب قرآن کا نزول ہی اللہ غالب حکمت والے سے نہ انکو پہلو نکی کہانیین ہین نہ پیدا کیا ہمنے آسمانون و زمین وا اونکی مابین کو مگر روح حق کے ساتھہ او میعاد مقرر پر ابعث کے ساتہہ جسمین پر روز رجوع ہوا اور وہ جنہون نے کفر کیا اوس سے جو کہ ڈرائے گئے ہین اعراض کرنے والے ہین قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِىْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِىْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ فرما تم خبر دو جنکو تم پکارو سوائے خدا کے انہون نے کیا پیدا کیا زمین مین یا اونکی شرکت ہی آسمانون کی پیدائش مین لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے یا علم کا آثار اگر تم سچے ہو لہٰذا بت پرستی کو حق سمجہو وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ اور کون گمراہ تر ہے اوس سے جو پکارے سوائے خدا کے اوسکو جو جواب نہ دے اوسکو قیامت تک اور وہ اونکے پکارنے سے غافل ہون وَاِذَا

كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۝ اور جب قیامت مین اوٹھائے جاوین
اور ہون اونکو لئے معبود اونکے دشمن اور اونکی عبادت سے ساتھ منکر وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ اور جب پڑہی جاوین اونپر
ہماری روشن آیات کہین وہ جنہون نے کفر کیا ہے حق موعود کے لئے جبکہ اونکو آیا کہ یہ شعبدہ ظاہر ہے
یعنی بیٹے ہماری نبی بن بیٹھے اور نیز یہ قرآن باہمد گر جدائی ڈالتا ہے کہ اوسکو منکر کافر ایمان لاکر خویش و اقربا سے
جدے ہو جاتے ہین پس قرآن کو علو سبب سے خلو یا سحر کہین یا افترا سمجھین جیسا ارشاد ہے أَمْ يَقُولُونَ
افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ
فِيهِ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ یا کہین کہ اسکو
افترا کیا ہے مدعی نبوت نے فرما اگر اسکو مینے افترا کیا ہے تو تم مالک نہو میرے لئے اللہ سے کچھ کہ تم مجکو بچا سکو
از سب فصل ۰ اسفر وشنی کے وہ خود دروغگو کو فلاح نہ دیگا وہ دانا تر ہے اوسکے ساتھ جیسے اوسمین تم فکر کرو
کافی ہے اللہ گواہ میرے درمیان و تمہارے درمیان کہ ہدایت عقل خدا کی گواہی ہے اور وہی غفور رحیم ہے کہ
جیسے خاص اپنی رحمت کا وعدہ فصل ۲۰ خروج وشنی مین بدولت ختم المرسلین کیا ہے ویسے ہی لایا اور شعبدہ کا
جواب فرماتا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۝
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ فرما نہین ہون مین نیا رسول بغیر
از وعدہ کیا ہوا اور نہ جانون اپنی طرف سے وہ جو کرے میرے ساتھ اور نہ تمہارے ساتھ بغیر از وحی کہ
نہ پیروی کرون مگر اوسکی جو وحی کیجاوے میری طرف پر وحی سے ہے کہ نہین ہون مین کافرونکی نسبت مگر
ظاہر ڈرانیوالا عذاب بدر وعذاب قیامت سے یہ معنی آیت کے صاف صاف ہین وقت معنی آیت اعنی
ما ادری ما یفعل بی ولا بکم مین بلا ملانے دوسری آیت کے ہے جو مفسرین کو پڑگیا ہے اور سند
اسپر کہ پہلے رسولون کے فرمانیکی مطابق یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتا ہے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ فرما تم خبر دو اگر ہو خدا کی پاس سے اور تم

ع ۱

اوسکے ساتھ کفر کرو اور گواہی دی بڑے گواہ بنی اسرائیل میں نے اوپر موسیٰ کی یہی شہادت آیندہ مذکور ہوتی ہے
پس وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا بتحقیق اللہ ہدایت موصلہ نہیں کرتا قوم ظالموں کو ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۝ اور کہا اون طالب شان نے جنہوں نے کفر کیا اون لوگوں کے لیے جو ایمان لائے
اگر ہوتا دین اسلام بہتر نہ سبقت کرتے وہ مسلمان ہم پر اسکی طرف کہ ہم سردار دین کے وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ
هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ۝ اور جبکہ نہ ہدایت پائی انہوں نے اوسکے ساتھ پس جلد کہیں گے یہ بہتان قدیم ہے کہ پہلے بھی دروغ سے
نبوت کا دعوی کرتے آئے ہیں لیکن بہتان باندھ کر خلاف ہوتا ہے اور یہاں پر پہلی کتاب کی مطابق ہے جیسے ارشاد ہے وَمِنْ قَبْلِهِ
كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۝ اور پہلے اسکے گذری ہے کتاب موسیٰ پیشوا گو اور یہاں رحمت جو نازل اسوقت میں ہے جیسے
فصل ۲۰ خروج و باب ۳۳ استثنی میں ہے وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ
لِلْمُحْسِنِينَ ۝ اور کتاب ہے تصدیق کرنیوالی کتاب موسیٰ کی بالخصوص فصل ۱۸ استثنی کو جسمیں لکھی ہے شکست کفار
لکھی ہے اور یہ کتاب توراۃ کی تصدیق حسب وعدہ زبان عربی میں ہے جیسے فصل ۳۳ سفر تثنی میں رسول خداوند کا آنا سینا
یعنی مکہ میں لکھا ہے اور فصل ۱۸ مذکور میں برادران اسرائیل یعنی اسماعیلیوں میں سے جو عرب میں بستے تاکہ ڈراوے
اونکو جنہوں نے کفر کیا اور بشارت ہے مومنین نیکوں کیلئے پس کیسے بہتان قرآن بانعمات ہو سکے إِنَّ الَّذِينَ
قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ بتحقیق جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر محکم رہے اسپر
تا دم مرگ پس نہیں ہے خوف اونپر اور نہ رنجیدہ ہونگے پس وہ اصحاب جنت میں ہمیشہ رہنے والے اونمیں جزا
اوسکی جسکے ساتھ عمل کرتے تھے اونمیں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنکا حال فرماتا ہے جنکے باپ ابو قحافہ
تا فتح مکہ ایمان لائے تھے اور بعد فتح مکہ کے ایمان لائے ہیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اونکے ساتھ کیا کرنا چاہیے
تو ارشاد ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۝ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۝
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۝ اور وصیت کی ہمنے انسان مثل ابوبکر کو اوسکے والدین کے ساتھ
نکوئی کی کہ اوٹھایا اوسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اوسکو تکلیف سے اور اوسکا حمل و ترک شیر تیس ماہ میں ہوا
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي

تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا

وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ

تاآنکہ جب وہ پہونچا اپنی مجلے کو کہ بائیس سال کا ہوکر ہمراہ نبی شام کو گیا جبکہ نبی کی عمر بیس سال کی تھی
اور پھر وہ پہونچا چالیس سال کو اور یمن کو گیا اور شاہ اسرائیلی نے اوس قافلہ کو نبی کی نبوت کی خبر دی جبکہ
مکہ میں لوٹا کہا ای میرے رب الہام کر مجھکو کہ میں شکر کرون تیری اوس نعمت کا جو تونے مجھکو انعام کی اور میرے
باپ پر اور یہ کہ کرون نیک عمل کہ تو اوس سے راضی ہو اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد میں تحقیق میںنے توبہ کی تیری
طرف اور تحقیق میں مسلمانون سے ہون اون لوگون سے قبول کرین بہتر اوسکا جو کرین اور تجاوز کریں اوسکے
سئیات سے اصحاب جنت میں وعدہ سچا وہ جسکے ساتھ وعدہ کئے گئے ہیں یہ آیت مرح صدیق میں اہل صدق کو
پوری پوری ہی اور کچھ زمانہ ہجرت اور اوس مومن کے چالیس سال کی عمر اور کچھ زمانہ ولادت امام حسن علیہ السلام
جنمیں وہ چالیس کے ہوکر شکر کرنے لگے ہون بلکہ ابتداء عمر سے ہی وہ اہل اسلام سے ہیں دیکھو تفسیر صافی اسکے مکدر
مضامین کو جنکا سر ہی نہ پائون ہے اور طالب مثال کا جنکی ما فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا و باپ ابوطالب
مددگار نبی تھے فرماتا ہے وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ

خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ

فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور وہ جسنے کہا اپنی ما باپ کو کہ اف ہی تمہارے لئے
آیا تم وعید کرتے مجھکو کہ نکالا جاؤن میں مرنیکے بعد قبر سے اور گذر گئے قرون میرے پہلے کہ آجتک نہیں پھرے اور وہ
دونون فریاد کرین اللہ سے کہ افسوس تجھپر ایمان لا تحقیق خدا کا وعدہ حق ہے پس وہ کہے کہ نہیں ہیں یہ قصہ مگر
گذشتہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ

وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ ان لوگون پر ثابت ہوا قول عذاب بیچ اون جن و انس
گروہون میں سے جو اونسے پہلے گذر گئے وہ زیانکار ہیں چنانچہ اس مقام میں طالب غزوہ بدر میں کافرونکے
ساتھ آیا اور شکست کھا کر دریا میں ڈوبا پس ہرگز یہ آیت بحق عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نہیں

ہو سکتی وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ہر ایک
کے لئے مومن وکافر سے درجات ہین اوس سے کہ عمل کیا اور چاہئے کہ پورا کرے اللہ اونکی اعمال اور وہ نہ ظلم کئے
جاوین وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ اور یاد کر اوس دن کو کہ پیش کئے جاوین جنہوں نے کفر کیا
آگ پر فرمایا جاوے تم لے گئے اپنی طیبات کو اپنی زندگانی دنیا مین اور تمتع پکڑی تمنے اوسکی ساتھہ کہ دنیا تمہاری
جنت تہی پس آجکی روز جزا دئے جاؤ عذاب ذلت کا اوس سبب سے کہ تم تکبر کرتے تہے زمین مین بغیر الحق
اور بسبب اوسکے کہ تم کفر کرتے تہے اور دلیل کفار کی تباہی پر تمثیل قوم عاد ہی بنا بر آن اوس سے اطلاع فرمائی
وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ ۝ اور یاد کر عاد کے بہائی ہود کا جبکہ ڈرایا اپنی
قوم کو احقاف وادی تنشنا مین جہان بابل تہا کوفہ کے پاس جیسے فصل انکو مین سے ظاہر ہے وَقَدْ
خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ ۝ اور گذر گئے ڈرانیوالے ہود کے پہلے جیسے نوح اور
اوسکے بعد طریق ڈرانیکا ارشاد فرمایا ہو اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی تحقیق مین خوف کرون تمہارے اوپر عذاب دن بزرگ سے ہلاکت
قَالُوْا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝
انہوں نے کہا کیا تو آیا ہماری پاس تاکہ روکے ہمکو ہماری معبودون سے اور انہون نے عذاب دنیا کا چاہا پس کہا
ہماری پاس لا وہ جسکا وعید کرتا ہے اگر تو سچون سے ہے قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ
بِهٖ وَلٰكِنِّيْ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ جواب دیا جز این نیست علم خدا کی پاس ہی اور پہونچاؤن تمکو وہ جسکی ساتہہ
بہیجا گیا ہوں ولیکن دیکہوں مین تمکو قوم کہ جہالت کردیں پہلے قحط سالی اونپر سخت آئی اور مکہ مین دعا
کرنے لگے اور بادل آئی فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ پس
جب دیکہا انہون نے ہود کو بادل برساؤ سامنے ہونیوالا اپنی جنگلونکی طرف انہون نے کہا یہ بادل ہے ہم پر برسائیگا
اللہ نے فرمایا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مینہ برسانیوالا بادل نہین بلکہ وہ ہے

ع ۲

جیسکے ساتھ تمنے جلدی کی تھی ہوا ہے جسمین عذاب دردناک ہے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ
إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ہلاک کرتی ہر شئے کو اپنے رب کے حکم کے ساتھ
پس ہوگئے کہ نہ دکھتے تھے مگر اونکے مساکن ایسے ہی جزا دیتے ہیں قوم گنہگار کو وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ
فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ
وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور تحقیق قدرت دی تھی اونکو اوس شئی میں کہ نہ قدرت دی ہمنے تمکو اوسمیں اور ع ۴
کئے تھے اونکے لئے سمع و بصر اور دل جنسے صنعت پیدا ہو کر تین میل کا اونچا وسیع قد اور احاطہ میں حکمت سے
مکانات کی تعمیر جاسکی پس نہ بے پرواہ کیا اونسے اونکی سمع نے نہ اونکی بینائیوں نے اور نہ اونکے دلوں نے کچھ،
جبکہ انکار کرتے تھے خدا کی آیات کو اور سے پڑے اونکو وہ جسکے ساتھ ٹھٹھا کرتے تھے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ
مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور البتہ ہلاک کیا ہمنے اون سدوم و عمورہ قریوں کو
جو تمہارے گرد تھے ویران کئے گئے آیات شاید وہ رجوع کریں پس نہ رجوع کی اور اونپر ہمارا عذاب آیا فَلَوْلَا
نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ
وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ پس کیوں نہ مدد کی اونکی اونہوں نے جنکو سوا خدا کے پکڑا اونہوں نے قرب کرنیوالے
معبود بلکہ جاتے رہے وہ اونسے اور وہ اونکا دروغ ہے جو مقرب کہیں اور وہ جو افترا کرتے تھے اسیطرح کی
اہل مکہ بھی تباہ برباد ہونیوالے ہیں کہ سرکش اونکے مارے جاوینگے اور کچھ پراگندہ ہونگے جیسے احقاف والے ہوئے
الحاصل طالب اوسوقت تک ایمان نہ لایا کہ ابو طالب کا انتقال ہوگیا اور اونکی نصیحت کا اثر اونپر نہوا اور جب
ابو طالب کا انتقال ہوگیا اور مددگار ظاہری دنیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نرہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
طائف کو تشریف لیگئے تاکہ وہ مدد کریں پر اونہوں نے سخت شرارت کی اور لاچار ہو کر ایک احاطہ میں گئے جو عتبہ
شیبہ کا تہا اور قصہ عداس وغیرہ مشہور و معروف ہے پس وہاں سے نخلہ میں آگئے اور رات کے اندر نماز پڑہی
تو گذر کر نصیبین یمن کے چند جن تو اونہوں نے قرآن سنا جیسے ارشاد ہے وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا
مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ

قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ اور یاد کر جبکہ پھیرا ہم نے تیری طرف جنوں سے نفر کو کہ سنیں قرآن پس جب وہ
حاضر ہوئے اوسکو کہا چپ رہو پس جب پورا کیا گیا قرآن لوٹے اپنی قوم کی طرف ڈرانیوالے قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ
اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ
وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ
وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ کہا اونہوں نے اے ہماری قوم تحقیق ہمنے سنی کتاب کہ نازل کی گئی ہے
موسیٰ کے بعد تصدیق کرنیوالی اوسکی جو اوسکے روبرو ہے راہ بتانیوالی حق کی طرف اے ہماری قوم قبول کرو اللہ
کے بلانیوالے کو اور ایمان لاؤ اوسکے ساتھ کہ بخشے تمکو تمہارے گناہ اور بچاوے تمکو عذاب دردناک سے
اور یہی حنیف قوم تھی مملکت میں جن جن کرکے مشہور ہیں کہ وہ زبردست ہیں چنانچہ مادر محمد بن حنفیہ اسی
جنس سے مشہور ہیں اور موسیٰ کی کتاب کی والی جو چرچا تھی یہودی تھی کے قصہ کے ہی مناسب ہو لیکن حدیث
احاد میں زوائد کو مانع یہی الحاصل جنکا جو مقولہ تھا وہ ارشاد ہے وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ
بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور جو نہ قبول کرے
خدا کے داعی کو پس نہیں ہے کوئی اوسکو عاجز کرنیوالا زمین میں اور نہیں ہے اوسکے سوا اوسکے لئے دوست
یہ لوگ گمراہی ظاہر میں ہیں اور بات اعتراض قیامت کی جواب ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
کیا اور نہ دیکھا نہیں منکرین نے کہ تحقیق اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین اور نہ تھکا دیکھو کیسے قادر ہے کہ
زندہ کرے مردوں کو ہاں تحقیق وہ ہر شے پر قدرت والا ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝
اور جس روز کہ پیش کیجاویں وہ جنہوں نے کفر کیا آگ پر کہا جاویگا کیا یہ نہیں ہے درست کہیں ہاں قسم ہے
رب کی فرماوے پس چکھو عذاب اوس سے کہ تم کفر کرتے تھے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ
بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پس صبر کر جیسے صبر کیا

ع ۹

رسولوں اولو العزم نے اور نہ جلدی کر اونکی لئے جس دن وہ دیکھیں بدر مین وہ جو وعدہ کئے گئے ہیں گویا
وہ نہ ٹھہرے مگر دن کی ساعت یہ بڑی رسانیدنی ہے پس نہ ہلاک ہون مگر قوم کافر۔

سورۂ محمدؐ مدنیہ ہے چوالیس آیت پانچ رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت مین اہل اسلام کی فتح کی پیشین گوئی ظاہر ہوا اور پہلی سورت مین شاہد عظیم یہودی دعوے کی
بابت قرآن شریف کی نسبت شہادت مذکور ہوئی اور مدینہ منورہ مین بعض ناحق شناس یہود نے نبوت کا
انکار کیا تو پہلی سورت کی پاس اس سورت کا رکھنا مناسب ہوا اور نزول اسکا سال دوم ہجرت مین بعد
عبداللہ بن جحش کے غزوہ کی ہے جبکہ عمرو حضرمی مارا گیا وحکم کیسان وعثمان بن عبداللہ پکڑ آئے
پس حکم ایمان لای اور عثمان کو اسلام کی حقانیت کا یقین نہوا اور اسکو انتظار فتح عظیم یعنی بدر کا ہوا کہ
اوس وقت ایمان لاوی پردہ اون لوگون مین سے مقرر تہا جو مارا جاوی اور ایمان کے لئی مہلت نملی
اور جب حکم جہاد کو ہوا تو اہل تقوی کو اوس سے ہدایت زیادہ ہوئی اور بعض کفار مکہ کی آمد رفت منافقین
ویہود کے پاس رہتی تو وہ اس حکم سے ناراض ہوی اور بعض مسلمان مالدار مثل عمرو بن جموح نے اہل مکہ سی جہاد کی
کراہت ظاہر کی اور بعض یہود اپنی کتاب کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ظاہر کرتے نبی پر مسیح کی
تعریف اہل اسلام سی سنکر مرتد ہوگئی کہ اونکو مسیح علیہ السلام سی سخت ضد تھی تو اس سبب سے یہود نے مکہ والون سے
مدد کا اقرار کیا اور اہل مکہ سخاوت وسقایت حاج مین معروف ومشہور تہی پس اس حالت مین اونکی اور جہاد مین معاملہ
تردد مین بعض پڑی دوسری اونکی شوکت اور اہل اسلام کی کمزوری خیال کرکے صلح کے خواہان ہوی تو سورت الم
سب کے جواب مین نازل ہوی جیسے اس قسم کے امور کے جواب سورۂ بقر مین ہی دئے گئے ہین کہ کفر اہل مکہ اور اونکی
دست درازی اہل اسلام پر بابت اخراج سخت تر ہے ماہ حرام کی جنگ سی تو ارشاد ہی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ۝ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ۝

اہل کہ جنہون نے کفر کیا اور روکا خدا کی راہ سے گم کئے اللہ نے اونکے اعمال اور وہ جو ایمان لائے
اور کام کئے نیک اور ایمان لائے اوس قرآن کے ساتھ جو نازل کیا گیا ہے

اور ضائع کری اونکی دنیاوی اعمال قیامت میں یہ اسلئے کہ مکروہ رکھا انہون نے جو نازل کیا اللہ نے پس ضائع کئے
اللہ نے اونکے اعمال اور فتح اسلام پر دلیل ارشاد ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۔ کیا پس وہ سیر نکرین زمین مین تو دیکھیں کیا ہوا انجام
اون لوگونکا جو اونکے پہلے تہے اور تباہی لایا اللہ اونپر اور مکہ کے کافرونکے لئے اونکی مثل عذاب ہونیوالا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۔ یہ اسلئے کہ اللہ مولی ہے اون لوگونکا جو ایمان لائے اور تحقیق کافرونکے
مولی کوئی نہیں اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ تحقیق اللہ
داخل کریگا اونکو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ایمان پر رہے جنتون مین کہ جاری ہین اونکے درختونکے نیچے نہرین جنکا بیان آتا ہے
واگر اہل مکہ کی مالداری وغیرہ کا خیال کسی کو ہو تو اوسکا جواب ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ
كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۔ اور وہ جنہون نے کفر کیا تمتع کرتے ہین اور کہاتے ہین جیسے کہاتے ہین
چوپائے اور آتش دوزخ اونکی جگہ ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ
اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۔ اور بہت سے قریے ہین کہ وہ سخت تر ہین قوت مین تیری اوس قریہ سے کہ
اوس سے اوسکے ساکنین نے نکالا پس نہین ہے اونکا کوئی مددگار پس اونکی رعایت بوجہ ہے کہ اونسے جنگ
نہ کیجاوے کہ وہ مفتوح ہوں اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ
وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۔ آیا پس وہ مسلمان جو دلیل پر ہو اپنے رب سے مثل اوس کافر ابوجہل کی ہے جسکے لئے
زینت دی گئی ہو اوسکی بدعمل کی اور پیروی کی ہو انہون نے اپنی خواہشونکی مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ
مثل اوس جنت کی جسکے وعدے کئے گئے ہین متقیونسے اوسمین نہرین ہین پانی غیر متغیر کی اور نہرین ہین دودہ کی
کہ متغیر نہوا اوسکا لذت اور نہرین ہین شراب کی پینے والون کے لئے اور نہرین ہین شہد صاف کی
اور اونکے لئے ہر ایک قسم کے پہل ہین اور مغفرت ہے اونکے رب سے کیا مثل اوس دوزخی کی ہے جسمین ہو وہ کافر ہمیشہ

وسقوا الانک برے بہرے ہون وہ کہولتا پانی پس قطع کی جاوین اونکی آنتین ہرگز نہیں و منہم من یستمع

الیک حتی اذا خرجوا من عندک قالوا للذین اوتوا العلم ماذا قال انفا اولئک

الذین طبع الله علی قلوبهم واتبعوا اهواءهم والذین اهتدوا زادهم هدی

وآتاهم تقواهم اور بعض کافرون کو سے وہ ہے جو کان لگاوے تیری طرف مثل عثمان بن عبداللہ ابی کی

پس جب اوسکو تعلیم توحید ہووے شکست ہو ڈرایا جاوے آتش سے کہ بہنگام فتح اسلام دیکھا جاویگا پس جب نکلین

تیرے پاس سے کہتے ہین اون لوگون کو کہ جو دئیے گئے ہین علم مثل عبداللہ بن مسعود کی کہ مدعی نبوت نے کیا کہا وہ لوگ ہین

جنکے دلون پر اللہ نے مہر کی اور پیروی کی اپنی خواہشون کی اور مثل حکم کی جنہون نے ہدایت پائی زیادہ کی اللہ نے

اونکو ہدایت اور دیا اونکو اونکا تقوی فهل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم بغتة فقد جاء

اشراطها فانی لهم اذا جاءتهم ذکرىهم فاعلم انه لا اله الا الله واستغفر

لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات والله یعلم متقلبکم ومثواکم پس انتظار کیا

وہ کافر نگر کہ آوے اونکے لئے ساعت یعنی ناگہان پس آگئین اوسکی نشانیان اونہین سے ہے حکم فرضیت جہاد و ماسی

قوت اہل اسلام کے لئے ہے جس مین مثل حکم دشمنان کے گرفتار ہوکر خفری مارا گیا پس کہان ہون ایمان

اونکے لئے جبکہ آوے اونکے لئے یاد داشت پس جان اے مخاطب کہ نہین ہے کوئی معبود اللہ کے غیر اور استغفار کر

اپنی امت کے گناہ کے لئے یعنی مومنین و مومنات کے لئے اے محبوب اللہ جانتا ہے تمہارا منقلب اور تمہاری جگہ

اور چونکہ مراد گناہ سے امت کا گناہ ہے پس کوئی دقت تاویل کی نہین اس مقام مین اللهم اغفر للمؤمنین

والمؤمنات بعد نماز فجر کے ستائیس مرتبہ پڑہے اوسکو ثواب مستغفرین بالاسحار کا درجہ ملے ویقول الذین

آمنوا لولا نزلت سورة محکمة وذکر فیها القتال رایت الذین فی قلوبهم مرض

ینظرون الیک نظر المغشی علیه من الموت فاولی لهم طاعة وقول معروف

اور کہتے ہین وہ جو ایمان لائے کہ کیون نہ نازل ہو سورت محکمہ مقدمہ جہاد مین پس جب نازل ہوئی آیت محکم اور

ذکر کیا گیا اوسمین قتال کا جیسے فاقتلوا المشرکین حیث ثقفتموهم تو دیکہے اون لوگون کو جنکے

دلون مین مرض ہے نفاق کا مثل عبداللہ بن ابی بن سلول کی دیکہین تیری طرف موت کے غشی علیہ کے

دیکھنے کی طرح سے پس اولی اونکے لئے طاعت وقول معروف ہے فاذا عزم الامر فلو صدقوا اللہ
لکان خیرا لهم ۵ پس جب لازم ہوا امر جہاد یعنی اگر تصدیق کرتے اللہ کی البتہ ہوتا بہتر اونکے لئے
فهل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم ۵ پس تحقیق قریب ہے
اگر تم پھرو جہاد کفار سے فساد ڈالو زمین میں اور قطع کرو رحموں کو کہ باہم دگر لڑو اولئک الذین لعنهم
اللہ فاصمهم واعمی ابصارهم ۵ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها
اونپر اللہ نے لعنت کی ہے پس بہرا کیا حق بات سے اور اندھا کیا اونکے دلونکی بینائیوں کو کہ نہ غور کریں قرآن
کے معنی کو بلکہ اونکے دلوں پر قفل ہیں ان الذین ارتدوا علی ادبارهم من بعد ما تبین
لهم الهدی الشیطن سول لهم واملی لهم ۵ تحقیق وہ یہودی جو مرتد ہوئے بعد اوسکے کہ
ظاہر ہوئی اونکے لئے ہدایت شیطان نے اونکے لئے زینت دی ارتداد کی اور بڑھا دی امیدیں ڈالا اونکو جس سبب کا
بیان فرماتا ہے ذلک بانهم قالوا للذین کرهوا ما نزل اللہ سنطیعکم فی بعض الامر
واللہ یعلم اسرارهم ۵ یہ باین طور کہ اونہوں نے پوشیدہ طور پر کہا ان لوگوں کافرین اہل مکہ کو
جنہوں نے مکروہ رکھا اوس قرآن کو جو اللہ نے نازل کیا کہ ہم بمقابل نبی اطاعت کرینگے تمہاری بعض امر میں اور اللہ
جانے اونکا بھید فکیف اذا توفتهم الملئکة یضربون وجوههم وادبارهم ۵ ذلک بانهم
اتبعوا ما اسخط اللہ وکرهوا رضوانه فاحبط اعمالهم ۵ پس کیسے مدد ہوسکے جبکہ روح بدن ملین
اونکے فرشتے کہ مارین اہل مکہ کے مومنون کو اور اونکی دبروں کو یہ باین وجہ کہ انہوں نے پیروی کی اوسکی جسنے
غصہ مین ڈالا اللہ کو اور مکروہ رکھا اونہوں نے اوسکی رضا کو پس جاتی رہی اونکی اعمال سخاوت حاج وغیرہ
ام حسب الذین فی قلوبهم مرض ان لن یخرج اللہ اضغانهم ۵ ولو نشاء لارینکهم
فلعرفتهم بسیماهم ولتعرفنهم فی لحن القول ۵ آیا گمان کرین وہ لوگ جنکے دلون مین
مرض نفاق ہے کہ نہ نکالے اللہ اونکے کینہ اور اگر چاہین ہم اونکو دکھلا دین تجکو پس جانے کہ تو اونکو پہچانے
اونکی پیشانی سے اور چاہئے کہ اونکو پہچانے لحن قول سے کہ وہ بد قول ہے واللہ یعلم اعمالکم ۵
ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم ۵

اور اللہ جانے تمہاری اعمال اور جانیے کہ ہم تمکو آزمائین تاکہ ہم جانین بصورت محمد تمہاری مجاہدین کو
تم مین سے اور صابرین کو اور آزمائین تمہاری خبرین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ؕ وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ
تحقیق جسنے کفر کیا اور روکا خدا کی راہ سے آدمیون کو وفاق کیا رسول خدا سے بعد اسکے کہ ظاہر ہوئی
اونکے لیے ہدایت نہ ضرر دینگے رسول اللہ کو کچھ جنگ موعود مین اور جاتے رہین اونکی اعمال یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ؕ ای ایمان دارو مثل عمرو بن عمرو
اطاعت کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی اور نہ باطل کرو اپنے عمل خلاف کرنیسے کہ مکہ والون سے تم جہاد کرو برا
جانو اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ
لَهُمْ ؕ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ ؕ تحقیق جن اہل مکہ نے کفر کیا اور روکا لوگون کو راہ خدا سے پھر وہ مرے اس حالت مین کہ
وہ کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو پس سستی کرو اور چاہو صلح اور تم برتر ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے
اور نہ ناقص کریگا تمہارے اعمال لیکن وہ مالدار ہین اور مسلمان نکرو تو جواب ارشاد ہوا اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۞ اِنْ
یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۞ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ آگاہ ہو تم کہ بلائے جاؤ تاکہ تم صرف کرو راہ خدا مین پس تمہارا بعض
وہ ہے جو بخل کرے اور جو بخل کرے پس جز این نیست بخل کرے اپنے نفس سے اور اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو اسکی
محمد جمہور نے دریافت کیا کیا صرف کرین جیسے سورہ بقر مین ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ۞ اور اگر تم پھر جاؤ اسلام سے بدلے دوسری قوم غیر تمہارے
پھر ہون وہ مثل تمہاری اللہ کو پورا کرنا کام اسلام کا ہے۔

سورہ فتح مدنیہ ہے انتیس آیت پانچ رکوع اسمین ہین

اور پہلی سورت میں فتح مکہ کا وعدہ تہا اور اس سورت میں بہی فتح مکہ کا وعدہ ہے تو یہ وجہ اتصال کی کہ
مخفی نرہے کہ فصل ۱۰ یسعیا میں سوای اوسکے کہ فصل ۱۱ یشعیا میں مکہ کے سرداروں کا مقتول ہونا بہی
موعود تہا مکہ کی نسبت کمال خوشخبری ہے کہ رحمت ابدی کو مشرف ہوگا اور پہر عتاب اوسپر نہوگا تو چہٹے
سال ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکہا کہ مکہ میں ہم عمرہ کے لئے گئے ہیں اور حلق کیا ہے اور صحابہ سے
فرمایا کہ تم داخل ہوگے کعبہ میں اگر خدا نے چاہا ہے امن والے ہوکر سر منڈوانے اور ترشوانے والے لیکن صحابہ
نے دانستہ تہا جو متعلق بامن تہی نہ سمجہے اور حضور صلعم نے چند اقوام عرب کو طلب کیا اونہوں نے عذر معذرت کی
پس خود صحابہ کے ساتہ سوای شمشیر کے دوسرے ہتیاروں کے بغیر مکہ کو روانہ ہوئے اور اثنای راہ میں عجائبات
پیش آئے جب ثنیۃ الوادی میں پہونچے ناقہ مبارک عادت کی خلاف مکہ کے جانب سے بیٹہ گئی ہرچند اونکا پر مفید
نہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مالک مارنے والا مکہ سے آیا ہے جیسے فیل اصحاب فیل کو کہ قصد
مشہور اس وقت میں اس کا متعلق ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہائی کہ ہر طرح سے قریش سے
اس بارہ میں صلح کروں گا پس اس بات کی بعد ناقہ کہڑی ہوگئی مگر حدیبیہ کی راہ لی کہ آٹہ کوس کے فاصلہ ہے پس حدیبیہ
میں آئے اور وہاں پانی کمتر تہا کہ آدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضلہ وضو اور ترکش سے تیر کو نکال کر
کوئے میں ڈالا جسکی حکمت خدا جانتا ہے پس اسقدر پانی اوسمیں ہوا کہ اہل اسلام نے بیس دن تک خوب سیر ہوکر
پیا اور اہل مکہ کے چند وہ سو آدمی یہ خبر سنکر مسلح ہوگئی اور اونہوں نے عروہ بن مسعود کو حال کے دریافت کے لئے
بہیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ کے قصد پر آیا ہوں نہ جنگ کے لئے لیکن اونہوں نے مکہ میں جانیکی
اجازت نہ دی پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابہ کو بہیجا کہ اونکے ساتہ اہل مکہ گستاخی سے پیش آئے
پہر عثمان رضی اللہ عنہ کو بہیجا جنکو مکیوں نے واپس آنے نہ دیا تو خبر لگی کہ مکیوں نے شہید اونکو کر ڈالا مع اون
دس تنوں صحابی کے جو اجازت دیکر مکہ کو گئے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ببول کے درخت کے نیچے
صحابہ سے بیعت کی کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ صحابہ کو شہید کیا ہو تو ہم عوض لینگے تو سب نے بیعت کی مگر جد
بن قیس منافق نے اور ارشاد ہوا کہ اگر جنگ ہوئی اور عثمان زندہ ہیں تو دست چپ مبارک کو عثمان رضی اللہ
عنہ کا ہاتہ قرار دیکر بیعت کی پس اہل مکہ اس خبر کو سنکر مشوش ہوئے اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو چہوڑ دیا تو

باوجودیکہ مسلمانان مستطیع نہ تھے یہ فتح ظاہر ہوئی اور چونکہ مکہ پر رحمت ابدی کا اس وقت مین وعدہ فصل ہو
تشبیہا مین ہی تو اہل مکہ نے سہیل بن عمرو کو صلح کے لیے بھیجا اور صلح دس سال کو اسپر ٹھیری کہ اگلے سال عمرہ
کی اجازت نبی کو ہوگی جو تعبیر خواب کا منشا تہا اور صلح نامہ مین یہ لکہا گیا کہ جو کوئی مرد اہل اسلام سے ملحق ہون
وہ واپس اہل مکہ کو کئے جاوین اگر اہل اسلام کا مرد اہل مکہ سے ملحق ہووے واپس نکیا جاوے کہ برعایت حرم محترم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور کیا جسکی جزا اللہ نے یہ دی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے صلحنامہ مین یون
لکہا کہ یہ صلحنامہ ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے تو سہیل نے کہا کہ اگر ہم رسول جانتے تو عمرہ سے مانع نہ آتے تو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی لفظ رسول کو مٹا کر علی نے ادب سے عرض کیا کہ یہ مین نکرونگا
لیکن خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چاک کیا اور باوجودیکہ نبی امی تہے یہ محمد بن عبد اللہ کر کے لکہدیا
پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کے لئے حکم دیا پر صحابہ کی طبیعت پر کمال ملال ہوا کہ بجا آوری مین بہت سے
تساہل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ سے تذکرہ فرمایا اونہون نے عرض کیا کہ حضور خود
تعمیل کرین تو سب تبعیت کرینگے پس ایسے ہی ہوا اور عمر فاروق نے جوش اسلام سے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم سے عرض کیا کہ آپ نبی مین کہا آپ نے فرمایا تہا کہ اس سال مکہ مین ہم داخل ہونگے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد کیا کبھی یہ فرمایا تہا تو عمر نے صدیق کے پاس اس سوال کو لوٹا تو صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہین فرمایا کہ مکہ مین اس سال داخل ہونگے تو اس جرأت کا افسوس فاروق
رضی اللہ عنہ کو تاآخر عمر تک رہا اور جو کہ بعض اہل مکہ مقابلہ کو آئے تہے انہین مین سے بہت سے آدمی پکڑے آئے اور اہل
اسلام کو یہ فتح ظاہر ہوئی تو تسلی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سورت نازل ہوئی بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ تحقیق ہمنے فتح دی تجکو
فتح صریح ظاہر کہ پچاس تن اہل مکہ کے پکڑے آئے اور عثمان کو ضابطہ سے خلاص کیا اور پہر نبی نے حرم محترم کی رعایت
کی اور صلح حسب خواہش ظالم اہل مکہ کے منظور کی تا اوسکی عوض مین کہ اللہ کے حرم کے ظالمون کو اور مظلومون کی
نبی نے رعایت کی بخشے اللہ تیری امت کو وہ گناہ جو درجہ تقدم کا ہے یعنی مظالم اور جو درجہ تاخر کا ہے یعنی غیر مظالم
جیسے حج الوداع کو حاضر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد کیا کہ میری امت کی بخشش کے لئے عرض کیا تو حکم

ہوا کہ غیر مظالم کو بیشک تیری امت کی گناہ بخشے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ مظلوموں کو حصہ زیادہ
عطا کر تو حکم ہوا کہ تیری امت کے ظالموں کو بھی بیشک بخشا اور ظاہر ہے کہ ظلم کا رتبہ گناہوں میں بڑا ہے بخلاف
دوسرے گناہ کے پس یہ وجہ لیغفر لک کی ہے اور وعدہ فتح مکہ کا اس رعایت پر ہوا جیسے ارشاد ہے
وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا
اور پوری کرے اپنی نعمت تیرے اوپر کہ اشارہ فتح مکہ ہے جیسا نہ ہو اور وہ راہ بتاوے تجکو راہ درست اور فتح دے
اللہ تجکو فتح غالب خیبر کی اب کلام مناسب ہے اہل بیعت رضوان سے اور اس صلحنامہ سے جو حسب خاطر اہل حرم کیا
اور منع ادا ہونے عمرہ اہل اسلام سے جس سے عدم طمانیت بعض اہل اسلام کے دلوں میں تھی اوسکو خدا نے سکینت سے
بدلا جیسے قصہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے اوسکی نسبت ارشاد ہے هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ
فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ اللہ وہ ہے جسنے نازل کی سکینت مثل ابوبکر و علی مومنین کے دلوں میں تاکہ
زیادہ کریں ایمان کو پیغمبر کے درسودہ پر کہ دخول مکہ بعد حصول اس کے ہوگا اپنی ایمان کے ساتھ جو اونکو حاصل
تہا اور واسطے اللہ کے لشکر ہیں آسمانوں و زمین کا لشکر کہ کار دین موقوف خاص اشخاص پر نہیں اور ہے اللہ دانا
حکمت والا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ تاکہ داخل کرے اللہ
مومنین و مومنات کو جنتوں میں کہ جاری ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے اوسمیں اور کفارہ کرے اونسے اونکی
سیئات کا بالخصوص اونسے جو عرض معروض پر اونسے صادر ہوا اور ہے یہ اللہ کے نزدیک بڑی فوز جیسے پہلے
ایمان لانے جیسے سورہ فرقان میں ہے فاروق کا قصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا تہا اور اوسکو ایمان کے
ساتھ بدلا ویسے اس سیئہ کو فتوحات عامہ اہل اسلام سے بذریعہ فاروق بدلا کہ بڑی فوز یابی ہوئی وَيُعَذِّبَ
الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ عَلَيْهِمْ
دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ اور عذاب کرے منافقین

مثل جد بن قیس کہ جو بیعت سے ایسے وقت مین اونٹ کی تلاش مین محروم رہا جس شوم نے کہا کہ بیعت سے مجھے
مجھے اونٹ خوش معلوم ہوتا ہے منافقین اور منافقات کو اور مشرکین اور مشرکات کو جو ظن کرنیوالے اللہ کے
ساتھ مین بدظن اور اونپر برائی کا دائرہ ہے اور خدا کا غضب اونپر ہے اور لعنت کی اللہ نے اور تیار کیا ہے
اونکے لئے جہنم اور جہنم بری جگہ ہے اور اللہ کے لئے ہے آسمانون و زمین کا لشکر کہ جو بین منافقون و مشرکون کے
دیان پر موقوف نہین اور ہے اللہ غالب کام مین پرحکمت و الا ہے مجال منافقین کہ لشکر اہل اسلام کی صورت
زیادہ ہو اس مقام سے ظاہر ہے کہ وہ امانت جو آدم نے اوٹھائی تھی وہ خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اِنَّا اَرْ سَلْنٰکَ

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تحقیق بھیجا تجھکو سچا گواہ اور بشارت دینے والا اہل ایمان کو فتوحات سے اور ڈرانیوالا
کافرون کو تاکہ اوسکی رسالت سے تم ایمان لاؤ اللہ کی توحید و اوسکے رسول کی رسالت پر و بمقابل شاہد ہونیکے
تم اوسکی عزت کرو و بمقابل بشارت کے اوسکو باوقار سمجھو اور بمقابل نذیر ہونیکے اوسکو معظم سمجھو صبح و شام یعنی
ہر وقت و آنا تم ورنگ کرو اوسکے احکام کی تعمیل مین اور طریق تعظیم و تبجیل کی تفصیل سورۂ حجرات مین بہت کچھ
مذکور ہوئی ہے اہل اسلام کو نصیحت فرمائی اوس بات پر کہ صلح حدیبیہ مین جو اونسے ہوئی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ
بڑی ہمت والے تھے مخالف ہین پر اس کلام کے سبب سے جو کہا کہ آپ نبی ہین یہ بنظر اطمینان کہا تھا اوسکی
طرف یہ ایہام ہے اس سخن کو یاد کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت افسوس ہوتا جیسے ابراہیم نے چار جانور سے
بابت ولادت اسحاق کی چاہا تو چار سو سال تک اونکی اولاد مصر مین مقید رہی و یسے اس اطمینان کی طلب مین
یہ ایہام ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ رسول ہین بشارت دینے والے اہل اسلام کو فتوحات دنیاوی سے
اور فوز یابی آخرت سے ڈرانیوالے شکست سے کفار کو اور خرابی آخرت سے پس آپکی عزت و وقار و تعظیم درکار ہے
اب متوجہ ہوتا ہے بیعت کے بیان کی طرف پہلے علی العموم اور بعد کو بیعت رضوان والون کی طرف کہ وہ حضرات
ایسے ہین جنسے راضی ہوگیا ہے خدا اور بالخصوص اونمین سے خلفا اربعہ والا ہین سے اگرچہ وہ اوس عرصہ مین

میرے ساتھ تھے فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ تحقیق وہ جو تجھسے بیعت کرین وہ تو خدا ہی سے بیعت کرتے ہین خدا کا ہاتھ اونکے ہاتھون پر ہے
پس جو پھری پس جز این نیست پھری اپنی نفس کے وبال پر کہ پھرنا خدا سے پھرنا اپنی نفس سے ہی جیسے مخلفون
اعراب پھری اور اسی طرحسے جد بن قیس منافق کا حال ہی اور جسنے پورا کیا اوس عہد کے ساتھ کہ اوسپر
اللہ سے معاہدہ کیا جیسے بیعت رضوان والی پس جلدی دیگا اللہ اونکو اجر عظیم اس آیت کے نکات کو مخصوص
بیعت حدیبیہ سے بالخصوص علاقہ نہین اور جبکہ مسئلہ بیعت بیان فرمایا تو مخلفون اعراب کی طرف متوجہ
ہوتا ہی جنہون نے اسلام کے واسطے بیعت کی تہی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان طلب پر نہ آئی سَيَقُولُ
لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ جلد کہین تجھکو اعراب خلاف حکم رسول
کرنیوالے جبکہ اونکو طلب کیا مکہ کے عمرہ ادا کرنیکے واسطے اور بلایا کہ مشغول کیا ہمکو ہماری مالون اور ہماری
ازواج واولاد نے تو آپ ہماری لئے استغفار کیجئے کہین اپنی زبانون سے وہ جو نہو اونکی دلون مین فرما کون مالک
تمہاری لئے اللہ سی کسی شے کا اگر ارادہ کری اللہ تمہاری ساتھہ ضرر کا یا ارادہ کرے تمہاری ساتھہ نفع کا ہرگز کوئی
نہین کہ تمکو نفع وضرر دی سکے بلکہ ہی اللہ اوسکی ساتھہ جو تم عمل کرو خبردار وہی نفع دی اور وہی ضرر اور یہ تمہارا
عذر جھوٹا ہی بلکہ تمہارا ظن رسول کے ساتھہ برا تہا جیسے ارشاد ہی بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ
وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ۝ بلکہ تمنے گمان کیا کہ ہرگز نہ لوٹین رسول ومومنین اس سفر کہی اپنی اہلونکی طرف
ہمیشہ کیونکہ مکہ والی اونکو تباہ کرین اور مزین کیا گیا یہ اونکی دلون مین اور ظن کیا تمنے بد ظن اور ہوئی تم قوم تباہ کہ
صلاح کی لائق نہین وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۝ اور جو
نہ ایمان لاوی اللہ واوسکی رسول کے ساتھہ تو تیار کیا ہی ہمنے اون کافرونکی لئے آتش دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا
اور اللہ کے لئے ہی آسمانون وزمین کا ملک بخشے جسکو چاہے اور عذاب کری جسکو چاہی بعد الرت نہ بطور جزاف کے

اور ہے اللہ بخشنے والا رحم والا یہ کافرون پر ہے اگر وہ توبہ کفر سے کریں سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ
إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ
قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ
كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۔ جلد کہیں خلاف حکم کرنیوالے جب تم جاؤ غنیمتوں کی طرف قلعات
خیبر کو تا کہ تم اونکو لو کہ چھوڑو ہمکو کہ پیروی کریں ہم تمہاری ارادہ کرتے ہیں کہ بدلیں کلام خدا کو جو حکم ہوا ہے کہ
مخلفین تمہارے ساتھ اس غنیمت میں شریک نہونے پاویں فرما کہ ہرگز پیروی نکروگے تم ہماری ایسی ہی
فرمایا ہے اللہ نے پہلے سے پس جلد کہیں بلکہ تم حسد کرو ہمسے تو یہ بات نہیں بلکہ وہ سمجھیں قرآن کو مگر تھوڑی
وعدہ کے لیے خلاف کیا ہے اور قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي
بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ
وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ واعراب خلاف کرنیوالونکو
جلد تم بلائے جاؤ قوم سخت لڑائی والی کی طرف کہ تم مقابلہ کرو ان سے یہانتک کہ وہ اسلام لاویں پس
اگر اطاعت کرو دیگا تمکو اللہ نیک اجر اور اگر تم اطاعت سے پھرو جیسے پہلے پھر گئے عذاب دیگا اللہ درد والا عذاب
اور اولی باس اہل مکہ ہے اور ان و ثقیف ہیں اس کیونکہ غلط ہے پس [illegible] اور چونکہ عاجز کو
معذورت جہاد متوقع ہیں تو اونکو مستثنی کیا جیسا ارشاد ہے لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ
حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۔ نہیں ہے اندھے پر حرج اور نہ لنگڑے پر حرج
حرج اور نہ مریض پر حرج اور جو اطاعت کریگا اللہ اور اسکے رسول کی داخل کریگا اوسکو جنتوں میں کہ جاری
ہیں اونکے نیچے نہریں اور جو پھر جائیگا عذاب دیگا اوسکو اللہ عذاب دردناک اب متوجہ ہوتا ہے بشارت رضوان والونکی
طرف ذکر فتح خیبر کی دینی منظور ہے اور اظہار کرنا رضی اللہ عنہ کی نسبت تا کہ اونکو تسلی ہو جاوے
غنیمت والی اس [illegible] لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ
تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا

قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ البتہ تحقیق راضی ہوا
اللہ مومنین سے جبکہ بیعت کی تجھسے درخت کیکر کے نیچے پس جانا اوسکو جو اونکے دلوں میں ہے یا خوش صلح سے
پس نازل کی تسلی اونپر اور عوض دیا اونکو فتح قریب خیبر سے اور بہت سی غنیمتیں کہ اونکو لینگے جیسے بخشا
تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ کو یمین اور ہے اللہ غالب حکمت والا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا
فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وعدہ کیا تمکو اللہ نے بہت سی غنیمتوں کا کہ تم اونکو لوگے پس جلد کردی تمہارے لئے یہ فتح خیبر
اور باز رکھی آدمیوں کے ہاتھ یعنی کہ غطفان و بنی اسد غارت تمہارے عقب میں نکرنے پاویں جبکہ خیبر کا
قصد کردا اور تاکہ ہوں یہ غنیمت نشان مومنین کے لئے فتح مکہ اور فتوحات فاروق کا اور راہ بتادے تمکو درست
پس اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی کیا وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ اور وعدہ کیا دوسری فتح کا کہ وہ فتح کرسکے کہ ترتیب آیات سے ظاہر ہے کہ مقدور
رکھے دسیر احاطہ کیا ہے اللہ نے اوسکے ساتھ اور ہے اللہ ہر شئ پر قدرت والا وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اگر مقاتلہ کرتے تمسے وہ کفار البتہ پھیرتے پیٹھیں
پھر نہ پاتے کوئی ولی اور نہ مددگار سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ۝ خدا کا بیان ہے جو گذرا پہلے تفصیل ہم دشمنیاں فرمایا ہے کہ غالب کرینگے پیغمبر
اور نہ پاویگا سنت خدا کیلئے تبدیل اور اسپر غور کرو جو ارشاد ہے وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرًا ۝ اور اللہ وہ ہے جسنے روکا اونکے ہاتھوں کو تمسے جبکہ اسی یا اسّی تن ناگہاں اہل مکہ سے آئے اور روکا
تمہارے ہاتھوں کو اونسے بیچ بطن مکہ کے بعد اسکے کہ غالب کیا اللہ نے تمکو اونپر اور ہے اللہ اوسکے ساتھ جو تم
کرو بینا کہ اونکو چھوڑ دیا حالانکہ اہل مکہ نے مسلمانوں کے ساتھ سختی کی جیسے ارشاد ہے هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ اور وہ وہ ہیں
جنہوں نے کفر کیا اور روکا تمکو مسجد حرام سے اور ہدی کو حبس میں کہ پہنچے اپنی جگہ کو وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ

واضح ہو کہ اس سورت مین دو چیزین قابل بیان ہین ایک تو یہ کہ توقیر و عزت و تسبیح حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کی کس صورت سے کرنی چاہئے دوسری کافرین کہ نے جو مسجد حرام سے مسلمانون کو روکا تو وہ قیامت کے
معتقد نہ تھے پس اس سورت مین اسکی تحقیق ہے پس اس وجہ سے یہ سورت پہلی سورت کے متصل کی گئی پس فرمایا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اے ایمان والو پیشدستی نکرو روبرو اللہ یعنی رسول اللہ کے اور
تقوی کرو اللہ سے کہ وہ شنوا دانا ہے جیسے قربانی کرنا قبل اسکے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کرین کہ نماز
عید سے پہلے بعض صحابہ نے کی تھی درست نہین يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اے مسلمانو نہ بلند کرو اپنی آوازون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے زیادہ اور نہ شور
کرو اسکے لیے مثل شور بعض تمہارے کے بعض کے لئے کہ جاتے رہین تمہارے اعمال اور تم نہ شعور کرو جیسے قوم بنی تمیم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ مدح ہماری زینت ہے اور ذم ہمارا شین اور لائے ہین ہم خطیب و
شاعر تاکہ مشاعرہ کرین و مفاخرت کرین پس ثابت بن قیس جنکی آواز بلند تھی و حسان انکے شاعرون پر غالب ہوئے
اور وہ انہو اسلام لائے تو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قعقاع کو انپر امیر کیجئے اور عمر نے کہا اقرع بن حابس کو
اور عمر کو صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو میری مخالفت کرتا ہے پس اسمین شور ہوا پس اس آیت سے وہ حکم ذاتی کیگئی کہ
نہ آواز بلند کیجاوے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر جیسے ثابت کی آواز اور نہ شور کیا جاوے کسی امر مین
پس دربار مین ثابت نے آنا چھوڑ دیا کہ مبادا میری آواز حضور کی سے بڑہکر نکل جاوے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو طلب کیا اور بشارت انکو شہادت کی دی اور بعیش دنیا مین پسندیدہ کی تو وہ کبھی آواز بلند سے
نہ بولے اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ساتھ مین راضی ہوا کہ دنیا مین عیش سے گذران کی
اور جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور بعد شہادت کے ایک شخص سے خواب مین آکر کہا کہ فلان شخص زرہ میری لے گیا ہے
جو لشکر کے کنارہ پر ہے خالد کو خبر کر کہ وہ لیوے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لیجاوے تاکہ میرا قرض ادا
کریں اور فلان غلام آزاد ہے پس زرہ بدستور ملی اور خواب کی وصیت کی مطابق تعمیل کی گئی مالک بن انس

کہتے ہیں کہ میں نجانون کہ مرگ کی بعد کی وصیت سوائے اسکے جائز کہی گئی ہے اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہم
اس طرح سے کلام دربار میں کرتے کہ دریافت کی حاجت ہوتی اس مقام پر ایک سوال ہے کہ اصحاب بدر
کی نسبت اعملوا ما شئتم کا حکم ہے پہر ان تحبط اعمالکم کیسے کہی صدیق و فاروق درست ہوا جواب
اوسکا یہ ہے کہ دوسرونکی نسبت وعید ہے اور اونکی نسبت تہدید ہے نہ وعید جیسے آیت آیندہ سے ظاہر ہے جو
ارشاد ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ
قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ تحقیق وہ جو مثل صدیق و فاروق و ثابت کے
پست کرین اپنی آوازون کو رسول اللہ کے پاس اون لوگون کے دل اللہ نے امتحان کئے تقوی کے لئے اونکو
مغفرت و اجر عظیم ہے اور حجرات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ ہے کہ حجرونکی پرے سے پکارنا جیسے
عیینہ بن فزاری ایک مرتبہ لشکر کے سردار ہو کر بنی عنبر کی طرف بہیجے گئے تو وہ بہاگ گئے اور اونکی اولاد کو پکڑ لائے
اونکی باپ ہنگام قیلولہ میں آ کر حجرونکی پرے فریاد کرنے لگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیلولہ سے اونکی فریاد پر اوٹھے
اور جبریل آئے اور نصف اونکی اولاد آزاد کی گئی ورنہ سب خلاص کر دی جاتے تو ارشاد ہوا اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ
مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ
خَیْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ تحقیق وہ جو تجکو پکارین حجرونکی پرے سے اکثر اونکی عقل نہیں
کہ خلاف آداب ہے وگر وہ صبر کرتے اوس وقت تک کہ تو اونکی طرف نکلے البتہ ہوتا اونکے لئے بہتر اور اللہ غفور رحیم
کہ نصف اونکی اولاد واپس کی ورنہ مستحق سخت سزا کے تھے اور تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
جہوٹی خبر نہ کہے جیسے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کو بنی مصطلق کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکات کے لئے
بہیجا قوم کو جو خبر ہوئی تو تعظیم کے لئے قاصد کی پیشوائی کو نکلے اور پہلے ولید اور اوس قوم میں نزاع تہی پس قوم سے
ہیبت کہا کر دربار میں عرض کیا کہ قوم نے زکات سے انکار کیا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ ظاہر فرمایا
قوم نے معلوم کر کے عذر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اوس قوم کے حال کی تجسس میں بہیجا
کہ اگر وہ سچے ہیں تو اونسے صدقات لے آویں ورنہ اونکی حال کے مناسب عمل کریں پس خالد پوشیدہ طور پر گئے
اور اذان مغرب و عشا کی سنی تو صدقات لیکر آئے جیسے ارشاد ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ

فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا اَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِينَ ۝
اے ایمان دارو اگر لاوے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر پس دریافت کرو کہیں پہونچو تم قوم کو جہالت سے
ساتھ پس ہو جاؤ اپنے کئے پر ندامت کرنیوالے وَاعْلَمُوٓا اَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ط لَوْ يُطِيعُكُمْ
فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِي قُلُوبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُونَ ۝ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ط وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ اور جانو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے اگر اطاعت کرے
تمہاری بات میں بہت سی بر آئینہ گنہگار رہو لیکن اللہ نے دوست رکھا تمہاری طرف ایمان اور مزین
دی اوسکی تمہارے دلوں میں اور مکروہ رکھا تمہاری طرف کفر و فسق و عصیان کو پس وہ لوگ ہدایت یافتہ
ہیں یہ اللہ کے فضل اور اسکی نعمت سے ہے واللہ دانا حکمت والا ہے اور تفسیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نزاع
ہو تو اوسکا فیصلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرانا چاہیے نہ اگر جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو تو اوس سے
لڑنا چاہیے جیسے ایک شخص انصار اور ابی ابن سلول میں نزاع واقع ہوئی تو ایک نے کہا کہ میں اپنا حق لینا چاہتا ہوں
اور ایک نے کہا اسکا مرافعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیجاؤ تو ایک نے انکار کیا اور نزاع تا بہ جدال
ہوئی تو ارشاد ہوا وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ
اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوا
بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوا ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ اگر دو گروہ مسلمانوں کے مقاتلہ
کریں پس اونکے درمیان میں اصلاح کرو پس اگر بغاوت کرے ایک دوسرے پر پس مقاتلہ کرو اوس طائفہ سے
کہ بغاوت کرے یہانتک کہ رجوع کرے خدا کے حکم کی طرف پس اگر رجوع کرے دونوں پس انمیں اصلاح کرو عدل
کے ساتھ اور انصاف کرو کہ اللہ دوست رکھے انصاف کرنیوالوں کو اور منافق بظاہر حکم اہل اسلام میں ہوتا
اس سے اس قصہ کو مسلمانوں کی طرف نسبت کیا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ع ثلث
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ جزین نیست مومن باہم بھائی ہیں پس اصلاح کرو اپنے بھائیوں کے
درمیان اور تقوی کرو اللہ سے البتہ تم رحم کئے جاؤ اس مقام سے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد بابت

تب یہ حکم ہے کہ بھائی ہمارے ہیں جنہوں نے بغاوت کی اور امام حسن علیہ السلام نے صلح کی اور آداب تو قریب سے ہے
کہ آپکی امت والی بالخصوص صحابہ ایک دوسری کی تمسخر نہ کریں جیسے قوم بنی تمیم عمار و بلال وغیرہ کے کرتے جیسے ارشاد ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ اے مسلمانوں تمسخر
کرے ایک قوم دوسری قوم سے قریب ہے کہ ہوں وہ دوسری بہتر ان سے اور بعض ازواج حضرت ام سلمہ کی نسبت
فرماتی تھیں تو ارشاد ہوا وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ اور عورتیں
عورتوں سے قریب ہے کہ دوسری بہتر ہوں ان سے اور آداب تو قریب سے کہ بالخصوص صحابہ کے لئے کہ عیب پکڑیں
کسی کا کہ وہ غیبت ہے اور نہ برے لقب سے یاد کریں جیسے ارشاد ہوا وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا
بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ اور نہ عیب پکڑو باہم اپنی نفسوں کو اور نہ برے لقبوں سے ملقب کرو برا ہے اسم فسق بعد ایمان کے
مثلاً کوئی مسلمان کو یہودی کہے جیسے بعض نے حضرت صفیہ ام المومنین کو کہا کہ یہودیہ اور جو توبہ نہ کرے تو وہ ظالم
ہیں کہ مسلمان کو ایسا کہا اور آداب تو قریب ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ بدظنی نہ کرے بالخصوص حضرات صحابہ
اور عیب کی تفصیل سے بدظنی کے فرمایا چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ غزوہ کو جاتے تو ایک ایک غریب کو
دو دو آسودوں کے ساتھ خدمت کے لئے کر دیتے پس ایک مرتبہ سلمان کو دو صحابی کے ساتھ کیا اور سلمان پر
نیند غالب ہوگئی اور کھانے پکانے کا بندوبست نہ ہو سکا تو دونوں نے سبب دریافت کیا تو سلمان نے عذر کیا
اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوشت کی طلب میں سلمان کو بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسامہ سے کہا انہوں نے گوشت کی نہونے کا عذر کیا پس سلمان واپس آئے اور جواب دیا تو ان دونوں نے بدظنی
ہو کر کہا کہ سلمان گیا نہیں ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بخل نہ فرماتے اور دونوں خدمت مبارک میں حاضر
ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تمہارے منہ میں گوشت کی بو آتی ہے تو انہوں نے قصہ بیان کیا
کہ گوشت ہمکو نہیں ملا تھا تو سلمان کو آپکی خدمت میں بھیجا تھا تو ارشاد ہوا کہ تمنے سلمان کی غیبت کی ہے
اور اسکی یہ بو آتی ہے تو ارشاد ہوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ

مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۝ اے مسلمانو بچو بہت ظن سے کہ
بعض ظن گناہ ہیں اور نہ تلاش کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا کہ کھاوے
اپنے بھائی کا گوشت اس حالت میں کہ وہ مردہ ہو مکروہ رکھتے ہو تم اسکو اور تقوی کرو اللہ سے کہ اللہ توبہ کا قبول
کرنیوالا رحیم ہے اور بدظنی کی صورت کی تفصیل فرماتا ہے جسکی تحقیق یہ ہے کہ ثابت بن قیس گران سمع ہو گئے تھے
اسواسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتے تھے ایک روز نماز فجر کی ایک رکعت ہاتھ لگی تو اونکو اوسکی
سبب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک دوسرے صحابی بیٹھ گئے تو دوسروں کو پھاند کر جبکہ پاس آئے وہ صحابی
اپنی جگہ پر بیٹھے تھے وہ وہیں بیٹھے رہے تو اونکے عقب میں بیٹھ گئے بعد فراغ مجلس کے دریافت کیا تو کون ہے تو
اونھوں نے اپنا نام لیا تو ثابت نے کہا ابن فلانہ پس وہ سرنگون ہوے تو آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ
عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ اے آدمیو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو نر و مادہ سے اور کیا تمکو
شاخیں و قبائل تاکہ تعارف کرو تحقیق اکرم تمہارا اللہ کے نزدیک تمہارا اتقی ہے تحقیق اللہ دانا خبردار ہے پس
اہل مکہ کا بروز فتح مکہ بلال کو ہنگام اذان کے یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی غراب سیاہ میسر آیا ہے لغو ہے
کہ وہ اللہ کے نزدیک بنظر اتقی ہونیکے اکرم ہے پس اس آیت سے مومن صاحب انساب کو نسب کی عزت ثابتہ تو
قائم ہے جیسے آیت واتبعتہم ذریتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم سے ظاہر ہے اور وہ خدا تعالی کا وعدہ ہے
جسمیں خلاف نہیں ہو سکتا اور آیت وسیجنبہا الاتقی میں مراد اتقی سے ابوبکر ہیں پس اونکا مرتبہ
مقام غور ہے اعراب سے یہ تفسیر ہے کہ زبان ہی روبرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کہتے تھے دل میں نہ ہونے جیسے بنی اسد نے
گرانی غلہ سے ایمان کا اظہار کیا اور بطور احسان کے کہا کہ عرب آئے ہیں اپنی جانوں سے اور ہم آئے ہیں
اپنے اہل کے ساتھ علی ہذا الاعراب متخلفین حدیبیہ قوم جہینہ و اسلم و اشجع و غفار نے بخوف جان و مال کے کہا کہ
ہم ایمان لائے بروقت سفر میں شریک ہوکر اور تم اعتقاد ہی قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا
وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ کہا اعراب نے کہ ہم ایمان لائے فرما کہ

ایمان نہین لائے ولیکن کہو کہ ہم صلح مین داخل ہوے اور ہرگز نہ داخل ہوا ایمان تمہارے دلون مین وگر اطاعت
کرو اللہ کی اور اسکے رسول کی ایمان لاکر نہ کم کریگا تمکو تمہارے اعمال سے کچھ کہ اللہ غفور رحیم ہے ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔ جز این نیست مومن وہی ہین جو ایمان لائے اللہ اور اسکے رسول کے
ساتھ پھر نہ شک کیا دین مین اور جہاد کیا انہون نے اپنے مالون و جانون سے خدا کی راہ مین وہی سچے ہین
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ فرما تم جتلاؤ گے اللہ کو اپنے دین کے ساتھ اور اللہ جانے وہ جو کچھ جو آسمانون مین ہے اور وہ جو
زمین مین ہے اور اللہ ہر شے کے ساتھ دانا ہے يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ
بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ احسان جتلاتے ہین تجھپر کہ وہ اسلام
لائے فرما نہ احسان جتلاؤ مجھپر اپنے اسلام کا بلکہ اللہ نے احسان کیا تمہارے اوپر کہ ہدایت کی تمکو ایمان کے لیئے
اگر تم سچے ہو مخفی نہ رہے کہ لفظ اسلام چند معنی مین مستعمل ہے جیسے ان آیات سے ظاہر ہے ایک بمعنی صلح دوسرا مرادف
ایمان مجمل ہے گو تفصیلی ایمان و تفصیلی اسلام وہ ہے جو حدیث جبرئیل کے سوال و جواب مین بتاہر ہے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ اللہ جانے بھید آسمانون و زمین کو اور اللہ بینا ہے اور اسکے
ساتھ جو تم عمل کرتے ہو۔

سورۂ ق مکیہ ہے پینتالیس آیت تین رکوع پر مشتمل ہے

اور بعد سورت مبالغہ کی وجہ اسکی کہی گئی ہے کہ سورۂ فتح مدنیہ مین دو امر قابل بیان ہین ایک توقیر و تعظیم کی
تفصیل دوسرا سورۂ سابقین جو مدنیہ ہے بیان ہوئی دوسرا اہل مکہ سے جو زیارت کعبہ سے اہل اسلام کو روکا تو وہ
معتقد قیامت کے نہ تھے ورنہ خوف کرکے ایمان لاتے جیسے پہلے ہجرت سے سوائے بہت سے مقام کے سورۂ ق مین
اوسکا بہت کچھ ذکر ہے اور قاف پہاڑ بھی ہے جو ہزار فرسخ کا طویل مابین ایشیا و یورپ مینا ہے کہ ایشیا کو
شمال سے جیسے کوہ یورال و ہبرال و بحر اخضر کچھ محیط ہے کوہ قاف و بحر اسود بھی محیط ہے پس اس کے عوام مین

مشہور ہوا کہ تیسطرو وزمین ہی اور اسمین کا ئین رو دو جواہر کی بہت ہین باقی مفسرین ماوراءالنہرین ذکر لکھدیا
کہ وہ زمرد سبز کا ہی جسکی سبزی سے آسمان کی سبزی دریافت ہوتی ہی اور بعض روایات ضعیفہ مین بالفرض
ثابت بھی ہو تو وہ ان کلام عالم مثال پر دیا ہے نہ آنکہ اس زمین پر جو ہمیں ہر اور سپل منطقہ والی کے گرد کوئی ایسا
زمرد کا پہاڑ ہے جس سے آسمان کی سبزی اوسکے عکس سے ہو ان لوگون نے آیت تفسیر و نحی آ کلا حرف
کو طاقی ہی رکھدیا ہی کچھ معائنہ پر خیال نہین کرتے اور علم اس عرصہ مین اکثر مسلمانون مین اسکا نام ہی کہ خیالات
لکھا وین کو محض غلط ہون اور تحقیق یہ ہی کہ مراد ق سے ایمان پر کچھ حاجت نہین بلکہ قیامت کی بطور مراعت
جیسے انکی انکار کا جواب سورۂ ق مین ہی اور اوسکے اقرار بعینہا صحیح نہین ویسے اس صورت مین قیامت کے انکار کا جواب کہ دیا
گیا ہے مروسی پس فرماتا ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ق والقرآن المجید ۝ قیامت آنیوالی
ہے قسم ہے قرآن مجید کی اور مکہ کے کافرون نے اوسکو تسلیم نکیا بل عجبوا ان جاءهم منذر منهم
فقال الکافرون هذا شیء عجیب ءاذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید
بلکہ اونھون نے تعجب کیا اسکو کہ آیا اونکے پاس اونھین سے ڈرانیوالا قیامت سے تو کہا کافرون نے یہ شی عجیب ہی جبکہ
ہم مرینگے اور ہوجائینگے خاک یہ ترتیب عجیب ہی کہ اعادہ معدوم لازم آتا ہی کہ کہنا ہمین ہرگز جسکو ناواقف محال
کہتا ہی جواب ارشاد فرماتا ہی قد علمنا ما تنقص الارض منهم وعندنا کتاب حفیظ
یعنی جانتا ہی وہ جو کم کرتی ہی زمین اونمیں سے اور بدن اصلی اونکی باقی رہین اور ہماری پاس کتاب حفاظت کرنیوالی
ہر موجود کی جو ایک علم ہی [illegible] ظاہر ہی عبارت تو بس سب کچھ نہین بلکہ اوسکو اصلی
مہلت سے قیام ہی اور نیز اونھون نے قیامت کا ہی انکار کیا بل کذبوا بالحق لما جاءهم
فهم فی امر مریج یا سب کی اونھون نے قرآن موعود کی جبکہ آیا اونکو پس وہ امر مضطرب
مین کہ کوئی اوسکو شعر کہے اور کوئی سحر کہے اور رسول جنون سے اور کوئی کچھ کہے اور جبکہ نبوت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئی جس سے قیامت آنیکا بیان کیا جاتا ہے پس اوسکی تصدیق مین کیا
تردد ہی اور تب جو سمجھے ہوکر ہین اوسکا رفع فرمایا جاتا ہی افلم ینظروا الی السماء فوقهم
کیف بنیناها وزیناها وما لها من فروج آیا نہ دیکھا آسمان کی طرف اپنے اوپر کیسے

ظہور میں آتا ہی پس کہا جاوی نیر دوسے بالخصوص جبکہ نبی کی زبانی اوسکا وجود ثابت کیا جاوی اور تحقیق
یہ ہی کہ وجود مطلق اپنی صفت آن سیال سی ہر اجسام میں ہر وقت نئی شان میں ظہور فرماتا ہی دلیل
اوسپر آیت کل یوم ہو فی شان ہے دوسرے طور پر تحت اتیس دیگرہ کا علماؤں کی طلب سی کہ جیسے ایک
آئینہ میں معدوم ہوا اور اوسکی مثل اپنی جگہ پر مثلاً ظہور کر رہا ہی ویسے عمل سے دوسری جگہ اوسکا ظہور کر دیا
اب قیامت پر رہا اونکا یہ خیال کہ معدوم میں تمیز کیسے ہوگی جیسے ارشاد ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ
مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ اور تحقیق ہمنے پیدا کیا
انسان کو اور جانتے ہیں ہم وہ جسکی سات وسوسہ کرے اوسکا نفس مثل اقرار قیامت یا انکار قیامت
اور ہم قریب تر ہیں اوسکی طرف شہ رگ سی کہ وجود مطلق حقیقی ہر ایک صورت سی قریب ہی کہ شہ رگ ایک حصہ
آدمی کے جسم کا ہی اور وجود ہر ایک صورت سی قریب ہی پھر قیامت میں حفظ کی صورت فرماتا ہی اِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ یاد کر جسکہ لین ملنے والے کراما کاتبین داہنی بائیں
ایک ایک بیٹھا ہوا مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ نہ بولے بولنے والا کوئی قول مگر اوسکے
پاس نگہبان ہی حاضر رہتا ہی اور اوسکے اعمال کا حال ہی کہ مواظبت یہی کہ کاتبین کاتب لیا کر ساعت ساعت تک
روکتا ہی کہ شاید اوس وقت تک توبہ یا استغفار کرے اس مقام سی آواز کی نسبت اگرچہ حکما قدیم غیر فانی کہتے تھے
لیکن اس عہد میں آلہ حفاظت میں اوسکی نقوش کا محفوظ رہنا ثابت ہوا جیسے شیخ اکبر کا قول پہلے سی ظاہر ہی
مدعا کو کرتا رہا اسی واسطے کراما کاتبین کا ذکر کیا گیا ہے اور بصورت اقوال و اعمال کی حفاظت کی بیان کی گئی
جب تک آدمی زندہ رہے وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ اور آوے
موت کی سکرات تحقیق یہ وہ ہی ای مخاطب کہ تو اوس سے بہاگتا تہا یہ بہاگنا کیسے ہو سکتا ہی اور بعد اوسکی آدمی
قبر میں ڈالا جاوی یا جنت یا دوزخ میں یا پانی وغیرہ میں تو اوسکے اعمال کی بصورت عالم مثال میں دکہلائی جاوی جنت والیکو
جنت کی دوزخ والیکو دوزخ کی اور میعاد سفر جو خدا کے نزدیک ہی قیامت آوی کہ اول صور تو مار موت سے
ہر ایک شخص سے ہو نکا جاتا ہی کہ بالآخر سب تمام اہل زمین فنا ہوں پہر قیام کے لئے نفخ صور ہو جیسے ارشاد ہی
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ اور نفخ کیا جاوی صور زندہ کرنیوالے میں جسمیں تیاری عالم حیوان کی ہو

کہ آسمان سے زمین پر حسب حدیث منی کا باران پڑے گا پس ناگہان سب کھڑی ہو جاوینگے بدن ہر وعدہ و وعید کا
وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ۝ اور آویگا ہر نفس کہ اوسکے ساتھ چلانیوالا ہو جنت
یا دوزخ کی طرف اور ایک شاہد ہو اوسکے اعمال خیر یا بد کا کراما کاتبین سے اور کہا جاویگا لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ
مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝ البتہ تو تہا اس تمہید سے
غفلت میں پس کھولا ہمنے تجہسے تیرا پردہ پس تیری نظر آج کے روز تیز ہے کہ عالم حیوان میں آیا وَقَالَ قَرِينُهُ
هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ اور کہیگا قرین ہر نفس کہ وہ شیطان ہی یہ ہے جو میرے پاس ہے حاضر کہ لو
اسکے کام کو سر کا ہمین پس حکم ہو سائق و شہید کو أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝
ڈالو اے سائق و شہید جہنم میں ہر اوسکو جو کفر کرنیوالے مثل نضر ملحد و دوسرے مشرک عناد کرنیوالے منع کرنیوالے
خیر کے سرکش شک کرنیوالے قیامت کو جسنے خدا کے ساتھ دوسرا معبود کیا ہو پس ڈالو اوسکو سخت عذاب
میں [illegible] کہ تحکم کہیگا شیطان نے قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝
جواب دیگا اوسکا شیطان اے ہمارے رب نہ سرکشی کی ہمنے اسکی لیکن تہا یہ گمراہی بعید میں حق سے قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ اللہ فرماویگا کہ مت جھگڑو اے قرین
و کافر باہم نزدیک میرے پاس اور مقدم کیا تہا ہمنے تمہاری طرف وعید دوزخ جبکہ پشت آدم سے نکالا اور
کہا اسپر دوزخ کے نبی سے جیسے ارشاد ہو کہ ہم بہر دینگے جہنم کو جن و انس کے کافرون سے مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ نہ بدلا جاوے قول میرے پاس اور نہیں ہون مین ظلم کرنیوالا بندون کو　ع
کہ جنہون نے بُرے کام کیے ہون اونکو دوزخ کا حکم کردون يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ
وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝ اوس روز ہم فرماوینگے جہنم کو جبکہ وہ اپنی جوش میں بہرا ہوا آیا تو بہرا
اور کہے جہنم آیا کچھ زیادتی ہے کہ اوس سے اور بہرون تو روح الخط متمثل اوسمین اپنا قدم رکھیگا تو وہ
بس بس کہے اور سب کافروں سمین جہنم کی جاوینگے وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ

بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيدٌ ۝ اور تیار کیجاوے جنت متقیوں کیلیے پاس نہیں فرمایا جاویگا یہ کہ وہ جو تم وعدہ کئے گئے ہو ہر ایک
رجوع لانیوالے حفاظت ایمان کرنیوالے کے لئے وہ جو خوف کرے رحمٰن سے بغیب موت اور لاوے دل
انابت کرنیوالا داخل ہو جنت مین اسلام کے ساتھ اونکے لئے وہ جو چاہین اوسمین اور اونکے لئے زیادہ ہو
دیدار خدا اور دلیل قیامت کے وجود پر جو زبانی نبی پر فرمائی جاتی ہے اہل مکہ کے سردارونکی ہلاکت ہے
بہ دین اگر وہ اوسکو بعید سمجھیں ارشاد ہے وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ
مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ۝ اور بہت سے اہل زمانہ پہلے ہلاک کئے
کہ وہ سخت تھے اہل مکہ سے گرفت مین پس چلے ہر طریق سے شہرون سے آیا ہوا اونکو چھٹکارا إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ تحقیق اسمین البتہ
یاددا‌شت ہے اوسکو جسکے لئے قلب ہو یا سنے اور وہ شاہد ہو پس اوسکے نزدیک قیامت ضرور آنیوالی ہے
اور اوسکے لانے مین ہمکو کچھہ تکلیف نہو جیسے ارشاد ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ۝ اور البتہ ہمنے پیدا کئے آسمان و زمین اور
اونکے درمیان کو عرصہ چھہ زمانہ یعنی دین مین اور نہ پہونچا ہمکو تعب اور اوسکے بعد عالم انسان کو پیدا کیا
پس کافرون کا قول قیامت کے انکار مین لغو ہے فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ۝
اور تو صبر کر اوسپر جو وہ کہین تا ہنگام ہجرت اور تسبیح کر یعنی نماز پڑھ اپنے رب کی حمد کے ساتھہ بالخصوص
سورۂ فاتحہ پہلے طلوع آفتاب اور قبل غروب کے ظہر عصر کی اور رات سے مغرب و عشا کی پس تسبیح کر اوسکی
اور ان نماز کے پیچھے وتر کی مخفی نہو کہ طلوع شمس اوسی نکلنے سے ہی اوسکے کہتے ہین اور غروب اوسوقت
کہین گے جبکہ کل غروب ہو جاوے پس اس مقام سے یعنی احادیث کے معنی مین اجتہاد مجتہد کی ضرورت ہے
اور دلیل وجود قیامت پر یہ ہے جیسے ارشاد ہے کہ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ
يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ۝ اور سمجھہ ای مخاطب اوسدن مین کہ

پکاری پکارنے والا ابوسفیان کا قاصد مکان قریب سے اوس دن سنیں کفار منادی کی آواز حق کے ساتھ یہ ہی روز خروج کفار مکہ مقتول ہونیکے لئے بدر میں اور جبکہ یہ دیکھ لو تو قیامت پر یقین لازم ہے إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ‎﴿۴۳﴾‏ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ‎﴿۴۴﴾‏ تحقیق ہم جلاتے ہیں اور ہم مارتے ہیں اور ہماری طرف بعد موت کے بازگشت ہے اوس روز کہ پھٹے زمین اون سے سرعت کنندہ اوس روز حشر ہو ہمارے اوپر آسان نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ‎﴿۴۵﴾‏ اور ہم داناتر ہیں اونکے ساتھ جو وہ کہیں بالخصوص وعدہ وعید اور اونکے انکار قیامت پر اور نہیں ہے تو اونپر جبر کرنیوالا تا زمان ہجرت پس نصیحت کر قرآن کے ساتھ اوسکو جو خوف کرے میری وعید کا اس طریق سے جو ذیل میں سورۂ ذاریات میں مذکور ہے۔

سورۂ ذاریات مکیہ ہے اسمیں ساٹھ آیات تین رکوع ہیں

اس سورت میں بڑی بڑی دلائل حقانیت اسلام و پیشین گوئی خلفاء اربعہ و تباہی کفار کا بیان ہے واضح ہو کہ جب تک دانیال کی کتاب سے آشنائی نہو اس سورت کا اوائل سمجھ میں نہیں آتا وجہ یہ کہ حقیقت چار ہواؤں فصل ۷ دانیال سے آشکار پیدا ہو جاوے جسمیں بخت نصر کی دکیانہ و سکندر کی دروبیہ کی ہواؤں کا ذکر ہے پھر روسیہ کی دس بادشاہتوں کا ذکر ہے جو الارک گاتہی سے الوین لباردی ہوئیں جو سنہ ۴۱۰ عیسوی سے شروع ہوئیں اور سنہ ۴۸۶ تک ہیں پھر سلطنت ہرقل کا ذکر ہے جو سنہ ۶۱۰ عیسوی میں قائم ہوئی اور اوسکے زمانہ میں اہل اسلام سے خدا کی بادشاہت قائم ہونی لکھی ہے تو اوسکے بعد مطلب صورت ظاہر ہے کہ جب وہ امور واقع ہو گئے اور زمان سلطنت تیغ زن ہم روسیہ یعنی ہرقل کا آگیا پس اسلام کا آنا حسب وعدہ ہوا اور اسکے زمانہ میں بمعہ ہرجان و انعصاہ جو دانیال میں مہدی و مسیح کی آمد کا ذکر ہے کہ روز دین یعنی قیامت کے نشان ہیں بعد ان نظر بعد از بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ کے فرماتا ہے

وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ‎﴿۱﴾‏ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ‎﴿۲﴾‏ فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ‎﴿۳﴾‏ فَالْمُقَسِّمَاتِ أَمْرًا ‎﴿۴﴾‏

ہین ہوکہ ایک روز جبرئیل نے ولید کی ساق کو دیکھا اوسکی ساق ہین تیر گرگی دوکان پر تیر چبھا دمر اور
ابن وائل کے پاون کو دیکھا کہ اوسکے پاون ہین کانٹا چبھا دو اوس سے جہنم رسید ہوا اور حارث
کی ناک کو دیکھا کہ خون جاری ہوکر دوزخ ہین چلا اور اسود مطلب کے سر کو دیکھا جو خاک ہین سر کو ملکر مرا اسود
بن یغوث کی آنکھ کو دیکھا کہ اوسکے درد سے تباہ ہوا یسئلون ایان یوم الدین یوم
ہم علی النار یفتنون ذوقوا فتنتکم ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون ہ قران مجید کا انکار کرکے
دریافت کرین کب ہی روز دین وہ دن ہے جو وہ آگ پر عذاب دیے جاوین اور کہا جاوے جسکو اپنے
فتنہ کو یہ وہ ہے جسکے ساتھ جلدی کرتے تھے ان المتقین فی جنت وعیون اٰخذین ما اٰتٰھم ربھم
کانوا قبل ذٰلک محسنین ہ پرہیزگار بہشت باغونکو [illegible] جو ہزارہا ہزار کے فصل دانیال ہین لکھی ہے جنکو گزرا
فصل ہو دستوکون ہین کہا گیا ہے فصل ۳۳ سفر تثنیہ ہین مقدسین کرکے موعود ہین باغون چشمون ہین ہونگے لینے والے
اوس شے کے جو دیا ہوا اونکو اونکے رب نے کیونکہ وہی تھی پہلے روز دین سے نیکوکار مثل علی کے کانوا قلیلا
من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون ہ وفی اموالھم حق للسائل والمحروم
تھو وہ محسنین مثل ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کم رات کو سوتے اور وہ مثل عمر سحر ونکو استغفار کرتے ملفوظات الفوائد مین
حضرت شیخ شکر محمد عارف شطاری برہانپوری سے منقول ہو جو شخص صبح کی نماز کے بعد ستائیس مرتبہ اللھم اغفر
للمومنین والمومنات کہے وہ مستغفرین بالاسحار مین شمار کیا جاویگا اور تھو مثل عثمان اونکے مالونمین حق تھا سائل
ومحروم کا یہانتک تفصیل ہوئی اوسکا خلاصہ تاکید کے لئے فرماتا ہے وفی الارض اٰیٰت
للموقنین وفی انفسکم افلا تبصرون ہ اور زمین مقدس کی چار بادشاہتون مین جو ہونگی ہین آیات صدق
دین اسلام ہین ایقان والونکے لئے اور تمہاری جانو مین کہ پیغمبر موعود تمہاری قوم مین پیدا ہوئے
کیا تم نہ دیکھو اون علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ جنا لفتہ مین اونکی خواصون تباہ ہوئے لیکن یہانپر یہ کلام رہا کہ آسمانی
سلطنت فصل دوم ہو ختم دانیال وغیرہ کی ہزارون ہزار مقدسون کیسا تھا آئی ہے اور اب تک آثار اوسکے
کم تر ہے وگر مسیح نے انجیل متی مین فرمایا ہے کہ ابتدا مین وہ غریب ہونگے جیسے فصل ہ متی مین
تمہ رسول اللہ کی تفسیر مین موجود ہے نظر بران فرماتا ہے وفی السماء رزقکم وما توعدون

اور آسمان یعنی عالم ارواح میں حصہ ہے ہمارا ساتھ اوسکے جو وعدہ کیا گیا ہے یعنی ہو کہ آسمانی بادشاہت
تمہاری موعود ہے جس میں شک نہیں فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون ۵
پس قسم ہو آسمان کے پروردگار کی جسکی بادشاہت اسلام سے موعود ہے اور زمین کی جسپر وہ
بادشاہت ہونے والی ہے درستی دو وعدہ البتہ راست ہے جیسے تم کہتے ہو کہ اوسکے ساتھ
ہزاروں ہزار مقدس ہونگے اور اوسکی فتح ہوگی پس ضعف حالی کا خیال مکرو نناوین سال کی عمر ابراہیم میں
اسحق کی پیدائش ہوئی جبکہ نوے سال مین سارہ تھیں کہ یوسے ماس کی ہی پس خدا ظاہر کریگا اسلام کو شوکت سے
ھل اتاک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین ۵ اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما قال سلام قوم
منکرون ۵ آیا آئے تیرے پاس ملائکہ بزرگ ابراہیم کے مہمانوں کی بات جب داخل ہوتے ابراہیم پر پس کہا سلام
کہا ابراہیم نے تم پر سلام اور دل سے کہا قوم ہو نا شناختہ فراغ الی اھلہ فجاء بعجل سمین ۵ فقربہ
الیھم قال الا تاکلون ۵ پس ابراہیم گیا اپنے گھر میں لایا گوسالہ بھنا ہوا پس قریب کیا ابراہیم نے
اوسکو اونکی طرف کہا کیوں نہیں کھاتے لیکن اونہوں نے نہ کھایا فاوجس منھم خیفۃ ۵
پس دریافت کیا اپنے دل میں خوف اون سے لیکن جب دریافت کرکے اونہوں نے کہا یعنے صورت
کہانے والون کی بنائی جیسے فرماتا ہے قالوا لاتخف وبشروہ بغلام علیم ۵ اونہوں نے
کہا مت خوف کر اور بشارت دی اونکو لڑکے دانا اسحق کی کہ سارہ سے پیدا ہوگا فاقبلت
امراتہ فی صرۃ فصکت وجھھا وقالت عجوز عقیم ۵ پس متوجہ ہوئی اوسکی
عورت سارہ ننانوے سال کی درمیہ سے پس حسب دستور عورتوں کے تعجب کے وقت منہ پر ہاتھ لگائی اپنے منہ پر
اور کہا کہ کیا جنے بڑھیا بانجھ قالوا کذلک قال ربک انہ ھو الحکیم العلیم ۵ فرشتوں نے کہا
اسی طرح خبر فرمایا ہے تیرے رب نے کیونکہ وہ دانا با علم ہے اور جو کہ تعجب سارہ کو ہوا اور ہنسی تو فرشتوں نے کہا
اوسکا نام ضحک ہوگا جو اصل نام اسحق کا ہے اور دین و دنیا کی دولت سے مشرف ہو ویسی ہی حال اسلام کی
ترقی کا ہوتا جا تعجب نہیں اور انکار کرنا ہی نبی کا بڑا جرم ہے اوسکو بھی سنو اور اسلام کی فتح کو یقین کرو قال فما خطبکم
ایھا المرسلون ۵ قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین ۵ لنرسل علیھم حجارۃ من طین ۵ مسومۃ عند ربک للمسرفین ۵

ابراہیمؑ نے کہا پس کیا بڑا امر ہے تمہارا اے بھیجے گئے ہوؤ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بھیجے گئے ہیں قوم مجرم لوط کیطرف تاکہ پھینکیں ہم اون پر پتھر گارے کے نشاندار کئے گئے تیرے رب کے پاس حد سے گذرنے والوں کی بربادی کیلئے پس ابراہیمؑ نے کہا کہ کیسے اونکو ہلاکت کروگے حالانکہ اونمیں مومن ہونگے فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین ۃ پس جواب دیا کہ نکالیں ہم اوس شخص کو جو اوس قریہ میں مومن ہو پس ملائک گئے پس نکالا انہوں نے اوسکو جو اونمیں مومن تہا اونکا قصہ مشہور ہے فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین ۃ پس نہ پایا انہوں نے ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا اونمیں لوطؑ و اونکی سات بیٹیوں میں سے دو بیٹیاں کنواری تہیں ایک اونکی عورت تہی کشش کر کے گومہر او لوطؑ کو نکلی مگر خلاف حکم کے اوسنے عقب کو دیکہا اور نمک کا ستون ہوگئی و ترکنا فیہا ایۃ للذین یخافون العذاب الالیم ۃ اور باقی رکہے ہمنے اوس قریہ میں نشان اون لوگوں کیلئے جو خوف کریں عذاب دردناک سے کہ اہل مکہ و ہانسے گذرتے ہیں پس وہی حال اس زمانہ کے منکروں کا ہوگا پہر نبیؐ کی ہجرت ہوگی اوسوقت اونپر تباہی بدر وغیرہ میں آویگی اور ساحر و مجنون ہونیکا جواب حال موسیٰؑ سے دریافت کرو و فی موسیٰ اذ ارسلنٰہ الی فرعون بسلطٰن مبین ۃ فتولی برکنہ وقال ساحر او مجنون ۃ فاخذنٰہ وجنودہ فنبذنٰہم فی الیم وہو ملیم ۃ اور باقی رکہی موسیٰؑ میں نشانی بالخصوص منکرین کے لیے جبکہ موسیٰؑ کو ہمنے بہیجا فرعون کی طرف ظاہر غلبہ کیساتہہ پس پہر گیا فرعون اپنی جماعت کیساتہہ اور کہا کہ موسیٰ شعبدہ باز ہے یا دیوانہ ہے پس پکڑا ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو تو ڈالا اونکو دریا میں درحالیکہ فرعون ملامت کیا ہوا تہا وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ۃ ماتذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم ۃ اور باقی رکہی آیت قوم عاد میں جبکہ روانہ ہو دیسے بہیجے ہمنے اونپر بانجہ کرنیوالی ہوا چہوڑتی کسی شے کو جسپر وہ آتی مگر کردیتی اوسکو مثل استخوان بوسیدہ اور اونکو مثل بارہ بارہ کے پراگندہ کردیا وفی ثمود اذ قیل لہم تمتعوا حتی حین ۃ فعتوا عن امر ربہم فاخذتہم الصعقۃ وہم ینظرون ۃ اور ہے ثمود میں بہی نشانی جبکہ کہا گیا اونکے لیے برخوردار ہو ایکمدت وقت تک پس اونہوں نے سرکشی کی پروردگار اپنے سے پس پکڑا اونکو صاعقہ نے اور وہ ناگہان دیکہتے تہے فما استطاعوا من قیام وما کانوا

مین گنہگار حق تبلیغ ہو چکے وذکر فان الذکری تنفع المومنین ہ اور خاص نصیحت پانے والون کو
نصیحت کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنین کو لیکن وہ غریب ہین کیا وہ صرف کر سکتے ہین فرماتا ہے
وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ہ اور نہین پیدا کیا جن وانس مومنین کو جیسے
قرآن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مین ہے مگر تا کہ خالص میری بندگی کرین وحالات احتیاج مین دیکے فرماتا ہے
وما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ہ اور نہین چاہتا ہون اون سے
رزق مثل زکوۃ کے اور نہین چاہتا ہون اون سے کہ رزق مجھکو دین لیعنے میرے رسول کو اور جواب ہے
اون لوگون کا جو کہتے کہ فتوحات والے جبکہ اہل اسلام قبل ہجرت نہوے جو موعود ہین پہر کیا اون کی
سند رضا کچہ فرماتا ہے ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین ہ بدرستی اللہ وہ رزاق ہے صاحب
قوت محکم کا کہ فتوحات عامہ اہل اسلام کو حاصل ہونیوالی ہین وگر ظالم ان با تونپر کفر وانکار فتوحات
مثل بدر کا کرین تو فرماتا ہے فان للذین ظلموا ذنوبا مثل ذنوب اصحابہم فلا یستعجلون ہ پس
اون لوگون کے لیے جو ظلم کرین ڈول ہین مثل اونکے اصحاب کے جنکے قصہ بیان ہوگئے پس نہ جلدی کیے جا دین
وقت مقرر ہے کہ مین قبل از ہجرت ورنہ مطابق آیۃ سورۂ روم کے ارشاد ہے ولو جئتہم بایۃ
لیقولن الذین کفروا ان انتم الا مبطلون ہ وگر تو لاوے اونکے لئے فتح قبل از ہجرت کا فر اہل کتاب کہین
کہ نہین ہو تم مگر باطل کرنیوالے ہماری کتاب کے جو فصل ۲۱ یشعیا مین فتح اسلامی بعد ایک سال ہجرت کے لکھی ہے
فویل للذین کفروا من یومہم الذی یوعدون ہ پس افسوس ہے اون مکہ کے کافرون کے لئے
اوس دن بدر سے کہ وعید کیے گئے ہین اور اللہ پاک نے حسب وعدہ آیۃ بدر حسب آیت قد کان لکم ایۃ
کے بعد ایک سال ہجرت کے دکھلائے۔

سورۂ طور مکیہ ہے اسمین انچاس آیتے دو رکوع ہین

پہلی سورت کے آخر مین فتح بدر کی پیشینگوئی ہے اور اس سورت کے اوائل مین فتوحات اسلامیہ
بدر کا بیان ہے اور پہلی سورت کے مطابق اسمین بہی قیامت قرآن کی تحقیق ہے اور عجب تحقیق کیساتھ
اس سورت کے مسائل مین بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ والطور وکتب مسطور ہ فی رق منشور ہ

والبیت المعمور ۵ والسقف المرفوع ۵ والبحر المسجور ۵ ان عذاب ربک لواقع ۵ ما لہ من دافع ۵
قسم ہے کوہ حوریب سونی کی جیسے فصل ۱۸ استثنا کی پیشگوئی فرمائی گئی کہ جو نبی اکرم اسمعیلی علیہ الصلوٰۃ
والسلام کا منکر ہوگا وہ تباہ کیا جاویگا اور قسم ہے کتاب بزرگ توراۃ کی جو ورقوں متفرقہ میں لکھی گئی ہے
جس میں بہت سے مقامات پر فتوحات بنی قیدار کے نبی کی مذکور ہے اور قسم ہے بیت اللہ معمور مکہ کی جو اہل حق سے
بھرنے والا ہے جس میں فتوحات اسلامیہ کا وعدہ ہوا جیسے فصل ۶۰ یسعیا سے ظاہر ہے اور
قسم ہے بلند آسمان کی یعنی عالم ارواح کی جسکی بادشاہت ہونیوالی ہے جس میں کا قرب آدیکھو جیسے فصل ۲
و ۷ دانیال سے ظاہر ہے اور قسم ہے دریا بھرے ہوئے قرآن کی جیسے فصل ۴ مکاشفات میں اوسکو
سمندر بلور کی مانند کہا گیا ہے تحقیق تیرے رب کا عذاب ہے مخالفین اہل اسلام پر ہونیوالا ہے نہیں ہے
اوسکے لئے کوئی دفع کرنیوالا جبیر بن مطعم جب کہ مقیدوں کے ساتھ مدینہ میں آئے تھے مغرب کی نماز میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے یہ آیت پڑھی پس خوف سے عذاب کے اونکا دل ایسا ہوا کہ گویا پارہ پارہ ہو
پس مسلمان ہوگئے کیونکہ آنکھ سے عذاب بد معائنہ کر چکے تھے اور زور و شوکت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
فصل دوم یوئیل وغیرہ میں بڑا ہولناک کر کے لکھا ہے جیسے ارشاد ہے یوم تمور السماء مورا وتسیر الجبال
سیرا ۵ جس دن کہ حرکت کرے سخت حرکت سے آسمان اور پہاڑ چلیں گے شتابی سے آسمان کے گر جاویں یہ محاورہ
سخت واقعہ سے ہے دیکھو فصل دوم یوئیل پیغمبر کو اور فتح مکہ و دیگر فتوحات اسلامیہ حسب وعدہ و وعید
دلائل قیامت سے ہیں پس جو منکر قیامت ہو اوسپر بعد دیکھنے ایسے واقعات بر ملائیہ کے مقام سخت
افسوس ہے اوس روز اون تکذیب کرنے والوں کو جو قیامت کی فکر میں لعب کریں کہ کیسی قیامت ہوگی
جب ہم ہوگئے استخوان بوسیدہ پھر رجعت بعید ہے یوم یدعون الی نار جہنم دعا ۵ هذه النار التی
کنتم بہا تکذبون ۵ جس روز کہ وہ بڑی زور سے دفع کئے جاویں نار جہنم کی طرف کہا جاوے یہ ہے
وہ آگ جسکے ساتھ تم تکذیب کرتے تھے افسحر هذا ام انتم لا تبصرون ۵ اصلوها فاصبروا
او لا تصبروا سواء علیکم انما تجزون ما کنتم تعملون ۵ پس آیا یہ سحر ہے یا تم اندھے ہو داخل ہو اوسمیں تو صبر کرو یا نہ کرو

برابر ہے تمہارے اوپر بس جزا دی جاتی وہ جو تم کرتے تھے یعنی یہاں تم قیامت کو سحر و شعبدہ کہتے تھے

وہی وہاں کہا جاویگا اور اونکا انکار صورت نہیں پکڑیگا إن المتقين في جنات ونعيم ۝ فاكهين

بما آتاهم ربهم ووقاهم ربهم عذاب الجحيم ۝ تحقیق متقی جنت و نعمت میں ہوں گے

کہ میوے اونکے ساتھ جو اونکو اونکے رب نے دیا اور بچا دیگا اونکو اونکا رب عذاب دوزخ سے کلوا

واشربوا هنيئا بما كنتم تعملون ۝ متكئين على سرر مصفوفة وزوجناهم

بحور عين ۝ کہا کو اور پیو خوش حالی عوض اون عملوں کے جو کرتے تھے تکیہ لگائے تخت پر جو صف

رکھے ہوئے اور نکاح کریں ہم اونکا حور عین سے اور سوائے اسکے وہ ستر [illegible] جو فرماتے

والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بإيمان ألحقنا بهم ذريتهم وما ألتناهم من عملهم

من شيء كل امرئ بما كسب رهين ۝ اور وہ جو اول درجہ میں ایمان لائے اور [illegible] اولاد نے

اونکی پیروی کی ایمان کیساتھ ملا دیں ہم اونکے پاس اونکی اولاد کو بھی اگرچہ اونکے سے اونکی اولاد کے

عمل ہوں اور نہ کم کریں اونکے عملوں سے کچھ ہر ایک مرد ہر کسب کے ساتھ گرو ہوگا اسکے عمل

کم ہو سکتے جاویں بس مومن اپنے اعمال حسنہ کے ساتھ [illegible] جیسے کافر [illegible] (۲۳)

آیت كل نفس بما كسبت رهينة إلا أصحاب اليمين ۝ کو منافی نہیں [illegible] اہل حق [illegible]

ابن عباس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مومن کی اولاد کو اوسکے ساتھ

ایک درجہ جنت میں جمع کریں اور مشرکوں کو اونکی اولاد کے ساتھ دوزخ میں [illegible]

وہ جسکی فطرت اصلی ضائع ہوگئی ہو اور اولاد صغیر مومن کا حال بروایت ام المومنین [illegible]

دریافت ہوا [illegible] آپ اصحاب [illegible] کو جو مومن ہیں بڑی عزت کی [illegible] اگر

اولاد متقی ہوگی تو اونکا رتبہ اور بھی اعلی ہوگا اور یہ آیت اوسکے منافی نہیں وأمددناهم

بفاكهة ولحم مما يشتهون ۝ اور بہم پہنچا کریں اونکو میوے اور گوشت

جسکی خواہش کریں يتنازعون فيها كأسا لا لغو فيها ولا تأثيم ۝ [illegible]

ويطوف عليهم غلمان لهم كأنهم لؤلؤ مكنون ۝ اور آمد و رفت رکھیں اونکے پاس [illegible]

کو نہین پہونچی گویا وہ موتے نکا درگور گئے ہون جیسے اون جہلا کا خیال ہے کہ ایسے اوپر قیاس کیجکے معترض ظاہر
ہوتے ہین اور وہ جو عبداللہ بن عمرو نے کہا ہے کہ نہو گا اہل جنت سے مگر ہرایک مرد آدمی رشتہ اوسکے پاس
رکھتے ہونگے اسمین کوئی عیب کی بات نہین کہ دہ کے درمین اولاد پیدا ہوگی اور اوسے نوجوان جنت مین
ہونگے واقبل بعضهم علی بعض يتساءلون ۵ قالوا انا كنا قبل في اهلنا مشفقين ۵ فمن الله علينا
ووقانا عذاب السموم ۵ انا كنا من قبل ندعوه ۵ انه هو البر الرحيم ۵ اور متوجہ ہوا بعض انکا
بعض پر کہ سوال کرین کہین تحقیق ہم پہلے اپنے اہل مین ڈرتے تھے پس احسان کیا اللہ نے ہمارے اوپر اور بچایا
ہمکو عذاب آتش سے تحقیق ہم پہلے اوسکو پکارتے تھے کیونکہ وہ نیکو کار مہربان ہے فذكر فما انت بنعمت
ربك بكاهن ولا مجنون ۵ ام يقولون شاعر نتربص به ريب المنون ۵ پس نصیحت کر
کہ تو اپنے رب کی نعمت قرآن کیساتھ نہ کاہن ہے نہ مجنون ہے یا کہتے ہین شاعر ہے کہ ہم امید رکھتے ہین دیکھے نعمر کا
کہ اتفاق زمانہ سے ایسے امور ہوتے ہین مدعی نبوت کے ایسے جوان مرگئے یہ بھی مرجاینگے نقصہم ہو جائیگا
یہ قول بصری دہریہ کا قول تھا جو کہتا کہ اگر خدا نے نبی کیا ہوتا تو امیر طائف یا امیر مکہ یا اونکا معلم آتا
ارشاد ہے قل تربصوا فانی معکم من المتربصين ۵ فرما تم انتظار کرو میری نسبت تحقیق مین بھی تمہارے ساتھ
تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتا ہون اور وہ ہر کیطرح جو نسبت کرتے ہین اوسے مقام سوال ہے ام تامرھم
احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون ۵ آیا اونکو حکم کرین اونکی عقلین اس امر کیساتھ کہ قرآن کو کہانت
یا حکایت مجنون یا شعر کہین جیسے ولید نے حسب سورۂ مدثر کے کہا کہ اسمین سے ہرگز کوئی بات نہین
جسکا سورۂ مدثر کی تفسیر مین بیان آتا ہے یا سرکشی کرنیوالے ہین یہ تیسرا قول قرآن کی نسبت ہے کو نبی جو تھا
قول تھا اون لوگونکا جو معتقد آپکی پیغمبری کے تھے جیسے ارشاد ہے ام یقولون تقوله بل لا یؤمنون ۵ یا کہتے ہین کہ باندہا ہے
اوسکو یعنی نبوت نے دو یہ قول اہل مکہ کا تھا شنیدہ آیا سابقین سے تھا اور یہ قول یہود کی موافق تھا کہ وحی و نبوت
ختم المرسلین سالوین ہزار آدم مین مقرر ہے کیونکہ یہود کی خبر انکو بعض بانتے تھے تو ارشاد ہے جا لیا تو احد بین
مسلمان کا تو اضافہ تیس دیبی دو لادین قرآن کی مثل اگر دم تحریہ ہین کہ یہ قرآت مرسل ہے تو ایک عبید نکی موافق
کہ کہ پیغمبر اسمعیلی کے منہ مین حسب فصل رہا اسفر شے کے حدا کا کلام ہوگا لیسے پارہ پارہ ایک آیت سے

چوتھی وہ معراج ہی جو جسم مبارک سے بیت مقدس پر تشریف لیگئے جو سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے ساتوین
وہ معراج ہی جو چوتھی معراج کے دن مین ہوا کہ مسجد اقصی کا نقشہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو جبرئیل لائے
آٹھوین وہ معراج ہے جو سمرہ بن جندب سے بخاری مین روایت کیا گیا ہے **نوان** معراج وہ ہی جو مسلم نے
ابن عباس سے وادی ازرق کی بابت روایت کیا **دسوان** وہ معراج ہی جو مسلم مین چند احادیث نقل کین
جسمین کعبہ مین انبیا کا مجمع ہوا **گیارھوان** وہ معراج ہی جو طبری مین مقدمہ یاجوج وماجوج وجابلقا
وجابلسا مین ہی کہ اونکا معائنہ ہوا کہ یاجوج بن سمعیان بن یوائیل بن روس بن یعقوب کی نسل ہو والی روس
وماجوج بن یافت کی نسل سے ایمان نلائے اور جابلقا مملکت ملقان اہل قسطنطنیہ ومملکت بلنسیا اہل اسپین
ہیں ممالک یورپ سے ایماندار ہوئے **بارھوان** یہ معراج عظیم الشان ہی جو اس سورت مین مذکور ہے
اور چونکہ آخر سورت گذشتہ مین نجم کا ذکر ہے اور اس سورت کا اول نجم سے ہی تو مناسب ہوا کہ اوسکے
پاس یہ سورت رکھی جاوے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم وجہ ہین روح اعظم کی جسکے ستر ہزار وجہ ہین کہ ہر
نجم مین جو بڑھکر صاحب کمال ہی درحقیقت وہ محمد ہے اور عتبہ بن ربیعہ کو اہل مکہ اہل علم سمجھتے جسنے مطابق
سورۂ زمر کی کہا تہا کہ ہم اپنے معبودونکو مقرب سمجھتے ہین شریک تو اس سورت مین مثل اوسکے مباحث کی مذکور ہے
اوسکے بعد تعریف ہی مثل عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جو ایمان لائے اور مذمت ہی ولید بن مغیرہ کی جو مرتد ہوگیا
اور حضرات انبیا کو مثل ستارہ کی کرکے اولاد اسحق ہین درس ۷ افصل ۲۲ تکوین مین گنا ہی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرات صحابہ کو نجوم مثالی فرمایا ہی اور نجم محمدی سے جو مشبہ زہرہ ہے کہ جمعہ اوسکی طرف منسوب ہے جسکو
ہندی مین سکر کہتے ہین ہدایت ہوتی ہی بدان نظر ارشاد ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ والنجم اذا ھویٰ ۝

ما ضل صاحبکم وما غویٰ ۝ وما ینطق عن الھویٰ ۝ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۝ علمہ شدید القویٰ ۝

ذو مرۃ فاستویٰ ۝ وھو بالافق الاعلیٰ ۝ قسم ہے نجم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو موجب ہدایت ہے
نہ ضلالت جسکا ذکر درس ۱۹ فصل اول نامہ دوم پطرس کے مطابق پطرس نے ستارۂ صبح کرکے کہا ہی جیسے مسیح کو
چراغ سحری اور درس بستم فصل دوم مکاشفات یوحنا مین مسیح سے یوحنا نے نقل کیا ہی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو
ستارۂ صبح کرکے فرمایا جبکہ سب معراج مین اترا یہ گم ہو تمہارا آقا اور نہ کجی کی اوسنے بیان معراج مین اور نہ بولی خواہش

طبعی سے مقدس منزل مین گر وحی ہے کہ وحی کیگئی ہے تعلیم کیا سخت قوت والے نیک منظر روح اعظم نے
جو امر ونہی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو متمثل ہوا پس مستوی ہوا محمد اعلے کیطرف اور روح اعظم
افق اعلے کے ساتھ متمثل تہا جاننا چاہیے کہ اس عالم کثرت مین ایک افق مبین ہے مقام عالم شہادت
جسکا حاکم جبرئیل ہے دوسرا افق اعلے عالم روح مین ہے اوسکا حاکم روح اعظم ہے اور اس مقام پر افق اعلے کا
ذکر ہے جو مقام روح ہے نہ افق مبین جبرئیل کا اور ان دونوں مین فرق نکرکے جبرئیل کے مقام سے مراد
بعض مقدسین سمجھے ثم دنیٰ فتدلّیٰ پہر قریب ہوا محمد ترقی پس تنزل ہوا روح بصورت امرد
فکان قاب قوسین او ادنیٰ پس ہوا محمد روح کیساتھ قدر دو کمان یا ایک کر قریب تر اور حق سے
کر یکجو ہو گیا اسمین اور عرب مین ہنگام صلح مین جب کسی کا ارادہ کرتے صلح کی عقد مین دو شخص دو کمان لا لیتے
پس آپس مین باہم اونکو ملاتے تو اوس سے بھی زیادہ قریب وہ محویت ہو کر مرتبہ تحقیق مین مستہلک ہو جاوے
فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ ما کذب الفؤاد ما رایٰ پس عالم کثرت میں لاکر وحی کی اپنے
بندے کیطرف وہ جو وحی کی نہ جہوٹ بولا دل محمد نے اوسکی نسبت جو دیکہا جیسے حدیث میں ہے کہ دیکہا
مینے اپنے رب کو بصورت امرد گو مقام روح مین یہ رویت انسانی متصور نہیں مگر چونکہ روح متمثل ہو
اوسکے دیکہنے مین کیا بعد سے جیسے موسیٰ کے لیے تجلی و تمثل روح اعظم بروہ آتش بے دود مین طور پر ہوا اور
موسے کو رویت کے سوال کا مزہ ہوا یس رویت کی بابت صدیقہ کا انکار مقام روح مین ہے بلا تمثل کے
اور عبد اللہ بن عباس کا اقرار روح کے مقام تمثل میں کہنا واقعی مسئلہ تمثل ہے جسکے سبب سے نزاع لفظی کا
باعث ہو اس مقام سے آیت لا تدرکہ الابصار بظاہر اصلی رد ہے کہ آیت وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ سے
تمثل کی منافی نہیں اور اسی مقام پر تمثل حدیث روایت صحابی بصورت عائشہ کو قیاس کرنا چاہیے انتہیٰ
افتمارونہ علیٰ ما یریٰ ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتہیٰ عندہا جنۃ الماویٰ اذ یغشی السدرۃ
ما یغشیٰ ما زاغ البصر وما طغیٰ لقد رایٰ من ایٰت ربہ الکبریٰ کیا پس تم شک کرو اوس پر جو محمد نے دیکہا ہے پس کو بار دگر
سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اوسکے پاس جنت ماوی ہے جب ڈہانپا سدرہ کو جو ان الوان نے کہ ڈہانپا نہ پہیری چوک
نیانی محمد روشن ہوئی روشنی حق مین الوان کیطرف بلکہ توجہ رب کیطرف رہی البتہ دیکہین

سے قاب قوسین سے اشارہ دو قوس ہو ... امکان کیطرف ہے اور او ادنیٰ کا اشارہ مقام احدیت ۱۲

اپنے رب کی آیات کبرےٰ سے جو موعود سورۂ معراج میں تو نہیں بشکل اصلی صورت سے تمثل جبرئیل اور دوسرے ملائکہ کے نہ وہ مردہین نہ عورتین کہ اعلےٰ کی رویت ہین اوسکے دست بستہ ہوتا ہو اور اہل مکہ بعض تو لات وعزےٰ ومنات کو صفات خدا کی تصویرین بناتے اور اونکو خدا کی بیٹیان کہتے اور بعض ملائکہ کو دختران خدا کہتے تو بعد بیان رویت حق وملائکہ کی جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ارشاد ہے کہ پیغمبر تو خدا کو دیکھا تم نے کیا دیکھا افرایتم اللات والعزیٰ ۞ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ ۞ آیا تم معتقد مضمون کے بنات اللہ ہونیکے سات دیکھا لات وعزیٰ ومنات صنم کو کہ سب ذلیل ہین اور لفظ مالنسہ نسبطر ناد مل منہم ہو اور دیر لوگ بقول کلبی بتوں وملائکہ کو اللہ کی بیٹیان قرار دیکر پوجتے بس لات ماخوذ اللہ سے اللہ کے بیٹے اور یہ عزیٰ عزیز کے بیٹے اور منات کو دختر منان اسم حق کا سمجھتے ہو جیسے آیت آمنہ اسیر دال ہو اور کوئی نبی نہیں گذرے جنہون نے آرزو اپنی امت کی نسبت اچھی ہونیکی کی ہو مگر اونکی آرزو برآری مین شیطان نے خلل ڈالا ہے جیسے تاویل سورۂ حج مین مذکور ہوا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم بطور استفہام بحذف حرف استفہام اس مقام پر بطور تعلیم فرمایا جو منقول ہو کہ آیا یہ سردار بزرگ ہین اور اونکی شفاعت مقبول ہوگی تاکہ اہل مکہ ان آیات کو سمجھین جیسے سابق ولاحق کلام اس استفہام کی دلیل ظاہر ہے پر شیطان نے آپکی آرزو برارئی مین یہ خلل ڈالا کہ کفار کو القا کیا کہ پیغمبر کا یہ کلام قرآن وخبر ہے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم جو سجدہ مین اتمام آیات پر گئے سب کفار نے سجدہ کیا اور کہا کہ ہمارے پیغمبر کے بتو نکے مقدمہ مین نزاع تھی وہ جاتی رہی اور جبرئیل علیہ السلام آتے اور کہا کہ کیا آپنے قرآن مین کچھ ملایا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہو جیسے سورۂ حج کی تاویل مین گذرا نا واقفین اس استفہام مین بتعلیم قصہ کی سخت پریشان ہین اور یون جانتے ہین کہ پیغمبر و نکے دل مین شیطان خلل ڈالتا ہو اور نفیت کی معنے دل کے لیتے ہین اور مشکل مین پڑتے ہین الحاصل ارشاد ہے الکم الذکر ولہ الانثیٰ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ ۞ آیا تمہارے لئے نر پسند ہون اور خدا کے لئے مادہ یہ اس وقت ہین کہ تم نر کو اچھا سمجھو ظلم کی تقسیم ہوان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم واباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطن ۞ نہین ہین یہ مگر نام کہ مقرر کئے ہین تم نے اور تمہارے باپ دادون نے جس کے ساتھ اللہ نے کوئی دلیل نازل نہین فرمائی مخض

اور واسطے اللہ کے ہے وہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور وہ جو کچھ زمین میں ہے تاکہ سزا دے اونکو جو آخرکار
بدی کرین اونکے عملون کے ساتھہ اور جزا دے اونکو جو نیکی کرین آخرکار خوبی کے ساتھہ اور سمجھو کہ اعتبار
خاتمہ کا ہے دیکھو جسم کی نسبت جو ارشاد ہے کہ مسلمان ہو دیکھو اس مقام پر سورۃ شوریٰ کو فاروق کی

الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرۃ ھو

اعلم بکم اذ انشاکم من الارض واذ انتم اجنۃ فی بطون امھاتکم فلا تزکوا

انفسکم ھو اعلم بمن اتقی ٭ اور وہ جو مثل عمر فاروق کی بچین گناہ یعنی شرک سے اور فواحش سے
یعنی آلھا فیات سے کہ قصد قتل حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر آوین اور برعکس اوسکے ایمان لاوین تحقیق تیرا رب
وسیع المغفرت ہے وہ دانا تر ہے تمہاری حالونکو جب ایسا کیا تمکو زمین سے اور پشت آدم مین رکھا اور دست مبارک
داہنی طرف لگا کر آدم سے مومنین کو بصورت مرغ مورچہ نکالکر فرمایا کہ یہ جنت کیلئے ہین اور اوسنے
بائین کے برآوینگے اور کافرونکو سیاہ مورچون کی مانند نکالا اور فرمایا کہ اوسنے کام دوزخ کے استعمال
کرینگے اور جبکہ تم جنس تھے اپنی ماؤن کے پیٹ مین بعض عمر کے ایمان لائے پر پاک جانو
اپنے نفسون کو کیونکہ وہ دانا ہے اوسکے ساتھہ جو تقوے کرے شرک سے

حضرت پس جد سے ڈرتے رہو افرایت الذی تولی واعطی قلیلا واکدی ٭

عندہ علم الغیب فھو یری ٭ آیا پس تونے معائنہ کیا اوس ولید کو
مرتبہ سے مسلمان ہوا اور اوسکو ایک کافر نے عیب کیا کہ بزرگون کے
دین سے تو پھیر گیا اوس نے کہا دوزخ کے خیال سے تو اوسنے کہا
کچھ مال مجھکو دے مین تیری عوض اوسکو بھگتونگا پس ایمان سے پھرا
اور دیا تھوڑا مال اور بخیلی کیا آیا اوسکے پاس علم غیب ہے پس وہ دیکھے
کہ اوس مال سے اوسکی عوض دوسرا جہنم سے بچتا ہے ھرگز نہین
ایسی کری اپنی ہسرانی ہے

پیدا ہونیکا وعدہ ہوا کہ تیری نسل اسحاق سے گنی جاویگی پر ابراہیم نے کہا کہ کاش اسماعیل ہی زندہ
رہے تو خدا تعالے نے فرمایا کہ سارے کی اولاد سے تو ابھی عہد شروع ہوگا پس اولاد اسحاق مین نر و مادہ
دونون آگئی اور حکم ہوا ہمارے اوپر عہد اسماعیلی لازم ہی کہ اُس سے مادہ یعنی بڑے سے بڑے کو پیدا
کرون یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بارہ سردار اُس سے پیدا ہون یہ دوسری نشاۃ ہی آسمانی باد شاہت
اسماعیل کی اولاد سے جو ہوا جیسے ارشاد ہی وَاَنَّ عَلَیْہِ النَّشْاَۃَ الْاُخْرٰی ٥ اور تحقیق خدا پر لازم ہی
دوسری پیدایش کہ دولت آسمانی اسلامی ہی یہ مطلب تطبیق تورات سے اس آیت کا ظاہر ہی دیگر
قیامت سے مطلب لیا جاوے تو تکرار لازم آتا ہی کہ وہ پہلے صحف ابراہیم و موسیٰ سے گذر گیا
وَاَنَّہٗ ھُوَ اَغْنٰی وَاَقْنٰی ٥ اور تحقیق خدا غنی تر ہی جسنے اسماعیل کو برکت دی ہی اور بڑا پیدا کرنے والا ہی کہ اسماعیل
کو بارہ بیٹے دیے اور امت عظیم اہل اسلام کا وعدہ فصل ۱۷ - تکوین کی مطابق کیا وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی
اور تحقیق وہ رب شعری ہی جو بڑا تارہ ہی گو دوری سے چھوٹا دکھتا ہی جیسے ورس ۲۰ فصل ۱۷ - تکوین
مین اولاد اسماعیل مین مادہ کا ذکر ہی - کہ مادہ یعنی بزرگ از بزرگ کو ہمارا ہی پیدا کرونگا یعنی
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قوم خزاعہ شعری کو پوجتے تھے جنکو ابو کبشہ نے بتلایا تھا اس مقام سے
کفار مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وَاَنَّہٗ اَھْلَکَ عَادَا الْاُوْلٰی وَثَمُوْدَ فَمَا اَبْقٰی
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّھُمْ کَانُوْا ھُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰی ٥ وَالْمُؤْتَفِکَۃَ اَھْوٰی ٥ فَغَشّٰھَا مَا غَشّٰی ٥
اور تحقیق اوس نے ہلاک کیا عاد پہلی قوم ہود پیغمبر کو حسب فصل ۱۱ - تکوین کے اور ثمود کو پس نہ باقی رکھا جو قوم
تھے سالم ملک صدق صالح کی حسب فصل ۱۴ - تکوین کے تھی اور قوم نوح کو پہلے اون سے کہ وہ ظالم تر و سرکش
تھے جیسے فصل ۶ - تکوین سے اونکا حال مذکور ہی اور گری ہوئی بستیون لوط کی سدوم و عمورہ کا ڈھانپنا
اون کو اُن پتھرون نے کہ ڈھانپا جیسے فصل ۱۸ - تکوین مین ہی پھر مخاطب ولید کیطرف ہوتا ہی فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکَ تَتَمَارٰی ٥ پس اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کریگا - اے ولید جو نسل اسماعیل میں منتظر
نبوت موجود ہوئین اور تو اون سے مرتد ہوگیا ھٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰی ٥ یہ پیغمبر ڈرانیوالا ہی
اوس عذاب سے کہ پہلے پیغمبرون نے ڈرایا سل قحط بدر وغیرہ سے جیسے ارشاد ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ قریب ہوئے قریب ہونے والے ہلاک ہونے پر نہین ہے اوسکے لئے
سواے خدا اسکے دور کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ
وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ کیا پس اس حدیث سے تعجب کرو ہنسو و نہ روؤ اور تم ہو مین غافل
یہ کہ بت پرستی کرو اور وہ باطل ہے فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ پس سجدہ کرو اسکے لئے خاص اور
اوسکی عبادت کرو نہ غیر کی یہ اول سورت ہے جو نازل ہوئی جس مین سجدہ واقع ہے جو سجدہ کیا اور سارے مسلمانون نے بھی
جو حاضر تھے اور کافرین مذکورنے بھی سجدہ کیا سواے اسکے کہ امیہ بن خلف کبر سنی سے جو نہ جھک سکا تو اوس نے
زمین کو مس کرکے ماتھے کو لگایا۔ تحقیق نہ ہے کہ صحف ابراہیم اسوقت ہین مفقود ہین پر خلاصہ اونکا فصل
۱۱۔ تکوین سے تا ۲۵ ۔ مین موجود ہے۔ ارکافر یہ طریقہ چلانے والے کو اپنے گناہ ذاتی اور دوسرے کے
گناہ کی برابر سزا ملیگی وہ دوسرے یہ وجہ کو ہلکا کرنے والا نہین اور دس کلمات موسیٰ مین دوسرے کلمہ مین
تین پشت تک سزا ملنی زمانہ مسیح مین جو ہے وہ بھی تین پشت کی شرارت کرنے کے سبب سے ہے نہ
آنکہ کرے کوئی اور بھرے کوئی اور اطفال کفرہ کا امتحان قیامت مین ہوگا جو پورا نہ اتریگا وہ محکوم بدوزخ ہوگا

سورۂ قمر مکیہ ہے اسمین پچپن آیات تین رکوع ہین

پہلی سورت مین مخالفون اسلام کی ہلاکت قریب فرمائی گئی ہے جو منکرون کو سخت بعید دریافت ہوتے
تھے اور درس ۱۳ فصل ۳ حبقوق نبی مین صحراے فاران کے تجلی شہر یعنی طیبہ مین تشریف آوری
ودرس خداوندی لکھی ہے۔ بکہ اختیار آفتاب وماہتاب پر ہو تو کفار مکہ نے نشان ساعت مذکور طلب کیا
تو شق قمر کرکے دکھایا جسکا ثبوت خود قرآن متواتر سے ظاہر ہے گو کفار مکہ کے سردارون کی تباہی چونکہ
بدر مین بعد ایک سال ہجرت کے موعود تھی اونہون نے شعبدہ سمجھا کہ شاید نظر ہمین ہماری ہیر پھیر
کردیا ہے پرے قرین سے جو اونہون نے دریافت کیا اونہون نے بھی ویسی بیان کیا پر وہ وقت برلند
نہ تھا تو ملک کے مغرب والون کو بالخصوص اہل یورپ کو دریافت نہ ہوا پر اہل مشرق مین سے
راجہ بیہار کے ہان لکھا ہوا تھا دیکھو تاریخ فرشتہ کو اور مہابھارت کا اکثر حصہ چونکہ اہل اسلام
کے زمانہ کا ہے تو اوس مین شق قمر کا ذکر ہے گو غلطی سے منسوب بسوامتر کیطرف کیا گیا ہے اور مقدر

كانهم جراد منتشر مهطعين الى الداع يقول الكفرون هذا يوم عسر ٥

جس روز پکارے اوسکا پکارنے والا ایک چیز ناپسند کی طرف ذلیل ہو رہی ہونگی نکاہیں اونکی نکل پڑینگے قبروں سے گویا وہ ٹڈیاں ہیں پراگندہ دوڑتے ہونگے پکارنے والے کی طرف کہینگے کافر یہ دن بڑا سخت ہے
اونکی بیناسی نکلین گہروں سے جو قبروں کی مثال ہے یا دخدا ہین گویا ٹڈی ہون پراگندہ سرعت
کرنے والے بلانے والے کی طرف کہین کافر یہ روز مشکل ہے چنانچہ دلیل اون کے قریب ساعت ہونے
باعث ہلاکت اون اہل مکہ پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتے تھے ذرا اولی سے فرماتا ہے ۔

كذبت قبلهم قوم نوح فكذبوا عبدنا وقالوا مجنون وازدجر ٥ تکذیب کی
اون کی پہلے قوم نوح نے تکذیب کی ہمارے بندہ کی اور کہا دیوانہ ہے جو ہلاکت کی خبر غرق
ہونے سے دیتا ہے اور جھڑکا گیا فدعا ربه انی مغلوب فانتصر ٥ پس پکارا اوسنے

اپنے رب کو کہ میں مغلوب ہون پس مدد کر ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر ٥ وفجرنا
الارض عيونا فالتقى الماء على امر قد قدر ٥ پس ہمنے کہولے آسمان کے دروازہ پانی
شدید الانصباب سے اور جاری کئے ہم نے تنور زمین یعنی زمین جس سے پانی اوبلا پس ملا اوپر اور
نیچے کا پانی اوس امر پر کہ مقرر کیا گیا تہا۔ جاننا چاہیئے کہ دنیا عورت بڑھیا کا یہ زمین تنور
سال ہے پس اصل اوسکی جو مشہور ہے کہ بڑھیا کے تنور سے پانی نکلا تہا وہ یہہ ہے جو بالا مذکور ہوا

وحملنه على ذات الواح ودسر ٥ تجري باعيننا جزاء لمن كان كفر ٥
اور چڑہایا ہمنے نوح کو کشتی صاحب تختیوں اور میخوں پر کہ جاری ہو ہمارے روبرو واسطے جزا اوس
نوح کے جو انکار کیا گیا تہا ولقد تركنها اية فهل من مدكر ٥ اور البتہ رکہا ہم نے اوس
ارض جزیرہ میں پس آیا ہے کوئی یاد رکہنے والا فكيف كان عذابي ونذر ٥ پس کیسے ہوا میرا
عذاب اور میری نذر ولقد يسرنا القران للذكر فهل من مدكر ٥ اور البتہ آسان کیا ہمنے
قرآن یادداشت کے لئے پس آیا ہے کوئی یاد کرنے والا بالخصوص عذاب آنیوالے کی نسبت

كذبت عاد فكيف كان عذابي ونذر ٥ تکذیب کی قوم عاد نے رسول کی پس
کیسے ہوا میرا عذاب اور میرے ڈرانے والے واضح ہو کہ قوم عاد قوی ہیکل تہی

تباہی کا خیال اون کو نہ تہا اور اہل مکہ پہلے کبھی برباد نہ ہوئے تھے اور بہادری مین یکتا تھے اونکو
زعم بربادی کا نہ تھا تو اس وجہ سے اس قوم کیواسطے یہ جملہ بار بار لایا گیا تا کہ اہل مکہ کو سرزنش
کامل ہو انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا فی یوم نحس مستمر ۵ تحقیق ہمنے بہیجی باد صرصر
روز نحس مین جو روز بدہ ہے سخت تلخ تنزع الناس کانہم اعجاز نخل منقعر ۵ اوڑا لیجاوے
آدمیون کو گویا آدمی جڑین خرما کی ہین اُکھڑی ہوئی کہ بہولی ہونے سے ہوا اون کو اوڑا دیوے
یہان ہوا اون کو ممالک مختلفہ مین اوڑا لیگئی کہ تباہ ہونے والے تباہ ہوئے اور بقیہ سے
جس جس مقام پر گئے زبانین مختلف ہوئین اور اون سے نسل چلی فکیف کان عذابی
ونذر ولقد یسرنا القران للذکر فہل من مدکر ہ پس کیسے ہوا میرا عذاب
اور میرے رسول ڈرانے والے اور البتہ آسان کیا ہمنے قرآن کو یاد کے لئے پس آیا ہے
کوئی یاد کرنے والا بالخصوص مقدمہ عذاب اکثر سرداران بنی قیدار مین کذبت ثمود بالنذر
فقالوا ابشرا منا واحدا نتبعہ انا اذا لفی ضلل وسعر ہ تکذیب کی ثمود نے صالح
علیہ السلام کے ساتھ پس کہا آیا ایک بشر کی اپنے سے ہم پیروی کرین تحقیق اسوقت مین البتہ
ہم گمراہی و جنون ظاہر مین ہین ءالقی الذکر علیہ من بیننا بل ہو کذاب اشر ۵
آیا اوتارا گیا ذکر اوسپر ہمارے درمیان مین سے ہرگز نہین بلکہ وہ جہوٹا ہے شریر تر
سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ۵ جلد وہ جانینگے کون جہوٹا شریر ہے الحاصل صالح ام
ٹھہری کہ اعجاز دکھلایا جاوے پس ناقہ کا اعجاز دکھلایا گیا انا مرسلوا الناقۃ فتنۃ لہم فارتقبہم
واصطبر ہ تحقیق ہم بہیجنے والے ناقہ کے ہین اون کی آزمایش کے لئے پس اسکا ای صالح
اون کے ساتھ اون کی ہلاکت کی نسبت انتظار اور صبر کر پس بعض قوم صالح ناقہ کے نکلنے سے پہلے ایمان
لائی پر متکبرون کے کہنے سے دوست رکہا اندلاین کو ہدایت پر اور مرتد ہوگئے اور وہ اونٹنی
سارا پانی اون کا پی جاتی تو صلح ایک روز ٹھہری جو ارشاد ہے ونبئہم ان الماء قسمۃ بینہم
بینہم کل شرب محتضر ۵ اور خبردار کر اون کو ای صالح کہ پانی بٹا ہوا اون کے درمیان

ہے اون کو قدرت۔ اسلئے فالسبا کی ہوئی أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي

الزُّبُرِ ۝ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ

مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ۝ آیا تمہارے کافر اہل مکہ بہتر ہیں ان برباد ہوسنے

والوں سے کیا تمہارے لئے براءت ہے ہلاکت سے زبوروں میں کیا کہتے ہیں کہ ہم فتح مند ہیں اسکا

جواب یہ ہے کہ جلد شکست کہاسے جماعت کفار اور پھیرین پیٹھ بلکہ ساعت بدر اونکا وقت ہے

اور وہ ساعت ہلاک کنندہ ہے اور تلخ ہے إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝ تحقیق کفار گمراہ گراہی

و آگ میں ہیں يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝ اوس روز کہ کھینچے (وقف لازم)

جاوینگے آگ میں اپنے موہنوں پر بزور ومجبور فرمایا جاوے چکہو آگ کی لذت جیسے ابوجہل کو حضور اللہ علیہ

وسلم سے فرمایا جبکہ وہ اوندھے منہ لایا گیا کہ مجکو اللہ نے جو وعدہ کیا تھا اور اسکا الحمد ہے اور وہ ساعت

شروع دوزخ میں جانے کی تھی کہ ہنگام موت سے آخرت شروع ہے اگر کفار کہیں کہ کب ساعت فتح

ہوگی ارشاد ہے إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝ تحقیق

ہمنے ہر شی کو پیدا کیا اندازہ کے ساتھ پس وہ نہ پہلے ہو نہ بعد کو پس فتح اسلام وہ اپنے اندازہ کی مطابق

بروقت آنے والی ہے اور نہیں ہے کلمہ ہمارا مگر ایک مقرر دو حرفہ نہیں مثل پلک مارنے کے کہ بعد اسباب

کی طیاری کے وہ ہو جاتا ہے پس شی دفعتاً ہو جاتی ہے - وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ

مِن مُّدَّكِرٍ ۝ اور ہمنے ہلاک کئے تمہارے ہم مثل پس آیا اون کو یاد کرنے والا ہے تم میں کوئی

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اور ہر شے جو پیغمبروں کے

ساتھ تمہارے ہم مثلوں نے کی وہ کتب سابقہ میں لکھی ہوئی ہے اور حال ہر صغیر وکبیر تمہاری سلوکا

لکھا ہوا ہے اگر شک ہو تمکو دریافت کرو اہل کتاب سے إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝

فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ تحقیق شرک سے بچنے والے باغوں ونہروں (ع ۳ / ۵)

میں ہوں صدق ویقین کی جا نشست میں قدرت والے بادشاہ کے پاس سیں وہ دنیا

میں اہل اسلام کو رواج ہوا ۔ قرنا ہیں ہی بدستور وعدہ ہونیوالا ہے

سورۂ رحمٰن کیسی ہی اسمین اٹھتر آیت تین رکوع ہین

اسکے مطالب بہا مضامین عجیب دلائل یقینیہ سے مستحکم ہین مگر چونکہ اون کی نظر بر خوب طرح سے
ہوچہون مین ظاہر نہین کی گئی خود محل اعتراض ہو گئی ہو اسی وجہ سے رسالے جزوی داعی طرح طرح سے
اوسپر معترض ہوتے ہین اور مفسرین کے اقوال پر طرح بطرح کے اعتراض ہوتے ہین جو ہم بیان کرینگے
اور اصل تقریر سے مطلع کرینگے جس سے غرض ہونا اس سورت کا دریافت ہو پس مخفی نرہے کہ
مفسرین کا قول ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزول قرآن کے دعوے پر کہ اللہ کیطرف سے ہے
کفار کا مقولہ سورہ نحل مین منقول ہو کہ جز این نیست محمد کو تعلیم کرے ہے بشر مثل یسار وغیرہ تو جواب
آیا کہ وہ لسان جسکی طرف نسبت کرتے ہین کفار وہ اعجمی غیر فصیح ہو اور یہ قرآن زبان عربی روشن
ہے اور بشر کی نسبت اختلاف ہے بقول ابن عباس بلعام نصرانی اعجمی لسان تھا جسکو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم تعلیم فرماتے اور مشرک لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس کو آتے جاتے
دیکھتے اور عکرمہ کا قول ہے کہ وہ بشر یعیش نام بنی مغیرہ کا غلام تھا کتب مقدسہ سابقہ
کو پڑھا ہوا جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن تعلیم فرماتے اور فرا کا قول ہو کہ وہ مسمی عائش حویطب
بن عزی کا غلام اعجمی زبان کتب سابقہ کا واقف تھا جو اسلام لایا تھا اور ابن اسحاق کا قول ہے
کہ مروہ کے متصل جبیر رومی نصرانی واقف کتب سابقہ غلام بنی حضرمی تھا جسکے پاس حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیٹھتے وعبد اللہ بن مسلم حضرمی نے کہا ہے کہ ہمارے دو غلام انجیل
کے واقف ایک یسار کنیت ابی فکیہہ دوسرا جبیر تلوارین بناتے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بسا اوقات گذرتے جبکہ وہ توریت پڑھتے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر جاتے اور سنتے
اور ضحاک کا قول ہے کہ کافر لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اون
دونوں کے پاس جلوس فرماتے اون کے کلام سے راحت پاتے اور اصل یہ جبہ وجہان تین
خدا بس علماے شمار می عداے جزا رغ عمل ہم ۔ انکا شعات کے ہین سنکے ہر ایک سے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کا ربط تہا اس حقیقت سے کہ کفار نا آشنا تہے پس کافرون نے کہا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو تعلیم کرتا ہو بشر پس اون کی تردید مین ارشاد ہی کہ رحمٰن نے نازل کرکے تعلیم کیا ہی پس
اہل راے جزوی اسپر معترض ہوسکتا ہی کہ نفس دعوی کب دلیل ہوسکتا ہی اور پہر بعد اسکے
وہ رحمٰن کو جانتے تو اون کو یہہ کہا جاتا حالانکہ وہ رحمٰن کو نہین جانتے تہے جیسے خود قرآن مین
ہی اور اسکے بعد جو فرمایا کہ انسان کو خدا نے پیدا کیا اور تقریر زبان اوسکو تعلیم فرمائی یہہ پہلی آیت
سے غیر مربوط و بسکہ [illegible] یہہ کلام تہا وہ اس صفت سے خدا کو جانتے تہے پس شعر شاعر ذیل اوسکی مثل
ہے چشمان تو زیر ابرو اند ؛ دندان تو جملہ در دہان اند - اور کلام کے [illegible] کے دو فائدے ہوتے
ہین ایک نادان کو دانا کیا جاتا ہی دوسرے دانا غیر عامل کو تنبیہ کیا جاتا ہی یہان پر دونون مفقود
پہر اسکے بعد یہہ ارشاد بے ربط کہ سورج وچاند حساب کے ساتہ ہین اوسپر بہی مثل شعر مذکور
صادق پہر سارے عمدہ فوائد اون کے چہوڑ کر جو زمین کو اون سے ہین حساب کی کیا تخصیص اوسکی
بعد یہہ ارشاد بہی ویسا ہی کہ گہاس بیلدار و درخت خدا کو سجدہ کرتے ہین اور یہہ سجدہ اون کا
غیر محسوس وگر بتعداد کہا جاوے وہی اعتراض شعر مذکور کا صادق پہر جنون کے اثبات کے لئے
فبای الاء ربکما تکذبان ۵ ایک بار کافی ہے پس تکرار اوسکا بے سود گر مثل ترجیع
کے ہوتا تو بہی ایک بات تہی پس معلوم ہوا کہ یہ تقریر مضامین سورت پر جو بیان ہوئی
اوسپر اعتراض عدیدہ ہین پس ہم پر لازم و ضرور ہے کہ صحیح صحیح طور پر کتب سابقہ کی مطابق
شان نزول کے موافق ہم تقریر کرین اگر راے جزوی والا کچہہ بہی فہم رکہے وہ [illegible]
ہر ایک آیت قرآنی کا ہو جاوے اور اہل علم مسلمان کو عجب [illegible]
ہو کہ دلائل دو قسم کی ہوتی ہین ایک نقلی مسلم آبا و اجداد و بزرگون کی [illegible]
اون مین سے وہ دلیل جو معائنہ سے پیدا ہو کہ مسموع شنیدہ [illegible]
ہی اور نقلی دلیل سے یہہ ہے کہ فصل اول و دوم [illegible] کے مطابق آیت ان ربکم اللہ
الذی خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش

سے مروی ہے جسکا خلاصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین و ان کے مابین کو عرصہ چھہ
روز میں بنا کر آدم اول کو چھٹے روز پیدا کیا پھر اون کو ساتویں دن نصیب کیا جو پورا ہوا اپنے
کام پر کہ عرش جو بعضی کا لغت میں آتا ہے وہ بیان پر مراد ہے پھر سبت یعنی دن کو مبارک کیا
آدم صفی اللہ کو پیدا کیا پس مبارک کی روز سبت میں بقول پولوس مقدس جیسے
نامہ عبرانیون سے مفصل کیا گیا اشارہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ساتویں ہزار
قمری میں وجود آدم سے ہے کہ سبت بمعنی ہفتہ ہے پس اس مقام سے سارے انبیا اس
روز کی تعظیم کرتے گئے اور ساتویں روز قوم یہود روزہ رکھتی اور ساتویں ماہ رجب کی
عزت کرتی اور ساتویں سال میں کھیتی باڑی لونڈی غلام وغیرہ سب چھوڑ دیتے
اور سات ستے انچاس روز و سال میں چونکہ سات کے عدد کو زیادہ دخل ہے تو اسکی
خوشی میں عید جوبلی کرتے اور یہ روز دراصل یوم جمعہ تھا جیسے حدیث و انجیل سے
گذر گیا اور عرب والے اس روز جمعہ کی تعظیم کرتے اور ساتویں ماہ کو بھی جو رجب ہے
مکرم سمجھتے بلکہ بالخصوص عرب کے اکثر جمعہ کے دن کو مکرم کر کے مانتے ہیں اور یہود سے
غلطی ہوئی کہ سنیچر کو روز سبت کہا اور نصاری کو غلطی ہوئی کہ اتوار کو روز سبت
کہا پس اہل اسلام میں اصلی روز وہی جمعہ کا روز عید مقرر ہوا کہ اسی نبی کریم کے
ہزار ہفتم کی ہم خوشی منا دیں اور مجمع عام میں دو رکعت شکرانہ ادا کریں تا آنکہ
مخصوص روز جمعہ بوجہ عید ہونے کے روزہ کی بھی ممانعت ہوئی اور جبکہ عبد اللہ بن
سلام کی قوم نے ہفتہ سبت کی تعظیم کی بابت اسلام لا کر عرض کیا حکم دیا کہ
اب انتظار کا مقام نہ رہا سوائے اسکے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن یا دلوں میں آوے
اور فرمایا کہ آدم ایک امت تھا جنی سبت کا مبشر گویا بھیجے اللہ نے انبیا
بشارت دینے والے اہل حق کو سبت مقدس ہزار ہفتم سے اور ڈرانے والے کفار
کو شوکت اسلامی یعنی سبتی سے اور دی کتاب توریۃ تاکہ حکم کرے جس میں قوم یہود

اختلاف کرین اور نہ اختلاف کیا اوس مین بابت سبت کی مگر اون یہود لوگون نے جن کو کتاب دیگئی
بعد اس کے کہ آئے اون کے پاس بینات اسلامی بغاوت سے پس راہ بنائی مثل عبد اللہ
بن سلام کو اپنے اذن سے اور اختلاف کی یہ صورت واقع ہوئی کہ زمان آدم سے تا ولادت تارخ پدر
ابراہیم توراۃ عبریہ کے سنہ بدل دیئے وہ سنین جو توریت یونانیہ مین زمان مذکور کے ہین اور
نصاریٰ کے پاس توریت یونانیہ تھی اوس مین بعد ولادت تارخ زمان مسیح تک سنہ بدل دیئے
تاکہ ہزار ہفتم کی تعداد مین خلل نہ پڑے اور زمانہ شوکت دین مسیح پر ختم کہین مگر بفضل الٰہی حد سنہ
سب دستور فصل اول و ۳۸ و ۳۹ خرقیل و فصل ۴ و ۲۰ مکاشفات مین ابتک موجود
ہو کہ ہزار سال مقدس کے اول مین نبوت خداوند چار خلفاء ہو کہ ہزار سال تک شیطان مقید رہے
جس مین چار خلفاء کے بعد فتوحات سلاطین اسلامی ہون اور ہزار سال کے بعد شیطان قید سے خلاص ہو
اور والی روما اور قوم مغل مثل انگریز کو بہکا دے کہ مقدسین اہل اسلام کے ممالک کی اطراف
پر تسلط کرنے لگین وہ حسب فرمودہ مشاہدہ سنین یونانیہ زمان آدم علیہ السلام سے تا حقق
ابراہیم علیہ السلام و عبریہ کے سنہ زمان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا زمان حضور صلی
اللہ علیہ وسلم صحیح ہین جیسے مفصل مذکور ہوئے پس یہ سورت سنین قمریہ کی نسبت حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی مذکور تھی اور فصل نہم دانیال مین سنہ ہشتادم مسیح موت ۶۲ بتیس ۷۰ ستر ہفتے یعنی چار سو
نوے سال مین ولادت ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نمود تھی اور دانیال چار سو نوے
والا نسو ستر مین حسب عدہ ولادت باسعادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی ہے اور عرب
مین بالخصوص قریش مین حمد کی تعلیم بوجہ مذکور تھی اور علم نجوم مین عرب والے خوب
واقف تھے چنانچہ تا جاگہ ہندی نجوم عرب سے ماخوذ ہے پس اس تمہید کے بعد جاننا چاہیئے
کہ اول سورۂ رحمٰن مین ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جس مین اللہ کے لفظ کے بعد
جو ذات محض پر دلالت کرتا ہے اسم رحمٰن و رحیم ہی ہے کہ جو مرحوم کو چاہتے ہین پس اس
مقام سے اس امر کا اظہار ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوی نزول کلام الٰہی پر ہے بنا کا کام

دعویٰ ہر لستر روحی بینے سے علاوہ نہیں رکھا جاتا رہا کہ جسکا نام اللہ ہی اوسکا نام رحمٰن و رحیم ہی
اسی وجہ سے دعوی بطور بہار سے قائم کیا گیا اور اسم اللہ کی جگہ اسم رحمٰن لایا گیا ہی اور اوسکو دیگر
مسلمات سے پہلے مدلل کیا گیا ہی فرمایا ہی اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ رحمٰن نے علاوہ رحمانیت
سے تعلیم کیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن جس اسم سے عالم بنایا اور اوس کے سارے لوازم حسب
امکان عالم ظاہر کیے جیسے فرمایا ہی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حسب امکان کل شی کو اوسکی امداد
دی چاہئے اوس میں کیا سے جیادہ ہونا ضروری ہی اور جیسے کو سکھائے جیسے پھر اوسکو ہدایت کی کہ مطابق
اوس کے ایجاد کیا اسے گر خدا تعالیٰ پر فرض کوئی شی نہیں کہ دوسرا اوسیر حاکم ہو لیکن وس کی
ایجاد کے لیے جیسے وجیاد کا ہونا ضروری ہی پس نزول قرآن بھی اس وقت خاص میں اسم رحمٰن کو
لازم ہی پس اختیار اسم رحمٰن کی سے اسم اللہ کے بدل دعوے میں بہ وجہ سے یہ
اعتراض کہ اسم اللہ عنی ہی جاتا رہا اور یہ اعتراض بھی جاتا رہا کہ رحمٰن کون ہی اور اس دعو
پر دلیل نقلی فرماتا ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۵ کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کامل
کو جن میں بالخصوص آدمؑ و دانیال بھی ہیں اور تعلیم کیا اوس کو بیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کہ حساب سے حسب فصل نہم دانیال کے یا نسوستہ عیسیٰ یعنی تمسی ولادت نبی ہی اور آدم سے کے
ساتوین ہزار قریہ کے شروع میں ولادت نبی اکرم ہی وگر تم کو شک ہو اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۪
سورج و چاند حساب کے ساتھ ہیں آؤ جیہو حساب کر لو جب اون سے حساب کیا جاوے کہ پارہ
پارہ نزول کلام خدا اول پیغمبر اسماعیلی ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فصل ۱۸۔ سفر ثنی میں
لکھا ہی جسکی درس ۸ءم ۔ فصل ۱۲۔ کتاب انجیل یوحنا میں مسیح نے تصدیق کی کہ یہ میرے حق
میں ہیں بلکہ جو مجکو بالے کا اوسکو سزا دہندہ یعنی احمد میرے بعد آخر دن یعنی ہزار ہشتم
میں تشریف لاکر سزا دیگا بد اوسکے حق ہی اور احمد بمعنی سزا دہندہ لغت میں ہی جیسے قاموس میں حمد کو تاد
شکر و جزا و قصاص کے معنی میں لکھا ہے اور کلام موعود کے اعجاز رجہ یہ لکھی ہی کہ نبوت کا کام
نزول پر موقوف ہی نفس الامر میں اس راہ سے ساری کتابیں بمنزلہ کلام خدا ہیں پر جتنی

صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ختم الانبیا ہین لازم ہے کہ یہ کلام بشر لیعنی منزل نہو پس فصل ۱۵ سفر تثنیٰ
مین لکھا ہو کہ جو دوسرا نبوت کے دعوے سے کلام موعود کا دعوے کریگا نبوت اوسکی یعنی پیشنگوئی
راست نہ آویگی اور مدعیین نبوت یعنی ابن مسلیمہ وغیرہ پر ایسے ہی گذرا پس ہر سر آیات قرآنی
بدین وجہ معجزہ ہوئی اور رسالت نبوت مین خاص شی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین
ہو پس بعم دعوی ختم المرسلین ہیچے کے دعوی رسالت سے نزول کلام کا دعوی یعنی بعدین کرے مارا جاو
پس سورۂ بقر مین اول مین الواح موسیٰ کی کتاب سے مطابقت ثابت کرکے دلیل خلف سے ثابت کیا
کہ اگر تم کو مطابقت مین شک ہو تو اپنی کتاب کی تصدیق کے لئے اوس نبی عظیم الشان کی نشان لاوی
کہ اوسی امر سے ایک آیت منزل لے آو کیونکہ سنہ معین ہو چکے ہین اور وہ نہ لا سکے پس
ظاہر ہوا کہ یہ کتاب قرآن وہی موعود ہے اور باوجود یکہ قرآن شریف مین بہت سی آیات ہین
اور دوسرون کی عبارات بھی منقول ہین پر قرآن شریف کے دعوے کے مقابل مین باوجود ہم جنسیت
کلام کے کوئی ایک آیت کی برابر بھی بدعوی تنزیل نہ لا سکا یہ دلیل سمعی ہوئی اور دلیل عقلی فرماتا ہے
کہ یہ کلام منزل من اللہ ہے وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۵ اور گھاس بیلدار و درخت اس پیغمبر پر
جھکتے ہین جیسے باب عشرت النسا مشکوۃ مین صدیقہ سے روایت احمد بابت جھکنے درختون کے
موجود ہے بس جن سے یہ اعجاز ظاہر ہو وہ تعلیم یافتہ رحمٰن ہی ہے اور باوجودیکہ فصل ۴۳ یشعیا مین ال
تنبیہ اللہ واسطے شیبہ یعنی عبدالمطلب دادا کے لکھا ہو اور سوالی پیشین گوئی دوسرے حضرات کے
آبا و اجداد شیبہ عبداللہ سے عجائبات ارہاصات اہل مکہ دیکھتے تھے پھر تعنت سے کہنا
کہنے لگے کہ عبداللہ کے صاحبزادے کیون نبی ہوے دوسرے سردار مکہ و طائف کے کیون نہو
بس اس تعنت و سرکشی کے سبب اون کے بہت سے امور اون کی ... تقریع کے لئے
اللہ بیان کرتا ہی جن مین اون کو وجہ دریافت نہ تھی یہ وجہ بار بار بطور الزام کے لانے کے بعد
آیت فبای آلاء ربکما تکذبان کی تری جیسے مزبور ۱۳۶ مین بار بار رحمت تیری ابد تک

کہو لوٹا یا ہیں فرمایا وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا اور آسمان کی اشیا کو خدا نے بلند کیا جس کی بلندی کا تم کو اقرار ہے اور تم اوسکی تسلیم مین تعنت نہین کرتے کہ کیون ہو اخواہ آسمان بطور تخصیص لوبا شیہ کے ہون یا بحسب آیت والسماء ذات الحبک کے سبع شداد غیر متغیر النسب بتحقیق جدید کے طویہ جال مثال ہون اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اوا ٹل نکوین مین درخت حیات کرکے فرمایا ہے جو شمشیر کونین سے یعنی متفقین صحابہ سے سبا فصل ۳ سفر تثنی حسب آیت وانا له لحافظون کے محافظت کیجاوے اور ظالمین کافرون پر اون کی شمشیر چلی پس اس وجہ سے زائچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زحل جو موجب نحوست گنا جاتا ہے اپنے خانہ شرف مین آلے سے جو میزان ہے شرف یافتہ ہوا کہ اوس کی نحوست زائچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جاتی رہی دیکھو مقدمہ تنجیم مین اہل ہنود کی کتب سے زائچہ کو اور میزان ساتواں برج ہے جس میں اشارہ ساتوین برج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے وجود آدم سے نظر برآن فرماتا ہے وَوَضَعَ الْمِيزَانَ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۵ اور کہا بارہ برجون آسمان مین ساتوان برج میزان تاکہ ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام مقدمہ نبوت مین میزان کے ساتھ ہو کہ تم کجی نہ کرو میزان ظاہری و باطنی مین چنانچہ دونون کو نصفا فرماتا ہے وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ اور برابر رکھو وزن عقائد دلی کو عدالت سے ساتھ اور نہ کجی کرو ترازو سے عقلی مین کہ ناشایستہ عقائد اختیار کرو انہین سے عدم اقرار التعلیم حق ہے نبی موعود کی نسبت جسکے آثار یقینی مطالعہ کرتے ہو اور مقدمہ برج میزان مین تم کو تعنت نہین اسوجہ سے کہ آنے ساتوین عام ہو کیون ہوا ویسے حال نبوت ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کا ہے دیکھو وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۵ اور زمین کو اللہ نے مخلوقات کے لیئے رکھا اور تم تعنت سے یہہ کہکر انکار نہین کرتے کہ کیون زمین کو خلقت کے لیئے رکھا جیسے نسبت ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی باوجود دلائل کے تعنت کرتے ہو پھر دیکھو فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۵ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۵ زمین مین میوے ہین و کھجور صاحب غلاف اور دانہ خوشہ والے اور ریحان کہ کہین کچھ کہین کچھ اور تم بعد مشاہدہ کے اوس کی وجہ خصوصیت کی عدم دریافت سے ہٹ دھرمی نہین کرتے جیسے ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت بعد مشاہدہ دلائل کے تعنت کرتے ہین اور کہے

پہر کیونکر تمکو یقین نہیں ہوتے فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی پس اپنے پروردگار کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے
ای انسان و جن افسوس ہے ای انسانو تم شیطان کے بہکانے سے جو انکار نبوت کرتے ہو بہر غور کرو

خلق الانسان من صلصال کالفخار پیدا کیا تمہارے جد آدم کو گل باریک آمیختہ آواز دینے والے
ٹھیکرے کی مثال ہے کہ خدا تعالے نے عزرائیل سے حکم فرمایا جو ایک روح صاحب قوت
ہے جسکا تفصیل و تحلیل پر غلبہ ہے کہ اوسنے متفرق زمین سے ایک قبضہ خاک کا ساری زمین سے لیکر
ترتیب نہیں کیا ہیں ساتوین عصر زمانہ [illegible] گزشتہ سے جمع کیا اور اوسپر چالیس سال بر دور کی بارش ہوئی
رنج و خوشی کی کر انتالیس سال رنج [illegible] ایک سال خوشی کی بارش ہوئی پس اس مقام سے دریافت ہوا کہ ہر ایک
روز سے مراد اس مقام پر زمانہ ہے پس اہل اسلام و اہل کتاب پر ظلم و الوحی ہے اسکی نسبت
ست ہزار سال کی بابت لکھ رسالہ کے بابے جاننا سے اعتراض نہیں ہوتا کیونکہ آدم صفی اللہ
ہی جسمیں چھٹے دن والے ہیں سے آدم نے تو اونکو برباد کیا اور ساتوین روز کہ مبارک کیا
اور اسمیں اشارہ حسب تصریح [illegible] ہمارے ہیں کہ ولادت خاتم المرسلین علیہ السلام کا ساتوین ہزار میں نکلا
اسیواسطے ساتوین دن یعنی جمعہ کی تعظیم کلی کہ متواتر انبیاء واتقین کرتے چلے آئے جیسے گذر گیا
الحاصل ساتوین روز کے عصر کے وقت میں آدم صفی اللہ کا خمیر کیا کہ سفال کنکہناتی مثال ہو گئی
کی استخوان آدم نہیں اور اونکو لحم و شحم وغیرہ سے ترتیب کیا و خلق الجان من مارج من نار پیدا کیا ابو الجنات
جان کو شعلہ آگ سے ہری ہے جسکو وہ تعلیم رہتے تھے پس اونکے لئے دلیل کی حاجت جنوں کے وجود میں
نہیں اور ہے اونکے وجود کی تحقیق مقدمات تفسیر پر امین کی ہے کہ وہ اجسام ہیں آتشی اجزا اسکے
غالب ہے جسکا وہاں زیادہ ظہور ہوتا ہے جسکا سبب ظاہری اہل بحر کو اتنک دریافت نہ تھا
اور قیس وجود باری از حفاظت آواز کی جو اہل حکمت جدید نے ایجاد کیا ہے ذیل آیت ہذا بلفظ

من قول الاله یہ ہے [illegible] شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ جسم
آواز کو قائم بدستور رہنے [illegible] کے قائم رہتی ہے پس اس عرصہ میں
وہ مشاہدہ حالانکہ موجود [illegible] اور قائم ہے پس موجودات [illegible] آتشی یا ہوا کا

انکار جسمین مواد سوختہ ہونا تمام تشریحون سے محض بے سند ہیں اہل مکہ کو کہا گیا کہ بعد مشاہدہ وجود
آدم وجن کی نعمت سے کیون انکار نہین کرتے ہو لہذا فرماتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبٰن پھر فرماتا ہے
دیکھو رب المشرقین ورب المغربین یعنی پروردگار دو مشرقون یعنی صیفی و شتوی کا اور پروردگار دو مغربونکا
کہ جسکی شتوی سے صیفی کی مغرب تک ہر عکس ہر سال مین لاتا ہے اور تم اوسکو مشاہدہ
کر کے نعمت سے انکار نہین کرسکتے کہ یہ اوقات مخصوصہ کیون ہوئے پس بعد وجود دلائل نبوت
خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین تم کیون ہٹ دہرمی کرتے ہو کہ محمد اللہ کے نبی کیون
ہوئے نظر بر آن تجدید النعمت کے لئے پھر فرماتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبٰن کہ کس لئے
پروردگار کی نعمتون کا تم انکار کرو بالخصوص اہل اسلام کی عملداری و بادشاہت مابین المشرقین والمغربین
مین زیادہ ہونیوالی ہے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان یعنی ملا دیئے دو دریا
ایک شیرین یعنی میٹھا دوسرا سمندر کھاری کہ درمیان دونونکے حد فاصل ہے کہ بغاوت دونون نہین کرتے
چنانچہ اس عرصہ مین محقق ہوا ہے کہ لندن کے حوالی مین سمندر شیرین ہی ہے کہ جاڑون مین وہ گرم ہو جاتا
اور اوسکے گرم اثر ولنسے اون ممالک مین ویسی سردی نہین ہوتی جو بنسبت اسکے ہوتی اور
گرمی مین اوس سے سرد بخارات اٹھتے ہین تاکہ زیادت قیام آفتاب سے گرمی زیادہ نہو مگر
وسعت علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر بہا پر یاجوج و ماجوج کے قیام ہین اور وسط مین مملکت اہل
اسلام وہ بطور برزخ ہے کہ کہین اہل اسلام کی بادشاہت ہے کہین اور قومون کی نظر بر آن
فرماتا ہے فبای آلاء ربکما تکذبٰن اور ارشاد کرتا ہے یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان نکلتے ہین
دونون دریاے شور و شیرین مذکورہ سے موتی و مونگا کہ موسم ربیع مین جب مینہ برستا ہے
تو صدف سمندر مین قطرہ جا کر اوسکی [illegible] ہوتا ہے گو [illegible] بارہ [illegible]
اور دیکھ [illegible] [illegible] جاتا ہے اور [illegible] مرجان [illegible] جاتا ہے [illegible] بطور [illegible]
مرجان [illegible] ہے اور تم [illegible] سے خصوصیت سے اونکا انکار نہین کرتے فبای آلاء ربکما
تکذبٰن پھر ارشاد فرماتا ہے ولہ الجوار المنشئٰت فی البحر کالاعلام اور اوسکے

بطوا نا معسا یہ وہ لڑکیاں کفار کی غالباً ہوں جو مغلوب ایمان پر ہوں اور قبل از بلوغت مرگئی ہوں اور جو
مطیع ہوئے کفر پر ہو جاویں وہ اہل امتحان سے ہوں کانہن الیاقوت والمرجان ۔ فبای آلاء
ربکما تکذبن ۔ گویا وہ یاقوت ہوں یا مرجان خوبی میں پس وہاں بھی انکار کروگے اہل ایمان کو
بناز نعمت کیوں ہو جیسے ارشاد ہے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ فبای آلاء ربکما
تکذبن ۔ آیا بدلہ نیکی کا نہیں ہے نیکی پس اس پر بھی انکار کیجیو ومن دونہما جنتان ۔
فبای آلاء ربکما تکذبن ۔ اور سوا جنت عدن و جنت نعیم کے اور دو بہشتیں ہوں
پس کس کس اپنے رب کی نعمتوں کا انکار کروگے مدھامتان ۔ فبای آلاء ربکما تکذبن ۔
گہرے سبز ہیں پس کس کس اپنے رب کی نعمتوں کا تم انکار کروگے فیہما عینان نضاختان ۔ فبای
آلاء ربکما تکذبن ۔ ان دونوں میں دو چشمے ہوں جوش مارنے والے پس وہاں بھی انکار کیجیو
فیہما فاکہۃ ونخل ورمان ۔ ان دونوں میں میوے ہیں اور کھجوریں اور انار فیہن خیرات حسان ۔
فبای آلاء ربکما تکذبن ۔ ان خرما و میوے و انار کی ستھرے باغوں میں ہی
عورتیں نیک اخلاق ہوں حور مقصورات فی الخیام ۔ حوریں ہوں ہوتی خیموں میں
فبای آلاء ربکما تکذبن ۔ لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ۔ ان سے نزدیکی مجامعت
کی ہو ان کے پہلے کسی انسان و جن نے فبای آلاء ربکما تکذبن ۔
متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ۔ تکیہ لگائے ہوں بستر سبز و عمدہ فاخرہ پر
فبای آلاء ربکما تکذبن ۔ تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۔
بابرکت ہو تیرے رب کا نام صاحب جلال و بزرگی کا ۔

سورۃ واقعہ مکیہ ہے چھیانوے آیتیں تین رکوع پر مشتمل ہیں ۔

اور پہلی سورت میں پہلے ثبوت نزول قرآن پھر قیامت کا حال ہے اور اس سورت میں پہلے قیامت
کا حال ہے جسکو کفار نے انکار کیا پھر ثبوت قرآن ہے بدان نظر اوسکے بعد لائے اور اس سورہ میں
پہلے کفار کے انکار کی تردید ہے جو قیامت کی نسبت کرتے دوسرے وہ لوگ مشرک اپنی

ہون اور کہنے کیلون مین ہون اور سایہ بہت دراز مین ہون و پانی جاری مین اور کثرت سے میوہ جات
مین کہ نہ قطع کیے جاوین اور نہ اون سے باز رکہے جاوین اور منکوحہ بلند مرتبہ مین تحقیق ہم پیدا
کرین اونکو دوسری پیدائش پس کرین ہم اونکو باکرہ عاشقہ ہمسن واسطے اصحاب الیمین
ثلة من الاولین وثلة من الاخرین ۃ اصحاب یمین کیلیے بڑی جماعت ہو اولین یعنی قسل
اہل اسلام سے اور بڑی جماعت ہو آخرین سے متقربین اہل اسلام سے کہ ستر در ستر ہیں و اصحٰب
الشمال ما اصحٰب الشمال ۃ فی سموم وحمیم وظل من یحموم ۃ لا بارد ولا کریم
انہم کانوا قبل ذلک مترفین ۃ اور اصحاب شمال کون ہین اصحاب شمال جو لوگ گرم
ہوا کی لپٹ مین اور کہولتے ہوے پانی مین ہون اور سایہ دود زرد سے یحموم مین ہون وہ نہ سرد ہو وہ منزل اور نہ کریم
منظر کیونکہ وہ پہلے اس سے دنیا مین اترانے والے تہے وکانوا یصرون علے الحنث
العظیم ۃ وکانوا یقولون ہ ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون ۃ او
اباؤنا الاولون ہ اور اصرار کرتے تہے گناہ بزرگ پر کہ وہ شرک ہے اور کہتے تہے آیا جب ہم مرے
اور ہو گئے خاک واستخوان آیا ہم البتہ مبعوث ہونگے اور ہمارے پہلے باپ دادے قل
ان الاولین والاخرین لمجموعون الی میقات یوم معلوم کہ فرما کہ اولین و آخرین البتہ
جمع کیے جاوین روز معلوم کے وقت تک ثم انکم ایہا الضالون المکذبون ۃ لاکلون
من شجر من زقوم فمالئون منہا البطون فشاربون علیہ من الحمیم فشاربون
شرب الہیم ۃ ہذا نزلہم یوم الدین ہ اے گمراہو جہٹلانے والے قیامت
کے البتہ کہانیوالے ہوگے درخت تہوڑ سے پس بہرنے والے ہوسنگے پیٹون کو پس
پینے والے ہونگے اوسپر کہولتا پانی پس پینے والے ہونگے پیاسے اونٹ کی پیاس
کہ سیراب نہونگے یہ اونکی مہمانی ہو بروز قیامت، ور انکار و تکذیب تہا جو بسبب
خاک ہو جانے اور عظام بوسیدہ ہونیکے سمجہتے ہین وہ مثل کے معنی نہین سمجہتے کہ عالم قیامت
عالم حیوان دوسرا عالم مثل اس عالم کے ہے جیسے ایک پیدائش کے بعد دوسری پیدائش

ع ٢

کے لیے مقدس ٹھہرایا اور ساتویں ماہ رجب کو مقدس کیا ساتویں سال کو رسالت سے انچاس
کے گذرنے سے پچاسویں روز وسال کی جوبلی مقرر کی پس کیسے ثبوت نبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
خود اونکی یا اونکے دوستوں کی مسلم کتاب سے ظاہر ہے یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منہا و
ما ینزل من السماء وما یعرج فیہا وھو معکم این ما کنتم واللہ بما تعملون بصیر ۝ جانتا ہے اللہ
جو جاوے زمین میں مثلاً عہد اسحاق تمام ہوا اور وہ جو نکلے اوس سے مثلاً عہد اسماعیلی ظاہر
اور وہ جو نازل ہو عالم روح مشبہ آسمان سے مثل قرآن اور وہ جو عروج کرے اوس میں اور وہ
تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو اللہ اوسکے ساتھ جو تم کرو بینا ہے تمکو پس منافقین کے نفاق سے
بھی آشنا ہے غافل نہیں اور وہ جو بہ نسبت شکست احد کے بوقت عہد کے ہوتے ہوئے غافل ہوئے
اونکی غلطی سے ۔ لہ ملک السموات والارض والی اللہ ترجع الامور ۝ یولج اللیل فی النہار
ویولج النہار فی اللیل وھو علیم بذات الصدور ۝ اور اللہ کے لئے ہے وہ جو آسمانوں میں
ہے اور زمین میں ہے اور خدا کی طرف رجوع کریں کل امور داخل کرے رات کو دن میں کہ روشنی
اسلام کو غلبہ دے اور داخل کرے دن کو رات میں کہ کفر کا غلبہ ہوا اور دانا ہے دلوں کے بھیدوں سے
ساتھ کہ کون ایسی حالت میں اسلام پر محکم رہتا ہے جو پچھلے کتاب میں پہلے سے بیان ہو چکا ہے
جسکا ذکر آتا ہے اور جبکہ نبوت بنی اسماعیل میں مقام شناس نہیں ہوا اہل اسلام کی فتح نزدیک ہے
شرح رو میہ پر ضرور ہو گا ہمارے سے آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ
فالذین آمنوا منکم وانفقوا لہم اجر کبیر ۝ وما لکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم
لتؤمنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم ان کنتم مؤمنین ۝ اے مسلمانو جو بظاہر ایمان لائے ہو
ایمان دل سے لاؤ اللہ اور اوسکے رسول کے ساتھ اور نشان تصدیق دل کا یہ کہ صرف کرو اوس سے
جس میں تمکو خلیفہ کیا ہے جائدادیں پس اونکے لیے جو ایمان لائے تم میں سے اور صرف کریں اجر بڑا
ہے اور کیا ہے تمہارے لیے جو دل سے ایمان نہ لاؤ اللہ کے ساتھ کہ نبی کی یا اوسکے تصدیق کی اور رسول
بلاوے تمکو تا کہ دل ایمان لاؤ اپنے رب کے ساتھ بصورت پیغمبر اور لیا ہے تم سے عہد کر بیعت کی ہے

تمنے نبی کی امداد پر اگر تم دلی مومن ہو اور خالص مومن کو قرآن پر ایمان لانا ضرور ہے کیونکہ وہ منزل
من اللہ ہے جیسے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ٥ خدا وہ ہے جو اوتارے اپنے بندہ خاص ترین محمد پر آیات روشن پارہ پارہ
کر کے جو موجود فصل ۱۸ سفر ثانی میں ہیں تا کہ نکالے تمکو موت ظلمات کفر سے حیات نور ایمان کی طرف اور
اللہ تمہارے ساتھ البتہ مہربان رحم والا ہے کہ سبب تمہارے نا عاقبت تمہاری بدی کی کہو لے نہ آنکہ عدم
اخبارے سے عالم نہ سمجھو اگر تم سچے ایماندار ہو تو ارشاد ہو وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ٥
اور کیا ہے تمہارے لئے کہ نہ صرف کرو راہ خدا میں اور اللہ کیلئے میراث آسمانوں کی و زمین کی ہے جو تم چھوڑ دیا کرو اوسکے
پاس اجر موجود ہے نہ برابر ہوں تم میں سے اوس صدیق کی جسنے صرف کیا پہلے فتح مکہ کے اور مقاتلہ کیا وہ لوگ
بڑے درجہ والے ہیں اون سے جنہوں نے صرف کیا بعد کو اور مقاتلہ کیا اور ہر ایک کو وعدہ کیا
اللہ نے نیکی کا اور اللہ اوسکے ساتھ جو عمل کرو خبردار ہے یہہ آیت صریح الدلالت وعدہ نیک کی ہے
ہر صحابہ کی نسبت جنہوں نے قبل الفتح صرف کیا مال اور جہاد کیا بالخصوص حضرات عشرہ مبشرہ کی نسبت
پس جسکے دیر و خدا کے وعدے غلط ہوں خدا اوسکے ایمان کا حافظ کیسے ہو مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ جو قرض دے اللہ کو قرض نیک (دیکھو اس مقام پر فصل ۱۳ سلاکی کو)
یہاں دیوے بلا ربو رعایت اور وہاں پاوے پس دگنا کرے اوسکو اللہ اوسکے لئے اپنی طرف سے
اس مقام سے قرضدار اگر اپنی خوشی سے زیادہ دیوے تو مباح ہے اوسکی ممنون فرماتا ہے وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ يَوْمَ
تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ٥ اوسکیلئے اجر بزرگ ہے اوس روز کہ
تو دیکھے مومنین و مومنات کو کہ دوڑے ہے اونکے ایمان کا نور اونکے روبرو اور اونکے داہنے بشارت ہے تمہارے لئے
آج کے روز اون جنتوں کی کہ جاری ہیں اونکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والی اونمیں یہہ فوز بزرگ ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ
فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝

جس روز کہیں بسبب بے نوری اپنی کے منافقین مرد و منافقات عورتیں اون لوگونکے لئے
جو ایمان لائے تھے رو کہ چلیں ہم تمہارے نور سے کہا جاوے کہ لوٹو اپنے پر سے کہ تلاش
نور کو پس کھیجاوے اونکے بیچ میں دیوار جسکا دروازہ ایسا ہو کہ اندر اوسکے اہل اسلام کیطرف
رحمت ہو اور اوسکے ظاہر کیطرف منافقوں کے لئے عذاب ہو یہ جزا ہو اونکے نفاق کی کہ ظاہر اونکا
ایمان تھا اور باطن میں کفر يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ
فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ پکارینگے منافقین
مرد و عورتیں اہل اسلام کو اور کہیں کہ کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ اہل اسلام کہیں کہ ہان تھے و لیکن تمنے فتنے
میں ڈالا اپنی جانونکو اور امید برائی کی رکھی تمنے مومنین کے ساتھ اور شک کیا تمنے دین میں
اور فریب میں ڈالا تمکو تمہاری لا حاصل آرزوؤن نے یہانتک کہ آیا امر خدا کہ وہ دن موت ہے
و فریب دیا تمکو اللہ کیساتھ شیطان نے پس آج نہ لیا جاوے تمسے فدیہ اور نہ اون سے جو ظاہر
کے کافر ہیں مثل یہود کے اور ٹھکانا تمہارا آتش دوزخ ہے وہی تمکو اولی ہے اور بد جائے
گشت ہے اور اسلام و ایمان کی حقانیت میں شک کا موقع کب رہا جبکہ حسب وعدہ نبراز ہفتم
شروع میں وجود آدم سے نبی ہوئے جیسے ارشاد ہے أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا
أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا نہ آیا وقت اون لوگون کے لئے
جو ایمان لائے اسکا کہ عاجزی کریں اونکے دل یاد داشت خدا کے لئے اور اوسکے لئے جو حق امر
نازل ہوا نبراز ہفتم میں وجود آدم سے بلکہ بالتحقیق آگیا پس مقام شک نہ رہا جو منافق کرتے ہیں
وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ
فَاسِقُونَ ۝ اور نہوا ون یہود نصاری کہ دیے گئے کتاب پہلے جنمیں مقدمہ اسلام کی انکی میعاد تک

ساتھ یہ ہے خدا کا فضل دے اوسکو جسے چاہے اور اللہ صاحب فضل بزرگ ہے اور راہ مغفرت
سے صرف موضع جہاں مین ہے جسکی نسبت ورود واکثر سورتوں ہے جسمین شہداء کی امید ہے بس گرا وہیں
تکلف مثل تکلف احد پہونچی جسکو نقلی کتابون مین لکھا ہے جیسے فصل ۲۴ لسعیاہ مین ہے کہ خداوند صاحب
شجاعت رسول خدا کی ٹھنڈے سانس بھی لیگا تو ٹھنڈی سانس لینا وجرح احد کی طرف اشارہ
ہے اور فصل ۱۸ سفر تثنیہ مین بھی اشارہ ہے کہ نبی موعود مقتول ہونگے پس تکلیف ثانی حدیبیہ کا اشارہ نکلا
تو ارشاد ہے ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتب من قبل ان
نبرأها ان ذلک علی اللہ یسیر لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتکم
واللہ لا یحب کل مختال فخور الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ومن یتول فان اللہ
ھو الغنی الحمید ۝ نہ پہونچی کوئی مصیبت اہل اسلام تمکو زمین مین مثل شکست احد اور نہ تمہاری
جانون مین کہ صحابہ مقتول ہوئے مگر کتاب تورات کے مجموعہ مین لکھی ہوئی ہے پہلے اسکے کہ پیدا
کرین ہم اوس مصیبت کو تحقیق یہ خدا پر آسان ہے تاکہ نہ افسوس کرو اوس پر کہ وہ فوت کرے تمکو کہ جو
ہونے مقرر ہے جبکہ تمکو مصیبت مقرر ہو چکی تو بعد کو اگر سمجھے کم ہمت نہو جاؤ اور نہ خوش ہو اوسکی ساتھ
جو آوے کوئی خوشی تمہارے پاس اپنا اللہ دوست رکھے ہر حیلہ گر فخر کرنیوالے مثل عبداللہ ابی کو جو
بخل کرین اور حکم کرین آدمیون کو بخل کے ساتھ کہ اللہ ایسون سے غنی ہے حمد والا اچھا نتیجہ اوسکا قول
فخریہ تھا کہ شہر سے باہر نکلکر احد کی شکست ہوئی اور ہم اسی سبب سے بچ رہے اور جہاد نبی پر اعتراض
کرتے حالانکہ یہ وعدہ تورات و انجیل مین لکھا ہے اور اکثر یہود کو یہ سخت شبہ تھا کہ مسیح ہنوز نہیں
آئے اور یہود پر جو جہاد اہل اسلام ہوا اوس سے رہبانیت نصاریٰ کو اچھا جانتے جیسے اس عرصہ
مین اکثر ناواقفون بالخصوص اہل نیچر کا خیال ہے حالانکہ اوسمین کمال رحم ہو کر دوسرونکے جہنم مین
جانیکے سبب اپنی جان دینے کو اہل اسلام موجود ہوتا ہے اس سے کیا بڑھکر رہبانیت ہو سکتی ہے
اور سورۃ بقر مین گذر گیا کہ پیغمبرونکو خدا نے طرح طرح سے بڑھایا ہے کسی سے کلام کیا کسی کے رتبے
اونچے کئے اور عیسیٰ کو معجزات کے ساتھ بھیجا پھر اختلاف کیا تو جہاد خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا

وہی ارسال کی لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معهم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط

وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للناس ولیعلم الله من ینصره ورسله بالغیب

ان الله قوی عزیز ۞ البتہ بھیجے ہیں ہمنے رسول دلائل معجزات کیساتھ اور اتاری ہے اونکے ساتھ

کتاب اور میزان تا کہ قائم ہوں آدمی عدالت کیساتھ یعنی عادل ہو جائیں اور اتارا ہمنے لوہا یعنی آخرکار

سمت تسخیر میں خوف سخت ہی کارزار میں منفعتیں ہیں آدمیوں کیلئے اہل اسلام کو فتوحات سے اور کفار کو

خوف سے کہ وہ ایمان لاویں اور تا کہ جانے اللہ اوسکو جو مدد کرے اوسکی یعنی بلاواسطہ رسول سے

اور اوسکے رسول کی بغیب تحقیق اللہ قوت والا غالب ہے اگرچہ [illegible] الفصل اول

رسولوں کی کرامات ولقد ارسلنا نوحا وابرهیم وجعلنا فی ذریتهما النبوة والکتب فمنهم

مهتد وکثیر منهم فسقون ۞ اور البتہ بھیجا نوح و ابراہیم کو اور کی ہمنے اون دونوں کی

اولاد میں نبوت بالخصوص خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض اونکی اولاد سے ہدایت

پاتے ہیں اور اکثر اونکے فسق کرنیوالے ہیں ثم قفینا علی اثارهم برسلنا وقفینا بعیسی ابن

مریم واتینه الانجیل وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوه رافة ورحمة ورهبانیة

ابتدعوها ما کتبنها علیهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعایتها فاتینا

الذین امنوا منهم اجرهم وکثیر منهم فسقون ۞ پھر پیچھے لائے ہم اونکے رسولوں کو اور پیچھے

لائے اونکے عیسیٰ بن مریم کو اور دی ہمنے اوسکو انجیل خاتم المرسلین احمد پر دال جو معنی مبشرا [illegible]

کے فصل ۱۲ یوحنا کی انجیل میں اور کی ہمنے اونکے دلوں میں جو پیروی کریں مسیح کی مثل شفقت

مہربانی ترس اور رہبانیت نکالی انہوں نے بعد تین [illegible] کے جائزہ سے نہ فرض کی ہے

وہ اوپر اونکے مگر چاہتے رضامندی خدا کی پس نگہبانی نہ کی رہبانیت کی حق رعایت کی پس دیا ہمنے اون

لوگوں کو جو ایمان لائے اس زمانہ میں اونمیں سے اونکا اجر جیسے سات طرح [illegible] وغیرہ کہ جہاد

کریں کہ اہل اسلام کی رہبانیت جہاد ہے کہ اسی حال سے بڑھکر کوئی شے نہیں جو جہاد میں صرف کرینگے

اہل گروہ صرف کریں خدا کی راہ میں اور دوسرے رہبانیت سے اسلام میں مسلم خصی نہ ہو سکے ہیں

ورسولہ کبتوا کما کبت الذین من قبلہم تحقیق وہ یہود مثل ابن نتیل جو دشمنی کرین اللہ
اوسکے رسول سے ہلاک کئے جاوین جیسے اونکے پہلے ہلاک کئے گئے مثل یہود امنافق کے جو سچے پر لفاق سے
ایمان ظاہر کرتا تہا اورسولی دیا گیا وقد انزلنا آیت بینت ۵ وللکفرین عذاب مہین ۵ اور تحقیق
اتارین ہمنے آیات بینات با مخصوص ہمنے ظاہرین اور یہود کے کافرون کے لئے عذاب ہے ذلت
دینے والا کہ اونکا نفاق ظاہر ہوجاوے تو ذلیل ہون وگرچہ ایسے ہو وآج شرارت سے نفاق کا پیشہ
کرین اور کفر کو پوشیدہ کرین گر بروز قیامت کیا کرینگے جیسے ارشاد ہے یوم یبعثہم اللہ جمیعا فینبئہم
بما عملوا احصہ اللہ ونسوہ واللہ علی کل شیء شہید ۵ جس روز کہ اوٹہاوے اللہ اونکو زندہ کرکے
پس خبردار کرے اونکو اوسکے اوس عمل کے ساتھ جو کرتے تہے نگاہ رکہے اونکے عمل کو اللہ اور وہ بہولین اور اللہ
ہر چیز پر گواہ ہے الم تر ان اللہ یعلم ما فی السموت وما فی الارض ما یکون من نجوی ثلثۃ الا ہو رابعہم
ولا خمسۃ الا ہو سادسہم ولا ادنی من ذلک ولا اکثر الا ہو معہم این ما کانوا ثم ینبئہم بما
عملوا یوم القیمۃ ۵ ان اللہ بکل شیء علیم ۵ آیا تونے دیکہا کہ اللہ جانتا وہ جو آسمانون میں ہے اور وہ جو زمین
مین ہے نہین سرگوشی کرنیوالے تین جو تہا اونکا خدا وجود مطلق ہے اور نہ پانچ مگر چہٹا اللہ اونکا ہے اور
نہ ادنے اس سے نہ زیادہ گروہ اونکے ساتھ ہے جہان وہ ہون کیونکہ وہ وجود مطلق ہے پس وہ خبردار
کریگا بروز قیامت جس چیز کیساتہ وہ عامل تہے الم تر الی الذین نہوا عن النجوی ثم
یعودون لما نہوا عنہ ویتناجون بالاثم والعدوان ومعصیت الرسول واذا جاءوک
حیوک بما لم یحیک بہ اللہ ویقولون فی انفسہم لولا یعذبنا اللہ بما نقول حسبہم جہنم
یصلونہا فبئس المصیر ۵ کیا تونے دیکہا اون منافق مثل ابن نتیل یہود کی طرف جو منع کئے گئے ہین سرگوشی سے
جبکہ وہ سرگوشی کرتے اس طریق سے کہ اہل اسلام کو اوس سے رنج ہوتا کہ فلان کو ہم نے کہین
کہین کام آیا یا مرگیا تو اوس سے منع کئے گئے تہے پہر لوٹتے ہین اوسکو جس سے منع کئے گئے ہین اور سرگوشی
کرین گناہ و عداوت اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ مقدمہ ظہار مین اور جب وہ تیرے پاس آوین
تحیت کرین تجہکو سام علیکم کی تحیت جسکی معنی ہین کہ موت ہے تمہارے سلئے کہ تجہکو اوسکے ساتہہ

اللہ تحیت نکرے کیونکہ اہل اسلام کی تحیت السلام علیکم ہے اس مقام سے ظاہر ہوا کہ مراد کافرین
معترضین ظاہر سے منافقین یہود ہیں جو مسلمانونکو ایسے لفظ سے یاد کرتے اور کہین اپنی جانو نمین کیون
نہ عذاب کرے ہمکو اللہ اس تحیت سے اگر نبی ہین کافی ہے اونکو جہنم داخل ہون اوسمین پس بری ہے
جاے بازگشت جہنم یایہا الذین امنوا اذا تناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان و معصیت
الرسول وتناجوا بالبر والتقوی واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون ۰ اے ایماندارجب سرگوشی
کرو تو نہ سرگوشی کرو گناہ وعداوت ورسول کی نافرمانی پر اور سرگوشی کرو نکوئی وتقوی کیساتھ اور تقوی
کرو اللہ سے جسکی طرف حشر کیے جاو انما النجوی من الشیطن لیحزن الذین امنوا ولیس
بضارھم شیئا الا باذن اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ۰ جزین نیست سرگوشی وگناہ
وعداوت ونافرمانی رسول پر شیطان سے ہے تاکہ رنج میں ڈالے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نہ ضرر دے اونکو
کچھہ مگر خدا کے اذن کے ساتھہ اور خدا پر ہی چاہیئے مومن بھروسہ کرین ترتیب آیات سے وخود روایت سے
ایسا ظاہر ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس وحی خبر دینے والے اسلام کے مثل
عبد اللہ بن نبتل وا وسکی جماعت بیٹھتے تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم بقول مقاتل بن حبان کے
مہاجرین واہل بدر وانصار کو دوست رکھتے تھے پس آئے آدمی اونمین سے ایک روز اور سبقت کری تھی
یعنی سرگوشی کرنے والون نے مجلس کیطرف پس بیٹھ رہے مہاجرین وانصار کھڑے رہے حضور صلے اللہ
علیہ وسلم کے گرد اور سلام کیا اونہون نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا اسی طرح مسلمانون نے بھی سلام کیا اونہون نے بھی جواب دیا اور مجلس کو فراخ یعنے
قریب والون سرگوشی کے قصد کرنیوالون نے نکیا پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والے کو
فرمایا اے فلانے تو کھڑا ہو اور تو بھی فلانے پس وہ کھڑے ہوے اور شاق گذرا اونکو اسنے ظاہر
کہ وہ ہی سرگوشی کرنیوالے مثل ابن نبتل بدی کے تھے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے منہ پر
کراہت پہچانی پس اہل اسلام کے لئے جو منافق نہ تھے یہ تعلیم ارشاد ہے یایہا الذین امنوا اذا قیل
لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع اللہ الذین امنوا

منکم والذین اوتوا العلم درجٰت واللہ بما تعملون خبیر ہ اے ایماندارو جب کہا جاوے
تمہارے لیے فراخی کرو مجلس مین تو فراخی کرو فراخی کرے اللہ تمہارے لئے اور جب کہا جاوے اوٹھو
تو اوٹھ کھڑے ہو بلاکراہت بلند کرے اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائے تم مین سے اور اونکو جو دئیے گئے
علم مہاجرین و انصار بدری بالخصوص درجہ بدرجہ ہین اونکے رتبہ کی موافق اور اللہ اوس سے
کہ تم عمل کرو خبردار ہے یایہا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم
صدقۃ ذٰلک خیر لکم و اطہر فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم ہ اے ایمان والو
جب سرگوشی کرو رسول سے تو رکہو اپنی سرگوشی کے روبرو صدقہ تاکہ منافق محال کو یہ تعجب حاصل نہو یہ بہتر
ہے تمہارے لئے اور پاکیزہ تر پس اگر نپاؤ تو اللہ اوسپر غفور رحیم ہے واضح ہو کہ مجاہد سے ہے کہ جب تلک صدقہ
مناجات سے ممانعت ہوئے تو نہ سرگوشی کی مگر علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ایک دینار صدقہ کیا اور علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ قرآن مین اس آیت پر نہ عمل کیا کسی نے پہلے مجھ سے اور نہ عمل کیا مجھسے بعد اور نیز
سے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ جبکہ اتری یہ آیت تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو
بلایا یعنے بار دگر صرف دینار کے بعد کیونکہ نزول آیت صدقہ کے بعد تعمیل آپسے ہو چکی تہی اور منافق
باز رہے تہے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس دینار ہے عرض کیا نہین قوت کار رکہون
اسکی فرمایا کسقدر عرض کیا جو یا شعیر تو ارشاد ہوا کہ تو زاہد ہے تو آیت ذیل آئی آیت مذکور کی ناسخ
اس آیت کی مطابق فاتحہ اور عرس مین فاتحہ پڑہتے وقت کہانا وغیرہ کہلانا اچہا سمجہتے ہین ءاشفقتم
ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقٰت فاذ لم تفعلوا وتاب اللہ علیکم فاقیموا الصلوٰۃ و
اٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا اللہ و رسولہ واللہ خبیر بما تعملون ہ آیا تم خوف کرو صدقون کے
رکہنے کا اپنی سرگوشی کے روبرو منظر افلاس پس جب نکرو اور باز رہا اللہ تم سے اے اہل اسلام سرگوشی کے لئے
صدقات سے تو برپا رکہو نماز اور دو زکوٰۃ اور اطاعت کرو اللہ و اوسکے رسول کی اور اللہ اوسکے ساتہ
جو کرو خبردار ہے الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم ما ہم منکم ولا منہم ویحلفون علی
الکذب وہم یعلمون ہ کیا تو نے دیکہے اون لوگون منافقین کی طرف لوٹے اپنی قوم کی طرف جن پر

کہ قریہ خالی نہ کریا بہنا اپنے قبیلے سے تمہاری مدد کو آنا ہوں اور اونکی نسبت پیشینگوئی قرآن مین ہے
کہ وہ مدد نہ دیتے جاوینگے پس ان سے اونکو مدد نہ ملی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہوا
کہ قریہ خالی کرو تو اونہوں نے کہا کہ ہمکو موت قبول ہے جلا وطنی سے اور قدر کہا کہ تمین آدمی
سے اہل علم بحث کے لئے ہم آتے ہین آپ بھی تین تنوں سے ایک مقام مین آ ملے کہ اگر اسلام حق
ہے تو ہم قبول کرینگے اور دل مین اونکے فساد تھا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا اور مقام مقرر
مین علماء یہود آئے تو مشورت کی کہ تین آدمیوں پر ہم کیسے غالب آوینگے تو کہلا بھیجا کہ تین آدمی اپنے
کہ اگر ہمارے تین آدمی مغلوب بحث مین ہوے تو سب ہماری قوم ایمان لاویگی اور ماننی کو کمین مین یہود
بٹھایا اور بصورت غدر ایک یہودیہ مومنہ عورت کو جسکے بھائی ایمان لاے تھے دریافت ہو گئی
پس اس طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مین صحابہ سے جانے کو نکلے اور ادس طرف سے یہودی
مسلح قتل پر مستعد ہوکے کہ نکلے تو سجا اوس مومنہ نے اپنے بھائی صحابی کی طرف آدمی کو کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر کردے غدر کی پس صحابی مذکور دوڑے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے
فصل ۱۸ اسفر شنی مین لکھا ہے کہ مقتول ہونگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے پس لشکر جمع کیا
اور اکیس روز محاصرہ کیا اور اونکی محبوب ساتر کھجور کو حضرات صحابہ نے قطع کیا جیسے فصل ۴ میں یشعیا میں
لکھا ہے پس اونہوں نے صلح کی جلا وطنی پر اور سواے سلاح کے جو اونٹ اٹھا سکیں اونکو لیجانے کی
اجازت ہوئی تاکہ کامل ہو وعدہ اللہ کا جو فصل ۲۴ یشعیا میں ہے پس نکل گئے طرف شام مگر آل ابی حقیق
آل حیی بن اخطب کہ خیبر کو چلے گئے اور ایک طائفہ حیرہ کو اور علماء کی کتاب مین اکثر امور کی طرف

اشارات ہین بابرکات فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تسبیح کرے اللہ کی وہ جو آسمانوں مین ہے اور وہ جو زمین مین ہے کچھ خصوصیت
تسبیح کرنے کی اولاد اسحاق پر ہی نہیں اور خدا غالب با حکمت ہے کہ ایک زمانہ مین اولاد اسرائیل کو شرف
کیا پھر اونکو دوسرے زمانہ میں غیر قوم سے تباہ کیا اور بخیر قوموں کی سلطنت کی اور غیر قوموں کی تباہی اور
مقصد ہمیرد کی تسا دالی کا یہ وقت ہے کہ نبی امی سے وہ ملاحج پاوینگے مگر سانترا اوسکے لیے ایمان اور نکتہ تباہ

کے حکمت والا هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ
وہ ہے جس نے نکالا اہل کتاب کے کافرون کو اونکے دیار سے اول حشر کی طرف کہ عبارت ملک شام سے ہے
کہ محشر ہوگا مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ
تم ظن کرتے تھے کہ نہ نکلینگے اور ظن کرتے تھے کہ اونکے قلعے روکنے والے ہین رسول سے
پس آیا اونکو اللہ کا رسول اس طریق سے کہ وہ نہ گمان کرتے تھے اور ڈالا اونکے دلون مین رعب خراب کرتے
اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون سے اندر سے جب وہ نکلے اور مسلمانون کے ہاتھ سے باہر کی جانب سے
فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ پس اعتبار کرو اے بینائیون والے قتل بنی قریظہ وغیرہ کو وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ
عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور اگر نہ لکھا ہوتا اللہ نے اوپر
جلا وطنی [illegible] تو البتہ عذاب دیتا اونکو بنی قریظہ کے طور پر دنیا مین جو کہ [illegible] گئے
اور واسطے انکے آخرت مین عذاب نار ہے ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ
اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اس لئے کہ انہون نے مخالفت کی اللہ یعنی اوسکے رسول کی اور جو کوئی
مخالفت کرے اللہ کی تو اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اور وہ جو یہود نے اعتراض بابت قطع لینہ کے کیا تھا کہ
اگر مقصود ہے تو ہمارا [illegible] زیادہ [illegible] کا تو مسلمانون کے دلون سے اوس وسوسہ کو رفع فرمایا
مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ جو
کچھ کہ تم نے لینہ کا [illegible] اور وہ جو چھوڑے کھڑے ہوئے اپنی جڑون پر تو اذن خدا سے ہے تاکہ رسوا
[illegible] امام [illegible] اونکے سترہ [illegible] تاکہ ذلیل کئے جاوین فاسق یہود
وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ
رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور جو رد کیا اللہ نے اپنے رسول پر اون سے
پس نہ چلائے تم نے گھوڑے اور نہ اونٹ ولیکن مسلط کرتا ہے اللہ اپنے سردار رسولوں کو جسپر
چاہے اور اللہ ہر شے پر قدرت والا ہے مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ

اور کہاں ذلیل ہوئے تو تم جیسے بہت ہی منتظر اون کی شہرت ہوگی جو کریں گے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
وہ اس صفت کو نہیں سمجھے اور فتوحات اسلامیہ کو بہادری سمجھیں وہ کچھ فائدہ میسر نہیں تمہارے جیسے آئندہ بیان ہوگا
تو خدا تعالے کے رسول کی حالت جیسی تم سمجھ کر گاوہ اپنے مرتبہ کو بھول گئے تو اصحاب نفاق کو نصیحت
فرماتا ہے لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝
نہ برابر ہوں اصحاب نار سے یعنی وہ دو زخی اصحاب جنت بالخصوص اہل بیت جیسے ابو بکر و عمر و عثمان و علی
رضی اللہ عنہم وغیرہ مہاجرین بہت سے انصار داخل ہیں اصحاب جنت ہی فوزیاب ہیں اوس بشارت کے
ساتھ بالخصوص جو سابق اس سورت میں مذکور ہوئے **لطیفہ** ایک شیعہ قلعہ بیلے احمد نگر میں آیا
اور ایک حافظ سے کہا جو شہر میں رہتا تھا کہ خلفاء ثلاثہ اگرچہ اصحاب ہیں پر وہ اس آیت سے اصحاب النار
ہیں اوس بھولے حافظ نے مجھ سے نقل کی ہے اوسکو جواب دیا کہ یہ کلام اوس شیعہ کا ہے جس کی نسبت
قرآن میں اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے
تفریق کی دین میں کہ بہت فرقہ ہوگئے اور ہوئے وہ شیعہ تو اے پیغمبر تو ان میں سے تو کچھ نہیں پس حافظ نے وہ
شیعہ سے یہ کہا اور اوسکو خاموش کیا اسی محل اب جواب یہ ہو کہ نسیان کا زمانہ ہے جو کہتے کہ نزول قرآن
پہاڑ پر لکھا ہے اور یہاں عبد اللہ کے بیٹے وشتول شیعہ کے پوتے مدعی نبوت ہیں پس کیسے تطبیق ہو تو
ارشاد ہے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ
اگر نازل کریں ہم اس قرآن کو پہاڑ پر البتہ تو دیکھے اوسکو خشوع کرنیوالا خوف خدا سے تو پہاڑ مثال
ہو جانے سے مراد فصل ۲ دانیال میں منظر عظمت نبی کی ہے جسکی بادشاہت رفتہ رفتہ روے زمین کو گھیر لیگی
وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور وہ مثالیں جیسے فصل ۲ دانیال
میں پہاڑ کی سی فرمائی ہیں وہ خدا کے رسول کی بادشاہت سے مراد ہے اور یہ امثال جبل وغیرہ کی تعبیر
خواب دانیال کی ہم بیان کریں آدمیوں کے لئے تاکہ وہ سمجھیں یہ صورت اونکی بھول کی نسبت صفات
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوئی اب بیان فرماتا ہے کہ اونکی جانیں کیسے بدلائی گئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو
عالم الغیب و شہادت اپنے حال کی نسبت جو اونکو اسوقت میں رحم کرتے ہیں جیسے ارشاد ہے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ

حاطب بن بلتعہ بدری کا کہ انہون نے اہل مکہ جو ہیونکو خط لکھا جو اونکو مفید تہا تو اسوجہ سے یہ سورت اوسکے
پاس دکھی گئی اور اس سورت مین چند امور عظام کا بیان ہے ایک اونمین سے یہ ہے کہ کافر حربی کیساتھ
موالات نہ کرنے چاہئے کہ عبارت یک انبار سے ہے جیسے حاطب بن بلتعہ نے کی وہ ایسے ہوا کہ سارہ
سارا موالات بن عمرو بن صیفی بن ہاشم بن عبد مناف مکہ سے مدینہ مین آئے ایسے وقت مین کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا قصد اہل مکہ پر تہا تو اوس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا آیا مسلمان ہو کر آئی ہو
اوسنے کہا نہین فرمایا آیا مہاجرہ کہا نہین فرمایا کیا چیز تجھکو لائی کہا تہے اہل و عشیرہ و موالی مین گروہ کے
چلے گئے اور حاجت شدید ہوئی تاکہ مجھکو دو اور لباس پہناؤ اور سواری مجھکو دو پس حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے عبد المطلب و مطلب کی اولاد کو برانگیختہ کیا پس اوسکو دیا اور پہنایا اور بار برداری کر دی
کہ موالات غیر حربی کافر سے منع نہین لیکن حاطب نے ایک خط لکھا اہل مکہ کو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا قصد تمہارے اوپر ہے اور وہ عورت روانہ ہو گئی تو جبرئیل آئے اور خط کی اطلاع دی تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے علی و عمار و عمر و زبیر و طلحہ و مقداد و ابن اسود و ابا مرثد کو اوسکی طلب مین بہیجا تاکہ خط لادین
پس وہ اوس مقام پر اوس سے ملے جہان حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہا پر اوس سے خط جو
طلب کیا اوسنے انکار کیا اور تلاش سے سامان مین نہ ملا تو قصد رجوع کا کیا مگر حضرت مرتضی کرم اللہ وجہہ نے
تلوار کہینچی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان غلط نہین اوسوقت سارہ نے خط اپنی ذوائب سے نکالا
پس وہ خط آیا اور حاطب بلائے گئے عرض کیا جس روز سے مین ایمان لایا ہون تب کفر نہین کیا اور
کوئی مہاجر نہین جسکی مکہ مین قرابت داری نہو کہ منع کرے اپنی عشیرہ کو اور مین اونمین مسافر ہون پس
اپنے اہل پر خوف کرتا ہون اس سے مینے چاہا کہ اونپر احسان کرون اور مین جانتا ہون کہ اللہ نازل کرے
اونپر خوف اور میری کتاب غنی کرے اون سے پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکا عذر
منظور کیا یہانتک کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اجازت مجھکو ہو تو مین اس منافق کی
گردن مارون حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس شے نے تجھکو مطلع کیا اور اللہ تعالے نے
مطلع ہو کے اہل بدر پر اوس سبب سے اعملوا ما شئتم فرمایا ہے پس نازل ہوئی حاطب کے حال پر یہ آیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا

بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اے ایمان والو نہ پکڑو میرے دشمن واپنے دشمنونکو دوست کہ
ملواونکی طرف مودت سے حالانکہ کفر کیا اونہوں نے اوس حق کے ساتہہ جو تمہارے پاس آیا کہ اوس کفر کے
سبب نکالیں رسول کو اور تمکو کہ ایمان لاؤ تم الله اپنے رب کے ساتہہ اگر تم نکلو جہاد کو میری راہ اور
میری رضا کی خواہش میں کہ پوشیدہ کرو اونکی طرف مودت کے ساتہہ اور مین دانا ہون اوسکا
جو تم پوشیدہ کرو کہ اوس دانائی سے تمہارا خط ظاہر ہوگیا اور وہ جو تم اعلان کرو اور جو کرے تم مین سے
وہ پس اوسنے سیدہی راہ گم کی یہ تہدید ہے سوائے اہل بدر کو جنکی نسبت اعملوا ماشئتم کا
حکم ہے جو متفق علیہ اہل سنت وجماعت وشیعہ کے ہے دیکہو مجمع البیان ملا فتح الدین کاشفی شیعی
ومنہج الغائرہ ومنہج ومجمع البیان شیعی ودوسری کتب شیعہ کو جسمین یہہ حدیث مستند لکہی ہوئی ہے اور
صدیق رضی الله عنہ وفاروق وعلی رضی الله عنہم باتفاق فریقین اہل بدر سے ہین اور ذی النورین رضہ بہی
اہل سنت وجماعت کے نزدیک اہل بدر سے ہین پس افسوس ہے اونپر جو ان حضرات رضہ سے بغض وعناد
رکہتے ہین اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ
وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اگر ظفر پاوین کفار تمہارے اوپر ہوں وہ تمہارے لئے دشمن اور دراز
کرین تمہاری طرف اپنے ہاتہہ واپنی زبانین اور دوست رکہین کاش تم کفر کرو لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ہرگز نہ نفع
کرین تمکو تمہارے ارحام اور نہ تمہاری اولاد بروز قیامت کہ جدائی کرے تمہارے درمیان والله
اوسکے ساتہہ جو عمل کرتے ہو بصیر ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا

وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا

أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ہے تمہارے لئے تمکو نیک پیروی

ابراہیم و اونمیں جو لوط و سارا اسکے ساتھ ہے جبکہ کہا اونہوں نے اپنی قوم کے لئے ہم بری ہوئے تم سے اوس سے کہ تم عبادت کرتے ہو

سوا اسے خدا کے ہمنے انکار کیا تمہارے دین کے ساتھ اور ظاہر ہوئی ہمارے درمیاں اور تمہارے عداوت و بغض ہمیشہ کبھو تا اسکہ تم

ایمان لاؤ اللہ اکیلے کیساتھ مگر قول ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے البتہ استغفار کروں میں تیرے لئے اور نہ مالک ہوں میں تیرے لئے اللہ سے کچھ

اے ہمارے رب تجھ پر بھروسہ کیا اور ہم تیری طرف رجوع کی اور تیری طرف ہر کام کی پھرنا ہے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اے ہمارے رب مت کر ہمکو آزمائش اون لوگوں کیلئے جنہوں نے کفر کیا اور بخش ہمکو

اے ہمارے رب تحقیق تو ہی غالب حکمت والا ہے پس اسوقت جب فصل ہوا سب اوکھیں کر ابراہیم نے مع لوط و سارا کے ہجرت کی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

البتہ ہے تمہارے لئے اونمیں اچھی پیروی اوس شخص کیلئے جو امید رکھو اللہ و روز آخر پر از قسم اسلامی کی اور جو پھیرے اس سے

تو اللہ وہی غنی با حمد ہے اور جسکا دل اسلام سے اسے کفار اقربا سے عداوت ظاہر کی ارشاد ہوا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ

وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ؞ امید ہے کہ اللہ کرے تمہارے اور

لوگوں کے درمیاں جن سے تمنے دشمنی کی مودت فتح مکہ کی بعد اور اللہ قدرت والا ہے فتح دینے پر اور اللہ

غفور رحیم ہے تائبوں پر اور اللہ کا یہ مودت فتح مکہ کے بعد کامل ہوا اور یہ عداوت مخصوص ہے اہل اسلام کو اہل قتال

کے ساتھ پس اس مقام سے جبکہ اسماء بنت صدیق کی ماں سماۃ قتیلہ بنت عزی کہ کافرہ تھی مکہ سے مدینہ میں کچھ

ساتھ آئی پس اسماء نے کہا میں قبول نکرونگی تجھ سے یہ ہدیہ اور نہ آمد سے پاس جبتک کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم سے اذن لوں پس اوسکے سوال پر آیت آئی لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ

لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ

الْمُقْسِطِينَ ؞ منع کرتا ہے اللہ تمکو اون کفار سے کہ نہ مقاتلہ کیا ہو اونہوں نے تمسے دین میں اور نہ نکالا ہو تمکو دیار سے کہ تم اونکو

ساتھ نیکی کرو اور عدالت کرو اونکی طرف تحقیق اللہ دوست رکھو عدالت کرنیوالونکو إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ

قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ حربی مست منع کرے تمکو اللہ موالات اون لوگوں سے
کہ معاملہ کریں تمسے دین میں اور نکالیں وہ تمکو تمہارے گہروں سے اور غلبہ کریں وہ تمہاری اخراج میں
اور جو موالات کرے اون حربی سے پس وہ ظالم ہو مگر وہ جو کچھ ہوتے ہیں اصل امن ندر کی پس
کفار کی مملکت میں مسلمان اگر صلح وامن کے ساتھ جائیں اوسکے ساتھ غدر و مکر کیا جائے جیسے ہند
اس عرصہ میں سرکار انگریزی کی عملداری سے کہ نہ ہمکو خارج کرتے ہیں اور نہ ہمارے دین سے اونکو
غرض ہے اونسے غدر درست نہیں اور موالات و ربا تو درست ہے اور پادریوں کی طرف سے
طعن کچھ حکم سرکاری نہیں مسلمانوں کو اجازت ہے کہ وہ اوس طعن کریں یہ بڑا مسئلہ اس مقام پر دریافت
کیا جائے دوسرا حکم اس سورت میں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ؕ اے ایمان دارو جبکہ آویں تمہارے پاس
مومنات ہجرت کرنیوالی تو اونکا امتحان کرو اللہ دانا ہے اونکے ایمان کے ساتھ ابن عباسؓ سے
مروی ہے کہ وہ قسم کہائیں کہ ہمنے خروج نہیں کیا زوج کے بغض سے اور نہ کسی مسلمان کے عشق سے اور
نہ رغبت ایک زمین سے دوسری زمین کے لئے اور نہ کسی گناہ کیلئے کہ ہمنے کیا ہو اور نہ دنیا کے لئے مگر محبت
اسلام اور اللہ اور اللہ کے رسول کی حب سے اور جو کچھ قصص واقع حدیبیہ و مقدمہ مہاجرات میں گذرے
تفاسیر میں مذکور ہیں کہ ہندمیں ہیکو ہیں داخل نہیں ہیں فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ پس
اگر تم جانو اونکو مومنات ہیں نہ لوٹاؤ اونکو کفار کی طرف نہ وہ مومنات حلال ہیں اون کفار کو اور نہ مومن
مرد حلال ہیں کافرات کو اور دو کافروں کو وہ جو اونہوں نے صرف کیا ہے وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ
وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور نہیں ہے
گناہ تمہارے اوپر کہ تم اہل اسلام اون مومنہ مہاجرات سے نکاح کرو جب دو تم اونکو اونکے مہر اور نہ پکڑو
اون عورتوں کو کافرہ کی عصمت کے ساتھ یعنی نہ رکہو کافرہ کے نکاح میں اگر تمہاری عورتیں مشرکہ اونکی طرف

چلی جاوین تو انکو اونسی جو لے اونپر صرف کیا ہے اور جانیے وہ مانگین تم سے جو اونھون نے خرچ کیا یہ مسلمان
عورتو ہیر ہو سے ہے حکم خدا حکم کرتے تمہارے درمیان اور اللہ دانا با حکمت ہے پس اس حکم سے حضرت عمر فاروق
نے دو عورتون مشرکہ کو جو اونکے نکاح مین تھین طلاق دی اور اسی طرح طلحہ بن عبد اللہ نے اپنی عورت
مشرکہ کو طلاق دی اور زینب بنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین آئین پس جس عورت مومنہ
مہاجرہ نے جس اہل اسلام سے نکاح کیا وہ اوسکے ہی نکاح مین رہی اور جس عورت مہاجرہ نے دوسرے
اہل اسلام سے نکاح نکیا اور شوہر کافر اوسکا اسلام لایا تو وہ اوس شوہر کے پاس رہنے کی قابل رہی اس
مقام سے زینب کے شوہر مسمی ابی العاص جبکہ ایمان لائے تو اونکے نکاح مین رہین اور حکمت اسمین یہ تھی
کہ مسلمانون نے تو مال کافرونکو دیا اور کافرون نے انکار کیا پس مسلمانون کے دل مین غیظ پیدا ہوا کہ
جہاد کو مستعد ہوتے جیسے ارشاد ہے وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ
اور اگر فوت کر جاوے تم سے کچھ تمہاری ازواج سے کفار کی طرف اور کافر تمکو کچھ نہ دین پس تم عذاب دو یعنی جہاد
پس تم دو اون لوگون کو جنکی عورتین چلی گئی ہین مثل اوس خرچ کی کہ اونھون نے صرف کیا ہے اور ڈرو
اللہ سے جسکے ساتھ تم ایمان لائے پس اس سے مسلمانون کے دل مین جوش پیدا ہوا اور چونکہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ کی فتح کا قصد تھا اور اوس وقت مین جوق جوق مسلمات عورتونکی بیعت ہونی
تھی تو پہلے سے اوسکا بندوبست فرمایا پس تیسرا حکم اس سورت سے یہ ہے جو فرماتا ہے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا
يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ
وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

اے نبی جب آوین تیرے پاس مومنات کہ بیعت کرین تجھ سے اس بات پر کہ نہ شرک کرین اللہ کے ساتھ کچھ
اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ قتل کرین اپنی اولاد کو اور نہ لاوین بہتان کہ افترا کرین اوسکو
اپنے روبرو اور نہ پیچھے اپنے اور نہ نافرمانی کرین وہ تیری اچھی بات مین پس تو اونسے بیعت کر اور استغفار کر

اونکے لیے تحقیق اللہ غفور رحیم ہی اور بہتان کی صورت یہ ہی کہ کسیکے گری ہوی بچے کو کہے کہ ہمارے ہاتہون و پیرون کے
درمیان مین گرا ہے یعنی میرا بیٹا ہی اور تفصیل بیعت مومنات عورتون کا جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بروز فتح مکہ کے
وہ تفاسیر مین مشہور و معروف ہی اور چونکہ فتح مکہ ہونیوالی تہی جسمین مہاجرین غالب ہونیوالے تہے اور بعض غربا
مہاجرین یہود کے پاس جاتے اور اسلام کی باتین کہتے جسمین راز فاش ہوتا اور منافقین یہود و دیگر کفار
اہل اسلام کے دلونمین شکست دلانی کی باتین کرتے جیسے صورت آیندہ مین واقع ہی تو ارشاد ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَۃِ کَمَا یَئِسَ الْکُفَّارُ
مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ اے ایمان دارو نہ موالات کرو ایسی قوم حربی سے جنپر اللہ نے غضب کیا ہو یعنی
یہود حربی سے تحقیق وہ ناامید ہوی آخرت سے ورنہ ایمان لاتے جیسے ناامید ہوی کفار آخرت مین اصحاب قبور کے
اوٹہنے سے اور ایمان نہ لاسکے۔

سورۂ صف مدنیہ ہی اسمین چودہ آیات اور دو رکوع ہین

پہلی سورت مین بیان ہی مکہ معظمہ کی قصد کا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح کا تہا اور حاطب بن ابی بلتعہ کے خط بہیجنے کا
ذکر ہے اور اس سورت مین بہی مکہ کے قصد مبارک کا ذکر ہے جسمین بعض منافقین کو تردد تہا وہ ظاہر ہوا اور اس
سورت مین مسیح کی دو عظیم الشان پیشین گوئی کا ذکر ہے ایک حواریون پر نزول فارقلیط روح القدس کا دوسرے
بنی اسرائیل کو حضور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کا جسکی تفصیل تذکرہ ہفتم مقدمہ چہارم مین استدلال کی
مذکور ہے پس ارشاد ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ تسبیح کری اللہ کے لئی وہ جو آسمانون و زمین مین ہی اور اللہ
غالب باحکمت ہی مکہ کی فتح کا کام موقوف منافقون کی امداد پر نہیں جو اکثر یہودی ہین یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
اے ایمان دارو کیون کہو وہ بات جو مت کرو بڑی گناہ ہی نزدیک اللہ کے کہ کہو وہ جو نہ کرو کہ مکہ کے جانیکا
وعدہ پہلے کرتے اور پہر سستی کرنے لگے اور اللہ دوست رکہتا ہی ان کو کہ جیسے ارشاد ہی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ

۴ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے اون لوگون کو جو مقاتلہ کرین اوسکی راہ مین گویا وہ بنیاد ہے ملی ہوئی دیکھو یہ اوصاف ہین اہل اسلام کے مجاہدین کے ساتھ خدا کی محبت کو علی ہذا کتاب یوئیل کو اور دیکھو فصل ۱۸ استثنا کو جسمین نبی اسماعیلی کا ذکر ہے اور جہاد اہل کتاب پر جو بحکم خدا اور رسول ہے سستی کرنے پر فصل ۱۲ الکتاب اعداد موسی کو غور کرنا چاہیے کہ موسی علیہ السلام نے بارہ جاسوس بہیجے جنمین یوشع و کالیب نے تو ہمت بندہائی پر دس نے قوم کو خوف دلاکر بزدل کردیا اور قوم نے سخت شرارت کی اور کہا تو جا اور تیرا رب لڑے یعنی ہارون تیرا برادر ہے کیونکہ اونہون نے عمالقیون کو دیکہا تہا اور خوب جنگی پلنگ لوہیں یہہ کا معلوم کیا تہا جیسے نادانون کے خیالات مین تو بنی اسرائیل دہشت کہا گئے اور اونکو حکم ہوا کہ مین اس قوم کو ہلاک کرون اور تجکو بڑی قوم سے کرون یعنی اہل اسلام سے تو موسی نے سفارش کی تو حکم ہوا کہ اگرچہ اس قوم کی ہلاکت سے درگذرا پر چالیس دن سفر جاسوسون کے مقام پر چالیس سال تک اس قوم کو سرگردان اس تیہ مین رکہونگا اور یہ قوم میری آرام مین داخل نہوگی یعنی زمانہ مسیح مین وہ ایمان نہ لاوینگے جس سے چالیس سال تیہ مین مبتلا رہے اور اوس وقت کے لوگ سب مر گئے جو بعد کو رہا ان یوشع مین فتحیاب ہوئے جیسے فرماتا ہے۔

۵ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اور یاد کر جبکہ کہا موسی نے اپنی قوم کے لیے اے میری قوم کیون مجکو دکہہ دو اور تم جانتے ہو کہ مین رسول خدا کا ہون تمہاری طرف پس جب اونہون نے کجی کی موسی سے کہ ہم جہاد کو نہ جاوینگے تو کج کردیا اللہ نے اونکے دل اور چالیس سال تیہ مین گرفتار رہے اور حکم ہوا کہ میرے آرام مین داخل نہوگا کہ ایمان مسیح پر نہ لاوینگے کہ رسالت مسیح کے وقت خدا تعالی نے اونکے دلون کو کج کیا تہا کہ مسیح پر ایمان نہ لائے اور مسیح کی لعنت سے وہ ملعون ہو کر رومیون نے اونکو تباہ کردیا اور زمانہ بڑی قوم کا آیا جس سے وہ دربدر ممالک مقدس سے نکالے جاوین جسکی نسبت موسی کی رسالت سے پیشین گوئی ہوئی جیسے فصل ۱۸ استثنا مین مفصلاً فرمایا گیا ہے کہ تمہارے بہائیون مین سے یعنی بنی اسماعیل تمہاری اولاد مین سے ایک نبی میری مثل ہوگا اوسکی سب سنیو اور جو اوسکی نہ سنیگا وہ قوم ہلاک کیا جاویگا یعنی وہ نبی احمد ہوگا یعنی سزا دہندہ و حکم کنندہ جیسے احمد کے معنی لغت مین مثل قاموس این شکرد و ثنا و جزا دہندہ کے لکہے ہین اوسکو مسیح بہی تسلیم فرماتے ہین جیسے ارشاد ہوتا ہے وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي

اوسکو کل دینون پر اگرچہ مکروہ رکہین شرک کرنیوالے مثل اہل مکہ اور جبکہ خدا تعالی کا وعدہ پورا ہونیوالا ہے
تو ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ
تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اے ایمان والو تحقیق تمکو راہ بتلاوٗن ایسی تجارت پر
کہ نجات دے تمکو عذاب دردناک دنیا و آخرت سے کہ ایمان لاوٗ اللہ و اوسکے رسول کے ساتہ اور جہاد کرو
راہ خدا مین اپنے مالون و جانون سے یہ بہتر ہے تمہارے لیئے اگر تم جانو يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
بخشیگا تمکو تمہارے گناہ اور داخل کریگا تمکو جنتوں مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین اور مسکن
پاک جنتوں پاک مین یہ فوز بزرگ ہے وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
اور بتاوٗن دوسری تجارت حالی جسکو تم دوست رکہتے ہو وہ فتح خدا ہے کردہ فتح قریب فتح مکہ ہے اور بشارت
دے مومنین کو پس سستی نکرو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت
طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ
عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝ اے ایمان دارو ہوجاوٗ خدا کے مددگار جیسے عیسی بن مریم نے
حواریون کو ہنگام وفات کہا کون ہے میرا مددگار خدا کی طرف حواریون نے مثل پطرس کے کہا ہم مددگار ہین
رسول اللہ کے پس ایمان لایا ایک طائفہ حواریون کا بنی اسرائیل سے اور کفر کیا ایک طائفہ نے بالخصوص جن
یہود امرد و حواری نے پس تائید کی ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے اپنے دشمنوں پر نزول فارقلیط سے
پس ہوگئے وہ غالب اسی طرح سے اہل اسلام کے غلبہ کی صورت ہونیوالی ہے اور منافقوں کی ذلت کی۔

سورۂ جمعہ مدنیہ ہے اسمین گیارہ آیت دو رکوع ہین

پہلی سورت مین یہود کے تذکرے تہے جنکے ہان رعایت سبت مقدس ہے اور ہفتم کی سبب سات کے عدد کی بڑی
رعایت تہی اور اس سورت مین اوسکی تحقیق ہے تو اس سورت کو اوسکے بعد رکہنا مناسب ہوا۔

جاننا چاہیے کہ ہفتہ کا اول روز سبت جسکو سنیچر ہے اور سبت معنی سات کے ہے جو اس حساب سے روز جمعہ کی
اور آدم کے وجود کے قبل سے خدا نے سبت کو مبارک کیا کہ ساتوین ہزار مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت
مقرر تہی اس جگہ سے جمعہ کے روز کو اکثر اہل زمین معظم سمجہتے ہین بالخصوص اہل عرب اولاد اسمٰعیل اور قوم یہود
ساتوین دن و ساتوین ماہ یعنی ماہ رجب کو معظم سمجہتے اور ساتوین سال کو مقدس کہتے اور سات ستے اور پچاس
روز و سال مین چونکہ سات کو زیادہ دخل ہے تو اوسکے بعد جوبلی کرتے اور اگرچہ مسیح نے بابت رعایت سبت کے
قوم کو نصیحت کی تہی کہ کہین تمہارا بہاگنا بروز سبت نہو پر طیطوس کے خوف سے جبکہ بہاگے جسنے لکہا یہود
قتل کئے روز سبت کو جو عبارت روز مقدس سے ہے وہ بہول گئے پس کسی اپنے بڑے کی یادداشت کو مسلم رکہکر
روز سنیچر کو روز مقدس سمجہنے لگے پر انجیل مین ہے کہ شب سبت کو اور اوسکی دوسری شب کو اور شب سوم اتوار تک
مسیح قبر مین رہے اور آخر شب اتوار مین قبر سے نکل گئے تو اس حساب سے سبت کا روز دراصل یہی جمعہ ہوا پس
نصاری بہی حال اسکو نہین سمجہتے اور روز اتوار کو روز مقدس کہنے لگے اس وجہ سے اکثر یہود و نصاری ہدایت اسلامی
ہزار ہفتم سے محروم رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز جمعہ کو روز مقدس فرمایا اور وہ عید المومنین ہوا اور جمعہ کا
نام عرب مین عروبہ تہا جسکو اہل مکہ تعظیم کرتے یعنی منسوب بعروبہ کہ عرب مین اوسکے صاحب رونق افروز ہزار ہفتم ہونے
ہونیوالے تہے پس بقول ابن سیرین قبل اسکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت مدینہ مین فرماوین اہل اسلام مین سے
دو رکعت شکرانہ اسلام اسعد بن زرارہ نے گذرانین اور یہ ابتدا جمعہ کی نماز کی ہوئی پہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
قبا مین تشریف لائے اور مسجد قبا بنائی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے بروز جمعہ اندرون مدینہ مین تشریف
لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا اصحابؓ کو بنی سالم کے بطن وادی مین جو اونکے لئے تہا کہ پکڑا اوسکو مسجد پس
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور نماز جمعہ ادا کی پس تمام روز روز جمعہ بابرکت ہوا اور یہی برکت ہے جسکو
درس سوم فصل ۱۲ تکوین مین فرمایا کہ ساری خاندان اوس سے برکت پاوینگے جسکا ہونا حسب درس ۲۳ فصل ۲
کتاب اعمال کے جانی مسیح کے بعد اور قبل بار دگر آنے مسیح کے برادران اسرائیل مین نہ اونکی اولاد مین مقرر تہا جیسے
فصل ۱۸ استثنی سے ظاہر ہے جسکو مسیح نے تسلیم کیا اور برادران اسرائیل درس ۱۲ فصل ۱۷ تکوین کی مطابق اولاد
اسمٰعیلیون مین مقرر ہوئی تہی جسکا اہتمام ابراہیم کے ساتہ ہے یعنی اونسے وہ برکت حاصل ہو تو اوس ابی کو توراۃ مین مطابق

فصل ۱۶ سفر تکوین و ۱۸ سفر تثنی کے اور انجیل میں فصل ۱۲ یوحنا وغیرہ کی مطابق اہل کتاب کو جانتے اور اوس
برکت کو پہچانتے جسکو سورہ اعراف میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دور کرنے اصر اور اغلال سے
تفسیر کیا ہے اور اس سورت میں اوسکو تلاوت آیات وغیرہ سے بیان کیا ہے پر اون کافرین اسرائیلیون نے
جو مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں موجود تھے بکفر جیسے فصل ۱۸ سفر تثنی سے مجملاً ظاہر ہے اور اوسکی تفصیل بہت سے
مقام پر دوسری کتابوں مقدسہ میں ہے بالخصوص فصل ۴۲ یشعیا میں ہے تو اونکی تردید میں یہ سورت نازل
ہوئی کہ زمانہ آدم سے جس سبب سے نسبت مقدس ہزار ہا قسم کی تعظیم بروز جمعہ کرتے چلے آئے ہو اوسکا صاحب تشریف
لے آئے اور اونکی نبوت فصل ۲ دانیال میں زمانہ ہرقل میں تو ہوئی ہے کہ سلطنت ہرقل بدولت آپکی جالاکے مقدسہ
جاوے جو سنہ ۱۱ مسیحی میں ہوئی تہی پس اس صورت میں تمہارا انکار موجب اسکا ہے کہ خر سے مشتبہ کیا جاوے کہ اور آپکو
محب خدا جو سمجھتے ہو سو شخص عدا سمجھو کہ تمہاری تسبیح کرنے پر تسبیح خدا موقوف نہیں جیسے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
کے فرماتا ہے يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝
تسبیح کرو وہ جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ بادشاہ پاک غالب حکمت والیکو جسکی بادشاہت اس
زمانہ اسلام میں بالخصوص موعود ہے جیسے فصل ۲ و ۷ و ۸ دانیال وغیرہ میں مفصل ہے اور فصل ۴۹ تکوین و ۱۸
سفر تثنی میں اس بادشاہت خدا والی نبی کا ہونا اولاد اسمٰعیل امی میں لکھا ہے کچھ موقوف ایمان اکثر قوم یہود
نہیں بنا بر آن فرماتا ہے هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اللہ وہ ہے جسنے بھیجا امیین عرب میں رسول
عظیم الشان کو اونہیں سے کہ پڑھے اوپر اللہ کی آیات اور پاک کرے اونکو اور تعلیم کرے اونکو کتاب وحکمت
تعلیم اگرچہ تھے امیین عرب پہلے اس سے البتہ گمراہی ظاہر میں اور دوسرے ساری خاندانوں کو تعلیم کرے جو
ابھی اونسے نہیں ملے بالخصوص اہل فارس کو جیسے حدیث میں ہے کیونکہ ساری خاندان کا برکت پانا بدولت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم درس ۳ فصل ۱۲ تکوین میں لکھا ہے بالخصوص ساری خاندان ابراہیم کا جیسے بنی اسرائیل
واسماعیلی و ترکان نبی قنطورا حرم حضرت ابراہیم ہیں اور اخراج رومیہ کا ممالک مقدس سے بدولت حضور کو

اور جیسے باب رومیوں میں پولس کا مقولہ کہ خدا کی حکمت ہے کہ ایک وقت یہود ادیہ بربادکرے

پھر اونکو شاد بھی زمانہ اسلام میں کرے تو ہوتا ہے اور وہی غالب باحکمت ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ یہ اوسکا فضل ہے دیدے جسکو چاہے اور اللہ صاحب

بزرگ ہے یہ سب کچھ کتاب توراۃ میں لکھا ہے کہ یہود کو پہلے سے یہ امور معلوم تھے پراسے اگر انکار کریں تو ارشاد ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ مثل اون یہود کی جنہوں نے

اوٹھا لا توراۃ کو بات سبت مقدس دی ای سکے پہر نہ دیکھے دلائل کے ۔ اوٹھایا اونہوں نے اوسکو کہ

انکار کر گئے مثل گدہے کی ہے کہ اوٹھاوے اسفار توراۃ کو کہ کچھ اوسکے اوٹھانے سے اوسکو فائدہ نہو بد ہے مثل ان لوگوں کی

جنہوں نے تکذیب کی آیات خدا کی اور اللہ ہدایت مرحمت نکرے قوم ظالموں کو دگر یہود حلاف نصل ۱۸ سفر تثنی کے

اوس نبی موعود کا ہونا اپنی قوم میں کہیں کہ ہم ہی اولیاء اللہ محبیں تو حکم ہے کہ مباہلہ کرو جیسے ارشاد ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

ای یہودیو اگر تم گمان کرو کہ تم ہی خدا کے دوست ہو سوا اسماعیلی دوسروں بھائیوں کے تو بطریق مباہلہ

آرزو کرو موت کی کہ اگر تم راست گو ہو اور وہ آرزو کریں اوسکی کبھی بسبب اوسکے جو بہیج کیا ہے اونکے ہاتوں نے

انکار موت سے واللہ دانا ہے ظالموں کے ساتھ وہ مباہلہ سے بھاگیں کیونکہ وہ دل میں نبی برحق سمجھتے تھے

اور حاسد تھے وہ اگر ہی سے مقابلہ میں مدد چاہی تو سب آجاتے جیسے نصل ۱۸ سفر تثنی سے مقابلین کی تباہی

ظاہر ہے پس اگر موت کے ڈر سے مباہلہ نہیں کرتے تو ارشاد ہے قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

فرما اوس موت سے کہ بھاگتے ہو تو وہ تمکو ملنے والی ہے پھر دکھیرے جاوگے عالم غیب وشہادت کی طرف تو وہ خبر دار کرے

تمکو ادسکے ساتھ جو کیا تم عمل کرتے ہو کہ ساتویں نزدیک سے آپ نے رد کیا اور تسلیم ہوا کہ سبت حق

اور وہ زمانہ بھی ہے تو اہل اسلام کو اوسکا شکریہ ادا کرنا ضرور ہے سبت ہے کہ وہ روز جمعہ ہے تو ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ

ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۵ ای ایمان والو جب ندا کیجاوی نماز کے لئی روز جمعہ کے

خطبہ کی پس سعی کرو ذکر خدا کی طرف اور چھوڑ دو بیع یہ بہتر ہی تمہارے لئی اگر تم جانو دگر چہ دوسری نمازون مین

دوڑنا بہتر نہین فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ

اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ پس جب پوری کر دو نماز جمعہ با جماعت پس منتشر

ہو جاؤ زمین مین اور خواہش کرو فضل خدا سے کہ سوداگری وغیرہ سے تمکو روک اس روز مین یہود کی طرح سے

سوداگری کی نہین اور یاد کرو اللہ کو بہت تا کہ فلاح پاؤ نہ آنکہ پیغمبر کو قبل از اتمام نماز تجارت و لہو کی سبب سے

چھوڑ جاؤ جیسے ارشاد ہی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَہْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْہَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ

مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّہْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۵ اور جب دیکہین

تجارت یا لہو جا دین اوسکی طرف اور چھوڑین تجکو قایم فرمادہ جو رسول اللہ کے نزدیک ہی بہتر ہی لہو تجارت سے

اور اللہ بہتر رزق دہندون کا ہی اس سے کہ تم تجارت کی طرف بہا گو چنانچہ نبی کے پاس والون کو کیسی عزت دی

مخفی نرہے کہ جمعہ کی نماز کی بڑی تاکید ہی کہ شکریہ دولت خداوندی ہزار ہفتم مین بمقابل اسکی کہ زمان آدمؑ سے

اوسکا نماز و روزہ مین و نیز عبادت مین انتظار کیا جاتا ہی ہمارے واسطے دو رکعت شکریہ مقرر ہوئین کہ ہمارے لئے

ظہور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہزار ہفتم مین جمعہ عید المومنین ہوا اور چونکہ عید المومنین ہی پس اکثر ایک دین مین اہل

اسلام کی عزت کی سبب اسکی تاکید ہی اور عید کی صورت جمعیت سے ہوتی ہی پس کسی نے چالیس آدمیونکی جمعیت و کسی نے

مصر کی قید مقرر کی تو اس ہندوستان و دوسری ممالک کا زمین تین ائمہ کا اتفاق ہی کہ جمعہ کو نماز مین مصر کی شرط

نہین کرتے اور جو شرط کرنے مین تو بسبب اجماع کثیر کے ایک سلطان کی بہی شرط ہی خواہ سلطان اہل اسلام

سے ہو یا کافرون سے جیسے جامع الرموز مین ہی اور مصر گاؤن سے بڑا ہوتا ہی لیکن علمائی مصر کی تعریفین جو کین

وہ چند مین ایک جہان بازار و پیشہ اور ہر ایک قسم معتد بہ کا ملتا ہو دوسری اکثر مساجد اوسکی اہل کو نہ سما سکی اون

تفسیرون سے ہندکی اکثر شہر مصر مین جو مطابق ان تفسیرون حنفیہ اور دوسری حضرات ائمہ کی نماز جمعہ مثل امروہہ

اجمیر کی بلا تکلف ہوتی ہی کہ وہ دوسری ائمہ ثلثہ بہی اپنی دین و مذہب اہل سنت و جماعت کی ہین پر ایک مصر کی

تفسیر حنفیہ مین ظاہر الروایت کے خلاف ہے یہ ہے کہ اوسمین قاضی احکام اسلامیہ جاری کرتا ہو اور شاہ حاکم
اور اوسوقت امام حنفیہ مرحوم مین حالانکہ اہل اسلام کے مذہب ہی ہوتے تہے کہ اوسمین قاضی جاری کرنیوالا شرع کے
احکام کا اور حکام مسلمان ہوتے تہے تو یہ مصر کی خاص تعریف کی ہے اس روایت خلاف ظاہر کے ہم ہوسکتے مین بہت سے
اہل علم اسکو بجای حکم خدا سمجہ بیٹہے ہین اور ایسی تاکید کے ساتھ حکم جمعہ کو ادا نہین کرتے اور بہت سے ڈیڑہ بیٹہے ہین
تو جمعہ کے بعد احتیاطی ظہر فرض وقت ادا کرتے ہین حالانکہ دقت موضع مین تعیین وقت ضروریات سے ہے کسی
جب کہ حنفیہ کے نزدیک جمعہ پڑہتے ہین تو خیال عدم ذمہ فضیلت علم وجود شرط سے اونکا جمعہ نہین ہوتا اور ظہر اونکا
اس وجہ سے نہین درست ہوتا کہ شاید جمعہ ہوگیا ہوگا یہ ما و اتفق کی بات ہے کہ امام کی دو روایتون کو چہوڑ کے
خلاف ظاہر روایت پر عمل کیا جاوے -

سورۂ منافقون مدنیہ ہے گیارہ آیت دو رکوع ہین

اوپر پہلی سورت مین یہود کے حال سے اطلاع دی گئی تہی اونکی ان سبب کا بیان زمانہ آدم سے بوجہ ولادت حضور
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر اسم تم آدم مین چلا آیا تہا اور بعض اوسکے منافقون کے اندر یہود کی شبہات سے نفاق آیا تہا
اور اس سورت مین منافقین کا بیان ہے تو یہ وجہ اوسکے قریب کی ہوئی - واضح ہو کہ محمد اسحاق نے کہا ہے
جسکا خلاصہ یہ ہے کہ بنی المصطلق قوم ام المومنین جویریہ جمع ہوئے تہے تو اونکا دفعیہ کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے تو ساحل کی طرف ناحیہ قدید سے آب مریسیع پر ملاقات ہوئی اور اونکا مال وعورتین مدینہ آیا
اس عرصہ مین آدمیون کا اژدحام چاہ مذکور پر ہوا لیس مقابلہ ہوا جہجاہ غفاری مہاجرین اور سنان جہنی
بن عوف انصاری مین پس سنان نے انصار کو آواز دی اور جہجاہ نے مہاجرین کو تو جہال مہاجر نے جہجاہ کی مدد کی
اسپر عبد اللہ بن ابی نے قوم کے اندر جنین زید ارقم تہے مسلمانان مہاجرین و انصار کو برا کہا کہ مہاجرین کو تم نے
ان انصار نے جگہ دی ہے واللہ اگر مین مدینہ جاؤنگا تو اوسکے عزیزون کو ذلیل کرون اور اونکی تباہی
بخل کرون تو زید بن ارقم نے اوسکو سخت سست کہا تو ابی نے کہا کہ مین کہب یہ کلام کرتا تہا اور زید نے
جاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع کی تو عمر فاروق نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو اوسکی گردن ماردون

حکم ہوا کہ مشہور ہوگا کہ پیغمبر اپنے اصحاب کی گردن مارتے ہیں لیکن غیر وقت میں کوچ کا حکم دیا اور منافق
مردود کو بلا کر حکم فرمایا کہ تو نے ایسا کہا تہا اوسنے قسم کہائی کہ دروغ بات ہی اور چونکہ وہ شریف قوم سے تہا
اوسکی قسم کا اعتبار کیا گیا پس زید ارقم کہ نیکوکار صحابہ سے تہے شرمندگی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنے
نہ آتے تہے اور انصار نے جانا کہ زید سے غلطی ہوئی پس اثناء سیر میں اسعد بن حضیر نے عرض کیا کہ بے وقت
سیر کی کیا وجہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصہ مذکور بیان کیا اسد نے عرض کیا کہ نرمی فرمائیے تو عبد اللہ
صحابی بن عبد اللہ بن ابی منافق کو خبر ہوئی انہوں نے آنکر عرض کیا کہ ارشاد ہو تو اپنے باپ کی گردن اوتار لاؤں
تاکہ قصہ تمام ہو حکم ہوا کہ نرمی کرد پہر اوس روز منزل ہوئی آب حجاز مسمی انقعاء کے پاس اور ریح سخت چلی تو ارشاد ہوا
کہ رفاعہ بن تابوت بن زید منافق مدینہ میں مرا ہی اوسکے سبب سے یہ ریح کی شدت ہی اور اوس روز اتفاق یہ ہوا کہ
ناقہ مبارک کہیں چلی گئی تہی تو اوسی منافق نے کہا کہ اپنی اونٹنی کی تو خبر نہیں اور غیب کی باتیں مارتے ہیں پس
جبرئیل علیہ السلام آئے اور قول منافق سے اطلاع دی اور اونٹنی کا پتہ بتادیا کہ فلان مقام پر اوسکی نکیل درخت پر
اٹک گئی ہے پس تلاش سے وہی بات دریافت ہوئی اور مدینہ میں جاکر مطابق ارشاد کی رفاعہ کو اوسی وقت مرا
دریافت کیا پس نازل ہوئی یہ سورت جسمین ابن ابی کے مرنے تک کی واوسکے بعد کی پیشین گوئی ہے ارشاد ہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ○ جب آوین تیرے پاس
منافق کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو البتہ خدا کا رسول ہی اور اللہ جانتے کہ البتہ تو اوسکا رسول ہی اور اللہ
گواہی دیگا کہ منافق البتہ جہوٹے ہیں اپنی شہادت میں اور نیز اپنے قول میں کہ تہے نا سزا باتیں نہیں کہیں بعض
اہل معانی جو اصل اس تفصیل سے آشنا نہوے صدق وکذب کی تعریف میں ناحق میں پڑگئے مختصر مطول کو دیکہو
اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ پکڑا انہوں نے
اپنی قسموں کو ڈہال پس روکا اونہوں نے آپکو راہ خدا ایمان سے کہ زید بن ارقم کو قسم کہا کر جہٹلایا بیشک برا ہے
جو عمل کرتے تہے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○ یہ باین سبب
کہ پہلے وہ ایمان لائے پہر اونہوں نے کفر کیا پس مطبوع کیا گیا وہ کفر اونکے دلوں پر پس وہ نہیں سمجہتے

تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ

كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جب تو

دیکھے اونکو خوش آوین تجکو اونکے اجسام و گروہ کچھ کہین تو سنے اونکی قول کو گویا وہ ایسے ہین باہم

رکھی ہوئی یعنی دیوار کی دیوار گمان کرین ہر آواز کو ہلاکت اپنی اوپر اپنے جہوٹ بولنے سے وہ اہل اسلام کے

دشمن ہین بس تو اونسے بچ لعنت کی اونکو اللہ نے کہان بہکتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور جب کہا جاوے

مثل اونکی ابن ابی کے جاؤ دربار مین کہ استغفار کرے تمہارے لئے اللہ کا رسول تو لپیٹین اپنے سر اور تو

دیکھے اونکو کہ باز رہین اور وہ تکبر کرنیوالے ہین سَوَاۗءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ برابر ہے اوپر کہ تو

استغفار کرے اونکو یا نہ استغفار کرے اونکے لئے ہرگز نہ بخشے اللہ اونکو تحقیق اللہ ہدایت موصلہ نکرے قوم

حد سے تجاوز کرنیوالے کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰي مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى

يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ وہ منافقین

وہ ہین جو کہین کہ نہ صرف کرو اوپر جو رسول اللہ کے پاس ہین تا کہ متفرق ہو جاوین پاس والے اور اللہ

کے لئے خزانے آسمان و زمین کے ہین ولیکن منافق نہ سمجہین کچھ اونکی مدد پر شوکت اسلام موقوف نہین

يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ

وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہین البتہ اگر پھرے ہم طرف مدینہ کی طرف تو البتہ

ع

خارج کرے اوسکا عزیز تر ذلیل کو اور عزیز سے مراد اپنے آپ سے لیتا اور ذلیل سے مراد اوسکی معاذ اللہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تہی اور خدا کے لئے عزت ہے اور اوسکے رسول کے لئے اور مومنین کے لئے ولیکن

منافق نجانین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اے ایمان والو نہ مشغول کرین تمہارا تمہارے مال و نہ اولاد

یاد خدا سے کہ تا بادہ عزیز جاتو جیسے ابن ابی کا خیال ہوا اور جو ایسا کرے پس وہ زیان کار ہین وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ
فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع اور صرف کرو اوس سی کہ تمنے نصیب کیا ہی تمکو پہلے اسکے کہ آوی ایک تمہارے کو موت
یعنی ابن ابی جلدی مرنیوالا ہے پس کہی اے میرے رب کیون نہ دیر کری مجکو ایک میعاد قریب تک کہ تصدیق
کرون اور ہوجاؤن نیکو کارون سی اور نہ دیر کری نفس اپنی اجل سے اور ابی کی اجل آگئی ہی اور اللہ خبردار ہے
اوس سے کہ تم عمل کرتے تہے پس حسب ارشاد اس پیشین گوئی کے جبکہ شہر قریب آیا تو عبد اللہ ابن ابی کے بیٹے
عبد اللہ نے کہا کہ تو شہر مین نہ داخل ہوسکے گا بلا اذن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اوسنے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پاس شکایت کہلای پس بحکم حضور صلے اللہ علیہ وسلم شہر مین داخل ہوا اور ظاہر ہوئی اللہ و اوسکے
رسول کی عزت اور اوسکی اولاد و مال کچہہ کام نہ آئی کہ اوس سی اوسکو نفع پہونچتا اور عبد اللہ صحابی نے
اپنے باپ عبد اللہ بن ابی کو کہا کہ تو جا اور استغفار کرا تو اوسنے سر کو پہیر دیا اور کہا کہ تمنے کہا ایمان لا مین
ایمان لایا اور تمنے کہا زکات دی اب سجدہ کرنا باقی ہی پس قریب زمانہ مین حسب اس پیشین گوئی کی عبد اللہ
بن ابی بیمار ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو تشریف لے گئے اور اوسوقت وہ پیتا تہا اور
کہا استغفار مجکو کیجئے اور وہ مرا تو بخاطر عبد اللہ صحابی کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اندرونی
اوسکو پہنایا اور استغفار کیا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چادر پکڑی اور کہا کہ منافق کو استغفار فرماتے ہین تو حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میری چادر اوسکو مفید نہوگی یعنی جبکہ دوسری چادر ڈالنے کا قصد حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے دیکہا کہ بعوض اسکے کہ عباسؓ کو جبکہ بدر مین ناکسی کی حالت مین پکڑ لائے تہے اور ابن ابی نے
چادر پہنائی تہی تو اوسکی بیکسی کی حالت مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جامہ اوسکو اوڑہایا اور استغفار کی
نسبت فرمایا کہ مین یعنی آیت مذکورہ سی اختیار بابت استغفار و عدم استغفار کے دیا گیا ہون پہر اونکی نفی جو کفر پر

سورۂ تغابن مشتمل ہے اٹھارہ آیت کی دو رکوع پر

اور قریب زمانہ ہجرت مین نزول اسکا ہی جسمین اہل مکہ کے کفار سے اہل اسلام کو ہجرت کرنیکی تاکید ہی تو ذکر اہل

کہ سے مطابق مکی کہا ہی اور پہلی سورت مین منافقون کا حال تہا جو بظاہر مومن و دل مین کافر تہے اور اہل
اسلام کے ساتھ رہتے تہے اور اس سورت مین اون مسلمانون کا حال ہی جو مومن تہے اور کفار کے ساتھ اہل و عیال
کے سامنے مکہ مین رہتے اور ہجرت اونسے نہو سکی تو پہلے رد شبہات سی تمہید ہے اور پہر کفار کی نااہلی سی مسلمانون کو
ہجرت کی تحضیض ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ج
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تسبیح کرتا اللہ کی وہ جو آسمانون مین ہے اور
زمین مین ہی اوسی کے لئے ملک ہی اوسی کے لئی حمد ہی اور وہ ہر شے پر قدرت والا ہی اہل اسلام کو اپنی ضعف حالی کا
خیال نکرنا چاہیے کہ اللہ کی بادشاہت خاص کا یہ زمانہ ہی و گر کوئی کہے کہ جب سب ملک اوسکا ہی پس مومن
اوسکے مین اور کافر بہی اوسیکے مین اوسی کی سب ساخت ہی پہر ہجرت کی کیا ضرورت ہی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ امر
مسلم کہ سب کو خدا نے بنایا ہی لیکن فرق مراتب ہی جیسے ارشاد ہی هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ
مُّؤْمِنٌ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور خدا وہ ہی جسنے حسب امکان عالم تمکو پشت آدم مین مومن و
کافر کیا پہر اپنا نور جوہر کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہلایا تو پیدا کیا اوس فطرت نوری محمدی پر تو اس عالم مین
فطرت کے بعد مان باپ کی تعلیم سی تم مین سی بعض کافر ہین اور بعض تم مین سی مومن ہین پس جیسے تمکو اوسی نے مومنین
داہنی طرف پشت آدم مین رکہا ویسے ہی کافرون کو آدم کے بائین طرف جدا کیا پس ہر ایک سی اپنی اپنی
اصل کی مطابق کام کراتے ہین تو اہل اسلام کو لازم ہی کہ کفار بالخصوص حربی سی ہجرت کرین اور اللہ اوسکے
ساتھ جو عمل کرتے ہو بینا ہی اور فرق مراتب مومن و کافر کا ضرور ہی جیسے ارشاد ہی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ پیدا کئے آسمان و زمین امر حق کے ساتھ اور اونمین فرق ہی وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ج وَ
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور تصویر کیا تم سب مخلوق کو پس اچہی کین تمہاری صورتین گو سب کی اوسی واحد کی طرف
بازگشت ہی لیکن ارشاد ہی يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہی وہ جو آسمانون مین ہی اور وہ جو زمین مین ہی اور جانے وہ جو
پوشیدہ کرو اور ظاہر کرو بالخصوص نسبت اسلامیہ مومن کے ساتھ جسکا بیان فرمایا ہی اور اللہ داناہی دلون کو ساتھ
اور فتح اہل اسلام پر کفار کو انکار تہا تو ارشاد ہی اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ

أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ کیا نہ آئی تمہارے پاس خبر اون لوگوں کی جنہوں نے کفر کیا پہلے پس چکھا
اپنے کام کا وبال اور اونکو عذاب ہے قیامت مین دردناک ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ
یہ اسلئے کہ لاتے تھے اونکے پاس اونکے رسول دلائل توحید پس اونہوں نے کہا آیا بشر ہمکو ہدایت کرے پس کفر کیا
اونہوں نے اور پھر گئے اور بے پروا ہی کی اللہ نے اونسے اور اللہ غنی حمید الاہے کہ اوسنے اونکی پرواہ نکی اپنے اسم غنی کو
اور اپنے اسم حمید سے پسندیدہ کیا اپنے رسولون کو پس کفار کو تباہ کیا اور انبیا کو خلاص کیا اور جو اونکے ساتھ تھے پس
اسطرح سے کفار مکہ بھی تباہ ہونیوالے ہین اور نہ فقط دنیا کا ہی عذاب اونکو ہونیوالا ہے بلکہ آخرت مین مدام معذب
ہون نہ جیسے اونکا گمان ہے چنانچہ ارشاد ہے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي
لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ زعم کرین کافر کہ ہرگز نہ مبعوث ہونگے
فرما مان قسم اپنے رب کی البتہ تم مبعوث ہوگے پھر خبردار کرے اللہ تمکو تمہارے عملون سے اور یہ خدا پر آسان ہے کہ اعمال
کی صورت و سزا کی اپنی ربوبیت سے کردے فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ
ثلث بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ پس ایمان لاؤ اے کافرو
اللہ اور اوسکے رسول اور قرآن نور پر جو ہمنے نازل کیا اور اللہ اوسکے ساتھ جو تم عمل کرو خبردار ہے اوس روز کہ
تمکو جمع کرے واسطے روز جمع کہ وہ روز قیامت ہے وہ روز سزا و غبن لگانیکا ہے وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور جو ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور کام کرے نیک کفارہ کرے اللہ اوس سے اوسکے گناہ
سابق بعد ایمان لانے کے دنیا مین اور داخل کرے جنتون مین کہ جاری ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ رہنیوالے
جنتون مین یہ فوز بہت بڑی ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ
ع فِيهَا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور وہ جو کفر کرین اور تکذیب کرین ہماری آیات کی وہ اصحاب دوزخ مین ہمیشہ
رہنیوالے ہین اور بد بازگشت ہے جہنم تو اوسسے مومنین کو ہجرت لازم ہے یہی مصیبت ہجرت لکھی بالفعل اہل اسلام کو
وہ ضروری ہے جو پہلے سے فصل ۲۔ یسعیاہ ۳۰ سفر ثانی مین لکھی ہوئی ہے جیسے ارشاد ہے مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ

إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ نہیں پہونچتی کوئی
مصیبت بحکم الٰہی ، سلام کو مگر اذن و حکم خدا سے اور جو ایمان لاوے اللہ کے ساتھ کھولدے اوسکا دل اس مصیبت کے
سمجھنے سے کہ یہ خدا سے ہے اور اللہ ہر شی کے ساتھ دانا ہے وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ اور اطاعت کرو اے مومنین تم اللہ کی اور اطاعت
کرو اللہ کے رسول کی پس اگر پھر جاؤ دونوں میں سے ایک کی اطاعت سے تو حرج نہیں ہے ہمارے رسول پر پہونچا دینا ہے
اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اللہ ہے کہ اوسکے سوا کوئی معبود نہیں پس
چاہیے کہ بھروسہ کریں مومنین خدا پر کہ نیک جزا ہجرت کی دین و دنیا میں اوتی ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ
أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ۚ وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا
فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اے ایمان والو تحقیق بعض تمہاری ازواج و تمہاری اولاد سے تمہارے دشمن ہیں
وہ جو کہیں کہ جیسے تم ہا تو ایمان لائے پر صبر کیا پر ہجرت پر تمہاری ہم صبر نکریں گے پس بچو تم اونسے کہ اونکے ساتھ اختلاط
رکھو اور ہجرت نکرو و گر تم اونکو عفو کرو اور درگذر کرو اور بخشو اگر وہ تمہارے پاس آویں مسلمان ہوکر تو تحقیق اللہ
غفور رحیم ہے إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ جز این نیست تمہارے
مال اور اولاد جائے آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر بزرگ ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا
وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ پس تقوی کرو اللہ سے
جہانتک طاقت رکھو اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو بہتر ہے تمہاری جانوں کے لئے اور جو بچے اپنی نفس کے بخل سے
پس وہی فلاح پانے ہیں إِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُورٌ
حَلِيمٌ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اگر قرض دو اللہ کو نیک وجہ کر روپیہ کو اچھے کام میں
لگاؤ دوگنا کرے اوسکو تمہارے لئے اور بخشے تمہارے لئے اور اللہ قدر دان ہے بردبار ہے دانا ہے غیب و شہادت کا غالب ہے حکمت والا

ع ٢

سورۂ طلاق مدنیہ ہے بارہ آیت دو رکوع پر مشتمل ہے

اوپر پہلی سورت میں فرمایا تھا کہ بعض ازواج و اولاد تمہاری آزمائش ہیں اور اونسے مومنین اس مکر لو حذر ضرور ہے کہ

تاویں مکہ تباہ ہونیوالی ہیں اور اس سورت میں طلاق و اولاد کی ارضاع وغیرہ کا بیان ہے اور اہل مکہ کی تباہی کا
ذکر ہے پس یہ وجہ اس سورت کی قرب کی پہلی سورۃ سے ہے بلکہ مثل ایک سورت کے یہ دو سورتیں ہیں اور اتفاق ایسا
ہوا تہا کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تہی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور میں عرض کی
تو حکم ہوا کہ مراجعت کرے اور اوسکو رکہے تا کہ پاک ہو کہ پہر حیض کرے اور پہر پاک ہو اوسکے بعد قبل از مس اوسکو طلاق کا
اختیار ہے پہر طلاق کے بعد عدت ہے جیسے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا
طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ اے نبی فرما جب تم
طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو انکو اونکی عدت میں کہ وہ طہر ہے اور تقوی کرو اللہ اپنے رب سے اور معنی اوس
معنی کا ہے جو حدیث میں ابن عمر سے گذرا اور قرات ابن عمر میں من قبل عدتہن ہے یعنی اونکی عدت کے قبل اور ظاہر ہے
کہ طلاق گو مطلقا مباحات سے ہے مگر طریقہ پسندیدہ اوس مباح میں یہ ہے کہ اوس طہر میں ہو کہ مس نکیا ہو پس طہر عدت ہے
مطابق مذہب شافعی کے ہے اور لفظ قرء کا اطلاق طہر و حیض دونوں پر آتا ہے اور لفظ ثلث اگرچہ مفسر دلالت عدد
میں پر رہتا ہے لیکن الحج اشہر معلومات کو حنفیہ بہی تین ماہ سے کم کو کہتے ہیں ویسے ہی شافعی اس مقام پر
کہہ سکتے ہیں لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ
يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا مت نکالو مطلقات کو اونکے گہروں سے اور وہ خود بہی نہ نکلیں مگر یہ کہ لاویں بدی ظاہر
اور یہ خدا کی حدود ہیں اور جو تجاوز کرے خدا کی حدوں سے تو اوسنے ظلم کیا اپنی جانوں پر امید اللہ پیدا کرے بعد اسکے
کوئی امر مثل رجعت وغیرہ کی تفصیل و تحقیق مسائل کتب احادیث و تفاسیر مبسوطہ و فقہ میں ہے اور اوسکی فوائد معتدبہ
اول میں گذر گئے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ
اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ پس جب مطلقات پہنچیں اپنی میعاد کو پس رکہو اونکو طریق معروف سے یا جدا کرو
اونکو پسندیدہ طریق سے اور گواہ کرو دو صاحب عدالت اپنے میں سے اور برپا رکہو شہادت خدا کے لئے اسکے ساتہ نصیحت
دیا جاتا ہے اللہ اوسکو جو ایمان لاوے اللہ و روز بعث مقصد میں ہزار نصیحت پر وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿۳﴾ اور جو تقوی کری اللہ سی کہ اوسکو دنیا مین
جلے کری اللہ اوسکے لئے محرج اور رزق دی اوسکو اوس طرح سی کہ بگمان کری اور جو بھروسہ کری اللہ پر
پس وہ کافی ہی تحقیق اللہ پورا کرنیوالا ہی اپنی کام کو اور کی اللہ نے ہر شی کی اندازہ پس طلاق وعدت کیلئی
یہ اندازہ کی جو فرمائی پس اگر طلاق دینیوالا ڈری اللہ سی تو اوسکے لئے محرج رجعت یا دوسری عورت کی صورت
نکالدی اور اگرچہ آیت مقدمہ عدت میں ہی پر عوف بن مالک اشجعی کے بیٹی کو جبکہ کافروں نے گرفتار کرکے
یہانتک تنگ کیا تو ارشاد اس آیت کی مطابق ہوا کہ تقوی کر اور صبر اختیار کر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کر
پس اسکی تعمیل کی تو اوسکا بیٹا دشمن کی غفلت میں نکلا اور دشمن کا اونٹ و چار ہزار اوسکے لایا پس حق تعالی
اوسکو عطا کیا وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ
اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿۴﴾
اور حمل والی عورتوں کی میعاد اپنی حملوں کو جنا ہی اور جو تقوی کری اللہ سی کری اوسکی لئی اوسکی امر سی آسانی ذٰلِكَ
اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿۵﴾ یہ حکم
خدا ہی اوتارا ہی اللہ نی اوسکو تمہاری طرف اور جو تقوی کری اللہ سی اللہ کفارہ کری اوس سی اوسکی برائیں
اور بزرگ کری اوسکے لئی اجر اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ تم ٹہراو عورتوں کو جہاں
تم ٹہرو اپنی طاقت کی بموجب اور نہ ضرر دو اونکو تا تم اوپر تنگی کرو اور اگر ہوویں حمل والی تو اوپر خرچ کرو یہانتک کہ جنیں
اپنا حمل پس اگر وہ دودہ پلاویں تمہاری اولاد کو تو دو اونکو اونکی اجرت اور مشورت کرو باہم اچہی بات کی ساتہ وَاِنْ
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ﴿۶﴾ اور اگر مشکل کرو تم باہم دگر اجرت ورضاع میں پس دودہ پلاوی اوسکی لئی دوسری
عورت اوسکی ماں پر جبر نہیں کہ دودہ پلاوی لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ

ع

عُسْرٍ یُّسْرًا ۵ چاہئے کہ صرف کرے صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق اور جسپر رزق کی تنگی ہو پس چاہئے کہ صرف
کرے اس سے جو اسکو اللہ نے دیا ہے نہ تکلیف دے اللہ کسی نفس کو مگر اسقدر کہ دیا ہے اللہ نے اسکو جلد کرے اللہ بعد مشکل کے
آسانی بشرط تقویٰ واضح ہو کہ بعض مسائل طلاق و عدت و رضاعت کے مخالف تھے اہل عرب کے رواج کے جنکی تعمیل اہل اسلام کو
ضرور ہے تو ارشاد ہوا وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا
شَدِيْدًا وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۵ اور بہت سے قریہ والوں نے نافرمانی کی اپنے رب کے حکم کی اور اوسکے
رسولونکی پس محاسبہ کیا ہمنے اونسے سخت حساب اور عذاب دیا ہمنے اونکو برا عذاب فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ
عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۵ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۖ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۵ پس چکھا انہوں نے اپنے کام کا وبال اور ہوا اونکے کام کا انجام زیانکاری تیار کیا ہے اللہ نے
انکے لئے سخت عذاب قیامت پس تقویٰ کرو اللہ سے اے عقل والو جو ایمان لائے ہو کہ اہل مکہ کے تو اعد پر نہ چلو قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۵ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۵ نازل کیا ہے اللہ نے تمہاری طرف ذکر
کیا گیا کتب مقدسہ میں رسول عظیم الشان قیدار کا جسکی ہجرت مدینہ میں ہوئی بعد ایک سال ہجرت کے حسب فصل ۲۱ یشعیا کے
اکثر سردار ان بنی قیدار کارے جاوینگے وہ رسول کہ پڑھتا ہے اوپر اللہ کی آیات روشن تاکہ نکالے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں
اور کام کئے نیک ظلمات کفر سے نور ہدایت کی طرف اور جو ایمان لاوے اللہ کے ساتھ اور کام کرے نیک داخل کرے اللہ
اوسکو جنتوں میں کہ جاری ہیں نیچے اُنکے نہریں ہمیشہ رہنے والے اوسمیں نیک کیا ہے اللہ نے اوسکے لئے دنیا میں بھی رزق
کیونکہ خدا نے ہی ساری مخلوقات پیدا کی ہے اور اونسے ہی ساتویں ہزار وجود آدم میں اپنی بادشاہت خاص اہل اسلام
سے برپا کی ہے جیسے کتب سابقہ میں موجود ہے اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۵
اللہ وہ ہے جسنے پیدا کئے سات آسمان اور زمین سے اونکی مثل اور اونکے مابین میں جو ہے پیدا کیا تا آخر وجود آدم پھر پورا ہوا
کام ہر کہ ساتویں ہزار وجود آدم میں نبی الکرم کی نبوت کا اظہار کیا تو حسب وعدہ اوتارے حکم کو اونکے درمیان میں تاکہ

تم جانو کہ اللہ ہر شئی یعنی مشاء پر قدرت والا ہے اور یہ ساتویں ہے جو عمل میں ہے اور آسمان و زمینوں کی تحقیق پہلے مقدمہ کے فائدہ چہل دوم وسوم میں گذر گئی غور کیجا وے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے احاطہ کیا ہے ہر شئی کو علم کے پس اوسی کی فرمان کی مطابق چلنا لازم ہے۔

سورۂ تحریم مدنیہ ہے بارہ آیت کی دو رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت میں عورتوں کے طلاق کا بیان تھا اور اس سورت میں بھی عورتوں کا بیان ہے اس وجہ سی اوسکی بعد رکھی گئی مخفی نہ رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلوا و شہد پسند تھا اور عصر کی نماز کے بعد ازواج پاس تشریف لاتے اور کچھ کہاتے اس مقام پر عام اہل ہند کا جو خیال ہے کہ عصر کے بعد کہانا کہانا اور پانی پینا مکروہ جانتے ہیں لا اصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا پاس تشریف لائے اور دیر کی اور شہد پیا اور صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سودہ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاویں تو کہیو کہ مغافیر (جو بچا ہوا ایس خوردہ ریحادی) آپ نے نوش کیا ہے تو فرماویں گے نہیں تو کہنا یہ کیا بو ہے تو فرماویں گے کہ حفصہ کے یہاں شہد پیا ہے تو کہنا کہ خدا کا شہد ہوگا اور میں بھی کہونگی اور اے حفصہ تو بھی کہیے پس ایسے ہی کیا گیا پس جبکہ صفیہ پاس تشریف لائے تو عرض کیا گیا کہ شہد حاضر ہے تو فرمایا مجکو حاجت نہیں اور اس حیلہ کا سبب یہ تہا کہ زینب کے پاس حضور دیر نہ لگا کریں اور شہد پینے پس شہد کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر حرام کر لیا دوسرے یہ امر واقع ہوا کہ حفصہ کی باری میں حفصہ اجازت لیکر اپنے باپ کے پاس گئیں اور ماریہ قبطیہ سے جو مقوقس شاہ اسکندریہ نے حسب فرمودہ کیے پیشین گوئی کی بپیشکش کی تھیں ہمبستر ہوئے اور حفصہ نے شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کی خاطر ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور فرمایا کہ کسی سے کہنا نہیں اور خبر خلافت صدیق اپنے بعد اور انکے بعد عمر کی خلافت کی خبر دی اور یہ امر سری و شنید دونوں کا ہات بالاتفاق ہے پس انکو سبب کرنے والی قابل سبب ہیں اور حفصہ نے صدیقہ سے کہا یا صدیقہ رضی اللہ عنہا نے صدیق سے کہا صدیق نے عمر سے کہا اور عمر فاروق نے حفصہ سے دریافت کر لیا اور حفصہ نے صدیقہ سے کہا کہ ایک روز تمنے راحت پائی اور صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور سے ناراض ہوئیں کہ مجھسے یہ راز مخفی رکھا تہا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ماریہ سے قریب نہونگا دوسرا قصہ وا اس سورت میں ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ

لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے نبی کیون حرام کرے جسکو حلال کیا ہے اللہ نے تیرے لئے تو خواہش کرے اپنی ازواج کی مرضی کی اور اللہ غفور رحیم ہے
کفارہ کا مسئلہ پہلے سورہ مائدہ مین مذکور ہو چکا ہے جیسے ارشاد ہے قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ
وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ مقرر کیا ہے اللہ نے تم سب مسلمانون کے لئے حلال کرنا اپنی قسمون کا
اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہی حکمت والا ہے کہ علی العموم قسم کا کفارہ پہلے سے مقرر کیا ہے اور یہ بخلاف دوسرے کے
ساتھ عہد کی ہے جو باہم ہمارا حادث ہے کہ اوسمین کفارہ کی گنجائش نہین وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
حَدِيْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا
نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ اور یاد کر جبکہ پوشیدہ کہا نبی نے
اپنی بعض ازواج یعنی حفصہ کی طرف ایک سر وہ خبر خلافت صدیق و فاروق تھی پس جب اس بی بی نے اس سر کی
خبر دی عائشہ کو اور ظاہر کیا اوسکو اللہ نے نبی پر بیان کیا بعض حدیث کو حفصہ سے جو بابت حرمت ماریہ کے تھی کہ کیون تو نے
کہا اور اعراض کیا بعض حدیث سے جو بابت خبر خلافت صدیق و فاروق کے تھی تو جبکہ نبی نے خبردار کیا حفصہ کو تو اوسنے
کہا کسنے خبردار کیا تجکو اللہ دانا خبردار نے پس اس مقام سے صریح بیان سر سے جو سر و حفصہ ہے اور کہا ہے باتفاق سنی و شیعہ خلافت
صدیق و فاروق از جانب خدا ظاہر ہوئی جیسے سورہ توبہ مین غزوہ تبوک کی تحریص مین جو سنہ نہم ہجرت مین ہوا ابوبکر
صدیق رضی کی نسبت خود قرآن مجید مین ہے الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین
اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ الآیۃ
نبی کی نصرت نکرو تو اسکو نصرت دی ہے اللہ نے وہ دو دوسرے سے جب اسکو نکالا ان لوگون نے جنہون نے
کفر کیا ہے جبکہ وہ دونون غار مین تھے جبکہ کہتے نبی صلعم اپنے صاحب کے لئے نہ رنج کر کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے پس نازل کی
اللہ نے نبی کی سکینت ابوبکر صدیق پر چونکہ نبی کے دل پر سکینت پہلے سے یہان حاصل تھی اس جگہ سے کافی مین
امام باقر علیہ السلام سے روایت لکھی ہے کہ رسول اللہ صلعم متوجہ ہوئے فرمانے لگے ابوبکر کو کہ تسکین رکھ کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے
اور ابوبکر کو غش ہو گیا تھا اور تسکین نپاتا تھا الحدیث پس اللہ کی تسکین جسکے دل پر ہو وہ بڑا ہی نادر الوجود ہے
پس تبرات علی بحوالہ امام علی الرضا سے امام باقر یا امام جعفر سے کہ جسنے اس مشاجرہ کے خلاف کی اور سوا اسکے
خلافت عقلی بھی ہے اور اسمین کمال درجہ کی تعریف ہے صدیق اکبر کی اور کیون نہو وہ صاحب نبی اس صفت کے ساتھ

موصوف نے اور قمی سے جو کافی والے کے اوستاد ہیں صافی میں روایت لکھی ہے کہ حدیث کی مجھکو میرے باپ سے
بعض روایت سے کہ وہ مرفوع کرتا ہے ابی عبد اللہ یعنی جعفر صادق تک کہا جبکہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غار میں کہا ابوبکر کے لئے یعنی تسکین کے لئے گویا میں دیکھتا ہوں جعفر کی کشتی کی طرف اوسکے اصحاب میں کہ چلے
دریا میں اور میں دیکھوں انصار کی طرف محنت کیے والے صافوں میں تو کہا ابوبکر نے اور آپ اونکو دیکھتے ہیں
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہاں فرمایا کہ میں تجکو نہیں دکھلاؤں پس لگایا اپنا ہاتھ ابوبکر کی
دونوں آنکھوں پر تو دیکھا ابوبکر نے اونکو پس کہا ابوبکر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صدیق ہے انتہی
ترجمہ لیکن کافی میں خلاف روایت اپنے اُستاد کے اور صافی والے کافی والے سے خلاف قرآن متواتر کے کافی
جو روایت بالا امام باقر سے نقل کی کہ یو تسمیہ کیا ابوبکر نے اس ساعت کہ نبی ساحر ہے محض افترا اور اسکے اُستاد کی
روایت کے خلاف ہے اور کب عقل عاقل تجویز کرتی ہے کہ ایسے خوف کے وقت میں جسکو ساحر جانتا ہو مدد کیجاوے بالخصوص
جبکہ اُس پر سکینت نازل ہوئی ہو پس ایسی لیاقت پر سوائے اُس گروہ کے جسکو شرم خلاف بیانی کی نہیں کون کمر باندھ سکتا ہے
اس مقام پر تحقیق خلافت حقہ حضرات خلفا کی کتب شیعہ سے کرنی مناسب ہے سوائے اُسکے جو کتب مقدسہ سابقہ و قرآن
و حدیث سے اہل سنت کے نزدیک مقرر ہے حق الیقین کتب شیعہ میں مروی ہے کہ پیغمبر خدا علیہ السلام ایکسو بیس بار معراج کو
گئے اور ہر مرتبہ فرائض و واجبات کے سوا امامت کی نصب پر حق تعالیٰ نے تاکید کی مگر آپنے کسی کو نصب کیا تو آیت
فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ نازل ہوئی اور کتاب ملا ہیبت قلوب میں ہے کہ بجای فما بلغت رسالتہ
کے بعد تک عد ۲ یا ایہا نازل ہوئی تو آپ نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تو لوگو اوسمیں لفظ
مولیٰ کی تصریح نہیں اور مولیٰ درباب فعل اولی بالتصرف کے معنی میں لغت میں نہیں آیا اور والِ من والاہ
و عاد من عاداہ اس معنی کو نہیں چاہتا لیکن روایت ذیل سے شیعہ کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے کہ علی بعد میرے خلیفہ
ہوں لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسے عیاشی نے امام باقر علیہ السلام سے زیر آیت لیس لک من الامر شیء کی روایت
لکھی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حریص تھے اس پر کہ بعد آپکے آدمیوں پر علی ہوں اور اللہ کے نزدیک اُسکے خلاف
تہا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ ظاہر کیا تہا تو فرمایا آپکے لئے لیس لک من الامر شیء یا محمد فی علی
الامر میری طرف ہے علی اور غیر علی میں کیا ہے نازل نہیں کیا اپنی کتاب میں تیری طرف ای محمد الم احسب الناس

ان بتر کو ا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون الآیات تو ہو نبیا رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام وا ذکر
اللہ کی طرف انتہی اس مقام سے اللہ تعالی نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ کرنیکو بتایا
ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ کو جیسے کلام قمی سے زیر آیت نبانی العلیم الخبیر اس سورت تحریم میں ظاہر ہے کہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہونچاتا ہوں تیری طرف ایک بھید تو حفصہ نے کہا وہ کیا ہے تو فرمایا کہ
ابوبکرؓ بعد میرے خلیفہ ہوگا پھر اوسکے بعد تیرا باپ انتہی پس یہ سر سرور بخش ہے حفصہ کو جو رنجیدہ تہیں پس ابوبکرؓ
و عمرؓ کی خلافت خدا کی جانب سے بطور خلافت آدم حسب آیت انی جاعل فی الارض خلیفہ کے ظاہر ہوئی اور
شیعہ کا یہ کہنا کہ قرآن مجید میں لا ینال عہدی الظالمین وارد ہے اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے علیؓ کے حق کو ظلم و غصب سے چہینا
غلط ہوا اور پہر آدمؑ کی نسبت شیعہ خلافت حقہ کا اقرار کرتے ہیں حالانکہ قرآن میں آدمؑ کی نسبت ہے ولا تقربا
ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین اور بعد اکل شجرہ کے قرآن مجید میں ہے قالا ربنا ظلمنا انفسنا الآیات
اور زیر آیت فتکونا من الظالمین پارہ اول میں شیعہ کی کتاب عیون سے مروی ہے کہ آدمؑ نے حسد رسول خدا اور ائمہ
کیا اور حوا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اس سبب سے انپر شیطان مسلط ہوا اور شجرہ سے کہایا اور نکالے گئے اور انکی ترتیب
زیر آیت انا عرضنا الامانت شیعہ کی کتاب معانی میں امام صادق سے مروی ہے پس آدم باوجود ظلم و حسد و حرص
و شرک فی التسمیہ کے جیسے قمی نے زیر آیت حملہا حملا خفیفا میں لکہا ہے خلیفہ برحق رہا اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے انمیں سے
کوئی بات بعد ایمان کی نکی خلیفہ برحق کیوں نہوں اس مقام سے ظاہر ہوا وہ جو زیر آیت و انذر عشیرتک الاقربین
میں ہمنے نقل کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو وزیر و وصی کیا اگر مراد وصی سے خلافت بعد آپکے بلا فصل منظور و
مراد تہی تو وہ منسوخ آیت لیس لک من الامر شیء سے ہوئی یہ حصہ مجملا مفصل ہوا اور تیسرا قصہ اس مقام پر یہ واقع ہوا
کہ ازواج مطہرات نے نفقہ زیادہ طلب کیا جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس نہ تہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماریہ قبطیہ
کے متر بہ میں ایک ماہ کی جدائی کے قصد پر بیٹہے یہ شہرت ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدی
اور یہ خبر عمرؓ کو لگی تو مکان سے حاضر دربار ہوکر پہر اذن نملا دوسری بار اذن چاہا بالآخر اذن ملا اور دریافت کیا کہ کیا
آپ نے طلاق دی ہے اپنی بیبیوں کو فرمایا نہیں تو عمرؓ نے کہا کہ ہم گروہ قریش میں لیکن ہماری عورتیں ہمسے دبی تہیں جبکہ
مدینہ میں آئے تو مدینہ کی عورتوں کی عادت انہوں نے پکڑلی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا تو عمرؓ نے کہا کہ پہلے

اور وہ جو ایمان لائے ہو توبہ کرو خدا کی طرف کامل توبہ دور نہیں ہے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قریب ہے کہ تمہارا
رب کفارہ کرے تم سے تمہارے گناہ اور داخل کرے تمکو جنتوں میں کہ جاری کا ہیں نیچے اونکے نہریں یوم لا یخزی
اللّٰہ النبی والذین امنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم یقولون
ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر ۝ جس روز قیامت میں
نہ رسوا کرے اللہ نبی کو اور انکو جو ایمان لائے اوسکے ساتھ اونکے ایمان کا نور سعی کرے اونکے روبرو اور اونکے
داہنی طرف کہیں نا کامل الایمان اے ہمارے رب تمام کر ہمارے لئے ہمارا نور اور بخش ہمکو جو ہمسے گناہ سرزد ہوئے تحقیق
تو ہر ایک شے پر قدرت والا ہے اگر یہود کافر و منافق اعتراض کریں کہ نبی ہو کر اونکی ایسی شریر عورتیں کیوں ہوسکتی ہیں
کہ نبی کو تنگ کرتی ہیں تو ارشاد ہے یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم
ومأواھم جھنم وبئس المصیر ۝ اے نبی جہاد کر کافروں مثل یہود اور منافقوں سے جبکہ اونکا کفر ظاہر
ہو جاوے اور غلظت کر اونپر اور جگہ اونکی جہنم ہے اور بری جگہ جہنم اور اونکے اعتراض کا جواب ارشاد ہے ضرب اللّٰہ
مثلا للذین کفروا امرات نوح وامرات لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا
صالحین فخانتاھما فلم یغنیا عنھما من اللّٰہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین
بیان کرے اللہ مثل اون یہود لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا نبی کریم پر عورت نوح اور عورت لوط ہے کہ وہ دونوں
تہیں نیچے دو ہمارے بندوں نیکوکاروں کے پس خیانت کی انہوں نے کہ خلاف حکم کے اونسے صادر ہوا پس
نہ بے پروائی کی ان نبیوں نے ان دونوں سے اللہ سے کچھ اور فرمایا جاوے کہ تم داخل ہو آتش دوزخ میں داخل
ہونیوالونکے ساتھ اور مطلب الطیبات للطیبین کا سورہ نور میں گذر گیا مراد طیبات سے باتیں ہیں نہ عورتیں اس آیت
کی مطابق پس اس آیت و آیت مذکورہ میں منافات نہیں پس جبکہ نبی کی عورت کی کافر ہونیسے نبوت کو نقصان نہیں ہوتا
تو نبی کی عورتیں مسلمان اگر نفقہ زیادہ چاہیں تو نبوت نبی میں کیا خلل واقع ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بیبیاں مسلمان ہیں نیکوکار ہیں پس اعتراض آپکا لغو ہے اور عورت مسلمان کا کافر کے گھر میں کفر کو اوسکا کچھ نہیں کرتا جیسا کہ
فرمایا ہے وضرب اللّٰہ مثلا للذین امنوا امرات فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک
بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین ۝ اور بیان کرے اللہ

وقف لازم

مثال اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے عورت فرعون سے جبکہ کہا اوسنے اے رب بنا میرے لئے اپنے پاس گھر جنت مین اور
نجات دے مجھکو فرعون اور اوسکے برے کام سے اور نجات دے مجھکو قوم ظالمون سے ۔ یہ عورت آسیہ غالباً فرعون ساسٹرس
کی عورت ہے اور جسنے موسیٰ کو پانی مین پایا وہ پہلی فرعون مسمی فیناقس کی بیٹی ہے لیس کافر کے ہان نیک عورت کا ہونا
سو سبب اوسکی عزت کا نہین اور ویسی ہی سرکشی یہود مین مریم پارسا کا ہونا سرکشون کی عزت کا باعث نہ تہا جنکا
آنا ہے اور قصہ آسیہ بنت مزاحم یہودی کا سورہ ہود مین آتا ہے اور مریم کا حال فرماتا ہے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي

أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ
مِنَ الْقَانِتِينَ ۝ اور مریم عمران کی بیٹی جسنے نگاہ رکھا اپنی فرج کو پس نفخ کیا ہمنے اوسمین اپنی روح سے یعنی
نفخ کردی روح روح اعظم سے اور تصدیق کی اوسنے اپنے رب کے کلمات کی کہ مراد اوس سے حضرات انبیا ہین کرو بیدہ جو
روح الاعظم ہین اور خدا کی کتابونکی اور تہی مریم عجز کرنیوالیون سے حدیث صحیح مین ہے کہ کفایت کرتی ہین عورتونسے مریم
بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آسیہ زن فرعون۔

ع ۵

سورۂ ملک مکیہ ہے تیس آیت کی اور دو رکوع آئین ہین

اور پہلی سورت مین بیان تہا راز کے افشا کرنیکا کہ ام المومنین حفصہ نے بی بی صدیقہ سے بطور راز حرمت ماریہ اور خلافت
صدیق و فاروق رض کی نسبت کہا تہا اور وہ افشا ہو گیا اور اس سورت مین کفار کے راز کے افشا کا ذکر ہے جو ہلاکت
کی نسبت حضور صلعم کی پوشیدہ کرتے اور خدا اوسکو کہولدیتا اور کافر کہتے کہ بعد قتل نبی کے اسلامیون کا کام درہم برہم
ہو جاویگا پس اس سورت مین بیان ہے کفار کی نسبت تخویف کا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر تمہارا کچھ زور
نہ چلیگا بلکہ اونکی خبر دینے والے ہیں زجرت سنگریزون سے مدہوش ہونگے اور تلاش کرنیوالی فرس کے واسطے بیچ مین مثل
سراقہ کی خسف ہونگے اور پہر فتح بدر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوگی تو وہ اوسکے وقت کو دریافت کرتے اور
اہل اسلام کے ضعف حالی کے سبب وہ بعث بعید سمجہتے تو اونکی تردید مین یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الجزء ۲۹

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ
وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ بابرکت ہے وہ ذات پاک جسکے ہاتہ مین ملک ہے

جسکو چاہے وہ وہی وعدہ اوسکا سچا ہے کہ کبھی خلاف نہوگا اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے پس کمزوروں کو
زوراور کرنا کیا بڑی بات اوسکے نزدیک ہے وہ وہی ہے جسنے پیدا کی موت و حیات تاکہ تمکو آزماوے بصورت
نبی علیہ السلام مطابق اپنے علم سابق کی کہ کونسا نیک عمل ہے تو اوسکو قیامت مین نیک اجر دے اور پیغمبر اسماعیلی کا
ہرا جانا افضل ہر اسفر مشی کے مطابق جائز نہین بلکہ اپنی وفات سے انتقال پاوین اور ابوبکر و عمر وغیرہ خلیفہ ہون
پس کیسے اہل اسلام کا کام درہم برہم ہو جاوے لیکن وہ لوگ جو صدیق و فاروق کو خلیفہ برحق نہ سمجھین اونکا قول انکا اونکے
قول کا موافق ہوتا ہے کہ وہ قابل اعتبار نہین اور پر افسوس ہے - مخفی نرہے کہ عالم مثال مین ہر ایک معنی و عرض کے لیے ایک صورت
تو موت کی صورت سیاہ مینڈھے کی ہے کہ اوسکی بو جہان پہونچے گی سب کو مرجاوے اور اس عالم مین اوسکی بو کی کدورت اور تعفن زہر وبا
جو موجب ممات ہین اور حیات کی صورت مثالی اسپ مادہ ابلق کی ہے جسکی بو جہان پہونچے کسی شے کو مگر اوسکو زندہ کرے
اس مقام سے درخت حیات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھو جو ملکی اوتار کہتے ہین جنکی سواری گھوڑے کی مقرر کرتے ہین اور
عرب کی گھوڑی کی تعریف بھی گھوڑون مین سب سے زیادہ ہے اس مقام پر تفسیر سورہ نوح کو دیکھنا چاہیے جو اونکی قوم گھوڑی کو
مع چار تصویر خلفاء اربعہ کی پوجتے اور اہل اسلام کی فتوحات خدا کے نزدیک کیا بڑی بات ہے جسنے سات آسمان بنا دیئے
اور آسمانی بادشاہت کا ساتوین ہزار آدم مین وعدہ کیا ہے جیسے ارشاد ہے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ الَّذِي خَلَقَ
سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا اور خدا وہ ہے جو غالب بخشش والا ہے جسنے سات آسمان تہ بتہ پیدا کیے کہ سات مین اشارہ
ساتوین ہزار وجود آدم مین دولت آسمانی اسلامی کی طرف ہے اور سات آسمانون کی تحقیق مقدمہ اول اس تفسیر مین گذر گئی

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ نہ دیکھیگا تو بیچ بنانے رحمن مین کچھ فرق کہ بہت غور کر
بصیرت دل سے آیا تو دیکھے کہ بیچ کچھ شکستگی کہ اوسکی انداز مین شق و صدع ہو پھر لوٹا بصیرت دل کو مکرر لوٹیگی تیری طرف بصیرت دل
ذلیل درحالیکہ عاجز ہوا ور خدا کی انداز مین شکستگی نپاوے اور جو سات ہزار ختم کی نسبت ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
دیکھو فصل چہارم و پنجم مکاشفات مین ہزار مقدس اہل اسلام مین شیطان کو مقید ہونا لکہا ہے اور پیدائش شیطان کی نار سموم سے ہے
اس جگہ سے موسم وبا مین ہلاکت انسانون کو احادیث مین منسوب بہ شیطان فرمایا گیا ہے پس جب کوئی مادہ اوپر چڑھتا ہے تو اشتعال
پیدا ہوتا ہے اس مقام سے زبور مین ہے کہ وہ اپنے فرشتون کو آگ کا شعلہ بناتا ہے اور ہزار ہفتم جو وقت آدم آکر سے کثرت شہب

زمانہ شروع اسلام سے ہوئی ہے کہ ترقی سے شیطان باز رہے جو وجہ نزول قرآن کے جنون نے دریافت کیا جسکے اہل علم
معتقد تہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ اور البتہ مزین کیا ہمنے آسمان دنیا کو مصابیح سے اور کیا انکو بعض سے رجم شیاطین اور تیار
کیا ہمنے انکے لئے عذاب آتش اسکی تحقیق کہ شیطان کے اوپر کیسے تکلیف شہاب سے ہوتی ہے مقدمۂ اول مین گذر گئی لیکن ظاہر ہوا
کہ اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے لیکن کافرون کو عاقبت مین عذاب کفر کی سزا لازم ہے جیسے ارشاد ہے وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا
بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور اُن لوگون کیلئے جو کفر کرین اپنے پروردگار کے ساتھ کہ شرک کرین
اور نبوت کا انکار کرین عذاب جہنم ہے اور بد ہے بازگشت جہنم إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ
فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ اور جب ڈالے جاوینگے وہ اُسمین سنینگے اوسکی آواز
مثل خر کی اور وہ جوش مارتی قریب ہے کہ پارہ پارہ کرے غیظ سے جبکہ ڈالی جاویگی کوئی فوج دوزخ مین دریافت کرینگے فرشتے اونسے
کیا نہ آیا تھا تمہارے پاس ڈرانیوالا کہینگے ہان آیا تھا ہمکو نذیر تو ہمنے اوسکی تکذیب کی اور ہمنے کہا نہ نازل کی اللہ نے کچھ تو وہ
جواب دینا نہین تہے تم مگر گمراہی مین وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا
بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ اور کہین کفار اگر ہم سننے والے ہوتے نہوتے اصحاب دوزخ سے پس اقرار کرینگے گناہ کا
پس ہلاکت ہے اصحاب دوزخ کیلئے إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ تحقیق
وہ جو خوف کرین اپنے رب سے غیب کے ساتھ اونکے لئے مغفرت ہے و اجر بزرگ ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جو اعلیٰ ترین خشیہ
کرنیوالون سے ہین مغفرت آخرت و اجر بزرگ کیون نہو جنکی نسبت فصل ۱۲ اسفر شی مین لکھا ہوا ہے کہ وہ ماری گنا نکلے مگر کفار کہ سے
سرگوشی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل پر کی اوسکی نسبت فرماتا ہے کہ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ اور پوشیدہ کرو اپنے قول کو بابت ہلاکت نبی کی جسکا ذکر آتا ہے یا ظاہر کرو اوسکو تحقیق خدا دانا ہے دل
والونکی بات جو مخفی صلاحین کرتے ہین أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ کیا نجانیگا وہ جو پیدا کرنیوالا ہے اور وہی
باریک بین خبردار ہے اور اپنے نبی کو ہجرت کرائیگا جیسے ارشاد ہے هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي
مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝ خدا وہ ہے جسنے کیا تمہارے لئے زمین کو تابعدار پس چلو اسکی کندھون پر

سہوا ۱۲ منہ

اور کہاؤ خدا کی روزی سے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے پس پیغمبر کی ہجرت ہو کر زمین کر سے چلو اور سیر تمہارا اور نہ چلے کہ اسکی گشت
سے کہ زوں سے تم حیران ہو جاؤ اور نبی کی ہجرت نکل جاویں اور جب ہجرت ہو تو تلاش میں پیغمبر کی مراد کو پہونچیں اور وہ خست
ہو تو اسکی پیشینگوئی ہے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۝ آیا تم امن
ہو اُس سے جو آسمان میں ہے اسکی کہ خسف کرے تمکو زمین میں پس ناگہان زمین ہلنے لگے اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ
يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ آیا امن ہو اُس سے جو آسمان میں ہے کہ بھیجے تمہارے
اوپر سنگریزے بروز ہجرت کہ ایک مشت خاک سے ہو کہ آنکھوں میں پڑ کر پس جلد جانو گے کیسے تھا ڈرانا یعنی ہوا ایسا ہجرت کی فتح ہو
وگر فتح مکہ کی اور بیابان ہو تو فرمایا ہے وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور البتہ تکذیب کی
اُن لوگوں نے جو انکے پہلے تھے پس کیسے ہوا انکی انکار کا نتیجہ اگر خیال ہو کہ کیسے نکل سکتے ہیں ہمارے نرغہ سے ارشاد ہے اَوَلَمْ
يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ ۝ کیا
نہ دیکھا جانوروں کی طرف اپنے اوپر صف باندھے ہوئے بازو کشادہ اور قبض کرنے والے نہ ٹھہراوے انکو مگر رحمن تحقیق وہ ہر شے کے ساتھ
بینا ہے اسی طرح سے پیغمبر کو تمہارے نرغہ سے نکالی اور تمہارے معبود تمکو نصرت نہیں غور کریں اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ
لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ آیا ہے وہ کوئی جو وہ لشکر ہو تمہارا کہ مدد
کرے تمکو سوائے رحمن کے کافر تو ہرگز نہیں نہیں ہیں کا مگر فریب میں اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ
رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ۝ آیا ہے وہ کوئی جو رزق دے تمکو اگر روکے اپنا رزق کہ قحط سالی لاوے اور بند
کریں بلکہ ضد کریں سرکشی و نفرت میں چنانچہ حسب امر پیش گوئی کے قحط سالی ہوئی کہ استخوان و کتوں کا گوشت تک کھایا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پھر فراخی ہوئی اور پھر بھی ایمان اکثر ان کا نہ لائے اور جب یہ بات یقینا ہے تو اب دیکھو یا سمجھو
اور غور کرو اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
آیا پس وہ جو چلے اپنے منہ کے بل اوندھا زیادہ ہدایت یافتہ ہے کہ وہ کافر ہے یا وہ جو چلے سیدھی راہ درست پر کہ وہ مسلمان ہے
اور کفار نے دریافت کیا کہ رحمن کون ہے کہ کفار اسم رحمن سے اللہ کو نہ جانتے تھے تو ارشاد ہے قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ فرما وہ وہی ہے جس نے پیدا کیا الا
سے کہ مطلق نیست سے تمکو پیدا کیا اور کئیں تمہارے کان سمع و بصر اور دل کہ تم شکر کرو قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

وَالَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۵ پراگندہ کیا تمکو زمین مین پہر روز بعد اوسکی طرف حشر کیے جاؤگے وَیَقُوْلُوْنَ
مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۵ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۵ اور
دریافت کرتے ہین کہ کب یہ پراگندگی کا وعدہ ہے اگر تم سچے ہو فرما علم اوسکا خدا کے پاس ہے اور مین ڈرانیوالا ہون
اور حکمت درنگ کی سبب تعیین بیان نکی جیسے دوسرے مقام پر فتح کی نسبت قریب کہا ہے گو اسقدر فرما دیا کہ روز نزول
قرآن ۱۷ رمضان روز فتح ہے فَلَمَّا رَاَوْہُ زُلْفَۃً سِیْٓـَٔتْ وُجُوْہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقِیْلَ ھٰذَا الَّذِیْ
کُنْتُمْ بِہٖ تَدَّعُوْنَ ۵ پس جب دیکہین اوسکو قریب سیاہ ہوجاوین اون لوگونکے منہ جنہون نے کفر کیا ہے اور کہا جاوے
یہ ہے وہ جسکی خواستگاری کرتے تہے چنانچہ بروز بدر جبکہ اسلام کے لشکر کی خبر سنی چہرے کفار کے فق ہوگئے پہر اونکو بری قصد
روکنے کے لئے ارشاد ہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَھْلَکَنِیَ اللّٰہُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ یُّجِیْرُ الْکٰفِرِیْنَ
مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۵ فرما تم دیکہو اگر مجکو اللہ ہلاک کرے اور اوسکو جو میرے ساتہ ہے یا رحم کرے ہمکو فتوحات عامہ دیکر کہو
تمہارا کیا حال ہوتا ہے پس کون بچاوے کافرون کو عذاب دردناک موعود سے یعنی کوئی بچانیوالا نہین قُلْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ
اٰمَنَّا بِہٖ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ ھُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۵ فرما وہی رحمٰن ہے کہ ہم اسکے ساتہ ایمان لائے
وہ ایسا ہی کریگا اور اوسکے اوپر ہم بہروسہ کرتے ہین پس جلد جانوگے اوسکو جو ہے گمراہی ظاہر مین قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ
مَآؤُکُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْکُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۵ فرما اونکو اگر ہو جاوے تمہاری عزت کا پانی پوشیدہ مین
پس کون لاوے تمکو جاری پانی کہ عزت تمکو حاصل ہو یعنی ہرگز نہو۔

ع ۲

سورۂ قلم مکیہ ہے اسمین باون آیت ہے دو رکوع ہین

اور پہلی سورت مین اہل ملک کی تباہی کا ذکر تہا اور اس سورت مین بہی اونکی تباہی کا ذکر ہے اس وجہ سے اوسکو متصل
کی گئی اور سورۂ حجر مین پہلے اون کفار کا ذکر ہے جو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجنون کہتے اور پہر مستہزئین
مقتسمین برباد ہونیوالون کا ذکر ہے مثل ولید و اخنس و اسود وغیرہ کا اور پچہلونکی سزا اقرار واقعی دنیا مین ہی ہوچکی
اور عاقبت مین رہگئین جو مذکور سورۂ حجر مین ہوئی اور اونمین سے ولید بن مغیرہ کا کلام نسبت قرآن کی ان ہذا
الا قول البشر و ان ہذا الا اساطیر الاولین تہا اور پہلے لوگون سے جو مجنون کہتے نضر بن حارث تہا جو حسب سورۂ انعام کے قرآن کو
اساطیر الاولین کہتا اور عقبہ مشیر تہا اور بدر مین پکڑا آیا اور مارا ہی گیا وہ اس سورت مین مذکور ہے اور ولید کا ذکر سورۂ

اسوقت کی بعد فتح مکہ ہوا اور مہاجرین کرین ہجرت ان والونکی سی عاجزی تو یہان لاکر سرسبز ہوں جیسے داؤد
خدا سے زاری کی اور بادشاہ کو خبر ہوئی وہ راضی ہوا اونکو اچھا باغ دیا کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
اور البتہ آخرت کا عذاب کفار کو بڑا ہے کاش وہ جانتے ہوتے جاری جاوین اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ
تحقیق متقیونکی لئے اونکے رب کے پاس باغ نعیم ہوا اور وہ جو کفار کا خیال تھا کہ پیغمبر کو اہل اسلام کی فتح پر مجنون کہا اور
کہتے کہ نبوت ہی مارا جاویگا اور حفاظت کا خدا کا وعدہ سورہ حجر مین کیا تھا اوسکی مطابق ارشاد ہے اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ
کَالْمُجْرِمِیْنَ ۝ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ۝ اَمْ لَکُمْ کِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ اِنَّ لَکُمْ فِیْهِ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ۝
اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِنَّ لَکُمْ لَمَا تَحْکُمُوْنَ ۝ آیا پس کرین ہم
مسلمانونکو مجرمونکی مثال کیا ہے تمہارے لئے اوسکی سند کیسے تم حکم کرتے ہو کہ ہم بہتر ہین گے اور پیغمبر مقتول ہوگا کیا تمہارے پاس
کوئی کتاب ہے جسمین تم پڑہو کہ تمہارے لئے اوسمین البتہ وہ ہے جو تم پسند کرو کیا تمہارے لئے قسمین ہین ہمارے اوپر پہنچنے والی
تا روز قیامت کہ تمہارے لئے البتہ وہ ہے جو حکم کرو سَلْهُمْ اَیُّهُمْ بِذٰلِکَ زَعِیْمٌ ۝ دریافت کر انسے کہ
کون اونکا اسپر ضامن ہے اَمْ لَهُمْ شُرَکَآءُ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَکَآئِهِمْ اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۝ کیا واسطے
اونکے لئے خدا کی شریک ہیں پس لاوین وہ اپنے شریکوں کو اگر وہ سچے ہین وہ آن کر گواہی دین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ
وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ کَانُوْا
یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ جسدن کھولا جاوے پردہ ساق یعنی کار مشکل سے اور بلائے جاوین
سجدہ کی طرف پس وہ نہ طاقت رکہین کہ سجدہ کرین کہ پشت اونکی یک تختہ ہوجاوے اسی حالت مین کہ ذلیل ہووین
اونکی بینائیان ڈہنکے اونکو ذلت اور یہ نتیجہ اسکا ہو کہ بلائے جاتے تھے سجدہ کی طرف اور سجدہ خدا کو نکرتے تھے اور وہ
اچہے تھے فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ پس چھوڑ مجھکو اسکے ساتھ جو تکذیب کرے اس قرآن کی
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ جلد درجہ بدرجہ پکڑینگے اونکی مالداری مین اس حیثیت سے کہ وہ
نجانین وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اور مہلت دون اونکو کہ مکر میرا محکم ہے چنانچہ وہ مالدار ہو
اور سوداگری اونکی بڑہی اور زور آور ہوے اور بدر مین گھر کر آئے اور تباہی اوپر آئی اور ظاہر ہے کہ نصیحت بلاجائزہ
ناصح کا بقیہ ہوسکت ہے ارشاد ہے اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ
الغیب

فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ آیا تو انکو اور شے وجہ سے ہے اوسکو تاوان سے گرانبار ہیں کہ ایمان اوس وجہ سے ملا دین یا اونکے
پاس علم غیب ہے یعنی امانی نوشتہ پس وہ لکہتے ہیں کہ قرآن کی تکذیب اوس سے کرتے ہیں فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ پس تقدیر فتح میں صبر کر اور شتاب کو ترک کر اور نہ ہو مانند اون مچہلی والے
یونس کی مثال شتابی کرنیوالا جبکہ اوسنے پکارا اور وہ غم سے پر تھا لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ
لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ اگر نہ تدارک کرتی اسکو اسکے رب کی نعمت البتہ گرایا جاتا جنگل میں اس
حالت میں کہ وہ مذمت کیا گیا ہوتا لیکن اللہ تعالی نے مچھلی کے پیٹ سے نکال کر زمین درخت والی میں ڈالا کر توانائی
اور قوت اوس نے پائی فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ پس برگزیدہ کیا اوسکو اور کیا اوسکو نیکوں سے
تو اس صورت میں تو صبر رکھ اور وقت کو دیکھ اور جلدی نکر اوس وقت میں نظر بد والے اہل مکہ نے بلائے تاکہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پر نظر بد سے افسون کریں وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
اور اگرچہ قریب ہے کہ بعض کافر نیوالے البتہ پھسلا دیں اپنی نگاہوں سے جب سنتے ہیں قرآن کو میں احتمال ہے چنانچہ کافران
بنی اسد نے یہ کرتب کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑہتے تہے اور انہوں نے چشم زخم لگانی چاہی پر حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ آیت پڑہی اور اثر نہ ہوا اور جب چشم زخم نہ لگا تو اونکا بلا اختیاری مقولہ ہوا جو فرمایا ہے وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝
اور وہ کہتے ہیں کہ مدعی نبوت مجنون ہے باعث قرآن کے اور نظر بد کا اثر عدم سے ہوتا ہے وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝
حالانکہ نہیں ہے قرآن مگر نصیحت و پند عالم کے لوگوں کو وہ جنون سے ایسی کتاب کیسے صادر ہو

سورة الحاقة مکیہ ہے باون آیات کے دو رکوع پر مشتمل ہے

اور یہ سورت پہلی سورت کا تتمہ ہے جو مقدمہ فتح بدر میں آخر کار سورت سابقہ میں مذکور ہوئی اور نیز سورت سابقہ میں بیان
قرآن کی نسبت کافروں کا انکار کا ذکر ہے اور اس سورت میں بھی اور فتح [illegible] کی دلیل ہے فرماتا ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
الْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وہ فتح سامان حق ہے جیسی دلیل سے ثابت ہونیوالی ہے اور کس شے نے
تجھکو بتلایا کیا ہی ثابت ہونیوالی ہے پس اسکی دلیل فرماتا ہے کہ کفار مکہ نے نبی کے وعدہ فتح کی تکذیب کی اور تکذیب انبیا کا
حال سنو كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ تکذیب کی ثمود اور عاد نے ہلاکت درہم شکنندہ کی سات جس سے وہ
ڈرائے گئے تہے فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ پس لیکن ثمود تو ہلاک کیے گئے آواز حد سے زیادہ گذرنیوالی

تنزیل ہے۔ تحقیق وہ قرآن البتہ قول ہے رسول بزرگ جبرئیل کا جو رب سے لایا ہے اور نہیں ہے وہ شاعر کا قول کہ شعر بنایا ہو کہ کم تم
ایمان لاؤ اور نہیں ہے کاہن کا قول جس سے کم تم نصیحت پکڑو در حقیقت تنزیل ہے روح الاعظم رب العالمین کی پارہ پارہ اور
نہیں ہے بنایا ہوا ابن عبداللہ کا جسکی دلیل فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ اگر بنالاوے وہ ہمارے اوپر بعض قول
جسکو ہمنے نہیں فرمایا جیسے فصل ۱۸ سفر ثنی میں ہمنے لکھا ہے کہ جو دعوی پیغمبری کا یعنی بعد دعوی محمد نبی ختم المرسلین کے افترا کی
کریگا وہ مارا جاویگا البتہ پکڑیں اوسکو ہم سبب داہنے ہاتھ سے یعنی بقوت پھر البتہ کاٹیں ہم اس سے اسکی تار رگ دل کو پس کوئی
اس سے بازدارندہ چونکہ وہ نبی ہے جو نہ مارا جاوے تو تمہاری یہ طاقت نہو کہ تم اسکو مار سکو بلکہ اسکی ہی تمہارے اور فتح ہو
وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ
لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ اور تحقیق وہ قرآن البتہ نصیحت ہے اونکو جو حسب فصل ۲ و ۳ کوہ کے
زمان آدم سے کروبیہ کے ہیں جو فصل ۲۴ سفر ثنی کا متقی کرکے ہیں اور تحقیق ہم جانیں کہ تحقیق تم میں سے اوسکو جھٹلانیوالے ہیں اور
تحقیق وہ حسرت ہے کافروں پر جنکے لئے فصل ۷ سفر ثنی میں ہلاکت لکھی ہے اور تحقیق وہ حق الیقین ہے اسمیں کسی طرح کا شک نہیں ہے نبی کے
نام پاک اور اسکے باپ دادے کا مع سنہ ولادت و سنہ بعثت تک مع دوسرے واقعات کے غور کر پس نماز پڑھ اپنے رب عظیم کے نام
ساتھ کہ حکم جہاد بعد ہجرت کے ہونیوالا ہے۔

ع ۱۵

سورۂ معارج مکیہ ہے مشتمل ہے چوالیس آیات سے دو رکوع پر

اور اوسمیں عقبہ کے حالات میں اسکے مارے جانے تک کہ جب کفار مکہ عذاب پر دلیر ہوگئے جیسے سورۂ فصلت و شوری سے ظاہرہ
ظاہر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راست گوئی اونکو اور خصوص عقبہ کو نعش کا مجرا ہو رہی تھی تو اونہوں نے اس عذاب کا سوال
کیا اس سے اس سورت میں اسکا حاصل بیان فرمایا جو اسپر اسکے قتل تک گذرا تب بعد بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذکر فرماتا ہے
سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ مِنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ دریافت کرنیوالے
مثل عقبہ نے دریافت کیا آنیوالے عذاب سے کافروں کے لئے جسکو کوئی دافع نہیں اللہ صاحب معارج یعنی صاحب مراتب احدیت
و وحدت و واحدیت و اعیان و ارواح و مثال و شہادت و انسان کامل سے جسکا کارخانہ با ترتیب ہے نہ بلا ترتیب و
بے وضع ہے کہ کب ہوگا اور کیوں دیر ہے پس پہلا تعلیم درجہ کو پہونچی پھر کافر تسلیم کریں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

قتل کے درپے ہوں تو ہجرت ہو اور ہجرت کے بعد پھر بھی کفار سرکشی کریں تو مکہ کے کفار دنکو سردار مارے جاوینگے اور در زنگ

فتح ہو ذی المعارج یعنی خدا بزرگ سے سند ارشاد کرتا ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ عروج کریں ملائکہ اور جبرئیل اللہ کی طرف اُس دن کہ مقدار اوسکی پچاس ہزار سال ہے

جاننا چاہیے کہ جبرئیل حاکم عالم العناصر ہیں اور انکو ملائکہ کا عروج تا زمان عالم حیوان و تکمیل حساب تک پچاس ہزار برس میں جو

پچاس ہزار سال میں ہو اور وہ پچاس ہزار سال کفار کو دریافت ہوں گو عیش و عشرت سے اہل حق کو تا زمان تکمیل حساب

کچھ معلوم ہوں فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ پس صبر کر اچھا صبر تا ہجرت و ... ایک سال کے بعد فتح بدر ہو اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝ تحقیق وہ دیکھتے ہیں عذاب بدر کو بعید از قیاس اور ہم دیکھتے ہیں اُسکو قریب الوقوع

اور جو کافر مثل عتبہ کی کہتا ہے سورت خصلت میں ہے کہ اگر ہیں قیامت میں لوگوں تو میری اچھی خوبی ہو تو ارشاد ہے يَوْمَ تَكُوْنُ

السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا جس دن کہ ہو آسمان مثل زیت کی تلچھٹ کو اور پہاڑ ہوں مثل روئی دھنی ہوئی کے

اور نہ سوال کرے کوئی دوست دوست سے کہ دیکھیں اونکو دوست کہے مجرم مثل عتبہ کاش فدا دے کر اوس دن کے عذاب سے اپنے

بیٹے اور اپنی عورت اور اپنے بھائی اور اپنے کنبہ کو کہ جگہ دے اوسکو اور اُس سب کو جو زمین میں ہے پھر نجات دے اوسکو ہرگز نہیں

اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ تحقیق عذاب آخرت آگ ہے

کھال کی کھینچنے والی بلاوے اوسکو اپنی طرف اوسکو جو پھرے اور روگردانی کرے حق بات کی اور جمع کرے مال اور نگاہ رکھے

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ تحقیق انسان

پیدا کیا گیا ہے حریص جب مس کرے اوسکو شر جزع کرنیوالا ہے اور جب لگے اوسکو خیر یعنی مال ہاتھ لگے تو بخل کرے اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝

بیان کرتا ہے فقلت استغفروا ربکم انه کان غفارا ۵ یرسل السماء علیکم مدرارا ۵ و
یمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انهارا ۵ ما لکم لا ترجون لله
وقارا ۵ وقد خلقکم اطوارا ۵ کہ میں نے کہا کہ طلب غفران کرو اپنے رب سے کہ وہ غفار ہے بھیجے تمہارے اوپر
آسمان سے پانی اور مدد کرے تمہاری مال اور اولاد سے اور کرے تمہارے لئے باغ اور کرے تمہارے لئے نہریں کیا ہے تمہارے لئے کہ اعتقاد
نکرو اللہ کی نسبت وقار کا حالانکہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہے طور بطور اور بت پرستی میں کمال رکھا ہے قابل پرستش سوائے ذات
خدا کے دوسرا نہیں اور اعلان اسرار کی تعلیم کا ہے چنانچہ فصل ششم تکوین میں ہے کہ طوفان کے بادل یعنی قیامت کا اس وقت تک
نہ آدیں گے جب تک کمال خدا اور یعنی خداوند چار خلفا کہیے اور یہ پیشین گوئی خداوند چار خلفا کی ہی ایک سر ہے اسرار سے
جیسے ارشاد ہے الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموت طباقا ۵ وجعل القمر فیهن نورا وجعل الشمس
سراجا ۵ واللہ انبتکم من الارض نباتا ۵ ثم یعیدکم فیها ویخرجکم اخراجا ۵ کیا تم
نے دیکھا کیسے اللہ نے پیدا کئے سات آسمان درجہ بدرجہ اور کیا چاند کو اونمیں نور اور کیا سورج کو چراغ عالم اور اللہ نے
تمکو پیدا کیا زمیں سے پیدا کرنا پھر لوٹا دیگا تمکو اوسمیں اور نکالیگا تمکو نکالنا واللہ جعل لکم الارض بساطا ۵
لتسلکوا منها سبلا فجاجا ۵ اور اللہ نے کی تمہارے لئے زمین بستر تاکہ تم چلو اس سے کشادہ راہ لیکن قوم نے ایک

ع

بات بہی نوح کی مانی قال نوح رب انهم عصونی واتبعوا من لم یزده ماله وولده الا خسارا ۵
نوح نے خدا سے عرض کیا کہ اے میرے رب انہوں نے میری سرکشی کی اور پیروی کی انہوں نے اس قابیل کی کہ نہ زیادہ کرے مال
و ولد اسکا مگر زیاں کار کہ اولاد شیث نے اولاد قابیل کی لڑکیاں باوجود ممانعت کے بیاہیں جیسے فصل چہارم تکوین
سے ظاہر ہے ومکروا مکرا کبارا ۵ اور قوم نے مکر کیا بڑا مکر کہ جب نوح سے کہاں خداوند چاریار کا ذکر کیا جیسے
فصل ۹ و فصل ۱۰ تکوین سے ظاہر ہے اور خداوند موصوف کا عہد ورسل ہم زمانہ یہود کی مطابق ادریس سے ہی ہوا تہا اور
قبل اس سے حسب درس ۱۲ فصل ۳ تکوین کے آدم کو اس درخت حیات یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب
عہد ہوا تہا کہ نیرا نزار کر دیہ کے ساتھ تشریف لاوینگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری براق کی تعریف مشہور ہے
اور کروبیم چار خلفا مخصوص ہیں اور ود انسان کو کہتے ہیں جسکے معنی بیٹے کے بھی ہیں اور سواع بکری یعنی شتر بچہ کو
کہتے ہیں اور یغوث شیر کو اور نسر عقاب کو اور یعوق گھوڑے کو اور ود کو کر ذریت سے یہ قول ہوا کہ جن کروبیہ کو تم

ما نتے ہو انہین کی ہم تصویر بناتی ہین جیسے اسماء الٰہی کی بعض تصویر لات و عزی بناتی جیسے اونکی قول کی نقل سنا رہے

وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۝ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ اور کہا انہون نے نہ چھوڑو اپنے معبودون کو

اور خاصکر نہ چھوڑو ود اور نہ سواع و نہ یغوث و یعوق اور نسر کو اور گمراہ کیا امت نوح کو سردارون نے غرور کی

اور نہ زیادہ کر ظالمون کو مگر گمراہی مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝ اپنی خطاؤن سے غرق کیے گئے پس داخل کیے گئے آتش دوزخ مین کہ پانی مین غرق

ہونا وہی موجب عذاب نار تھا پس نہ پایا انہون نے اپنے لیے سوای خدا کے اونکو جو مددگار سمجھے ہوئے تھے مددگار وَقَالَ

نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ اور کہا نوح نے اے میرے رب مت چھوڑ زمین پر کافرون سے کوئی شہر تحقیق اگر تو

اونکو چھوڑے گمراہ کرینگے تیرے بندون کو اور نہ جنین گے مگر فاجر سرکش رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ اے میرے رب بخش مجھکو اور میرے

مان باپ کو اور اُسکو جو داخل ہو سفینہ مین مومن اور دوسرے مومنین اور مومنات کو اور نہ زیادہ کر ظالمونکو مگر تباہی

جاننا چاہیے کہ نوح کے باپ کا نام لمک مشہور ہے اور اونکی مان کا نام سمعی بنت انوش بن شیث ہے یعنی انوش بن شیث بن آدم

یا دوسرے واللہ اعلم اور حضرت شیخ اکبر جو کفار غرق ہوئے اُس غرق سے قرب دعوت فرماتے ہین وہ اس وجہ سے کہ قرآن مجید مین ہے

کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها کہ اللہ لیتا ہے نفسون سے اونکی موت کے وقت

اور جو نہین مرے اونکی سونے مین کہ یہ ظاہر ہے بلکہ نہین ان دونون حالتون مین ہوتا ہے اور خدا اکثر بندونکی نظر مین باطن

ہوتا ہے تو اس قرب سے اونکی نسبت قول شیخ اکبر ہے انکار اونکے داخل ہونیکا نار مین نہین کیا ملا لوگونکا قول نہین ہوتا کہ اگر آگ ہو

اللہ کے وصال کے ساتھ تو بڑا شوق ہے اور عجیب ہے اس مطلب کی ناآشنائی سے فصل نوحی کی شرح مین تساہل واقع ہوا ہے۔

سورہ جن مکیہ ہے اٹھائیس آیت کی دو رکوع پر مشتمل ہے

مخفی نہ رہے کہ سورہ معارج مین عقبہ اور اُسکی مثل کا ذکر ہے جو منقول ہو رہین ہوئے تھے اور سورہ نوح سے پوری ہولی و مقالی

تسلی فرمائی گئی تو مثل ابو لہب کا مقولہ ہوا کہ نبی کچہ توحید کی تعلیم جمع کرین اور کوئی با مین راہ نکالی جاوے اور با جست

ربع

ذ سے زیادہ وحید بدر اور لبود دریافت کیا اور تلاوت حاضرین پیغمبر اور کثرت کفار کو سمجھایا اور تعلیم کی بابت کہا
کہ درسل سے جا بیٹے ممکن ہے کہ خدا کی طرف سے نہو جو یقینی ہے بلکہ کہانت کی طور پر جن سے ہو جسکو وہ تسلیم کرتا اور وہ مخلوق
آتشی ہیں جنکا مادہ سوختہ یعنی نار سموم سے ہے اسکے وجود کی تحقیق سابقا مقدمات میں گذری تو اول میں جنوں کا ایمان
لانیکا قصہ ہے جو کثرت تہیب کہانت کی بند ہو جانیسے اہل مکہ کو بطور مشاہدہ کہا اور نصیبین کے جنوں کا قصہ کہ ان لانیکی
بابت سورہ احقاف میں مذکور ہوا اعادہ کی حاجت نہیں پس کفار کے جواب میں جو گمان کرتے کہ شاید جنوں کی طرف سے
قرآن کا القا ہو تو اوسکا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد جواب ارشاد ہے پہلے تمہید فرماتا ہے قل اوحی

الیّ انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا ۝ یھدی الی الرشد
فامنا بہ ۝ ولن نشرک بربنا احدا ۝ جواب تو ماکر وحی کی گئی ہے میری طرف اسکی کہ سنا ایک جماعت جنوں نے
قرآن پس کہا انہوں نے جا کر اپنی قوم نصیبین کے کہ ہم نے سنا عجیب قرآن کہ راہ بتلاتا ہے ہدایت کی طرف تو ایمان لائے اوس پر اور ہرگز
ہم شریک کریں اپنے رب کے ساتھ کسی کو ۝ وانہ تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ۝ وانہ
کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا ۝ وانا ظننا ان لن تقول الانس والجن علی اللہ کذبا ۝
اور بزرگ ہے ہمارے رب کی عظمت کہ نہ کی ہے عورت اور نہ ملائکہ کو لڑکا کہ وہ خدا کی بیٹیاں ہوں جیسے بعض کفار اہل مکہ کا خیال
اور نصاری کی سے بیان تک نہیں بلکہ اہل مکہ سے کلام ہے جو جنوں کی تعلیم سے ملائکہ کو بنات خدا ٹھہراتے اور کہا جنوں نے سو فہم
اور کہتا تھا ہمارا بیوقوف خدا پر دور بات اور ہم ظن کرتے کہ نہ کہیں انس و جن خدا پر دروغ حالانکہ یہ بابت انکی تحقیق دروغ نکلی

وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا ۝ اور
پناہ مانگتے تھے آدمیوں کے مرد جنوں کے مردوں سے پس زیادہ کیا مردان انسان نے جنوں کے سروں کو تکبر اس مقام سے جنوں کی
جنگلی آدمی یہاں پر مراد نہیں ہوسکتے کیونکہ اس صورت میں مرد دو نسیم مراد انسان شائستہ مراد نہیں ہوسکتی جو سب پرستی
کرتے اور اس زمانہ میں بہت سے اشخاص ہیں کہ دوسرے مقام کی شئے اگرچہ ہزار دو لکوس کیوں نہ ہو منتر سے بطور حضور طلب
کرسکتے ہیں کہ اوس میں کسی طرح کا تصنع و شعبدہ نہیں ہوتا پس جنوں کے وجود کا انکار نادانی ہے البتہ تحقیقت حق پوشیدہ گئی
جاتی ہے کہ وہ دوسری بات ہے وانھم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا ۝ اور تحقیق انسانوں
کے مردوں نے گمان کیا جیسے تم جنوں کے مردوں نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کسی کو رسول کر کے نہ بھیجیگا حالانکہ یہ غلط ہے جیسے

اور نکالتے ہیں وَ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ شُهُبًا ۙ وَّ اَنَّا كُنَّا
نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ اور ہم تحقیق مس کیا
آسمان کو یعنی بلندی کو پس پایا ہم نے اوسکو کہ بھرا ہے سخت نگاہبانی سے اور تحقیق ہم بیٹھتے تھے آسمان سے موقع سننے کے
پس جو سنے اب پاوے اپنے لئے شہاب نگاہدارندہ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْۤ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ
اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ اور تحقیق ہم نہ جانتے کہ برا ارادہ کیا گیا زمین والوں کے ساتھ یا ارادہ کیا اونکے رب نے اونکے ساتھ
ہدایت کا پر بعد قرآن کے سننے کے سبب ظاہر ہوا کہ خدا نے ہدایت کا ارادہ کیا ہے وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ
ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ اور تحقیق بعض ہمارے صالح ہیں اور بعض ہمیں سے سوا اسکے ہیں اور ہم ہیں گروہ
مختلف اور مومن صالحوں کا حال فرماتا ہے وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَ لَنْ نُّعْجِزَهٗ
هَرَبًا ۙ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ۙ
اور ہم یقین کریں کہ ہم نہ عاجز کریں اللہ کو زمین میں اور نہ عاجز کریں اوسکو بھاگنے میں اگر ایمان نہ لادیں اور ہم نے
جب سنی ہدایت ہم ایمان لائے اوسکے ساتھ پس جو ایمان لاوے اپنے رب کے ساتھ پس نہ خوف کرے کمی کا اور نہ ستم کا
وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۱۵ اور تحقیق بعض
ہم میں سے ایمان لانیوالے ہیں اور بعض ہم میں سے تجاوز کرنیوالے ہیں حد سے پس جو اسلام لاوے پس انہوں نے قصد کیا ہدایت کا
وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ اور لیکن تجاوز کرنیوالے پس ہیں وہ جہنم کی ہیزم یہانتک جنوں کا
قول ہے جسکی نسبت بخاری میں ہے کہ وحی کیا گیا ہے پس ارشاد فرماتا ہے وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ
لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ اور اگر اہل مکہ درست ہوتے طریقہ پر تو پلاتے اونکو آب وافر تاکہ آزماویں
اونکو اوسمیں کہ کون اسلام لاتا ہے اور کون بے ایمان رہتا ہے تو قحط سالی نہ آتی یہ دوسری دلیل اسکی ہے کہ قرآن جنوں کی
تعلیم سے نہیں وَ مَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ اور جو اہل مکہ اعراض کرے اپنے رب کے
ذکر سے زیادہ دین میں کرے اوسکو عذاب سخت میں وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۱۸ اور
تحقیق مساجد یعنی مسجد بلکہ جو بجائے مساجد ہیں خدا کی ہیں نہیں پکارو عبادت واستعانت کو اللہ کے ساتھ اور کسی کو
پس حاجت تاویل نہیں کہ مساجد مواضع سجود ہیں جنپر سجدہ ہوتا ہے عبادت کا اور وہ سات ہیں جبہہ دو ہاتھ اور دو گھٹنے

واطراف خدمین دمجموعہ فدا کرلئی خاص ہین ۵ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ
لِبَدًا ۵ اور تحقیق شان یہ ہی کہ جب کہڑا ہوا عبد اللہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسکو پکارے قریب ہوگئی
کہ اسپر جہیلین تاکہ باطل کرین حق کو اور کہین کہ توحید کی تعلیم مین نرمی کر جواب ارشاد ہی قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ
اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۵ فرما جز نیست پکارون اپنے رب کو اور نہ شرک کرون اوسکے ساتھ کسی کو اور بعد ابوطالب
کا قدر سے ایذا رسانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی تو بعض کفار مثل ابی لہب نے کہا کہ در صورت نرمی کرنے کی توحید
کی تعلیم مین تم کرو تو ہم ضرور ہی بچاؤ تمہارا کرین اور جگہ دین یعنی ہم تم دونون ملکر صاحب قوت ہون تو اپنی قوت
دینی کی نسبت ارشاد ہی قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۵ فرما تحقیق مین نہ مالک ہون تمہارے لئے ضرر کا
نہ ہدایت کا اور جواب نرمی کا رفع بت پرستی مین فرماتا ہی قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۵ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۵ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ فرما نہ بچاوی مجکو اللہ کی جانب سے کوئی اور نہ پاؤن اوسکے
سوا پناہ مگر پہونچانا اللہ کی جانب سے ہی اور اوسکی رسالت میری بچاؤ اور وہی ملجا ہی وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۵ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۵ اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اوسکے رسول کی تو اوسکے لئے نار جہنم ہی ہمیشہ رہنے والے اوسمین ابد تک تا جبکہ دیکہین
اوسکو جو وعدے کئے گئے ہین پس جلد جانین کون ضعیف تر ہے مددگار اور کم ہی عدد مین اور ابولہب نے یہ سب اونسے پکڑ لیا اور
اوسکو دیکہکر مرا اور جو دریافت کیا گیا کہ آیا کچھ قریب ہی دن فتح یا کچھ میعاد ہی ہی ارشاد ہی قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ
مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۵ فرما مین نجانون آیا قریب ہے وہ جو وعدہ کئی گئی ہو یا کرے اوسکے لئے
میرا رب میعاد عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۵ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۵ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ
بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۵ میرا رب عالم الغیب ہی پس نظاہر کرے اپنی غیب کو مگر جس رسول سے کہ وہ
راضی ہوا ہی کہ وہ چلاوے اوس رسول کے روبرو اور اوسکے پیچہے حفظ یعنی جنون کی تعلیم سے قرآن کو خیال کرنا فاسد ہی
تاکہ جانے اللہ کہ پہونچا یا حفظ نے اپنے رب کی رسالات کو اور احاطہ کیا ہی اللہ نے اوس شی کے ساتھ جو اونکے پاس ہے
اور احصا کیا ہر شی کو گنتی کے ساتھ جیسے فصل ۲ ثنیا مین بعد آیات الرجعت کی نبی کی فتح لکہی ہے۔

ع ۱۹

ع ۲

سورۂ مزمل مکیہ ہے چالیس آیات کے دو رکوع پر مشتمل ہے

اور پہلی سورت میں فتح مکہ کا ذکر ہے اور اس میں بھی ذکر فتح مکہ ہو رہا ہے اور چونکہ جنوں کا آنا بوقت تہجد ہوا تھا جو پہلی
سورت میں بیان ہوا تو اس سورت کا اُسکے پاس کہنا مناسب ہوا اور چونکہ مسلمانوں کا پیشہ زمان آدم سے
رحلت حیات یعنی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حفاظت کے لئے جہاد کا بطور پیشین گوئی مذکور ہوا ہے اور آگے اسکو مستعد
درکار ہے تو اول سے تہجد کی تعلیم کا تذکرہ فرمایا ہے تاکہ اہل اسلام جہاد میں مستعد ہوں اسی وجہ سے ابتدا میں حکم
ساری رات کے جاگنے کا ہوا اگر کم رات کا تو پہلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے رات میں پانو
ورم کر جاتے اور نماز فجر سے قبل ہوتے اور حضرات صحابہ کا جو اس وقت میں قلیل تھے یہی حال تھا پس فرماتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ اے امت کا بار اٹھانے والے
کھڑا ہو رات میں نماز کے لئے مگر کم یعنی قبل از فجر کچھ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نماز فجر سوتے مگر سخت گراں
ہوا پھر تعمیل اسکی کرائی گئی تو یہ حکم منسوخ ہوا جیسے عالم سے ظاہر ہے ارشاد ہوا نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ اَوْ زِدْ
عَلَيْهِ کھڑا ہو نصف شب یا کم کر نصف شب سے یعنی ایک ثلث شب یا زیادہ کر یعنی دو ثلث اسمیں اختیار دیا گیا ...
شب جس سبب سے نماز عشا ثلث رات گئی محبوب ہے یا دو ثلث کہ ثلث اول و ثلث شب پچھلی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
اکثر عمل تھا اور نصف شب پر اس طریق سے عمل رہا ہے کہ ثلث شب اول کی بعد عشا کی نماز ایک ثلث سے زیادہ میں ہوگی
اور اوسکا بڑا ایک پچھلی شب میں ہوتا ہو کہ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۗ اور ترتیب سے قرآن کی اچھی ترتیب چنانچہ لوگ ترتیب
دیتے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرآن کی آیات کو ارشاد کر کے تلاوت ترتیلا ہے کہا ہے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ تحقیق ہم ڈالنے والے ہیں تیرے اوپر ثقیل قول الکرہ ہجرت و جہاد ہر جیسے ورقہ نوفل نے حسب قبل ...
کے بعد تو اسکے آنے کی خبر دی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنی ہوگی اور اسی سورت میں بھی مقاتلہ کا بیان ہے
کفار کے ساتھ اور وجہ ساری رات کی منسوخ کرنے کی ارشاد ہے اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۗ
تحقیق ساری رات کا قیام وہ سخت موافقت کرنے والا ہے زرا جو تکلیف اور سخت قول ... اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ
سَبْحًا طَوِيْلًا ۗ تحقیق تیرے لئے دن میں تعلیم وغیرہ کا مشغلہ بہت کچھ ہے ساری رات ... اور ارشاد ہے
وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۗ اور یاد کر اپنے رب کا اسم مبارک ... اسکی ...

کیونکہ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۔ وہ رب مشرق و مغرب کا ہے نہیں کوئی معبود
اسکے سوا پس حاصل اسکو ہی کارساز کیونکہ تیری امت کی وسعت مشرق سے مغرب تک ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح
پسندیدہ سے کفار کو تعلیم فرمائی اور کفار مکہ کے سرداروں نے جس طرح قرآن کی نسبت کہا اور وہ ایمان نہ لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی نسبت جس طرح کے قول ہوئے اور تکلیف دی تو آخرکار پیشین گوئی قول ثقیل ہجرت و جہاد فرمائی کے جیسے ارشاد ہے وَاصْبِرْ عَلَىٰ
مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۔ اور صبر کر انکے کہنے پر تا زمان ہجرت اور بعد کو انسے ہجرت کر اچھی ہجرت جسکے بعد
حکم جہاد ہوا اور وہ سردار نعمت والے بدر میں مقتول ہوں جیسے ارشاد ہے وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۔
اور چھوڑ مجھکو مکذبین نعمت والوں کے ساتھ کہ سردار اہل مکہ ہیں اور مہلت دے انکو تھوڑی کہ مدت ایک سال بعد ہجرت کے تباہ ہوں
جیسے قصہ اشقیا میں ہے إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَجَحِيمًا ۔ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۔ تحقیق ہمارے پاس
عذاب بدر وغیرہ ہے دنیا میں اور آخرت میں کفار کے لئے جحیم ہے اور کھانا ہے غصہ والا اور عذاب سخت ہے دکھ دینے والا اور
جحیم میں لیکن آخرت کی انکی صورت کیا ہوا ارشاد ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ۔
جسروز کہ حرکت کرے زمین و پہاڑ اور ہوں پہاڑ پراگندہ درہم برہم اور شداید انکی عذاب بر روز بدر جسکو کا ذکر تحت سعید جامع تفسیر
فرمایا ہے إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۔ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ
الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۔ تحقیق ہمنے بھیجا تمہاری طرف بزرگ رسول شہادت دینے والا تمہارے اور تمہارے کفر
کی جیسے بھیجا ہمنے فرعون کی طرف بزرگ رسول موسی کو پس سرکشی کی فرعون نے رسول کی پس پکڑا ہمنے اسکو سخت پکڑنے کہ دریا میں
غرق کیا جبکہ موسی نے ہجرت کی اور پھر بھی فرعون آخر ڈوبا وہی حال یہاں ہوتا ہے کہ باوجود ہجرت کرنے نبی کے سرداران بنی قریش
چڑھ کر آویں اور تباہ ہوں بالخصوص اس امت کا فرعون ابی جہل چنانچہ ایسے ہی ہوا اگر تم انکار کرو اپنی شکست کا اپنی ذلت
کے خیال سے اور یہ حکم ہونیوالا ضرور ہے تو ارشاد ہے فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۔
السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۔ پس کیسے بچوگے اگر تم کفر کروگے اس روز بد میں کہ کرے اللہ لڑکوں
بڈھا کہ آسمان پھٹ پڑے اسکے ساتھ اور ہے وعدہ اللہ کا کیا ہوا اور بچہ کا بڈھا ہونا اور آسمان کا پھٹنا محاورہ ہے سختی
إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۔ تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو چاہے پکڑے اپنے رب کی طرف
راہ ایمان الحاصل جبکہ صحابہ کرام تہجد و شب بیداری میں جانچے گئے اور پورے اترے اور حکم ہجرت و جہاد کا ہونیوالا تھا

بیان کیا گیا جسمین استقدر جلیلی وانمرا ذکر نہیں ہی وقت مقصود ہی تو فرضیت کی نسبت حق تعالیٰ نے اوسمین تخفیف فرمائی مگر
سنت تا ثلث شب بعد نماز عشا کے باقی رہی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ
وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ تحقیق تیرا رب جانتا ہے کہ تو برپا رہتا ہے قریب دو ثلث رات کے اور اوسکے نصف اور اوسکے
ثلث کے مطابق اوسکے ارشاد یعنی نصف رات سے زیادہ کا یا نصف یا کم نصف سے ثلث کا اور برپا رہتی وہ طائفہ جو ایمان لائی تیرے ساتھ
اور اللہ اندازہ کرتا ہے رات و دن کا جانا اللہ نے کہ تم اوسکا حساب نکر سکو پس بازرہا تمہارے اوپر کہ گنہگار ہونیکا زمانہ تہجد کا اندا
خدا سے اس زمانہ میں موجود بکثرت میں پس پڑہو قرآن جو تمکو آسان ہو عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ
يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ
مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ اللہ جانتا ہے کہ ہونگے تم میں سے مریض اور دوسرے
سفر کرینگے زمین میں چاہینگے فضل خدا یعنی تجارت و نفع سوداگری کو اور دوسرے مقاتلہ کرین راہ خدا میں پس پڑہو جو آسان ہو
اوس سے اور برپا رکہو نماز اور دو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو نیک قرض کہ اوسکے مسکینوں کو دو وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ع
اور وہ مال جو پیشتر بہیجا ہوگے اپنی جانوں کی لئے پاؤ گے تم اللہ کے پاس وہ بہتر اور بزرگ ہے اجر میں اور طلب مغفرت کرو اللہ سے کہ
اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

سورۂ مدثر مکیہ ہے چھپن آیات کے دو رکوع پر مشتمل ہے

پہلی سورت کی ابتدا میں تزکیہ نفس کا بیان ہے اور اس سورت میں دوسروں کی تزکیہ کی تعلیم کا حال ہے اور پہلی سورت میں کفار
مکہ کے سرداروں کا ذکر تہا بالخصوص ابوجہل کا اور اس سورت میں مکہ کے کفار و انکے سرداروں کا ذکر ہے بالخصوص ولید کا پس
اس وجہ سے پہلی سورت کو اس سے یعنی مناسبت ہے پہر جاننا چاہیے کہ نزول میں اول سورۂ اقرء ہے اور بعد اوسکے زمانہ فترت کا
وحی کی نسبت گذرا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز سنی اور کسی کو نہ دیکہا ایسی خوف سے حضور صلعم نے گہر آ کر فرمایا کہ مجہکو
ڈرا دو سے تب اس سورت کا اول نازل ہوا چنانچہ ارشاد ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ
وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اے کپڑا اوڑہنے والے اوٹھ پس خوف دلا مشرکوں کو اور اپنے رب کی ہی پس

تکبیر کہہ اور اپنے کپڑوں کو یعنی نفس کو پس پاک کر شرک سے بعض کا قول ہے کہ کپڑا کنایہ نفس سے ہے اور دوسری آیت تاویلات التفاسیر
میں ہے شیخ ابو الحسن شاذلی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید
خلعت ایمان خلعت اسلام ان سب کو ہمیشہ پاک رکھنا چاہئے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور جس سے یعنی پلیدی بتوں کو
پس چھوڑ کہ خطاب امت کا نبی کو ہے وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ اور نہ احسان کر نبوت کو سنا
کہ تو کثرت کرنیوالا ہو مال کی یعنی اجر سے تعلیم مت کر اور اگر وہ تکلیف تجکو دیں تو تو زمان ہجرت تک اپنے رب کے لئے
پس صبر کر جاننا چاہئے کہ صور پہونکنے سے مطلب تیاری عالم مثال میں ہر ایک واقعہ کے ظہور کی ہے مخصوص صور اول ثانی پر نہیں جو قیامت
میں تیاری ہوگی جیسے کتاب مکاشفات سے ظاہر ہے چنانچہ فصل ۱۲ کتاب ہٰذا کو زمین زمانہ تشریف آوری حضور صلی اللہ علیہ وسلم
میں صور کا پہونکنا لکھا ہے وعلیٰ ہذا دوسرے واقعات کی نسبت مذکور ہے تو ہجرت کے بعد جہاد اہل اسلام کی نسبت بہی صور میں یعنی عالم مثال
ظہور کی تیاری میں صور کا پہونکنا تصور ہے تو ارشاد ہے فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝
عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ کہ جب پہونکا جاوے صور میں پس وہ دن سخت روز ہے کافروں پر غیر آسان ہے اسکے بعد وحی میں فترت
واقع ہوئی تا آنکہ حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم تا المصیر نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے
مسجد میں اور ولید بن مغیرہ سننے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا سننا معلوم کیا تو اسکو لوٹایا پس چلا گیا ولید
اور بنی مخزوم اپنی قوم کی مجلس میں پہونچا پس کہا خدا کی قسم البتہ سنا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی کلام کہ وہ آدمیوں کا کلام سے
نہیں اور نہ جن کے کلام سے ہے اسکی شیرینی ہے اور اسکے لئے خوبی ہے اور اعلا اسکا البتہ ثمر لانیوالا ہے اور اسفل اسکا سیراب کرنیوالا ہے
اور وہ بلند ہوگا نہ پست پہر پہرا اپنے گہر کو تو قریش نے کہا کہ ولید کے صابی ہونے سے سب قریش صابی ہو جائینگے جسکو دیکہا نہ قریش
لیئے تہے تو ابوجہل نے کہا کہ میں اسکو تم سے کفایت کرونگا پس وہ گیا اور ولید کے پہلو میں حزین بیٹہا تو ولید نے کہا کیوں رنجیدہ
اے بہتیجے اسنے کہا کیوں نہ رنجیدہ ہوں اور یہ قریش تیرے لئے جمع ہو رہے ہیں اور تیرا عیب کرتے ہیں کہ تو نے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اختیار کیا ہے تاکہ محمد و ابن قحافہ کا بچا ہوا کہانا کہاوے تو غصہ ہوا ولید اور اوسنے کہا کہ میں کثیر الاولاد و کثیر المال ہوں اور آیا
یہ ہو سکتا ہے کہ محمد اور اصحاب محمد بہوکے ہوں کہ میں سیر ہوں پہر کہڑا ہوا ابوجہل کے ساتہ اور قوم کی مجلس میں آیا تو کہا انکو کہ آیا تم
گمان کرتے ہو کہ محمد صلعم مجنون ہیں پس آیا تم دیکہتے ہو انکو خناق ہوتے ہوئے انہوں نے کہا اے اللہ نہیں کہا تم گمان کرتے ہو کہ وہ کاہن ہیں
پس آیا گمان کرو کہ وہ کہانت کرتے کبہی کہا انہوں نے اللہم نہیں کہا کہ تم جانو وہ شاعر ہیں انہوں نے کہا اللہم نہیں پہر کہا

تم گمان کرو کہ وہ جھوٹ میں پس کبھی تمنے تجربہ کیا اوسنے دروغ کا انہوں نے کہا نہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
قبل از نبوت بہت ہی سچائی کے سبب سے وہ امین کہتے تھے تو قریش نے کہا تو ہی فکر کر تو فکر کی اپنی جان میں پھر دیکھا اور
ترشرو ہوا پس کہا نہیں ہے مگر وہ ساحر ہیں کیا تم نہ دیکھو کہ مرد اور اوسکے اہل اور اوسکی ولد و موالی میں جدائی ڈالیں پس اس سے
ظاہر ہے کہ وہ ساحر ہیں اور وہ جو کہیں وہ وحید اور نقل کیا گیا ہے کہ ولید کو کثرت اولاد و مال سے وحید کہتے تھے تو ارشاد ہے
ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُودًا ۝ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ وَمَهَّدتُّ
لَهُ تَمْهِيدًا ۝ چھوڑ مجکو اور اسکو جو میں نے پیدا کیا اوسکو تنہا کہ نہ اوسکے پاس مال تھا نہ ولد اور کیا میں نے اوسکے لیے بہت مال اور
بیٹے حاضر کہ وہ ولید بن ولید و خالد و عمارہ و ہشام و عاص و قیس و عبد شمس و اسلم تھے تین انمیں سے خالد و ہشام و عمارہ
مسلمان ہوے اور میں نے فراخ کیا اوسکے لیے عیش کہ عمر میں فراخی اور مال کی کثرت ہوئی تا آنکہ لاکھ دینار تک اوسکے پاس ہوے اور
مکہ و طائف میں اونٹ گھوڑے و چارپایہ تھے اور طائف میں باغ تھا کہ اوسکے میوے گرمی و جاڑے میں تمام نہوتے اور اسکو کشش
خیال زیادتی کا تھا کہ مال کو مال بڑہاتا ہے جیسے ارشاد ہے ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝ پھر طمع کرے کہ میں زیادہ کروں انکار
كَلَّا ہرگز ہرگز نہو چنانچہ اس ارشاد کے بعد نقصان ہی اوسکا ہوتا رہا یہانتک کہ زمرہ مستہزئین میں تباہ ہوا إِنَّهُ كَانَ
لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝ کہ وہ ہماری آیات کی مخالفت کرنیوالا ہے تو جیسے دنیا میں وحید صاحب مال
وجاہ و سامان ہوے ویسے اونکی ترقی کی ہے کہ وہ صعود پر اوسکو چڑھاؤں جو سب سے مرتفع کے پہاڑ ہے آتش میں تکلیف یا جاوے
کہ چڑھے اوسپر پس جب کہ اپنا ہاتھ گل جاوے پس جب اوٹھاوے اوسکو تو عود کرے پس کہ ہے پاؤں اپنا تو گل جاوے اور جب اوٹھاوے
تو عود کرے إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ
أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝ کہ اوسنے فکر کی تھی قرآن میں اور اندازہ کی براہ تعجب انکار
پس قتل کیا جاوے یعنی زمرہ مستہزئین میں مارا گیا کیسے اوسنے بنایا کلام پھر نظر کی کہ کیسے دفع ہو آیت قرآن پھر جبکہ سیر کام
سونپا گیا تو ترشرو ہوا اور پیشانی کھینچی اور تکبر کیا پس کہا یہ نہیں ہے مگر سحر منقول لیا دوسرے سے إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝
نہیں ہے یہ مگر قول بشر سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ جلد داخل کریں اوسکو سقر میں اور کس شے نے تجکو جتایا کیا ہے سقر آگ ہو کہ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے
جلنے سے سیاہ کرنیوالی ہے بشرہ کافروں کو اوسپر انیس ملائکہ ہیں ایک مالک جو کہ افسر اور اٹھارہ اوسکے ماتحت جنکی آنکھیں

مثل برق خاطف کرین چینگے اور حالات سخت تفاسیر میں ہیں اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوجہل نے کہا کہ تمہاری
مان تمکو روئے کہ مدعی نبوت فرماتا ہے کہ انیس خازن ہیں جہنم کے تم سب جمع ہو کر کیا عاجز ہو کہ دس دس ملکر ایک ایک کو
پکڑ لو ابوالاسد اشد بن کلدہ بن خلف جمحی نے کہا کہ میں سترہ کو روکوں تمکو اونتیس کو دس کو اپنی پیٹھ پر اور ساتھ کو اپنی
پیٹ پر روکوں پس تم کفایت کرو ہمیں دو کو علی ہذا دوسری واہیات بھی اسکی مرتکب ہیں تو ارشاد ہوا وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ
إِلَّا مَلَائِكَةً ہم نے اور نہیں کیا ہے اصحاب آتش کو مگر ملائکہ کو صاحب قوت والے ہیں ایک ملک مثلاً عزرائیل سے مقابلہ نسل
آدم کو بھی نہ ہو سکے چہ جائیکہ انیس سے ہے انیس کی تعداد اور انکا حال بیان کرتا ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ
كَفَرُوا اور نہیں کیا ہم نے گنتی انکی مگر آزمائش ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا اور صورت آزمائش کی تفصیل فرماتا ہے کہ اہل کتاب کے یہان
ملائک کا حال لکھا ہوا توریت وانجیل میں ہے مثلا درس ا فصل اول حزقیل اور درس اول فصل ہم مکاشفات میں لکھا ہے کہ
ایک فرشتہ کو میں نے آسمان سے اوترتے دیکھا جو ایک بدلی کو اوڑھے ہے اور اسکے سر پر دھنک تھا اور اوسکا چہرہ آفتاب سا اور اسکے پاؤں آگ کے
ستون کی مانند تھے اور کتب مفقودہ میں تعداد انیس کی ہو یا احادیث انبیا میں تو کوئی امر بعید نہیں تو فرماتا ہے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ تاکہ یقین
کریں اہل کتاب اور زیادہ کریں ایمان کو وہ جو ایمان لائے ہیں اور نہ شک کریں وہ جو دیے گئے ہیں کتاب اور ایمان والے وَلِيَقُولَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور تاکہ کہیں وہ جنکے دلوں میں مرض ہے یعنی منافق
اور کافر کیا ارادہ کیا اللہ نے اوسکے ساتھ مثل کا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ
رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اسی طرح سے گمراہ کرتا ہے اللہ جسکو چاہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے اور نہیں جانتے ۱۴ع
تیرے رب کی لشکر کو مگر خدا اور جن صفات سے وہ موصوف ہیں اور نہیں ہے وہ موعظت مگر نصیحت بشر کے لیے اور خدا تعالیٰ نے ملائکہ کی
چاند ہر کسی کا ہے رات دن صبح و سورج جو اوس کی مخلوقات سے ہیں کہ دیکھنے کا مقام ہے کہ ایسا چاند کی روشنی کسقدر پھیلتی ہے اسطرح
رات و صبح کا حال ہے تو دوزخ کی بڑائی اور اوسکے حفظ کا حال سمجھنے کے لیے ارشاد ہے كَلَّا وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ وَالصُّبْحِ
إِذَا أَسْفَرَ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ تحقیق قسم ہے قمر کی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی جبکہ سفید
ہو وے تحقیق وہ البتہ بڑی چیزوں میں سے ہے یعنی آتش دوزخ البتہ ایک بڑی چیز ہے خوف دلانے والا آدمی کا فرشتہ کے لیے اور اسطرح سے اوسکے
حفظ کی وسعت ہے دین اور قمر کی طرح سے اسلام ہے بڑھنے والا ہے اور شب کفر زوال پذیر اور صبح اسلام نکلنے والی ہے کہ آفتاب نکلکر

اور نہ ایمان لاوُن اوسکے ساتھ آیا جمع کرے اللہ ہڈیان ترتیب آیات سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پروس کے سبب نزول وحی کے
وقت حضور علیہ السلام کے ہونٹ ہلانے وہ ملامت کرتا اور ابوجہل نے کہا تھا کہ نماز میں محمد کو اگر پاؤن تو مارونگا تو اوسپر دم
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ قسم ہے روز قیامت کی
اور قسم ہے نفس ملامت کرنیوالی کی جو مثل عتبہ و عدی و ولید و ابوجہل کو ملامت کریگا کہ آیا ہم البتہ جمع کرینگے انسانوں کی
ہڈیوں کو یہانتک کہ اوسکی پوروں کو اور البتہ وقت ملامت کا کفار کو ہے جواب قسم محذوف ہے جیسا کہ آیندہ دلالت کرتی ہے اور پہلے
عدی بن ربیعہ کے حال کی طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ کیا گمان کرتا ہے انسان کافر
مثل عدی بن ربیعہ کی کہ ہم نہ جمع کرینگے اوسکی ہڈیاں بروز قیامت بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ ہاں جمع کرینگے اسی حالت میں
کہ ہم قدرت رکھنے والے ہیں اوسپر کہ برابر کریں اوسکے پوروں یعنی ذرا ذرا اوسکے وجود کو ہم بنانیوالے ہیں لیکن کافر مثل عدی بن ربیعہ
ایمان نہ لاویگا اور نہ فقط اسی پر اکتفا کرے بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ بلکہ ارادہ کرے کافر تاکہ فجور کرے آگے روبرو
جو کہے کہ اگر اوسکو معائنہ بھی کرون تو ایمان نہ لاؤن تو بروز قیامت اوسکو ملامت کرنا ہی کا اوسکو یاد آویگا اور اوسکو سخت ملامت ہو
يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ یعنی یہ سوال کرے کہ کب ہو روز قیامت تو آج کے روز تو اوسنے انکار کیا لیکن روز قیامت کیسے انکار
کریگا جیسا ارشاد ہے فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝
پس جب متحیر ہو بصر اور گرہن پا جاوے چاند سیاہی میں کہے کافر آدمی اوس روز کہاں ہے فرار کا مقام ہرگز نہیں ہے متنبہ ہو آدمی اون بد
اعمال کے ساتھ جو پہلے کیے اور پیچھے کیے اور اوسکو برے اعمال پر اطلاع مخصوص بروز قیامت نہیں بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝
وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ بلکہ انسان کافر بالخصوص عدی بن ربیعہ پردوں میں رہنے کے سبب رات دن کے اپنا دیکھنے سے اپنا حال
بینا ہے کہ خلاف نہی موجب خرابی ہے اگرچہ ڈالے اپنے اوپر عذر کے پردے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل کے پڑھتے وقت قرآن کو
ساتھ پڑھتے جاتے تاکہ کوئی حرف قرآنی ضائع نہ ہو جاوے اور ہونٹوں کو ہلاتے تو اسبب یہ ہے کہ اس تحریک لعوی عذر کے قریب پروس کے
سبب اکثر دیکھکر معترض ہوا ہو کہ یہ کیا عادت بد ہے کہ مقابل کی پہلی بات ایسی جو خلاف دستور دیکھی قابل ملامت سمجھا ہے تو
ارشاد ہوا لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ مت تحریک کر قرآن کے ساتھ جبرئیل کے پڑھنے کے وقت اپنی زبان کو تاکہ تو اوسکے ساتھ جلدی کرے

متل جنتقد و مصنف کے اسکو آزماوین پس اسکو سنتا دیکھتا کیا جیسے اسکی تحقیق سورہ آوامین آتی ہے انا ھدینٰہ السبیل
اما شاکرا و اما کفورا ٥ ہم نے اسکو راہ بتلائی معرفت نبی یا وہ شکر گذار ہو کہ معتقد توحید ہو یا سرکش کافر
بن کے نکلے، روز جزا ظہور کیا تو اس روز کی نسبت ارشاد ہے انا اعتدنا للکٰفرین سلاسلا و اغلالا و سعیرا ٥
تحقیق ہم نے کافروں کے لئے تیار کی ہیں زنجیریں و طوق اور آگ کہ جو ننگ سرکشی ہے اور دنیا میں جیل کیا مالدار کیا اہل اسلام تحفہ کہ وہ متقین
ہونگے انکا ذکر فرماتا ہے ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا ٥ تحقیق ابرار پیوینگے پیالہ
شراب کا کہ ہو مزاج اسکا چشمہ سے کافور کے جیسا ارشاد ہے عینا یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا ٥
اور کافور سے مراد سرد کافور ہے بلکہ وہ چشمہ ہے جسکے ساتھ پیوینگے خدا کے بندے جہاں چاہیں اسکو نکالکر جہاں چاہیں اور ان عباد اللہ کا
جو شغل عملی ہے بنوا صفت ذیل سے یہ حال فرماتا ہے یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ٥
ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا ٥ وفا کرین وہ نذر کو اور خوف کریں اس دن سے
کہ شر اسکی دراز ہو اور دیوین کہانا اپنی حاجت پر مسکین یتیم و اسیر کو یہ پیشینگوئی کا ہے کہ جناب علی کرم اللہ وجہہ کہ مدینہ میں کاہل
ہو کہ سبطین رضی اللہ عنہما بیمار ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی دیکھنے کو تشریف لائے اور فرمایا کہ علی تم نذر کرو
تاکہ تمہارے بیٹے صحت پاویں اسپر تین روزہ کی نذر کی اور اللہ پاک نے شفا دی تو روزہ دونوں نے رکہا اور علی کرم اللہ وجہہ
نے یہود کے ہاں مزدوری کرکے کچھ مقدار جو پیدا کیے جسکو زہرہ رضی اللہ عنہا نے پیسا اور روٹی تیار کی تاکہ شام کریں اور افطار
کریں ایک مسکین آیا اور آواز دی کہ میں مسکین ہوں مسلمان مجکو کہانا دو کہ خدا تعالیٰ تمکو جنت سے عطا فرماوے پس انہوں نے
وہ کہانا اسکو دیدیا پہر دوسرے روز روزہ رکہا اور بدستور روز گذشتہ کہانا ہو چکا یا تو یتیم نے آواز دی اسکو کہانا
دیدیا پہر تیسرے روز روزہ رکہا اور روٹی پکائی ایک کافر قیدی نے آواز دی اسکو دیدیا اور آپ بھوکے رہے اور
اسیران عباد کا حال بیان فرماتا ہے کہ وہ دل میں کہیں انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء
ولا شکورا ٥ یہ ہیں نیت طعام دینے میں وجہ رضا الٰہی کہ جسپر دیکھو اور ہر ذات خدا ہے نہ ارادہ کرین ہم تمسے جزا کا
اور نہ شکر کا اس مقام سے صدیقہ رضی اللہ عنہا جسکو کچھ بہیجتیں اور وہ دعا دیتا تو اسکے جواب میں ویسی ہی اسکو
دعا دیتیں انا نخاف من ربنا یوما عبوسا قمطریرا ٥ تحقیق ہم خوف کرین اپنے رب سے دن ترش سخت
گرم سے فوقٰہم اللہ شر ذلک الیوم ولقٰہم نضرۃ و سرورا ٥ پس نگاہ رکہا اللہ نے انکو اس دن سے

حالت دو ولید بامشرکین ابوجہل کی جو نماز کو منع کرے اور کہے میں نبی کو قتل کرونگا ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مارا جانا
نسبت فسق میں اور اسفر عتق کے سوال ہو وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ
لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ اور یاد کر اپنے رب کے نام کو صبح و شام اور رات میں بھی پس سجدہ کر اوسکے لئے اور تسبیح کر اوسکی دراز
رات میں یعنی تہجد کی نیت کیجائے خوف ابوجہل سے نہیں اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاۗءَهُمْ
يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ تحقیق یہ کفار چاہتے ہیں دنیا کی فانیہ عاجلہ کو اور چھوڑتے ہیں اپنے پیچھے ثقیل روز قیامت کو اور وہ جو اعتقاد رکھا اونکے
اسکا جواب یہ ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ ہم نے اونکو
پیدا کیا ہے اور محکم کی ہے اونکی پیدائش اور جب ہم چاہیں بدل کریں اونکی مثل یعنی اونکو تباہ کریں اور دوسرے پیدا کریں
ولید کو اور عقبہ و ابوجہل کو ہلاک کریں اور مومنین کو لاویں اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاۗءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝
تحقیق یہ نصیحت ہے پس جو چاہے پکڑے اپنے رب کی طرف راہ لیکن ہر ایک بندہ بندہ ہوا ہے مشیت حق میں جو اونکے امکان کے
ساتھ ہے تو ارشاد ہے وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ
فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور نہ چاہو گے تم مگر وہ جو چاہے اللہ موجود مطلق سے
کہ اللہ ہی دانا حکمت والا ہے داخل کرے جسکو چاہے اپنی رحمت میں کہ وہ اہل اسلام ہیں اور ظلم کرنیوالوں کیلئے تیار کیا ہے اوسنے
عذاب دردناک۔

سورہ مرسلات مکیہ ہے پچاس آیت اسکے اور دو رکوع پر مشتمل ہے

اس سورت میں اثبات دین اسلام و عذاب یا نار و عید وکفار مکہ کا اثبات قیامت ہے دلائل ساطعہ سے ہے جسکا ثبوت دلوں کو اسکی تنبیہ اور
جو شخص مضمون مکمل ۲ و ۷ دانیال و سورہ داریات سے واقف ہے وہ اوسکی دلائل سے خوب مطلع ہے کہ دانیال کی فصل میں
اونکے چار ہوا اوسکا ذکر ہے ایک بخت نصری کا جو یہودیوں پر بدنامی سے بیٹھے اور اونکو تباہ کیا دوسرے ذوالقرنین کیقباد کی جو کہ
زور و سختی سے بخت نصریوں کو تباہ کیا اور تیسری ہوا سکندری ہے جو یکبارہ چلی اور ذوالقرنین کی سلطنت کو تباہ کیا چوتھی
ہوا رومیوں کی جو کہ جھونکا ہے یہود کو تفریق کر ڈالا پھر پانچویں ہوا دولت اسلامیہ حقہ کی بادشاہت کی ہے جو ذکر خدا کی
القا کرنیوالی ہے یعنی قرآن کی جیسے روحی ساتھ ہوتا ہے پھر حشر ہے کہ کی جو سوائے سلطنت مایوں کو ٹکڑا ہو ہوا ست
جیسے ور میں اور انفصال دانیال میں ہے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ارشاد ہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝

فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا

اَوْ نُذْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ قسم ہے ہواؤں بخت تیزی چلنے والی کی جھپٹ سے پس قسم ہے ہواؤں

جو القرینی کیا انہیں کی جو تیزی سے چلیں اور قسم ہے ہواؤں سکندری کی جو ایکبارہ چلیں پس قسم ہے ہواؤں دو عیدی کی جو

بیہودہ کے لئے تفریق کرنیوالی ہوتیں اور قسم ہے ہواؤں اسلامی کی جو ذکر کی القا کرنیوالی ہیں کفار کے عذر کے لئے کہ قیامت

کا دن کہیں کہ ہمارے پاس نبی کوئی یاد دلانیوالا نہ آیا اور ڈرانیکے لئے کفار کی شکست کا اوسے تحقیق تم جو وعید کئے گئے ہو

شکست دنیا و روز قیامت سے ہونیوالی ہے پس یہ جواب قسم ہے فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ

مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پس جب ستارے محو کئے جاویں اور جب آسمان کھولا جاوے اور جب

پہاڑ جمع کئے جاویں اس ان کو لئے میعاد کئے گئے ہیں فیصلہ کرنے کے لئے اور کس شے نے جتلایا کیا ہے روز فیصلہ وہ دن ہے تو

افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالوں کے لئے یہاں درود عدہ میں ایک اہل اسلام کی فتوحات کا دوسرے قیامت کا ذکر اونکو

روئیہ پر فتوحات اسلامیہ میں تردد ہو تو ارشاد ہے اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کیا ہم نے ہلاک نہیں کئے پہلے سرکش پھر پیچھے دوسرونکو انکے بعد ہم نے

ایسے ہی ہم کرینگے گنہگاروں مکہ کے ساتھ پھر قیامت میں افسوس ہے مکذب کرنیوالوں کے لئے اگر اونکو دوسرے دعوی میں تردد ہے

تو اوسکا جواب تمثیل سے فرماتا ہے اور سند قدرت پر لاتا ہے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کیا ہمنے تمکو پیدا نہیں کیا ذلیل

پانی منی سے کہ اوسکو ہمنے کیا قرارگاہ محکم رحم میں اندازہ معلوم تک پس اندازہ کیا ہمنے جو اوسکی نسبت ہونیوالا ہے پس اچھے ہم

قدرت والے ہیں صاحب عظمت کو واحد کو جمعیت سے تعبیر اسی دال ہے قیامت کو لاتے ہیں کیا بعید ہے افسوس ہے اس روز

تکذیب کرنیوالوں کے لئے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ

اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کیا ہمنے نہیں کیا زمین کو مردوں و زندوں کے لئے کفایت

کہ ایک جاوے دوسرا آوے اور کئے ہمنے زمین میں پہاڑ اونچے سر کہ اکھڑ او پر جا کر چڑھ کے پہاڑ روشنی تک کے کر پانی شیریں بھی

اور پلایا ہمنے تمکو شیریں پانی افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے کہ اونکو شیریں پانی سے علی قادر مطلق جبکہ اس

سے ساتھ متصف ہے بعد اس کے فرمایا کہ تمکو دوزخ تمثلا لیجاوے جسکی آگ کی تین شاخیں ہوں ایک سے دو منکرین اسلام کو
گھیر کر دوسری دخان کی جو منافقوں کو گھیرے تیسری شرارہ کفار کے لئے تو حکم ہو انطلقوا الی ما کنتم بہ
تکذبون ۞ انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب ۞ لا ظلیل ولا یغنی من اللہب ۞ انہا ترمی
بشرر کالقصر ۞ کانہ جملت صفر ۞ ویل یومئذ للمکذبین ۞ چلو اے کفار اس شی کی طرف جسکے
ساتھ تم تکذیب کرتے تھے چلو سایہ تین شاخ کی طرف کہ نہ سایہ کرے اور نہ پرواہ کرے نور سے کہ وہ ڈالے شرر اتنے مثل قصر کی
گویا وہ اونٹ سیاہ زردی مائل ہیں - افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے ہذا یوم لا ینطقون ۞ ولا
یؤذن لہم فیعتذرون ۞ ویل یومئذ للمکذبین ۞ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولیں کافر اور نہ انکو اذن دیا جاوے
اونکے لئے کہ وہ عذر کریں کہ عذر پذیرا ہو افسوس ہے اوس دن کافرونکے لئے اور وہ جو فرمایا تھا کہ کس شخص نے جتلایا
کہ کیا ہے وہ روز فصل فرمایا ہذا یوم الفصل جمعنکم والاولین ۞ فان کان لکم کید فکیدون ۞
ویل یومئذ للمکذبین ۞ یہ روز فیصلہ کا ہے جمع کرینگے ہم تمکو اور پہلوں کو پس اگر تمکو ہو کوئی مکر نبی کے مقابلہ میں ع
پس مکر کر دیکھو میرے ساتھ کچھ تمہارا مکر نہ چلیگا افسوس ہے اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے ان المتقین فی ظلل وعیون ۞
وفواکہ مما یشتہون ۞ کلوا واشربوا ہنیئا بما کنتم تعملون ۞ انا کذلک نجزی المحسنین ۞
ویل یومئذ للمکذبین ۞ بتحقیق متقی نور والے سایہ میں چشموں میں اور میووں میں ہونگے اُس سے کہ چاہیں حکم ہوگا کہ کھاؤ
پیو گوارا اور فرمایا جاوے یہ پانی جنتیوں کا خوش حال اس سبب سے کہ تم عمل کرتے تھے ایسی ہم جزا دیں نیکوکاروں کو لئے افسوس ہے
اس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے اور کافر کو حکم ہو کلوا وتمتعوا قلیلا انکم مجرمون ۞ ویل یومئذ
للمکذبین ۞ کھاؤ اور تمتع پکڑو کہ تم مجرم ہو افسوس ہے اُس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے واذا قیل لہم ارکعوا
لا یرکعون ۞ ویل یومئذ للمکذبین ۞ اور جب کہا جاتا ہے انکو کہ جھکو خدا کے لئے تو وہ نہیں جھکتے افسوس ہے
اُس روز تکذیب کرنیوالونکے لئے پس جبکہ ایسی دلائل روشن سے اسلام کی خوبی کا ثبوت ظاہر ہوا جسے ایسے حال
پر ایمان نہ لاوے تو ارشاد ہوتا ہے فبای حدیث بعدہ یؤمنون ۞ پس کس بات پر بعد اسکی ایمان لاوینگے اہل اسلام کو جناب اسکی ع

سورہ نبا مکیہ ہے چالیس آیت کے دو رکوع پر مشتمل ہے

وجہ مناسبت پہلی سورت کے ساتھ ظاہر ہے کہ جسمیں قیامت کا بیان بدلائل ساطعہ ہے ہوا وسمیں کفار مکہ اختلاف کرتے

مارا جاوے سو تو فرعون کی تباہی سی جو بڑی شوکت والا تھا ابوجہل کی تباہی پر ہسکے چنانچہ فرماتا ہے وَالنّٰزِعٰتِ

غَرْقًا ۙ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ قسم ہے
ہواؤں بحسب نظری کی جو کھینچنے والی ہیں دل کی جو ہین اندر گہسکر اور قسم ہے ہواؤں ذوالقرنین کی جو یہود کو خوش
کرنیوالی عظیم خوشی سی ہوئین اور قسم ہی ہواؤن سکندری کی پہاڑ اور اڑانیوالی ہوئین بڑی اوڑا لیجانیوالی پس قسم ہے ہواؤن
رومیہ کی جو سبقت لیجانیوالی ہین یہود کی بربادی مین پس قسم ہے اہل اسلام کی ہواؤں کی جو تدبیر کرنیوالی ہین کارکی
تا قیامت کہ شان ہی اوسکی اللہ بار دگر بھیجے گی تحقیق قیامت آنیوالی ہے جیسے قسم کی اس جواب پر آیت ذیل دال ہے
جسکے اعتماد سے جواب محذوف ہے يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۗ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ جسدن صور اول سے ہلے زمین ہلنے والی پیچہے آوے اوسکے صور دوم سے ردیف ہونیوالی
دل اوس روز خوف کرنیوالے ہونگے ہون آنکھیان خشوع کرنیوالی ہون يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۗ
ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۗ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ جو کہین کہ آیا ہم رد کئے جاوین اول حال مین
آیا جب ہون بوسیدہ ہڈیان کہین یہ اوسوقت مین بار دگر زیانکاری ہے فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَاِذَا
هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۗ پس وہ جزین نیست ہو ایک نفخ اسرافیل ہے پس ناگہان ہونگے وہ زمین صاف مین کہ ارض محشر ہے
اور مقام بعد انبیاکی پیشنگوئی مین اگرچہ بظاہر ہو لیکن جبکہ معلوم کیا گیا کہ یہ خبر نبی کی ہے جو سچی ہے پہر اوسمین
بعد نہیں اور فتح اہل اسلام پر جو بعد اونکو تہا تو اوسکی اور قیامت کی تحقیق مین سند حدیث موسیٰ سے لاتا ہے
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ۙ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۙ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ آیا آئی تجکو موسیٰ کی حدیث
جبکہ پکارا اوسکو اوسکے رب نے پاک جنگل نام طویٰ مین جا فرعون کی طرف کہ وہ سرکش ہے پس فرما کہ آیا ہے تیری لئے رجوع طرف
اسکی کہ تو پاک ہو اور راہ بتاؤن تجکو تیرے رب کی طرف کہ تو خوف کرے یعنی قیامت سی تو جب موسیٰ نے خطاب
خروج کی کہا کہ میرا خدا اور تیرے باپ دادون ابراہیم و اسحاق و یعقوب کا خدا مجکو ملا اور لوگ معتقد قیامت کے ہین یا جنم کے
ہین تو فرعون کو اونکی ناموسکی نہ پر لینے سے اور اونکی قائم رہنے سے کہ جسم نہین لیا تعجب ہوا اور قیامت کا آنا موسیٰ کے
قول سے سمجھا تو اسقدر تغیر عالم کو بہت بعید سمجہا تو اوسکا لیہ عصا کی حالت سے بدر کرایا کہ یا تو وہ عصا تہا اور وہی اژدہا

ہاتھوں کے ساتھ لکہو ہو نہ جیسے فوسل ۱۰ و دوم تکوین مین جو خلاصہ صحف مکرم آدم ہے حیات کرکے اور فصل ۱۱ انکوین خلاصہ صحیفہ مرفوع ابراہیم مین برکت کر کے اور فصل ۱۸ سفر ثنی صحیفہ موسیٰ مین پارہ پارہ کرکے کہا گیا ہے اور فصل ۱۷ یوحنا کی مکاشفات جو بزرگ لکہنے والونکے ہاتھ سے لکہی ہوئی ہے فصل ۱۷ سفر ثنی کو مسیح نے بحق احمد ما نا ہے اور فصل ۳ کتاب اعمال مین جو نیکوکار ہاتھ کی لکہی ہوئی ہے تسلیم کیا ہے اور گو توراۃ کے مجموعہ و انجیل پر حوادث گذرے لیکن اونکا وجود زمانہ نبوت حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین بالبداہت آیت وعندہم التوریۃ فیہا حکم اللہ سے ظاہر ہے تو توراۃ سے مراد وحی کہی لیا سخت تعصب ہے علی ہذا ولیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ وجود انجیل زمان نبوت خاتم المرسلین مین ظاہر ہے اور انجیل یحیی کی فصل ۵ مین تفصیل رجال خلفا موجود ہے اور توراۃ وہب منبہ تابعی کے پاس موجود تہی ایسی نسخ وجود کا انکار سراسر تعصب ہے جیسے کہ آیت مصدقا لما معکم اعلی ندا کرتی ہے کہ جو تمہارے پاس ہے اسکی یہ تصدیق ہے سوائے اوسکی جو محرف ہے اور عتیبہ خبیث کو کس شے کا فخر ہے کیا وہ نطفہ سے پیدا نہین اور ویسی ہی ذلت سے اوسکا وجود ہوگا جیسے

ارشاد ہے قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَهٗ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ کَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ قتل کیا جاوے

انسان عتیبہ کسقدر اوس نے کفر کیا کس شے سے اوسکو اللہ نے پیدا کیا نطفہ سے اوسکو پیدا کیا پس اندازہ کیا اوسکا مقدار سعین پھر راہ اوسکو آسان کیا پھر مار ڈالا اوسکو کہ شیر اوسکو پہاڑ کہا پھر قبر مین رکہی اوسکو پھر جب چاہے زندہ کرے اوسکو تحقیق نہ ادا کیا اوس نے اوسکو جسکا اللہ نے حکم کیا تہا اور تہوڑی مدت گذری کہ شیر نے اوسکو پہاڑ ڈالا کہ سورۂ تبت یدا مین آتا ہے اس سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکو فرمایا تہا کہ کتا اوسکو پہاڑ دیگا تو باوجود یکہ ابی لہب اوسکی حفاظت بہت کرتا تہا پھر سفر مین اوسکو وسط قافلہ مین ابی لہب نے سلایا لیکن شیر نے دوسرے سے تعرض نکیا اور عتیبہ کو ہی پہاڑ ڈالا اور عتبہ فی الجملہ نسبت عتیبہ کے نرم تہا جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے پھر یہ منظر ترکت سوداگری اور باپ و ماں بہائی وغیرہ کی ایمان نہ لائے تو غالبا اوسکی سبب

ارشاد فرماتا ہے فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاکِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّکُمْ وَلِاَنْعَامِکُمْ

پس چاہئے کہ دیکہے انسان اپنے کہانے کی طرف کہ ہمنے ڈالا پانی اوپر سے ڈالنا پھر جو ہا ہمنے چیر ا پس پیدا کئے ہمنے دانے و انگور و گہاس و ترکاریان و کہجور و باغ گہنے اور میوے اور پہل جو چارے تمہارے لئے اور تمہارے چوپایونکے اور اب کی تحقیق لوگ پوری معلوم

دیکہاوی جاوے اور جب نامۂ اعمال پراگندہ کیے جاوین اور آسمان کہولے جاوین تاکہ ہر ایک آسمان کے فرشتے آوین اور
بالآخر روح اعظم فیصلہ کے لیے تخت پر جلوہ گر ہوا اور جب جہنم سلگہایا جاوے اور جب جنت زینت دیجاوے جس وقت
عدالت ہو تو جانے نفس اوسکو جو حاضر کیا جاوے یعنی عمل کیا ہو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو
دیکہے حال قیامت وہ سورۂ تکویر کو دیکہے اور تو دوزخ سے بچنے کے لیے اور جنت کے حصول کے لیے قرآن کو تسلیم کرو
اور قرآن مجید کی نسبت جو کفار کو انکار ہے حالانکہ ہر زمانہ مین اوسکی پیشینگوئی ہوتی آئی ہے جیسے دورہ فصل ۲۰
متی کی تفسیر سے پانچ انبیا کو اکب مثال سے دریافت ہوے تو ارشاد ہے فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝
وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ
ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ
الْمُبِيْنِ ۝ پس قسم کہاؤن کوکب آدم جیسے والے کی جنکا بیان کہ زمانہ ہو دور تا اور ست کی ہیا کیا ہین برکت قرآن
کی طرف اشارہ بطور پیشینگوئی بیان کیا اور قسم کہاؤن خنس کی اور خنس غایب ہونیوالے کو کہتے ہین جو کوکب ابراہیم ہے
جو تا زمان یوسف جاری یعنی گذرنیوالا ہوا اور اونکی پیشین گوئی قرآن کی نسبت مفصل گذری کہ ہمارے یہان اوس سے
برکت پاوین کہ برکت سے مراد قرآن سے ہے اور قسم کہاؤن ستارہ موسی دا ہارون کنس پوشیدہ ہونیوالی کی اور موسی کی
پیشین گوئی اہل اسلام کی نسبت مفصل گذری کہ پارہ پارہ کلام خدا بنی اسماعیل ختمی کے مونہ مین ہوگا جیسے فصل ۱۸ سفر ثنی
مین ہے اور رات جو گذری کہ مثل چراغ سحری زمانہ مسیح تہا جیسے درس ۱۹ فصل اول نامۂ دوم پطرس مین دولت مسیح کو
چراغ سحری کر کے لکہا ہے اور مسیح کی پیشین گوئی قرآن کی نسبت فصل ۱۲ یوحنا مین گذری کہ فصل ۱۸ سفر ثنی موسی کو
تسلیم کیا اور قسم کہاؤن صبح اسلام کی جب پوپہوٹی جیسے درس مذکورہ فصل دوم مکاشفات مین موعود ہے جسکے نبی پر
قرآن اوترا بتحقیق قرآن قول رسول بزرگ جبرئیل ہے جو بزرگ ہے روح اعظم صاحب عرش پاس باجاہ فرمان بردار
وہان امانت دار اور نہین ہے صاحب تمہارا یعنی پیغمبر دیوانہ جو اسکی بات نہ مانو جیسا کچہ ولید نے کفار مکہ کے
رو برو دیوانہ پن سے آپکی نسبت انکار کیا جیسے تا ذیل سورۂ مدثر مین گذرا اور البتہ دیکہا پیغمبر نے جبرئیل کو افق مبین مین
کہ عالم شہادت سے عبارت ہے جیسے افق اعلی عالم ارواح سے عبارت ہے جو عالم روح اعظم کا ہے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِيْنٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ اور نہین ہے وہ غیب پر گمان کرنیوالا

کاہنوں کے طور پر اور نہیں ہے شیطان رجیم کے قول کے ساتھ مشابہ پس کہاں جاتے ہو اپنے خیالوں میں کہ اسکو
تسلیم نہ کرو اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ؕ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نہیں ہے قرآن مگر پند ہے عالموں کے لئے اُس شخص کے لئے جو چاہے تم میں سے
کہ راہ درست اختیار کرے اور تم نہ چاہو مگر یہ کہ چاہے رب العالمین۔

سورۃ الانفطار مکیہ ہے انیس آیت کی

یعنی ذکر ہے کہ ولید ابن مغیرہ صاحب مال و اولاد کا حال سورۂ مدثر میں گذر گیا اور باوجود قرآن کی خوبی کے
اقرار کے کافر رہا اور کافر مسمی اشد بن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گستاخی کرتا اور اسپر چونکہ تا ایک
زمانہ آفت نہ آئی تو اوسکو غرور ہوا اور قیامت کا منکر ہوا تو اوسکے حال پر یہ سورت نازل ہوئی تو ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ وَ
اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ جب
آسمان پھٹے اور تارے پراگندہ ہوں اور دریا زمین مکشوف پر مانند لوح کی طرح بہا دیے جاویں اور جب قبریں
زیر و زبر کیجاویں جانے ہر نفس اوسکو جو مقدم کیا مفسدہ اور موخر کیا سنت بد سے يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ
مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ
مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ اے انسان کافر کس شے نے غرور میں تجھکو
ڈالا اپنے رب کرم والے سے جسنے اپنے کرم کی وجہ سے تجھے ہنوز عذاب نہیں دیا کہ اوسنے تجھکو پیدا کیا پھر شکل کامل
کیا تجھکو پس پھیرا تجھکو دوسری حیوانوں کی صورت سے جس صورت خوب میں چاہا تجھکو بنایا مغرور نہیں ہوا بلکہ
تونے تکذیب کی دین کی او کفار مکہ اور دوسرے تمکو بھی راہ حق سے پھیرا وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ كِرَامًا
كَاتِبِيْنَ ۙ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور تحقیق تمہارے اوپر لازم کئے ہیں اللہ نے البتہ کراما کاتبین
البتہ حفاظت کرنیوالے سے ہیں جانتے ہیں جو تم کرو کتاب سجین میں تم داخل ہو اور اہل اسلام کتاب علیین میں
پس آخرت اور دنیا میں محصور ہیں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۙ يَّصْلَوْنَهَا
يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ تحقیق نیکو کار البتہ نعمتوں میں ہوں اور گنہگار کافر البتہ دوزخ میں جاویں

داخل ہون اونمیں بروز دین اور اوس دوزخ سے غائب ہون وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ
مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۙ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۙ اور کس چیز نے تجھکو
جتلایا کیا ہے روز دین پہر کس شے نے جتلایا کیا ہے روز دین دن ہو کہ نہ مالک ہو کوئی نفس کسی نفس کا ذرہ بہی اور
کار اوس روز خدا اسکے لیے ہو۔

سورۃ المطففین مشہور مدنی ہے اور تحقیق حالات سے مکی ظاہر ہوتی ہے ۳۶ آیۃ کی

اسمین مجرم مشرک کفار قریش مثل ابی جہل اور ولید بن مغیرہ و عاص و وائل متکبرین مکہ کا حال ہے جو غریب
مسلمانون پر ٹھٹھا کرتے اونہین سے نضر بن حارث کا مقولہ تہا کہ قرآن رستم و اسفندیار کی کہانیوں کی طرح کے
پرانے قصے ہین اور سورہ رحمن سے ظاہر ہے کہ وہ کم تولا بہی دوسرونکو دیتے تہے جس پر کے اونکو تنبیہ سورہ رحمن میں ہے
اور نیز جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے ابو جہینہ کے لیے دو صاع درست ہوتے تھین
ایک لینے کی دوسری دینے کی تو مدینہ مین آتے ہی یہ سورت غالباً پڑہی گئی پس سدی نے بہ نسبت ابو جہینہ کے
نازل سمجھی اور چونکہ دوسرے اخبث الناس بہی ایسے جو مدینہ مین ایسا کرتے تو اونپر بہی جا نکلے عبد اللہ بن عباس نے
اونکے حق مین سورت ہذا کا نزول سمجہا اور اس سورت مین بہی جیسے پہلی سورت مین قیامت کا ذکر ہے اور اہل کفار مکہ
تولنے والونکی نسبت جو دوسرونکو کم دیتے اور دوسروں سے زیادہ لیتے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ وَيْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۙ افسوس ہے اون کم تولانے والوں پر جب کیل کرادین
آدمیون سے اونکی خرید کے لئے پورا کرا دین پس اعتبار لفظ علی کے یہ معنی بنظر ضرر دوسرونکی لایا گیا ہے وَاِذَا كَالُوْهُمْ
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۙ اور جب خود کیل کرین یا وزن کرین دوسرونکو کم کرین کیا اونکو یہ یقین نہیں اَلَا يَظُنُّ
اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ تحقیق وہ گمان کرین
کہ یہ لوگ اوٹہائے جائینگے بزرگ دن والے کے لیے جس دن کہ کہڑے ہوں آدمی رب العالمین کی حکم کی موافق انصاف کو كَلَّآ
اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۙ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۙ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ وَيْلٌ يَّوْمَىِٕذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙ اس روز کا ہونا تحقیق ہے تحقیق کتاب فجار البتہ سجین ہے
اور کس چیز نے تجکو جتلایا سجین کو کیا ہے وہ سجین جسکو دوسرے مقام پر جتلایا نہیں گیا کتاب ہے لکہی ہوئی جسکے نقوش

تھا روا اونکے اعمال ہون افسوس ہے کہ اس روز ان تکذیب کرنیوالونکے جو جزا کے روز کو جھٹلاتے ہین ؀ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ

اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ؀ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؀ اور نہین جھٹلاتا اسکو

اونکو مگر ہر تجاوز کرنیوالا گنہگار مثل نضر بن حارث کی جب پڑھی جاتی ہین اسپر ہماری آیات کہتا ہے اگلی کہانیان ہین مثل

اہل فارس کی رستم و اسفندیار کی كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؀ ہرگز اونکا یہ قول درست نہین

بلکہ زنگ چھپا یا ہے اونکے دلون پر اوسکا جو عمل کرتے تھے یعنی کفر کے سبب كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؀

حق یہ ہے کہ اپنے رب سے اس روز البتہ حجاب والے ہونگے ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؀ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؀ پھر تحقیق وہ البتہ داخل ہونگے دوزخ مین پھر کہا جائیگا یہ ہے وہ دوزخ جسکی تم تکذیب کرتے تھے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ؀ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ؀ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؀ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ

حق ہے کہ کتاب ابرار کی علیون مین ہے اور کس شے نے جتلایا تجکو کہ علیون کیا ہے وہ کتاب ہے لکھی ہوئی کہ حاضر ہوتے اوسکو

مقرب کہ عالم علیون کو کتاب مرقوم سے استعارہ کیا جیسے نقوش مقرب ہوتے ہین ... اول سے ظاہر ہے کہ کتبن او علیون کی

تفسیر لفظ کتاب سے ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ؀ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ؀ تحقیق نیکو کار مثل عمار و صہیب

و بلال وغیرہ کی البتہ نعمت مین ہونگے تختون پر بیٹھکر دیکھتے ہونگے کافرون کو جیسے کفار امرا اور دن پر ہنسے مومنین تختون پر کرتے

بیٹھے اور یہ ہون پر ہنسے تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ؀ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ؀ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ

وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ؀ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ؀ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ؀

تو پہچانے اونکے مونہون مین نعمت کی تازگی پیوین خالص شراب طہور مہر کردہ شدہ ہے جسکی مہر مشک ہے اور اسمین چاہیے کہ رغبت

کرین رغبت کرنیوالے اور مزاج اوسکا تسنیم سے ہے وہ ایک چشمہ ہے جس سے پیوین مقرب اہل اللہ اہل عشق و ذوق و شوق والے ابن

عباس کا مقولہ ہے کہ تسنیم وہ شے ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فلا تعلم نفس ما اخفی لہم فرمایا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ؀ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ؀ تحقیق جن کفار نے بالخصوص اہل مکہ نے

جرم کیا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہنستے تھے اور اونکو جب دیکھتے غمز کرتے تھے یعنی مثل ولید وغیرہ کی جو ہنکو دیکھ کر بلال و صہیب

و عمار وغیرہ و سمجھ کہ کیا یہ لوگ دین و دنیا کے مالک ہونگے وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ؀ وَاِذَا رَاَوْهُمْ

قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ؀ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ؀ اور جب لوٹتے اپنے اہل کی طرف لوٹتے باتین

سامنے کو چلاتے مسلمان بیمار اہی اور جب مسلمانوں کو دیکھتے کہتے کہ یہ گمراہ ہیں اور یہ بھیجے نہیں گئے کافر اہل اسلام پر
محافظت کرنیوالے تاکہ اونکا احوال کی ہلاکت کریں اور عیب لگائیں فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝
عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ پس آج کے دن ایمان والے کافروں سے ہنس
تختوں پر دیکھیں تحقیق سزا دی گئی کافروں کا جو اونکی خود ہنسی کرتے تھے جب آسمان پھٹیں یعنی پھٹنا ہو جسکا وعدہ ہے جسکا
ذکر آیندہ سورت میں آتا ہے

ع ۲

سورۃ انشقاق مکیہ ہے پچیس آیت کی

مخفی نرہیکہ پہلے پانچ آیات اس سورت کے متعلق ہیں پہلی سورت سے اور پھر جواب آسکا ہی جو عذاب کے دیرہ ہو ہی کفار ایمان
لائے ہیں قریب کہا ہی تھی دینے اسلام کی عدم شوحاسب سی کفار مکہ ایمان نہ لاتے تھے تو اس سورت میں ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ
مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ جسوقت آسمان شق ہوں ملائک کے
آنے سے اور سنے آسمان اپنے رب کے حکم کو اور لائق ہے کہ وہ سنے اور جسوقت زمین پھیلا دی جاوے یعنی ٹیلوں اور پہاڑوں کو اُٹھا جاوے
اور ڈالدے اوسکو جو اوسمیں ہے اور خالی ہو جاوے سب سے اور سنے حکم رب کو اور وہ لائق اسکے ہے کہ سنے تو اوس وقت
کی سنت ارشاد ہے يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ اے انسان تحقیق تو عامل
و محنت کشندہ ہے اپنے رب کی طرف محنت کرنا پس اوسکے بعد اُس سے تو ملنے والا ہے پس ہر ایک عمل ہے مانند عمل ہے پس
اسکی مثال مانند احوال ہیں فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝
وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۝
وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ
بَصِيرًا ۝ پس لیکن وہ جو دیا جاوے اپنی کتاب اپنے داہنے ہاتھ میں پس جلد حساب کیا جاوے آسان حساب اور
پھرے اپنے اہل یعنی حوروں کی طرف خوش اور لیکن وہ جو دیا جاوے اپنی کتاب پیٹھ پیچھے سے لوجے ہو ہلاکت اور داخل ہو
دوزخ میں کہ تھا وہ اپنے اہل میں لڑکے ساتھ خوش تحقیق اوسنے گمان کیا کہ رجوع کریگا ہرگز نہیں ہاں تحقیق اوسکا
رب ہے اوسکے حال پر پس اس سورت میں ایمان لانا ضرور ہے اگر ایمان میں دیری اس وجہ سے ہے کہ اسلام کی

فتوحات ہیں آپس حکاد کر میں ہوں ہم اسے سورہ کے ذیل کی ذیل میں ہم لکھیں گے تو اوسکی تحریر بعینت الی الشقاق سے پکڑنی چاہئے جسکی قسمیں کہائی جاتی ہیں کہ قسم میں ایک قسم کی شہادت ہے اور سورت سابق میں مطابق فصل ۲ متی کے پانچ دوروں کا حال زمانہ آدم سے زمانہ اسلام تک دریافت ہوا وہی بیان ذیل میں فرماتا ہے کہ شفق زمانہ اول دورہ آدم سے اشارہ ہے جو رات کے سبب چھپی اور رات وہ زمانہ دوسرے دورہ ابراہیم کی طرف ہے اور ما وسق اشارہ تیسرے دورہ موسیٰ کی طرف جس جمعیت ہوئی اور والقمر اذا اتسق اشارہ چوتھے دورہ کی طرف ہے جو چراغ سحری کے طور پر تمام ہوئے کو ہوا اور لتوکبن طبقا عن طبق اسلامی دورہ کی طرف اشارہ ہے کہ عالم میں خدا تعالیٰ از ترتیب رکھی ہے کہ ہر شے اسی وقت پر پوری ہوتی ہے تو تم بھی درجہ بدرجہ مراتب موعودہ کو پہنچو گے مابران فرماتا ہو فلا اقسم

بالشفق ۝ والیل وما وسق ۝ والقمر اذا اتسق ۝ لترکبن طبقا عن طبق ۝ فما لھم لا یؤمنون ۝

پس قسم ہے شفق دورہ اول کی اور قسم ہے رات دوسرے دورہ کی اور قسم ہے اوسکی جو اکٹھا کرے تیسرے دورہ کی اور قسم ہے چاند کی جبکہ تمام ہو چوتھے دورہ کی بہت البتہ تم پاؤ گے ملائکہ والاتر موجودات زمانہ اسلامی میں درجات عالی درجہ بدرجہ پس کیا ہو کفار کے کہ ایمان نہیں لاتے اور اسی حالت کو خواستگار ہیں کہ ہر ایک شے کی ابتدا و انتہا معین ہوتی ہے دیکھو پانچ دور دل میں دیکھو کہ کیسے نہ اپنی وقت آئے اور پھر فتوحات اسلامیہ کو غور کریں اس مقام پر مطلب حدیث کو غور کریں کہ اگر کوئی یہودی ہشت میں گیا ہوگا تو مسلمان بھی وہاں جائیگا یہ بھی ایک منقبت موسیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے جو فصل ۱۰ سفر عمی میں ہے اسی مثلیت کی وجہ سے بیت مقدس دو مرتبہ قوم یہود سے نکلی دو مرتبہ اہل اسلام کے قبضہ سے نکلنے والی ہوئی ایک مرتبہ تو سبب میں جسکو صلاح الدین نے واپس لے لیا اور دوسری مرتبہ عنقریب عرصہ میں نکلنے کی کہ مہدی علیہ السلام واپس لینگے و اذا قرئ علیھم القرآن

لا یسجدون ۝ بل الذین کفروا یکذبون ۝ واللہ اعلم بما یوعون ۝ فبشرھم بعذاب

الیم ۝ الا الذین امنوا وعملوا الصلحت لھم اجر غیر ممنون ۝ اور جب پڑھا جاوے قرآن اوپر انکے نہیں جھکتیں بلکہ وہ جنہوں نے کفر کیا ہے تکذیب کرتے قرآن کی اور اللہ دانا ہے اسکے ساتھ جو دلوں میں رکھتے ہیں ارادہ قتل پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پس انکو بشارت دے عذاب بدر و قیامت دردناک کی مگر وہ جو ایمان لائے اور نیکوکار ہوں انکے لئے اجر ہے غیر مقطوع چنانچہ زمانہ اسلام کو فصل ۲ دانیال میں آسمانی بادشاہت کہا ہے۔

سورۃ البروج مکیہ ہے مشتمل ہے بائیس آیات پر

اس سورت کا ربط پہلی سورت سے ظاہر ہے کہ پہلی سورت میں بھی مشرکین و مؤمنین کا ذکر ہے اور اسمیں بھی وہی ذکر ہے اور
زمان اسلام کو خدا کی بادشاہت و آسمانی بادشاہت یعنی روحانی بادشاہت فرمایا جاتا کتب مقدسہ
بالخصوص فصل ۲ دانیال میں ہے اور مزبور ۱۴۹ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا گزیدہ اور دلپسند کرکے فرمایا ہے
جنکی امت میں ستر ہزار ایسے اشخاص ہوں جنکی ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار بلا حساب و کتاب جنت میں جاویں جنپر
ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ غبطہ کریں کہ کاش انمیں سے ہم ایک ہوتے اور یوم موعود وجود آدم سے ہزار ہفتم مقدس حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا زمانہ ہے جو قیامت اولیٰ قیامت مقدس ہے کرکے فصل ۲ مکاشفات یوحنا میں کہا ہے اور شاہد روز جمعہ ہے سلام
کی خوبی کی نسبت جسکی عظمت و یاد داشت بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کے جو آدم کی ساتویں ہزار میں ہونیکو ہے
اور مشہود روز عرفہ ہے جسمیں آدم کے عصیان و خواہت معاف کی گئی جو شرکت فی التسمیہ سے تھی کہ آدم و حوا نے اپنے بیٹے کا نام
عبد الشیطان رکھ لیا تھا پس شرک کی مذمت بیان کی ہے کر نام رکھنے سے عبد الشیطان کرکے آدم و حوا تین سو سال تک
معاتب رہے اور کفار مکہ نے یہ نہ کیا اور مخالفت میں کمر باندھی اور اہل اسلام کو فتنہ میں ڈالا کہ سمیہ مادر عمار و یاسر پدر عمار کو
قتل کیا اور عمار پر سخت تشدد کیا اور کفار اپنی تباہی کو مثل تباہی صاحب اخدود نہ سمجھے اور قرآن کو جھوٹا کہا اور انکی
تباہی مثل اصحاب اخدود نار کی ہونیوالی تھی اور اصحاب اخدود تین ہوئے ہیں ایک مملکت یمن میں جسکا قصہ مسلم و ترمذی میں
مذکور ہے اور دوسرا ممالک شام میں یہ قصہ واقع ہونا بتلاتے ہیں اور تیسرا بابل میں واقع ہوا ہے جو تیسری فصل دانیال میں
بابل میں انبیا کی نسبت بخت نصر سے واقع ہوا اور بتا دیا جہاں پر بلا تکلف مراد ہے اور ممکن ہے کہ تینوں مقام کی طرف اشارہ ہو کہ
اصحاب اخدود چند ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فصل ۲ دانیال میں آسمانی بادشاہت والا کرکے فرمایا گیا ہے اور آسمانے
بارہ برج والا کی قسم اس مقام سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ ائمہ اطہار ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طالع میزان
آخر برج ہونے سے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیا ہیں تو مناسب ہوا کہ مجموعہ تورات کی مطابق مشرکین کے لئے
اس قصہ بخت نصر سے جو فصل ۳ دانیال میں ہے تنبیہ کیجاوے کہ بخت نصر نے سونیکی تصویر بنوائی کہ سب بنی اسرائیل وغیرہ
اسکو سجدہ کریں اور حکم نکالا کہ جو سجدہ ہماری تصویر کو نکرے وہ آگ کی خندق میں ڈالا جاوے تو سب نے سجدہ کیا مگر سدرک
اور میشک اور عبدنجو نے سجدہ نکیا جو یہود کے انبیا اور مقرب بادشاہ تھے تو انپر یہ عیب لگایا گیا کہ وہ اپنے خدا کو واحد کہ

سوا کسی کی تصویر کو سجدہ نہیں کرتے پس اس وجہ سے خندق کھدوایا گیا اور وہ سب ہو کر آگ میں ڈالے گئے پس یہ بیں اور جابجا
جو تھے وہ ایمان دار آگ کا اثر مطلق نہ ہوا پس اون کو آگ سے باہر نکلوایا اور حاکم بادشاہ کے پاس تاکہ خدا وند کی شکایت کریں وہ قتل
کیا۔ دیکھو فصل الخطاب یا تفسیر حسینی میں اس تمام قصہ کو اس سورت کی مطالعہ میں اگر ہیں کے بعض کی نسبت مسلم میں
مروی ہے مرجی کی اس کا حاصل یہ ہے کہ اگلوں میں ایک بادشاہ تھا اوسکے پاس ایک ساحر ساحب وہ بوڑھا ہوا تھا تو اوس
نے حیلہ کرنے کے لئے ایک لڑکا طلب کیا تاکہ اوسکو سحر سکھلاوے اور اس لڑکے کی راہ میں راہب رہتا تھا تو لڑکے کا
دل اوسکی طرف مائل ہوا تو اوسنے ایک روز راہ میں دیکھا جسے آدمیوں کی راہ بند کی تو اوس لڑکے نے اوسکے
پتھر یہ کہکر مارا کہ اگر راہب سچا ہے ای اللہ راہب تجھے پسند ہے تو اس جانور کو اس پتھر سے مار پس اللہ نے اوسکو قتل کیا
اور لڑکے سے اوسکے بعد اندھوں اور کوڑھیوں کو خدا تعالی نے اچھا کرایا اور ایک مصاحب شاہ کو اوسنے اندھے پن سے اچھا کیا
اور وہ بھی موحد ہو گیا بادشاہ کے پاس تجلیس کیا تو بادشاہ نے دریافت کیا جواب دیا کہ میرے پروردگار نے مجکو اچھا کیا پس
بادشاہ خدا کے نام سے غصہ ہوا اور اسکو تکلیف دینے لگا اوسنے اوس لڑکے کا نام لیا پس اوس لڑکے کو تکلیف جو
دی تو اوس راہب کا اوسنے نام لیا کہ مجکو اسی نے یہ سکھلائی ہے تو راہب کو آرہ سے چیر ڈالا اور لڑکے کو طرح طرح سے مارنا چاہا
پر وہ مرا نہ سکا بارہا اسکے ہی خدا سے دعا کر دیتا موا اور لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ میں یوں مر سکتا ہوں کہ تو مجمع کرے
اور مجکو پکڑ کے اور میرا تیر لیکر بسم اللہ رب الغلام کہکر میری مارے پس بادشاہ نے پکڑ کے بسم اللہ رب الغلام کہکے اوسکا تیر
اوسکے مارا پس وہ مر گیا اور اس کرامت کو اوسکی دیکھکر بہت سے آدمی لڑکے کے رب پر اسلام لائے تو بادشاہ نے
خندق کھدوایا اور اوس میں آگ جلوائی اور مومنین کو ڈالنا شروع کیا تو ایک عورت کو پکڑا تو اول اوسکے بچے کو ڈالا کہ
آگ میں کہا کہ ماں اب ہو کہ تو حق پر ہے اور مجکو بچانے والا اب ہے پس وہ بھی آگ میں گری ایمان کے سبب پس جو لوگ اون لوگوں کو
کیا ایمان والوں کا یاد یہ سورت اوسکی نصیحت کو ہے نازل ہوئی ہے حسن بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کے قسم کھا کر قصہ
بیان کرنے کے جواب قسم کا ارشاد ہے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝
قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ
بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ قسم ہے آسمان صاحب بارہ برج کی اور بارہ کہا اور روز موعود قیامت اور اولی پر قسم
اسلامی کی قسم ہے اور قسم ہے شاہد روز جمعہ کی اور مشہود روز عرفہ کی قتل کئے گئے اصحاب خندق کی لکڑی والی میں حکم

اس سورت میں اس کے مکر کا بیان ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی نسبت کرتے جو نجم ثاقب زہرہ
مثال میں جیسا کہ النجم ثاقب زہرہ برج حوت میں اپنے خانہ شرف میں ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اسی نے
پایا ہے اور کفار قرآن وقیامت کے منکر تھے تو جواب فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ
۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ قسم ہے
آسمان عالم ارواح کی جسکی بادشاہت زمانہ اسلام میں موجود ہے اور قسم ہے طارق کی اور تجکو کیا خبر کیا ہے
طارق فرماتا ہے نجم سور [illegible] جیسے فصل اول نامہ [illegible] وفصل دوم [illegible] میں ہے اور وہ جو کفار
کا ارادہ نبی کے قتل کا ہے تو جواب ارشاد ہے کہ تحقیق ہر نفس پر البتہ حافظ مقرر ہے یہ دلیل نفس محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر کہ اسکا حافظ حسب فعل [illegible] آیت واللہ یعصمک من الناس کے وانا لہ لحافظون
کے اللہ ہے اور کفار خوف خدا سے نہیں کرتے کہ قیامت کے منکر ہیں کہتے ہیں کہ عظم رمیم کیسے پھر کر پیدا ہوں تو ارشاد ہے
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ
عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ پس چاہئے کہ غور کرے انسان منکر مثل ابی جہل کے کس چیز سے پیدا کیا گیا پیدا کیا گیا حرکت
کرنیوالے پانی سے جو کہ نکلے مرد کی پیٹھ وپستان سے یعنی سارے جسم سے اور نیز عورت کی پیٹھ وپستان سے یعنی سارے جسم
مرد وعورت سے یعنی ہر ایک کے تمام جسم سے اگرچہ خاص مرد کی پیٹھ سے اور عورت کی پستانوں سے تحقیق خدا اسکے لوٹانے پر
بعد مرگ کے قادر ہے اور انسان کافر جو اپنی قوت ومددگار دن پر آج ناز کرے کہ میں قیامت میں مدد پاؤنگا
ارشاد ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ جس دن کہ آزمائے جاوینگے عقائد دینی
اوس انسان کا نہ کوئی قوت ہو نہ مددگار اور کفار جو قرآن کے منزل ہونیکے منکر ہیں اسکا جواب فرماتا ہے وَالسَّمَآءِ
ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اور قسم ہے
آسمان اپنی حالت پر لوٹنے والے کی کہ زمانہ اسلام میں اپنی اوس حالت پر لوٹتا ہے جبکہ پیدا کیا تھا جس میں اشارہ
ہزار ہستم میں ختم المرسلین کی طرف کیا تھا اور قسم ہے زمین صدع والی کی کہ عرصے تاریکی زمانہ جاہلیت کی
اوس پر چھا گئی ہے اور اب زمانہ اسلام آیا کہ وہ دور ہو تحقیق قرآن البتہ قول فیصل ہے اور نہیں ہے ہزل اور ٹھٹھا
قرآن کے شان سے ہے کہ وہ ساری نجاستوں جیسے فعل [illegible] سے ظاہر ہے تو کفار کا مکر بابت قتل نبی کچھ اثر نہ کریگا

جیسے ارشاد ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۙ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا
تحقیق یہ قید اور مکر کرتے ہیں کہ پانچ پانچ آدمی ہر ایک قوم کی قتل کے لیے مقرر کرین اور مین اونکی مکر کی سزا دون گا
برور بدر و سرور قیامت پس کافرون کو تو مہلت دی تھوڑی مہلت کہ صحیح سلامت ہجرت کری اور ابو جہل نے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر سو اونٹ دینے کیے تھے تو خدا تعالیٰ نے ابی جہل کے مکر کی یہ جزا دی کہ عمر فاروق
جنہوں نے ابی جہل کی طرف سے سو بڑا اقتلی کا اونٹ پایا تھا اسلام لائے اور بدر مین ابو جہل مارا گیا و بروز قیامت سخت
عذاب مین گرفتار ہوگا اور حسب آیت اولئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات کرتل کی عوض عمر فاروق اسلام لائے

سورۂ اعلیٰ مکیہ ہے انیس آیت کی

تاویل اوسکی یہ ہے کہ کفار کو جو بابت نزول قرآن کے خدا کی طرف سے انکار تھا جیسے سورت سابقہ سے ظاہر ہوا تو اونکا
استبعاد رفع کرتا ہے کہ اوسکا وعدہ زمان آدم سے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو جبرئیل کے پڑھانے پر اول سے
جو خوف تلف سے پڑھتے اسکی ممانعت ہے وہ موعود ازلی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ ابو جہل نے کیا تھا کہ
جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرے سو اونٹ اوسکو دون اور اسپر کوئی مستعد ہوا مگر عمر فاروق اور قضیہ
منعکس ہوا کہ عمر فاروق ایمان لائے جیسے سورۂ فرقان کی مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اور ابو جہل
تباہ ہوا اوسکا تذکرہ ہے تو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ الَّذِيْ
خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ تسبیح کر اپنے رب کے نام کی جو بزرگ ہے جسنے پیدا کیا زمین و
آسمان وا ونکے بیچ کو چھ چھ زمانہ مدیدہ مین پس ساتوین روز پورا ہوا کام پر کہ پہلے آدم ہونکو برباد کیا اور روز
ہفتم کو برکت والا روز ٹھہرایا حسین اشارہ ہزار ہفتم مین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا اور اب اعلیٰ وہ ہے
جسکی صفت فرماتا ہے جسنے اندازہ کیا ساتوین ہزار کا الیس ہدایت کی ہزار ہفتم مین محمد کو نزول قرآن سے پس قرآن کا
حسب وعدہ منزل ہونا ظاہر ہے پس وہ جو سورۂ سابقہ مین قول فصل ہونا قرآن شریف کا بیان کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہے
تحقیق قول فصل ہونیکی قرآن کی نسبت خدا کی طرف سے ہوئی اور اونکی مکر کی جزا کا جواب ارشاد ہے وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ
فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى ۙ اور وہ ہے جسنے نکالا سبزہ پس کیا اوسکو چورا سیاہ اسی طرح سے کفار کو سمجھنا چاہیے
کہ باوجود اونکی شرکت کے اللہ اونکو تباہ کرےگا اور جبکہ قرآن شریف کی یہ صفت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

لم جواب کا سے قبل تمام ہونے آیت کے جبریل کے رو برو اول سے شروع کرتے تو ارشاد ہے سَنُقْرِئُكَ
فَلَا تَنسَىٰ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کا حاصل یہ ہے تم پڑھا دیں گے اور یہ آیت مذکورہ بھی نہیں بھولو گے مگر وہ جو چاہے اللہ
اور وہ جو کہ ظاہرا وحی سے کیا کہ سواء اسکے دیں اور اسکو جو کہ قتل کریں اور اسکو حضرت معاذ کیا تھا اور بعد اور
نہیں طور پر بیان ہے اسی خاص کو یہاں بحر میں صلاح کی تھی اس کا جواب ہے إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ
تحقیق وہ جانتا ہے ظاہر کو اور وہ جو پوشیدہ ہے ارشاد ہے وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ اور ہم آسان کریں گے تیرے لیے
زیادہ آسانی یعنی تجربہ سے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ پس نصیحت کر اگر نفع دے نصیحت مثل عمر کی اسلام دی
مثل ابو جہل کو سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ جلد نصیحت پکڑے گا مثل عمر کی جو خدا سے خوف کرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى
الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ اور بچے گا نصیحت سے مثل ابو جہل وہ شقی
جو داخل ہوگا بڑی آتش میں پھر نہ مرے گا اس میں اور نہ جیوے گا ایسا کہ راحت پاوے قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ
رَبِّهِ فَصَلَّىٰ یہ طرح پائی اس عمر نے مثال ہے کہ پاک ہوا شرک سے اور یاد کیا اس رب کو نام کو پس نماز پڑھی کہ عمر جا کر
پھر دیگر کفار اعتراض کریں کہ سواء اسکے چھوڑ کر ایمان کیوں لائے تو جواب ہے کہ حیات دنیا ایمان والا اچھا ہے بَلْ
تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ بلکہ تم اختیار کرو ہو کہ ابو جہل اور اسکے پیرو حیات
دنیا کو اور آخرت بہتر و پائدار ہے جسکا وعدہ قرآن میں فرمایا ہے اور قرآن خدا کی طرف سے مرسل ہے جو کتب سابقہ ہے جیسے
ارشاد ہے إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ تحقیق یہ قرآن البتہ صحیفوں اگلے میں
مذکور ہے اور اس سے مخصوص صحف ابراہیم ہیں چنانچہ درس تفصیل ہے اسکو میں ساری جہاں کا برکت پا … دولت اسلام
جو مطابق صحیفہ ابراہیم لکھا ہے وہ اسی قرآن کی برکت سے لکھا ہے جو صحف موسی میں ہے چنانچہ فصل … میں
قرآن کا ذکر ہے۔

سورۂ غاشیہ مکیہ ہے چھبیس آیات کی

اس سورت میں کافروں کا مثل ابو جہل کی اور مومنین کا مثل عمر کی حال ہے جو قیامت میں ہوگا اور یہ والا …
کے بعد دعوت علی الاعلان جو ہوئی اسکا اشارہ ہے اور پہلی سورت کے ساتھ مناسبت ظاہر ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلَىٰ نَارًا

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ اور کہا جاوے مثل بلال وابو بکر وغیرہ کو اے نفس مطمئنہ رجوع ہو اپنے رب کی طرف راضی مرضی پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں

سورۂ بلد مکیہ ہے بیس آیات پر مشتمل ہے

اور پہلی سورت میں کفار بالخصوص امیہ پر عذاب ہونیکا ذکر ہو چکا ہے اس سورت میں کفار مکہ بالخصوص مثل اشد بن کلدۃ کے جو بڑا شہ زور تہا جسنے کہا تہا کہ بہت سا مال حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ پر مخفی طور پر بیجے صرف کیا ہے حالانکہ حضور صلعم خدا کے وعدہ کے مطابق جیسے فصل نہ اسفر نشی میں ہم مارے جانیوالے نہ تھے اور مکہ کا فتح ہونا بالخصوص فصل دو شعیا وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ثابت ہے اور زمان والد اعلی آدم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنیکی شمشیر لٹکی ہوئی ہے پس کیسے بہکا و شیطان سے کوئی مار سکتا تہا تو ارشاد ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ قسم کروں اس شہر مکہ کی اور تو حلال ہونیوالا ہے اس شہر میں ایک ساعت کے لئے جبکہ فتح مکہ ہوا اور جواب اس قسم پر یہ جملہ دلالت کرے اور قسم کروں والد یعنی آدم کی اور اوسکی جو اوس سے ولد ارشد ہوا ہے البتہ پیدا کیا ہے مثل اشد بن الناس کو استقامت قامت میں تاکہ نیک کام بجا لاوے پر اسنے خلاف کیا أَيَحْسَبُ أَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ آیا گمان کرے وہ کہ اوسپر کوئی قدرت رکہتا نہیں ہے یہ گمان اوسکا غلط ہے کہ نبی مکہ کو فتح کرنیوالے ہیں يَقُوْلُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ وہ کہے کہ ہلاک کیا یعنی بہت سا مال بمقابل مدعی نبوت صلعم آیا وہ گمان کرے کہ نہ دیکہے اسکو کوئی حالانکہ رحم مادر میں اوسکو پیدا کیا اور اوسکے استقامت قامت کا بیان فرماتا ہے أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهُ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ کیا ہمنے نہیں اوسکے لئے دو آنکہیں کہ امور نبوت کو دیکہیں اور لسان کہ اس سے تائید کرتا اور دو ہونٹ کہ اوسسے اچہی بات نکالتا اور بتائیں ہمنے اوسکو دو راہ ہدایت وضلالت کی پس اوسنے اپنے مال کو نہ صرف کیا عقبہ میں بلکہ صرف کیا مقابلہ نبی میں وَمَا أَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ اور کس چیز نے تجکو جتلایا کیا ہے عقبہ آزاد کرنا گردن کا ہے یا کہانا کہلانا ہے دن صاحب بہوک میں یتیم صاحب

رتقفکلازم

قرابت کو یا مسکین خاکسار کو وَاَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ پھر ہوتا وہ ان لوگوں سے جو ایمان لاویں اور وصیت کریں صبر کی اور وصیت کریں

رحمت کی گروہ اصحاب یمین ہیں وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ع

اور وہ جنہوں نے کفر کیا ہماری آیات پر وہ اصحاب شمال ہیں اُن پر آگ ہے مسدود۔

سورۂ شمس مکیہ ہے پندرہ آیات پر مشتمل ہے

اسمیں بیان ہے مثل کا تزکیۂ نفس کا جو شرک سے پاک کیا اور مثل ابوجہل کہ نفس کو جو شرک سرکشی سے خائب وخاسر ہوا اور یہ دونوں ایسا فرق ہے

جیسے ایک طرف سورج و چاند اور دن ہو اور دوسری طرف رات ہو اور آسمان و زمین میں جیسا فرق ہے اور جیسے تقوی و فجور میں فرق ہے تو حید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ وَالَّيْلِ

اِذَا يَغْشٰهَا ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا

وَتَقْوٰهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ قسم ہے آفتاب کی اور اسکی روشنی کی اور قسم ہے چاند کی

جبکہ پیچھے آوے سورج کی اور قسم ہے دن کی جبکہ جلاوے اور رات کی جبکہ سورج کو ڈھکے اور آسمان کی اور اسکی جسنے اوسکو

بنایا اور زمین کی اور جسنے اوسکو پھیلایا اور نفس کی اور جسنے اوسکو برابر کیا جسکے ساتھ پس اوسکو فجور و تقوی کا الہام

کیا فلاح یاب ہوا یہ مثال وہ جسنے عقائد و اعمال حسنہ سے اوسکو پاک کیا اور زیانکاری کی مثل ابوجہل نے جسنے

اوسکو خراب کیا چنانچہ پہلو نکی مثل صالح رسول کی ہے اور دوسری کی مثل قوم ثمود کی ہے جیسے ارشاد ہے كَذَّبَتْ

ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ ع

تکذیب کی ثمود نے اپنی طغیان کے ساتھ جبکہ برانگیختہ ہوا اوسکا شقی قدار بن سالف پس کہا اونکو رسول اللہ

صالح نے بچو خدا کی ناقہ اور اوسکی نوشیدنی سے پس تکذیب کی اونہوں نے صالح کی اور کونچ کاٹی اونٹنی کی اور

اوسکے بچہ کو محفوظ نہ کیا پس ہلاکت بھیجی اوپر اونکے رب نے اونکے گناہونکے ساتھ پس تمام کیا اوس ہلاکت کو

نہ خوف کیا قدار نے اس ہلاکت کے انجام سے حدیث میں ہے کہ شقی تر ین قدار بن سالف و قاتل مرتضی

یعنی عبد الرحمن ابن ملجم ہیں۔

سورہ لیل مکیہ ہے مشتمل اکیس آیات پر

پہلی سورت میں فلاح اہل ایمان مثل عمر و خسران کفار مثل ابی جہل کا ذکر ہے اور اس سورت میں صدیق کی خوبی
کی تعلیم کا اور بد معاشی امیہ کا ذکر ہے کہ جیسے رات اندھیری اور دن روشن اور مرد و عورت میں فرق ظاہر ہے
ویسے اونکی سعی میں فرق ظاہر ہے پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝
وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ۝ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ قسم ہے رات کی
جب سیاہی سے دن کو ڈہک لے اور قسم ہے دن کی جبکہ روشنی کرے اور اوسکی جسنے پیدا کیا مرد و مادہ کو جیسے
یہ آپس مختلف ہیں تحقیق تمہاری سعییں البتہ مختلف ہیں رات و دن و نر و مادہ کے اختلاف کے طور پر پس
نیک سعی و بد سعی میں بڑا فرق ہے پس نیک کی تعمیل و بد سے بچنا لازم ہے فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ۝ پس جسنے مثل صدیق کی عطا کی اور شرک سے تقویٰ کیا اور تصدیق
کی خوبی کے ساتہ پس جلد اوسکو آسان کرینگے آسانی کے لئے کیونکہ وہ رات دن حسب وسع فضل کا
سکا شتقات کے اللہ کرنیسے فراغت نرکہتے تہے اور جسنے مثل امیہ بن خلف کے بخل کیا اور بے پروائی کی ایمان سے
اور تکذیب کی نیکی کے ساتہ پس جلد آسان کرینگے اوسکے لئے مشکلی کے لئے کہ فتح بدر میں مارا جاوے وہ وَمَا يُغْنِي
عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى ۝ اور نہ غنی کریگا اس سے اوسکا مال جبکہ وہ ہلاک ہوا إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝
وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُوْلٰى ۝ تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے بیان ہدایت اور تحقیق ہمارے لئے ہے البتہ آخرت و
دنیا کہ صدیق کو مالک ممالک و خلیفہ روی زمین کرینگے پس دنیا کی خاطر ایمان نہ لانا امیہ کا بے سود ہے فَأَنْذَرْتُكُمْ
نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ پس میں ڈراتا ہوں تمکو آتش جوش مارنے والی سے
کہ نہ داخل ہوا اوسمیں مگر وہ شقی بے ایمان جسنے تکذیب کی دین کی اور روگردانی کی اسلام سے جبکہ وہ اپنے غلام بلال
مومن کو دوپہری میں ریتی گرم پر ڈالتا اور بہاری پتہر سینہ پر رکہدیتا اور کہتا کہ دین اسلام سے پہر جا پر بلال احد احد
پکارتے تا آنکہ بقول بعض بلال کا نام احد پڑگیا اور ابو بکر کا گہر امیہ کے گہر کے پاس تہا تو ابو بکر نے امیہ سے فرمایا کہ اس مسکین
کے مقدمہ میں تو اللہ سے کیوں نہیں ڈرتا تو اوسنے کہا کہ تو ہی نے فساد ڈالا ہے پس بچا تو اوسکو جسطرح چاہے تو صدیق کا غلام

نسطاس کافر یا صدیق نے اُس سے چاہا کہ اسلام لاوے پر وہ اسلام نہ لاتا تب تو صدیق اس سے بارے ہزار دینار اور دس غلام وکنیزین و مواشی تھے تو ابوبکر نے امیہ سے کہا کہ بلال کی عوض مین نسطاس کو مع مال و متاع کے دیتا ہون پس امیہ بہت خوش ہوا اور صدیق نے بلال کو لیکر آزاد کر دیا تو صدیق کے حق مین ارشاد ہوا وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰى ۚ اور جلد بچایا جاوے اُس آتش سے وہ تقوی دار جو دیتا مال اور پاک کرتا ہو کیونکہ جب مشرکوں نے کہا کہ ابوبکر پر بلال کا احسان ہے جسکی خاطر ایسا کیا تو ارشاد ہوا وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ۚ اور نہین بلال کے لئے ابوبکر کے پاس کوئی احسان کہ جزا دیا جاوے مگر اپنے رب اعلیٰ کی ذات کی خواہش کے لئے اور البتہ جلد راضی ہوگا

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے گیارہ آیت پر مشتمل ہے

وجہ مناسبت قسمون سے دونون سورتون کی قربت ظاہر ہے مخفی نہین کہ روایت ہے کہ دو رات مین بیماری کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ اوٹھے تھے تو ام جمیل ابولہب کی عورت نے کہا کہ مجکو امید ہے کہ تیرے شیطان نے تجکو چھوڑ دیا تو نازل ہوئی یہ سورت اور دوسری روایت یہ بھی ہے کہ مکہ والون کو مدینہ کے یہودیون نے سکھایا تھا کہ مدعی نبوت سے سوال کرو ایک اونمین روح موعود ملکی کی نسبت سوال تھا کہ در پردہ رکہنا اوسکو فصل سوم حقوق مین لکھا ہے تو وحی بارہ یا پندرہ یا چالیس روز تک نہ آئی اور مشرکون کا مقولہ ہوا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رب نے اونکو چھوڑ دیا حالانکہ درس الفصل ۴ یشعیا مین ہے کہ جب تک دولت اولاد اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قومونکی مکہ مین نہ آوے اوسوقت تک رات ودن نہ ٹلین گے تو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالضُّحٰى ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۚ وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۚ قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جب اندھیری کرے یعنی رات ودن کی نہ رخصت کیا تجکو تیرے رب نے اور نہ چھوڑا جیسے تجکو چھوڑ کر حالانکہ آخرت بہتر ہے تیرے لئے دنیا سے یعنی تجکو کبھی چھوڑیگا جیسے درس الفصل ۶۰ یشعیا مین ہے اور فصل ۲ دانیال مین ابدالآباد اہل اسلام کی بادشاہت کا ہونا فرمایا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۚ اور البتہ جلد دیگا تجکو تیرا رب فتوحات اسلامیہ دنیا مین سوائے اُسکے جو بہتر دی آخرت مین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ مینے ایک سوال کیا اللہ سے اور مین دوست رکھتا ہون کہ مین نہ مانگتا کہ سلیمان کو تو نے ملک عظیم دیا اور فلان کو ایسا اور فلان کو

ویسا کیا تو اللہ پاک نے جواب دیا جو ذیل اس سورت میں ہے اور باقی جواب سورۃ الم نشرح میں آتا ہے اور سدھ
اوپر کہ ترقیات سے روز افزون ہو نیوالی ہے مشاہدہ کو فرماتا ہے جو مطابق فصل ۶۰ یسعیا کو ہے اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا
فَاٰوٰی ٭ کیا نہ پایا تیری قوم کو عار گرفتہ تو جسمانہ کیا اور نکا ختم نبوت سے مشرف کیا وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی
اور پایا تیری قوم کو گمراہ پس ہدایت کی اسکو تیرے ساتھ وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ٭ اور پایا تیری قوم کو محتاج پس
غنی کرے کہ مبالغۃً روی زمین کی بادشاہوں دیکھو اس مقام پر فصل ۲۴ و ۶۰ یسعیا علیہ السلام کو کہ کسقدر باجر
یعنی اموال باجر کو وعدے فرمائی گئی وہ سب پورے ہو گئے ہیں کہ خطاب امت یعنی نبی کی طرف خطاب ہے جیسے فصول مذکورہ میں
صیدون بعد وفات باجر کی باجر منظر اولاد مخاطب ہیں اور فی الحقیقت یہ تینکا نہ جو امت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہوا وہ کسکو ہوا اور وہ ہدایت جو اہل اسلام کو ہوئی وہ کسکی امت کو میسر آئی اور وہ مالداری ظاہری جو اور
مسلمانون کو ہوئی وہ کس نبی کی امت کو ہوئی فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ ٭ پس یتیم کو تو مت قہر کر حدیث
میں ہے بہتر گھر وہ ہے جسمیں یتیم ہو کہ اسکے ساتھ نیکی کیجاوے اور بد گھر وہ جسمیں یتیم کے ساتھ برائی کیجاوے
وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ ٭ اور لیکن سائل کو پس مت جھڑک امام حسن بصری سائل کو مراد طالب علم
کی رکھتے ہیں جو مرتب وجابرک مثالا ہے وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ٭ اور لیکن نعمت اپنے رب کے
ساتھ پس بات کر یا کر تم خاموش ہوں یا جلیں اور نعمت ہدایت سے تعلیم فرود ہے اور حسن ادب ہے کہ آدمی
اس سورت سے تا آخر قرآن ہر سورت کے اول تکبیر کہے اور آخر میں کہنا بھی مروی ہے کہ کافرون نے جب فترت وحی کا
خیال کیا اور وحی آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنیمت جانا تو خوش ہو کر تکبیر بعد نزول سورۃ ضحیٰ کے پڑھی۔

سورۃ الم نشرح مکیہ ہے آٹھ آیت کی

یہ تتمہ پہلی سورت کی ہے جو سوال کے بعد ارشاد حق ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ٭
وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ٭ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ٭ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ٭ کیا نہیں تیرا سینہ کھول کے علم
اولین و آخرین عطا کیا اور دور کیا یعنی دور کریں تجھسے وہ بوجھ کہ بھاری ہو تیری پشت پر یعنی شریعت کا بوجھ سہل کیا
اور مرفوع کیا تیرے لئے تیرا ذکر انبیاء سابق میں زمان مسیح سے لیکر زمان آدم تک اور جواب اسکا کہ حالیہ میں کا رنج کو
ستا رہیں ارشاد ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ٭ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ٭ پس تحقیق مشکل کے ساتھ آسانی ہے

ہمیں مشکل کے ساتھ آسانی ہے یعنی مشکل کے ساتھ بہت سی آسانی ہے کہ ممالک پر تیری فتوحات ہونیوالی ہین

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ۝ پس جب تو فراغت پاوے عسر کفار مکہ سی ہجرت کرکے

تو قایم ہو جہاد پر اور بعد جہاد اصغر کے اپنے رب کی طرف جہاد اکبر مین بس رغبت کر

سورۂ تین مکیہ ہے آٹھ آیت کی

پہلی سورہ کے رفع ذکر بنی ود ضع وزر کی دلیل اس سورت کی قسمون وجواب سی ظاہر ہے کہ مسیح کے زمانہ سی لیکر زمانہ آدم تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ذکر خیر مرفوع ہوتا چلا آیا ہے جیسے ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ قسم ہے کوہ تین کی جسپر خدا کی بادشاہت اسلامیہ مہاجرین وانصار کی مع چار خلفا حضرات حسنین کی حسب فصل ۵ متی کی بیج زیتون کے پہاڑ کی جسپر حسب فصل اول کتاب اعمال کے حواریون سے پیشین گوئی بادشاہت خدا اہل اسلام کی خوبی کے ساتھ مسیح نے بعد اٹھائے جانے آسمان پر ہونے کی اور قسم ہے طور سینین کے پہاڑ کی جسپر پیشین گوئی فصل ۳۳ سفر تثنیہ کی نسبت ظہور نبوت محمدیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور قسم ہے بلد امین مکہ کی جسمین حسب فصل ۳۳ سفر تثنیہ کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور قسم ہے بلد امین مکہ کی جسمین حسب فصل ۲ سفر تثنیہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کی نسبت ارشاد ہوا اور ابراہیم نے حسب فصل ۱۲ و ۱۷ تکوین کے حج دعوہ کرکے دعا نبی اعظم کی اور نوح نے مذبح بیان بنایا اور آدم نے پیشین گوئی کی اور بلد امین اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ اماست درخت حیات کی شمشیر کروبیہ سی فصل ۳ و ۳ تکوین میں حفاظت کی جانی لکھی ہے جو وہ اس بلد مکہ مین وضع ہوئی جو ساتوین ہزار آدم مین ہوئی پس مدزمانہ نیکتر مین تقویم دیرینہ البتہ پیدا کیا انسان مثل ابو جہل کو نیک پیرہ مین یعنی در ہفتم زمانہ ازلی مین اور اوسکو مبارک کیا کہ اسی ہزار ہفتم کی برکت مین اشارہ ہوا ہزار ہفتم وجود آدم کی طرف کہ اوسمین نبی آخر الزمان ہوئے جیسے دولت خداوندی اسلامی ہونیوالی ہے

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

پھر بعض انسان کافر کو رد کیا اسفل سافلین مین کہ اوسنے نبوت ختم المرسلین کو تسلیم نکیا اور آتش دوزخ مین جا دی جو زمین کے اندر بہری ہے مگر وہ جو ایمان لادین اور کام کرین نیک ہزار ہفتم مین تو اونکو لئے اجر ہے غیر مقطوع یعنی ابد الآباد وہ جسکا انتہا سے

جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوا یہ آتا تا آنکہ ایک روز گردن مبارک پر اونٹ کا سٹکنہ پچہ کر زور دست
اوس کم بخت نے رکھدیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سر نہ اوٹھا سکے اور یہ خبر جبون صاحبزادی کو پہونچی جو اوسکو
گردن سے اوٹھا سکتی تھین گو ادبی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسبت کردی آ ذکہ یہ وہ پیدا ہی نہین ہوئی تھین
اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو فصل ۹ اسفر ثمنی کہ باب موسی مین تفصیل ہو چکی لکہا ہی تو جیسے موسیٰ فرعون کے خوف سے
شعیب علیہ السلام پاس بہاگ گئے تہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کے خوف سے مکہ معظمہ والی کعبہ سے جدی ہو کر غار
مین نوشتہ لیجا کر غلطی کی اختیار کی اور خدا پر توکل کیا تو اوس مقام پر اوس بڑی فرمایہ فصل ١٨ سفر ثمنی کا وقت آیا
کہ برادران اسرائیلی یعنی اسماعیلیون مین وہ متصف پیغمبری ظاہر ہون جنکو منہ مین خدا کا کلام پارہ پارہ ہو جو اوسکی نا
رہی منصب درینہ جونکہ وہ نبی سچی ہون یعنی متصف بہ ختم نبوت ہون تو اونکا دعوی نبوت کے بعد دوسرا دعوی نزول الہی کا
اگر کیا اوسکی نبوت و پیشین گوئی الٹی ہو جاویگی اور چونکہ یہ متصف برسالت ہون تو دوسرا آپکا دعوی نزول کلام الہی کے بعد
دعوی رسالت کرے وہ مارا جاوے اور مثلیت موسیٰ ایسی ہوئی کہ جیسے یہ عصا موسیٰ کو دیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے
تو معجزات قرآن سے ابوجہل کو دکہلائی جاوین جیسے وجوہ مثلیت و نو معجزات کی تفصیل آخر تفسیر اس سورت مین ہم لکہینگے
اور جیسے موسیٰ طاغی فرعون کی طرف حسب آیت اذھب الی فرعون انہ طغی کے بہیجے گئے تہے ویسے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم حسب آیت ان الانسان لیطغی کے ابوجہل کی طرف بہیجے جاوینگے منظور حق ہوا اور اہل مکہ اپنے آبا و اجداد اوسی ایسے
وقت مین ایک نبی اسماعیلی کی خبر سنتے چلے آتے تہے اس سبب سے مجبور کرد کی جو سبب مقدس ہے تعظیم بجا لاتی اور وہ بہی
سنتے اور ابوجہل کو اپنی مغروری سے یہ خیال تہا گو وہ لکہا پڑہا تہا کہ مین نبی ہو جاؤن اور دوسرہ فصل ٢ آنکون مین ای کی
نسبت تہا ٥ نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت ٭ بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد تو جبرئیل علیہ السلام بیداری مین
غار حرا مین حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا پڑہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا مین پڑہا نہین پہر جبرئیل نے کہا
پڑہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر یہی جواب دیا تو جبرئیل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نسبت کلام کی تہی دو جا اور اس مین
دو باتین مطلب تہین ایک متعلق بہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری متعلق بہ بشارت ابوجہل پس پہلے وہ جو متعلق بہ حضور
صلے اللہ علیہ وسلم تہی وہ جبرئیل نے پڑہائی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ف یعنی پڑہ کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
آپ اور اپنی اسم پڑہ التسمیہ جامع مراتب الہیہ ہے جسکی تفصیل سورہ فاتحہ کی اول مین کی گئی ہی اور حضور صلی اللہ علیہ

وسلم سے اوسکو ایسا یہ ثابت ہوا کہ سوائے سورۂ براءت کے ہر سورت قرآن کے اول میں ہے کہ قیامت تک اسکا شرف ہمارے اہل اسلام
امت محمد علیہ السلام کی وردِ زبان رہیگا اس مقام سے حدیث میں اول نزول تسمیہ کی نسبت ارشاد ہوا اور بہت سے موجودہ
مصحف ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت ظاہر ہوا اور دوسری بات جو حسب ارشاد ابوجہل پر جو سورہ میں شروع کیا تھا
جس سے پہلے واصل سوا تھا ارشاد فرماتا ہے بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ
اے [illegible] پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھ یعنی ابوجہل پر جسنے کہ تمام عالم پیدا کیا پس اوسکو ہی کبریائی لائق ہے اور اسکا مراد ابوجہل
کبریائی سے ہے کہ نفس قدرت وزن انس جس پیدا کیا انسان یعنی ابوجہل کو علقہ سے جیسے سورۂ قیامت میں ہے کہ کیا وہ نطفہ
منی کا نہ تھا جو پھر ہوا علقہ پس کسا ناؤ غرور اوسکو ہے اور انسان سے مراد ابوجہل ہے اس مقام پر اسواسطے کہ لفظ
الانسان معرف باللام کا مکرر آنا موجب اسکا ہے کہ دونوں مقام پر ایک سا ہی مراد ہے جیسے الم نشرح میں دو مقام پر
العسر کا لفظ ہے اور اس سے ایک عسر مراد ہے اور نکرہ یسر سے جو نکرہ ہے مراد دو یسر ہیں جیسے کسی شاعر بزرگ کا مقولہ ہے
ع اذا کان بک البلوی فنکر فی الم نشرح . فعسر بین یسرین اذا فکرتہ فافرح پھر ابوجہل کی
سبب ارشاد ہوا اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اور تیرا رب بڑا
رحم ہے جسنے تعلیم کی ابوجہل کو قلم کے ساتھ تعلیم کیا آدمی انسان کو وہ جو نہ جانتا تھا یعنی صفات پیغمبر موعود کو اسی پرنا غور [illegible]
ہے اور پہلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل نے پڑھایا تو اول جبرئیل کو بیداری میں آنا موجب ہیبت اور اور دہشت [illegible]
دار کا ابوجہل پر تعلیم کا حکم جو تخت شاہی تو اما ہوا جیسے موسیٰ کو جلوۂ ظہور خدا تعالیٰ سے طور سے جو سبب پر خوف پیدا ہوا تھا
اور پھر موسیٰ [illegible] کہا یا تھا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ فرعونی مجھکو قتل کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوف زدہ ہو کر کانپتے ہوئے
مکان کو تشریف لائے اور کہا کہ میں کہیں کاہن نہ ہو جاؤں اور وہ لوگ ناپاک دیکھیں وہ بہ سعادش اس زمانہ میں خبریں [illegible]
جو سچ ہوتی تھی لیکن ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اوصاف پسندیدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کی اور ورقہ بن نوفل [illegible]
[illegible] میں لکھا ہے کہ نبوت عرب میں بنی قیدار اور حضرت اسمٰعیل جیسے مدینہ طیبہ میں کہ بنی قیدار کی نسل میں [illegible] سبب
نبی کی ہجرت ہوگی جواب وہاں سے پیش [illegible] اور مکر [illegible] یعنی انصار آدینگے تو ورقہ نے تسلی کر کہا کہ کاش میں اوس وقت زندہ ہوں جب
تمکو اہل مکہ نکالیں تو میں مدد کروں تو ایک مدت تک وحی منقطع رہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت رنج ہوا بالخصوص جبکہ
ابوجہل پر [illegible] کی نسبت پڑھنے کا حکم تھا تو اور وہ سرکشی کی جیسے ارشاد ہے كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ۝ أَن رَّآهُ

أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ تحقیق تحقیق ابوجہل نے البتہ سرکشی کی جبکہ دیکھا آپکو دیکھا کہ غنی ہے جیسے فرعون نے موسیٰ کے ساتھ
سرکشی کی تھی کہ وہ بادشاہ تھا اور فساد ہے۔ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ تحقیق تیرے رب کی طرف اوسکا مرجع ہے جسکی
تفصیل فرماتا ہے أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ اب خبر دو یعنی اللہ کو وہ کہ جو منع کرتا ہے بندہ کو
جبکہ نماز ادا کرے جیسا بیان کیا ہے ابوہریرہ نے ابوجہل نے اپنے رفیقوں کو کہا کہ قسم ہے لات کی اگر میں سجدہ کی حالت میں محمد کی گردن پر
رکھوں پس وہ آیا اور ابوجہل پچھلا ہو پاؤں پھر بچاتا تھا کہ اوس سے پوچھا گیا جب اوسکو بھاگنے کا سبب دریافت
کیا گیا جواب دیا کہ میرے اور محمد کے درمیان آگ کی خندق تھی جسکے بازو پر تھیں اوس سے ڈرکر بھاگا جیسے روایت
ابوہریرہ مسلم میں ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے جسکو حق تعالیٰ کے جیسے مبارحات میں ہو کہا کہ کیا تجھکو ہے کہ تو
پاک ہو تو ویسے ہی ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ تو خبر
دے مجھکو اگر ہو وہ ابوجہل ہدایت پر یعنی مانند حکم کرے وہ دوسرے کو تقوی کرنے کا تو کیسا ہو أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ
وَتَوَلَّىٰ تو خبر دے اگر وہ تکذیب کرے حق کی اور روگردانی کرے اسلام سے اور یہی ہوتا ہے تو ارشاد ہے أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ
يَرَىٰ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اوسکی شرارت دیکھتا ہے كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ
كَاذِبَةٍ تحقیق البتہ اگر نہ باز رہا شرارت سے اور سجدہ سے مجھکو نہ روکا البتہ ہم کھینچیں اوسکو پیشانی کے ساتھ جو جھوٹی پیشانی
تکذیب کرنیوالی ہے بروز بدر فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ پس چاہئے وہ پکارے اپنی مجلس والوں کو جلد ہم
پکاریں زبانیہ کو جیسا کہ بروز بدر جبکہ معاذ بن عفراء نے ابوجہل کی ساق کاٹی تو اوسنے مددگار کو بلایا تو عکرمہ بن ابوجہل نے
معاذ کا ہاتھ کاٹا کہ بیکار ہو گیا مگر بعد دعاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم درست ہو گیا دوسرے ہی فی الفور بدر کو باستثنیٰ
ملک معوذ معاذ کے بھائی پہنچے اور ابوجہل کو گرا دیا اور عبد اللہ بن مسعود اوسکے سر پر پہنچے اور اوس سے دریافت کیا کہ
اب بھی تو شرمندہ ہوا کہ نہیں مگر اوسکی شرمندگی یہ تھی کہ مجھکو میرے برابر کے بھائیوں نے نہ مارا بلکہ مزدوروں نے یعنی انصار نے مارا
پس ابن مسعود اوسکا سر کاٹ کر کھینچ کر بارگاہ میں لائے تو جیسے فرمایا تھا اس صورت میں وقوع ہوا اور وہ جو سورۃ نبا میں
فرمایا تھا کہ ابوجہل کہیگا کہ کاش میں ہوتا مٹی وہ بھی وقوع میں آیا اور جبکہ ابوجہل کی یہ صورت ہونیوالی ہے جو مذکور ہوئی
پس اگر وہ نماز سے حوالی کعبہ سے منع کرے تو ارشاد ہے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب تحقیق نہ اطاعت کر اوسکی
مخالفت کی اور نماز پڑھ اور قریب ہو کعبہ کے اب ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرلی جاوے جیسے

ید بیضا موسیٰ کو دیا گیا تھا تو حضور کی انگشت کی اشارہ سے آسمان پر چاند میں شق القمر ہوا اور عصا کی نو معجزات جو موسیٰ کو دیے
ویسے قرآن مجید میں نو معجزات قرآنی دکھلائے گئی جو کہ تفسیر میں بیان کیے جائیں گے یٰسٓ والنجم ہو کر جیسے اولاد اسحاق میں نبی
موسیٰ موجود تھے ویسے اولاد اسمٰعیل میں موجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے جیسے چار سو سال بعد ولادت اسحاق کی
بنی اسرائیل کو دراز مدتاں سے ظلم سے کے لیے موسیٰ قائم ہوئے ویسے چار سو سال بعد بت پرستی کی رسم عرب میں
زمانہ میں اسمٰعیل کی اولاد میں جاری ہوئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بت پرستی سے اولاد اسمٰعیل کو
خلاص کرنے کے لیے مبعوث ہوئے ۷ جیسے موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ملک مقدس میں لیجانے کے لیے مقرر ہوئے تھے
گو خود نہ لے گئے بعد کو یوشع و کالب کے یہ کام تمام ہوا ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کی خلاص کرنے کے
و ممالک مقدس میں لیجانے کے لیے مقرر ہوئے تھے تو صدیق و فاروق کی بدولت ہر قوم روم سے ممالک مقدس سے نکالی گئی
اور یہود شاد کام ہوئے ۸ جیسے بعد ہجرت کے موسیٰ سے یہود کا سرکش رہے اور تباہ ہوئے اور ایمان نہ لائے ویسے بعد
ہجرت کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی سرکش رہے اور تباہ ہوئے اور بعض ایمان لائے ۵ جیسے موسیٰ علیہ السلام
طاغی فرعون کی طرف بھیجے گئے تھے ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل طاغی کی طرف پہلے بھیجے گئے ۶ جیسے موسیٰ کو فرعون
پاس جاتے ہوئے خوف کیا گیا تھا ویسے حضور ابوجہل سے ہیبت اول کھاتے تھے ۷ موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے مقابلہ کو ساحر
دانا بلائے گئے تھے اور مقابلہ نہ کر سکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے مقابلہ کے لیے ابوجہل وغیرہ نے علمائے یہود و شام
و ممالک حنیف کو بلایا تھا اور وہ قرآن مجید کے مقابلہ میں ایک آیت منزل نہ لا سکے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بعد
ختم المرسلین علیہ السلام کی جو ایک آیت بطور منزل کر لاوے گا وہ مارا جاوے گا اور اوسکی جیتیں کوئی الٹی ہو جاوے گی جیسے تفصیل
سفر میں ہے ۸ جیسے قوم فرعون میں ایک شخص ناصح ایمان لایا تھا جسکو وہ پہلے پوشیدہ کرتا تھا ویسے ابوجہل کے خاندان سے
عمر فاروق نے ایمان لا کر کھلم کھلا اسلام ظاہر کیا اور ناصح ہوئے ۹ جیسے قوم موسیٰ میں قارون نے برابری کا دعویٰ کیا تھا
اور وہ مع اپنی دوستوں کے زمین کے ساتھ خسف ہو گیا تھا ویسے قوم قریش میں ابن سعد نے قرآن کی برابری کا کیا اور
وہ مع اوس کے لشکر تباہ ہوا ۱۰ ید بیضا بائیں ہاتھ میں موسیٰ کا نشان تھا ویسے انگشت شہادت کی اشارہ سے قمر دو
شق کیا گیا ۱۱ جیسے فرعون و فرعونیوں کے بیٹے بیٹی مقتول ہو کر موسیٰ نے ہجرت کی ویسے سرداران کہ مثل ولید وغیرہ
مستہزئین تباہ ہوئے اوسکے بعد ہجرت حضور ہوئی ۱۲ جیسے موسیٰ کی ہجرت کی بعد فرعون موسیٰ پر چڑھا اور غرق ہوا ویسے

ابوجہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد بدر میں چہرہ مارا گیا ۱۳ موسی علیہ السلام صاحب جہاد تھے حضور صلی
اللہ علیہ وسلم صاحب جہاد تھے ۱۴ آنحضرت موسی کی ساتھ الانبیا اولاد ہارون محروم الارث تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد
زمادہ بھی محروم الارث رہی ۱۵ جیسے موسی کے بعد اونکے برادر ہارون کی اولاد میں ساتھ الانبیا ہوئی ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی برادر حضرت علی کی اولاد میں امامت مقرر ہوئی اور وہ ساتھ الانبیا ہوئی ۱۶ جیسے خوف فرعون سے موسی نے شعیب نبی کی پاس ہجرت کی ویسے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابوجہل کی شرارت سے توکل پر غار میں جا کر رہنا اختیار کیا ۱۷ جیسے موسی سے بیت المقدس کی
کے گستاخون بنی اسرائیل پر صاعقہ پڑی ویسے اربد وغیرہ گستاخون پر بجلی گری جبکہ انہوں نے کہا کہ یہ خدا سونے کا ہے یا
یا چاندی کا ۱۸ جیسے موسی نے عصا سے پتھر پر مار کر بارہ چشمے نکالے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک سے چشمہ
جاری ہوا اور لشکر سیراب ہوا ۱۹ جیسے موسی کو دس کلمات دی گئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دس کلمات دی گئی جبکہ
رد ہو چکا ان سے بدایات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دریافت کئے ۲۰ جیسے موسی نے عیسیٰ کی پیشین گوئی بابت بربادی بیت المقدس
کے دو مرتبہ فرمائی اور دو مرتبہ کی آبادی کی نسبت کہا ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر قوموں کا تسلط دو مرتبہ ممالک
مقدس پر فرمایا ایک مرتبہ جو اسی زمانہ میں نصاری کا تھا کہ دوسری عنقریب زمانہ میں چنگیز خان والی ہیں جیسے دوسری
مرتبہ اسکی خلاصی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے موجود تھی ویسے دوسری مرتبہ امام مہدی سے خلاص ہوگی ۲۱ موسی
علیہ السلام کا بڑا اعجاز عصا ہی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا اعجاز قرآن ہی مقرر ہوا تھا جیسے اصل دولت عصی
میں موجود تھا ۲۲ جیسے بعد ولادت کے دشمن سے موسی نے اپنی ماں باپ سے پرورش نہ پائی ویسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد
دشمن نے شیرخوار سے دوسری پرورش پائی اور قرآن کی اعجازات مثل عصا موسی کی ثابت ہوئی ۲۳ جیسے بالآخر ہوا کہ ساحروں کو
عصا کے مقابلہ کے لئے بلائے گئے تھے اور وہ بالآخر عاجز ہوئی ویسے قرآن شریف کے مقابلہ کو اہل علم فصیح عرب مالک شعر وغیرہ
یہودی اہل کو مقابلہ بلائے تھے اور وہ ایک آیت کی برابر بنا کر نہ لا سکے ۲۴ جیسے نزول سورہ اور اسکے غرق کی آگ کا اثر ظاہر کر
دکھلایا اور پھر بھی ایمان نہ لایا اسی طرح ابوسفیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اہل مکہ پر دولت قرآن کا بھی پڑی کہ کھو دینے
کہا سنے لگا اور ابوسفیان کے کہنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو وہ قحط سالی گئی ۲۵ ہرقل کی فتح کی پیشین گوئی
الیہ وقت میں ہوئی کہ بقول مفسر روم نصاری کی کسی صورت سے امید نہ تھی ۲۶ کفار نے اہل اسلام کے مقابلہ میں کا غذ
لکھا تھا کہ نکاح و اسلاف بند رہے اوسکی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو دیکھا کہا گیا کہ سوائے اللہ کے

کچھ باقی نہیں رہا اور ابوجہل وغیرہ نے وہیں ہی پایا (٦) عمر فاروق کا ایمان لانا کی نسبت جیسے سورۂ فرقان میں آگے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا منظور ہونا ہوا جو کہ قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگ تھے (٧) جبکہ معراج جسمانی
بیت مقدس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا جسکے گرد پھر نیکی نسبت ہمارا کی ہی تا کہ قوم یہود کی آبادی کا بیدادیست
کیا جاوے تو اوس وقت ابوجہل وغیرہ نے اوسکے نشان دریافت کیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری پوری بیان
فرمائے (٨) جبکہ بابت قافلوں کی کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا وہ سب بیان فرمایا (٩) جبکہ
قافلے آنکی نسبت دریافت کیا تو ارشاد کے مطابق واقع ہوا اور دوسرا ان تجربہ موسیٰ کا نسبت فرعون کی یہ تھا
کہ جیسے بیٹی فرعون وفرعونیوں کے مرد تو موسیٰ کو ہجرت ہوئی تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد عاصی اہل مکہ کے
بڑے معزز مشہور مؤمن پر کی طرح سے جبکہ تباہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت ہوئی یہ معجزات قبل از ہجرت اہل مکہ
وابوجہل کو دکھلائے گئے اور بعد کو صدہا ہوئے اونمیں بوقت ہجرت معجزہ یہ ہوا کہ ایک مشت سنگریزوں سے بڑی قوم کفار
کی آنکھوں میں ڈال کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ہجرت کی اور سراقہ کے گھوڑے کا دھنس جانا حسب ارشاد
سورۂ ملک کے اور اور بہت سے معجزات کا ظہور بعد ہجرت کے ہوا چنانچہ ایک سورۂ نور ہی میں خلافت صدیق
وفاروق وذی النورین و مرتضیٰ و جنگ صدیقہ و طلحہ و زبیر و اعوان مرتضیٰ بجمال طلحہ و زبیر و اصلاح حال صدیقہ و ظلم و بغاوت
شامیان جناب مرتضیٰ کے ساتھ اور غلبہ حیلا نا جناب مرتضیٰ کا اور ناحق ہونا شامیوں کا اور خلافت امام حسن
و ترک خلافت وشہادت امام حسین تا زمان باد گر آمد مسیح مذکور بطور پیشین گوئی ہے اور دوسری بہت سی پیشین گوئیاں
قرآن مجید میں مذکور ہیں لیکن چونکہ فصل الیتیما میں بعد ایک سال ہجرت کی موعود تھے قبل تو آیات مکیہ میں اونکی
نسبت اہل حق کو بشارت اور کفار کو نذارت ہو سکتی تھی اور جب ہجرت کے ایک سال بعد فتح بدر آئی تو فرمایا گیا قد کان
لکم آیۃ اگر قبل از ہجرت وہ آیت لائی جاتی تو کفار اہل کتاب کہتے کہ تم باطل کرنیوالی کتب سابقہ کے ہو اس تحقیق سے
مفسرین کو واقف میں تو طلب آیت پر ہیں جو کہا گیا ہے کہ ہم آیت نہیں لا سکتے تو کہنے لگے کہ ہاں خدا کا اختیار ہے
کہ آیت نہ لائے اسپر نصاری مطلب سمجھنا کہنے لگے کہ خود قرآن مجید میں انکار لانے آیت سے ہے ہاں وہ نشانات جو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں تھے اوس سے انکار کیا گیا جیسے قرآن کا پارہ پارہ آنا موعود ہے تو طلب یکبارہ ولادت نہ
موعود کی ہو تو کیسے لا سکتے علی ہذا حال دوسرے ان نشانات کا حال ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھے تو اونسے انکار کر

مخصوص زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہی امت کو یہی برکتیں نصیب ہو سکتی ہیں اور مکہ میں جیسے کہ محرم

دار ندوہ وغیرہ اہل اسلام کے سخت دشمن تھے ایسے ہی اکثر دشمن تھے اور بنی امیہ کی بادشاہت ہزار ماہ تک حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دریافت ہوئی جو اکثر اہل بیت کی مخالف رہی تو ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

دل سوزی سے بھی تسکین خاطر کے لئے یہ سورت نازل ہوئی ہو جیسے بعض روایت میں ہے مگر جیسے کہ بنی امیہ کی بادشاہت

ہزار ماہ کی کا حوالہ مکہ میں ملاحظہ فرمایا ہو مطلب یہ کہ قرآن خواں بالخصوص اہل بیت واہل تقویٰ سب سے قدر کا رتبہ

اعلیٰ ہوا اگرچہ بظاہر بادشاہت بنی امیہ ہزار ماہ کو ہو تو ارشاد ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ

فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ تحقیق ہم ہی نے اسکو نازل کیا ہے شب قدر میں جسکا اندازہ زمان آدم سے ہزار ماہ کے بعد ہوا اور

اسکے ساتھ برکت زیادہ جیسے پہلی سورت میں مذکور ہو وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ

مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم اور کس شئے نے تجکو جتلایا لیلۃ القدر

سے کہ کیا قدر رکھتی ہے ارشاد ہے لیلۃ القدر بہتر ہے عبادت میں ہزار مہینوں کی دوسری امت کی عبادت سے دوسری روایت

میں امام حسن علیہ السلام سلطنت ہزار ماہ بنی امیہ سے کیونکہ نازل ہوتی ملائکہ اور روح اعظم اوسمیں یعنی وہ متصل

ہوتی اہل زمین کے لئے اپنے رب وجود مطلق کے حکم کے ساتھ ہر کام سے مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِىَ شب قدر سراسر

سلامت والی ہو یعنی معتدل نہ گرم ہو نہ سرد جسمیں اہل عبادت کا دل ہمیشہ ہو اسی سبب سے کہ اوسکی صبح پیدا

نکلے اور اسکے وقت کی نسبت ارشاد ہے حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝ وہ غروب آفتاب سے مطلع فجر تک ہے پس اہل کتاب

یہود سے اہل اسلام کا رتبہ اعلیٰ ہے۔

سورۂ بینہ مکیہ ہے آٹھ آیت کی

او قرآن مجید کا نزول بھی ہزار بعثتی وجود آدم اور اسماعیلی پر کتب سابقہ میں مقرر ہوا تھا جسکے سبب یہودی ہر ہفتہ

و سال میں سبت کی تعظیم کی اور دشمن اانک من غضب ہو کی علامت ہے اور کفار اہل مکہ کی خاطر کہا کرتا

کہ ایسوں میں موت کی خبر ہزار کہاں نہیں حالانکہ خود یہودیوں اہل کتاب کے پاس جمعہ کی جو دراصل روز سبت ہے اسی وجہ سے

قدر ہی اور جیسے سورۂ سابقہ شب قدر یہ الکون سال ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہزار ماہ آدم سے پیدا ہو قرآن نازل

ہوا تو اوس کی تردید میں یہ سورت نازل ہوئی جنہوں نے سبت کی سند ہزار ماہ میں تبدیل کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ مُنْفَکِّیْنَ حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ ۙ نہ جدا ہوی کفار اہل کتاب و مشرکین مکہ اقرار رسالت نبی امی مکرم سی یہانتک کہ آئی اونکو دلیل روشن یعنی رسول اعظم امی لقب ہزار ہفتم مین آدم سے جانب خدا سی کہ پڑہے آپ سورتین پاک جنمین کتب سابقہ قائمہ کا مضمون ہے اور اگرچہ اسمین مکہ مین انتظار پیغمبر اسماعیلی تہا تا انکہ مورخین نصاریٰ مثل تیلر اپنی تاریخون مین لکھتے ہین کہ اہل مکہ بہی منتظر ایک نجات دہندہ کی تہی مگر اونکو یا ان کوئی کتاب نہ تہی پر اہل کتاب کے یان کتب مقدسہ عہد عتیق توراۃ میں اور کتب متوسطہ انجیل مین کمال یہ ہے بقید سنہ و سال ابتک ذکر خیر موجود ہے جیسے مقدمہ دوم و سوم و چہارم مین گذرا ونسخے لکہا تو اس وجہ سے اہل کتاب کی حال سے زیادہ غرض ہے تو ارشاد ہے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ ۙ اور نہ متفرق ہوی اہل کتاب مقدم نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسلام مین اس اقرار سے کہ ہزار ہفتم آدم مین حسب البشن نبی ہوگی مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو بینہ نبی صاحب نبوت ہزار ہفتمی پاس سے صاف ظاہر ہے کہ توراۃ اوس وقت کا مسلم تہی پس نہ التفات کیا جاوی ملحدونکی اقوال کی طرف جو اسکو اوس زمانہ مین مسلم نجانین اور اہل اسلام اونکی اقوال پریشان کی طرف توجہ نکرین اس مقام سے قل فاتوا بالتوراۃ فاتلوها انکنتم صادقین کا ارشاد وعلی ہذا فیہا حکم اللّٰه وغیرہ کا بیان قرآن مین ہے پر افسوس کہ مختصر علم الوان کو جبکہ قرآن و توراۃ کی تطبیق دریافت ہوئی باوجود قرآن کی تصدیق کے اونکو کتاب ہی نکہا جبکہ ترجمہ حال مین موجود ہین یان اُن کتابونکی ہی یہ ترجمہ مین جیسین کہین کہین تحریف ہے جو تفاوت ترجمون سابقہ سے دریافت ہوتا ہی پر مختصر علم الوان نے ملحدین کے اقوال کو پسند کیا یان تک شروع نزول قرآن کے سنین ہبوط آدم سے تا تاریخ تقریباً کل ہزار ہفتم نبوت کے لئی مسلم نرہی پر جدا اسکی مسلم موجود ابتک ہے جیسے بارہا بیان ہوی وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ اور نہ حکم کئی گئی تہے مگر یہ کہ عبادت کرین اللّٰه کی خالص کرتے واسطے اوسکی دین کو بغیر کم و کاست دیکہو فصل ۵ سفر تثنیہ ۲۰ و ۲ خروج کے دس کلمات مین تین پہلے کلمات کو کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی شی کی صورت جو آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی مین زمین کے نیچے ہے اونکی آگے اپنے آپ کو مت جہکا اور نہ اونکی عبادت کر مگر بنی اسرائیل نے زمانہ بخت نصر کے وقت تک

اس قسم کی بت پرستی ملک کی اور وہ برباد ہوئے اور پھر توبہ کی ذوالقرنین کو بتایا کہ زمانہ میں نبوت شائع ہو
اور پھر اس قسم کی بت پرستی ہوئی پر مسیح کے زمانہ میں دوسری طرح کا شرک کیا کہ اسکے اصحاب کے قول کو خدا کا کلام
خدا سے ہم احد بذریعہ مسیح آیا تھا کہ مسیح کی زبانی جو احکام خدا آئے تھے انکو نہ مانا اور مسیح پر ایمان نہیں لائے اور جو
حکم ثانی روحانی کی زبان سے نکلتا ہے وہ خدا کا حکم ہوتا ہے اور اس کلمات میں بعد ازاں کو ارشاد ہے کہ کچھ شک نہیں خدا اور میں
خدا تیرا غیور خدا ہوں اور باپ اور بیٹا کی بدکاریاں انکی اولاد پر جو مجھ سے کینہ رکھتے ہیں تیسری و
چوتھی پشت تک پہونچاتا ہوں چنانچہ مسیح کے زمانہ سے چار پشت تک وہ سخت تباہ ہوئے پر انہیں سے ہزاروں پر جو مجھے
بصورت ختم المرسلین سے پیار کرتے اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرونگا (انتہی) ۔۔ لفت ختم المرسلین اسی لقب
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لو کہ تثلیث یا مسیح ابن مریم یا انجیل کا اعتقاد ہو
جاری ہو کہ جو اسکا نام بیفائدہ لیتا ہی خداوند اسے بیگناہ نہ ٹھہراویگا ذریعہ زمانہ اسلام میں داؤد کی مقدس ہو گئے
جاتے ہیں گر آنحضرت کی تعظیم کا ذکر ہے جو بوجہ اعزاز مقام اسلامی کہ مقرر تھی جیسے یہود نے زمانہ اسلام میں زمان آدم کو
تا تاریخ تغیر کر دیا اور انکا حکم تھا کہ ہر بار کبھو نماز اور روزہ کو جیسے ورس ، سو فصل میں کتاب استثنا میں ہو کہ جس وقت مصیبت
میں پڑے ہے اپنی زمانہ مسیح کا بعد اور یہ سب باتیں آخری دنوں میں تجھ پر گذرین تب بھی اگر تو خداوند اپنے خدا کی طرف پھریگا
اور اسکا کلام سنیگا یعنی قرآن کو اسلئے کہ خداوند تیرا خدا رحیم خدا ہے وہ تجھے چھوڑ دیگا نہ ہلاک کریگا الیس خدا کی
طرف پھرنے میں نماز و زکوٰۃ کی طرف اشارت ہے اور کتاب ملاکی کی تیسری فصل میں زکوٰۃ کا بھی صاف ذکر ہے اور
نماز کا ذکر ہے کہ اسکی طرف رجوع ہو ذیل عبارت ہو بدان نظر فرماتا ہی ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ
اور یہ حکم کئے گئے تھے قوم یعقوب اس عرصہ میں مگر کہ برپا رکھیں نماز اور دین زکوٰۃ وذٰلک دین القیمۃ
اور چونکہ دین پائدار اسلام ہے اور جبکہ اس قسم کی پیشینگوئیاں تصریحات یہود کے ہاں بلکہ اس سے زیادہ موجود ہیں
اور مشرکوں میں بھی تھی تو بدان نظر ارشاد ہے ان الذین کفروا من اھل الکتب والمشرکین
فی نار جہنم خٰلدین فیہا اولٰئک ھم شر البریۃ تحقیق وہ اہل کتاب جنہوں نے
کفر کیا اس تصریح مذکورہ کو ساتھ اور مشرکین نار جہنم میں ہمیشہ رہیں یہ بدترین خلائق ہیں کہ نبی انکی بہتری کو
تشریف لائے اور انہوں نے نہ مانا برخلاف انصاری مستغرقین ممالک مقدس کو کہ انکی بربادی باعث دولت اسلامی

یہود کی خاطر الٰہی ہوئے ہیں اگر وہ جہالت سے تسلیم نکریں تو یک گونہ جای عذر ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۝ تحقیق وہ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک کہ ایمان پر قائم رہے
خواہ اہل کتاب ہوں اور مشرک وہی بہتر مخلوق ہیں جسکی آرزو حضرات انبیاء جلیل القدر نے کی جَزَآؤُھُمْ
عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۭ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۝ اونکی جزا اونکے رب کے پاس جنتیں ہیں کہ نیچے اونکی غرفوں کے
نہریں جاری ہیں ہمیشہ رہنے والے اونمیں راضی ہوا اللہ اونسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے یہ ارشاد اوسکے لئے ہے
جو خشیہ کرے اپنے رب سے اور خشیہ کے سبب ایمان لاوے اور جو نخوف ہوں اونکو اثر نہیں ہے وہ اہل دوزخ سے ہیں

سورۃ زلزلت مکیہ ہے آٹھ آیت کی

پہلی سورۃ میں یہود کے انکار کا حال تہا جو اپنے وقت میں مقدمات اسلامیہ کو بنظر رشوت روپیہ پیچھے
کرتے اور اس سورۃ میں بیان اونکے اظہار کا ہے کہ وہ روز قیامت ظاہر ہوا اور روز قیامت قابل خشیہ ہے
جو آخر پہلی سورۃ میں مذکور ہوا ہے اور دنیا پر مال کی کچھ قدر نہو اور خشیہ کبھی خوف ہی آتا ہے جیسے ارشاد ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَهَا ۝ جب بڑی سخت
زمیں حرکت دی جاوے گی اور نکالے زمین اپنے اثقال یعنی مردے اور خزانے وغیرہ اور اوسکی کچھ قدر نہو اور کہے انسان کیا ہوا
یا مخصوص یہ بات وکنایہ کہا ہے اس دن میں کہ آدمی رولے اوس دن بات کرے اپنی خبریں کہ رب نے اوسپر حسب حدیث گذری ہیں
باین طور کہ اوسکا رب اوسکو وحی کرے کہ فلان شخص نے یا مخصوص یہ احوال اسلام مخفی کیا اور فلان نے اظہار کیا
یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ اوس دن پلٹیں آدمی زمین کی بیان کے بعد
متفرق تاکہ دکہلائے جاویں وہ اپنے اعمال مطابق زمین کے بیان کی پس اہل اسلام ایک طرف ہوں اور کفار
یہود مشرکین نصاریٰ وغیرہ ایک طرف ہوں فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ پس جو کام کرے نیک ذرہ کی برابر اوسکو دیکھے گا وہ اصل وہ اسلام کا کام ہوا اور جو
کام کرے بد ذرہ کی برابر یعنی کفر و شرک کا اوسکو دیکھے اور کافر کو نیک اعمال کی جزا دنیا میں ملجاوے پھر

اسکے ماتحت اعمال خالی ہو اور بعد ان اشارہ اس وقت میں کہ ایک قیامت ہزار سال مابعد شروع زمانہ اسلام
سے ہے اشارہ ہو کہ ریل کے سبب سے جو جا بجا چل رہی ہے زمین متحرک ہے اور لوہے وغیرہ کو نکلے وغیرہ سے بوجہ کے لوہے
وغیرہ سے زمین نکال رہی ہے اور اخبار و تار برقی کی خبریں زمین جا بجا دے رہی ہے اور بغیر اخبار و تار برقی کے
زمین سے اخبار جاری ہونیکی تیاری ہو رہی ہے اور انسان کو تعجب ہے کہ کیسے کیسے عجائب واقعات ہو رہے ہیں
اور اس زمانہ میں ادیان مختلفہ و مذاہب متنوعہ جاری ہوئے ہیں تاکہ انجام کار اعمال کی مطابق نیک کی جزا اور بد کی
سزا قیامت کبریٰ میں پاوین جسکا ذکر پہلی سورت میں ہوا ہے

سورۂ عادیات مکیہ ہے گیارہ آیتونکی

مخفی نہ رہے کہ قوم یہود کبھی اسلام کی رفعت پوشیدہ کرتے ہیں حالانکہ انکی کتاب مسلم کتاب انجیل مندرجہ مجموعہ عتیق میں
دولت اسلامی کی بالخصوص فصل ۳۰ میں یون خبر ہے کہ انکو روبرو آگ روشن ہے اور انکے پیچھے شعلہ ملتہب یعنی کفار کو دیکھ
اور انکی روبرو زمین عدن ہے یعنی اہل اسلام کے لئے اور انکو عقب میں بیابان ویران ہے یعنی کفار کے لئے اور انسے
کوئی رہا نہ ہوگا نہیں دیکھی مانند گھوڑونکی سی ہے اور جیسے گھوڑ سوار ویسی انکی دوڑ ہے گاڑیونکی سی آواز پہاڑون پر
جست و خیز کرتے ہیں اور یہودی اس پیشین گوئی پر پہلے شہادت دیتے تھے اور بعد کو منکر ہوئے تو اس بنا پر انکو تنبیہ ہے
کہ یہ واقعات اہل اسلام کے بیان کرکے کیون پوشیدہ کرتے ہو پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قسم

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ
بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ
لَشَدِيدٌ ۝ قسم ہے ان گھوڑون اہل اسلام کی مجاہدین کی جو زیادہ زور کی دوڑنے سے اپنی سانسون کی آواز
دیں پس قسم ہے ان گھوڑونکی جو اپنے سمون کی ٹاپون سے آگ نکالیں جبکہ پہاڑون پر دوڑیں پس قسم ہے گھوڑون
سرعت کرنیوالونکی صبح کے وقت پس اوٹھاوین اسکے ساتھ غبار پس درآوین اسکے ساتھ دشمنونکی جماعت میں
تحقیق انسان یہود مثل فنحاس و مالک ضیف و کفار مکہ اپنے رب کے لئے سرکش ہے اور تحقیق اس مذکور پر
البتہ گواہ ہے کہ پہلے وجود نبوت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی گواہی دیتا تھا اور نہ متفرق ہوئے
اہل کتاب مگر بعد نبوت کے اور تحقیق وہ کافر مال کی حب میں البتہ سخت ہے کہ بخاطر کفار مکہ انسے رشوت لیکر

اسماعیل و کنانہ و قریش و ہاشم اور ہاشمیوں میں سے بدولت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونیوالی تھی اسی
مقام سے حدیث میں ہے کہ اللہ نے پیدا کی نسل آدم سے اسماعیل کو پسند کیا کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو
اور ان سے ہاشم کو اور ہاشم سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور سورۂ ہمزہ کی تفسیر میں معالم التنزیل سے منقول ہے کہ وہ سورہ
بنی اخنس بن شریق ثقفی نازل ہوئی جو نسل کنانہ سے تھیں اور تفسیر سورۂ انعام کی ذیل میں معالم میں ذکر ہے
وہ عامر بن طفیل و اربد بن ربیعہ کے جواب میں ہے جو قریش سے تھیں اور معالم میں سورۂ کافرون کی ذیل میں لکھا ہے
کہ اسکا نزول حارث بن قیس سہمی و عاص وائل سہمی جو نسل عامر بن لوی بن غالب ہیں و اسود بن عبد یغوث زہری
بن [illegible] بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب اور ولید بن مغیرہ مخزومی بن یقظہ بن قصی بن کلاب و اسود بن
مطلب بن اسد بن عبد مناف و اسود بن عیسی و ابولہب ہاشمی کی حق میں ہے جسکے حق میں سورۂ تبت ہے
اور یہ سب اپنی اپنی فخر ظاہر کرتے جو نار حامیہ میں پڑنے والے ہیں روز قیامت حسب سورۂ قارعہ ہیں تا آنکہ بنی عبد
مناف [illegible] کہ ہماری سادات عبد منافوں سے زیادہ ہیں اور تمہارے میں زندہ سردار سب سے زیادہ ہیں کر
زیادہ نکلے تو سہمیوں نے قبروں [illegible] اپنی فخر میں زیادتی کی واسطے کی تو مردے سردار انکے بنی سہم عبد
منافیوں سے زیادہ نکلے پس انکی تردید میں سورۂ تکاثر اتری حالانکہ فخر کا مقام اصل عنصری اصلی ہونا ہے
جسکی تفصیل آتی ہے اور شرف ہاشم کی اولاد کو بوجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بخلاف کفار مثل ابی لہب کی کہ نار حامیہ
میں جا پڑے ہیں تو اس وجہ سے سورۂ قارعہ کے بعد سورۂ تکاثر رکھی گئی اور اسکے بعد سورۂ عصر رکھی گئی اور اخنس
بن شریق ثقفی ہے جو کنانہ سے نہیں اور اربد قریش سے نہیں اور ولید بن مغیرہ نسل قصی کا اور امیہ بن خلف جمحی لوی ہے تو
یہ دونوں ہاشمی نہیں اور یہ لوگ اپنے مال و منال پر فخر جتلاتے تو سورۂ ہمزہ انکے حق میں آئی کہ فخر کنانہ کو ہے اور کنانہ سے
قریش کو اور قریش سے ہاشمی عبد المطلب کی اولاد کو جنکے سبب سے قصہ اصحاب فیل واقع ہوا ہے تو انکی جواب میں سورۂ
فیل اور تشفی کی تنبیہ کے لئے سورۂ قریش آئی اور سورۂ ماعون ولید بن مغیرہ کی تنبیہ کے لئے آئی جسکے سبب سے بعض
نمازی مثل عیاش بن ابی ربیعہ نماز میں سستی کرنے لگے یہانتک کہ مرتد ہو گئے اور عاص وائل سہمی نے حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے صاحبزادوں کے انتقال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتر کہا تو اسکے دفع کے لئے سورۂ کوثر نازل ہوئی
کہ سارا عالم کثرت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی پیدا ہوا ہے جو صاحب حوض کوثر ہیں تو یہ تمام فخر کرنے والے

اولاد سے کسی کا ذکر نہ منسوب ہے اور جب کافرین مذکورین نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر دریافت
کرکے یہ کہا کہ ایک سال ہم تمہارے خدا کی عبادت کرینگے بشرطیکہ آپ ایک سال ہمارے بتونکی عبادت کرین
وانکے خیال کے دفع کے لئے سورہ کافرون اتری کہ سورت کے ساری کافر مخاطب کفر ہی پر مرے اور
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر زمانہ وفات تک بت پرستی نہ کی تو سورہ فتح اس وجہ سے اوسکے بعد رکہی کہ
آخر وقت کی یہ سورت ہے اور انہیں میں ابولہب کے فخر کی تردید میں سورہ تبت نازل ہوئی اور چونکہ
نسب پر فخر کرنا ان سورتوں میں مذکور ہے اور کفار نے خدا کا نسب دریافت کیا تہا تو سورہ اخلاص آئی
جس سے اربد وعامر کے قول کی بہی تردید ہو جو کہتے تہے کہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا چاندی کا ہے
یا لوہے یا لکڑی کا اور نیز بعض یہود نے اوصاف خداوند دریافت کیے تہے جنکے لیے سورۂ اخلاص پڑہی گئی
ہی پس اونکو ایمان لانا مناسب تہا نہ آنکہ برعکس اسکے حسد سے نبی پر سحر کیا اور ایسے کافرونکی شر سے
اللہ تعالی سے پناہ مانگنی چاہیے تو اونکے سحر کے دفع میں سورۂ فلق وسورۂ ناس آئی تو یہ دونوں سورہ
اخلاص کے بعد رکہی گئیں الہٰکم التکاثر کے جواب میں یہ سورت تکاثر آئی جس میں ظاہر ہوا کہ شرف کنانہ
وقریش وہاشم ونبی کو ہے۔ اونکو ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝
حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ
عَنِ النَّعِيْمِ ۝ بہلا دیا تمکو کثرت نے اور بہی صیہم یہانتک کہ زیارت کی تمنے قبروں کی نہیں یہ خوبی
کثرت سے بالخصوص اونسے جو کفر پر گذر گئے بلکہ خوبی ایمان کے ساتھ معتبر ہے جلد تم جانو پہر جلد تم جانو اپنی
کثرت سے اپنے کفر کا انجام تحقیق اگر تم جانو اپنے انجام کو البتہ تم دیکہو جحیم کو کہ اوسمیں تم پڑو گے کہ البتہ تم
دیکہو جحیم کو پہر روز قیامت پر حق الیقین کرکے تم سوال کیے جاؤگے اوس روز نعمت کی کثرت سے اور سوخت ظاہر ہو
کہ زیادہ سادات کفار کچھ مفید نہو بلکہ نور اسلام والوں کو ہے جو عصری بالخصوص ہین۔

ع ۸

سورۂ عصر مکیہ ہے تین آیتیں ہیں

اور اسلام کا زمانہ عصر والا کر کے فضیلت ۲ آیتوں میں فرمایا گیا ہے جو تقریبا ساتواں حصہ دن کا ہوتا ہے اور وہ جو

جو بدولت اولاد ہاشم سفر ہوا ہے پس اس وقت مین اگر بہی سہیم وغیرہ ایمان نہ لاوین سخت رسوائی کی بات ہو اور پانچ وقتون کی نماز اور رکعتون کی تعداد کی تفصیل باب اول مقدمہ چہارم مین فصل ثانی کر سابقاً گذر گئی جسکے سبب سے عصر والون کو فخر حاصل ہے کہ وہ زمانہ دولت خدا کی بادشاہت کا ہے پس حق تعالیٰ پر ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ قسم ہے عصر کے وقت کی جو اسلام کا زمانہ ہے کہ انسان کافر جو اس وقت بہی ایمان نہ لاوے البتہ زیانکاری مین ہے مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اور وصیت کی بحق توحید و نزول قرآن کی اور وصیت کی صبر کے ساتھ کفار کے مقابلہ مین یا مجموعی قبل از ہجرت پس وہ مقام فخر ہے اور وہ قریش و ہاشم کی اولاد کو دولت حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے سات آیت کی

اور اصحابین رد ہو متعلق اخنس بن شریق و ولید و امیہ جمحی کا جو حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی غیبت کرتے اور حاضری مین اسلام والون کی قلت مال و اپنی کثرت مال و منال پر فخر کرتے تو ارشاد ہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۝ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۝ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخْلَدَہٗ ۝ افسوس ہے ہر غیبت کرنیوالے عیب چین کے لئے وہ جسنے جمع کیا مال اور اوسکو گنی گمان کرتا ہے کہ اوسکا مال ہمیشہ رہیگا اوسکو کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ ۝ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ۝ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ ۝ اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ۝ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۝ ہرگز نہین البتہ وہ ڈالا جاوے حطمہ مین اور کس تجہے نے جتلایا ہے کیا ہے حطمہ خدا کی آگ ہے ایسی سلگی ہوئی جو طلوع کرے دلون پر بند ہے لمبے ستونون مین۔

سورۂ فیل مکیہ ہے پانچ آیت کی

اس سورت کا قصہ اولاد ہاشم کے شرف کی دلیل ہے پس کیسے کفار جیسے ہمزہ و لمزہ وغیرہ کو اولاد ہاشم پر فخر ہو سکتا ہے اور اصحاب فیل کا قصہ مشہور و معروف تفسیرون مین ہے حاجت بیان نہین جو بدولت دعای عبد المطلب بن ہاشم مقابل تباہ ہوئے اور درس در م فرمودہ ہم یعنی ابابیلون کا

کرین خاص اس گہر کے رب کی جسنے کہانا دیا اونکو بہوک سے اور امن دیا اونکو خوف سے کہ کوئی اونکے
بزرگی کے سبب داہل مکہ کو کوئی لوٹتا نہ تہا اس سورت سے قریش کی عزت بی تقیید بر ظاہر ہوگی

سورۂ ماعون مکیہ ہے مشتمل سات آیت پر

اسمین مذمت ہی ولید بن مغیرہ کی جسکے سبب سی مثل عیاش بن ربیعہ اسلام لاکر پہلے دار ہجرت سے ہوا
پہر مرتد ہوگیا اور ابی لہب کا اجیر ہوکر بدر مین مارا گیا او جہنم رسید ہوا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ
عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ
هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ خبر دی اس شخص کو جو تکذیب کرے دین اسلام کے ساتہ
اور فخر کرے اپنی مالداری پر اسپر لعنت ہی کہ وہ ایسا ہے جو یتیم کو ہنکا لے اور نہ برانگیختہ کرے مسکین کے
طعام پر پس ویل شدید ہی ان نمازیون مثل عیاش کے جو اونکے بہکانے سے اپنی نماز مین سہو کرین
خود دکہلانے کے لئے نماز کرین اور منع کرین اپنی خست نفس سے برتنے کی شے سے اس مقام سے وہ جو نماز کو
ترک کرنے کو ایمان لاکر پہر جاتے صحابہ اونکو کافر جانتے اس مقام سے من ترك الصلوة متعمدا
فقد کفر کا ارشاد انکے حق مین ہے چنانچہ عیاش ترک صلوٰۃ کے بعد کافر ہوگیا یہانتک کہ بدر مین مارا گیا
پس یہ حدیث موقع خاص مین واقع ہی پس ولید کو مقام فخر کا نہین۔

سورۂ کوثر مکیہ ہے مشتمل ہے تین آیت پر

یہ سورت عاص بن وائل سہمی کے رد مین ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باب کعبہ پر
سہمی مذکور ملا اور باہم باتین ہوئین اور قریش کے صنادید نے مسجد مین باہم بیٹہے ہوے دیکہا تو عاص سے
دریافت کیا کہ تو کیا بات کرتا تہا تو عاص نے کہا اُس ابتر سے کہ مراد اُس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے رکہی اور جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا تو ابتر کرکے یاد کرتا تو خدا تعالی نے یہ سورت
نازل کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝ تحقیق ہم نے دیئے تجکو حوض کوثر و بلسان اشارہ عالم کثرت جسکے

بیشک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پس شکرانہ اس نعمت مین تو نماز پڑھا کر اپنے رب کے لئے اور نحر کر خدا کے نام پر یعنی جیسے تیرا دشمن تجھ کو بے نشان کہتا ہو تحقیق تیرا دشمن ہی ابتر ہو

سورۂ کافرون مکیہ ہے چھ آیت کی

اس پارہ میں پہلی مرتبہ قرآن کا فرون کا ذکر ہے جنکی موت کفر پر بلطف پس بدر میں ہوئی اور نیز حارث بن قیس و عاص وائل سہمی و ولید بن مغیرہ و اسود بن عبد یغوث و اسود بن مطلب بن اسد و امیہ بن خلف جمحی قریشی جمع ہو کے امید پر جبکہ سورۂ قریش مسنے جنکے آیا تھا پہنچکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تو کہا ای محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک سال ہم خدائے واحد کی عبادت کرین گے تو ایک سال ہماری بتون کی تعظیم بجالائے تو آپ حاسن بے ایمانون کے لئے یہ سورت نازل ہو تو کفر پر ہی رہے پس منسوخ ہونا اس کا معنی نہیں رکھتا کیونکہ اگر عموم رکھی جاوے تو یہ خبر غلط ہوتی ہو کہ تم نہ عبادت کرو گے میرے خدا کی حالانکہ بہت کافر ایمان لائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○ تم فرما دے ہی کافرون اکو اے کافرو نہ عبادت کروں مین اُن بتون کی جنکو تم پوجتے ہو اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو خاص اُس خدائے واحد کی کہ مین عبادت کرون اور ہمیشہ نہ مین عبادت کرون اُن بتون کی جنکو تمنے پوجا اور نہ تم عبادت کرنیوالے ہو اُسکی خاص جسکو مین پوجون تمہارے لئے تمہارا دین کفر کا ہی تا دم مرگ اور میرے لئے مرا دین ہے تا مرگ چنانچہ کافر بنا مذکور کفر پر ہی مرے اور حضور صلعم کی وفات دین اسلام پر ہوئی جیسے سورۂ فتح و سبحان میں ہے۔

سورۂ نصر مدنیہ ہے پانچ آیت پر مشتمل ہے

آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نازل ہوئی جس سے انجاز سورۂ سابق کا بیان کیا ہوا ظاہر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○

جبکہ آئی خدا کی مدد اور فتح اور دیکھا تو نے آدمیون کو داخل ہوتے دین خدا مین فوجین کی فوجین
تو او سکے شکرانہ مین تسبیح کر ذیر رب کی حمد کے ساتھ اور طلب مغفرت کر اللہ سے اُن اپنی افواج کر لئے
کیونکہ ہے وہ بڑا توبہ کا قبول کرنیوالا ہے اس سورت مین کسیقدر پیشین گوئی نسبت فتوحات اسلام کی ہے ۔

سورۂ تبت مکیہ ہے پانچ آیت پر مشتمل ہے

مخفی نرہے کہ بولہب اُن کافرون سے ہے جنکی نسبت سورۂ کافرون مین وعید کفر پر مرگ کا ہے
اور وہ زمانہ نصرو فتح بدر مین نہ گیا تہا اور ہنوز زندہ تہا کہ فتح اسلام سنکر مرا اسی وجہ سے سورۂ
فتح کے بعد ذکر کرنا مناسب ہوا اور جبکہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تہی آنحضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قریبون کو جمع کیا اور فرمایا کہ مین تمکو ڈراتا ہون عذاب سے جو روبرو
آنیوالا ہے یعنی بدر کا تو ابولہب نے اولاد شیبہ عبد المطلب سے آپکو عزت دار سمجہا اور کہا کہ ہلاک ہون
برادر زادہ کے ہاتہ آیا اسلئے ہمکو جمع کیا تہا اور اگر یہ فرمودہ سچ ہوا تو اپنی مال کو فدا کرونگا اور اپنے
دو لڑکا ہے ایک اولاد دوسری مال پر فخر کرتا تہا حالانکہ وہ خود حالت حسرت مین ہونیوالا تہا اور اوسکا
بیٹا چہوٹا شریر اور اوسکا مال اس سورت کی مطابق تباہ ہونیوالی تہی چنانچہ اپنی مال سے عیاض کو غزوہ بدر
مین اجیر کرکے بہیجا تہا جو مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تہا اور وہ بدر مین مارا گیا اور بیٹی کو بدعا کی دعا حضور سے
شیر نے پہاڑا اور نیز اوسکی عورت ام جمیلہ نام ابوجہل کی بہن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سخت دشمنی
رکہتی تا آنکہ راہ مبارک مین کانٹے ڈالدیتی تو ابولہب کو اسپر بہروسہ تہا اور شرافت پر اپنی وہ خیال کرتا تہا
اور اوسکے بیہودہ خیالات کی تردید مین یہ سورت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَبَّتْ
يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ہلاک ہو ابولہب اور ابی لہب کی دونون ہاتہ یعنی مال اور اوسکا بیٹا جسا نچہ
تفصیل کرتا ہے اور وہ خود ہلاک ہوگا کہ اپنا مال دیکر عیاض کو اجیر کرکے بدر مین بہیجا اور اوسکی بیٹی کو شیر نے
پہاڑا اور خود نسبت بدر شکر ہلاک ہو مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ نہ بے پروا کرسکے اوس سے
اوسکا مال اور وہ بیٹا جو اوسنے حاصل کیا ہے سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ
فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اور بعد ہلاکت کے جلد داخل ہوگا آگ شعلہ دار مین اور اسکی عورت

بعوض اسکے کہ وہ سبارک میں کانٹے ڈالتی تھی اوٹھانیوالی لکڑی کے ہو کہ اوسکی گردن میں رسی ہو مونجھ کی
کہ پہنکر مری اور حسب پیشینگوئی ایسے ہی ہوا پس اوسکا فخر حسب نسب پر کچھہ نہ ہے جو مشرکون میں
کرتا پس توحید خدا غالب ہو اور فخر نبی کو اولاد عبد المطلب میں ہو ۔ اس سورت مین پانچ معجزات
ظاہر ہین ایک اوسکے مال کی ہلاکت دوسرے اوسکی بیٹی کی ہلاکت تیسرے اوسکی ہلاکت چوتھے اوسکی عورت کی
ہلاکت پانچوین اوسکی عورت کی ہلاکت ایک خاص طور پر ۔

سورۂ اخلاص مکیہ ہے چار آیت کی

اوپر پہلی سورۃ تو نفی نسب کے اوپر جو کہ فخر کرتے اس سورت مین اونکی تردید آئی اور مشرکون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ اپنے خدا کا نسب بیان کیجیے تو یہ سورت نازل ہوئی گو بعد کو عامر بن طفیل واربد پر بہی پڑہی گئی
جنہون نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمکو بیان کیجیے کہ آپ کا خدا سونیکا ہے یا لوہے کا یا لکڑی کا
جیسے ابن عباس سے مروی ہے علی ہذا وہ جو مقاتل نے کہا ہے اوسکا حال ہے کہ احبار یہود نے حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمکو اپنے خدا کا وصف کیجیے تاکہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لاوین کہ اللہ تعالی نے
اُتارا ہے اپنا وصف توراۃ مین پس خبر دیجیے کہ کس شے سے ہے آیا وہ کہاتا ہے وہ پیتا ہے اور کس سے
وارث ہوا اور کون اوسکا وارث ہوگا پس اونکے جواب مین ہی یہ سورت پڑہی گئی اور چونکہ قرآن مجید
مین تین حصون مین سے ایک حصہ توحید کے بیان مین ہے تو ارشاد ہے کہ اس سورت کے پڑہنے کا ثواب
ثلث قرآن کا ہے پس ارشاد ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
تو فرما وہ اللہ یگانہ ہے یعنی ہستی مطلق جسکی ذات مین کثرت کا نشان نہین اور اسور مذکورہ مشرکین
علی ہذا عامر واربد واحبار متعلق کثرت ہی ہین اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ اللہ ہستی مطلق بے نیاز ہے سب کا
محتاج الیہ اور سارے وہ امور جو مخالفونکے بیان ہوے احتیاج والے ہین لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝
نہ جنا نہ جنا یا گیا پس اوسکا نسب کیسے متصور ہو وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اور نہین ہے
اس ہستی مطلق کے لئے کوئی برابر کیونکہ ولد و والد ہمسر ہوتے ہین جنسیت و نوعیت مین اور ہستی
مطلق محیط الکل کو نہ نوع ہے نہ جنس اور مخلوق اوسکی جیسے ہے اس عامر اربد وغیرہ کا جو سب ہی ظاہر کر

ا سونا و چاندی وغیرہ سب مخلوق اوسکی ہے وہ کیسے اوس سے بنے گو کثرت عالم اوسکا مظہر ہے
لیکن ذات حق ہستی مطلق واحد ہے اوسمین شائبہ کثرت نہین پس نہ شریک و ند اوسکا اوس کا ہو سکتا ہے
نہ ضد کہ عبارت اوس عرض سے ہے جو اپنے مقابل کی تبدیل سے نوبت بنوبت آسکے اور گو زید و عمرو کا
مثلاً شریک ہے انسانیت مین پر زید انسان کا شریک نہین جو اوسکا مطلق ہو ویسے عالم کی کثرت بھی
ایک دوسری کا شریک ہے ہستی مطلق مین پر ہستی کا شریک کوئی مظہر نہین ہو سکتا تحقیق ضمیر جو کہ کتاب
انسان کامل سے کرنی چاہئے۔

سورۂ فلق مدنیہ ہے چار آیت کی

اور سورۂ ناس بھی مدنیہ ہے پانچ آیت کی اور قرآن مجید سے ہین اور روای ابن مسعود مقابل منقول
متواتر کے غیر مسموع ہے مخفی نہ رہے کہ فصل ۱۸ اسفر ثنی مین حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ذکر ہے کہ
مقتول ہون گے اور تمہید بیان حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین فصل مذکور مین مخالفت سحر کی بھی ہے
پر ضامن یہودیون نے طرح بطرح سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل کے در مین کوشش کی پر ان کی
بس نہ چلا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت قتل سے حفاظت کا وعدہ فصل ۱۸ مذکور و قرآن مجید
مین ہے پر طرح طرح سے تکلیف پانا ضرور ہوا چنانچہ فصل ۳ ملاکی مین جو آخر سورت کہو یا صحیفہ مجموعہ توریت
کا ہے یہود کی طرح طرح کی شرارت بہ نسبت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لکھی ہے چنانچہ درس دامین ایک کو
سحر کرنیکا بھی ذکر لکھا ہے تو اوسکی جن و الانس کے بہکاوے سے عاصم بن لبید یہودی سحر پر قائم ہوا کہ
ایک یہودی کا لڑکا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خدمتگار تہا اوسکے ذریعہ سے موئے مبارک مع
دندانہ شانہ کے طلب کرکے اپنی بیٹیوں سے جادو کرایا کہ تانت میں گیارہ گرہین لگائین جو موئی
چبھوئی ہوئی تہی اور شانہ و بال اسکے ساتھ تہے پس حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بعض امور مین
جو متعلق بہ نبوت و رسالت نہ تہا فراموشی پیدا ہوئی کیونکہ فصل ۱۸ اسفر ثنی سے ظاہر ہے کہ
حضور صلعم سے جو ہو گئے پر تکالیف گوناگون کا ہونا ضروری ہوا جیسے شکستگی دندان
مبارک وغیرہ جس اثر تکالیف سے مسحور ہونا بھی بعید نہ ہوا اگرچہ اہل نیچر تا تمام اپنی نادانی سے